شکر پروردگار کہ

سیر کہسار

جلد اول

جو ہندستان کے مایۂ ناز و باعثِ افتخار پنڈت رتن ناتھ سرشار

کی بحرِ مواجِ طبعِ زخار کا ایک درخشندہ گوہر آبدار موتی ہے

بہ سعی تمام ما لا کلام و باہتمام

کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ

بار چہارم ۱۹۳۴ء

مطبع نامی منشی نول کشور لکھنؤ میں طبع ہو کر شایع ہوا

سیر کہسار

پہاڑ کیا شے ہے

۱۔ عسکری ع۔ نواب محمد عسکری جی صاحب بہادر صولت جنگ لکھنؤ
کے رئیس زادے امیر کبیر کے لڑکے ناز و نعم کے پروردہ بیگم خاص
اور نواز گنج اور حسین آباد مبارک کے باہر قدم نہیں رکھا
۲۔ نور۔ ن تربیت یافتہ اور تجربہ کار آدمی جہاں دیدہ جہانگرد

ع۔ (نواب محمد عسکری) کیوں صاحب گرمیوں میں صاحب لوگ
رخصت کیوں زیادہ لیتے ہیں اسکا کوئی سبب ضرور ہے کیونکہ
یہ لوگ اپنے وقت کے لقمان ہیں انکا کوئی فعل خالی از حکمت
نہیں ہوتا اور گرمی کی فصل میں کم سے کم فیصدی اسّی ضرور مہینے
دو مہینے کی رخصت لینگے۔ آج بڑے صاحب رخصت پر گئے اور کل
چھوٹے صاحب گئے۔ اور پرسوں جرنیل (جنرل) صاحب کا
اسباب لدرہا ہے۔ گرمیوں بھر یہی تار بندھا رہتا ہے۔ اور
سردی میں اکا دکا ہی کوئی رخصت لیتا ہو تو لیتا ہو ورنہ
جسے دیکھے دور سے ہے۔ یہ کیا بات ہے۔

ن۔ حضور سبب اسکا یہ ہے کہ گرمیوں میں اکثر صاحب لوگ پہاڑ
کو جاتے ہیں انکا ملک تو سرد ہوتا ہے نا۔ یہاں کی گرمی انکو بہت کھلتی
ہے بس اسی سبب سے کچھ دن کے لیے پہاڑوں پر چلے جاتے ہیں

ع۔ یہ پہاڑ ہے کیا شے؟ پہاڑ کا نام تو برسوں سے سنتے آئے ہیں
کبھی جانے کا اتفاق نہیں ہوا جتنی مشکل اصطلاحیں ہیں وہ
پہاڑوں ہی کے متعلق ہیں مثلاً لوگ کہتے ہیں فلاں کام
کیا پہاڑ اٹھاتا ہے۔ تو حضرت اس سے تو پایا جاتا ہے کہ پہاڑ کوئی
وزنی شے ہے۔

ن۔ وزنی تو ضرور ہوگا۔ مگر آخر وزن کی بھی کوئی انتہا
بہت وزنی ہوگا کوئی چھ من کا ہوگا۔

ع نہیں چھ من تو کیا ہوگا اور اگر واقعی چھ ہی من کا ہے

لاحول ولاقوۃ۔ کوئی ایسی ذرا سی شی نہین ہی۔ لوگ تو ہاتھی اتنے بڑے جانور کو دم پکڑ کے روک لیتے ہین تو ہمنے نہین دیکھے ہاتھی کیا اب چھ من سے بھی کم ہوگا۔

ن۔ کیون جناب یہ پہاڑ آخر کوئی پتھر ہی یا سیسا ہی یا اینٹ کا بنا ہوا ہی۔ یا روئی کا گٹھر ہی۔ یہ ہی کیا؟

ع۔ (کانون پر ہاتھ رکھکر) بھئی کوئی بڑی ذرا سی شی ہی۔ جیسے تال جسکو شہر در لوگ اٹھاتے ہین۔ گو ہمنے پہاڑ کبھی آجتک نہین دیکھے مگر اونچے اونچے ٹیلے البتہ دیکھے ہین۔ پہاڑ ان ٹیلون سے کوئی چوگنے ہوتے ہونگے انتہا دہ گنے سہی —

ن۔ جی ہان بس انتہا ہی اور کیا کوئی میل بھر کے ہوتے ہونگے لاحول ولاقوۃ! —

ع۔ اب یہ دریافت کرنا لازم آیا کہ کس شی سے بنے ہوتے ہین سنا ہی پہاڑون پر درخت بھی ہوتے ہین تو اس سے تو معلوم ہوتا ہی کہ مٹی کا میل ضرور ہی اور میل کیا معنی مٹی ہی کے ہوتے ہونگے جب تو درخت اگتے ہین۔ کسی سے دریافت کرنا لازم ہی

ن۔ پیڑ تو پتھر پر اگ نہین سکتے۔ لہذا مٹی ہی سمجھیے مگر کسی پرانے وقت کی مٹی ہوگی۔ یہ بودی پھسپھسی مٹی نہو گی کہ پانی پڑا اور پھسل گئی وہ مٹی بھی مثل پتھر کے ہوگی۔

ع۔ مگر صاحب لوگ پہاڑون پر جاتے کیونکر ہین ہمنے تو سنا ہی کہ وہان کوئی جا ہی نہین سکتا اور اگر کوئی گیا بھی تو سخت مصیبت سے انسان کا گذر ہوتا ہی اور کئی فٹ کی چڑھائی چڑھنی ہوتی ہی بھلا عقل کبھی گوارا کر سکتی ہی کہ اتنی بڑی چڑھائی کوئی چڑھ سکے لاحول ولاقوۃ بہت ہوئی بھائی صاحب یہان تو بھائی صاحب اگر سیدھے زینے ہون تو چالیس زینون کے بعد دم ٹوٹ جائے اور جو کسی مکان کے زینے چوڑے ہون اور سیدھے چلے گئے ہون تو معاذ اللہ بدحواس ہو جائین۔ نہ کہ کوسون کی چڑھائی چڑھنی اور چڑھائی پہاڑون کی معاذ اللہ کا مقام ہی—

ن۔ (مسکرا کر) آپ بھی انھین رئیسون مین معلوم ہوتے ہین جو خشکے کے کھیت ڈھونڈھتے ہین۔ پہاڑون سے بالکل واقف ہی نہین پہاڑ کو تو آپ بالکل کھلونا ہی سمجھے ہوے ہین آپ کتنی فٹ کی چڑھائی کو سدرہے ہین اور یہ معلوم ہی نہین کہ پہاڑون کی چوٹیان سات سات ہزار فٹ بلند ہین ہوش تو اڑ گئے ہونگے جناب۔ ع

تمنے دیکھے ہی نہین ناز و نزاکت والے۔

ع۔ سات ہزار فٹ کی بلندی!!! عیاذاً باللہ ہوش اڑ گئے واللہ سات ہزار فٹ کی بلندی کچھ ٹھکانا ہی بھئی ہمین تو یقین نہین آتا۔ آپ ہمین ناواقف سمجھ کر بناتے ہین۔ سات ہزار فٹ کچھ آپ نے دل لگی مقرر کی ہی پہاڑ نہوا کوئی آسمان ہوا آسمان بھی تو آخر

ن۔ ہان ہان کیا! آسمان بھی تو آخر کیا۔ آپ کچھ فرمانے کو تھے مگر دبے دانتون کہ کے رہگئے۔ سات ہزار فٹ کی بلندی تو کوئی بلندی مین بلندی نہین ہی۔ بھائی جان انتیس انتیس ہزار فٹ کی بلندی ہوتی ہی۔ پانچ میل کے قریب ہوئی۔ ڈھائی کوس۔ آپ ہین کس خیال مین بندہ نواز آپ نے شہر کی چڑھائی کی اچھی کہی واللہ۔ ایکدفعہ چل کے دیکھیے تو کہ پہاڑ کیا شی ہی —

ع۔ خدا کی پناہ! تو انسان کوئی سات آٹھ گھنٹے مین پہاڑ کی ڈھائی کوس چڑھائی چڑھ سکتا ہوگا۔ ہم ایسے ناواقف آدمی تو ہانپ ہی جائین—

ن۔ (ہنسکر) سات آٹھ گھنٹے! ماشاء اللہ! اجی جناب پہاڑون کی دشوار گذاری سے آپ ابھی واقف ہی نہین اس چکر کے ساتھ جانا ہوتا ہی کہ الامان کچھ نہ پوچھیے۔ یہ تھوڑا ہی ممکن ہی کہ پہاڑ کی چوٹی پر

آپ سیدھے ہی پہونچ جائیے۔ یہ بھی کوئی میدان ہی کہ انسان
سیدھا چلا جائے چکر کھاکے جانا پڑتا ہی۔ چیل کو
کبھی منڈلاتے ہوے دیکھا ہی۔
ع۔ آپ نے بھی غضب کیا واللہ۔ اب کیا چیل اور کوے
کو بھی اُڑتے نہین دیکھا ہی۔ معقول!۔
ن۔ اچھا بھلا چیل کیونکر اُڑتی ہی۔ چیل کو کبھی سیدھا اُڑتے
ہوے نہ دیکھا ہوگا۔ جب اُڑیگی چکر کھاکے اور منڈلاتی ہوئی
اگر سیدھی اُڑے تو دم ٹوٹ جائے۔ حقیقت حال یون ہی کہ
پہاڑ کے دیکھے بغیر دنیا کے نشیب فراز سے انسان واقف
نہین ہوسکتا۔ نشیب وفراز تو انسان جبھی دیکھ سکتا ہی جب
پہاڑ کی چوٹی پر چڑھے اور پھر نیچے اُترے۔
ع۔ واللہ کیا بات کہی ہی۔ تو حضرت کسی ترکیب سے پہاڑون
کی سیر کرنی چاہیے۔

سفر کوہی کا شوق

میان نور کی روشنی طبع اور لسانی ولفاظی وجادو بیانی
و سحر طرازی نے وہ رنگ اثر جمایا کہ محمد عسکری کو سفر کوہی کا
شوق چرایا۔ گو اُنھون نے عنایت ایزدی سے طبع نورانی
پائی تھی۔ جناب باری نے عقل دوربین عطا فرمائی تھی مگر حوالی
موالی رفیق مصاحب سب خلاف انداز تہذیب فروغ بازار
تخریب ملے تھے۔ طرز معاشرت قابل افسوس تھا انکے ہان
۱۱ بجے تڑکا ہوتا تھا۔ ۱۱ بجے تک خواب غفلت مین پڑے
رہتے تھے۔ ۱۱ بجے کروٹین اِدھر اُدھر بدلین آنکھین ملتے
ہوے اُٹھے اور پھر لیٹ گئے۔ خدمتگار حاضر ہوا اور
پانون دبانے شروع کیے تو پھر آنکھ لگ گئی ۱۲ بجے
کے بعد آنکھ کھلی۔ پلنگ ہی پر بیٹھے بیٹھے منہ دھویا
آبدار خانے والا پیچوان بھر کر لایا محمد علی کی دوکان
کا دو سیر امشک تمباکو خاصدان مین گلوریان آئین

سرکار نے لیٹے ہی لیٹے کھائین
اتنے مین مصاحب آئے۔ فقرہ بازی شروع ہوئی۔ ایک
گھنٹہ تک گپین اُڑائین ایک گھنٹے کے بعد چانڈو کا شغل ہوا،
خود بدولت اور کل حاضرین ومصاحبین بخت واژگون کی طرح
اوندھے پڑے ہوے چانڈو اُڑانے لگے جب کئی چھینٹے
پی چکے اور خوب ٹین ہوے تو تھوڑی دیر مین خدمتگار
نے عرض کیا خداوند خاصہ چنا گیا کھانے کے وقت
چہ میگوئیان شروع ہوئین۔
عسکری۔ قصد ہی کہ اب کے پہاڑ کا سفر کرین۔
اختر۔ حضور پہاڑ کا سفر کرینگے؟
ممن۔ خیر باشد۔ یہ سفر کیسا خداوند؟
ع۔ ہمین شرم آتی ہی کہ آجتک پہاڑ نہین دیکھا۔
ممن۔ اسمین شرم کی کیا بات ہی پیر ومرشد۔ پہاڑ
دیکھنے سے کیا قارون کا خزانہ ملجائیگا۔
اختر۔ ایک پہاڑ پر کیا فرض ہی حضور۔ ابھی ہملوگون
نے دیکھا ہی کیا ہی خاک؟ جب ملکون ملکون کی سیر
کرے تب البتہ انسان پختہ مغز ہو مگر دو دن کی زندگی
مین کیا کیا کرے۔ ؎

دریا دیکھون کہ کوہ و صحرا دیکھون	یا معدن و شہر کا تماشا دیکھون
ہر سو تری رہتے ہین لاکھون جلوے	حیران ہون کہ دو آنکھون سے کیا کیا دیکھون

ممن۔ خداوند ہرگز ہرگز پہاڑ پر جانے کا قصد نہ فرمائیے گا۔ اے
توبہ توبہ۔ جناب والد کو ایکبار جانے کا اتفاق ہوا تھا
وصیت کر گئے ہین کہ بیٹا اگر کوئی کرور دو کرور روپے بھی
دے تو پہاڑ کی طرف رخ نہ کرنا۔
عسکری۔ یہ کیون۔ یہ کیون۔ آخر
اسکا سبب؟
ممن۔ خداوند غلام دست بستہ عرض کرتا ہی از براے خدا

حضور یہ خیال دل سے نکال ڈالین۔

ع۔ اے تو صاحب کوئی سبب بھی بتائیگا۔

اختر۔ بھئی عجب فش کے آدمی ہو واللہ۔ ارے میان پہاڑون نے کیا قصور کیا ہے آخر کچھ معلوم تو ہو وجہ

ممن۔ حضور بس یہ ملاحظہ فرمائین کہ جناب والد نے پہاڑ کے سفر مین یہ تکلیف اٹھائی کہ وصیت کر گئے۔

ع۔ نے اسکے نشیب و فراز سے انسان واقف نہین ہوتا۔

ممن۔ پیر و مرشد یہ تو حضرت نور کی لفاظی ہے۔ باقی عرض کر دینے سے مطلب تھا ماننا نہ ماننا آپ کے ہاتھ ہے۔ ع

سمجھانے سے تھا ہمین سروکار ❘ اب مان نہ مان تو ہی مختار

اول تو حضور یہ ملاحظہ فرمائین کہ کوسون کی چڑھائی چڑھنا بھلا حضور سے چڑھی جائیگی۔ استغفر اللہ۔ درگاہ تک جاتے ہوئے ہانپ جاتے ہین حضور نہ کہ کوسون کی چڑھائی۔ پھر راستا اسقدر مخدوش کہ الامان۔ ذرا سی پگ ڈنڈی اور دونون جانب کوسون کا نشیب نیچے دیکھا اور تھر تھرا کے آدمی گر پڑا۔ داہنی طرف دیکھو تو خوف۔ بائین طرف نظر ڈالو تو خوف۔ اور جو پتھرون مین آگ لگی تو چلیے بس ختم شد۔ جل بھن کے کباب ہو گئے۔

واجد۔ واہی ہو خلصے۔ اور یہ جو لکھو کھا آدمی پہاڑون پر رہتے ہین یہ کیونکر رہتے ہین۔

ممن۔ اُنکی اور بات ہے بھائی جان۔

واجد۔ اور بات کیسی۔ کیا وہ انسان نہین ہین۔

ممن۔ بھلا حضور پہاڑ کے سفر کے قابل ہین۔

واجد۔ کیون نہین ہین۔ ٹٹوؤن پر جائینگے۔

ممن۔ ٹٹو پر چھ کوس کی چڑھائی پر جائینگے؟ ہوش کی دوا کرو۔ اور جو ٹٹو ٹھوکر لے۔

ع۔ ٹٹو پر؟ واہ وا ہمسے نہ جایا جائیگا۔ بندہ ایسے سفر سے در گذرا۔ اور جو ٹٹو بھڑک کے تو کہین کے نہ رہے۔

ممن۔ گرے تو ہڈیان تک نہ ملین۔

ع۔ اے توبہ چکنا چور ہو جائے۔

ممن۔ خداوند اک ذرا سی بلندی پر سے انسان دیکھتا ہے تو کانپنے لگتا ہے نہ کہ پہاڑ کی چڑھائی۔ خدا کی قسم ذرا نیچے کی جانب نظر کی اور کانپ اٹھا۔

ع۔ چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی۔

اختر۔ ہے تو پہاڑ کا سفر نہایت دشوار گذار۔

ممن۔ اے حضرت توبہ ہی بھلی۔

ع۔ ہمسے چڑھائی پر نہ چڑھا جائیگا اور ایسی چڑھائی!! مگر کیا ادھر ادھر اینٹ یا پتھر کی منڈیر نہین بنی ہوئی ہے

ممن۔ (قہقہہ لگا کر) خداوند سنکڑون اور ہر سون کے راستے مین منڈیر کیسی۔

اختر۔ انسان کا کام تو نہین ہے۔

ممن۔ اسمین کیا شک ہے۔ دو سو منزل تو ایک ادنی پہاڑی کا ایک حصہ ہوتا ہے۔

اختر۔ حضور سنتے ہین پہاڑ کی عورتین بڑی حسین ہوتی ہین۔

ع۔ واکثرا! تو بھئی ضرور چلینگے۔ لاکھ کام چھوڑ کے چلین اور پھر چلین۔

اختر۔ وہ پہاڑنین ہمنے مراد آباد مین دیکھی تھین۔ منا اور تنا۔ خدا گواہ ہے خدا گواہ ہے۔ ایسی صورتین آجتک نظر سے نہین گذرین

ع۔ بھئی چاہے ادھر کی دنیا ادھر ہو جائے ہم ضرور چلینگے

ممن۔ ان پہاڑنون کا مذہب کیا ہے۔ ہندو ہین یا مسلمان

ع۔ اجی اس سے کیا بحث ہے۔

اختر۔ وہ ہندو ہون یا مسلمان مطلب تو حسن گلوسوز سے ہے

ع۔ میر اگر بس چلے تو ان جاہل ہندو مسلمان دونون کو شہر بدر

گرا دون عیسیٰ بدین خود موسیٰ بدین خود اللہ اکبر کیسی عداوت
ہی یہ آخر اسقدر اختلاف مذہب کیون ہی ۔

اختر ۔ حضور تعصب ۔ ؎

تقریر اختلاف ہین کیونکہ بڑھے ہین	ہندو پڑھے نہین کہ مسلمان پڑھے نہین

کھانے سے فراغت پائی تو لڑیا گرم دودھیا چاے آئی اور
نوابصاحب نے مع مصاحبین نوش فرمائی ۔ حقے پیچوان آئے
مشکبو تمباکو نے ساری محفل کو بسا دیا ۔ محمد عسکری صاحب پلنگ پر
دراز ہوے خسخانے کو بہشتی نے تر کر دیا ۔ قلی نے پنکھا کھینچنا شروع
کیا مصاحب بھی لیٹے ۔ اب خوش گپیان ہونے لگین ایک
مصاحب نے کہا کیون حضور مجھے یہ حیرت ہی کہ یہ آسمان بے ستون
کے کیونکر کھڑا ہی دوسرا بولا خداوندیا کھانے کے بعد بھی واللہ کیا
دور کی سوجھتی ہی ۔ دریافت فرماتے ہین کہ یہ آسمان بے ستون کے
کیونکر قائم ہی تیسرے مصاحب نے کہا حضور بہت دور کی سوجھی
چوتھا بولا خداوند اب تو یہ زمین اور آسمان کے قلابے ملانے
لگے ۔ اسپر بڑا قہقہہ پڑا محمد عسکری خوب کھلکھلا کر ہنسے فرمایا کہ
زمین اور آسمان کے قلابے کیا خوب کہا ہی مصاحب نے اٹھکر
تین بار سلام عرض کیا اور کہا حضور یہ سب حضور ہی کے
فیضان صحبت کا اثر ہی ورنہ من آنم کہ من دانم ؎

گلے خوشبوے در حمام روزے	رسید از دست محبوبے بدستم
بدو گفتم کہ مشکے یا عبیرے	کہ از بوے دلآویز تو مستم
بگفتا من گلِ ناچیز بودم	ولیکن مدتے با گل نشستم
جمال ہمنشین در من اثر کرد	وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم

ع ۔ جمال ہمنشین یا کمال ہمنشین ۔

محسن ۔ کیا خوب بات فرمائی ہی ۔

ع ۔ بھئی اس صحبت مین اختر شاعر ہین ۔ انسے پوچھیے
کہ جمال کا لفظ یہان پر صحیح ہی یا کمال ۔

اختر ۔ پیر و مرشد دونون صحیح ہین ۔ اللہ جمیل و یحب الجمال
جمال کے معنی ظاہری حسن و خوبصورتی کے نہیں ہین میرے
ناقص علم و یقین مین کمال کے لفظ سے جمال یہان پر
زیادہ موزون ہی ۔ ؎

یہ آدمی ہی کہ برسون جمال رہتا ہی
وگرنہ ماہ کو اک شب کمال رہتا ہی

بیگم صاحب کا روٹھنا

اب سنیے کہ لاڈو مہری کو ان چہ میگوئیون کی پوری پوری
خبر پہونچ گئی اور اسنے محلسرا مین جاکر بیگم صاحب سے کچا
چٹھا کہ سنایا سنتے ہی بددماغ ہوگئین اور کہا (انکو کیا کیا
بیفکری کی باتین سوجھتی ہین اور اللہ کی عنایت سے جو سوجھتی
ہی انوکھی ہی سوجھتی ہی ۔ اس بے تکے پن کے صدقے کوئی
پوچھے پہاڑ نگوڑے مین کیا دھرا ہی) لاڈو نے کہا حضور
ہمارے محلے مین ایک خانساماں رہتا ہی وہ پہاڑ کے
نام سے کانون پر ہاتھ دھرتا ہی اور کہتا ہی چاہے کوئی
اوس کی عوض پچاس روپیہ مہینا بھی دے تو مین حاشا
پہاڑ پر نہ جانے کا حضور وہان تو ذری سی پگڈنڈی ہی
بے ایمان کی قبر کی طرح تنگ ۔ رہی ہی جو ایک ذری پانون
پھسلے تو انسان کہین کا نہ رہے ۔

بیگم صاحب نے کہا ۔ لاڈو حسین علی سے کہدو کہ ذری بلا
کے ہمکو ایک ضروری کام ہی ۔ لاڈو نے حسین علی کو دروازے
کے پاس بلا کر کہا سرکار سے کہدو کہ بیگم صاحب حضور کو
بلاتی ہین اور فرماتی ہین کہ بڑا کام ضروری ہی ذری کھڑے
کھڑے ہو جائین ۔ حسین علی نے کہا اس وقت موقع نہین
ہی کہنے کو کہو جاکے عرض کر دون ۔ مگر خفا ہو جائینگے
لاڈو نے کہا تمکو اس سے کیا بحث ہی ۔ ایلچی را چہ
زوال ۔ جو حکم سرکار نے دیا وہ بجا لاؤ حسین علی نے

جاکر دیکھا تو سب کے سب پڑے خراٹے لے رہے تھے
نیکھا قلی نے کہا دبے پاؤن جاؤ۔ ابھی ابھی سرکار کی
آنکھ لگی ہے۔ اتنے مین ایک مصاحب نے آہستہ سے کہا۔ ؎

سرھانے میر کے آہستہ بولو ۔۔ ابھی ٹک روتے روتے سو گیا ہے

حسین علی نے جاکے لاڈو سے کہدیا کہ سرکار آرام مین ہین
لاڈو نے بیگم صاحب سے عرض کی کہ حضور سرکار آرام مین ہین ابھی
ابھی آنکھ لگی ہے کوئی دو گھنٹے مین بیدار ہونگے۔
بیگم۔ (ب) ابھی ہم کچھ نہ کہین تو بہتر ہے۔ دیکھین ہمسے لُنکے
کیا ذکر کرتے ہین۔
لاڈو۔ حضور کی بلا اجازت تو حشر تک نہ جائینگے۔
ب۔ ہمسے جسوقت ذرا بھی ذکر کرینگے ہم کہینگے اگر تمنے پہاڑ
کے سفر کی تیاری کی تو ہم زہر کھا لینگے۔
ل۔ ای ہے کانپ اُٹھین حضور۔
ب۔ ابھی ایسا نہین ہے کہ ہمارے حکم کو خواہی نخواہی ٹال دین
ل۔ جی نہین بیگم صاحب بہت مانتے ہین۔
ب۔ نہ کیونکر مانین۔ نہ ماننا کیا معنی۔
ل۔ ای حضور لیک تو جوانی اللہ رکھے کس جوبن پر ہے۔
ب۔ تم بڑی بے ادب ہو گئی ہو لاڈو۔
ل۔ (ہنسکر) دوسرے روپیہ تیسرے وثیقہ چوتھے حسن
ب۔ مین رہ رہ کے سوچتی ہون کہ یہ انکو سوجھی کیا۔
ل۔ حضور بات ساری یہ ہے کہ کسی نے بہکا دیا ہے۔
ب۔ اسمین بھی دس بارہ ہزار بلٹینگے۔
ل۔ اسمین کیا شک ہے حضور۔ مگر ہمارا دل گواہی دیتا
ہے کہ جب حضور کی خفگی کا حال دیکھینگے تو پھر جانے کا
نام نہ لینگے۔
راوی۔ لاڈو نے اچھی کھری کھری سنائی کہ محمد عسکری کو اگر پیار
اور خیال ہے تو صرف اسقدر کہ بیگم صاحب وثیقہ دار ہین جوان
ہین روپے والی ہین۔ عشق صرف روپیہ کا اور محبت فقط
وثیقہ کی ہے۔ باقی اللہ اللہ خیر صلاح۔ پھر بھلا بے اجازت
پہاڑ کے سفر کا کیونکر قصد کرینگے۔ خوف دامنگیر ہوگا کہ مبادا
وثیقہ ہاتھ سے جاتا رہے کہین چلدین یا خفا ہو جائین
اتنے مین محمد عسکری صاحب آنکھین ملتے ہوئے محلسرا مین
تشریف لائے بیگم صاحب نے اُنکو دیکھتے ہی مُنہ پھیر لیا
اور جیسے یہ قریب آنے کو تھے اُنھون نے ایک عجیب لا پروائی
کے ساتھ طرارہ بھرا تو کوٹھے پر ہو رہین۔ لاڈو بھی ساتھ چلی
گئی اور جھپ سے دروازہ بند کر لیا۔ محمد عسکری کے فرشتے تک
کو بھی خبر نہین کہ اس بد دماغی اور خفگی اور عتاب کا سبب کیا ہے
یہ سخت متحیر ہوئے اور خواصون سے پوچھنے لگے کہ آج یہ کیا ماجرا
ہے کہ بیگم ہمکو دیکھتے ہی خفا ہو گئین اور اسقدر خفا ہوئین کہ کوٹھے
پر چلدین۔ زینے کے دروازے کے پاس جاکر غل مچانا شروع
کیا کہ دروازہ کھولدو دروازہ کھولدو مگر صدائے برنخاست
اب انکو اور بھی زیادہ حیرت ہوئی اُنھون نے لاڈو کو پکارا
اور کہا دروازہ کھولدے۔ لاڈو بھلا بیگم صاحب کے حکم کے
بغیر کیونکر دروازہ کھول سکتی تھی۔ خاموش ہو گئی۔
عسکری۔ لاڈو اگر نہ کھولوگی تو تماشا بھی دیکھوگی کہدیا ہے
لاڈو۔ ای تو حضور اسمین لونڈی کا کونسا قصور ہے۔
عسکری۔ میان بیوی کی لڑائی جیسے ساون بھادون کی جھڑی
ہم اور وہ پھر ایک ہو جائینگے تمھاری بیچ مین کمبختی آجائیگی۔
لاڈو۔ یہ بڑے اندھیر کی بات ہے۔ اب سرکار تو منع کر رہی
ہین بھلا حکم کے بغیر مین کیسے دروازہ کھول دون حضور ہی
انصاف کرین۔
عسکری۔ آخر یہ خفگی کا سبب بھی تو کچھ معلوم ہو۔
لاڈو۔ یہ حضور جانین یا بیگم صاحب جانین۔
عسکری۔ اچھا تم ہماری طرف سے وکالت کرو پوچھو انسے

کیا گناہ ہوا جو صورت تک دیکھنا ناگوار ہوا۔

لاڈو نے کہا ہان یہ بات مانی۔ کیون سرکار (بیگم صاحب کی جانب مخاطب ہوکر) ہمارے حضور دریافت کرتے ہین کہ آپ کاہے سے خفا ہوگئین۔ عسکری نے باواز بلند کہا۔ ع

ہر دم آزردگی غیر سبب راچہ علاج
ہا گذشتیم ز لطف تو غضب راچہ علاج

مین تو فقط اتنا دریافت کرنا چاہتا ہون کہ ہے کیا ماجرا۔ بی مغلانی ہنسنے لگین۔

سفر کہسار کے عزم سے انکار

محمد عسکری نے جو یہ رنگ دیکھا تو دنگ ہوگئے اور مغلانی سے اسکی وجہ دریافت کی۔ اُسنے صاف صاف عرض کردیا کہ حضور کسی نے بیگم صاحب سے آن کے جڑ دی کہ سرکار دور از حال پہاڑ کے سفر کی تیاریان کر رہے ہین اور عنقریب جانیوالے ہین بس اتنا سننا تھا کہ جیسے ہاتھون کے توتے اُڑ گئے وہ مہنا متھو مچائی کہ تو یہ ہی بھلی کئی دفعہ مہری کو بھیجا کہ جاکے بلا لاؤ حضور آرام مین تھے خدمتگار نے کہا ابھی ابھی آنکھ لگی ہے۔ کچی نیند جگانے کی کسی نے صلاح نہین دی بارے خدا خدا کرکے حضور تشریف لائے۔

مغلانی کی زبانی یہ حال سُنکر محمد عسکری مُسکرائے اور کہا کہ بھئی کیا کیا باندھنو لوگ باندھتے ہین۔ اور انکی بھی کیا عقل ہے واللہ۔ لاحول ولا قوۃ بات کا بتنگڑ اسی کو کہتے ہین۔ بھلا پہاڑ کے سفر مین کیا رکھا ہوا ہے۔ اگر سفر کو جی چاہتا بھی تو کسی فرحناک مقام پر جاتے جہان روح کو تازگی اور بالیدگی ہوتی نہ کہ پہاڑ اور جنگل اور کوہ و صحرا۔ اسکے بعد نواب صاحب نے مہری کو آواز دی اور کہا (لاڈو) بیگم کو سمجھا دو کہ یہ کسی نے گپ اُڑا دی ہے

بیگم صاحب تنک کر بولین (بس بہت بڑھ بڑھ کے باتین نہ بناؤ گپ اُڑائی ہے یا مین اپنے کانون سُن چکی ہون)۔

ع۔ یہ بڑے عیب کی بات ہے۔ مرد آپس مین خدا جانے کیا کیا باتین کرتے ہین۔ عورتون کا چھپ چھپ کے سننا کیا معنی مگر تمسے کون کہے۔

ب۔ تم ایسے مرد اسی قابل ہین جو اتی وہ نکردون تو تم میرے سر پر چلی دو۔ تمھارا اعتبار کسکو ہے بیٹھے بیٹھے یہ آج کی لی کہ پہاڑ پر جاینگے کوئی پوچھے موے پہاڑ مین کیا ہے۔ گھر بار کو تج کے جنگل مین جانا کسنے بتایا ہے۔ یہ سوجھی کیا انوکھی؟

ع۔ تو جاتا کون ہے اس بات کا تو کوئی تذکرہ بھی نہ تھا تم تو خواہ مخواہ لڑنے لگین۔

ب۔ اے لو اور سنو غضب خدا اتنا جھوٹ۔ مین اپنے کانون سُنے چلی آتی ہون۔ ایک بیچارہ کہہ رہا تھا کہ آبا مرتے دم یہ وصیت کر گئے ہین کہ بیٹا خبردار پہاڑون کی طرف رُخ نہ کرنا اور تم کہتے ہو اس بات کا کہین ذکر بھی نہ تھا۔ ہمارے بھی گوئندے چھوٹے رہتے ہین۔ ہمکو رتی رتی خبر پہونچتی ہے یہ نہ جاننا۔

ع۔ ان سب آدمیون کو نہ ایکدم سے برطرف کیا ہو تو سہی ادھر کی اُدھر لگاتے ہین۔ یہ تمسے آکے کسنے ڈھول اُڑائی ذرا اسکا نام تو بتاؤ۔ ابھی ابھی اسی دم نہ برطرف کیا ہو تو سہی

ب۔ واہ واہ کیا ہنسی ٹھٹھا ہے موقوف کر دینگے۔ تم تو بس انھین لوگون سے خوش ہو جو میسوا مین ملائین حضور جگہ بیس پور کی ایک بہاتن حیدر گنج مین آن کے ٹکی ہے ابھی کوئی جوجوان سال ہے اور چہرے پر بڑی نمکینی ہے بس تم کھل گئے کہ ادہ کیا اچھا آدمی ہے جسکو کہیے ابھی بلا لائین۔ مین سب سُنا کرتی ہون ہمکو رتی رتی خبر ملتی رہتی ہے۔ تمنے اُڑائی ہین تو ہم نے بھی بھون بھون کھائی ہین جب سے مین نے سُنا ہے کلیجا کانپ اٹھا ہے

کہ گھر بار سب چھوڑ کے پہاڑ چلے۔ واہ کیا سو جھی ہے۔

ع۔ اچھا اب دروازہ تو کھولو۔ قسم کھا کے کہتا ہون کہ یہ سب باتین ہی باتین ہین۔ جانا اور آنا کیسا ہم لوگ سفر کی زحمتون کے عادی ہین بھلا۔ اور پھر پہاڑ کا سفر! الٰہی توبہ! انسان کا وہان گذر کہان اور وہ گذر ہو بھی تو ہم بھلا اپنے وطن کو چھوڑ کے کب جانے والے ہین۔ ؎

کیا حقیقت چرخ کی ہم سے چھوڑائے لکھنؤ
لکھنؤ ہم پر فدا ہے ہم فدا ہے لکھنؤ

پہاڑ کوئی اور ہی جایا کرتے ہونگے۔

ب۔ بندی ان باتون مین نہ آنے کی۔ شرعی قسم کھاؤ تو مانون یون بندی ایک نہ مانیگی۔ ہان ہمارے سر کی قسم کھاؤ تو شاید یقین آجائے۔

محمد عسکری نے مسکرا کر کہا۔ یا خدا۔ یہ بدگمانی! شرعی قسم کھاؤن اور اس سے بڑھکر یہ کہ تمھارے سر کی قسم کھاؤن اور پھر بھی شاید یقین آئے یا نہ آئے۔ تو ایسی قسم کھانے سے کیا فائدہ۔

الغرض تھوڑی دیر مین لاڈو نے دروازہ کھول دیا۔ اور محمد عسکری اوپر داخل ہوے بیگم صاحب کے پاس زانو بزانو بیٹھکر کہا تم بڑی عقلمند ہو بس تمھاری عقل آزمائی۔ ذرا سی بات مین کوئی اسقدر روٹھ جاتا ہے بیگم صاحب نے شوخی کے ساتھ تیکھی تیکے کہا یہ تمھارے نزدیک ذرا سی بات ہے جس بات مین دشمنون کی جان کا خطرہ ہو اسکو ذرا سی بات سمجھتے ہو۔

محمد عسکری نے کہا سفر سے تو خطرہ نہین ہے مگر ہان ؎

دل کو ہے چشم نگار عربدہ جو سے خطر
ہے تعجب شیر کو رہتا ہے آہو سے خطر

بیگم صاحب بولین ہمکو یہ لگی لپٹی اچھی نہین معلوم ہوتی صفائی [illegible] ہے اگر ہمسے تمنے یہ لگی لپٹی باتین کین تو ہم اٹھکے چلے جائینگے

محمد عسکری نے شانہ پکڑ کر کہا۔ ؎

اٹھکے پہلو سے مرے بس جانہ تو آرام جان
دل کو ہے میرے نہایت درد پہلو سے خطر

بیگم صاحب کو تشفی دیکر محمد عسکری باہر تشریف لیگئے تو ایک دوست سے ملاقات ہوئی۔ کہا بھئی واللہ خوب ملے ہم چاہتے تھے کہ تمھارے ہی سے کوئی جہانیان جہان گشت دوست ملین ہمین یہ بتائیے مرزا صاحب کہ آپ نے کبھی پہاڑ کا بھی سفر کیا ہے مرزا صاحب نے ہنسکر جواب دیا کہ چہ خوش۔ یہ اچھا سوال کیا آپ نے کبھی کی ایک ہی کہی۔ واللہ ہر سال گرمی کے دن پہاڑ پر بسر کرتا ہون آپ کبھی کی لیے پھرتے ہین۔ بڑے خوش نصیب وہ لوگ ہین جو گرمی کے دن پہاڑون پر بسر کرتے ہین۔ ہمارے دوستون مین ایک صاحب ہین آغا حسن دائم المرض۔ بارہ مہینے علیل۔ ڈاکٹر کی صلاح سے چھ مہینے نینی تال مین رہے برسون کا عارضہ اس قیام نے کھو دیا وہان کی آب و ہوا اور دور دور مشہور ہے ایسا سرد اور خنک اور ہاضم اور سبک پانی ہے کہ مین کیا عرض کرون مگر ہمارے ملک کے امرا جانتے ہی نہین کہ صحت جسمانی کے برقرار رکھنے کا کیا طریقہ ہے بٹیر بازی اور مرغبازی اور پتنگ بازی اور چانڈو بازی کے ہاتھون تباہ ہین آپ اتنے امیر ہوکر قدم بھر نینی تال ہے اس سے بھی ناواقف ہین بس حد ہوگئی خدا گواہ ہے عجب فرح بخش و دلچسپ مقام ہے۔

پہاڑون کی فرح بخش آب و ہوا

اب محمد عسکری کو دل و جان سے اس بات کی چیٹک تھی کہ پہاڑ کا حال دریافت کرین! اور مرزا صاحب نے بڑی خوش بیانی اور شیوا زبانی سے پہاڑون کی تعریف کرنا شروع کی اور کہا کہ جن لوگون کو خدا نے عقل و دبیر عطا فرمائی ہے وہ گرمی کے چار پانچ مہینے کوہستانی مقامون ہی مین صرف کرتے ہین مگر جن لوگون سے

ہی جو سرمایۂ وافر اور جائداد کافی رکھتے ہین یا جنکو
سرکار ابد قرار کی جانب سے یہ آزادی حاصل ہی۔ کل حکام بالا دست
۱۵ ماہ اپریل کے قریب قریب نینی تال چلے جاتے ہین اور
جولائی یا اگست مین پہاڑ سے اترتے ہین پہاڑون کے اس
قیام سے انکے دماغ کو قوت آنکھون کو نور روح کو سرور دل کو
تازگی اور اعضاے رئیسہ کو فائدہ تام حاصل ہوتا ہی وہ ٹھنڈی
ٹھنڈی ہوا کے جھونکے اور وہ آب سرد کہ سبحان اللہ چاہیے
جسقدر کھانا کھاؤ فوراً ہضم۔ پانی چورن کی خاصیت رکھتا ہی
دن بھر مین چار دفعہ کھائیے ہضم۔ یہ آب و ہوا کی خاصیت ہی
اور جسطرف رخ کیجیے وہ سمان نظر آتا ہی کہ واہ واہ پہاڑون
کی اونچی اونچی چوٹیان اور دور تک سلسلۂ کوہ رفیع اور انپر اشجار
پر بہار اور پھولون کی لپٹ اور بھینی بھینی بوباس اور سامنے
آبشارون کی روانی اور تالاب مصفا کی جھلک وہ لطف
دکھاتی ہی کہ قابل دید ہی بڑے خوش نصیب وہ لوگ ہین
جو اس فرحناک کوہستان مین زندگی بسر کرتے ہین ؎

این سبزہ و این چشمہ و این لالہ و این گل
آن شرح ندارد کہ بگفتار در آید

اور یہان آج کل یہ حال ہی کہ مارے لو کے تھپیڑون
کے انسان جھلسے جاتے ہین۔ ؎

گھر سے نکلے ٹھہر جائے تو مین | پڑ جائین لاکھ آبلے پاے نگاہ مین

وہان بھلا خس کی ٹٹی اور پنکھا قلی سے کیا سرکار ہی لون ہی
انسان ٹھٹھرا جاتا ہی یہان یہ حال ہی کہ اس وقت چنے بھگے
ہین اور ابتک لون چل رہی ہی اور وہان اس وقت
چمنون مین آگ روشن ہوگی یہان تو ؎

مردم ہین سات پردون کے اندر عرق مین تر
خس خانۂ مژہ سے نکلتی نہین نظر

اسکے مقابل مین یہ دوزخ ہی۔ وہان اسدرجہ سردی ہوتی ہی کہ
جبتک بانات یا روئی کے گرم کپڑے پہن کے نہ نکلیے تبتک
ہوا کھانے جانا محال ہی۔

محسن۔ آخر اسکا سبب کیا ہی کہ رات بھر کا راستہ اور وہان
اسقدر سردی کہ الامان اس کا کوئی سبب ضرور ہوگا حضور

ع۔ میان اسکا سبب کیا دریافت کرتے ہو۔ خدا کی قدرت
بس یہی اسکا سبب ہی مگر ہان اسمین کوئی لم ضرور ہی بے سبب
تو مسبب الاسباب کا کوئی کام نہین ظاہر تو سبب یہی معلوم
ہوتا ہی کہ کرۂ زمہریر وہان سے قریب ہوگا جب ہی اسقدر
سرد مقام ہی۔

مرزا۔ (اپنے دل مین ہنسکر) کرۂ زمہریر کی قربت مین کیا
شک ہی مگر حضور کو یہ بات کہان سے معلوم ہو گئی۔ کیا ذہن
خداداد پایا ہی تبارک اللہ!

ع۔ بھائی صاحب بندہ درگاہ تو آپ لوگون کے روبرو سے
ہٹنے بھی نہین۔ مگر بیٹھے بیٹھے ذہن مین ایک بات آگئی عرض
کر دی ورنہ ہم پہاڑون کا حال کیا جانین۔

ساجد۔ ذہن مین اتنی نازک بات کا یکایک آجانا کوئی
ہنسی ٹھٹھا ہی بھلا۔ یہ بھی حضور ہی کا حصہ ہی۔ ہر ایک شخص
کے ذہن مین برسون غور کرنے پر یہ بات نہ آئے۔

ع۔ اسی سردی کے سبب سے وہان حسن کو بھی ترقی ہی سرد
ملک کے سب حسین ہوتے ہین۔

مرزا۔ ایکمرتبہ ہمنے وہان وہ کافر ستم کیش دیکھی کہ ہوش اڑ گئے
ایک نوجوان رئیس زادہ میرے ہمراہ تھا بس دیکھتے ہی پھڑک گیا ؎

ہوئی دلنشین اک بت کی جا کیا سبب | یہ کعبہ کلیسا بنا کیا سبب

مگر یہ معلوم ہوا کہ وہ بت ترسا تا خدا ترس ہی خدا جانے کسی ان
گل رخسار کے تیر عشق نے گھائل کیا تھا۔ دو مہینے تک رئیس صورت
تڑپا کیے جینے کے لالے پڑے ہوے۔ گھر ہی اوڑھے ہون
تو بھی حسن کا وہ عالم کہ نہین چھپتا۔ ایک نازنین باخبر کو مین نے

دیکھا کہ جھروکے سے جھانک رہی تھی۔ پہاڑ کی ایک چڑھائی سے اترتے
ہوے ایک کاٹھ کے مکان مین اُس صنم لبستہ دہن کو دیکھا مگر حیرت
ہوئی کہ یا الٰہی یہان تو پردہ نہین ہی یہ کیا سبب ہی کہ یہ معشوق چنچل
دروازے کی اوٹ سے جھانکتی ہی بیساختہ یہ شعر زبان پر آیا ؎

بالا ہی ترا حسن حسینان چگل سے | بس بزم ہی مشتاق نکل پردۂ دل سے

پھر سنا کہ کسی کی پابند ہی۔ الغرض ساری خدائی کی نعمتین ایک طرف ہین
اور پہاڑ کا قیام ایک طرف۔ واللہ مجھ سے پوری پوری تعریف نہین
کی جاتی کہ پہاڑ کیا چیز ہی بس یہ سمجھ لیجیے کہ نمونۂ بہشت برین ہی
جبتک انسان اپنے آپ نہ دیکھے اصلی کیفیت سے آگاہ نہین ہو سکتا
اور چار پانچ مہینے کا قیام کوہستان بہتون کے امراض کہنہ کو کھو دیتا ہی
کیونکہ تازہ تازہ ہوا اور خوشگوار موسم اور ہاضم پانی۔ اور سبزۂ
کوہی اور آب وہوا اکسیر کی خاصیت رکھتی ہی۔

محمد عسکری کے دل مین اس جادو بھری تقریر نے بڑا رنگ
اثر جمایا۔ دو گھڑی دن رہے ہوا کھانے نکلے تو ایک دوست
سے علیک سلیک ہوئی۔ پوچھا کیسے ٹھاکر صاحب آج بعد مدت
ملاقات ہوئی۔ کہان تھے آپ؟ انھون نے جواب دیا یہان طبیعت
بے لطف رہتی تھی مین پہاڑ چلا گیا تھا۔ ڈاکٹر صاحب کے حکم سے
تین مہینے نینی تال پر رہا اب آپکی دعا سے صحیح تندرست ہون۔
عجب دلربا اور نزہت فزا مقام ہی خدا نے وہان کی آب وہوا کو
عجیب تاثیر بخشی ہی۔ اس گفتگو سے محمد عسکری کے دل مین اور بھی
شوق چرایا کہ ضرور پہاڑ پر چلنا چاہیے اور آگے بڑھے تو مسٹر
رابرٹ مصور ملے۔ پوچھا اس وقت کہان کی تیاریان ہین
کہا ہماری بہن کچھ دن سے علیل ہین سول سرجن نے حکم دیا ہی
کہ انکو ذرا پہاڑ پر لیجاؤ۔ محمد عسکری نے متحیر ہو کر دریافت
کیا کہ کیا پہاڑ کی آب وہوا اسدرجہ مفید ہی آخر یہ وہان کونسی
بات ہی جس سے یہ اثر ہو سکتا ہی آخر یہ آب وہوا مین کونسی
بات ہی جس سے یہ اثر ہو جاتا ہی۔ ہم سنا کرتے تھے
کہ پہاڑ کی آب وہوا خوشگوار ہوتی ہی مگر یہ نہین معلوم تھا
کہ مرض الموت کی بھی دوا ہی۔ صاحب نے کہا حضور صاحب
پہاڑ سے زیادہ آب وہوا کے واسطے اور کوئی جگہ نہین بوڑھا
آدمی اگر فی الجملہ چندروز قیام کرے جوان ہو جاے۔ ہم
فی الجملہ ہر سال مین چھ مہینے پہاڑ پر رہتا ہی اور اگر دو من کا
وزن ہوتا ہی تو وہان رہنے سے ڈیڑھ ہی من رہ جاتا ہی۔
ایک مصاحب نے آہستہ سے پوچھا حضور یہ کیا بات۔ آب
ہوا اچھی ہی تو چاہیے تھا کہ دو من کے عوض ڈھائی من کا وزن
ہو جاتا تاکہ اور ایک آدھ من گھر سے جائے اور دو من کا
ڈیڑھ ہی من رہجاے۔ یہ عجیب الٹی انوکھی بات ہی صاحب نے جواب دیا
دل تم لوگ اس بات کو نہین سمجھے گا۔ یہ بہت نازک بات ہی اسکا
سمجھ مین آنا محال ہی تمھارا خراب مٹاپا جاتا رہا اور بدن گٹھ گیا
یہ صحت کا بات ہی۔

محمد عسکری نے صاحب کی گفتگو مصاحب کو سمجھا دی سمجھے تو خاک بھی
نہین مگر شیخی مین آکر ہان مین ہان ملانے کو تیار ہو گئے۔ جی ہان پیر و مرشد
یہ بہت صحیح حضور نے فرمایا ایسی ہی بات ہی اسمین کیا شک ہی بیشک صحت
کے لیے یہ امر ضروری اور مفید ہی کہ پہاڑ کی آب وہوا سے انسان کا بھدا پن جاتا رہتا ہی
صاحب تو رخصت ہوے اور محمد عسکری پہاڑ کے سفر کی تعریف کرنے
لگے تو ایک رفیق نے جو سفر کوہی کے خلاف تھے یون کہنا شروع کیا
کہ حضور یہ بات تو کچھ سمجھ مین نہین آتی کہ دو من کا ہو تو ڈیڑھ من کا رہجائے
اگر ایسا ہی ہو تو بعد قوت جسکی ہڈیان تک گلجاتی ہین کوئی چھٹانک ہی بھر کا
رہجائے اچھا ہونا معلوم۔ مرزا صاحب نے انکے بیان کی تردید کی اور
کہا حضرت آپ واجبی ہی واجبی پڑھے لکھے ہین آپکو اس بحث سے کیا
سروکار آپ جاکے بٹیر لڑائیے علمی بحث سے آپکو سروکار ہی کیا ہی۔

لطف بہار کہسار آبشارون کی روانی اور مرزا صاحب کی جادو بیانی

نواب محمد عسکری صاحب نے دل مین ٹھان لی کہ چاہیے ادھر کی دنیا

دھر ہو جائے نینی تال ضرور جائینگے - اول تو پہاڑ کی غور تونکے
ن وجمال کی تعریف سنی تھی اور عاشق مزاج آدمی تھے دوسرے
ب ہوا کی نسبت مختلف معتبر آدمیون نے گواہی دی تھی کہ آب
مناسبت رکھتی ہے اور نمونۂ بہشت ہے پھر یہ بھی سنا تھا کہ جاڑے
سی ہی بیماری کیون نہو ادھر آدمی گیا اور ادھر چنگا ہو گیا -
یون تو مرزا صاحب نے پہاڑ کی تعریف کے کئی مرتبہ پلان دھ چکے
تھے مگر ایک دن کا سمان اس خوش بیانی اور سحر طرازی سے ادا
کیا کہ محمد عسکری اور انکے مصاحبین و رفقا پھڑک گئے اور سب کے
دلون مین شوق سفر کوہی نے گدگدایا - مرزا صاحب نے بیان
کیا کہ ایک روز ہم اور چند احباب لطیفہ گو یاران موافق اور
دوستان صادق چینا پہاڑ دیکھنے کی غرض سے چلے یہ پہاڑ
سطح آب سے ۹ ہزار فیٹ بلند ہے -

ع - اسکے کیا معنی - سطح آب کے کیا معنی -

مرزا - حضور دو طرح پر پہاڑون کی بلندی کا اندازہ کیا جاتا
ہے ایک اس طرح پر کہ میدان یعنی زمین سے کسقدر اونچے ہین
اور ایک اس طرح پر کہ سطح آب سے کسقدر بلند ہے -

ساجد - ۹ ہزار فیٹ تو کچھ ٹھکانا ہے بڑی بلندی ہوگی -

مرزا - اور پہاڑ کیا آپکے نزدیک کوئی کھلونا ہوتے ہین -

ممن - خداوند مین سوچتا ہون کہ اگر وہان سے گرے تو
کہان جائے -

مرزا - سیدھا جہنم کو - اب اور کیا کہون - !!!

ع - یہ آپکو خیال کیون پیدا ہوا ہے کہ وہان سے لڑھک ہی پڑیگا
انسان - اس خبط کا تو کوئی علاج ہی نہین ہے حضرت -

اختر - اتنا نہین سمجھتے کہ ہزارون پہاڑ دنیا مین ہین اور لاکھون
آدمی انمین بستے ہین اگر یون ہی گر پڑا کرتے تو کوئی [illegible]

ع - پہاڑ سونے ہو گئے ہوتے حضرت -

ممن - خداوند وہ لوگ تو عادی ہین سکے وہ کون لوگ ہین جو برفستان
مین مزے سے رہتے ہین - وہ کون لوگ ہین جو حبش مین رہتے
ہین یہ ملاحظہ فرمایئے کہ اگر ہم لوگ برفستان مین رہین تو ٹھٹھر کے
رہ جائین اسیطرح اگر کہین حبشیون کے ملک مین جائین تو جھلس ہی
جائین بس اسی پر قیاس فرما لیجیے - مرزا صاحب نے سلسلۂ سخن
شروع کیا کہ حضور ہم لوگ ہنستے بولتے ڈانڈے اور ٹٹوؤن کی
سواری پر چینا پہاڑ دیکھنے جاتے تھے - اثنائے راہ مین جا بجا
آبشارون کی روانی اور انکا ٹھنڈا ٹھنڈا پانی عجب لطف دکھاتا
تھا قلی اکثر جگہ چڑھائی پر چڑھتے چڑھتے تھک جاتے تھے مگر جناب
یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہم آسمان پر ہین اور دامن کوہ کے آدمی بھنگے یا
کے برابر معلوم ہوتے تھے - جھیل مین جو کشتیان چلتی تھین انسے
سوار نظر ہی نہین آتے تھے چوطرفہ پہاڑون کی اونچی اونچی
چوٹیان ہی معلوم ہوتی تھین ورنہ بس کوئی ایک گھنٹہ کے سفر
کے بعد دھوان سا معلوم ہوا - پہاڑیون نے بیان کیا کہ
مینھ برس رہا ہے ہم سب کو حیرت تھی کہ یا الٰہی یہ مینھ کیسا
پوچھا مینھ کہان برستا ہے بھئی - انھون نے کہا کہ حضور وہ نیچے
برس رہا ہے - تب تو ہمکو اور بھی حیرت ہوئی کہ یہ بسکتے
کیا مین مینھا آسمان سے برستا ہے یا ادھر سے - معلوم
ہوا کہ پہاڑ اسقدر اونچے ہین کہ بادل انسے نیچے ہین
اور ہمنے بخوبی دیکھا کہ ہم آسمان سے بلند تھے -

ممن - خداوند بس اسکا تو کسی پاگل ہی کو یقین آئیگا -
کیا بے پر کی اڑائی ہے - لاحول ولا قوۃ - آسمان کے اوپر
پہونچ گئے - آسمان مین تھگلی لگا سکتے تھے سو ہمارے
مرزا صاحب نے سچ مچ آسمان پر تھگلی ہی لگا دی -

مرزا - دشمن عقل ہو تم کیا جانو یہ باتین -

ممن - اب آپ بالی بی کے کرسے جناب -

مرزا - کچھ کچھ بدتے ہو - لو ز ود دکھا دین -

ممن - اب مجھے کہنے تو کاٹا نہین ہے کہ اتنی سی بات کے

واسطے پہاڑ کے جہنم کا سفر اختیار کرون ۔
اختر ۔ بادل اور آسمان کو یہ لوگ ایک سمجھتے ہین ۔
ممن ۔ بادل اور آسمان ایک نہین ہے ۔ بادل تو چلتے پھرتے
ہین اور آسمان لاجنب ہے ۔
اختر ۔ آسمان پہاڑون سے نیچے نہین ہین ۔
مرزا ۔ مگر بادل تو نیچے ہین ۔ یہ تو کئی بار اتفاق ہوا ہے کہ ہم
پہاڑ کی اونچی چوٹی پر ہین اور بادل ہمارے نیچے نظر آتے ہین
یہ تو ایک معمولی بات ہے مگر ہان پہلے ہمکو بھی یقین نہین آتا تھا ۔
بچشم خود دیکھ لیا ۔ اب کیون نہ یقین آئے ۔
ممن ۔ بھئی واللہ ہنسی آتی ہے آپ بادلون سے اونچے چڑھ
گئے ۔ سچ ہے ع ۔ جہاندیدہ بسیار گوید دروغ ۔
راوی ۔ محمد عسکری کے دل مین بھی شک تھا کہ بادل نیچے
ہون اور انسان اونچے پر یہ بات انکے ذہن مین نہین آتی تھی
مگر جب اختر اور مرزا صاحب نے باصرار کہا تو یقین آ گیا اور فرمایا
کہ میان ممن جس شے مین انسان کو دخل اور واقفیت نہین ہے
اُسمین بحث کرنا دخل درمعقولات ہے اور آخر مرزا صاحب
جھوٹ کیون بولتے اور منشی اختر صاحب انکی تائید کیون
کرتے مگر میان ممن کی طبیعت مین خود پسندی بہت ہے
ممن ۔ خداوندا آپ حضور سے تو فدوی زبان نہین ملا سکتا
ع ۔ مین تو خود پسند نہین ہون بھائی جان ۔
ممن ۔ استغفر اللہ یہ کون مردود کہہ سکتا ہے ۔
اختر ۔ خدا گواہ ہے کہ حضور کے مزاج کا ایک رئیس بھی تو
یہان نظر نہین آتا ۔ مٹیا برج مین مرزا جہان قدر بہادر
اور یہان حضور ۔
ساجد ۔ ہزار غنیمت ہین ہمارے حضور ۔
ممن ۔ حق تعالیٰ حضور والا کو الیاس کی عمر دے آمین ۔
رفقا ۔ آمین ۔ آمین ۔ ثم آمین ۔ ع

	این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد	

ع ۔ یہ سب تم لوگون کی دعا کا اثر ہے ۔
ممن ۔ حضور صاحب لوگون سے ملتے رہتے ہین بھلا کسی سے
دریافت تو فرمائیے کہ بادل پہاڑ سے نیچے ہوتے ہین نہین اسی
بات پر ہار جیت ہے ۔
مرزا ۔ کیا کیا بدتے ہو آؤ بولو ۔
ممن ۔ کون بھئی زیادہ نہین دو دو من خربوزے بدتے
ہین مگر عمدہ سے عمدہ ہون ۔
محمد عسکری نے بات کاٹکر کہا اچھا اسکا فیصلہ جلد ہو جائیگا
اب مرزا صاحب سے چینا پہاڑ کے سفر کا حال سنیے مرزا صاحب
نے حقے کا کش لیکر حضور اس مقام سے الموڑہ کے پہاڑ راہ
بندرابن کے کوہ برف بار اسطرح صاف نظر آتے ہین جیسے
یہان سے وہ سامنے والا شوالہ اور اگر چلیے تو دو مہینے مین
بھی نہ پہونچے دور سے تو معلوم ہوتا ہے کہ بالکل قریب ہین
اور قریب پہونچنے سے عقل دنگ اور ہوش پران ہو جاتے ہین
کہ اللہ رے بُعد برف کے پہاڑ حضور قابل دید ہین مگر سردی
اس شدت کی ہے کہ کیا عرض کرون ۔ در و دیوار سنگ فرش تجر
اور ٹھٹھرن اس قیامت کی کہ الامان ۔ ہملوگ اسقدر سردی کے
عادی نہین ہین لہذا بہت ہی ناگوار گذرتی ہے اور جی چاہتا ہے
کہ بھاگ جائین ۔ اس پہاڑ کی چوٹی سے بریلی کے اونچے مکانون
کے مینار بخوبی نظر آتے ہین اور عجب دلچسپ سمان ہے ہملوگون
نے اسی پہاڑ کے ایک ہموار مقام پر بستر بچھا دیا اور حقے پینے
شروع کیے اتنے مین کیا دیکھتے ہین کہ ایک عورت پانی کا گھڑا
سر پر رکھے ہوئے آ رہی ہے بس یقین جانیے خداوند جتنے بیٹھے تھے سبکو
سکتہ ہو گیا کہ اللہ رے حسن و صفا ۔ سہ

	کر دیے اس رخ نے حیران سیکڑون	
	اور کاکل نے پریشان سیکڑون	

دو سے دل ہی یوسف ثانی ترا	دیکھ کر جاؤ نہ گھر ان سیکڑون
بمدت تجھکو پایا اے حسین	چھانڈ ڈالے جب گلستان سیکڑون
ہم ہی اک عاشق نہیں کچھ اے صنم	ہین ترے دنیا مین ہان سیکڑون

مجھے دل لگی سوجھی تو اُسکے قریب جا کر مین نے کہا نیکبخت ذرا سا پانی تو پلا دے نیکبخت کا لفظ وہ نہ سمجھی مگر پانی کا لفظ سمجھ گئی اپنی پہاڑی بولی مین کہا (میلیا ٹرکن پانڑین ڈہیر ریت نہیں انہڑ بھانا نہین لیو تو دیدون) یعنی مسلمان کو پانی دینا ہمارے ریت نہیں اپنے برتن مین لو تو دیدون اُس میٹھی بولی سے کس قیسرین ادا نے یہ الفاظ ادا کیے کہ بے اختیار جی چاہتا تھا زبان چوم لین اب سب کے سب پیشہ خطی ہو گئے ایک دوست اُسکے نظارے کے لیے دوڑ کے آئے تو پگڑی ہی گر گئی -

اسپر ایک شاعر نے کہا ؎

اوسان شیخ بھولا یہ بت کو دیکھکر	سجہ کہین عمامہ کہین اور عصا کہین

ہمنے برجستہ جواب عرض کیا ؎

شمیدۂ زلف عاشق و دندان ترے یار	سنبل کہین ہے لالہ کہین ہے سیا کہین
آہو تیری زلف کی بو کے سبب صنم	چین ہی کہین ختن ہی کہین اور خطا کہین

ہمارے ہمراہ ایک عاشق تن صنم پرست رند مشرب لا مذہب آشنا دشمن حیا کی روشن دوست بھی تھے عاشق تخلص کرتے تھے وہ انتہا سے زیادہ رقیق القلب اور حسن پرست تھے بے اختیار آنکھوں مین آنسو ڈبڈبا آئے اور کہا ؎

عاشق کی چشم تر کی بدولت ہزار خلق	جمنا کہین ہے گنگ کہین ہے ندی کہین

وہ ماہرو تو سر برفتار گئی کہ یہ سب سفتون وشیدا مجنون و فدا ہین پھر اُسوقت اُسکی ادا کا فر دیکھنے کے قابل تھی اور اسی ادا مین اپنے شہر کے معشوقون کی طرح بنوٹ کا نام نہ تھا - بالکل نیچر ٹپرے بھولے پن سے پوچھا (تو آدم کلک رو تو چھ) یعنی یہ آدمی کیون روتا ہے ہم بھلا کیا سمجھتے تیلیون نے سمجھایا - ہائے اسوقت ہمارے دوست حضرت عاشق کے خرمن صبر پر اور بھی بجلی گری - معشوقہ گلعذار پوچھے کہ عاشق زار کیون مصروف گریہ و آہ آتشبار ہے

عاشق - خدا جانے کیون رو دیا - اور کیا دیکھا -

ہم - تمھاری صورت زیبا پر عاشق ہو گئے -

محبوبہ - میری سمجھ مین نہین آتا -

ع اُس میٹھی بولی کے صدقے مار ڈالا ظالم ؎

بصورت تو بتے کمتر آفرید خدا	ترا کشیدہ دو دست از قلم کشید خدا

پہاڑ کا حال اور آیا کی چال

نواب نادر جہان بیگم کو شک کی جگہ یقین تھا کہ پہاڑ کا قیام مفرحت ہے - اور ہر طرح کوشش کرتی تھین کہ نواب اس خیال سے درگذرین اور پہاڑ کے سفر کا قصد کرین - ایک روز انکی خالہ کی لڑکی نواب کلثوم النسا بیگم انسے ملنے آئین تو یون گفتگو ہوئی -

ب - (بیگم) بہن ہمارے یہان مردون کو جو سوجھتی ہے اللہ کی عنایت سے انوکھی سوجھتی ہے -

ک - (کلثوم) کیون کیون خیر باشد -

ب - اب مین کیا کہون - کچھ ہنسی آتی ہے اور کچھ رنج ہوتا ہے -

ک - عسکری دولھا مین اور تم مین یون تو اللہ کے فضل سے عشق کا درجہ ہے مگر ظاہر مین ذری کم بنتی ہے -

ب - اُنکی حرکتین ہی ایسی ہین -

ک - کیا آخر ہوا کیا - پھر کوئی اُپج کی لی -

ب - کہونگی تو تمکو بھی تعجب ہوگا -

ک - کیا کوئی موئی کسبی گھر ڈالنے والے ہین -

ب - نہین اتنی ہی تو خیریت ہے - جب سے وہ نکالی گئی تب سے پھر اُسکا نام نہین لیا - اور وہ تو ایسا اُنکو اپنے بس مین لائی تھی کہ توبہ ہی بھلی میری چھاتی پر مونگ دلتی تھی کہ دن دونی آتی تھی یہ اور ان

منھ ڈھکی ملے اور پڑاوں کا شمہ کے ساتھ حشر ہو۔ یہ اصل دھیڑوں میں
تھے کہ مجھے طلاق دلوا دیں۔ اللہ اِن نگوڑوں کو غارت کرے۔ اور اس
موئی بیوا کی اس زمانے میں ایسی چڑھتی کمان تھی اور رتی بلند کہ جو
کہتی تھی وہی یہ کرتے تھے ایک دن میں نے عنا متھ بچائی اور قسم
کھائی کہ افیم کھا کے سو رہونگی۔

لاڈو۔ اے حضور وہ بات ہی ایسی تھی (کلثوم النسا کی طرف مخاطب ہو کے)
حضور ہماری بیگم صاحب نے اپنے کانوں سنا کہ وہ نواب صاحب سے
کہہ رہی تھی کہ۔ اور حضور میرے دلمیں آئی کہ جا کے منھ جھلس دوں
مالزادی کا۔

ک۔ (متحیر ہو کر) کیا کہہ رہی تھی عسکری دولہا سے؟

لاڈو۔ حضور کہنے لگی کہ (بس بس یہ ٹھنڈی گرمیاں
ہمیں نہ دکھایا کرو گھر کی مُرغی سے یہ نخرے بگھارا کرو
جا کے۔ ہم بادشاہ وزیر دن کی نہیں سہنے والے ہیں۔

ک۔ اور یہ غرہ غمزہ سنا کیے ہونگے۔

لاڈو۔ کون؟ سرکار؟ - اے ہے۔ اب لونڈی کو
زبان سے نکالنا نازیبا ہے اللہ کی قسم جیسے بھیگی بلی

ک۔ خدا جانے موئیاں مردوں پر کیا جادو کر دیتی ہیں کہ
بالکل اُنکے بس میں ہو جاتے ہیں کیا شکل صورت کی بہت اچھی ہے

لاڈو۔ اے ہے میں اب کیا عرض کروں آپ سے۔

ک۔ کیا ہماری بہن سے اچھی صورت تھی اُسکی؟

لاڈو۔ انکی ایڑی چوٹی پر قربان کر دوں نگل منھی کو کس کام کی

بیگم۔ اک ذرا سی جوان تو ضرور ہے۔

لاڈو۔ آگ لگے ایسی جوانی کو۔ جوان تو یوں گدھی بھی
کبھی ہوتی ہے جب چہرے پر نور ہی نہیں تو جوانی کیا مال ہے
خالی خولی جوانی ہوئی تو کیا شکل صورت بھی تو کوئی شے ہے آخر

ب۔ انکی بدولت اسکے کنبے بھر نے خوب چین کیے۔

لاڈو۔ خود ڈگری پر چھید کے نکلتی تھی بھائی ہوا بیعزت ہین

کی بدولت وہ دوشالے پہر لکاتا پھرتا تھا انکی بڈھی گھوڑی ہو
مان کی پانچوں گھی میں تھیں اور سر کڑھائی میں۔

ب۔ اگر میں اُس روز سختی نکرون تو وہ بلا ٹالے نہ ٹلے۔

ک۔ گربہ کشتن روز اول نہ کہ بعد شش ماہ۔

لاڈو۔ اسکے کیا معنی حضور ہم

ک۔ دو دوست تھے دونوں کی ایک ہی دن شادی ہوئی ایک دن
جب دونوں دوست ملے تو ایک نے کہا بھائی جیسے شادی کی ہے جان
عذاب میں ہے۔ بیوی ایسی نک چڑھی بدمزاج کی ملی ہے کہ ناک پر
مکھی نہیں بیٹھنے دیتی اور مجھے تو گھر کی مرغی دال کے برابر سمجھتی ہے
جیسے بھونے مونگ اُٹھتے جوتی بیٹھتے لات۔ دوسرے نے کہا
بھئی تم بھی کچھ اچھے مردوے ہو۔ وہ مرد کیا جسکی بیوی قابو
میں نہو۔ ہماری بیوی تو آنکھیں ملا کے باتیں تک نہیں کرتی ہے
ڈرتی ہے۔ تو وجہ کیا جس روز شادی ہوئی اسی روز ہمنے پیشبندی
کی۔ چوہا بل سے نکلا اور ہم چاقو لیکے دوڑے۔ بلی بولی
اور ہمنے تنبیہ دا غادا یکن سے۔ آدمی کی آواز کان میں آئی
اور ہم لٹھ لیکے گرد ہوے۔ بیوی بھی سمجھیں کہ یہ تو کوئی بڑا
جن ہے۔ بات کرتے تلوار سونت کے پہونچتا ہے کانپ اٹھی اور
اب ہمارا رنگ خوب جما ہوا ہے۔ دوسرے دوست نے کہا اچھا
ہم بھی آج سے ایسا ہی کرینگے شب کو گھر میں گیا تو فقیر نے
دروازے پر آواز دی (سب خیر سے کی سلامتی۔ روٹی دلوائیے
چھنے شاہ کو) سنتے ہی لٹھ لیکے دوڑے۔ بیوی حیران کہ یہ کیا
ماجرا ہے تھوڑی دیر میں ملا کو کس کے ایک تھپڑ لگایا تو وہ کہنے
لگی بس بس میاں بس۔ عورتوں پر ہاتھ اٹھاتے ہو۔ کوئی برابر
کا مرد ہوتا تو اسوقت بتا دیتا۔ بیوی نے جو کیفیت دیکھی تو میاں
کے دونوں ہاتھ پکڑ لیے اور چمٹ گئی۔

میاں۔ چھوڑ دو ہمیں۔ ہم ایک دھر کا خون کرینگے۔

بیوی۔ (ڈانٹ کر) چلو دیوانہ پن کی باتیں نکرو۔

م - کہتا ہون چھوڑ دو مجھے بس -

ب - چلو بہت بکو نہین - سٹری ہو گئے ہو کیا -

م - وہ چوہا نکلا - چھوڑو ہم کھا جائینگے -

ب - کیا سنہری پی آتے ہو کیا - ارے لوگو دوڑو یہ [illegible] سودائی بالکل اتلا ہی - پاگل ہو گیا ہی - اسکو پاگل خانے لیجاؤ -

م - چھوڑ نہ دو - یہ دیکھو گنڈیری والا بولا - مین جا کے اسکو ذبح کرونگا -

راوی - گنڈیری والا محلے ہی کا تھا - آواز پہچان کر بیوی نے ماما سے کہا ذری اسکو آواز دینا - کہو بلاتی ہین - اندر چلا آئے اسوقت کہان کا پردہ - ماما تو جلی ہوئی تھی ہی باہر سے گنڈیری والے کو لے آئی اور اسکے ساتھ ہی اپنے میان کو بھی بلا لائی - دونون نے انکے ہاتھ پکڑے بیوی نے رسی سے باندھ کے کھنبے مین کس دیا تب تو ہوش اُڑ گئے ہاتھ جوڑے کہ از برائے خدا اب چھوڑ دو دوسرے دن دوست سے جا کے کہا کہ یار ہم تو تمھاری نصیحت پر عمل کرکے اور بھی ذلیل ہوے - دوست نے کہا اب کیا ہوتا ہی گربہ کشتن روز اول نہ کہ بعد شش ماہ - یعنی بیوی پر رعب جمانے کے لیے پہلے ہی دن بلی چوہے پر حملہ کرتا تھا - اب تو مہینے کے بعد بھلا کیا ہوتا ہی اب تو بیوی کہیگی میان کی فصد کھولنی چاہیے -

لاڈو - حضور کو بھی کیا کیا مثلین یاد ہین -

ک - ہان اتنی باتین ہو گئین مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ اب کیا اُپچ کی لی -

ب - ایک روز بیٹھے بٹھائے کسی نے شگوفہ چھوڑا کہ حضور چلیے پہاڑ کی سیر کیجیے - انکو اتنی عقل تو ہی نہین راضی ہو گئے -

ک - اور موے پہاڑ پر رکھا کیا ہی آخر -

ب - یہ تو وہ سوچے جسکو عقل ہو -

لاڈو - حضور یہ سب ان صاحبون کی گمراہی ہی یہی رئیس بدنام کر دیتے ہین -

ک - جب بنگڑی کی روٹیان ملتی ہین تو ایسی ہی سوجھتی ہی اور انکا ہرج ہی کیا ہی انکو دو گھڑی کی دل لگی ہاتھ آتی ہی اور یہ نہین سمجھتے کہ ان موے مفت خورون کا کیا جائیگا - انکی تو ماما پچھتیان کہین نہین گئی ہین - انکو اپنے حلوے مانڈے سے کام ہی - ان کمبختون نے صدہا گھر تباہ کر دیے ہین ایک ہو کی کون کہے - اور خرابی یہ ہی کہ یہ رئیس آنکھون دیکھتے جاتے ہین مگر ذرا عبرت نہین -

لاڈو - بیگم صاحب انکی باتون مین جادو ہوتا ہی -

ک - ہان ہی تو کچھ ایسا ہی -

ب - مجھ سے لاڈو نے آ نکے کہا کہ بیگم صاحب ہان تو پہاڑ پر جانے کی تیاریان ہو رہی ہین بس پانون تلے سے مٹی نکل گئی سناٹا چھا گیا -

لاڈو - بیگم صاحب مین ہاتھ جوڑ کے عرض کرتی ہون کہ خدا کے لیے لونڈی کا نام نہ لیجیے گا - مجھے یہان رہنے دیجیے گا یا نہین -

ب - جبتک جان مین جان ہی تم چھوٹ نہین سکتین (کلثوم النسا کی طرف مخاطب ہو کر) بس اتنا سننا تھا کہ مین آگ بھبھوکا ہو گئی اور جیسے ہی سنا کہ اندر آتے ہین کوٹھے پر چلی گئی اور دروازہ بند کروا لیا - تاڑ گئے کہ کچھ دال مین کالا کالا ضرور ہی - اب ہزارون قسمین دیتے ہین لاڈو کی خوشامدین کرتے ہین کہ دروازہ کھولدو آخر یہ خفگی کاہے کی ہی - کچھ ہم بھی تو سنین - بڑی دیر تک خوشامد کیا کیے مگر مین نے ایک نہ سنی - آخرکار قسمین کھانے لگے کہ پہاڑ جانے کا قصد نہ کرونگا - جب قسمین کھا لین تو مین نے دروازہ کھلوایا -

لاڈو - اب ایک دن پھر یہی بات چیت ہوئی تھی -

ک - مگر اتنا مادہ ہی نہین کہ پہاڑون کا سفر کرین -

ب - مادہ نہین سہی - لوگ تو مادہ پیدا کرا دینگے -

ک - ہمارے محلے مین ایک آیا رہتی ہی وہ ہر سال اپنے صاحب کے ہمراہ پہاڑ پر جایا کرتی ہی اُس سے حال دریافت کرینگی

ب - ابھی نہ بلواؤ - مگر جو پاس رہتی ہو -

کلثوم النسا بیگم نے اپنی مہری بھیجکر آپا کو بلوایا آپا نے آن کر جھک کے سلام کیا اور کہا حضور نے کیون یاد فرمایا ہے -

کلثوم النسا بیگم نے کہا ابکی تم پہاڑ پر صاحب کے ساتھ نہین گئیتن آپا نے کہا اے حضور ہمارے صاحب تو مارچ مین جاتے ہین پہاڑ پر اور ستمبر مین نیچے اُترتے ہین - پوچھا ہر سال پہاڑ پر جا کے کیا بناتے ہین - کہا حضور وہان کی سی آب و ہوا کہان پایئے بیمار جاتا ہے تو دو مہینے مین چنگا ہو کے آتا ہے کیسا ہی بیمار کیون نہ ہو چٹکیون مین اچھا ہو جاییگا حضور وہان تو گرمی کا نام بھی نہین ہے یہ جیسی لون یہان چلا کرتی ہے توبہ توبہ وہان کہان - جن دنون مین یہان لون چلتی ہے اور امیرون کے ہان خس کی ٹٹی اور پنکھے لگے ہوتے ہین اور دن کو چلنا دوبھر ہو جاتا ہے اُن دنون پہاڑ پر اس طرح کی سردی ہوتی ہے کہ دن کو بے سردی کے کپڑے پہنے ہوے انسان باہر نہین نکل سکتا اور پانی کا حال کیا عرض کرون بڑا ہاضم ہے پیا اور کھانا ہضم اور اسقدر ٹھنڈا ہے کہ برف کی کیا حقیقت ہے دانتون مین لگتا ہے حضور جو شخص ایک دفعہ پہاڑ کی ہوا کھا آیا پھر وہ پہاڑ کے نام پر لوٹ ہو جاییگا حضور دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے مین کیا عرض کرون -

کلثوم النسا بیگم ہنسکر کہنے لگین یہ اچھی رہین - جو کہین عسکری دولھا سن لین تو غضب ہی ہو جائے پھر تو ابھی لوٹ ہو جاینگے

آپا بولی وہ مقام ہی ایسا ہے - خاص ہنسون شہزادون کے لیے ایلیے دیسون کے لیے تھوڑا ہی ہے - جو لوگ پہاڑ پر سال مین دو چار مہینے بھی رہتے ہین وہ بڑے نصیب والے لوگ ہین اُنسے بڑھ کر نصیبا اور کسکا ہے -

یہ تقریر سُنکر بیگم صاحب کو بڑی حیرت ہوئی - یہ اب تک سمجھی تھین کہ پہاڑ پر جانا بڑی ٹیڑھی کھیر ہے اور وہان جنگلون مین درندہ جانور رہتے ہین اور آدمیون کو کھا جاتے ہین -

ب - بھلا وہان جانورون سے کیونکر لوگ بچتے ہین -

آپا - (ہنسکر) حضور وہان بھی ایسی ہی آبادی ہے جیسی یہان ہے جانور کیسے -

ب - اور ڈاکو جو وہان پہاڑون مین رہتے ہین -

آپا - حضور ڈاکو کیسے - وہان تو ہمنے ان پانچ چھ برسون مین کبھی سوئی بھی چوری جاتے نہین دیکھی - سونا اُچھالتے چلے جایئے آنکھ اُٹھا کے نہین دیکھ سکتا کوئی -

ب - بھلا جب چڑھائی پر آدمی جاتا ہے تو بڑا ڈر معلوم ہوتا ہوگا

آپا - ڈر کا ہے کا حضور - ذرا ذرا سے بچے دوڑتے ہوے چلے جاتے ہین اونچی اونچی چڑھائیون پر لوگ گھوڑے دوڑاتے جاتے ہین

ب - وہان کا پانی کیسا ہے -

آپا - ایسا ہے کہ اللہ کرے سب کہین ویسا ہی ہو - دو ناچو گنا کھانا کھایئے اور پانی پی لیجیے فوراً ہضم -

ب - ہم تو کچھ اور ہی سُنا کرتے تھے ہم سمجھتے تھے کہ وہان ایکدن بھی کوئی ٹک نہین سکتا ڈاکے پڑتے ہین اُدھر کے لوگ یہان زندہ نہین رہ سکتے -

آپا - ہزارون آدمی نیچے سے وہان جاتے ہین اور خاص سٹے کے آتے ہین - لاٹ صاحب (لارڈ) وہان رہتے ہین بڑے بڑے صاحب لوگ رہتے ہین سیٹھ ساہوکار مہاجن لکھ پتی کروڑ پتی رہتے ہین آپ نے جو بات سُنی ہے اُلٹی ہی سُنی ہے - وہان تو حضور بیمار لوگ جاتے ہین کہ اچھے ہو کے آیئن اور حضور نے یہ سن لیا کہ وہان لوگ بیمار ہو جاتے ہین یہان دھڑ دھڑ ڈاکے پڑتے ہین وہان چوری کا نام نہین ہے اور آپ فرماتی ہین کہ ڈاکے پڑتے ہین ادھر کے جو وہان جاتے ہین خوش ہو کے آتے ہین حضور -

ب - تمکو وہان رہنا اچھا یا یہان -

آپا - سردی مین یہان گرمی برسات مین وہان سیری وہان کی ہمنے نہین دیکھی مگر اطراف کے رہنے والے وہان کی سردی برداشت بھی

نہین کرسکتے کیونکہ برف بہت گرتی ہی اور کلیجا ٹھٹھر نے
لگتا ہی جن دنون یہان گرمی ہوتی ہی وہان جاڑا پڑتا ہی
دیکھنے کے قابل ہی حضور بھی ایکبھ دفعہ چلین
آیا کی باتین سنکر بیگم صاحب دنگ ہو گئین اور کہنے لگین کہ جب
ہمکو یہ معلوم ہوتا تو ہم کاہیکو اتنی بات بڑھاتے ہم تو کچھ اور ہی سمجھے ہوے
تھے ہم سمجھتے تھے کہ وہان پانی لگتا ہی اور لوگ ندیے ہو جاتے
ہین اور تیرے ٹکے فنگل ہین یہ ہمین کیا معلوم تھا کہ وہان آدمیون
کی بستی ہی جب لوگ وہان گئے تم ہی جاتے ہین تو کیا حرج ہی۔ نواب جب
ہمنے ناحق اُس دن بُرا بھلا کہا کلثوم النسا مسکرانے لگین
اور بولین کہ ہم ایک ایسی بات کہدین اس وقت جس سے تم
پہاڑ ون کے خلاف ہو جاؤگی۔ پوچھا وہ کون سی بات ہی۔ کہا
پہلے ہم آیا سے دریافت کرلین۔ کیون آیاجی بھلا وہان جادوگرنیون کا
بھی چرچا ہی۔ یہ سنتے ہی بیگم صاحب کانپتی ہوئی بولین اوئی خدا
ان جادوگرنیون کو غارت کرے کلثوم النسا بیگم نے کہا جادوگرنیان
وہان نہین ہین۔ وہان جادوگرنیان ہین جو مردکو وہ بھیڑ بیل یا
بکرا بناکے رکھتی ہین اور شام کو پھر آدمی بنا دیتی ہین مگر جسکو
جو پسند آجاے اور جو پسند نہ آے تم اُس سے انکو بحث بھی نہین ہی
پس پسند آجانا ستم ہی پسند آیا اور قیامت آئی جان عذاب مین
پڑگئی۔ کیسن کالنہ رہا ہمنے کئی عورتون کی زبانی سنا ہی کہ پہاڑ
پر کی عورتین جادو مین بڑی برق ہوتی ہین۔ اور خوبصورت اور
جوان مرد کا تو وہان جانا اپنے اوپر قیامت ڈھانا ہی۔
آیا یہ گفتگو سنتی رہی اور جب کلثوم النسا بیگم خاموش ہوئین
تو اُسنے اپنے تجربے کا حال بیان کیا۔ کہ مین نے تو آجتک
کوئی جادوگرنی دیکھی نہین مگر ہان ایک بات ضرور کہونگی وہان
کی عورتین بڑی مقبول صورت ہوتی ہین بس سب سے بڑا
جادو یہی ہی۔ اور حضور اس سے بڑھ کر جادو اور کیا ہوگا
جن صاحب کے پاس ہم نوکر ہین اُن کا کوئی چرچہ بھی سنگ

سین ہوگا اور بیگم صاحب ایسی صورت پائی ہی کہ مین کیا کہون
جو میم دیکھتی ہی پھر ملک جاتی ہی عاشق ہوجاتی ہی اور مین تو
حضور دن رات انھین کی صورت دیکھا کرتی ہون۔
دیکھنے کے قابل ہی۔ اسی طرح اُس ملک کی عورتین بلا کی
حسین ہوتی ہین کہ مرد دیکھتے ہی ہزار جان سے عاشق
ہو جاتے ہین اور دم بھرنے لگتے ہین۔
ب۔ (بیگم) یہ بڑی بُری بلا ہی۔
ک۔ (کلثوم) اور پھر عسکری دولھا سے مرد۔
ب۔ یہان کی بدصورت عورتون پر تو لوٹ ہو ہی جاتے
ہین نہ کہ وہان کی گوری چٹی عورتون پر۔
ک۔ اور اگر جادو کیا تو اور بھی غضب ہی
ب۔ وہ بیچارے دہی یہ کب چوکنے والے ہین۔
آیا۔ اور کوئی جادو مین نے وہان دیکھا نہین۔
ک۔ وہ جادو جس سے آدمی بیل بنجاتا ہی۔
آیا۔ یہ تو بیگم صاحب ہمنے نہین دیکھا۔
ب۔ بیل اور بکری۔ اور بھیڑ بنا دی۔
ک۔ اور یہ آدمی کو بیل کیونکر بنا دیتی ہین۔
آیا۔ جی حضور بیل ویل کچھ نہین۔
ب۔ یہ سارا حسن کا فساد ہی۔
ک۔ نہین ہی تو کچھ ضرور خیالی حسن ہی
نہین ہے۔
ب۔ وہ کچھ ہو الا مردون کو ایک نہ ایک دل لگی
ضرور ہاتھ آجاتی ہی اور کچھ نہین تو پہاڑ کی عورتین ہی
سہی یہ عورتون کے پیچھے دیوانے ہین۔
آیا۔ پھر اس سے بڑھکر نعمت انکے لیے اور کیا ہی مردون کو
عورتون سے زیادہ پیاری اور کیا شی ہی۔ یہ تو خدا نے جوڑا بنایا
ہی حضور۔ اور جو حسین عورت دیکھی تو بس گرویدہ ہوگئے ہین

ہمارے صاحب کو الٹی عورتین پسند کرتی ہین۔
لاڈو۔ تمھارے صاحب کی عمر کیا ہو آیا۔
آیا۔ اے ہی کوئی بیس چوبیس برس کی۔
ب۔ کہین تمکو تو نہین پسند کر لیا صاحب نے۔
ک۔ ہان ہین تو آیا بھی جوان ابھی۔
آیا۔ (جھینپتی ہوئی) سرکار ہم غریب آدمی ہین ہمین کون پوچھتا ہو۔ مگر ہان صاحب بھی دیکھنے کے قابل ہین۔
ک۔ بھلا پھر ہم کیونکر دیکھ سکین اُنکو۔
آیا۔ حضور کوئی نہ کوئی ترکیب نکالی ہی جائیگی۔
ک۔ اگر ہمکو دکھا دو تو پانچ اشرفیان دین۔
آیا۔ بہت خوب سرکار اور وہ حضور چاہے کچھ بھی ندین تو کیا پروا ہو حضور ہی کا دیا کھاتے ہین یا کسی اور کا یہ سب حضور کی جوتیون کا صدقہ ہو۔ ہمارے اور ہمارے بال بچون کی پرورش کون کرتا ہو۔
ک۔ بھلا تمھارے صاحب ہمکو کاہے کو پسند کرینگے۔
آیا۔ اے واہ کیون نہ پسند کرینگے۔ ایسی صورتین انھون نے دیکھی کہان ہونگی حضور۔
ک۔ اچھا اُنکو یہان لا سکتی ہو یا ہمکو تو ہوا کھاتے ہوے ہم ہی چلے چلین۔
آیا۔ اے نہین بیگم صاحب اُنکو حاضر کر دونگی۔
ک۔ ہم تمکو نہال کر دینگے آیا جی۔
آیا۔ (سلام کرکے) حضور کی پرورشتی ہو۔
ک۔ مگر قول جو ہارا ہو اُسکا خیال رہے۔
آیا۔ سرکار قول جان کے ساتھ ہو ایسی بات ہو۔
راوی۔ بیگم صاحب متحیر تھین کہ کلثوم النسا کی سی پاکباز عورت اور یون پھنس جائے انکی نیت بدلی ہوئی دیکھکر اُنھین بڑی حیرت ہوئی مگر چپ۔ لاڈو الگ حیرت مین تھی کہ یہ کیا ماجرا ہو۔

مگر سب کے سامنے زبان سے کوئی کلمہ نہین نکال سکتی تھی۔
ک۔ دیکھین تمھارے صاحب کو بھی دیکھ لین۔
آیا۔ حضور ہو کس پاس انسان کی نیند ہو جائے۔
ک۔ اچھا تو کل تم اُنکو بلا لاؤ مگر ہمسے ایک گھنٹہ پہلے آن کے اطلاع کر دینا۔

جب آیا رخصت ہوئی تو کلثوم النسا نے پردے کے پاس جا کر آیا سے کچھ کہا اور ادھر بیگم صاحب و لاڈو مین باتین ہونے لگین کہ یہ کیا ماجرا ہو کلثوم النسا بیگم کو یہ کیا ہوا ہو یہ تو ایسی نہ تھین اور نہ انسے اس طرح کی امید تھی خدا جانے آج یہ کیا ہو گیا۔ انسان کی طبیعت کا بھی کچھ ٹھکانا نہین ہو۔ گھڑی مین کچھ ہو گھڑی مین کچھ ہو ہمکو بھلا کبھی یقین آتا کہ کلثوم النسا بیگم ایسی ہو جائینگی کہ ننگ و ناموس کا خیال نہ رکھینگی۔
لاڈو نے کہا بیگم صاحب مین سمجھتی ہون کہ یہ سب انکی دل لگی ہو آیا کے بنانے کے واسطے۔

اتنے مین کلثوم النسا بیگم آیا کو رخصت کر کے آئین اور آتے ہی مسکرا کر بیگم صاحب سے کہا اس آیا کی باتین سنین۔ یہ مردار اس قابل نہین ہو کہ سیدھیون مین آنے پائے مین اسکی گفتگو سے پہلے ہی تاڑ گئی تھی کہ کٹنی ہو مجھے جو پہلے سے اسکا حال معلوم ہوتا تو ہرگز ہرگز نہ آنے دیتی مگر خیر۔ اب سے آگے گھر سے آ کے کھڑی کھڑی مردار اپنے صاحب کا ذکر کرے کہ چوبیس برس کا سن ہو بڑے خوبصورت ہین عورتین انپر جان دیتی ہین اور دیکھتے ہی عاشق ہو جاتی ہین لو اپنا عشق بھی ظاہر کیا کہ خود بھی صاحب پر جان دیتی ہین اُدھر سے عشق اور ایکدفعہ نہین بار بار یہی کہتی جاتی تھی کہ ہمارے صاحب بڑے حسین اور گلبدن ہین مگر سچ کہنا مین نے بھی کس ترکیب سے باتون باتون مین اُڑایا اور پھسلایا کہ وہ بھی سمجھ گئی کہ بی بی ریجھ گئی ہین اب شل لگی تب ہو گی جب صاحب کو لیکے آئیگی اور مین بتا بتا دونگی دل بیگی لیان دیتی اور کوستی ہوئی جائیگی ایسی ہو عورتون کو توپ کے مُہرے پر اڑا دے بس۔

بیگم صاحب یہ سنکر کھلکھلا کے ہنس پڑین کہا تمنے اچھا غور
چست کیا یہان لاڈو اور ہم آپسمین یہی باتین کر رہے تھے کہ کلثوم
بیگم کو اسوقت سوجھی کیا۔ کوئی ایسا بے قابو ہوجاتا ہی بھلا دین اور
دنیا دونون بھول گئین اور سبکے سامنے بے تکلف کہنے لگین کہ
صاحب کو بلا لاؤ۔ اور مین تو تھر تھر کانپتی تھی کہ جو کہین انکو خبر ہوگئی
تو قیامت ہی کا سامنا ہوگا لیسنگے ورنہ لیجئے تو کٹنیون کے ذریعہ سے
نامہ و پیام ہونے لگے۔ مگر تم بڑی ہنسوڑ ہو بہن اور اسطرح سے
بہکنے لگتی کہ آدمی دھوکے مین آجاتا ہی مین خود دھوکا کھا گئی
تھی کہ یہ سچ مچ کہہ رہی ہین لاڈو میری صورت دیکھتی تھی اور مین لاڈو
کی کہ یہ کہہ کیا رہی ہین اب وہ کٹنی کسی ان لیکے ضرور اسکی ایسا نہو
فضیحتا ہو مین تو اسوقت تک کانپ رہی ہون۔ اور اسوقت بھی بدن
تھر تھر کانپتا تھا۔ لاڈو نے بھی انکی رائے سے اتفاق کیا اور کہا کہ ہر
میرے تو ہوش اڑے ہوے تھے کہ یہ کیا غضب ہوتا ہی اور کیسی کفر کی
باتین بیگم صاحب کر رہی ہین یہ انکو اسوقت سوجھی کیا اور اسکی صورت
سے مجھے نفرت ہوگئی ہی کٹنی دلالہ ہی حضور مجھسے کہتی تھی کہ اگر ان دونون
سے ایک کو راضی کر دو تو جو کہو ہمکو دون مین نے کہا چپ رہ مجھسے ایسی باتین
نکرنا مین ان باتون نہین پڑتی ہون مجھے بھی کٹنی ایسی ویسی بازاری سمجھی تو
یا تمکو ہم سمجھی ہو ہم نوشیدیون مین جانے والے ہمکو بھلا ان باتون سے
کیا سروکار اگر ایسا کرین تو کسی بھلے مانس کے گھر مین بھلا کاہے کو
جانے پائین لاکھون کرورون روپے کا ہمارا اعتبار ہی ہمکو
یون کیا کم ملتا ہی کہ ہم فعل کرکے لینے کا لالچ کرین کیا مجال

ب ۔ (بیگم) میرا کلیجہ دھک دھک کر رہا ہی ۔

ک ۔ (کلثوم) مین چتونون سے تاڑ گئی تھی ۔

لاڈو ۔ مین بھی تھر تھر کانپ رہی تھی حضور ۔

ب ۔ کبھی پہلے ایسی باتون کا چرچا ہوا کہان تھا

ک ۔ تم نے بیٹھے دل لگی دیکھتی جاؤ بس ۔

ب ۔ اب زیادہ اس بات کو نہ بڑھاؤ بہن ۔

ک ۔ اے ہے تم گھبرائی کیون جاتی ہو ۔

ب ۔ ایسا نہو کہ مردون تک یہ بات پہونچے ۔

ک ۔ پہونچیگی بھی تو کیا حرج ہی اسمین ۔

ب ۔ شاید بدگمانی ہو کہ آج ہنسی ہنسی مین ایسا کہا کل
کو سچ مچ یہ باتین ہونے لگینگی ۔

ک ۔ نہین بہن ہمکو سب جانتے ہین ۔

لاڈو ۔ مگر اس وقت تو مین سمجھی تھی کہ خدانخواستہ
دشمنون کی نیت ڈانوان ڈول ہوگئی اور مین اللہ سے
دعا مانگتی تھی کہ آیا چڑیل یہان سے جائے تو مین سمجھاؤن

ب ۔ مجھسے اور لاڈو سے یہی باتین ہو رہی تھین

ک ۔ یہ تو مین پہلے ہی سمجھ گئی تھی بہن ۔

ب ۔ مگر بڑی چھنٹی ہوئی عورت ہی یہ آیا مردار ۔

لاڈو ۔ اے ہے اسکے کاٹے کا منتر نہین ہی ۔

ک ۔ بہو بیٹیون کو ایسی ہی شتا ہین تو خراب کرتی ہین
کس مزے سے تعریف کرتی تھی لالیے حسین اور خوبصورت
ہین کہ عورتین دیکھتے ہی ہزار جان سے عاشق ہو جاتی ہین
اور مرنے لگتی ہین مجھے دل ہی دل مین ہنسی آتی تھی کہ یہ بک
کیا رہی ہی اور کس مزے سے رنگ جماتی تھی کہ توبہ ہی
بھلی ۔ بس یون ہی عورتین خراب ہوجاتی ہین مگر مین تو
انکی قبر تک سے واقف ہون ۔

چہ میگوئیان

ایک دن نوابصاحب نے بیگم کو خوش پاکر مذاق کرنا شروع کیا ۔
ع ۔ جس طرح ہم لوگون کی عورتون پر نظر پڑتی ہی تم لوگون
کی مردون پر پڑتی ہوگی ۔

راوی ۔ سبحان اللہ اچھا سوال کیا ۔

ب ۔ (شرما کر) تمھاری بھی کیا باتین ہین ۔

ع - مین ایک نہ مانونگا۔ ایسا ضرور ہوتا ہوگا۔ چاہے
جبھی سے نہ دیکھو۔ مگر حسین مرد اچھا تو معلوم ہوتا ہوگا۔
ب - وہ حسین کون شے ہے جو اچھی نہین معلوم ہوتی۔ خوشنما پھول
کتنے اچھے معلوم ہوتے ہین۔ عمدہ گھوڑا کیسا اچھا معلوم ہوتا ہے مگر ہم
لوگون کو نامحرمون کے دیکھنے کا موقع کہان ملتا ہے۔
ع - عورتین تو ہوا کھانے نکلتی ہین۔ بلکہ کھڑکیان جو ہوتی ہین
گورے گورے ہاتھ اور پیاری پیاری انگلیان صاف دکھائی دیتی ہین
ب - تمکو سب عورتون کے ہاتھ گورے ہی گورے سوجھتے ہین
چاہے کالے کلوٹے الٹے توے ہی کے سے کیون نہون۔ جب کسی
عورت کا ذکر کرتے ہو یہی کہتے ہو کہ گورے گورے گال ہین
پیاری پیاری انگلیان ہین۔ گول گول چہرہ ہے۔ بڑی بڑی آنکھین
ہین اور صدا جھوٹ نہ بلوائے تو کالی کوئلا سی ہونگی۔
ع - اہا سب کی سب تمھارا سا حسن کہان سے لائین۔
ب - اوپر کے دل سے کہہ رہے ہو۔
ع - کیا مجال۔ بناوٹ سے ہمین کیا مطلب۔

اے ذوق تکلف مین ہے تکلیف سراسر
آرام سے ہین وہ جو تکلف نہین کرتے

راوی - واہ واہ کس موقع پر برمحل شعر پڑھ دیا آپنے
آپ بھی اپنے وقت کے فسانہ آزاد کے خوجی ہین۔
ب - کہو اب پہاڑ کے سفر کی کبتک تیاریان ہین
ع - یہ تمکو پہاڑ کے نام سے اسقدر وحشت کیون ہوتی ہے
ب - پہلے تو ہم سمجھے تھے کہ پہاڑ کا پانی ادھر کے آدمیون
کو راس نہین آتا۔
ع - اس الٹی سی عقل کے صدقے۔
ب - ایک بار کو کلثوم النساء بہن نے بلوایا تھا وہ اپنی میم صاحب
کے ساتھ ہر سال پہاڑ جاتی ہے۔ بڑی تعریف کرتی تھی اور کہتی تھی
کہ کوئی اندیشہ مطلق نہین ہے۔ ہزارہا لاکھون آدمی آتے جاتے ہین

ع - چلو تمکو بھی پہاڑون کی ہوا کھلا لائین۔
ب - (ہنسکر) کیا مین بھی میم صاحب ہون۔ مگر وہان
تمھارے جانے مین ہمین ایک بڑا خوف ہے۔
ع - خوف! وہ کیا۔ کیا شیر لگتا ہے وہان
ب - سنا کہ وہان کی عورتین بڑی جادوگرنی ہین اور سب سے
بڑا جادو یہ ہے کہ حسین ہوتی ہین اور تمکو اسکا مرض ہے جیسے سامنے
تمھارا یہ حال ہے تو وہان تمکو کون روکنے والا ہے تنکے کی اوٹ
پہاڑ۔ وہان تو اور بھی کھل کھیلوگے۔
ع - تم بڑی بدگمان ہو بیگم۔ اب وہ ولولہ کہان۔
ب - ای ہے ابھی بڈھے ہوگئے یہ ہمارے بہلانے پھسلانے
کی ساری باتین ہین۔ تم دو سو برس کے بھی ہو جاؤ تو مجھکو
یقین نہین کہ تمھاری بوالہوسی جائے۔
ع - اب اس وہم کا کیا علاج کرون۔
ب - جس شہر کو ہم اپنی آنکھون دیکھتے ہین اسمین وہم کیسا خالی چلی
سنی سنائی ہوتی تو شاید دھوکا ہو جاتا۔ مگر جس شہر کو صاف صاف
اپنی آنکھون دیکھا اسمین تم کیا اڑن گھائیان بتاؤگے۔
ع - قسم تک کھائی مگر تمکو یقین ہی نہین آتا۔
ب - ہم مردون کی بات کا اعتبار ہی کیا ہے اور مرد بھی کیسے تھے رسے
سے چھٹے ہوے تماش بین۔ تم تو قرآن بھی اٹھاؤ تو ہمین
ہرگز یقین نہ آئے۔
ع - قسم کھا کے کہتے ہین بیگم اسکو صرف گانا سننے کے لیے نوکر
رکھا تھا کہ دو گھڑی لطف حاصل ہو۔ گاتی اچھا ہے۔
ب - خاک اچھا گاتی ہے گاتی ہے یا روتی ہے اپنے گلے پھپھولے گودتی ہے (تھو تھو)
ع - شکل و صورت تو ہے نہین کچھ۔
ب - یہ سب ہمارے دکھانے کے لیے باتین بناتے ہو ورنہ کیون تو لٹو
تھے اسکے پیچھے۔ اب تو جتنے گانے کے لیے نوکر رکھی تھی یہ اڑن گھائیان
ع - اب اسکو پھر نوکر رکھ لین (ہنسکر)

ب - (ٹھنک کر) (ٹھلکا کے اسکو ٹھینگا دکھا کر) ہماری بلا سے ایک نہین ہزار رکھو ہماری قسمت لیجائیگی ۔ اسی مین سوچتی ہون انکو تمھاری محبت بھلا کیا ہوتی ہوگی ۔ وہ تو روپے کی عاشق ہین جبتک روپیہ پاس ہے تب تک سب کچھ ہے اور ٹھن ٹھن ہوگئے تو دیتا بول دی بے زر عشق ٹین ٹین ع ۔

زردار سب اُڑتے ہین بے زر کا خدا حافظ

تم بسم اللہ کرکے نوکر رکھو ۔ شوق سے نوکر رکھو ۔

ع - (پیار کرکے) اب کسی کے ساتھ نکاح پڑھوا لینگے ۔

ب - (ہاتھ سے جھٹک کر) ضرور سو کام چھوڑ کر ۔

ع - تو تم خفا کاہے کو ہوتی ہو بیگم ۔

ب - ہماری جوتی کی نوک خفا ہو ۔

ع - ابکی پہاڑ پر سے کسی کو تلاش کرکے لائینگے ۔

ب - ایک میری خاطر سے بھی ہرج ہی کیا ہے ۔ بلکہ ایک نہین دوسو ۔ یہ تم دھمکی کیا دیتے ہو ۔ پہاڑن ہو چاہے کوئی ہو ۔

ع - سنو بیگم دل لگی تو ہو چکی اب اصل اصل بات کہین ۔ ہمارا بہت جی چاہتا ہے کہ پہاڑون کی سیر کرین ۔ مگر پندرہ دن سے کم ہی کم واپس آجائینگے ۔ تین چار روز آنے جانے کے ہوے اور گیارہ بارہ روز قیام کے ۔ اور خدا گواہ ہے وہان ذرا بھی خوف نہین ہے برسون کی بستی ہے اور صاحب لوگ بہت کثرت سے جاتے ہین ڈاکٹر صاحب نے بھی مجھے صلاح دی ہے کہ پہاڑ جاؤن ع

چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار

سیر کی سیر اور فائدے کا فائدہ ۔

ب - جانے مین نہ مجھے صرف یہی خیال ہے کہ تم وہان کسی پر ریجھ نہ جاؤ ۔ کسی سوت مردار کو نہ لاؤ ۔ بڑا خوف تو تم سے یہی ہے اور تم بھی اللہ کے فضل سے اپنے وضعدار ہو کہ یہ وضع عمر بھر نہ چھوڑوگے تمکو نے انکے چین ہی نہین آتا ۔

ع - اچھا جب سے اسکو چھوڑا اور کسکو نوکر رکھا ۔

ب - مجھے رتی رتی خبر پہونچتی ہے ۔ یہ شاہ چھڑا کی گلی مین شام سے کہان غائب رہتے ہو بلبل ہند گھٹنا کیون ہر روز آن موجود ہوتا ہے میرا بس چلے تو کھڑے کھڑے شہر بدر کرا دون موے کو ۔

ع - شاہ چھڑا کی گلی مین ایک مولوی صاحب رہتے ہین

ب - ہان تو اُنسے سبق پڑھنے جاتے ہوگے ۔ ع

کریما بہ بخشاے برحال ما

ع (بہت ہی ہنسکر) سبق پڑھنے کی ایک ہی کہی ۔ ہمارے دوست ایک مولوی ہین ۔ اُنسے ملنے جاتے ہین یہ بھی کوئی گناہ ہے سبحان اللہ ۔

ب - اور یہ بلبل ہند کیون ساتھ رہتا ہے ۔ وہ بھی مولوی صاحب کے ہان سبق پڑھتا ہے کیا ۔ مولوی دولوی تو سب بہانا ہے وہ مکتب خانہ ہی اور ہے جہان حضور جاتے ہین ۔

ع - یا خدا اس بدگمانی کا کیا علاج کرون ۔ اب تمھارے مارے گھر سے نکلنا چھوڑ دون آخر ۔

ب - وہ اگر سات پردون مین بھی رہوگے تو اپنے ہتھکنڈون سے نہ باز آؤگے مجھے اسمین تمھارا رتی بھر بھی بھروسا نہین ہے ۔

ع - اللہ اللہ ایسے ایسے بے اعتبار ہو گئے ہم ۔

ب - ہو ہی ۔ اپنے کرتوتون ۔

ع - اچھا اب آج سے پردے کی بو بو بنکے بیٹھینگے ۔

ب - سب کچھ بنوگے مگر ہماری اسوقت کی بات یاد رکھنا کہ اگر پہاڑ گئے اور وہان سے کسی کو ساتھ لائے تو مین زہر کھا کے سو رہونگی

ع - (گلے مین ہاتھ ڈالکر) تمکو یہ کیا ہو گیا ہے مین کہتا ہون ایک بات ہوئی ہوگئی ۔ اب گھڑی گھڑی اسکا ذکر کیا قسم کھاتی کہ اب ایسی بات کبھی نہوگی نہ اڑاؤ اور دیکھو آپ قسم کے مطابق چلتے ہین

یا ہمین ابکی آزمائش تو کر لو۔

ب۔ مین تو آزمائش کرتے کرتے دیوانی ہوگئی۔

ع۔ ابکی پورے اتر نیگے دیکھ لینا۔

ب۔ ساتھ کنگن کو آرسی کیا ہے۔ جو وہان سے ایک ساتھ نہ آئی تو مجھے تو بڑا ہی تعجب ہوگا۔ مین تو تمھارے مزاج سے واقف ہوگئی ہون تمنے تو طبیعت ہی اس ڈھب کی پائی ہے اسمین تو تم بے بس ہو کر رکیا۔

ع۔ او تمنے کیسی طبیعت پائی ہے چلبلی۔

ب۔ کیا چلبلا پن دیکھا تمنے۔ کیا چلبلا پن دیکھا۔

ع۔ اب ایک تو چلبلا پن یہی ہے کہ گردن سے ہمارا ہاتھ جھٹکے دیتی ہو

ب۔ کیون نہ جھٹکین اپنے سہارے نہ بیٹھو گلے مین سی کے ہاتھ ڈالنا جسکو پہاڑ سے لاؤ گے۔

ع۔ ہم تو وہان سے ایک پہاڑی مینا لائینگے اور اسکو سکھائینگے کہ بیگم کو دعا دیا کرے صبح و شام۔ تو پھر ہم سفر کی تیاریان نکرین۔

ب۔ ایسے ہی تو ہمارے بس مین ہو۔ نا۔

ع۔ بس یہی بات تو بری معلوم ہوتی ہے ہمین۔

ب۔ اگر وہان جانے سے کوئی فائدہ ہو تو جاؤ مین تو جانتی ہون کہ اس لون اور گرمی مین جانا برا ہے۔ یون شہرون کے اندر رہنے سے تو آدمی جھلسا جاتا ہے۔ میدانون مین تو لون کے تھپیڑے اور بھی تڑپا دینگے۔

ع۔ لون کی ایک ہی کہی۔ صبح کے نو بجے تو ریل سے اترینگے۔ ریل کے اسٹیشن سے پھر پہاڑ پر چڑھنا ہوگا۔ وہان لحاف اور دوشالے اور پوستین کے بغیر انسان رہ نہین سکتا۔ یہ لون کیسی۔ یہ تمکو کس نے گمراہ کر رکھا ہے۔ لون کے تھپیڑے کی کیا کہی اگر نینی تال کو بھی اپنا سا کیا لکھنؤ سمجھی ہو۔ ہان ہر فصل مین جانا آتا ہو تو کیسی۔

اس روز اسقدر گفتگو ہو کر محمد عسکری ہوا کھانے چلے گئے

اور واپس آنکر حسب معمول جب ہوا لی جمع ہوئے تو مرزا صاحب سے کہا کہ آپنے اس دن کا قصہ ناتمام ہی رکھا۔ وہ جو عورت ملی تھی اور آپ سب اسپر ریجھ گئے تھے اسکا اور حال نہ بیان کیا۔ ممن نے کہا حضور وہ بہت دلچسپ حال ہے مین بھی کہنے ہی کو تھا بسم اللہ مرزا صاحب۔

مرزا صاحب نے سلسلۂ سخن یون شروع کیا حضور غلام نے عرض کیا تھا کہ ہم جتنے تھے سبکے سب فریفتہ ہوگئے۔ جو تھا ہزار جان سے عاشق اور وہ ایسی نڈر بیباک چپت و چالاک۔ کہ ذرا بھی لحاظ یا خیال نہین۔ بڑی خرابی یہ تھی کہ نہ ہم اسکی بولی سمجھتے تھے نہ وہ ہماری بولی سمجھتی تھی کیونکہ وہ پہاڑ کے کسی گانون سے آئی تھی اور دیس کی بولی سے واقف نہ تھی۔

اسکی بات کاٹ کے ایک مصاحب نے جو کہ سفر کوہستان سے بالکل برخلاف تھا نواب صاحب سے کہا۔

حضور حقہ پینے کا وہان لطف نہین۔ تو اپینا تو جانتے ہی نہین سلفا اڑا کرتا ہے۔ اور سبب یہ کہ وہان ڈھاک ورا ملی کی لکڑی نہین ملتی۔ اور کوئلے ذرا ہی سے مین بھڑک جاتے ہین بلکہ بھڑکنا کیا معنی ٹھنڈے ہوجاتے ہین سلفا تو سلگتا ہی نہین تو سے کی کون کہے۔

محمد عسکری نے کہا یہ بڑی بری رنج ہے۔ اور افیمی آدمیون کے لیے تو موت ہی چاہیے مین چاہے نہ پیئین مگر تو اد کھتا ہوا ہر وقت سامنے موجود رہے اور جب پینک سے ذرا آنکھ کھلے تو لگا رے مدش نظر آئین۔ یہ بڑی خرابی ہے۔ میان ممن تو وہان مر ہی جائین ممن نے کہا خداوند مین اک دو تین من کوئلے پہلے ہی سے روانہ کر دونگا سارا کھیل روپے کا ہے دو کی جگہ چار خرچ اور ساری خدائی کی نعمت موجود ہوگئی۔ کوئلے کی کیا اصل در حقیقت ہی بھلا۔ اگر زیادہ جی چاہا تو فی کوئلہ ایک اشرفی دے دی۔

اختر بولے اسمین کیا شک ہی اور اگر زیادہ جی چاہا تو فی کوئلہ ایک گانون دیدیا۔ مرزا صاحب نے کہا بیشک اگر اور زیادہ جی چاہا تو فی کوئلہ سلطنت دیدی۔ میان ممن بھی خوب آدمی ہین اور اس فیاضی اور سیر چشمی کو ملاحظہ فرمائیے کہ ایک اشرفی کوئلہ خریدنے کو موجود ہین۔ یہ بھی اپنے وقت کے تاناشاہ ہین۔ تو تین من کوئلے ساتھ لیتے جائیےگا اور انکو کتنے قلی اٹھائینگے تیس سیر سے زیادہ ایک قلی نہین اٹھا سکتا۔ اب پہاڑ کا سفر تب کرین جب چار پانچ قلی ہر وقت صرف کوئلے اٹھانے کے لیے مقرر ہون۔ ممن نے کہا آپ ہین کس خیال مین خدا ہماری سرکار کو حضرت خضر کی عمر عطا کرے حضور کی بدولت چین کرتے ہین۔ پانچ قلی کس گنتی مین ہین پچاس قلی ہر دم اور ہر گھڑی ساتھ رہینگے۔

مرزا۔ خدا کرے سو قلی ساتھ رہین آپکے۔

اختر۔ اور کوئلے لے کے جانا اور سفر کرنا کوئی گب را کریگا اور کوئی ممن ہی کا سا اقیمی تین من کوئلے سفر مین ساتھ رکھیگا۔

مرزا۔ منحوس ہوتا ہی جناب۔ کالی بلا۔

ع اسمین تو شک نہین تیل اچار کوئلے ہرگز سفر مین ساتھ نہ لیجانے چاہیین۔ ایسی بھی کیا طلب ہی۔

مرزا۔ ممن کی جو بات ہی دنیا سے انوکھی ہی ای ہی۔

اختر۔ حضور پینک مین جو ہم فہم مین ہیگا اسکی یہی کیفیت ہوگی اسمین چاہیے کہے یا شد ۵

کمو دیا حسن بُت کے ستم ایجاد دکا | آگیا رنگ دعاوی نبلکہ پر نیزارنگا

ممن۔ حضور جب یہ سب ایک طرف ہو جائینگے تو بندہ سب کا مقابلہ کر نہین سکتا چوکھا کون لڑتا پھرے اور سبکو کون دشمن بنائے جو یہ لوگ کہتے ہی صحیح ہی بس اور کیا عرض کرون حضور اگر کوئلے بھیجے لیجائین تو کیا ہرج ہی جناب مرزا صاحب

فرزا۔ آپ کے منہ کون لگے خواہ مخواہ۔

ممن۔ سُن لیا حضور۔ اب یہ نوبت ہی ہماری۔

ع۔ بھئی ہمکو اس لڑائی جھگڑے سے نفرت ہی۔

مرزا۔ حضور اور انکو اس سے محبت ہی۔

ساجد۔ خداوند یہ سب سے لڑا کرتا ہی۔

ممن۔ غرض کیا تھا تاکہ یہ سب دشمن ہو رہے ہین۔

ع۔ آخر دشمنی کا سبب کیا ہی عداوت تو بے سبب نہین ہوتی ہی۔ اور یہ کیا وجہ ہی کہ ساری دنیا کو آپ ہی سے دشمنی ہی۔ اس سے تو ظاہر ہوتا ہی کہ تم ہی لڑاکا ہو۔

ممن۔ جی ہان خداوند۔ (آہ سرد کھینچکر)

ع۔ جی ہان خداوند کیا معنی۔ جی ہان خداوند کیا معنی جو بات ہی وہی پھوڑے پن کی۔

مرزا۔ اب جانے دین حضور طرح دیجیے

ع۔ ایک بار طرح دین۔ دو بار طرح دین سر ہی پر چڑھا جاتا ہی۔

مرزا۔ دربار کا بڑا عیب ہی کہ جھگڑا بکھیڑا ہو۔

اختر۔ حق ہی۔ اسمین کیا شک ہی جناب۔

مرزا۔ ہزار بار کہدیا سمجھا دیا کہ بابا لڑو جھگڑو مت مگر یہ شخص کسی کی سنتا ہی نہین۔ ہاری مانتا ہی نہ جیتی۔ ۵

زنان باردار ای مرد ہشیار	اگر وقت ولادت مار زایند
ازان بہتر بہ نزدیک خردمند	کہ فرزندان ناہموار زایند

ممن کو سب صاحبون نے ملکے الو بنا لیا اور سرکار دولتمدار نے بھی خوب ہی آڑے ہاتھون لیا یہانتکہ ممن جھلا کے اٹھ گیا مرزا صاحب نے محمد عسکری کو اب میدان خالی پاکر اور بھی شہ دی اور جنگ پر چڑھایا کہ حضور سیر کہسار کرین نظارہ لطف بہار و آبشار کرین۔ اور انھون نے بھی دل مین ٹھان لی کہ چاہے کچھ ہو ضرور

سفر کر چکے دربار برخاست کر کے محمد عسکری محل میں تشریف لیگئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ بیگم صاحب بستر استراحت پر غافل سو رہی ہیں لاڈو نے آہستہ سے پانؤن ہلا کر کہا حضور اٹھیے نواب صاحب آتے ہیں بیگم صاحب نے کروٹ بدلکر پھر آنکھیں بند کر کے خراٹے لینے شروع کیے۔ محمد عسکری نے پلنگ پر بیٹھکر رخسار گلگون پر ہاتھ پھیر کے کہا بیگم اٹھو۔ ابھی تو چراغ میں بتی پڑی ہے بیگم صاحب نے ایک ادا شوخی کے ساتھ ہاتھ جھٹک کر کہا سونے دو اب تو نہ کرو۔ کچی نیند میں جاگنا قہر ہے نواب صاحب نے یہ شعر پڑھا ؎

کلیجا کا نپتا ہے دیکھکر اس سیدھی کو
تمھارے گھر میں آئے کہ ہم شیرین ہے

بیگم صاحب نے دیکھتے ہوے اشارہ کیا کہ لیٹ رہو۔ یہ بولے کہ ہم چلے جائینگے ذرا آنکھ کھول کے باتیں تو کرو ہمسے اس وقت تو بہشت کی لپٹیں آ رہی ہین تمھارے پلنگ سے ؎

تو شک ہے اطلس فلک سبزہ رنگ کی
گل تکیے سہرے میں تمھارے پلنگ کے

ب۔ کیا رت جگا کرو گے آج ہمیں نیند آتی ہے۔
ع۔ ایسا نیند کے پیچھے دیوانہ بھی نہ ہونا چاہیے انسان کو۔
ب۔ ہمیں کیا شک ہے اسوقت کیا جانے کس معشوق کی بغل سے آئے ہو سادرا دیر سے باتیں بناتے ہو۔ ایسا ہی تو تمھیں ہمارا خیال ہے نا۔
ع۔ تمھیں جو سما گئی وہ سما گئی۔ خدا گواہ ہے اسوقت ایسی بھلی معلوم ہوتی ہو کہ ہمارا ہی دل جانتا ہے دست حنائی چوم کر ؎

کہتے ہیں لوگ پنجۂ مرجان کی پھبتیاں
کھلتا ہے دست یار میں کتنا حنا کا رنگ
خون شہدا ہاتھ میں قاتل کے رچا ہے
اس رنگ پہ رنگ اپنا جمائیگی حنا خاک

ب۔ جی میں اس تعریف کے قابل نہیں ہون۔ اُن کالی کلوٹی نگوڑی بھتنیوں کی تعریف کرو جنپر ریجھے ہو۔
ع۔ (مسکرا کر) تم تو آج جیسے لڑنے پر تیار ہو ہم اُنپر پھبتیاں کستے ہو ور وہ تم گھر گرہستوں پر۔
ب۔ (جھلا کر اور اٹھکر) وہ موئی چھل بل پائیان انھیں ہو تو سو سو نون پھبتیاں کہیں۔ اپنی ذات بنیا دپر اپنے کہنے والیوں پر۔
ع۔ (خوب ہنسکر) کیون کس کمبخت نے جگا دیا بہت بگڑی ہوئی تھیں ؎

دیکھیے تیوری چڑھائی تو ہے تقصیر معاف
گدگدا کر بھی ہنساتے ہیں ہنسانے والے

کیون کیسا فقرہ چست کیا ہے۔
ب۔ (آہستہ سے چٹکی لیکر) فقرہ باز یا نو بہت آتی ہین۔ چٹکی لیکر بیگم صاحب نے نواب کے زانو پر سر رکھدیا تو محمد عسکری کی باچھیں کھل گئیں اور زلف عنبر بار کی خوشبو سے روح افزا جو آئی تو مست ہو کر یہ شعر زبان پر لائے ؎

مینا اسکی ہے دماغ اسکا ہے راتیں اسکی ہین
تیری زلفیں جسکے بالیں پر پریشان ہو گئیں

لاڈو مہری یک ہی عیارہ طرار تھی یہ کیفیت جو دیکھی تو ایک خواص سے جاکے کہنے لگی اے لو انجھن اسوقت بڑی دل لگی ہوئی پہلے تو بیگم صاحب ہمسے باتیں کر رہی تھیں۔ اے بس جہاں نواب صاحب کی آہٹ پائی بس مکر کر کے سوتی بنگئیں انھون نے جو آنکے دیکھا تو پورا سنگار کیے ہوئے دلھن بنی ہوئی آرام میں ہیں پلنگ پر بیٹھکر لگے خوشامدیں کرنے۔ کبھی انگلیوں کو چوم لیا۔ کبھی گالوں پر ہاتھ پھیرے وہ بھی لگیں نخرے بگھارنے۔ اوں اوں کر کے کروٹ بدلی اور پھر مکر کر کے سو رہیں اور مجھے دل ہی دل میں ہنسی آ رہی ہے کہ عورتیں بھی کس طرح مردوں کو فریفتہ کر لیتی ہیں آخر شوہر نے کیا جانے کیا کہدیا کہ جھلا کے اٹھ بیٹھیں میں تو سمجھی تھی کہ ذرا چلیگی مگر کچھ ایسی مزے میں آئیں کہ ان میں چٹکی لیکے زانو پر سر رکھکر سو رہیں اب سنیے کہ ادھر ان دونوں میں لطف اور مزے کے ساتھ گفتگو ہونے لگی

ع۔ تو بیگم ہمنے پہاڑ جانے کی ٹھان لی ہے۔
ب۔ بھلا ہمکو چھوڑ کے کیونکر جاؤ گے جدائی کے صدمے سہہ جائینگے۔

بنا

آفت کا ذرصعف پکڑتا ہی ہجر میں	انسان تنگ کیا ہو دیکھ پکڑتا ہی ہجر مین

اور پھر خطرے کی جگہ۔

ع۔ خطرہ کیا ہی۔ خدا سب کہیں ہی۔

ای صبا گلشن و دیر و حرم و بتخانہ
کونسی جا وہ عطا پاش و خطا پوش نہیں

ب۔ تمہاری باتون کا کچھ تحمل ہیڑا نہیں۔

ع۔ یہ کاہے سے۔ ہماری باتون نے کیا کیا۔

ب۔ گھڑی مین ماشہ گھڑی مین تولہ۔

ع۔ یہ تو ہمین تمہاری نسبت کہنا چاہیے۔

حسینون کی کیا بات کا اعتبار	کدھر تھی طبیعت کدھر ہو گئی

ب۔ اس جھوٹ مین کیا سچ ہی۔ بجا ہی۔

ع۔ یہ اکھاڑ پچھاڑ تمھیں عورتون کو آتا ہی۔

ب۔ عورتین ایسی ہی بُری ہوتی ہین تم مردوے بہت اچھے ہوتے ہو۔ جنکے قول و فعل کا کوئی اعتبار نہین کہین کچھ کرین کچھ بازاری عورتون کے پیچھے دوانے ہو رہے ہین۔

نشاید ہوس باختن با گلے	کہ ہر بامدادش شود بلبلے

ع۔ نیک اندر بد و بد اندر نیک عورتون مردون سب مین اچھے اور بُرے ہوتے ہین۔

ب۔ مگر مردون مین اچھے لوگ زیادہ ہوتے ہین۔

ع۔ ہان یہ تمنے انصاف کی بات کہی۔

ب۔ کیا خوش ہو گئے مین تمہارا دل لینے کے لیے کہتی تھی مردون کی تو کیفیت یہ ہی کہ ایک درجن بھی عورتین ہون تو انکی سیری نہین ہوتی۔ بھلا اس بوالہوسی کا کیا ٹھکانا ہی۔

ع۔ بڑی چکمے بازی آتی ہی تمھیں۔

ب۔ تم سے بڑھکر؟ ہم لوگ کیا جانین کہ فقرہ بازی کسے کہتے ہین یہ باتین تم ہی کو مبارک رہین۔

ع۔ پہاڑ کے حالات تمسے آن کے بیان کرونگا دیکھنا مین پہاڑ بھی تمھارا ہرج ہی کیا ہی۔ مگر یہ بتاؤ کتنے دن کی چھٹی دیتی ہو۔

ب۔ (ہنسکر) چھٹی کیا مین کوئی مولوی صاحب ہون مگر خدا کے لیے وہان کچھ گل نہ کھلانا۔ مجھے تمہارا اعتبار نہین ہی۔ امید نہین کہ تم جاؤ اور پھر وہان سے خالی آؤ اور پارسا بنے رہو۔ ہمین اعتبار نہین۔

ع۔ اچھا اعتبار آخر کیونکر ہو گا۔ قسم کا بھی تو تمکو اعتبار نہین ہی مشکل تو یہ ہی۔ اور مین سچ کہتا ہون کہ اب مین نے وہ سب باتین چھوڑ دین۔

ب۔ (بھنتی لیکر) اور شاہ چھڑا کی گلی کسکی چاہت سے جاتے ہو کوئی اگلی پچھلی ہو گی۔ آگے آگے خدمتگار لالٹین لیے ہوے پیچھے پیچھے خود بدولت اور کوئی اجڑا مصاحب کہان جاتے ہین شاہ چھڑا کی گلی۔

ع۔ بلا تھی اب تمہارے مارے دوستون کو چھوڑ دون۔ مین تو عاجز آ گیا۔ کہدیا مولوی صاحب کے پاس جاتا ہون۔

ب۔ وہان بہار دانش کا باب پنجم پڑھتے ہو نگے۔

لاڈو مہری کا نکھار

یہان کا قصہ تو یہان چھوڑا۔ اب سفر کی تیاری کا حال سنیے محمد عسکری اور بیگم صاحب مین قسما قسمی ہو گئی کہ جس طرح جائینگے اسیطرح واپس آئینگے۔ مطلب یہ کہ کوئی سوت لاکے نہین بٹھائینگے۔ نواب صاحب نے شرعی قسم کھائی اور کہا کہ اگر اپنے وعدے سے نکلجاؤن تو شریعت نہین پاجی سمجھنا۔ چار سمجھنا۔ قول مردان جان دارد۔ اور قول جان کے ساتھ ہی مگر مجھے ابتک یہ نہین معلوم تھا کہ تمکو میری اسقدر بے اعتباری ہی کہ ہاری ہانتی ہو نہ جیتی۔ جو ذہن مین آ گئی نکالے نہین نکلتی۔ بیگم صاحب نے کہا انصاف شرط ہی کہ جس شی کو انسان دس پانچ دفعہ آزما چکا ہو اسمین کیونکر دھوکا کھا سکتا ہی بھلا اور مین تو بچشم خود دیکھ چکی اور وہ دیکھ چکی جو خدا بھی کسی کو نہ دکھائے اور اپنے کانون وہ سن چکی جو دشمن کو بھی خدا نہ سنائے تم لوگ تو انکے

ہاتھ بک گئے ہو۔ نواب صاحب نے بڑی منت و سماجت اور خوشامد سے
سمجھایا کہ اب ایسا نہونے کا لحاظ جمع رکھو اب بے اطمینانی کی بات نہین ہی
ب۔ اور جو کوئی اچھی صورت نظر آ گئی۔
ع۔ تو تم پر سے صدقے کر دونگا۔
ب۔ ای ہی سچ کہو۔ اس خوشامد کے صدقے۔
ع۔ ہم بادشاہ وزیر کی خوشامد نہ کرین۔
ب۔ مگر وزیرن کی خوشامد کرنے مین کیا حرج ہی۔
راوی۔ نواب صاحب یہ فقرہ سُنکے سُن ہو گئے۔ ع کاٹو تو لہو نہین بدن مین۔ اُنھون نے کہا کہ بادشاہ وزیر کی خوشامد ہم نہین کرتے اسپر بیگم صاحب نے جواب دیا کہ بادشاہ وزیر کی خوشامد نہین کرتے ہو مگر وزیرن کی خوشامد تو کرتے ہو۔ وزیرن اُن نیکبخت کا نام تھا جسپر نواب صاحب ریجھے ہوئے تھے اور بیگم صاحب کو اُسکے نام سے نفرت تھی۔
ع۔ تم تو پُرانے مُردے اُکھیڑتی ہو بیکار۔
ب۔ شرمائے ہوگے دل مین ذری صورت دیکھون۔
ع۔ نہین اب صورت کیا دکھاؤن مین تو بالکل شرما گیا ہون۔
ب۔ ہان حیلوار کے لیے تو اتنا ہی بہت ہی۔
ع۔ کیون صاحب یہ کیا گفتگو تھی۔ فرمائیے۔
ب۔ مین لگی لپٹی نہین رکھتی کھری کھری کہتی ہون دو ٹوک یا اِدھر یا اُدھر۔
ع۔ تمنے وزیرن کا نام لیکر ہماری طبیعت کو پریشان کر دیا بنو مہری جا کے کسی سے کہو وزیرن کو بھی بلا لائے (مسکرا کر)
بنو۔ واہ حضور ہم تو نہ جانے کے۔
ب۔ جا کے کسی سے کہدے کہ وزیرن کو قبرستان مین دفنائین بڑی اچھی تھی بیچاری۔
ع۔ (ہنسکر) ایسی عورتین کوسے سے اور زیادہ جیتی ہین اب وزیرن سو برس تک زندہ رہیگی۔
ب۔ اب پرسون تیجا ہو گا موئی کا۔
ع۔ دیکھو بیگم۔ ہمکو یہ باتین اچھی نہین لگتین۔
لاڈو۔ تو حضور یہ جھگڑے کی باتین کاہے کو نکالین۔
ب۔ وزیرن کے نام سے کیا نمک مرچ لگتا ہی۔
ع۔ (پیار کر کے) تم تو ناحق ہی بگڑتی ہو۔
ب۔ (پیچھے ہٹ کر) بس بس اپنی وزیرن کو بلاؤ۔ کیا دل کو (دشمنون کے) چوٹ سی لگتی ہی اُسکے نام پر۔
ع۔ (خوشامد کر کے) مین تو ہنستا تھا۔
ب۔ (جھلا کر) ایسی ہنسی ہمکو گوارا نہین ہی یہان ہی سے تمھاری یہ کیفیت ہی تو وہان جا کے تو تم اور بھی آسمان مین تھگلی لگاؤ گے جب میری چھاتی پر کودون دلا کرتے ہو تو وہان تو میدان خالی ہوگا۔
ع۔ کیا مجال مگر ہم چاہتے ہین کہ تمھاری تصویر ساتھ رکھین مشکل یہ ہی کہ تصویر کھچے کس طریق پر یہان تو صاحب لوگ فوٹوگرافر مین ہان خوب یاد آیا ایک بوڑھا بنگالی بھی مصور ہی بہت ہی سن آدمی ہی وہ سب سے اچھا چپکے سے لے آؤنگا۔ کوئی کانون کان خبر بھی نہین ہوگا۔
ب۔ اور اگر کہین بات پھوٹی تو بڑی ہوائی جگت ہنسائی ہوگی کہ لو جناب اب نواب زادیان بھی تصویرین کھچوانے لگین۔
ع۔ تمکو تو وہم ہی بیگم اور وہم کی دوا لقمان کے پاس بھی نہ تھی۔ اسکا تو کوئی علاج ہی نہین ہی۔
ب۔ تو تصویر کی ضرورت ہی کیا ہی۔
ع۔ ہماری خوشی۔
ب۔ تم اونچ نیچ نہین سوچتے اور یہ عیب ہی۔
ع۔ سو برس کا بوڑھا آدمی ہی چپکے سے لے آئینگے۔ بات کیونکر پھوٹے گی۔ بھلا کیا ڈھنڈورا پٹوانے جانا ہی۔
لاڈو۔ اور حضور لونڈی بھی بیگم صاحب کی کرسی کے پاس کھڑی رہیگی۔
ب۔ ہان بس تیری ہی تو کسر تھی۔

ع - لاڈو اور ہم ملکے تصویر کھچوا ئینگے -
ب - (مسکرا کر) جیسی سوح ویسے فرشتے - یہ تو نیت اہر
تم لوگون کی اور مجھے تو یقین ہر کہ اگر لاڈو آپ ہی نچے تو نچے
لاڈو - (جھینپ کر) مین چلی جاؤنگی حضور -
نبو - ابھی تو ماشاء اللہ سے کم سن نو عمر اہر -
لاڈو - نبو مین اک سوناؤنگی ہان - اور سنیئے آپ بھی جرکنے لگین بھینس نہ کو دے کو دے گون - یہ تماشا دیکھے کون - تمھاری شامتین نہ آئین بہت -
نبو - تم ایسی قسمت الیسا طالع لاؤ کہان سے -
لاڈو - تم اپنی قسمت اپنے پاس رہنے دو -
ع - لاڈو مہری - ذرا حقہ تو ادھر بڑھا دو -
راوی - لاڈو مہری بدن کو چراتے ہوے لجاتی اور کسیقدر جھینپ کے ساتھ مسکراتی ہوئی حقہ لیگئی تو تھوڑی دور پر رکھا نواب صاحب نے مسکرا کر کہا آگے بڑھاؤ تو جلدی سے آگے بڑھا کر ہٹ گئی -
ب - لاڈو تک کو تمھارا اعتبار نہین اہر -
نبو - منہ لگائی ڈومنی ناچے تال بے تال -
لاڈو - تم میرے منہ نہ لگنا نبو - واہ وا -
نبو (ہنسکر) اری تو تنکتی کیون ہو کوئی تمکو کچھ کہتا ہر کہ اپنے آپ ہی تنکتی ہو -
اب سنیئے کہ نواب صاحب و بیگم صاحب مین تیاری سفر کی نسبت چپکے چپکے کچھ باتین ہونے لگین تو لاڈو اور نبو علحدہ جا کر خوب ہی ہنسین
لاڈو - تم بڑی نٹ کھٹ ہو نبو - اچھا خیر -
نبو - لو اب کیا پوچھنا ہر - پانچون گھی مین ہین -
لاڈو - تمھارا سر - واہیات بکتی ہو خواہی نخواہی -
نبو - جی ہین تو خوش ہو گئی ہوگی کہ مار لیا ہر -
لاڈو - تمھارا سر مار لیا ہر - کیا باتین بناتی ہر -

نبو - جب تمھارے سنون ہم تھے تو ہم ایسے لیسونکو چٹکیون پر اڑا دیا کرتے تھے تم ابھی اسکی گھاتین کیا جانو - آگی چالین ہمسے سیکھو لاڈو بیگم صاحب کے سامنے لگیں واہی تباہی بکنے بڑی ایک ہو -
نبو - کون جو میرے کہنے کے مطابق چلے تا تو آج کے تھوارے کے اندر ہی اندر محل مین داخل ہوجائے - لاڈو خانم کہلائے ذری اپنے کو لیے ہوے کھینچے ہوے رہے -
لاڈو - (کھلکھلا کر) تمھاری باتون پر ہمین ہنسی آتی ہر تم نہ بتاؤگی تو پھر کون بتائیگا -
نبو - اور اسوقت جب نواب صاحب نے حقہ لگا تو وہ تیری طرف کنکھیون سے دیکھ رہے تھے مین نے بھانپ لیا کہ آگیا دل اب لاڈو کے دن بہورے - اور مرد کی کیون نہ آنکھ پڑے ماشاء اللہ سے جوان جہان ہو - نک سک سے درست - بوٹا سا قد جوبن پھٹا پڑتا ہر جب ہم عورتون کی آنکھ پڑتی ہر تو پھر مردون کو کون کہے - اور تو سٹرن ہو اگر راہین معلوم ہوتین تو اب تک کیا جانین کہان کی کہان پہونچ گئی ہوتی -
لاڈو - ہمکو یہ باتین ذرا نہین بھاتی ہین -
نبو - اری چل چلتر باز - ہمسے اڑتی ہر -
لاڈو - کیا تم سچ مچ بیگم صاحب سے لڑوا دوگی کہ پھر یہ جو چار رلیان ملتی ہین یہ بھی نہ ملین -
نبو - چھوڑ رلیان - چھ رلیون کی توڑلی کھا جایا کروگی مین تو اس دھوے پر تمکو چلاتی ہون کہ بیگم صاحب الٹی خوشامد کرین تمھارے سن دن اس قابل ہین کہ کسی رئیس کے ہان ہو - کچھ رلی تو یہان کے نواب زادے ایک ایک بوسے کے دیدینگے - اگر مرد نکال چو مواؤ تو حیثیت درست ہوجائے -
لاڈو - (قہقہہ لگا کر) تمھاری باتون مین بڑا مزہ آتا ہر نبو - کہنے لگین اگر خالی منہ چو مواؤ تو حیثیت درست ہوجائے تم ہی سے یہ لاڈ یہ لوطہ گرہستیون کو خراب کر دیتی ہین ہاتھ چو مواؤ منہ

چوہوا اُو یہ چوہوا اُو وہ چوہوا اُو تم نہ چوہوا اُو تم بھی تو ابھی جوان ہو۔

نبتو۔ ہمارے اب وہ دن لد گئے۔ اب تمھارے دن ہین اب تم کھیلو کودو دل کھول کے۔ مگر تم کیگلی ہو۔

لاڈو۔ چلو ہم کیگلے ہی اچھے۔ آپکی بلا سے۔

نبتو۔ اب نواب کی تو تم پر آنکھ پڑ گئی۔

لاڈو۔ اللہ کرے تم پر ریجھ جائین مجھے چھوڑ دین۔

نبتو۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو آمین میرے اللہ۔

لاڈو۔ مین سچ کہون جسوقت نواب نے حقہ مانگا اور گھورنے لگے میرا کلیجہ دھک دھک کرنے لگا کہ ہے ہے اب کیا کرون دو خوف تھے ایک یہ کہ اگر بیگم صاحب کو ذرا بھی شک ہوا تو ٹکڑے ٹکڑے نکلوا دینگی جب وزیرن کو نکلوا دیا تو مین کس گنتی مین ہون اور دوسرا ڈر یہ تھا کہ مبادا نواب صاحب ہاتھ ڈال بیٹھے تو نواب اور بیگم مین جوتی پیزار چلیگی اور گھوڑے گھوڑے لڑین زین ٹوٹے موچی کا یہی شگل ہو۔ بیچ مین شامت میری آجائے۔ مگر نیت سرکار کی اچھی نہین معلوم ہوتی ایسا نہو سرکار تک خبر پہونچے تو لینے کے دینے پڑین۔

نبتو۔ تم تو عقل کی دشمن ہو لاڈو۔ اگر ابھی چوک مین ایک کمرہ لیکے بیٹھو تو لوٹ لو آدھے لکھنؤ کو۔

لاڈو۔ اے اللہ نہ کرے ہمارے دشمن بیٹھین واہ۔

نبتو۔ مین تجھ نادان کو کیونکر سمجھاؤن۔

لاڈو۔ چلو بس اب بہت نہ بکو نہین تو مین جاکے بیگم صاحب سے جڑ دونگی کچا چٹھا۔

نبتو۔ جب ایسی ہو تب ایسی ہو۔ ہمکو کیا۔

لاڈو۔ چوک مین جاکے اپنے کنبے کی کسی کو بٹھاؤ۔ خود جاکے بیٹھو جو چوک مین بیٹھنا ہوتا تو یہ چھ روپے اور کھانے پر نہ پڑے رہتے

نبتو۔ ہان ہان مین تو خود ہی کہتی ہون کہ اگر چوک مین بیٹھو تو مالا مال ہو جاؤ۔ لوٹ لو سیکڑون کو گھائل کر دو ایک ایک دمڑی کو ن کے

مگر تم کو اللہ نے عقل ہی نہین دی ہے۔

لاڈو۔ اپنی عقل اپنے ہی پاس رکھے رہو۔

نبتو۔ ایک اٹھوارے مین سونے کا زیور نہ بنوا دون تو سہی۔ ایک اٹھوارے کا ذمہ کرتی ہون۔

لاڈو۔ اخاہ تو آپ ہماری نایکا جی بنینگی۔

نبتو۔ تمکو اس سے کیا مطلب ہے ہمارے کہنے پر عمل تو کرو دیکھو کیسے کیسے امیر اور رئیس سجدہ کرتے ہین اور ہم کس ڈھب سے دکان چمکاتے ہین۔

لاڈو۔ اور اماں کو چھوڑ دون یہ تو نہ ہونے کا۔

نبتو۔ اماں دس دن مین جھک مار کے آپ ہی ملینگی سونے کی چڑیا کو کوئی چھوڑتا ہے بھلا۔

لاڈو۔ آخر ہم مین وہ کونسی بات ہے جو اورون مین نہین ہے ہم بھی تو سنین

نبتو۔ اپنے دل مین خوب سمجھتی ہو تم۔

لاڈو۔ ہان دل مین خوب سمجھتی ہون۔

نبتو۔ اے لو ابھی اسوقت بیگم صاحب کے مارے کچھ کہہ نہین سکتے نہین تو پھر تم دیکھتین

لاڈو۔ واہ واہ ایسی کیا کچھ لوٹ پڑی ہے۔

نبتو۔ اے تم ایسے بھاگ کہان سے لائی ہو۔ بی ایک کام کرنا اب۔ اگر کبھی سرکار سے باتین ہون یا سامنے کھڑی ہو تو لگاوٹ بازی سے نظر ملا کے نگاہ نیچی کر لینا پھر دیکھو کلیجے پہ کیا کیا سانپ لوٹتے ہین۔ مین یہ لاکھون روپیون کی باتین بتاتی ہون خوب خیال کرکے سنو۔ اور طرف اسوقت دھیان نہ جانے پاؤ۔ اگر تم جانو تو تمھارا کام چلنے۔ بارہ برس کو قید کیا اور سولھا برس کے بعد کیا۔ اب تم ماشاء اللہ سے سیانی ہو نیک بد سمجھ سکتی ہو اگر یہان کیا نہ مارا تو کچھ بھی نہ کیا۔ اور ترکیب مین بتلائے دیتی ہون آمین جو کو تو تمھارا قصور ہے ہمکو تو سمجھانے سے مطلب ہے جب مٹھیان بھر بھر کے روپے اور زیور ملیگا تو ہمین پڑیا نہ دوگی تمھارے ہی کام آئیگا یا تمھاری امان جان کے۔

لاڈو۔ مین اگر چاہون تو نواب صاحب پر تو جائین مگر بیگم صاحب کو بھی

کیا منہہ دکھاؤنگی۔ جاتا نکھین کیونکر ہوسکینگی ۔
بجنو۔ کیا دیوانون کی سی باتین کرتی ہو جب تم خود دوسری بیگم ہوجاؤنگی
نواب خرد محل کہلاؤگی پھر بیگم صاحب مین اور تم مین فرق کیا ہوگا
لاڈو۔ (سیدھے پن کے ساتھ) اے ہشو بھی ۔
بجنو۔ بھلا ہماری بات یاد رکھنا اتنی۔ بھول نہ جانا ۔
لاڈو۔ جیسے ہوا ہی تو جاتا ہو۔ کتنا بناتی ہو۔
بجنو۔ بنانیوالی کو مین کچھ کہتی ہون۔ تمھارے بنانے سے مجھے کیا
ملجائیگا۔ راج کروگی تم۔ اور چین کروگی تم یا تمھاری مان بہنین
مجھے تم کیا دے دوگی اور کوئی کسی کو کیا دے دیتا ہو۔ مگر ہان اتنی
سی بات یاد رکھنا۔ اور کچھ نہین۔ جب آئین تو ایک ٹکڑا پان کا دیدینا۔
بس اور ہم کچھ نہین چاہتے یہی آرزو ہو ہماری۔ باقی تو کون کسکا ہوتا ہو
نیو ایک بجر بکار گرانٹ عورت۔ لاڈو کو ایسی پٹی پڑھائی کہ وہ
چکمے مین آگئی اور سمجھی کہ نواب صاحب واقعی دلوجان سے رکھے ہوے ہین
اور مین بیگم بنونگی اب اپنے دل مین سوچتی تھی کہ کس ترکیب سے چلون کہ بیگم صاحب
کو بھی برا نہ معلوم ہو اور مین بھی گھر پڑجاؤن۔ اور نیو کی سیکھ یہ تھی کہ
جاکے بیگم صاحب سے جڑ دی کہ حضور آپ ذری غفلت نکرین معاملہ نازک
ہوتا جاتا ہو لاڈو کی نیت بھر گئی ہو اور نواب صاحب نے جو ہنسی ہی
مین اس روز ذری منہ لگایا تو بس سر چڑھ گئی ہمسے کہتی تھی کہ آج سے
ایک اٹھوارے مین اگر مین نے نکاح نہ پڑھوا لیا تو میرا نام
لاڈو نہین اسکو اب یہ دعوے ہو گیا ہو اور سرکار وہ مردار
اس قابل نہین کہ حضور اس کو یہان رکھین۔ بڑی بڑی
باتین کہتی تھی۔ مین مارے ڈر کے حضور سے عرض نہین
کرسکتی ہون اب تو غزلین یاد کرتی ہو اور گانا سیکھتی ہو
بیگم صاحب کو سخت حیرت ہوئی کہ لاڈو اور یہ خیال۔
متحیر ہوکر پوچھا کیا سچ مچ وہ سمجھتی ہو کہ نواب کے گھر پڑجائیگی
نہین اس سے یہ امید نہین تھی اور ہم اسکو ایسا نہین
جانتے تھے کایا پلٹ ہو گئی۔ اور ہمارے سامنے تو
کوئی بات ایسی نہین ہوئی جس سے معلوم ہوتا ہو کہ نواب نے اسکو منہ لگایا ہی
ہو۔ یہ سنکر ہنسی اور بات کو یون بنایا۔ حضور اجتو وہ اڑتی چڑیان پکڑتی
ہو ایک ہی شتہ ہو اسکی سرکار نے بھلی کہی۔ مگر گھر مین رکھنے کے
قابل ہرگز ہرگز نہین ہو آئندہ سرکار کو اختیار ہو۔ ذری حضور ایک
بات کی آزمایش کرین لاڈو سے اتنا فرمائین کہ ارے ذری کوئی غزل
تو گا۔ بس لونڈی کی یہ آرزو ہو۔ اتنے مین لاڈو آئی تو بیگم صاحب نے
بلا کے ادھر ادھر کی باتین کین اور تھوڑی دیر کے بعد کہا لاڈو تمھین
کوئی غزل یاد ہو تو ذری گاؤ۔ لاڈو نے عرض کیا حضور مین گانا کیا
جانون اگر حضور کو ایسا ہی شوق ہو تو کہیے بیا بانی کی ڈومنیون کو
بلا لاؤن۔
بیگم صاحب نے فرمایا نہین تم ہی کچھ کہو۔ اب اتنی دور جانا اور آنا
اسمین دو گھنٹے کم سے کم صرف ہونگے۔ کیا تمکو کوئی غزل ہی یاد نہین
ہو اچھا کوئی ٹھمری کہو (رہے کہیو تمیان کے اودھ۔ کدر پیا آئے
نہ نگری موری) لاڈو کو یہ ٹھمری یاد نہین تھی۔ غرض کیا حضور یہ تو
یاد نہین ہو۔ فرمایا اچھا یہ غزل گاؤ۔ ؎

نشترون سے دل بلبل کو لہو کرتے ہین
کیا ریون مین شجر گل جو نمو کرتے ہین

لاڈو کو یہ غزل بھی یاد نہ تھی۔ کہا حضور جو لونڈی کو یاد ہو وہ عرض کرتی ہو ؎

اثر ایسا کہاں ہے نالۂ شبگیر مین آئے | کہ جس سے فرق جور آسمان مین آجائے

بیگم صاحب کو لاڈو کا گانا بہت پسند آیا۔ کہا اری تو تو چھپی رستم ہو
آجتک ہمکو اپنا گانا نہین سنایا تھا۔ مگر دل مین بہت ہی جلا تاکہ ایسا
نہو گانے سے کہین نواب صاحب پھنس جائین۔ پوچھا تم کب سے گاتی ہو۔
لاڈو یہ کیا جانے کہ بیگم صاحب کے دل مین کیا ہو۔ اسنے سادگی سے کہا
کہ حضور لونڈی گانا کیا جانے مین کوئی ڈومنی نہین کسی گویے سے
گانا نہین سیکھا۔ ہان صحبت البتہ رہی ہو۔
بیگم۔ ہمسے اڑتی ہو تو۔ خالی خولی صحبت مین یہ تفکاری
نہین حاصل ہوسکتی ہو بھلا۔

لاڈو ۔ حضور مین صحیح عرض کرتی ہون کہ مین نے جو کسی سے بھی سیکھا ہو تو قسم لیجیے ۔

ب ۔ اری چل دغاباز ۔ تو ہی بی چکنی چپڑی باتین کیا کرتی ہر ۔

لاڈو ۔ حضور لونڈی نے تو آجتک یہ گفتگو ہی نہین سنی تھی مین نے تو کوئی قصور ایسا نہین کیا ہر ۔

ب ۔ مین تو تیری رگ رگ سے واقف ہون ۔

لاڈو ۔ ای تو حضور لونڈی نے کیا گناہ کیا ہر ۔

ب ۔ تیری رگ رگ مین شرارت بھری ہر ۔

لاڈو ۔ (کانپ کرکے) حضور مین نے کیا گناہ کیا ۔

نجبن ۔ ارے اب ہم قبر مین پانون لٹکائے ہوے ہین ؎

| مین وہ بلبل ہون جسے دونون ہین ایک |
| باغ ہو یا خانۂ صیاد ہو ؎ |

نبو ۔ اٹھنے تو لگمرنے کے دن ہی ہین لاڈو کے مگر سرشت الیسا لیا چہیے (چاہیے) کہ ذری سمجھ بوجھ کے کام کرے دہ انسان کیا جو عقل سے کام نہ لے ۔ لاڈو ابھی بلّی ہین بس فرری اتنا تو البتہ نہین نقص ہی

نجبن ۔ بلّی ہین ۔ اتم ایسی ہی سی کو نیچ لے بلّی ہی ہر ایسی ہی بلّی دو ایک ور رہون تو بس محلہ اجڑ جاے بلّے پن کی ایک ہی کہی

نبو نے جو دیکھا کہ نجبن نے پھر لاڈو کا جنبہ کیا تو اٹھ کے چلی گئی لاڈو نے اشارے سے کہا کہ ۔ وہ رو ٹھکے بھاگ گئیں نجبن بولی ۔ بھاگ جانے دو ۔ رو ٹھکے میرا کیا کرینگی ۔ راجہ رو ٹھینگے راج لینگے رانی رو ٹھینگی سہاگ لینگی مین ایسی ایسیون کی پروا کیا کرتی ہون بھلا مین نے کہا ہی کیا تھا اور جو باتین اسنے آن کے کہین اگر مین کہدون تو لڑائی شروع ہو جائے ۔ مگر مجھے یہ عادت نہین کہ یہی ادھر ادھر لڑواتی پھرون ۔ اس کان سنا اس کان اڑا دیا ۔

اب دن لگی سنیے کہ نبو نے بیگم صاحب سے جاکے کیا جڑ دی

نبو ۔ حضور ایک بات عرض کرنے کے قابل ہر ۔

ب ۔ کیا بات ہر ۔ کیا کوئی کفر کی بات ہر ۔

نبو ۔ حضور کسی کی چغلی کھانا میری عادت نہین ہر مگر کیا کرون بعضی بات ایسی ہوتی ہر کہ بے کہے رہا نہین جاتا ۔

ب ۔ ای تو منع کون کرتا ہر تمھین کہو نا ۔

نبو ۔ میری تو آنکھون مین خون بھر آیا حضور ۔

ب ۔ ای ہر تو کچھ کہیگی بھی نیکبخت ۔ یا بکتی ہی جائیگی ۔

نبو ۔ حضور اگر سنین اور شنوائی کرین تو عرض کرون ۔

ب ۔ یا میرے اللہ ۔ اب مین کیونکر کہون اسٹام کے کاغذ پر لکھدون مہر کردون ۔

نبو ۔ نہین سرکار یہ غرض نہین ہر ۔ غرض یہ ہر کہ حضور میری عرض کی تحقیقات کرین اور اسکو سنین اور اگر مین نے کہا اور آپ نے سن کے ٹال دیا تو کیا بات رہی ۔ عرض ہی کرنا بیکار اور فضول ہو ا

ب ۔ تو تمکو ابھی سے کیونکر معلوم ہوا کہ ہم شنوائی نہ کرینگے آپ ہی آپ ٹھان لی ایک بات ۔

نبو ۔ حضور اب لاڈو کا یہان رہنا اچھا نہین ۔

ب ۔ لاڈو کا یہان رہنا ۔ کیون ۔ لاڈو نے کیا کیا ۔

نبو ۔ بس زیادہ منہ نہ کھلوایے گھر مین رکھنے کے قابل نہین ہر ۔

ب ۔ تو کوئی سبب بھی تو سنین ۔ آخر کار اسکا گناہ کیا ہر ۔

نبو ۔ حضور اول تو اتنی کم سن عورت کا نوکر رکھنا نیے حق مین برا ہوتا ہر پھر مردون کے حق مین برا ممکن نہین کہ مرد کی آنکھ پڑے اور تھوڑی تنخواہ پانیوالی دھپین جائے یہ بھی محال ہر بس اپنی جان پر سر دم سولی ۔ ذری لاڈو کو حضور یاد فرمائین تو وقت کنواری لڑکی اور یہ بناؤ چناؤ بڑے شرم کی بات ہر ۔

ب ۔ اچھا لاڈو کو جا کے بلا لاؤ ۔ کہو ابھی بلایا ہر ۔

نبو ۔ نا حضور لونڈی نجائیگی ۔ میرے ہی پیچھے پڑ جائیگی اور بلا پڑیگی ۔ بندی در گذری ۔

ب۔ لاڈو۔ ای لاڈو بی منھ سے ذری آواز دو سنتی ہو اور بولتی نہیں جیسے کانون مین ٹھیٹھیان پڑی ہین فی ری لاڈو کو پکارو۔

مغلانی۔ ای لاڈو سنتی نہیں ہو سرکار پکار رہی ہین۔

لاڈو۔ حضور ابھی حاضر ہوئی حضور مین نے سنا نہین تھا ان سب کی دانتا کلکل مین (قریب آنکر) ارشاد حضور حکم۔

بیگم صاحب نے لاڈو کو دیکھا تو مسکرا کے لگین اور کسیقدر جھینپی گو اسوقت لاڈو خوب بنی ٹھنی تھی اور بنو نے چٹکی بھی لگائی تھی مگر چونکہ بیگم صاحب لاڈو سے بہت خوش تھین اور لاڈو اپنے کام کاج مین ہوشیار تھی لہذا انھون نے چندان خیال نہ کیا۔ بیگم صاحب اور لاڈو قریب قریب ہم سن تھین اسی سبب سے انکی دونو مین خوب بنتی تھی اور بنو جلتی اور چاہتی تھی کہ کوئی ایسی تدبیر ہو کہ ان دونون مین چلجائے مگر چونکہ بیگم صاحب پڑھی لکھی اور عقلمند اور معقول پسند تھین تو کی ایک نہین چلنے پاتی تھی۔ گو چغلی کھاتی تھی مگر اپنا سا منھ لیکر رہ جاتی تھی۔ اب سوچتے سوچتے بنو نے یہ ترکیب نکالی کہ بیگم صاحب سے کہے کہ دیوانی دونو صاحب تو ہو اور نواب محمد عسکری کی اسپر نظر پڑتی ہو ایسا نہو کہ اسکو بھی گھر ڈال لین تو پھر کچھ بنائے نہ بن پڑے۔

ب۔ لاڈو آج تو تم پر قیامت کا جوبن ہو۔

لاڈو۔ اے حضور ہم پر جوبن ہو گا تو پھر اور کس پر ہو گا۔

ب۔ اری دوانی کنواریان کہین اس طرح بناؤ چناؤ کرتی ہین۔

لاڈو۔ سرکار یہان اس چار دیواری مین کون دیکھنے آتا ہے۔

ب۔ آج جو نواب کی تجھ پر نظر پڑے تو ختم ہی ہو جائے۔

لاڈو۔ حضور آج مین سرکار کے سامنے تھوڑے ہی ہونگی۔

ب۔ (مسکرا کر) ہان اتنا ہی کہ اپنے جوبن پہ تو آپ واقف ہے یہ باتین ہی کرے ع

اپنے جوبن سے نہین یار خبردار ہنوز

لاڈو۔ حضور ہم نوکر چاکر آدمی ٹکے کو بس کے دوڑنے والے ہمکو دوڑنے دھوپنے سے کام ہے۔ جوبن سے کیا کام ہے۔ جوبن تو بیگم صاحب امیرون کے واسطے ہو۔

ب۔ کیون لاڈو بھلا تبک کسی پر عاشق بھی ہوئی ہو۔

لاڈو۔ آپ تو وہی باتین کرتی ہین بیگم صاحب کہ۔

ب۔ اری تو کچھ سٹرن ہو لاڈو عشق جسکے مزاج مین نہین وہ آدمی ہی نہین ہے

عشق موقوف نہین ہے دل انسان پر آہ
کونسا دل ہو کہ اس عشق سے ہو اسکو نباہ

لاڈو۔ حضور ہم عشق وشق کیا جانین۔

ب۔ ایسی بھی ہو۔

لاڈو۔ آپ سے کوئی بات لونڈی بھلا چھپا سکتی ہو ایسا ہو سکتا ہو اور سوا اسے اپنی چار دیواری کے مین اور نکلتی کہان ہون۔

ب۔ چل چھوٹی بازارون کی پھرنے والی سچ بتا یہ استقدر نکھری آج کیون ہو۔

لاڈو۔ سرکار اب کل سے منھ مین سیا ہی مل لیا کرونگی جو آپکو اچھا معلوم ہو وہی کرون۔

بنون کا جلاپا

اتنے مین بنو آئی۔ دیکھا تو لاڈو نکھری ہوئی بنی ٹھنی بیٹھی ہے اور بیگم صاحب کی فرمایش سے گا رہی ہے ع

ایسا تڑپا ئین نہ ما نگین کبھی پانی عشاق

اور بھی جل بھن کے خاک ہو گئی۔ کہا حضور معلوم ہوتا ہے لاڈو کہین اندر سبھا مین نوکر تھین۔ لاڈو تنک کر بولی جی ہان چلو تمہی کے یہان تھی۔ پھر کسو کا اجارہ ہے۔ تم ہمکو دیکھ دیکھ کر کیون جلی جاتی ہو اللہ بیگم صاحب کو سلامت رکھے پہننے اوڑھنے گانے بجانے کے تو ہمارے دن ہی ہین۔ ہان بدکام مین اگر کبھی کوئی دیکھے تو جو چور کی سزا وہ ہماری۔

بنو اور بھی جل مری اور بیگم صاحب نے بھی لاڈو کے کلام کی تائید کی۔ قاعدہ ہی کہ جب کوئی کم سن عورت اپنی طبیعت سے بہت بناؤ چناؤ اور سنگار کرتی ہی تو سست ہو جاتی ہی لاڈو کی اسوقت یہ کیفیت تھی کہ نئے پیے سست ہو گئی اور بیگم کو اس سے محبت لعل تو ہم ہن۔ وہی تین برس کی چھٹائی بڑائی۔ دوسرے دونون کی طبیعت کا ایک رنگ تیسرے لاڈو کی اطاعت سے اور بھی خوش تھین۔ گو بنو نے بہت سی تدبیرین کین کہ لاڈو کسی طرح بیگم صاحب کی نظرون سے گر جاے مگر ایک نہ چلی۔

ب۔ آج لاڈو خوب نکھری ہین۔

بنو۔ حضور ہمنے یہ بات کسی رئیس کے گھر مین آجتک دیکھی ہی نہین بیاہ چاہے بڑھ بڑھ کے جو باتین بنائین کسی اور کی ڈیوڑھی پر ہوتین تو کھڑے کھڑے نکلوا دی جاتین۔ یہ اوبرا کے اسلیے نکھر کر رہتی ہین جسمین نواب صاحب کی آنکھ پڑے

ب۔ کیا بکتی ہی۔ ای نواب نواب ایسے گئے گذرے ہین کہ تم لوگون پر ڈورے ڈالینگے معلوم ہوتا ہی تیری نیت مین خود فتور ہی۔

لاڈو۔ اب تو حضور ہمین رخصت کر دین تو اچھا ہی

بنو۔ تمکو کاہے کے واسطے۔ ہمکو نہ رخصت کر دین۔

لاڈو۔ جو تم تو بھٹیاریون کی طرح لڑتی ہو بھٹیاریون کا قاعدہ ہی کہ جب لڑائی کو جی چاہتا ہی تو بیٹھے بیٹھے خواہی نخواہی چھیڑ نکالتی کرتی ہین۔ آؤ پڑوسن ہم تم لڑین۔ دوسری بولی لڑے میری جوتی اسنے کہا جوتی لگے تیرے سر پر۔ وہ بولی تیرے ہوتے سوتون پر۔ چلو بس جوتی دال بٹنے لگی۔

بنو۔ بھٹیاریون ہی مین رہی ہو نا۔ جبھی یہ باتین یاد ہین۔ جب ایسی ہو تب ایسی ہو۔

لاڈو۔ اچھی ہو۔ وہ تو صورت سوال ہی۔

بنو۔ سسرال کی رہنے والی شہدی عورت۔ اور ہمارے منھ لگنے (؟) شان ہی بس۔

بیگم صاحب نے بنو کو ڈانٹ بتائی اور کہا یہ سارا تمھارا قصور ہی۔ سراسر تمھاری شرارت ہی تم لاڈو کو دیکھ دیکھکر جلی مرتی ہو۔

بنو۔ مین کیون جلنے لگی۔ جو بھٹیاریون مین رہی ہو گی وہی جلیگی۔

لاڈو۔ اچھا وہ بھٹیاریون چھوڑ چماریون مین رہی ہی سہی۔ پھر آپ کو کیا تمکو ہم سے کون غرض ہی۔

ب۔ اگر اب تم دونون لڑین تو ہم تم کو بے عزت کرکے نکال دینگے۔ واہ وا گھر نہ ہوا بھٹیار خانہ ہوا جیسے تین سوتین ہوتی ہین (بنو کی طرف) یہ بناؤ چناؤ کرکے آئی ہی تو تجھ کو کیا۔ نواب اسپر ریجھینگے تو تیرا کیا بگڑیگا نقصان تو ہمارا ہی تو بیچ مین کون بولنے والی ہی۔ واہ جہانتک خاموش رہو طرح دو سر ہی پر چڑھی جاتی ہی۔ ہمین یہ باتین ایک آنکھ نہین بھاتین جب دیکھو یہ تنخ (؟) مچی ہوئی ہے۔

لاڈو۔ حضور یہ مجھے دیکھ کے جلی مرتی ہی اور بے سبب۔

بنو۔ جلے ہمارا دشمن۔ ہم نوکری ہی چھوڑے دیتے ہین۔

ب۔ بسم اللہ۔ اپنے گھر کا راستہ لو۔ دھمکاتی ہی۔

بنو۔ ہم کیا دھمکائینگے حضور۔ ہم تو غریب آدمی ہین۔

ب۔ نوکری چھوڑ دیگی تو کیا دوسری نہین ملیگی۔

لاڈو۔ سرکار کی سلامتی سے مہربان ہزارون حاضر ہین یہ موئی نجنی کس مین ہی۔

نجنی کے لفظ پر بنو آگ ہو گئی اور اپنا اسباب اٹھا کے جانے کی تیاری کرنے لگی۔

لاڈو۔ ای تو ہمکو تو بدنام کرکے نہ جاؤ۔

بنو۔ اسمین بدنامی کیا ہی۔ نوکری خوشی کا سودا ہی۔

لاڈو۔ تو ایسی کیا گاڑھ پڑی ہے کہ بھاگی ہو۔
بنو۔ تم تو اپنے چین کرو۔ تمکو اس سے کیا۔
لاڈو۔ جنکی قسمتون مین چین لکھا ہے وہ چین کرتے ہی ہین
بنو۔ قسمت کا حال معلوم ہو جائیگا تھوڑے دنون مین
لاڈو۔ تم علم غیب پڑھی ہو گی شاید۔ ہونھ!۔
بنو۔ پڑھے ہوئے نہین ہین تو یون ہی دیکھ لوگی ۵
لاڈو۔ ہم جیسے ہین ہمارا اللہ جانتا ہے۔ ۵

کہ اُسکا خدا عالم الغیب ہے	کسی کی بدی تو نکر عیب ہے

بنو۔ بڑی اللہ والی بنی ہین ستر چوہے کھا کے بلی حج کو چلی
لاڈو۔ اپنی بیتی کہون کہ پربیتی۔ یہ وہی مثل ہوئی ۔
ب۔ (مسکرا کر) قسم خدا کی اچھی کہی مین بہت خوش ہوئی
بنو۔ ہان حضور انکی باتون سے کیون نہ خوش ہونگی
یہ تو لاڈلی ہین۔
لاڈو۔ تم جل مرو خار کھاؤ جل بھن کے خاک ہو جاؤ۔
بنو۔ چلے ہماری پاپوش۔ ہماری جوتی کی نوک ۔
یہ کہکر بنو نے اپنا اسباب اٹھایا اور بیگم صاحب کے قریب آبدیدہ ہو کر کہا سب سے پہلے حضور اب ہنسی خوشی لونڈی کو رخصت کرین اتنے برسون حضور کے ہان تیر آب و دانہ تھا سرکار کی بدولت خوب چین کیئے اب جہان خدا لیجائیگا وہان جاؤنگی۔ مگر پرورش کی نظر رہے سرکار۔
بیگم صاحب بڑی ملنسار مجتبی تھین اور رحم دل تھین تو بے تاب بنو کو آبدیدہ دیکھکر بڑا افسوس ہوا۔
ب۔ چلو بکو مت بہت۔ اسباب رکھدو۔
لاڈو۔ (اسباب چھین کر) بس اب نخرے نہ کرو۔
بنو۔ لونڈی تو حکم کی تابعدار ہے۔ جو حکم ہو۔ مگر روز روز کی دانتا کلکل سے کیا مطلب ہر حضور ہمین پر خفا ہوتی ہین
لاڈو۔ چلو اب پچھلی باتون پر خاک ڈالو۔

بنو نے اسباب بیگم صاحب کے سامنے رکھدیا اور قدمون پر گر پڑی

نینی تال کا دلربا حال

نواب محمد عسکری صاحب کے پاس ایک دوست منشی بدر جہان کو ساتھ لیگئے اور کہا حضور یہ میرے شفیق ہین اور کئی بار نینی تال جا چکے ہین انسے وہان کا حال سنیئے۔ قابل دید مقام ہے بلکہ دیدہ ہے نہ شنیدہ ہے۔
محمد عسکری نے کہا ہان منشی بدر صاحب فرمایئے بسم اللہ ع

کان ہین مشتاق کچھ فرمایئے۔

منشی بدر صاحب نے کہا بہت خوب حضور ضرور نینی تال جائین اور خادم کو بھی لیتے چلین۔
اسکے بعد منشی بدر صاحب نے یون کہنا شروع کیا۔

جوانی پہ آیا ہے ایام گل	پلا ساقیا مجھکو اک جام مل

نینی تال وہ روح افزا مقام ہے جہان ایام گل ہر فصل مین جوانی پر ہے۔ جہان پیری جوانی اور شیب شباب سے بدل جاتا ہے جہان صحت کی فتح و ظفر اور بیماری کی شکست ہے بیماری ہے آئین دوا کے صدقے کہ مریض آیا اور چٹکیون مین چنگا ہوگیا۔ بخار کے لیئے اسکا پانی کونین کی نانی ہے تو تپ دق کے لیئے اسکی ہوا اطالیہ کی خالہ حق یہ ہے کہ اس جھیل نے دنیا ہی مین بہشت برین کا نمونہ دکھا دیا اور زاہد خشک سے جو بہشت اور اعراف کے دم اور جھانسون مین ہم لوگون کو دنیا کے لطف نہین اٹھانے دیتے ڈر کے کہتا ہون کہ ع

بہشت اک باغ ہے دوزخ بھی اک شرعی دھمکا ہے

وہ چیز جسکے لیئے ہو تمہین بہشت عزیز
سوائے بادۂ گلفام و حور عین کیا ہے

خیر صاحب بہشت اور سرگ لوگ تو مولویون اور پنڈتون اور اکلزم گورکھ دھندا تھیو سوفی کے مہاتماؤن کو مبارک رہے ہم اہل الی ان فرضی خیالی باتون سے درگذرے اپنی جان پر یہ سب بھگت لینگے

یہ جھیل واقعی نمونہ سلسبیل ہی نینی تال کو اسپر اسیقدر ناز ہونا چاہئیے جسقدر ملاؤن کی بہشت کو کوثر پر ناز ہی یہان صبح کو لوگ عموماً پیدل یا گھوڑون پر ہوا کھانے نکلتے ہین صاحب لوگ خاتونون کو ساتھ لیکر اور ہندوستانی ٹٹرون ٹون یا رکشا ئیلون کے ہمراہ انکی زندگی یہان بھی بے حظ ہی ۔ دن کو اپنے اپنے منصبے سے لوگ لگتے ہین مگر ساڑھے پانچ بجے سے پھر کسی جگہ مین انسان کی صورت نہ دیکھنے مین آئیگی ۔ نجز ایک آدھ سپاہی یا خانسامان کے ادھر بنیڈ باجے کی صورت دلکش گھوڑدوڑ کے میدان سے آئی اور طبیعت لہرائی کہ چلین جھیل پر جھیل کا پانی دو گھڑی مین رہے اور بھی زیادہ دھیرا اور خنک ہو جاتا ہی اور لب چشمہ سار کھڑے رہنے سے اور بھی سحری معلوم ہوتی ہی یہان کی پاترین نازنین ہوتی ہین ۔ اور سیدھی سادی لکھنؤ وغیرہ کے معشوقون کی سی چلبلازی اور چھل فریب مین جانتین پہاڑ پر اہل اسلام اور عیسائیون کے ساتھ ہم صحبت ہونے سے اسقدر پرہیز ہی کہ اگر بلائین تو انکے ہان مجرے کے لیے کبھی نہ جائین مگر جو پہاڑ مین باہر چلی گئی ہین انکو اسکا کم خیال ہی ۔

حضور مین نے ایک پاتر سے نینی تال مین پوچھا آپکا نام کیا ہی تو کس بھولے پن سے جواب دیتی (پانچ روپئے) واللہ ہنستے ہنستے پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے کہ ہم تو نام پوچھتے ہین اور یہ مول تول کر رہی ہی پہلے ہی سے مول تول کرنا شروع کیا اسم شریف کے جواب مین پانچ روپئے اچھی قسم بتا دی جب ہم پہلے پہل راجہ ہرکشن سنگھ کے ساتھ گئے تھے تو دوسرے روز کوئی پچیس پاترون کا غول کا غول آیا سیہ انعام مانگنے جاتی ہین اور حق یون ہی کہ انعام کا بہانہ ہی ہی اصل طلب اپنا اپنا جوبن دکھانا ہی کہ ہاہر والے سمجھین اور چہرہ شاہی کھنا کھن برسنے لگین گرمی کی انکو برداشت نہین ہی ۔ ورنہ اگر پہاڑ سے اترین تو انکے ہان ہن برسنے لگے ۔ واقعی عجیب جوبن ہوتا ہی ملئیے نینی تال یاد آگیا ۔

بہار آتی ہی دیوانہ ہو نیرنگ گلستان پر
چراغ عقل کو رکھ دے بجھا کر طاق نسیان پر

نواب صاحب نے یہ دلچسپ حال بڑے شوق اور دل کے کانون سے سنا اور کہا بھئی اب تو جا ہے ادھر کی دنیا ادھر ہو جائے بندۂ درگاہ نہین رکینگے ۔

اس مقام پر پری رخان ماہرو اور مہوشان عنبرین مو کا جمگھٹا رہتا ہی اور جنٹلمین کھڑے ہو کر لطف تماشا اٹھاتے ہین اکثر کشتیون کی دوڑ ہوتی ہی جسکو یہان خواص عوام عموماً بوٹون یا کشتیون کی گھوڑدوڑ کہتے ہین عموماً دو کشتیان خصوصیتی ہین اور جسوقت ایک کشتی مقام معینہ کی جھنڈی کے آگے نکلتی ہی فوراً بندوق سر ہوتی ہی بڑی دل لگی ہوتی ہی ۔ اور دونون کشتیون کے سوار جان پر کھیل تیزی کے ساتھ چلاتے ہین تماشائیون کو بڑا حظ حاصل ہوتا ہی ۔

چکر کے میدان مین کوئی چھپن میس مقام پر برابر لان ٹنس ہوتا ہی اور لیڈیان اس کھیل مین بڑی خوشی سے شریک ہوتی ہین ادھر ادھر کوہ فلک شکوہ بیچون بیچ مین جھیل بڑا لطف تماشا دکھاتی ہی اور روح وجد کرنے لگتی ہی اور ان پہاڑون کے ہرے ہرے قدرتی درخت اور بھی جوبن دکھاتے ہین ۔

صاحب لوگون کے بنگلون مین پہاڑی پھولون کے گملے کثرت سے رہتے ہین اور بڑے خوشنما معلوم ہوتے ہین ۔ مگر یہان کی چڑھائی سے خدا کی پناہ الامان والحفیظ خصوصاً ہملوگونکو جو اسکے عادی نہین ہین اور بھی زیادہ دقت ہوتی ہی ہو تھوڑی ہی دور مین ہانپنے لگتے ہین اور دم ٹوٹ جاتا ہی سب بنگلے پہاڑ پر واقع ہین اور چڑھنا اترنا کوہ کندن و کاہ بر آوردن سے خالی نہین نینی تال بھر مین دو کنوین ہین کنوون کی یہان ضرورت نہین جھیل کے ایک طرف کے پہاڑ مین تو پانی جا بجا کثرت سے ملتا ہی اور اسقدر

سرد کہ برف کی کیا حقیقت ہے مگر دوسری طرف کے پہاڑ پر پانی نہیں ہے لہٰذا ذرا دقت واقع ہوتی ہے —

نینی تال کی برسات میں عجیب دلربا لطف حاصل ہوتا ہے ہوا دن بھر بہلی رہتی ہے اور سردی اعتدال کے ساتھ اور از بس خوشگوار اِس فصل میں صاحب لوگ برساتی کوٹ اور چھتری ضرور لیکر نکلتے ہیں کہ نہ معلوم کس وقت مینہ برس پڑے مگر ادھر کھلا ادھر دھرا زمین صاف کیچڑ کا پتہ نہیں — اور دھارا کے بہتے میں بھی بڑا لطف آتا ہے نینی تال کا سب سے بہتر تحفہ یہاں کی پاترین ہیں شادی کرنا یا تردن کی شرع کی رو سے حرام ہے اس شرع اور اس سم کے صدقے الموڑہ اور رام گڈھ لور کیا ریل اور نینی تال اور ٹھرنا اور ہوڑا اور کاشی پور میں انکی کان ہے

قیام کہسار کا ضرر

ممن نے جو دیکھا کہ نواب صاحب کو میرزا صاحب کے دوست میاں بدر کی دلچسپ گفتگو بہت پسند آئی تو بات یوں بنائی کہ حضور نے یہ سب حال تو سُنا مگر میرے ایک شفیق کی زبانی بھی تو پہاڑ کا حال از برائے خدا اور اسکی کیفیت دیکھیے تو وہ کیا کہتا ہے۔

محمد عسکری نے کہا بہتر ہے انکو بھی بلاؤ ہم تو چاہتے ہیں کہ جو کام کریں سمجھ بوجھ کے کریں تاکہ پیچھے ہنسی نہ ہو — اور ہمکو زحمت نہ ہونچے سفر کرنے میں تو ہمکو کوئی پیش و پس نہیں ہے مگر پس و پیش ہے تو یہ ہے کہ ہمنے کبھی پہاڑ کی صورت بھی نہیں دیکھی ایسا نہو کہ وہاں کوئی گُل کھلے — آپ اپنے دوست کو بھی بلوا لیجیے کیا مضائقہ ہے —

ممن نے کہا حضور خاکسار کا دوست یہاں حاضر ہے حکم ہو تو بلواؤں — خدمتگار سے کہا میاں ذری مولوی صاحب کو تو بلوا لیجیے — مولوی صاحب آئے یہ سکھائے پڑھائے تو تھے ہی انھون نے پہاڑ کی ہجو کرنی شروع کر دی —

ع — کیسے مولوی صاحب آپ پہاڑ پر کتنے دن رہے —

مولوی — حضور سات برس تک جلا وطن رہا —

ع — جلا وطن! کیا پہاڑ ایسا بُرا مقام ہے —

مولوی — حضور اب میں کیا عرض کروں زبان قاصر ہے الامان!!! —

ع — ایں! لوگ تو وہاں کی آب و ہوا کی بڑی تعریف کرتے ہیں

مولوی — خداوندا ول تو جو وہاں رہا گھینگھا ضرور ہوگا یہ تو وہاں کا تمغہ ہے — اور ہندو لوگ اسکو پرشاد کہتے ہیں

ع — ایں! لاحول ولاقوة!!! — ارے توبہ! ع

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے

یہ بڑی ٹیڑھی کھیر ہے — بندہ در گذرا ایسے سفر سے

بدر — حضور یہ سب لغو باتیں ہیں انکی —

مولوی — خداوند جو کوئی میری بات کاٹ دیتا ہے تو میں آگ ہو جاتا ہوں یہ ابھی صاحبزادے ہیں اور بندہ چھیانیاں چھیانوے برس کا ہے

بدر — سرکار انھیں ایسے لوگون نے تو —

ع — اچھا صاحب تو آپ کو دخل در معقولات دینے سے کیا واسطہ ہے خواہ مخواہ آپ ایک شخص کے پیچھے پڑ گئے اور یہ ہمسے کہا ہی نہیں کہ ہاں گھینگھے کی بیماری بہت ہے —

بدر حضور اگر یہ بیماری وہاں ہو تو ناک ناک کٹا تا ہوں

مولوی پیر و مرشد یہ خاص لکھنؤ کے بچون کی باتیں ہیں کہ ہاتھ ہاتھ بدتا ہوں اور ناک ناک بدتا ہوں — بندہ تو کبھی ایسی صحبت میں بیٹھا ہی نہ تھا اور نہ اس گفتگو کا عادی ہے لاحول لا قوة! یا اللہ توبہ —

ع نہیں منشی بدر صاحب بھی تربیت یافتہ آدمی ہیں —

مولوی — کیسے کچھ ناک ناک بدتے ہیں —

ع — آپ نے اس بیماری کی ایسی سنائی کہ توبہ ہی بھلی —

مولوی — حضور بندہ تو راست راست کہے گا ناکرو کا سچ غلط کرتا ہے

بدر (بہت آہستہ سے) اپنا سر — چور اُٹھائی گیرا —

ع۔ بھلا یہ بیماری کیونکر وہان پیدا ہو جاتی ہے۔
بدر۔ حضور اتنا دریافت کرین کہ صاحب لوگ جو وہان رہتے ہین
انکو گھینگھا کیون نہین ہو جاتا۔
مولوی۔ وہ لوگ برانڈی پینے کے عادی ہین۔ ہم اور آپ
انکا مقابلہ کر سکتے ہین بھلا۔ پھر انکا اقبال۔
ع۔ ہان یہ دونون سبب ٹھیک معلوم ہوتے ہین۔
بدر۔ حضور بھلا برانڈی کو گھینگھے سے کیا واسطہ ہے مارون
گھٹنا پھوٹے آنکھ۔ کہاں برانڈی کہاں گھینگھا۔ مگر اب کیا غرض کرو
ع۔ ڈاکٹر نہ تو آپ ہین نہ بندہ۔ یہ کہتے ہین اور ظاہر اسمجھ مین
نہین آتا کہ جھوٹ کیون کہینگے۔
بدر۔ یہ بہت صحیح حضور نے فرمایا انکو جھوٹ بولنے سے کیا
مطلب بھر جاتے دیکھیے۔ الگ تھیے۔ سیر کوہستان کی صورت ہی کیا ہے
ع۔ نا صاحب ہم تو اب اودھر کا رخ بھی نہ کرینگے۔
ممن نے دل مین نہایت ہی خوش ہوا کہ مار لیا ہے نواب صاحب کو
خوب جنگ پر چڑھایا۔ اور مولوی نے اچھا فقرہ چست کیا کہ ہان
گئے اور گھینگھا ہو گیا۔ اب کوئی کرور روپیہ بھی دے تو نواب صاحب
تو نہین جاتے۔ اور مولوی بھی سنکے سیاہ بنے ہوے تھے لطف اور
یہ کہ مولوی صاحب نے عمر بھر مین کبھی پہاڑ کی صورت بھی نہین
دیکھی تھی کہ پہاڑ ہوتا کیسا ہے مگر فقرہ واقعی اچھا چست کیا۔
مرزا۔ حضور یہ تو ہمنے ایک نئی بات سنی آج۔
ع۔ آپ کبھی گئے بھی ہین پہاڑ پر مولوی صاحب تو سات
برس رہ آئے ہین۔
مرزا۔ جی ہمین کیا شک ہے خداوند۔ سات نہین بلکہ
چودہ برس۔ حضور ابھی ان بھرون مین آ جاتے ہین خیر جانے
دیجیے اس جھگڑے کو۔
ممن۔ حضور اس وقت تو قیامت کی بدلی ہے۔

پیا سر انگنائی مین عشق صنم مین	ذرا کوئی دیکھے تماشا ہمارا

ساجد۔ اسوقت کیا مزے مین آ گئے ہین میان ممن۔
ممن۔ اجی ہم ہر وقت مزے مین رہتے ہین خدا سرکار کو
سلامت رکھے۔ انکی بدولت ہمکو ہر روز عید ہے۔
ساجد۔ ہان بھائی بن پڑے کی بات ہے۔
ممن۔ خدا مہربان ہے تو کل مہربان۔
ان بھولے بھالے رئیسون کی بھی عجیب باتین ہین لگا ہے
بسلامے برنجند گاہے بدشنامے خلعت دہند مرزا صاحب
کے دوست منشی بدر صاحب نے جو نینی تال کی تعریف کی تو
قسم کھائی کہ چاہے ادھر کی دنیا ادھر ہو جائے پہاڑ کا سفر
ضرور کرینگے اور اب جو ممن کے یار مولوی صاحب نے گھینگھے کا
فقرہ چست کیا تو ڈر گئے اور اپنے عزم بالجزم کو فسخ کر دیا
خوف پیدا ہوا کہ ایسا نہو پہاڑ کا پانی لگے اور گھینگھا ہو جائے
اس عقل و فہم کے صدقے مگر واہ رے مولوی۔ ایسا گرما گرم فقرہ
چست کیا کہ پھڑکا دیا۔ اس سوجھ بوجھ کے قربان۔ مرزا اور
ساجد اور اختر اور حوالی موالی ایک کی نہ چلی نواب صاحب
کو یہ خوف تھا کہ اگر وہان گئے اور اتفاق وقت سے
گھینگھا نکل آیا تو اول تو بیگم صاحب کو دلی رنج ہوگا۔
دوسرے کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہینگے تیسرے
ارباب نشاط کی صحبت مین نکو بنینگے۔ اور خود اپنی صورت
آپ ہی بری معلوم ہوگی۔ مولوی کو دل ہی دل مین
دعائین دیتے تھے کہ خدا نے اسکو خوب بھیج دیا۔ ان
سب نے تو اسقدر تعریف کے پل باندہ دیے تھے
کہ مین نے سفر کی نصف تیاری کر ہی دی تھی۔ بارے
خوب شد۔ ع۔

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت

ورنہ بڑی بری ہوتی۔ جاتے اس غرض سے
کہ سیر کرینگے اور وہان سے گھینگے کا تحفہ لیکے آتے۔

ممن کو اس قدر خوشی تھی کہ جامہ سے باہر اور جامے میں
پھولا نہیں سماتا تھا کہ سب کو نیچا دکھایا اس کمبخت کو خدا
جانے سفر سے کیا عداوت تھی کہ نام سُنا اور کانپ اُٹھا گو اللہ
کے فضل سے صحبت بھر مین کوئی ایسا نہ تھا جسنے سفر کیے ہون
مگر ممن ملعون کی تو سفر کے نام سے روح فنا ہوتی تھی گویا نانی
مر جاتی تھی۔ مولوی کو خوب پٹی پڑھا کے لایا تھا اور مولوی فقرہ بازی
اور کذب بیانی مین برق تھا اور لطف یہ کہ مولوی دو لوی خاک
نہ تھا کچھ شُد بُد اُردو جانتا تھا واجبی ہی واجبی لیاقت تھی
مرزا صاحب کی دلی خواہش تھی کہ کسی طرح محمد عسکری کو دم دے کے
پھانس پھونس کے پہاڑ پر لیجائین اور خود بھی لطف اٹھائین
مولوی کے اُس جھوٹے بیان سے دل ہی دل مین خوب جھلائے
مگر خون پی کے رہ گئے۔

ممن کئی دن سے تاک مین تھا کہ کسی ترکیب سے نوابصاحب کو دم
دیکے سفر کوہستان سے باز رکھے مگر اور لوگون کے سبب سے دال
نہین گلتی تھی آج اچھا موقع ملگیا۔ نوابصاحب نے پوچھا ہان مولوی صاحب
یہ تو فرمایئے کہ اور وہان کیا کیا دیکھا۔ مولوی صاحب بولے کہ حضور پانی کا
وہان کال ہے۔ کنوان تو ہے ہی نہین۔ پہاڑ کا پانی سب پیتے ہین
اور یا جھیل کا سو جھیل کے پانی سے پوسینو کو کھجلی ہو جاتی ہے اور یہ
کھجلی بالکل داد کی سی ہوتی ہے اور انسان مہینون تڑپا کرتا ہے اور
پہاڑ کا پانی گندلا ہوتا ہے سیر بھر پانی تو سیر بھر ریت کھاتا ہضم
نہین ہوتا۔

ع۔ لاحول ولا قوۃ۔ یہ بڑی ٹیڑھی کھیر ہے۔ مولوی صاحب۔
مولوی۔ وہان کے باشندون کے لیے البتہ مساوات ہے۔
ع۔ ہم لوگ ایسے ہمکو کیا بحث ہے جناب۔ وہ تو پیدا ہی وہان ہوئے ہین
مولوی۔ اور کھانے کا ذرا بھی پہاڑ پر لطف نہین ہے
ع۔ یہ کیون کیا شی مہیا نہین ہوتی۔ کال ہے؟
مولوی۔ حضور گوشت تو گلتا ہی نہین لاکھ لاکھ جتن کیجیے
گوشت سخت ہی رہیگا اور ممکن کیا کہ ہضم ہو سکے۔
ع۔ پھر وہان کھائینگے کیا۔ گوشت ہی نہین تو پھر کھانیکا لطف کیا۔
مولوی۔ اور حضور جان وہان ہتیلی پر رکھی پڑی ہے پھر اجو کھم
ع۔ آئی توبہ۔ کیا بیماریون کی بڑی کثرت ہے۔
مولوی۔ حضور آفات ارضی و سماوی دونون موجود۔ ابھی کوئی
پانچ برس کا عرصہ ہوا کہ زلزلہ آیا اور پہاڑ پھٹا تو بس یہ ملاحظہ
فرمایئے کہ آسمان پر سے گویا زمین پر آگیا سا اور کئی بنگلون اور
کوٹھیون اور مکانون کو لیتا ہوا جھیل کو پاٹ دیا۔ ہل صاحب
سوداگر کی کوٹھی کا پتا ہی نہین ملا۔ ایک ہوٹل جڑ سے معدوم
ہو گیا۔ بہت سے آدمی مرے۔ صاحب لوگون کی جانین تلف
ہوئین لاکھون کے مال کا نقصان ہوا۔ وہان کے سیٹھ امرناتھ
ساہ اور للہ درگا ساہ کا کوئی ڈیڑھ لاکھ روپے کا نقصان
ہو گیا اور نینی تال بھر مین ہلچل مچ گئی۔
ع۔ الامان۔ الامان۔ بس صاحب پہاڑ کا حال سن کے
بہت ہی مسرور ہوئے۔ کوئی مردود ہی اپنے حساب اُدھر کا
رخ کرے اب۔
ممن۔ تعجب ہے کہ مرزا صاحب نے یہ حال مخفی رکھا۔
ع۔ خدا نے بڑی خیر کی ورنہ تو یہ ہی بھلی۔
ممن۔ حضور غلام تو نمک حلال آدمی ہے۔
ع۔ خدا تمکو اجر خیر دے۔ مین تو تیار ہی ہو گیا تھا۔
ممن۔ سرکار خدا مسبب الاسباب ہے۔ ع۔

دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست

ع۔ سچ ہے۔ اللہ اکبر یہ زلزلہ تھا۔ یا قیامت کا نمونہ۔
ممن۔ حضور کیا اتنا جلد بھول گئے۔ ابھی چار ہی پانچ برس
ہوئے ہونگے اسکو کل کی تو بات ہے۔ صدہا آدمیونکی جانین گئین خداوند
ع۔ ایسے مقام سے خدا محفوظ رکھے جانا ہی کیا فرض ہے۔
مولوی۔ خداوند۔ ع۔

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

مرزا۔ حضور لکھو کھا آدمی جاتے آتے اور رہتے سہتے ہین۔

ع۔ واہ وا لکھو کھا نہین کرورون لکھون سہی۔ مگر ہمین کیا تباہی آئی ہی کہ ہم اجل کے منھ مین جائین۔ یہ کون عقل کی بات ہے بھلا۔

مرزا۔ اچھا حضور اپنے کسی دوست صاحب لوگون مین سے تو دریافت کرین۔

مولوی۔ ہمارا اُنکا طرز معاشرت ایک نہین ہی صاحب ہماری انکی کون برابری ہی وہ لاکھون منزلون سے جو آتے ہین سلی لڑکا پانچ برس کا ہوا اور اُنھون نے ولایت بھیجدیا ہم آپ بھی ایسا کر سکتے ہین۔ صاحب لوگون کی بھلی چلائی یہان اتنے وزیر زادے ہی نواب زادے رئیس امیر ہین بھلا کسی کو بھی آپ نے سُنا کہ نینی تال گیا ہی۔ ہمارا اور خمیر ہی صاحب لوگون کا اور خمیر ہی۔ اور پھر وہان جانے کی ضرورت ہی کیا ہی۔ صاحب لوگون کی عملداری ہی حکومت ہی۔ ہم کیون اُنکا تتبع کرین ؎

جو کی تقلید خسر کی تو کار کرگین بگڑا	چلا جب چال وہ اُنہس کی سکا چلن بگڑا

اختر۔ ہم تو نینی تال کی تعریف ہی سنتے آئے ہین۔

ع۔ اجی آپ سب کچھ سنتے آئے ہین ؎ ع

شنیدہ کے بود مانند دیدہ

صریح ایک شخص تو چشم دید بیان کر رہا ہی اور کہہ رہا ہی کہ ایک ذرا سے زلزلے مین یہ تباہی ہو گئی۔ آپ سنی سنائی بیان کر رہے ہین۔

سفر کوہ کی نسبت مشورہ

نواب صاحب اسی شش و پنج مین تھے کہ یا خدا کسکے کلام کو باور کرون اور کسکے کلام کو غلط تصور کرون۔ مولوی بدر صاحب سے پہاڑ کے پھٹنے کا حال دریافت کیا۔ اُنھون نے کہا حضور بارش کے دن تھے۔ اور سات دن سے موسلا دھار مینھ برس رہا تھا۔ ایک لمحہ بھی نہ تھما بس دفعۃً ایک پہاڑ کا حصہ پھسل پڑا اور چند آدمیون کی جان گئی۔ صاحب لوگ اور حکام انتظام کے لیے دوڑے اور بہت سے ہندوستانی بھی پہونچے۔ دفعۃً ایک اونچا ٹیلے کا ٹیلہ آٹرا اور گرکے پھٹ پڑا اور کئی کوٹھیون اور بنگلون اور مکانون کو لیتا ہوا جھیل مین جا رہا آدمی اور لکڑی اور پتھر سب جھیل مین غرقاب لوگ جان چھوڑ کے بھاگے۔ خداوند۔ اک عجیب ہر لونگ تھا کہ الامان۔ الامان آجتک کوئی تخمینہ نہین کر سکا کہ کتنی جانین اس آفت مہیب مین تلف ہوئین۔ حضور بڑی جان جوکھم کا مقام ہی۔ خدا بچائے۔ ع

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے

ع۔ اور پہاڑ کا اعتبار کیا۔

بدر۔ اسمین کیا شبہہ ہی حضور۔ روح کانپتی ہی۔

ممن۔ خداوند اس سال سے بہت کم آدمی جاتے ہین وہان ع کسی کو جان دوبھر ہو تو جائے ہتھیلی پر جان رکھکے

مرزا۔ اور حضور یہ جو لاکھون کرورون آدمی وہان بود و باش کرتے ہین یہ کیونکر زندہ رہتے ہین۔

بدر۔ چہ خوش۔ تو ضرورت ہی ایسی کیا ہی کہ خواہ مخواہ قسمت آزمائی کیجئے ؎

رزق ہر چند بیگمان برسد	شرط عقل ست جستن از درہا
گرچہ کس بے اجل نخواہد مرد	تو مرو در دہان اژدرہا

ع۔ بس یہ واقعی عقل کی بات ہی۔ جانے سے فائدہ۔

بدر۔ اور ایک بات سنیے جھیل ایک میل طول مین ہی اور پون میل عرض مین۔ اور عمق آجتک کسی کو معلوم نہین ہوا زنجیر منتہائے قعر تک نہین پہونچی۔ اور ذرا ذرا سی کشتیون پر سوار ہوتے ہین۔

ممن۔ خدا کی پناہ اگر کشتی ٹوٹی تو گئے گذرے۔

بدر۔ کشتی کیا ذرا سا لوٹ ہوتا ہی۔ ڈونگی بلکہ ڈونگیا اکثر اُلٹ جاتی ہی۔

مرزا۔ یہ کیا فرض ہی کہ کشتی پر ضرور ہی سوار ہو۔

اختر- خدا جانے۔ پوچھیے وہاں کوئی زبردستی کرتا ہی کہ ضرور ہی سوار ہوجیے صاحب۔

بدر- جی کشتی پر سوار ہونا فرض ہی۔ اگر نہ سوار ہوجیے تو شہر بھر مین مشہور ہوجایئے کہ بڑے بزدلے ہین ڈرپوک ہین لکھنئو کا نام بد کر دیگے۔

مرزا- بھلا کبھی ڈونگی کو ڈوبتے بھی دیکھا ہی۔

بدر- خداوند ساری دنیا سے دریافت کر لیجیے کہ ایلیٹ صاحب نامے ایک صاحب باہر سے آئے تھے وہ اور ایک آدمی کشتی پر سوار تھے اور ہوا دفعتہً بڑی تیزی سے چلنے لگی اور ڈونگی اُلٹ گئی آدمی تھوڑی دیر مین اُبھرا۔ مگر صاحب کا پتا نہین ہی پھر حضور کشتیون پر کشتیان بھیجی گئین توپین داغی گئین۔ صد ہا جتن کیے لاش کا پتہ نہ ملا۔ معلوم ہوتا ہی کہ جھیل مین کھوہ مین ہین اور انھین کھوہون مین لاش کہین اٹک رہی۔

مرزا- حضور بیالیس برس سے نینی تال مین صاحب لوگ جاتے ہین اگر بیالیس برس مین کوئی ڈونگی اُلٹی تو بھلا کیا تعجب ہی۔

نواب صاحب نے تھوڑی دیر سکوت کر کے فرمایا کہ عنایت ایزدی سے ایک آفت نہین بلکہ ہر قسم کی آفات ارضی و سماوی سے دوچار ہونا پڑتا ہی۔ پہاڑ پھٹے تو گئے گذرے پانی لگا تو علیل ہو گئے کھڈ مین گرے تو ہڈیون پسلیون کا پتا نہ لگے اور کشتی الٹے تو جسم مچھلیون کی نذر ہوا ایسے مقام پر تو وہ جائے جو گھر سے فالتو ہو۔ آگے ناتھ نہ پیچھے پگھا۔

مولوی بدر صاحب نے کہا۔ خداوند سیر تو اُس وقت ہوتی ہی جب ذرا سی پگڈنڈی ہوتی ہی اور دو طرفہ کھڈ۔ ادھر بھی کئی میل کا گڑھا ادھر بھی۔ جدھر نظر جاتی ہی روح کانپ اُٹھتی ہی تھرانے لگتا ہی انسان کہ خداوند بچائیو۔ اور ہم پردیسیون کا تو حضور قدم نہین اُٹھتا اور جا بجا پہاڑ پانی کے ریلے سہتے سہتے بودے ہو گئے ہین اور برسات مین اس طرح گرتے ہین جیسے ہتیا کی فصل مین بودی مٹی کے کچے مکان

محمد عسکری نے پوچھا اور لوگ دب بھی جاتے ہونگے۔

ممن نے کہا سرکار جب ذرا ذرا سے جھونپڑون کے گرنے سے مکان کے نیچے لوگ دب جاتے ہین تو پہاڑون تو خدا ہی پناہ مین رکھے۔ ایک ذرا سے ٹکڑے کے گرنے سے پرے کے پرے کچل کے دب کے رہجائین اور حضور پسو اور کھٹمل اور مچھر اسقدر پریشان کرتے ہین کہ الامان۔ کھانا کھانا مکھیون کی بھن بھن کے سبب سے مشکل ہو جاتا ہی اور کھٹمل کے کاٹے کا تو منتر ہی نہین۔ دھوپ نکلتی ہی نہین ہی۔ اب فرمایئے کہ پلنگ اور بستر کو کیونکر گرم کیجیے۔ اگر دھوپ نکلے تو پلنگ اور بچھونے کو گرم کرے اور کھٹمل بلبلا کے نکل پڑین مگر دھوپ کی تو مہینون صورت ہی نظر نہین آتی اور برسات مین یہ حال ہوتا ہی کہ آفتاب ہفتون نہین نکلتا ہی۔ اور بدلی کے بعد جب دھوپ نکلتی ہی تو اسقدر تیز کہ کھوپڑی چٹخنے لگتی ہی اور آدمی بلبلا اٹھتا ہی وہان جو سردی ہی اعتدال سے بڑھی ہوئی سردی مین انسان تخ ہو جائے ٹھٹھر کے رہجائے گرمی مین بلبلانے لگے۔ برسات مین بہیا آئے پہاڑ پھٹ پڑے۔ آدمی دب کے مرجائین گھوڑے کی سواری جان جوکھم ہی۔ بگھی وہان چل نہین سکتی جسکو عرشی ہی پر کوہ چڑھنا ہو ڈانڈی لیڈیون اور بوڑھون کی سواری ہی۔ پیدل چلیے تو ہانپ جائیے۔ اب فرمایئے انسان کیا کرے۔ حضور ایسی ہی مجبوری ہو تو آدمی وہان رہے ورنہ خدا ہی انسان کو محفوظ رکھے۔ ایسی جگہ ہوا لینے کیا انسان جائے۔

اب سنیے کہ مرزا صاحب سوچتے سوچتے مولوی بدر کے نکالنے کی ایک ترکیب سوچے اور انکو یقین کامل ہو گیا کہ اس ترکیب سے ممن اور بدر دونون اس دربار سے خارج کر دیے جائینگے۔

ادھر مولوی بدر صاحب نینی تال کی ہجو کر رہے تھے کہ چوبدار نے عرض کیا۔ سرکار نواب چھٹن صاحب تشریف لاتے

ہین۔ اتنے مین چھٹن صاحب آہی گئے مصاحبون نے سروقد تعظیم کی۔ نواب صاحب کے قریب مسند پر متمکن ہوے پوچھا کہیے کیا شغل ہو رہا ہے۔ محمد عسکری نے کہا۔ مولوی بدر صاحب سے کوہ نینی تال کا ذکر سن رہے تھے اس مقام پر ناظرین کو یہ سمجھا دینا چاہیے کہ مرزا صاحب نواب چھٹن صاحب کے نفس ناطقہ تھے اُدا انھین کی منت و سماجت سے آئے تھے کہ ممن اور بدر کا رنگ پھیکا کرین مولوی بدر صاحب کو یہ خیال کیا معلوم تھا۔ نواب صاحب نے کہا ہان مولوی بدر صاحب ذرا پہاڑ کے راستون کا حال تو بیان فرمائیے اُنھون نے کہا خداوند دو میل کی چڑھائی دیکھا اور انسان کے ہوش اُڑ گئے۔ اور بڑی دقت یہ ہے کہ کسی ترکیب سے اس طرف کے رہنے والے چڑھ نہین سکتے گھوڑے پر سوار ہوکے جائین تو یہ خوف ہے کہ اگر گھوڑا بھڑکا تو دو میل کے نیچے کھڈ مین پڑے راہ ہی مین دم فنا ہو گیا گئے گذرے اور اگر ڈانڈی پر سوار ہوتے ہین تو جو دیکھتا ہے ہنستا ہے کہ واہ یہ ڈنڑا اور تین گز لمبی یہ داڑھی موچھ اور ڈانڈی کی سواری اور پیدل تو دو قدم بھی انسان نہین چل سکتا کلیجہ مُنھ کو آجاتا ہے۔ اور جس مقام پر ذرا سی پگ ڈنڈی ہوتی ہے وہان تو لمحے تک کو خدا یاد آتا ہے اور پھر ایسی دقت مصیبت جھیلکے گئے بھی تو ملا کیا بیماری۔ نواب چھٹن صاحب نے کہا سنتے ہین وہان گھینگھا بہت ہوتا ہے منشی بدر کو گویا لاکھون روپے مل گئے۔ کہا [illegible] کیون خداوند غلام نے کیا عرض کیا۔ لغویات تو غلام کبھی عرض ہی نہ کریگا۔ نواب صاحب کو بھی یقین کامل ہو گیا کہ بدر نے بیشک سچ کہا تھا اور حضور [illegible] دل ہی دل مین ہنستے تھے۔ اُنھون نے کہا اور وہان کا پانی بڑا خراب ہے۔ ایک چپاتی کھائیے اور پانی پی لیجیے بس دو دن تک بدہضمی رہیگی۔ ترکاری تو وہان کی بس سنکھیا کا اثر رکھتی ہے۔ اور گوشت گل جائے کیا مجال۔ نواب صاحب بہت ہی خوش ہوگئے۔ کہ ممن اور بدر نے اس

مصیبت سے خوب بچایا ورنہ علیل ہوکے آتے۔ لوگ چلتے بنا کر گئے تھے آب و ہوا کا لطف اُٹھانے وہان سے امراض مین مبتلا ہوکے آگئے بارے ع

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت

ع۔ مرزا صاحب نے یہ حال ہمسے نہین بیان کیا تھا؟۔

ممن۔ حضور مرزا صاحب نے تو اور ہی رنگ آمیزی کی تھی مین حیران تھا کہ یہ ماجرا کیا ہے۔

بدر۔ سرکار غلام سے بڑھ کر اسکا حال بھلا اور کوئی کیا جانیگا

ممن۔ اسمین کیا فرق ہے جناب۔ برسون رہے ہین آپ۔

چھٹن۔ آپ کتنے عرصے تک رہے ہین وہان جناب مولوی بدر صاحب۔

بدر۔ حضور کوئی چار برس تک وہان قیام کا اتفاق ہوا۔

مرزا۔ اور برسون تو ہم ا۔ برس بتاتے تھے یہ فرق!!!۔

چھٹن۔ آپ کس محلے مین تشریف رکھتے تھے جناب مولوی صاحب۔

بدر۔ (گڑبڑا کر) جی حضور۔ بندہ۔ مین۔

چھٹن۔ چار برس آپ کہان پر رہے تھے وہان پر

بدر۔ حضور دیکھیے عرض کرتا ہون خداوند۔

اختر۔ (مسکرا کر) من عرض کردن۔ حافظ نباشد۔

چھٹن۔ اور کیون صاحب آب و ہوا تو وہان کی بالکل خراب ہوگی

مرزا۔ حضور تپ دق۔ بخار کہنہ۔ سل۔ ذیابیطس۔ اسہال کبدی ان سب عوارض کا گھر ہے۔ اللہ پناہ مین رکھے۔

اختر۔ اور خداوند سنا وہان مہینے مین دو چار آدمی ضرور کھڈ مین گرتے ہین۔ یہ بڑی مصیبت ہے جناب۔

چھٹن۔ مہینے مین دو چار!۔ اجی ہر روز دس پانچ گرتے ہین مولوی بدر صاحب بھی تو کئی بار گر پڑے تھے۔

اختر۔ (ہنسکر) حضور یہ تو چینیا پہاڑ سے گرے تھے۔

ساجد۔ مگر بڑی سخت جان ہی میان بدر کی۔ خوب بچے
دوسرا ہوتا تو پتا بھی نہ لگتا۔ مگر یہ خوب بچے۔
مرزا۔ کون خوب بچے؟ مولوی بدر صاحب؟ انکی رسی دراز ہی
اور ایک بار مولوی بدر صاحب جھیل مین بھی تو ڈوب گئے تھے۔
اختر۔ ڈوب چلے۔ غیرتدار کو چلو بھر پانی کافی ہی۔ مگر ہمارے
مولوی بدر صاحب کو اثر پہونچے کیا مجال۔
مرزا۔ کیون مولوی بدر صاحب آپنے یہ نہ فرمایا کہ نینی تال مین
کہان رہتے تھے۔ اسکو مخفی کیون رکھتے ہو۔ بھائی جان۔
اختر۔ معلوم ہوتا ہی جنگلے مین جا کے رہے تھے میان بدر
اسپر سب نے بہ استثنائے ممن فرمایشی قہقہہ لگایا۔
مولوی بدر صاحب کٹ گئے۔ ع۔

کاٹو تو لہو نہین بدن مین

ممن کا رنگ فق ہو گیا اور کیون نہ ہوتا جما جمایا رنگ
یارلوگون نے پھیکا کر دیا۔ نواب صاحب کو ہزار خوبی سے سیکڑون
چکمے دے کے راہ پر لائے تھے مگر اب بنا ڈھب ہو گئی
بکے سب ملگئے اور نواب چھٹن صاحب کے سبب سے ممن کی
اور بھی دال نہ گلی محمد عسکری نے جو یہ رنگ دیکھا تو بددماغ
ہو گئے اور جھلا کر کہا کہ مولوی بدر صاحب آخر آپ یہ کیون
نہین بتاتے کہ نینی تال مین آپ کہان فروکش ہوے
تھے۔ بدر کی اور بھی نانی مر گئی۔ کہا حضور یہ سب کے سب
میرے خلاف ہین اور مذاق کرتے ہین۔
ع۔ جناب نواب چھٹن صاحب کی نسبت بھی آپنے ایسا ہی
خیال کیا ہی شاید اور اس سے مجھے اور بھی رنج ہوا۔
اختر۔ سوال تو یہ ہی کہ مولوی بدر صاحب نینی تال مین کہان
ٹکے تھے اسمین خلاف ہونے کی کیا بات ہی۔
مرزا۔ کبھی نینی تال گئے ہون تو بتائین۔
ع۔ کیا! کبھی نینی تال کبھی گئے نہین۔ واہ ری آ!۔

مرزا۔ حضور اگر یہ نینی تال گئے ہون تو ہزار روپے ہارتا ہون
اور بدر لیجیے مکان کا قبالہ حاضر ہی۔
راوی۔ مکان کا قبالہ جیب سے نکالکر نواب صاحب کے
قدمون پر رکھدیا۔
ع۔ ہان جناب بدر صاحب حضور کہان رہتے تھے۔
بدر۔ خداوند پہاڑ پر رہتا تھا اور کہان رہتا تھا۔
چھٹن۔ پہاڑ پر کس جگہ مقام کا نام بتائیے نا۔
بدر۔ اب مجھے اتنے برسون کے بعد یاد ہی کہ کہان رہتا تھا
وہین پہاڑ پر رہتا تھا اور کہان رہتا تھا۔
اختر۔ بھلا مکان مٹی کے بنے ہین یا اینٹ کے۔
بدر۔ پتھر کے بھی ہین۔ اینٹ کے بھی ہین۔
راوی۔ اسپر پھر فرمایشی قہقہہ پڑا۔
چھٹن۔ بھلا لکڑی کے مکان بھی پہاڑ پر آپ نے
دیکھے تھے۔
بدر۔ لکڑی نہین پھوس کے دیکھے تھے۔ پہاڑ پر لکڑی کہان۔
چھٹن۔ بھائی عسکری واللہ یہ صاحب کبھی نینی تال نہین گئے ہین
اور جو کچھ انھون نے کہا محض غلط اور لغو از سرتاپا مہمل ہی۔ اول تو
وہان کی آب وہوا کو خراب بتاتے ہین غضب خدا کا نینی تال
کی آب وہوا اور خراب!! اور مجھے تمھاری سادگی پر افسوس آتا ہی
کہ تمکو یہ کیا سوجھی۔ ارے میان تم اتنا بھی نہین سوچتے ہو کہ نینی تال
کی آب وہوا کا شہرہ دور دور تک ہی اور بڑے بڑے حکام ذوی الاقتدار
اور خود نواب لفٹنٹ گورنر بہادر چار پانچ مہینے وہان رہتے ہین اور
گرمی کی فصل مین دور دور سے لوگ وہان جاتے ہین۔
ع۔ یہی انھین لوگون نے آن کے کہنا شروع کیا۔
چھٹن۔ انھون نے سب کچھ کہا؟ کی عقل کیا گدی مین تھی
آپکو کیا ہو گیا تھا۔ لاحول ولا قوۃ عجب آدمی ہو۔
اختر۔ حضور یہ جناب مولوی صاحب نے لیسا اب کیا عرض کرون

ساجد۔ حضور یہ سب ممن کی کارستانی ہے واللہ۔

ع۔ ممن کو تو ہم عرصے سے سمجھے ہوئے ہین۔

مرزا۔ اس شخص کے کاٹے کا منتر نہین ہے۔ سرکار۔

چھٹن۔ مجھے ہنسی آتی ہے کہ نینی تال اور ہماری کالکھ شان خدا اور کھینگھے والا فقرہ سب سے چست ہوا۔

اختر۔ حضور اسی سے تو نواب صاحب کو اور بھی زیادہ خیال ہوا

چھٹن۔ آپ کے نواب بھی بچھیا کے تاؤ ہین۔

ع۔ اب مین کیا جانتا تھا کہ یہ اسقدر بنو مین۔

مرزا۔ حضور تو خاکسار سے بد دماغ ہو گئے تھے کہ صاف صاف حال کیون نہ بیان کیا اور مجھے کچھ تو سستی تھی اور کچھ رنج ہوتا تھا کہ مین صاف صاف حال کیا اپنا سر عرض کرون مگر خیر اب تو دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو گیا۔ ؎

اگر خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنۂ پاکان برد

خدا مسبب الاسباب ہے ہمارے حضور نواب چھٹن صاحب کو خدا سلامت رکھے اگر حضور نہ آتے تو ممن کا تو رنگ جم ہی گیا تھا جھوٹ کو فروغ ہو سکتا ہے بھلا۔ کیا مجال۔ !!!

نواب چھٹن صاحب نے محمد عسکری سے کہا کہ مجھے سخت حیرت ہے کہ آپ سے آدمی اور ان دھوکون مین آجائین۔ تم بڑے بھلے آدمی ہو۔ تمھین اتنا یاد نہین کہ مین تین چار بار نینی تال مین رہ آیا ہون اور ابھی پار سال ہی گیا تھا اور آپکی اس عقل کے قربان کہ نینی تال کو آپ مصدر عوارض سمجھتے ہین اور آپکے جو شیر ہین انکا پایان قدم لے۔

ع۔ بھائی مین کیا جانتا تھا کہ یہ ایسے بد آدمی ہین۔

چھٹن۔ اجی بس جاؤ بھی۔ آپ بھی کہینگے کہ مین آدمی ہون۔

ع۔ مجھ سے کہا کہ پہاڑ کا پانی بیماریان پیدا کرتا ہے۔

چھٹن۔ اور آپ نے تسلیم کر لیا معتبر آدمی گھر سے آیا تھا

ع۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العظیم !!!

چھٹن۔ لاحول تو آپکی عقل پر پڑھنا چاہیے۔

ع۔ اب تو حضرت جو فرمائیے وہ صحیح ہے۔

اختر۔ خداوند جھوٹ کے ایسے چھپر اٹھائے کہ مین کیا عرض کرون۔ تو بہ ہی بھلی ہے کھینگھا اور تپ وق اور خدا جانے کیا کیا اٹل خانے اڑائے۔

ساجد۔ اور فدوی نے پہلے ہی عرض کر دیا تھا۔

ع۔ ہان ہان صاحب آپ سب عقلمند ہین ہم ہی پاگل بنے ہین

چھٹن۔ ہا ہا ہا! پاگل بننے مین بھی آپکو ابھی شک ہے۔

ع۔ خیر صاحب اب تو سیکھ گئے۔ کچھ کھو ہی کے سیکھتا ہے انسان اب کان پکڑے کہ کسی کے کہنے سننے مین ہرگز ہرگز نہ آئینگے۔

چھٹن۔ واہ۔ ؏

چہ کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

مرزا۔ حضور ایسا اتفاق اکثر ہو جاتا ہے۔ یہ سب میان ممن کی کارستانی ہے خدا انکے دم کو سلامت رکھے۔

ممن۔ جی ہان مین تو ننگا لچا شہدا ہون ہی۔

مرزا۔ اجی تمھارے کلٹے کا تو منتر ہی نہین ہے صاحب۔

چھٹن۔ اور تو خیر یہ کھینگھے والے فقرے نے پھڑکا دیا۔

اختر۔ حضور وہ بات بٹی ہے کہ اللہ ہی اللہ۔

ساجد۔ اس طبیعت داری کے تو ہم بھی قائل ہو گئے۔

بدر۔ اور پہاڑ کے گرنے کا لطیفہ کیا کم تھا۔

ع۔ تم لطیفہ سمجھے ہوا اور میری آنکھون مین خون اترا آتا ہے لطیفہ اسی چھل فریب دغا کذب کا نام ہے۔

اختر۔ اس وقت تو حضور الٹے ہم ہی لوگون پر خفا ہوتے تھے۔

ممن۔ آپ لوگ بدی کیجیے ہمارے ساتھ خیر!!! ؏

کسی کی بدی تو نکر عیب ہی ہر — کہ اُسکا خدا عالم الغیب ہر

ساجد۔ یہ شعر کبھی فاقون مین سیکھا تھا حضور نے۔
اختر۔ رمضان شریف مین۔ ایک شعر انکو بھی یاد ہر۔
ممن۔ جی ہان خوب سمجھے آپ۔ ؎

چون بشنوی سخن صاحب دل مگو خطاست
سخن شناس نہین ہر دلبر اخطا ستا

اختر۔ (قہقہہ لگاکر) ای سبحان اللہ کسقدر موزون شعر سنایا ہر کیون نہو۔
مرزا۔ میان پڑھے لکھے نہین ہو تو شعر پڑھنا ہی کیا ضرور ہر
ع۔ آپ نے سُنا نہین۔ ؎

تا مرد سخن نہ گفتہ باشد — عیب و ہنرش نہفتہ باشد

اختر۔ اور سکر اسفارسی شعر مین (نہین ہر) ذ کیا لطف کھایا ہر
چھٹن۔ اور (چو) کی جگہ (چون) کیا بڑی اصلاح دی ہر
اختر۔ اور اہل دل کے عوض صاحب دل کتنا موزون ہر۔
چھٹن۔ ایرانیون کے غیر موزون کلام کے موزون کرنیوالے ایک ہندی پیدا ہوے شکر نہین کرتے۔
اتنے مین مولوی صاحب اور ممن اُٹھ کھڑے ہوے

باغ مین چہل پہل

یہان کا تو قصہ یہ چھوڑا یہان
سناتے ہین اب اک نئی داستان

نواب چھٹن صاحب بہادر نے ایک روز اپنے شفیق باتحقیق محمد عسکری سے وعدہ لیا کہ اِکی نوچندی جمعرات کو مع احباب بذلہ سنج حضرت عباس کی درگاہ جائینگے اور وہان سے ہمارے باغ مین چلنا۔ وہان چل کے اس امر مین مشورہ کیا جائیگا کہ سفر نینی تال کرین یا نہ کرین۔
اسی اقرار کے مطابق نواب چھٹن صاحب گاڑی پر سوار ہو کر حضرت عباس کی درگاہ چلے۔ اُنکے ایک دوست جو باہر سے آئے تھے اور وکالت کرتے تھے وہ بھی انکے ہمراہ تھے چلتے تو راستے مین بڑا دھکم دھکا بھیڑ بھڑکا۔ دونون سائیس گھوڑیون کے آگے آگے ہٹو بچو اور ہائیٹ ہائیٹ کرتے جاتے ہین شانے سے شانہ چھلتا تھا اور ارباب نشاط کی ڈولیان کبھی کبھی چلی جاتی تھین کسی ڈولی پر ایک اور کسی پر آمنے سامنے دو بیٹھی ہین۔
وکیل۔ آج تو کوئی بڑا میلا ہر۔ آپ کے شہر مین۔
چھٹن۔ جی میلا نہین۔ رجب کی نوچندی ہر۔
وکیل۔ رجب کی نوچندی کیا معنی۔
چھٹن۔ یہ رجب کی نوچندی جمعرات ہر جسکے مقابل مین شب قدر نے قدر اور ماند ہر۔ سفید پوشون کا جماؤ دیکھیے پریون اور خوبرویون کا بناؤ چناؤ دیکھیے۔ جم غفیر ہر مجمع کثیر ہر زن و مرد کا ہجوم ہر نوچندی کی دھوم ہر۔
وکیل۔ حضرت لکھنؤ بھی عجب دلچسپ و دلربا مقام ہر۔
چھٹن۔ دلچسپ و دلربا مقام ہر۔ یون کہو کہ روضۂ رضوان اسی کا نام ہر۔ ؎

ستار ضوان بھی جسکا خوشہ چین ہر
وہ بیشک لکھنؤ کی سرزمین ہر

وکیل۔ مین تو خوبان لکھنؤ کی چال کا عاشق ہون۔
چھٹن۔ انکے خرام ناز کے مقابل مین کبک دری شرمائے تدرو کہسار اپنی چال بھول جائے۔ یہ ناز یہ انداز یہ شوخی و رعنائی یہ چھب یہ سج ادائی کسی نے کہان پائی۔ ؎

ہیچ انکی ہر پسند جہان کو کبھی نہو — معشوق پن نہین اگر اتنی کجی نہو

وکیل۔ کیا یہ چال انکو سکھائی جاتی ہے۔
چھٹن۔ (مسکراکر) کیا ارشاد ہوا جی یہ کسبی ہر کسی کی لفظ پر قہقہہ لگا اور وکیل نے بڑی تعریف کی اور کہا واقعی کیا لطیفہ فرمایا ہر۔

سڑک سڑک تو گاڑی پر گئے جب گلی آئی تو اُتر پڑے اس مقام پر وہ چپقلش او رکشمکش تھی کہ معاذ اللہ وہ ریل پیل کہ توبہ بھلی۔ اتنے مین نوابصاحب کو دیکھکر ایک کانسٹبل جھپٹکر آیا اور بھیڑ کو ہٹانے لگا آگے آگے کانسٹبل انعام کی طمع سے ہٹو بچو کرتا تھا اسکے پیچھے نوابصاحب اور اُنکے دوست وکیل اُنکے بعد دو مصاحب بدر علی او رشیدی۔ انکے بعد ایک چوبدار اور ایک خدمتگار خدمتگار کے پاس گڑگڑی اور خاصدان اور پانی کی صراحی۔ اب کیا دیکھتے ہین کہ روشنی کی چمک سے درگاہ جگمگا رہی ہے۔ اور دو رویہ دکانون کی قطار ہے عجب بہار ہے۔ نوبت کی ٹکور دلکو لبھاتی تھی لکھنؤ کی شہنائی میان غوثی کی روح کو وجد مین لاتی تھی۔ اب درگاہ معلی کے رفیع پھاٹک پر قدم رکھا تو ایک سپاہی نے وکیل سے کہا حضور لاٹھی یہین رکھ جائیے۔ نوابصاحب نے فرمایا دیدیجیے اس درگاہ مین لاٹھی باندھ کر جانے کی اجازت نہین ہے۔ نوابصاحب کو دیکھکر سپاہی نے جھک کے سلام کیا اور کہا حضور تو واقف ہی ہین۔ خیر۔ درگاہ مین داخل ہوے تو عش عش کرنے لگے اہل لکھنؤ کی نفاست طبع اور تزک احتشام کا دم بھرنے لگے

اتنے مین کیا دیکھتے ہین کہ ایک رئیس باوقار ایک محبوب گلعذار کو ساتھ لیے آتے ہین اور دونون مسکراتے جاتے ہین۔ اس معشوقہ طرحدار نے کسی بات کے جواب مین عجب دلربا ادا سے کہا (نا صاحب) بندی نہ جائیگی ہیچ پی ہزار نعمت کھائی۔ کان پکڑے توبہ کی۔ اس دن گئی تو کیا آپنے نہال کر دیا کہ اب پھر ہوس باقی ہو۔ تم ہرجائی ہو جیسون سے اللہ پناہ مین رکھے۔ رئیس نے جوابدیا واللہ بیوفائی تو تم لوگون کی گھٹی مین پڑی ہے۔ اُس حاضر جواب نے تنک کر کہا اچھا صاحب پھر۔ ع۔

کوئی اہل وفا ڈھونڈھو اگر ہم بیوفا نکلے

رئیس۔ اچھا عباسی یاد رکھنا چلو اور لاکھون مین چلو تمہین کھینچ چلو۔ ہمین پریون کی تسخیر کا عمل یاد ہے۔

عباسی۔ گھر کی پٹکی باسی ساگ۔ ہم تمھاری ذات بنیاد سے واقف ہین۔ تانت باجی اور راگ بوجھا۔

رئیس۔ خیر سے آپ کو علم موسیقی مین بھی دخل ہے۔

عباسی۔ ای ہمین کس مین دخل نہین ہے۔ ع

ہر فن مین ہین اُستاد ہمین کیا نہین آتا

رئیس۔ خدا نے یہ حسن نہ دیا ہوتا تو ہم رئیس لوگ کاہے کو آپ کی خوشامدین کرتے۔

عباسی (قہقہہ لگاکر) خیر سے آپ بھی رئیسون مین اپنے تئین شمار کرتے ہین اپنے منھ آپ میان مٹھو۔ اور ہمارے حسن مین کیا شک ہے۔ ع

دھوم ہے آج ہماری بھی پریزادون مین

اگر تم لوگون کو اللہ نے آنکھین دی ہوتین تو اسکی قدرت کا جلوہ ہم ہی مین پاتے۔ ہم وہ لوگ ہین۔ ؎

یہی نہین حسینونکی یہان ترا نیسان
ای غافلو یہ حسن امانت خدا کی ہے

رئیس۔ پچھلی نوچندی کو ہمنے درگاہ مین چلّا باندھا تھا۔ اتنے مین نواب محمد عسکری صاحب مع رفقا و مصاحبین سامنے نظر آتے اور چھٹن صاحب سے ملے۔

چھٹن۔ آپ سے بغلگیر ہو جیے۔ آپ میرے دوست جناب محمد کاظم صاحب وکیل و رئیس بانس بریلی ہین۔

ع۔ (بغلگیر ہوکر) مزاج شریف۔ کب تشریف لائے آپ

وکیل۔ جناب بندہ کل شب کو حاضر ہوا۔

ع۔ (چھٹن سے) اس وقت ایک معشوق دیکھنے مین آیا ہے واللہ عجب حسن خداداد پایا ہے۔

چھٹن۔ مین دیکھ چکا ہون معشوق گلعذار ہے یا شان قدرت کر گار ہے

ع۔ اللہ اکبر سے معے سینے پر پھولون کی برچھیان کیا جوبن

دکھاتی ہین اور کانون کی بجلیان دل پر بجلی گراتی ہین ۔

تار سنبل سے نہین جبہ ہی کم کاک سر مو	بیڑیجنون کی ہین شانہ نہین کہ صنم کے گیسو
عشق پیچان ہی کہ بکاکل پیچان پیچ	رگ گل سلف کو باندھا تو نہ گیا خوشبو

باغبان ہوگیا مست تو گلچین بیہوش
ہوگئے مرغ ہوا رہگیا صیاد خموش

چھٹن ۔ یار آج کسی طرح باغ مین بلواؤ تو جانین ۔

وکیل ۔ بھلا یہ کیونکر ممکن ہی ۔ امر محال ہی ۔

ع ۔ جی نہین حضرت امر محال نہین ہی ۔

چھٹن ۔ محال تو ضرور ہی ۔ مگر تم کوشش کرو تو ممکن ہی ۔

ع ۔ پھر کرون ہی کوشش ۔ یہی مرضی ہی حضور کی ۔

چھٹن ۔ واللہ بڑا لطف ہو ۔ مگر ہمکو اسکا یقین نہین آتا ۔ بڑی ٹیڑھی کھیر ہی واللہ ۔ آسان امر نہین ہی ۔

ع ۔ اجی تم کو اس سے کیا بحث ہی صاحب ۔ دیکھتے تو جاؤ ۔

محمد عسکری نے ممن کو بلاکر کان مین کچھ کہا ۔ ممن نے کہا ۔ بہت خوب حضور ۔ ابھی ابھی بندوبست کرتا ہون ۔ حضور کا نام سنکر ساری دنیا کو چھوڑ دیگی ۔

ممن نے خدا جانے کیا پٹی پڑھادی کہ عباسی و رئیس ہین پنچ چل گئی ۔

رئیس ۔ تمھاری یہ کمینڈ کی باتین ہمین پسند نہین آتین ۔

عباسی ۔ اے تو نہین بھاتین تو نہ بھائین چلو چھٹی ہوئی ۔

رئیس ۔ اس دو دن کے حسن پر یہ گھمنڈ ۔ !!!

آپ اس حسن جوانی پہ عبث ہین مغرور
صاف ہو جائیگا دو روز مین جوبن کافور
جسکا دم بھرتی ہی تو ہو وہی تجھ سے بیزار
آج سے دم مین ترے آئے نہ کوئی زنہار

عباسی ۔ بسم اللہ ۔ مابخیر و شما بہ سلامت ۔

رئیس ۔ تم بے مروتون سے خدا سمجھے ۔

عباسی ۔ چمار کے کوسے کہین بیل مرتا ہی ۔

رئیس ۔ چند ہی روز مین لنگوٹی نہ بندھ جائے تو سہی ۔

عباسی ۔ لنگوٹی بندھے تمھارے ہوتون سوتون کے ۔

اتنے مین ایک سفید پوش نے رئیس کو للکارا اور کہا عجب بے حیت آدمی ہو ۔ تمکو آج آنا ہی کیا فرض تھا ۔

عباسی اپنی مہری پیاری کو لیکر فنس پر سوار ہوئی اور چلدی ۔ ادھر نواب چھٹن صاحب اور محمد عسکری اور وکیل مین باتین ہونے لگین ۔

ع ۔ کیون صاحب کچھ دیکھا آپنے تسخیر اسے کہتے ہین ۔

وکیل ۔ واللہ مجھے اس وقت حیرت ہی ۔ بڑا ہی کام کیا ۔ خدا جانے کیا پٹی پڑھادی ۔

ع ۔ یہ یارون کے چلتے ہین ۔ بائین ہاتھ کے کرتب ۔

ممن تو بی عباسی کی فنس کے ساتھ ہولیے اور نواب محمد عسکری اور نواب چھٹن صاحب گاڑی پر سوار ہو کر چلے کہ چلکر باغ مین اُس صنم شوخ و شنگ سے ملین اور لطف صحبت اُٹھائین ۔ درگاہ کے باہر قدم رکھا ہی تھا کہ کیا دیکھتے ہین ایک مشعل روشن ہی اور تین چار سفید پوش رؤسا و کرام ایک عورت کو ساتھ لیے ہوے چلے آتے ہین ۔

وکیل ۔ آپ کے شہر مین یہ بڑی خراب رسم ہی ۔

چھٹن ۔ ہان ہی تو بالکل تہذیب کے خلاف مگر طبیعت

وکیل ۔ محض بدتہذیبی !۔ ع ۔

عیب بھی کرنے کو ہنر چاہیے

چھٹن ۔ ہمکو آپکی راے سے اتفاق ہی ۔ واقعی یہ بڑی شرم کی بات ہی کسی کے ساتھ سر بازار نکلنا اور مشعل روشن یہ کونسی حیثیت ہی

ع ۔ اسمین عیب کیا ہی صاحب ۔ یہ تو عین ریاست ہی ۔

وکیل ۔ آپ تو غضب کرتے ہین جناب نواب صاحب

ع ۔ حضرت ہم تو اس بھونڈی تہذیب کے قائل ہین ۔

وکیل۔ یہان اب تہذیب تو اسی مین لگئی ہی کہ زنان بازاری
کے ساتھ گلی کوچون مین مارا مارا پھرے۔
ع۔ مارا مارا پھرنا کیا معنی اس ٹھسّے سے باہر نکلنا رئیسون امیرون
کا کام ہی۔ یا لکھپون ٹھکر گدون کا۔ دوچار خدمتگار ہمراہ رکاب
ہین دو ایک رفیق ساتھ ہین۔ مصاحب ہین متعلق ہی۔
اور ایک محبوبہ حسینہ ہی۔ بھلا کیسی کو نصیب ہو سکتی ہین باتین
اور ان باتون کو حضور بدتہذیبی قرار دیتے ہین۔ شان خدا۔
چھٹن۔ بھائی صاحب ہی تو بدتہذیبی ضرور۔ چاہے آپ
نہ مانین۔
ع۔ خیر جناب آپ اپنی رہنے دیجیے۔ ۵

حضرت ناصح گر آئین دیدہ و دل فرش راہ
پر کوئی اتنا تو سمجھا دو کہ سمجھائینگے کیا

وکیل یہان پر ہم بھی قائل ہوگئے جناب نواب صاحب
ع۔ (مسکرا کر) اجی آپ ابھی دیکھیں کہان کہان قائل
ہوتے ہین۔
وکیل۔ یہ ہمنے اسی شہر مین رسم دیکھی ہی۔
ع۔ کیا اور کہین بھی آدمی بستے ہین سوائے لکھنؤ کے۔
وکیل۔ جی نہین اور تو سب کہین جانور بستے ہین۔
چھٹن۔ ایک بات تو ہی لکھنؤ کا سا علم و فضل اور تو
کہین نہین ہی۔ بیت العلوم لکھنؤ مشہور رہی ۵

دعوی زبان کا لکھنؤ والون کے سامنے
اظہار بوے مشک غزالون کے سامنے

اہل لکھنؤ سے دعوائے زباندانی! اہو تیری قدرت ۵

بت کرین آرزو خدائی کی	شان ہی تیری کبریائی کی

وکیل۔ اس سے تو ہمین بھی اتفاق ہی۔ واقعی ایسا ہی ہی
ع۔ آپ منصف مزاج آدمی ہین جناب وکیل صاحب
چھٹن۔ پڑھے لکھے عالم و فاضل لائق و فائق آدمی ہین

وکیل۔ مجھے اس شہر کی گفتگو اور بول چال بہت پسند ہی۔
ع۔ آپ نے یہان کے مشاعرے نہین دیکھے ہین۔
وکیل۔ جی نہین دیکھے۔ آجتک اتفاق نہین ہوا۔
ع۔ اب کیا شاہی کے عہد مین قابل دید تھے۔
وکیل۔ آپ تو تب بہت ہی کم سن ہونگے۔
ع۔ مجھے تو ہوش نہین ہی مگر لوگون کی زبانی سُنا ہی۔
چھٹن۔ اب شاعر کون ہی استادی تو منشی اسیر صاحب کے
دم سے باقی تھی وہ تو اُنکے مرتے ہی مٹ گئی۔ قدر بھی جہان
شاعر تھا۔ اب ہی کون۔ ہان منشی صاحب کے خاندان کو خدا سلامت
رکھے اُنکے فرزند اکبر جناب مرحمت الدولہ بہادر الملک منشی
غضنفر علی خان بہادر المتخلص بہ حکیم اور جناب افضل الدولہ
منشی افضل علی خان بہادر فضل ابن اصغر کے آج جھنڈے
گڑے ہوے ہین اور جناب منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی لکھنوی
کا کلام واقعی جواہر نثار ہی۔ منشی امیر صاحب ارشد تلامذہ
حضرت اسیر مبرور مین سے ہین۔ ۶

دعوی زبان کا لکھنؤ والون کے سامنے

یہ شعر بھی امیر ہی صاحب کا ہی۔
وکیل۔ شعراے لکھنؤ کے تو ہم بھی قائل ہین۔
چھٹن۔ ساری خدائی قائل ہی آپ پر کیا فرض ہی۔
ع۔ صبا اور وزیر اور آتش اور ناسخ کہان پائیے
وکیل۔ ہمکو آتش کا کلام سب سے زیادہ پسند ہی۔
ع۔ ہاے کیا کلام معجز نظام ہی۔ ۵

مگر اسکو فریب نرگس مستانہ آتا ہے
اُلٹتی ہین صفین گردش مین جب پیمانہ آتا ہے

چھٹن۔ کیا بول چال اور کیا روزمرہ ہی۔
ع۔ خواجہ صاحب کی زباندانی اور سلاست
تو مشہور رہی۔

چھٹن

چھٹن - زبان اُردو کو اُنھون ہی نے صاف کیا ہے ۔

طالب دنیا کی کرکے زن مریدی ہو نہین سکتی
خیال آبروے ہمت مردانہ آتا ہے

ع - اور سلاست کے ساتھ ہی شان بھی ہے ۔

وکیل - لکھنؤ اور اہل لکھنؤ کا کیا کہنا ۔

اتنے مین ایک فنس ملی - وکیل نے کہا خدا جانے یہ کس ماہرو کی سواری جاتی ہے چھٹن صاحب نے مسکرا کر جواب دیا جس پری پیکر کی سواری جاتی ہے اُسکو آپ ابھی ابھی دیکھینگے اور ابھی ابھی دیکھ بھی چکے ہین - وکیل سمجھ گئے کہ بی عباسی ہی ہین - الغرض گاڑی باغ مین داخل ہوئی مگر سب کی آنکھین باغ کے پھاٹک ہی کیجانب تھیں باغ مین اس غرض سے گئے تھے کہ تخلیے مین سفر کوہ نینی تال کی نسبت مشورہ ہوگا گویا نینی تال کا سفر جر ثقیل تھا - اپنے نزدیک لندن کا سفر کرتے تھے بلکہ لندن کے سفر مین بھی لوگون کو اسقدر پس و پیش نہین ہوتا جسقدر محمد عسکری کو اس دس قدم کے سفر مین پس و پیش تھا مگر مشورۂ سفر درکنار رہا بی عباسی کی چاہ نے سب بھلا دیا - اب نینی تال کا کسی کو ذرا بھی خیال نہ تھا - فنس کے آنے مین دیر ہوئی تو طرح طرح کے خیال دل مین پیدا ہوے - چھٹن صاحب نے کہا بھئی بڑی دیر ہوئی خیریت تو ہے - محمد عسکری بولے اب تو ہمارے دل مین بھی کھٹکا پیدا ہوا کہ دال مین کچھ کالا کالا ضرور ہے - وکیل صاحب نے کہا ابھی اسی جگہ پر تو فنس ملی تھی - خدمتگار نے عرض کیا کہ حضور دو گھڑی رکے ہین فنس و گاڑی کا بھلا کیا مقابلہ ہوسکتا ہے آتے آتے آئیگی - کچھ گاڑی تھوڑا ہی ہے کہ گھوڑے ہوا ہو گئے

ع - نہین بھئی پھر بھی دیر ہوئی - دس منٹ کی راہ ہے ۔

چھٹن - اور ہمکو یہان آئے ہوے کوئی آدھا گھنٹہ ہوا ہوگا

وکیل - (گھڑی دیکھکر) ۱۸ منٹ ہوے جناب ۔

اتنے مین روشنی نظر آئی اور سب کو یقین ہو گیا کہ فنس آتی ہے دو منٹ کے عرصے مین فنس باغ کے پھاٹک مین داخل ہوئی اور بی عباسی بصد زیب و تجمل اُترین اور پائنچے سنبھالتی ہوئی اُس روش کی جانب چلین جہان یہ سب انکے انتظار مین کھڑے تھے اسوقت بی عباسی کی چال قابل دید تھی یہی معلوم ہوتا تھا کہ مُرلا بن مین پر کھولکے رقص کرنے والا ہے ۔

ع - ایسی مست چال دیکھی نہ سُنی - شان خدا ہے ۔

عباسی - شان کردگار تو ہم لوگ ہین ہی ۔

وکیل - اُسکے سب بندے تم پر لوٹا ہین ۔

عباسی - خیر سے آپ بھی ہمارے چاہنے والے ہوے - ع

اب تو سودا بھی ہمارے چاہنے والے ہوے

آپ کا دولتخانہ کہان ہے ۔

وکیل - ہمارا دولتخانہ - وہ - ہمارا ۔

عباسی - (قہقہہ لگاکر) ہتے تیجے ہتے ۔

وکیل - کیا (ہکا بکا ہو کر) ہتے کا ہے کے ۔

راوی - اس فقرے پر سب کھلکھلا کے ہنس پڑے ۔

عباسی - اللہ جانتا ہے لکھنؤ کو بھی خدا نے وہ شرف دیا ہے کہ روے زمین پر اس شہر کا ثانی دوسرا شہر نہین ہے - ع

جام جم پر تف نہین کرتے گداے لکھنؤ

وکیل - جی ہان اور ہم دیہاتی ہین شاید ۔

عباسی - مناصاحب خاص الخاص شہر کے لوگ ہو - وہ تو حضور کی قطع ہی کہے دیتی ہے ۔

وکیل - آپ کی آنکھین کیسی ہین جیسے بجو ۔

عباسی - اور آپ کی قطع مبارک جیسے مگرمچھ ۔

اس فقرے پر محمد عسکری اور چھٹن صاحب اور رفقا اس قدر ہنسے کہ پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے اور لوٹنے لگے - وکیل صاحب کی قطع بالکل مگرمچھ کی سی تھی وہ پھبتی

ہوئی کہ چھاگئی - اور وہ خود بھی بہت ہی چھپے -

ع - اتنی دیر مین یہ ایک فقرا ہوا ہی -

عباسی - ای انپر تو پھبتی کہنا ہی گناہ ہی -

چھٹن - یہ کاہے سے انھون نے کیا گناہ کیا ہی -

عباسی بھینس کے آگے بین بجائے بھینس کھڑی پگرائے -

وکیل - تو ہمکو یہ بالکل ہی بیوقوف سمجھتی ہین -

عباسی - ای توبہ آپکے دشمن بیوقوف -

وکیل - لکھنؤ کی تعریف بہت سنتے تھے مگر جیسا سنتے تھے -

عباسی - ویسا پایا نہین - اسمین کیا فرق ہی -

وکیل - نہین اس سے بڑھ کر پایا -

چھٹن - بی عباسی صاحب بڑے زور مارنے پڑے جب اس وقت آپ کے دیدار نصیب ہوے اتنا آپ ہم غریبون سے کھنچی کھنچی رہتی ہین آخر اسکا سبب تو بتاؤ اگر کوئی قصور ہوا ہو تو امیدوار ہون کہ معاف فرمائیے - آپکی سرد مہری تو ستم ڈھاتی ہی اور ہمکو دیکھیے کہ ادھر آپ کو دیکھا اور جان نکل گئی -

عباسی - چہ خوش - تو ہمین بھی آپ نے ملک الموت کا ثانی مقرر کیا -

ع - یہ بھی بے تکے آدمی ہین - ارے نادان انکا کام جلانا ہی یا قتل کرنا - یہ تو مسیحائی کا دم بھرتی ہین ؎

تو بروی گل کلمان صلح و جفا نیز کنند
غنچہ سازند دل و کار صبا نیز کنند

چھٹن - خدا کی قدرت - آپ اور ہم سے منھ آئین

عباسی - اللہ اللہ بڑا غرور ہی آپ کو -

چھٹن - کیا مجال تمھارے مقابل مین ؎

حور سے بڑھ کے ہی اس شوخ مین نازک بدنی
گل سے رخسار لب لعل مین لعل یمنی

عباسی - یہ میری شان مین فرمایا آپ نے - بندگی

وکیل - مین نے آجتک اس چھل بل کی عورت ہی نہین دیکھی چھلاوا ہی - انسان کاہے کو ہی -

عباسی - بندگی - یہ آپکی قدردانی ہی -

چھٹن - بھئی کس لطف کی رات ہی اور شب ماہ نے اور بھی جوبن دونا کر دیا باغ اور چاندنی اور احباب موافق اور معشوق پاس اس سے بڑھ کر اور کیا لطف ہی اور پھر معشوق بھی ایک طرار اور باغ و بہار ؎

باغمین ہی گل تر سے معطر ہی دماغ
لالہ رویون سے دل لالہ پہ ہی رشک کا داغ
ہی کنارِ چرخ ثوابت ہی کواکب مین چراغ
باغ رضوان سے بھی بڑھکر کہین یہ باغ

چاندنی رات مین ہی چاندنی کا فرش تمام
ماہتابی کے مقابل ہی قمر بھی لب بام

عباسی اسکے آگے کا بند نہ کہا تو صحبت بے لطف ہی -

چھٹن - وہ آپ فرمایئے مجھے نہین یاد ہی -

عباسی - لطف تو سارا اسی مین ہی ؎

رونق بزم تھا دور مئے ناب انگور
اختلاط ایک سے تھا ایک کو عیش و سرور
کوئی مدہوش تھا نشے مین تھا کوئی مخمور
ایک ہی رنگ زمین خاموش سنی مینھی تھی دور

بت کی صورت تھا مگر آفت جان ہو سکتا
دل تھا ڈوبا ہوا کچھ ہوش نہ تھے اسکے بجا

چشم نرگس صحرا مین ٹھٹکتی تھی محو بہار
سبزہ خط رخ غلمان تھا تو طوبی اشجار
چہچہے کرتے تھے سر شاخ پہ مرغان ہزار
خضر سکے لکو بہا لیگئی موج انہار

شور گلبانگ ہوا اور صدائے قلقل
دل بلبل پہ ادھر شور نمک خندۂ گل

وکیل اور چھٹن صاحب اور محمد عسکری بھڑک گئے کہ کس نازک آوازی سے

یہ بند ادا کیے ہین۔

ع - کیا شراب خواری کا شوق ہی معلوم ہوتا ہی۔

عباسی - اہی توبہ آپ کا کدھر خیال ہی۔

ع - نہین ہم سمجھ گئے - ہی کچھ شوق -

چھٹن - اچھا پھر ہی تو کیا آپکا اجارہ ہی۔

وکیل - اب تو سب پیتے ہین فی صدی شاید دو چار بچ گئے ہون ورنہ رسم عام ہی۔ ہمارے شہر مین بھی یہی حال ہی

چھٹن - اجی اب سب کہین یہی رنگ ہی۔

وکیل - جی اور کیا۔

اس گلزار طرب بار اور باغ سراپا بہار مین معشوقۂ زرین کمر ماہ سیما صنم جادو نگاہ حور لقا کی عالم فریبیون اور سحر طرازیون نے عجب رنگ اثر جمایا۔ زلف چلیپا نے حاضرین کو دام گیسو مین پھنسایا تو رخ انور کی جھلک نے تجلی کوہ طور کا عالم دکھایا۔ رخسار تابان پر انگریزی عطر بیز پوڈر نے وہ کام کیا جو کندن پر مینا اور سونے پر سہاگا کرتا ہی۔ چشم فتان ایکسا تو یون ہی سحر بابل کو مات کرتی تھی سرمے کی تحریر نے اور بھی ستم ڈھایا گویا کسی مخمور کے ہاتھ مین خنجر بران دیدیا۔ نواب چھٹن صاحب نے کہا اسوقت ہم اپنے طالع فرخ پر جسقدر ناز کرین می زیبد۔ ع

بتان سیمبر کا وصل دنیا مین غنیمت ہی
یہ وہ دولت نہین جو چھوڑ دینے زاہد کے ایمان پر

عباسی - پھر ہمکو اپنے حسن پر ناز کرنا تنکسد نہو -

چھٹن - اجی حضرت ع

بے فیض اگر یوسف ثانی ہی تو کیا ہے

یہی ناز دولت حسن شباب پر ۔ خدا اگر کسیکا بھلا ہو تو جانیے
سنتے ہین مدتونسے مسیح زبان ہین ۔ کچھ اپنے درد دل کی دوا ہو تو جانیے

ع - ہمتو - ان سنگدل بتون کے جور سہتے سہتے تھک گئے۔

عباسی - اہی حضور ع

عشق کے صدمے اٹھانے کو جگر بھی چاہیے
جور بتان مین شکر خدا ہو تو جانیے
دفت قضا نماز ادا ہو تو جانیے

وکیل - باہر کے ارباب نشاط مین یہ بات کہان -

ع - لاحول ولا قوۃ !!! منزلون دور -

وکیل - اور شین قاف کیسا درست ہی -

چھٹن - حضرت یہ لکھنؤ ہی جہان کا چوپا چوپا زباندان ہی -

وکیل - اسمین کیا شک ہی۔ لکھنؤ کی زباندانی مین کیا فرق ہی واقعی عجب دلکش شہر ہی -

ع - اب تو گیا گذرا ہی۔ اب لکھنؤ مین کیا ہی -

عباسی - ہاتھی لٹیگا تو کہانتک لٹیگا - ع

خدا آباد رکھے لکھنؤ کو پھر غنیمت ہے
نظر کوئی نہ کوئی اچھی صورت آہی جاتی ہی

ع - اس صورت سے ہم درگذرے۔ ع

ان بتون سے سوائے نقصان کے ۔ خاک بھی ہم کو فائدہ نہوا

عباسی - فائدہ کیا کوئی پرچون کی دکان رکھی تھی -

وکیل - کسقدر حاضر جواب ہین آپ - ماشاء اللہ !!!

ع - کیون نہو - ع

حاضر جواب تیز طبیعت زبان دراز

عباسی - زبان درازی سے تو حضور اللہ نے ہمکو محفوظ رکھا ابھی تک ہم زبان درازی سے بچے ہوے ہین۔ اور اللہ بچایے

وکیل - آپ واقعی بڑی خوش تقریر ہین -

ع - اور وہ جنکے پاس آپ تشریف رکھتی تھین انسے کیون بگڑ گئین بیشتر تو آپ سے اور انسے بڑا تپاک تھا ان لوگون کا بھی کوئی اعتبار نہین ہی آپ کی طرف کچھ ذرا زیادہ رجوع معلوم ہوتی ہین وکیل صاحب -

وکیل۔ جی بجا ارشاد ہوا۔ بندہ ایسا ہی ہے۔

ان بتون کو ہم فقیرون سے بھلا کیا کام ہے
یہ تو طالب زر کے ہین اور یہان خدا کا نام ہے

ہم غریب آدمی بھلا اسقدر۔

راوی۔ (اسقدر) کا لفظ کہکر وکیل صاحب خاموش ہو گئے

چھٹن۔ این! آپ کو تو جیسے سکتہ سا ہو گیا۔

ع۔ آئینہ رو کے سامنے سکتا کیا خوب۔ یہ بھی لطیفہ ہے

چھٹن۔ آپ تو سکندر طالع ہین۔

ع۔ مرزا دبیر صاحب مبرور کے صاحبزادے میان اوج نے اپنے پدر بزرگوار کی وفات کی نسبت کیا اچھی رباعی فرمائی ہے ؎

افسوس دبیر نکتہ پرور نہ رہا
روشن ہے کلام کی بقا سے اُنکی اوج
وہ قدر فزاے اہل جوہر نہ رہا
آئینہ رہا مگر سکندر نہ رہا

چھٹن۔ سبحان اللہ!!! روشن کا لفظ آئینے کے کسقدر موزون ہے

ع۔ بڑے باکمال لوگ ہین صاحب عجب دلکش کلام ہے سبحان اللہ

عباسی۔ (بہ لحن داؤدی) ؎

خدا اسپر کرے تو سو دادے تری زلف پریشان کا
جو آنکھین ہون تو نظارہ ہو ایسے سنبلستان کا

ع۔ ہاے کیا دردانگیز آواز پائی ہے۔ واہ واہ سبحان اللہ

عباسی۔ بندگی عرض ہے (مسکراکر) مگر غطائیون کی تعریف ہی کیا

ع۔ واللہ کیا خوب قدردانی آپ نے کی ہے ماشاء اللہ۔

عباسی۔ آپکی تو تعریف ہی فضول ہے۔

ع۔ بندگی۔ ہم تو آپ کی اس قدردانی کے قائل ہین ماشاء اللہ کتنا خوب آپ سمجھتی ہین آپ کے اس فہم کے صدقے۔ ع ؎

بربن عقل و دانش الخ

عباسی۔ مین بے سمجھے تو بات ہی نہین کہتی نواب صاحب

نواب چھٹن صاحب نے اُس معشوق زرین کمر سے دریافت کیا کہ تم بیوفا بتون کو مردون کی کون بات سب سے زیادہ پسند آتی ہے اُسنے مسکراکر جواب دیا پہلے تو یہ پوچھیے کہ مردون کی کونسی بات ناپسند ہے سب سے زیادہ کون بات بُری معلوم ہوتی ہے۔ تو مین جواب دون کہ سب سے زیادہ ہمکو وہ آدمی بُرا معلوم ہوتا ہے جو گھر مین گھسا رہتا ہے جب دیکھیے داخل دفتر۔ جورو کی بغل مین دن رات بیٹھے ہین محلسرا سے باہر نکلنے کا نام ہی نہین لیتے۔

محمد عسکری اور وکیل اس معمے کو نہین سمجھے مگر چھٹن صاحب دل مین بہت جھینپے کیونکہ یہ فقرہ عباسی نے انھین پر چست کیا تھا انکو اپنی بیوی سے کمال عشق تھا اور اکثر اوقات محلسرا مین بیوی کے پاس بیٹھے رہتے تھے۔ عباسی کو اس سے نفرت ہوا ہی چاہے۔

اس قسم کی عورتین بھلا یہ کب چاہینگی کہ رئیس زادون کو منکوحہ بیوی کی طرف میل ہو۔ انکی تو دلی خواہش ہوتی ہے کہ میان بیوی مین کھٹ پٹ ہو انکے آشنا اور اُسکی بیوی مین دم بھر نہ بنے

نواب چھٹن صاحب ایک حسین اور خوبرو اور نوعمر دولتمند رئیس زادے تھے اور سخاوت و مروت علم مین مشہور آفاق مگر بیوی سے اسقدر عشق تھا کہ کبھی کسی عورت کی جانب آنکھ اُٹھاکے نہین دیکھتے تھے عباسی انکی فیاضی و جود و کرم کا حال بخوبی سُن چکی تھی ایک روز جب اُنھون نے عباسی کو صرف دل لگی مذاق ہنسنے بولنے کے لیے بلوایا تو وہ سوچی کہ یہ اچھا موقع ملا ہے کہ انکو پھانسون ایسی چڑیا ہاتھ سے نہ جانے پائے۔ شب کو نواب چھٹن صاحب حسب معمول نو بجے تک باہر بیٹھے اور گپ شپ دل لگی مذاق مین مصروف رہے نو بجے کے بعد خدمتگار کو حکم دیا کہ بی عباسی کے کہارون کو حکم دو کہ تیار ہون۔ عباسی بولی۔ کیون کہارون کو تیار ہوتے کیا دیر لگتی ہے کیا یہ کوئی گاڑی ہے کہ باہر نکالتے اور جوتتے اور گھوڑون کے

لانے میں آدھا گھنٹا صرف ہوگا نواب چھٹن صاحب نے سادہ دلی سے
کہا ہمیں اس وقت نیند آتی ہے آنکھیں جھکی پڑتی ہیں! اسپر انکے
ایک دوست نے دل لگی میں جواب دیا میان نیند کا تو خیر بہانہ ہی
بہانہ ہے مگر اصل میں ڈر اور خوف بھی کیا بری چیز ہے خدا نکرے
کہ کسی پر بیوی غالب آجائے۔ نواب صاحب مسکرانے لگے
کہا خیر آپکی بلا سے ہم زن مرید ہی سہی آپ بڑے مرد سے بنے
ہیں بچپنے سے میری عادت میں داخل ہے کہ شب ۹ بجے
سے سو رہتا ہوں اور تڑکے منہ اندھیرے اٹھتا ہوں خلاف
عادت اگر بارہ بجے یا ایک بجے سوؤں تو طبیعت میں حرج واقع ہو
یا نہو فرمائیے ضرور ہو پھر ایسے کام کرنے سے کیا فائدہ جس سے صریح
نقصان متصور ہے بھلا ہمیں کوسی جوانمردی ہے کہ جو
ہونے کی اور ہنس کے بات
چوکنے والی تھی۔
عباسی۔
۶
نہیں ہوتے برسوں بیوی سے بات چیت ندارد
مہینوں گذر گئے وہ انکی صورت اور انکا
یہ کوہ
عبا
ای ہے
بس
ا

اس زن مریدی والے شہدے نے سب کو بھڑکا دیا وکیل
نے بی عباسی کی ذہانت اور حاضر جوابی کی بڑی تعریف کی اور
کہا خوبان لکھنؤ کی طراری اور روزمرے کی جو تعریف سنی
تھی اُس سے بدرجہا زیادہ پایا۔ ؎

می شنیدم کہ راحت جانی
چون بدیدم ہزار چندانی

محمد عسکری نے بھی تعریف کے پُل باندہ دیے اسوقت
آپنے بڑا ہی محظوظ کیا بی عباسی جان۔ وہ بولین مین کس قابل ہون
یہ آپ سب لوگون کے فیضان صحبت کا اثر ہے کہ خیر اس قابل ہو گئی
ہون کہ چار بھلے مانسون مین بیٹھ سکون۔ ورنہ میں تم کہ مین دا ہم
حضرت صاحب کا دم غنیمت ہے۔ اللہ انکو جرات دے درج
بڑا دل بہل گیا لیکن اب تو نو کا عمل ہے پیسلسلہ
ہونے لگے۔ ہم تو خیر خواہ

طبے۔
سے کہا آپنے وہ
کے ساتھ

کہا ہے
ہیرا ہے
ایسا ہے۔
کہا ہے

ع۔ عباسی بھی کتنی مجیبتی معشوق ہین واللہ کیون حضرتا۔
وکیل۔ اسمین تو شک نہین۔ اور صاحب تمیز وخوش چلن۔
چھٹن۔ خاک۔ بد قطع۔ بھدی۔ ہرجائی۔ زبان دراز عقل کی دشمن۔

بیگم صاحب پر محمد عسکری کا اقتدار ادھر ناز ادھر نیاز

ادھر تو عباسی نواب چھٹن صاحب پر آوازے کستی تھی کہ زن مرید ہین۔ جورو کے غلام کے غلام کے چولام ہین۔ دن آ گھر مین گھسے رہتے ہین۔ بیوی کا نام سُنکے کانپ اُٹھتے ہین۔ تھرا جاتے ہین۔ اور محمد عسکری اور وکیل وغیرہ قہقہے لگاتے تھے اور ادھر محلسرا مین بیگم صاحب کی عجب کیفیت تھی اُنسے کسی نے جاکے جڑدی کہ نواب صاحب باغ مین گلچھرے اُڑاتے ہین اور کئی لولیان شوخ وشنگ رشک پری سرخان فرنگ بلوائی گئی ہین جھولے پڑے ہین مل ملکے جھولتے ہین عشق کے پینگ بڑھے ہوے ہین۔ یہ سُنکر بیگم صاحب جھلا اُٹھین اور دل ہی دل مین بُرا بھلا کہنے لگین۔ مہری نے کہا حضور کچھ دن کے لیے یہ عادت چھوٹ گئی تھی۔ رئیسون کی طبیعت کا کچھ ٹھکانا نہین ہے اُنکے قول کا اعتبار نہ فعل کا اور اصل مین پوچھیے تو عادت تو کوئی بھی نہین چھوڑی تھی۔ شاہ چھیڑا کی گلی روز پہونچتے تھے۔ ہان آپکے کہنے سُننے سے اتنا ہو گیا تھا کہ چھاتی پر کودون نہین دلتے تھے۔

ب۔ (بیگم) اور وہ اب کیونکر کہین تو مین کیا بنا لونگی بھلا۔
م۔ (مہری) ای حضور توبہ کیجیے عورت کا کیا بس ہے۔
ب۔ مگر مجھے کیسے تپے تپے کی خبر پہونچتی ہے۔
م۔ حضور یہ سارا فساد اس موئے ممن کا ہے۔
ب۔ اسکا جنازہ نکلے موئے کا تو مین خوش ہون۔
م۔ حضور اس کام کا انجام بد ہے۔ دیکھ لیجیے گا۔

ب۔ ارے ان موے خوشامد خورون کو کوسنے سے بھی کچھ نہین ہوتا۔ بیحیا کی بلا دور۔ کوسنے سے اور پنپتے ہین۔
م۔ سنا دہان نواب چھٹن صاحب بھی گئے ہین اور کسی کو ساتھ لے گئے ہین۔
ب۔ چھٹن صاحب لٹاؤ نہین ہین۔ ہین فیاض مگر ایک قرینے کے ساتھ۔
م۔ ادھر اُدھر جانے آنے اور کسبیاؤن کی پرورش کرنے کا مرض وہ نہین پالتے۔
ب۔ اور نیعر سے تمھارے سرکار۔ انکو تو چاہیے۔
م۔ ای حضور قارون کی سلطنت ہو تو یہ اُنھین لچون کو دم کے دم مین بخش دین۔
ب۔ آنے تو دو تم۔ مین ہون اور وہ ہین۔
م۔ ہان ہوگی خوب۔ مین تو سمجھی ہوئی ہون۔

اتنے مین مہری کو کسی نے باہر سے پکارا مہری تنتناتی ہوئی گئی اور وہان سے آنکر مسکرا کے کہا کہ حضور باغ مین تو بڑے قہقہے پڑ رہے ہین۔ بڑی چہل پہل ہے۔ ابھی مالی باغ سے آیا ہے وہ کہتا ہے کہ بڑی دھماچوکڑی مچ رہی ہے۔ اور ہمارے سرکار کنھیا بنے ہوے بیٹھے ہین۔ کہتا تھا کہ شاید دو تین دن کا پڑاؤ ہے خوب ہی دھما چوکڑی مچیگی۔ بیگم صاحب نے کہا ہمین افسوس ہے کہ انھین کھیل کود کی باتون مین یہ اپنا وقت ضائع کرتے ہین اور نہ ریاست کو دیکھتے ہین نہ کاغذ دیکھتے ہین۔ نہ گھر کا بندوبست کرتے ہین کارندے سب لوٹے لیتے ہین۔ کوئی دیکھنے بھالنے والا ہی نہین ہے۔ ایک کارندہ بھی خیر خواہ ہوتا تو خیر۔ یہان تو جو ہے لوٹنے کھسوٹنے والا ہے۔ پھر بھلا جاگیر مین ترقی کیونکر ہو۔ مین سوچتی ہون کہ آخر یہ کھیوا کیونکر پار ہوگا۔ یہ ہوگا کیا۔ اس طرح کی خبر رئیسون مین ریاست کہتاک رہیگی۔ بڑی تباہی نصیب دشمنان ہونیوالی ہے مگر کیا کرون

میرا اسمین کیا بس ہے کوئی لاکھ کہے صلاح دے وہ اس کان سے
سنتے ہین اُس کان سے اُڑا دیتے ہین - اسکا کیا علاج ہے -
مالی نے تو صرف اسیقدر کہا تھا کہ باغ مین عباسی آئی ہے اور
کوئی ایک بجے تک اب وہان رہینگے مگر مہری نے شوخی سے
بیگم صاحب کی خوشامد مین آنکے یہ نمک مرچ لگایا کہ ابھی دو تین دن
قیام ہوگا اور کئی لولیان آئی ہین اور حسین و جوان بیگم صاحب کو تاب
کہان کہ یہ حال سنین اور خاموش ہو رہین - یہ اور عورتون کی طرح بر طرح
دینے والی نہ تھین - اور محمد عسکری بھی انکو بہت مانتے تھے لہذا اُنکی
شہ پانے سے یہ اور بھی شیر ہو گئی تھین اور حقیقت حال یون ہے کہ
بیگم صاحب کی فہمایش اور صلاح سے نواب محمد عسکری کا بڑا فائدہ
ہوتا - مگر وہ اُنکی صلاح کے مطابق چلتے ہی نہ تھے بلکہ اُنکی فہمایش پر
ہنستے تھے اور بعض اوقات بُرا مان جاتے تھے - لہذا اُنھون نے ہار کر
اور تھک کر کہنا ہی چھوڑ دیا تھا مگر کبھی کبھی جب یہ نواب صاحب کے
دھمکانے کے لیے روٹھ جاتی تھین تو نواب صاحب بمنت و سماجت
مناتے تھے اور بیگم صاحب کی بات پوری ہو جاتی تھی -

بیگم صاحب کو شک کی جگہ یقین کامل ہو گیا کہ نواب
محمد عسکری بھی تین چار روز تک باغ مین لولیان سے نقادرین [?] کے ساتھ
گلچھرے اُڑائینگے یہ شب کو کوئی دس بجے خالی پلنگ پر سو رہین اور نواب
صاحب کی بے اعتدالیون اور بیضابطگیون کی فکر مین نیند
آگئی خواب دیکھنے لگین کہ محمد عسکری باغ مین بیٹھے ہین وسط باغ مین
سنگ مرمر کا ایک خوش قطع اور خوشنما چبوترہ ہے اسپر چاندنی کا صاف
ستھرا فرش بچھا ہے - چو طرفہ چاندنی بکھری ہے اور نواب صاحب
کے ارد گرد پانچ چھ پری رخ پریزاد پیکر رشک معشوق تمکن ہین اور
دور بادۂ گلگون چل رہا ہے - سامنے کئی توڑے چنے ہوے
ہین - اور نواب صاحب کھنا کھن انعام دے رہے ہین
قریب تھا کہ یہ ایک ڈانٹ بتائین کہ دفعتہً ان کی آنکھ
کھل گئی تو کیا دیکھتی ہین کہ انکے گورے گورے
رخسارون پہ کوئی شخص ہاتھ پھیر رہا ہے اور موم بتی گل ہے
مارے خوف کے بدن تھر تھر کانپنے لگا رونگٹے کھڑے ہو گئے
تمام جسم لرزنے لگا - سوچین کہ یا الٰہی یہ کیا ماجرا ہے - پہلے تو
سمجھین کہ چور ہے خدا ہی خیر کرے - اس وقت یہان سب
سوتے ہین مین اکیلی کیا کرونگی - بولون تو دم فنا ہوتا ہے کہ ایسا
نہو گلا گھونٹ ڈالے پھر خیال آیا کہ اگر چور ہوتا تو اتنیک زیور پر
ہاتھ ڈالتا یہ چھلاوا ہے اس خیال سے اور بھی زیادہ پریشان
ہوئین اور چپکے چپکے زار زار رونے لگین کہ اتنے مین پھر ہاتھ
محسوس ہوا - تو کلیجہ دھک دھک کرنے لگا -

اتنے مین وہ ہاتھ بڑھا اور بیگم صاحب کے اُٹھانے کی کوشش
کی تب تو اُنھون نے غل مچانا شروع کیا مگر گھگھی بندھ گئی
اسپر کسی نے کہا (ارے توبہ - گھبراؤ نہین گھبراؤ نہین مین ہون)
بیگم صاحب کی جان مین جان آئی - کہا - واہ ایسی ہنسی سے ہم
در گذرے - تو بیجان نکلجاتی تو کیا ہوتا - اللہ جانتا ہے میری جان لب
پر آئی تھی - کلیجہ دھک دھک کرتا تھا اور جو دم نکلجاتا -
(اُف) نواب صاحب نے کہا - افوہ کسقدر پسینا آگیا
ہے توبہ - مجھے اسوقت یہ سوجھی کیا - مین سمجھتا تھا کہ تم سمجھ جاؤگی
مگر تم ہنکی تک نہین - ذرا کلبلائین تک نہین - مین سمجھا
سوتی ہو تب تو مین نے تمکو اُٹھایا - بیگم صاحب نے اُٹھکر
پیشخدمت کو بلایا ٹھنڈا ٹھنڈا پانی پیا - منھ دھویا -
کہا - اُف اب ذرا ذرا تسکین ہوتی چلی ہے - خدا کے واسطے
اب پھر ایسی حرکت نکرنا - یہ کب کی عداوت تمنے نکالی تھی
آج نواب صاحب کو سخت ملال ہوا کہ یہ مجھے بیٹھے بٹھائے
کیا سوجھی بیگم صاحب کی بڑی خوشامد اور منت سماجت کی -
اب سُنیے کہ گھر بھر مین کھلبلی مچ گئی - ماما پیشخدمت مہری دوڑی
یہ وہ سب دوڑ آئی ہین - کوئی پیشانی پر ہاتھ رکھتی ہے - کوئی تلوے
سہلاتی ہے ایک صندل گھسکے لائی - دوسری عطر سنگھانے لگی -

اب دسوخیت جتانے کے لیے خوشامد مین آکے ایک دوسری سے سبقت لیجانے کی کوشش کرنے لگی —

مہری - ای حضور یہ کیا ہوا کیا - توبہ توبہ —

بلبل بہشت مدت - جیسے ہی بیگم صاحب نے آواز دی - مین گھبرا کے اٹھی کہ بے وقت (وقت) سرکار کا بیدار ہونا بے سبب نہین ہی - کچھ نہ کچھ ضرور ہی —

ددا - اور تمھاری آواز سنکر مین چونک پڑی -

مہری - حضور اب ذری ذری آرام ہوتا چلا ہی -؟

بیگم - دل قابو مین نہین ہی - کلیجہ بلیون اچھلتا ہی —

ع - یہ سب ہماری حماقت کا نتیجہ ہی لا حول ولا قوۃ!

مہری - حضور نے کیا کیا خدا نخواستہ کیا کہدیا ایسا —

ع نہین خدا کی قسم کچھ نہین کہا مین کیا ایسا ظالم ہون

ب - اور مین اسوقت ایک خواب دیکھ رہی تھی - ؎

سحر بعین شکر خواب مین دیکھا خواب غریق بحر حیرت ہون اور عالم ہی	وہ خواب یوسف مصری کے خواب سے بڑھکر اسیکو گھیرے دریا مین جسطرح گرداب

بقائے ہستی عالم کا ہی بیان بہ نشاط کہ جیسے دیکھے کوئی عین تشنگی مین سراب

ع - یہ خواب ہی یا بحر طویل یا قصیدہ - اچھا خواب ہی —

ب - خواب کا حال بڑے جھگڑے کا ہی اور بیان وہم نہین

ع - ایسا کون خواب تھا ہم بھی تو سنین ذرا -

ب - بس بس چپکے ہی بیٹھے رہو صاحب - زبان نہ کھلواو بہت

ع - ہمنے کیا قصور کیا - خواب تم دیکھو - دھرے جائین ہم

ب - اس وقت طبیعت بے مزہ ہو تی تو سیر دیکھتے ..

ع - کیا سچ مچ کوئی بات ایسی ہوئی ہی - ہماری سمجھ مین نہین آتا کہ یہ ہی کیا - ؎

سمجھ ہی مین نہین آتی ہی کوئی بات ذوق اسکی کوئی بوجھے تو کیا بوجھے کوئی سمجھے تو کیا سمجھے

تم تو پہیلیان بجھواتی ہو -

ب - خوب تم سمجھتے ہو دل مین خوب سمجھتے ہو - یہ اڑان گھائیان اور ہمسے خدا کی شان!!! بھلا آخر اتنا تو سوچو کہ کیا مین دودھ پیتی لڑکی ہون —

ع - وہم کی دوا تو لقمان کے پاس بھی نہ تھی —

ب - جی بجا ہی - وہم کوئی اور کرتا ہوگا -

ع - اب اس سے بڑھکر وہم اور کیا ہوگا - بھلا کیا اسکا نام وہم نہین ہی - وہم اور کسے کہتے ہین —

ب - یہ باغ مین آج کیا دھما چوکڑی مچی تھی —

ع - لاحول ولا قوۃ!!! ہم تھے اور نواب چھٹن صاحب اور انکے ایک دوست اور بس —

ب - انکے سوا جو کوئی اور ہو تو اسکا جنازہ نکلے —

ع - کیون کوستی ہو بیگم یہ بڑی بری عادت ہی —

مہری - ای لو اور سنو - ای حضور اگر جھوٹ ہی تو میشن ا دکیدیا ہو تا نواب محمد عسکری صاحب کے دل مین خود چور تھا - بیگم صاحب نے جو عباسی کو کوسا تو انھون نے ظاہر مین رنج و ملال کا اظہار نہین کیا گر دل مین البتہ برا مانا کلیجے مین چوٹ لگی کیونکہ اس صنم پری پیکر رشک قمر کی اداے دلستان پر یہ ہزار جان سے عاشق اور اسکی شمع رخسار انور کے پروانہ تھے - بیگم صاحب کے خوش کرنے کے لیے کہا کہ خدا گواہ ہی وہان صرف چھٹن صاحب کی خاطر سے عباسی کو آنے کی اجازت دی تھی اور وہ بھی اس سبب سے کہ انکا باغ ہی اور انکے ایک دوست جو بالسن پلی مین وکیل ہین عباسی کو دیکھنا چاہتے تھے انکے اصرار سے بلانا پڑا مگر ہمکو اس قسم کی صحبت پسند نہین ہی اسکے آنے کے ساتھی چھٹن صاحب پر آوازہ کسنا شروع کیا کہ تم تو نرے مرید ہو دن رات دلہ ہی مین گھسے رہتے ہو جب دیکھو اجل دفتر نواب صاحب کہان ہین محل سرا مین کس شغل مین ہین بیگم صاحبہ کے پاس بیٹھے ہین

کیا کرتے ہین۔ وہ بناؤ کرتی ہین اور آئینہ دیکھتی ہین اور یہ انکو دیکھتے ہین۔

روٹھے کو منانا

محمد عسکری نے عمداً و قصداً بیگم صاحب کے چھیڑنے کی غرض سے یہ باتین کی تھین وہ سنتے ہی آگ بھبوکا ہوگئین کہا ان بیسواؤن پر علم بردار کا علم ٹوٹے اور الہی انہین سمجھے انھین کی بدولت صدہا ہزارہا گھر ملیٹ گئے جس گھر مین یہ گھسین اسکو ستیاناس کردیا انکے کاٹے کا منتر ہی نہین ہے انکا کالا منھ سے بولے نہ سر سے کھیلے۔ باتین تو سنو اگر کوئی بھلا مانس اپنے بال بچون لڑکے بالون مین بیٹھے تو نام دھرین گھر مین گھسے رہتے ہو اچھوتے مین بیٹھتے ہو۔ گھر سے باہر نکلنے کا نام نہین لیتے توُ انکا تو مطلب یہ ہے تا کہ گھر کی جورو کو مرد دھتا بتائے اور انکے گھر مین ہُن برستا رہے میر ابس چلے تو انکو کھڑے کھڑے چنوا دون یہ باتین تو کوئی سُنے جب دو چار ریلے بڑا لے دوست باہم ملکر بیٹھینگے اور ایک پڑا اڑے کسے جائینگے کہ جورو کے بندے آگئے بیوی کے غلام آئے۔ یہ دن رات گھر ہی مین گھسے رہتے ہین تو وہ خواہی نخواہی جھپیے گا۔

نواب صاحب نے کہا ہم تو صرف اسکے خواہان تھے کہ غزل سینن ہم تو گانے پر جان دیتے ہین ایک غزل اُسنے بڑے مزے سے گائی تھی۔ خدا سر دے تو سودا دے تری زلف پریشان کا۔

بیگم۔ ای یہ غزل ہے واہ ماشاء اللہ اچھی غزل ہے۔

ع۔ یہ غزل نہین ہے پھر کیا لاؤنی ہے یا ٹھمری۔ سِیا

ب۔ یہ غزل نہین ہے۔ یہ اگلے وقت کے بوڑھے چونچلے ہین غزل اسکو کہتے ہین۔ ؎

ناز کی کہتی ہے نسیمہ تو لگا مہندی دے	ناز کہتا ہے لگی میری بلا مہندی دے
اُنکو کیا شن خدا کے لیے ٹھیکی نہ کرے	کوئی دم اور تڑپنے کا مزا رہنے دے
دل لیا صبر لیا ہوش لیا جان ہی چھوڑ	کچھ تو گھر مین کراہی ورزدنا رہنے دے
اک کھٹک سی ہے مزے کو یہین رہنے دو	کوئی کانٹا کسی چھالے مین پڑا رہنے دے

سو چمن صدقے کیے دامن گلچین پہ امیر
ذکر پھولون کا یہان باد صبا رہنے دے

ع۔ کیا اچھا اور ستھرا کلام ہے امیر کا کلام مقبول انام ہے اور روزمرہ کتنا صاف ہے۔ منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی لکھنوی ہین عجب خداداد طبیعت پائی ہے۔ ع

گویا سلمان ساوجی ہے

محمد عسکری نے کہا یہ ہماری بڑی خوش نصیبی تھی کہ تم ایسی پڑھی لکھی بیوی ملین ہم جانتے ہین کہ اس شہر مین ایسی اور کوئی شریف زادی نہوگی بیگم صاحب تنک کر بولین بس خوشامد کو بالائے طاق رکھیے۔ یہ چکنی چپڑی باتین نہ کر رکھیے منھ پر دم دل خوش کرنیکی باتین کردین۔ باہر جاکے مونچھون پر تاؤ دینے لگے کہ ہم بیوی کو گھر کی مرغی سمجھتے ہین اور اُن لوگون مین نہین ہین جو دن رات گھر ہی مین گھسے رہتے ہین۔

بیگم صاحب کا یہ قول قابل غور ہے۔ اور سراسر صحیح ہندوستان مین یہ بڑا فخر سمجھا جاتا ہے کہ گھر مین بہت کم بیٹھتے ہین۔ فلان شخص دن رات عورتون ہی مین گھسا رہتا ہے۔ زنان منتری ہے غرض کہ پہر دو پہر بھی اگر مین بیٹھا تو لوگ نام رکھنے لگے۔ اور یورپ مین کو دیکھیے کہ ہوا کھانے جائینگے تو بیوی ساتھ۔ گرجا جائینگے تو بیوی ساتھ۔ ناچین گائینگے تو لیڈی کے ساتھ میلے ٹھیلے جائینگے تو لیڈیان ساتھ دعوت مین جائینگے تو لیڈیان ساتھ۔ جنازے کے ساتھ تک لیڈیان جاتی ہین۔ حاشا ہم نہین کہتے کہ عورتون کو ہندی انتہائی آزادی اور مطلق العنانی دین۔ ہم یہ نہین کہتے کہ پردے کی

رسم کو دفعتہ اڑا دین۔ یہ خیالات کئی صدی سے انکے دلون مین جاگزین ہین۔ اور پردے کے بعض بعض فوائد بھی نظر آتے ہین مگر بیوی کے پاس بیٹھنے مین کون عیب ہے۔ اسمین کیا فخر ہے کہ دن رات گھر کے باہر رہتے ہین۔ صبح گھر سے نکلے تو دو بجے رات کو داخل ہوے یہ کون عقل کی بات۔

خیر اتنے مین بیگم صاحب نے مسکرا کر پوچھا اچھا جب جانین تمھین ہماری دلی محبت ہے کہ ہمسے باغ کا حال صاف صاف کہدو۔ نواب صاحب نے کہا مین تو کہہ چکا ہون ناکہ وہم کی دوا لقمان کے پاس بھی نہ تھی۔ تمھاری بدگمانی وہم کے درجے سے بھی بڑھی ہوئی ہے۔ اسمین ہمارا کیا قصور ہے ہمنے تو خدا کو گواہ کر کے کچا چٹھا سنایا

اب مان نہ مان تو ہے مختار

تم سے خود بھلانے کون واہی تباہی باتین بک دیتا ہے آئے اب آج مین اسکی تحقیقات کرونگا۔ [illegible] اوا سطے بے سبب بیوجہ بدظن ہو [illegible] چلتا ہے۔

ب۔ پھر تم ایسی [illegible] کرو کہ ہم بدظن ہین

ع۔ وہ حرکت کونسی [illegible] ہی تو سنون کچھ آخر ہ

[illegible] دلی غیر سبب راچہ علاج
[illegible] لطف تو غضب راچہ علاج

ب۔ [illegible] رست اور تمکو شرم بھی نہین آتی ذرا واہ۔

ع۔ خیر صاحب ہم زمانے بھر کے بدمعاش گرگے چھٹے ہوے سہی۔

ب۔ نہین خدا نہ کرے تم بڑے پاکباز مولوی آدمی ہو۔

[illegible] نیند آتی ہے اور آنکھین جھکی پڑتی ہین۔

[illegible] تو ہم سمجھے ہی تھے کہ یہان آکے نیند بھی آئیگی باتین کرنا [illegible] پڑیگا۔ بدن بھی ٹوٹیگا کسی بات سننے کو بھی جی نہ چاہیگا [illegible] بیوی کے ساتھ رات رات بھر بیٹھے رہو تو نیند کا نام نہ ہو

بیگم صاحب کا دل اسوقت مسکن نشاط و عشرت اور کاشانہ انبساط و بہجت تھا یہ سمجھتی تھین کہ نواب تین چار روز تک باغ فرحناک مین قیام فرمائینگے اور آزادی و مطلق العنانی کے ساتھ دھما چوکڑی مچائینگے کولیان گلعذار و پریرویان طرحدار سے صحبت طلب گرم ہونگی۔ ان چڑیون کے دنگل (جنگل مین منگل) مین ہماری فکر کیا گھر کا ذکر کیا سیلانی آدمیون کو گھر مثل قفس ہے صحبت گلرخان شوخ و شنگ حظ نفس کے لیے بس ہے جب بغل مین ہمخوابہ پری پیکر ہے۔ تو بیاہتا بیوی گھر کی مرغی دال برابر ہے۔ انھین خیالات پریشان مین آرام فرمایا تو خواب مین بھی باغ کا نقشہ آنکھون کے سامنے آیا نیند مین بھی جھلاتی تھین دانت پیس پیسکر رہجاتی تھین۔ خواب ہی مین کہتی تھین کیا کرون دل جلتا ہے مگر کچھ بس نہین چلتا ہے ان خیالات کے بعد نواب کو اسی روز بغل مین پایا۔ ظاہرداری کے لیے روٹھ گئین مگر نواب نے بلجاجت منایا جب محمد عسکری نے کہا سونے کو طبیعت چاہتی ہے ہمین نیند آتی ہے تو پھر تنک گئین کہ ہان ہان غیرون کو گھنٹون پاس بٹھاؤ۔ ہمکو آتش رشک مین جلاؤ۔ اگر مولوی بیسوائین زانو سے زانو بھڑائے بیٹھی ہوتین یا زانو پر سر رکھکر لیٹی ہوتین تو برسون اٹھنے کا نام نہ لیتے اس تکلیف کے عوض آرام نہ لیتے اب رات بھر کے بعد ہمکو منھ دکھایا تو سونا یاد آیا۔ بس جاؤ جاؤ انھین سے صحبت گرماؤ یہ ظاہری اختلاط ہمین ایک آنکھ نہین بھاتا۔ دانا آنکھون سے دل کا حال تاڑ جاتا ہے ہمسے ٹھنڈی گرمیان انسے اختلاط ہمسے ظاہرداری کا پیار اُنسے دلی ارتباط۔ وہ ہرجائی بازاری کسبیان ہم گھر گرہست بہو بیٹیان۔ انکے سے چوچلے کوئی کہان سے لائے خدا ہمکو ان بے حیائی کے نخرون سے بچائے۔ انکا حسن فقرہ بازی حیلہ سازی ہے ہمارا حسن پاکبازی ہے۔ انکو دن رات بننے ٹھننے نکھرنے سنورنے سے کام ہے یہان پاکدلی کے مقابل مین اس بناؤ

چناؤکو دور ہی سے سلام ہی۔

نواب صاحب نے مسکرا کر بیگم صاحب کا دست سیمین اپنے ہاتھ مین لیا اور چوم کر یون جواب دیا۔ بیگم ہم صرف تمھارا دل لیتے تھے اور تمکو فقرہ دیتے تھے۔ تمھاری زلف عنبر بار کی بوے خوش سے اس وقت دل کی کلی مثل غنچۂ گل کھلی جاتی ہی نیند کس مردود کو آتی ہی جب مقابل مین رخ پر نور ہو۔ تو نیند کیون نکرنہ کافور ہو مگر تمکو انتہا کی بدگمانی ہی۔ یہ بار بار کا وہم اسکی عین دلیل ونشانی ہی۔ بات بات مین شگوفہ کرتی ہو۔ ہر گھڑی ہمارا ہی گلہ کرتی ہو۔

بیگم صاحب نے خوش ہو کر بلکھن داد دی یہ شعر پڑھا ؎

عرض حال دل بیتاب یہ کہتا ہی وہ شوخ
ہٹ مرے آگے سے لب اپنا گلہ رہنے دے

اتنے مین بیگم صاحب نے گلوری منگوائی اور نواب کے ہاتھ سے کھائی۔ مسی مالیدہ لب اور رنگ پان۔ بقول ناسخ تہ آتش دھوان۔ نواب صاحب یہ شعر زبان پر لائے۔ ؎

مسی اور رنگ گلوری سے گویا | دہان پری غنچۂ زعفران ہی

ب۔ (نواب صاحب کے ہاتھ سے ہاتھ چھڑا کر)

آئے ہو غیرون سے اب مل مل کے | خاک ارمان نکالو گے دل کے

ع۔ بیگم صاحب کے رخسار رنگین پر ہاتھ پھیر کر ؎

بات کی باتین گذر گئی شب وصل | خاک ارمان نہ نکلے دل کے

بیگم صاحب نے کسی قدر چین بجبین ہو کر کہا ارمان جا کے باغ مین نکالو اور ہمکو فقرون فقرون مین ٹالو یہ کہکر رخ انور کو چادر سے چھپایا۔ نواب صاحب بولے بھلا یہ کیا ستم ڈھایا ؎

برمن نظرے فگن خدا را | اے نرگس مست خواب تا کے
اندیدہ نقاب شرم بردار | در وصل آخر حجاب تا کے

یہ اشعار آبدار اس مہ وش گلرخسار کو اس قدر بھائے کہ

اور ایسے پسند آئے کہ نقاب چہرۂ نورانی سے اٹھایا تو یہی معلوم ہوا کہ ابر سے چاند نکل آیا چار آنکھین نے ہی یون زمزمہ سنج بیان ہوئین۔ نواب اگر تم مین دو ایک عیب نہوتے تو مین اپنے تئین آپکو ساری دنیا کی عورتون سے زیادہ خوش نصیب سمجھتی۔ ایک بڑا بھاری عیب تو تم مین یہ ہی کہ تم ہر دیکھی چیز پہ ہو ایک گل کے بلبل نہین۔ ایک شمشاد کی قمری نہین۔ اس سے ہمارا دل اور بھی دکھتا ہی کہ دو دل ہی تو یہی کہ اور اسکی دوا یہ ہی کہ تم ادھر ادھر نہ جایا کرو۔ یک درگیر و محکم گیر

نواب صاحب نے ہنسکر کہا تو تم چاہتی ہو کہ مین شیطان کا چیلا ہون ؎

رو شیوۂ رہبری ز شیطان آموز | یک قبلہ گزین و سجدہ بر غیر مکن

ہان صاحب خیر اور دوسرا عیب کیا ہی۔

ب۔ تم اپنی جاگیر کو نہین دیکھتے بالکل بے فکر ہو۔

ع۔ یہ تو غلط ہی۔ مین ایسا غافل نہین ہون۔

ب۔ جی بجا۔ تمنے کہا اور مین نے دل سے اسکا یقین کر لیا۔

ع۔ اللہ ری بدگمانی۔ اس بدظنی سے تو ہم ہار گئے۔

ب۔ کارندے البتہ خوب مزہ اڑاتے ہین اور تو خیر اللہ اللہ خیر صلاح۔ ؎

اے خوش آن صبح کہ عاشق ز شکر خواب وصال
دست در گردن معشوق حمائل برخاست

جب رات خوب بھیگی اور پچھلا پہر ہوا اکثر پالی نے چار گھڑی بجایا اور مرغان خوشنوا اپنے زمزمۂ روح افزا سے مصروف ہوئے تو بیگم صاحب نے انگڑائی لیکر کہا کہ اب تو آنکھین جھکی پڑتی ہین جمائیون پر جمائیان آتی ہین اب آرام کرو ورنہ طبیعت بے مزہ ہو جائیگی آج تو خاصہ رت جگا ہو گیا۔ دیکھو چڑیان بولین پو پھٹنے کا سمان آگیا۔ نواب صاحب کہ محو لذت بوس و کنار شاہد عشرت سے دوچار تھے بھلا ہمکو سونے سے کب سروکار [illegible]

کہا اب نور کا تڑکا قریب ہوا فضل الٰہی سے یہ دن نصیب ہوا
کہ ہمنے تمنے میٹھی میٹھی باتون مین شب بسر کی اس سے زیادہ
خوش طالعی اور کیا ہو سکتی ہے۔ میان بیوی مثل عاشق و معشوق
زندگی بسر کرین۔ ایک دوسرے کی سچی محبت کا دم بھرین یہ
عذرا ہو تو وہ وامق۔ یہ لیلی ہو تو وہ مجنون۔ دونون ایک
دوسرے پر ہزار جان سے مفتون۔ میان بیوی پر شیفتہ۔
بیوی میان پر فریفتہ۔ اس دو تین پہر کی مفارقت اور جدائی
ہجر و تنہائی کا حال ہم جانتے ہین یا ہمارا دل یا ہمارا
خدا۔ معلوم ہوتا تھا کہ جیسے برسون سے جدا ہین یہ شعر
ورد زبان تھا۔ ؎

بہار آئے الٰہی وہی سامان پھر ہو	پھر اکٹھا گل و بلبل کو باغبان دیکھین
کبھی تو ساقی دریا دل آئیگا یارب	ہو نگی کشتی مے تا بکجا روان دیکھین

اُس لالہ رخ ملائک فریب پستہ دہن سیم بدن نے جدا ادا
نواب صاحب کے اس اظہار عشق کے جواب مین یون سلک بیان
مین موتی پروئے۔ نواب یہ وقت اور یہ مزے مزے کی باتین
یاد رکھنا مگر اسکی امید کسے ہے۔ تم قرآن کا جامہ بھی پہنو تو ہمکو
یقین نہ آئے۔ تو وجہ کیا تمھاری محبت اُسنہ دیکھے کی محبت ہے
شاہ چھجے کی گلی مین جاؤگے تو وہان بھی یہی باتین بناؤگے
بھلا اُن ہرجائیون سے تم لوگون کو کیا لطف ہوتا ہوگا۔

نشاید ہوس باختن با گلے
کہ ہر بامدادش بود بلبلے

ع۔ اب اس وقت یہ باتین ہمین زہر معلوم ہوتی ہین۔ ؎

منہ رکھ کے تیرے منہ پہ ہمین شب وصال
گل تکیے کی جگہ پہ رہا شب بھر آئینہ

اب ہم قسم کھائے لیتے ہین کہ کوئی ایسی حرکت ہمشے سرزد
ہوگی جس سے تمکو گنجایش شکوہ ملے یا جاے ملال ہو اب بھی اگر
تمکو یہی خیال ہو تو مجبوری ہے وہم کی دوا لقمان کے پاس بھی نہ تھی

اب ذرا ہنس تو دو۔ ؎

چل بسی فصل خزان موسم گل آپہونچا
لے مبارک ہو ہو ا بلبل گلزار پھری

بیگم صاحب نے رو ٹھکر کہا۔ یہ تمنے کیا فرمایش کی کہ ذرا ہنس تو دو
اب ہم روئے کب تھے روئین ہمارے دشمن جو ہماری طرف دیکھ
نہ سکین۔ روئین وہی باغ والی چڑیلین (تھو تھو) ہم اللہ کے
کرم سے ہر وقت خوش رہتے ہین۔ ہان بعض بعض باتین البتہ
ہمین ایک آنکھ نہین بھاتین۔ سو تمنے وعدہ کر لیا ہے
کہ اب شکوے کا موقع ہی نہ دوگے اسکی بھی آزمایش
ہو ہی جائیگی۔ ع

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے

مگر ہمکو ڈھارس جب ہی ہوگی۔ جب تم اپنے قول کے پورے
نکلو۔ بے اسکے کلیجے کو ٹھنڈک دلکو خوشی نہوگی۔ نواب صاحب
نے پھر قسمیں کھائین اور کہا ہمین ذرا بال برابر بھی فرق نہین
ہو سکتا۔ اسی ہفتے مین آزما لینا۔
اتنے مین کوے بولنے لگے اور نوبتی نے نوبت بجائی
شہنائی کی لبھانے والی آواز کانون مین آئی مرغ سحر نے بانگ
دی تڑکا ہو گیا۔
ب۔ اے لو بالکل سویرا ہو گیا آج تمھاری بکبک مین ذرا سونے نہ پائے
ع۔ لڑ جھگڑ کے سو رہنے مین یہ لطف حاصل ہو سکتا ہے بھلا۔
ب۔ یہ تو سچ ہے مگر اب ہم تو بارہ بجے کی خبر لائینگے۔
ع۔ اور ہم دو بجے سو کے اُٹھینگے۔ دن پرایا نہین ہے۔

سوت نہ کپاس کوری سے لٹھم لٹھا

بیگم صاحب نے آدھ گھنٹے کے بعد آرام کیا اور نواب
محمد عسکری باہر تشریف لیگئے خدام نے مجرا عرض کیا خدمتگار
حقہ بھر لایا۔ ہاتھ منہ دھویا۔ گلوری کھائی تھوڑی دیر خلنہ باغ
مین سیر کی صبح کی ٹھنڈی ہوا کھائی حکم دیا کہ سبزہ گھوڑا

تیار ہو۔ جب سائیس گھوڑا لایا تو نیند مانع سواری ہوئی کہا
کھول ڈالو اب نہ جائینگے۔ نیند کے مارے بڑی تکلیف اٹھائینگے
جب سائیس گھوڑے کو اصطبل میں لیگیا۔ تو تھوڑی دیر کے بعد
تلون نے پھر رنگ جمایا۔ حکم ہوا کہ گاڑی پر جائینگے ٹھنڈی سڑک
کی ہوا کھائینگے۔ مگر پلنگ پر لیٹے تو آنکھ لگ گئی۔ تلی پنکھا
کھینچنے لگا۔ اس تلون کے صدقے پہلے آرام کو طبیعت چاہی
پھر گھوڑے کی سواری کا حکم دیا۔ پھر گاڑی تیار ہوئی۔ اور
پلنگ پر جاکے لیٹے تو گویا گھوڑے بیچ کے سو رہے اور کیونکر
نہ سوتے تمام شب تو جاگتے گذری تھی۔ عرصۂ دراز تک باغ
میں لطف اڑایا۔ وہاں سے پچھلے پہر کے قریب آئے تو بیگم صاحب
سے اختلاط کی باتیں شروع ہوئیں۔ پھر نیند کہاں اب
صبح کو بھی نہ سوئیں ۔۔۔

بیگم صاحب کو خواب ناز میں چھوڑ کر محمد عسکری
باہر تشریف لائے اور باغ میں کرسی بچھوا کر بیٹھے
نظارۂ گل و گلبن کرنے لگے بیٹھے یہ سوجھی کہ خدمتگاروں
کو موقوف کر کے اُن کی جگہ پر دوشیزگان ماہ سیما
حور لقا نوکر رکھیں اس خیال کو اُنھوں نے بڑی وسعت
دی اور ٹھان لی کہ چاہیے جو کچھ ہو ہم خدمتگاروں کے
عوض کنواری چھوکریوں کو ضرور نوکر رکھینگے اتنے میں
میاں ممن آئے آداب عرض کر کے مونڈھے پر بیٹھے
اور کہا سُنا حضور کل بڑی دیر تک باغ میں تشریف
رکھتے تھے۔ نواب چھٹن صاحب بھی تھے اور خدا جانے
کون کون تھا مگر عباسی کی خبر ہمنے بھی پائی تھی محمد عسکری
نے مسکرا کر کہا بھئی تم بھی ٹوہیے ہو۔ یہ تم لوگوں کو
عباسی کے آنے کا حال کیونکر معلوم ہو گیا ہمنے تو سب سے
مخفی رکھا تھا اور یہانتک یہ خبر مشہور ہوئی کہ گھر بھر میں لوگوں
نے اطلاع دیدی اور بیگم بہت ہی بگڑیں ہمنے لاکھ لاکھ سمجھایا
مگر اُنھوں نے ذرا شنوائی نہ کی اور وہی مرغ کی ایک ہی ٹانگ
قائم رکھی ۔

ممن نے کہا حضور بھلا شنوائی کیونکر کرتیں کیا اُنھوں نے کچھ جھوٹ سنا تھا

ع ۔ خیر جی اس جھگڑے سے کیا مطلب ہے ہو گا ۔!

ممن ۔ سرکار ۔ یہ آدمی نوکر چاکر ادھر کی اُدھر لگاتے ہیں ۔

ع ۔ میں بھی اس ٹوہ میں ہوں کہ یہاں آنکے کس نے خبر دی

ممن ۔ حضور دربان سے دریافت کریں اور مہری ماما یا سپند
انھیں میں سے ایک نہ ایک نے اندر جاکے جڑ دی ہوگی ۔

ع ۔ اور ایک بات صحیح تو ننانوے لغو سراسر غلط ۔

ممن ۔ گھر میں کہہ دیا ہوگا کہ نواب صاحب نے نوکر رکھ لیا ہے

ع ۔ خدا جانے کیا کیا کہا سنا۔ یہ کہا کہ اب مہینے سوا مہینے میاں
نہیں آئینگے ہمنے فقط عباسی کو بلایا تھا یار لوگوں نے جڑ دی
کہ چھ سات لولیاں آئی ہیں اس بہتان کو ملاحظہ فرمائیے ۔

خدا کے غضب سے ذرا دل میں کانپ
چغلخور کے مُنھ کو ڈستے ہیں سانپ

اور کوئی پوچھے کہ بیگم سے کہ نتیجہ کیا نکلا وہ میری بیوی ہیں
یا اتالیق یا کوئی مخدومہ میں خیال تو کیجیے بھلا وہ تو کہیے مجھے بھی
اس امر کا خیال ہے ورنہ مجھے بیوی کا خوف ہی کیا تھا بہتیرے
ہمارے ہی بھائی بند ایسے ہیں جو بیوی کے کہے پر عورتیں بلواتے
ہیں انکی بیویاں اُنکا کیا کر لیتی ہیں ۔ یہ تو صرف ہمیں کو خیال ہے

ممن ۔ حضور کی باتوں اور وضع کو کوئی کب پہونچ سکتا ہے
ممکن نہیں کہ کوئی ذرا پاسنگ کو بھی پہونچے ۔

ع ۔ ارے میاں جو سمجھ جائے وہی ٹھیک ہے ۔ ۶

کسکی رہی اور رہے گی کسکی

ممن ۔ صحیح ہے سرکار ۔ خدایا آبرو با عزت نباہ دے اس سے
بڑھ کر اور کیا نعمت ہوگی ۔

ع ۔ مگر ہماری بیگم کو بھی ہماری دلی محبت ہے ۔

ممن - حضور ایک عرض یہ ہے کہ دل کو دل سے راہ ہے اور حضور کو تو اللہ نے رئیس اعظم کیا ہے - کروڑون روپے کی آمدنی کروڑون کا خرچ - بوجہین حق کی عنایت سے بیگم صاحب کی ہین وہ اچھی اچھی بادشاہ زادیون کو تو نصیب نہین ہو سکتین

ع - خدا پناہ دے - اسی طرح ہم تو اس امارت اور ریاست کے قائل نہین ہین - ع

قسام ازل کا اک اشارہ بس ہے	دم بھر مین شہنشاہ گدا ہوتا ہے
انسان وہی ہے جو منکسر مزاج ہووے	ہر اک سے جھک کے ملنا فخر تو یہ ہے

ممن - کیا بات ارشاد فرمائی ہے حضور -

ع - اور دو دن کی زندگی مین کسی سے کیون لڑے - ع

دو دن کی زندگی میان مثل حباب ہے

ممن - حضور یہ بات بات پر مصرع پڑھنا اور شعر خوانی کرنا کسی کا کام نہین ہے -

ع - واہ من آنم کہ من دانم -

زیور مین نہ دستار کے نے زیب مین سر کے
مثل گل بازی نہ ادھر کے نہ ادھر کے

ممن - سرکار کو کوئی دس ہزار شعر تو یاد ہونگے -

ع - دس ہزار نہین تو پچاس ہزار مین تو شک ہی نہین -

ممن - اللہ اللہ! پچاس ہزار شعر خیال تو کیجیے مرزا صاحب -

مرزا - بھائی جان یہ حافظے کی بات ہے کوئی پچاس شعر تو یاد کرے بھلا نہ کہ آدھے لاکھ -

ع - یہ پچاس ہزار چوٹی کے شعر ہین نہین تو پورے ایک لاکھ

نام بہرام ترا و پدرت بو جہلہ

ممن - یہ غلام نہین سمجھا سرکار

ع - دنیا مین سب کے پہلے یہی مصرع موزون ہوا تھا -

ممن - اللہ اللہ یہ کن دیوانون اور شعرون کے قبلہ گاہ ہین ذری پھر ارشاد ہو -

ع - نام بہرام ترا و پدرت بو جہلہ -

ممن - نام بہرام ترا و پدرت ہے جہلہ -

ع - (ہنس کر) جہلہ نہین - بوجہلہ ہے -

ممن - حضور کو بھی بڑی تحقیقات ہے علمی اور شاعری کی -

ع - برسون اسی دھندے مین رہے ہین میان ممن -

ممن - بجا ہے حضور بے اسکے اور کیونکر انسان یہ باتین سیکھ سکتا ہے

ع - مشاعرے مین ہمارا ہمیشہ نام ہوا - ع

اے جنون گر جامۂ ہستی نہین ہے کم ثبات
پھر مرا چاک گریبان شکل لا کیونکر ہوا

ممن - شکل لا ہے سبحان اللہ! کیا کلام ہے -

راوی - اور خیر سے خود بدولت اور میان ممن دونون مین ایک بھی اس شعر کے معنی نہین سمجھے -

ع - اسکے معنی ذرا بہت دور ہین میان ممن -

ممن - حضور کا کلام ہر ایک کی سمجھ مین آنا دل لگی نہین ہے حضور

ع - شعر گفتن سہل باشد شعر فہمی مشکل است -

ممن - حق ہے حق ہے - بجا ارشاد ہوا حضور بہت مشکل ہے مگر حضور نے کسی سے سیکھا نہ سکھایا اور شعر خوانی مین تمام حاصل کر لیا -

ع - یہ خدا کی دین ہے اس مین کسی کا اجارہ نہین ہے جسکو وہ دے جسکو دے مولا اسکو دلائے آصف الدولہ - اسکے کرورون ہاتھ ہین نواب صاحب نے کہا ہے ہمنے ایک غزل تصنیف کی تھی جسکی بڑی دھوم مچی تھی - ع

فکر کونین کی [illegible]	غم غلط ہو گیا جب بیٹھ گئے یار وہین
دھوم ہے [illegible] یار کی زلفین	چھپائین [illegible] آنکھین

ممن - یون ہی شدہ بدہ پڑھا لکھا تھا مگر لکھنؤ کا رہنے والا تھا حضور کی اسقدر مشہور غزل سے بھلا کوئی اہل لکھنؤ ناواقف ہو سکتا ہے

دل ہی دل میں ہنستا تھا کہ صبا کے مال کو سرکار اپنا مال بنائے لیتے ہیں مگر مارے خوشامد کے بڑی ہی تعریف کی۔ کہا خداوند اللہ جانتا ہے آتش کے کلام میں بھی یہ شعر اون نہیں ہے۔ بارک اللہ کیا کلام ہے۔ ۵

فکر کونین کی رہتی نہیں میخوارون مین
غم غلط ہو گیا جب بیٹھ گئے یارون مین

اب سنیے کہ نواب چھٹن صاحب کے نام انکے ایک دوست کا خط نینی تال سے آیا کہ اگر کوئی ضروری امر مانع نہو تو از برائے خدا چند روز کے لیے یہان چلے آئیے۔ آج کل یہان بڑا لطف ہے اور خوب جلسے ہو رہے ہیں۔ صحبتین قابل دید ہین اگر اس موقع پر نہ آئے تو عمر بھر پچھتاؤ گے۔ چھٹن صاحب تو نینی تال پر ادھار کھائے بیٹھے ہی تھے ٹھان لی کہ ضرور بالضرور سفر کرینگے اُسی وقت محمد عسکری کے پاس آتے اور کہا بھائی صاحب آپ کو اب ضرور چلنا ہوگا۔ ہمارے ایک دوست نے جو بڑے رنگین مزاج آدمی ہین ہمکو باصرار تمام لکھا ہے کہ نینی تال آؤ۔ یہ خط لیجیے اور اب بس تیاری کیجیے۔

ع۔ اچھا بھئی تو اب تیاری کر ہی دن بسم اللہ چھٹن چلیے ہم تو ہر طرح حاضر ہین۔

در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست

ع۔ اور اب گھر مین بھی یہ خیال نہین رہا ہے کہ پہاڑ کا سفر خطرناک ہے مگر یار ہمنے تو پہاڑ کی صورت بھی آج تک نہین دیکھی ہے ہمین تو واقعی چلنے مین بڑا خوف معلوم ہوگا اور سنتے ہین کہ ادھر ادھر دونون طرف کھڈ ہین اور ذرا پانون پھسلا بس اتنا غفیل ہو گئے گویا پیدا ہی نہین ہوے تھے۔ یہ تو ہمنے بہت سے آدمیون کی زبانی سنا ہے۔ آپ لاکھ کہینگے تو ہم ایک نہ مانینگے اور کیونکر مانین ہزارون کی زبانی سنا ہے اگر خوف ہے تو بس اسی قدر۔

چھٹن۔ بیالیس برس سے لوگ وہان بود و باش کرتے ہین پورے بیالیس برس ہوے کہ انگریزون نے اس مقام کو پسند کیا ہے اور بنگلے بنواکے رہنا شروع کیا۔ بھلا کسی سے دریافت تو کیجیے کہ اس عرصہ مین کتنے آدمی کھڈ مین گر کے مرے۔ صرف ایک فوجی افسر تو البتہ گھوڑے سے گرے تھے۔ پہاڑ کا ایک ٹکڑا اسر کا تو ٹٹو بھڑ کا بس بھڑکتے ہی ٹٹو اور سوار دونون کھڈ مین گر پڑے۔ ہڈی پسلی چکنا چور ہو گئی اور ایسے سانحے کہان نہین ہوتے پہاڑ پر کیا فرض ہے آپکے شہر مین جس سال برسات بہت ہوتی ہے صدہا مکان گر جاتے ہین یا نہین آدمی دب کر مر جاتے ہین یا نہین مر جاتے۔ بچا سون بکنا ہون کی جان جاتی ہے کہ نہین۔ اس سے کون مقام بچا ہے۔ یہ آفات ارضی و سماوی ہین انسے بچنا کہان چھٹ سکتا ہے جب نینی تال دیکھوگے تو آنکھین کھل جائینگی۔ بیچ مین جھیل ادھر ادھر اونچے اونچے پہاڑ جنکی چوٹی آسمان سے باتین کرتی ہے سر بفلک کشیدہ اور ان پہاڑون پر صاحب لوگون کے بنگلے مین دور سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہوا مین ٹنگے ہوے ہین اور جھیل کے قریب جاکے کھڑے ہو جیے تو روح کو فرحت حاصل ہو اور کلیجے کو ٹھنڈک ہو جائے۔ ۶

سردی جگر کو بخشتی ہے جھیل کی ہوا

ع سردی تو قیامت کی ہوتی ہوگی۔ برف گرتی ہے نا۔

چھٹن۔ سردی کے دنون مین تو جناب ہم آپ وہان نہین رہ سکتے

ع۔ اور وہان کے باشندے کیا کرتے ہین۔ انکو مجبوری ہے اگر رہیں۔

چھٹن۔ سردی کے چار مہینے وہان بہت ہی کم آدمی رہجاتے ہین۔ صاحب لوگ نیچے اتر جاتے ہین۔ اور بازار مین بھی اکا دکا آدمی نظر آتے ہین۔ معدودے چند۔ اکثر آدمی بریلی یا مراد آباد چلے جاتے ہین۔ اور اکثر آدمی منڈی مین ہلدوانی کے پاس۔

ع۔ بھلا سڑک نینی تال سے کس قدر فاصلے سے ہوتی ہے۔

چھٹن

چھٹن - سردی خاص نینی تال مین جاکر شروع ہوتی ہے اور
کچھ کچھ بیر گو دام سے نینی تال کی سردی ان دونون مین بڑی
خوشگوار ہوتی ہے -

ع - بھلا اپنے گھوڑے لیتے چلین یا نہین -

چھٹن - واہی ہو - گاڑیان وہان کہان جا سکتی ہین -

ع - پھر صاحب لوگ کاہے پر ہوا کھانے جاتے ہین -

چھٹن - پیادہ پا - یا گھوڑے پر یا پہاڑی یا بوچہ جاتے ہین
پیدل چلنا وہان از بس نافع و مفید ہے اور سب آدمی ایک یا دو
گھنٹے کے لیے ہوا کھانے جاتے ہین - جھیل کے گرد چکر لگانا
بہت فائدہ بخشتا ہے -

ع - کیا جھیل بہت لمبی چوڑی ہے - ہے کوئی ٹکیت رائے
کے تالاب کے برابر -

چھٹن - ٹکیت رائے کا تالاب آپ لیے پھرتے ہین یہ
نہین کہتے کہ گومتی کے پاٹ سے چوگنا پاٹ ہے - ایک میل
طول ہے - اور دو میل عرض - اور گہری استقدر ہے کہ تھاہ
کہین ملتی ہی نہین - اس جھیل مین بھی پہاڑ ہین - ڈونگیون اور
بجرون پر صاحب لوگ اور گورے لطف اٹھاتے ہین -

ع - کیون صاحب اور جو پیرنا نہ جانے وہ کیا کرے اسکی
خرابی ہے -

چھٹن - یہ کیا قصہ ہے کہ بجرے پر ضرور ہی سوار ہو جیے -

ع - ہمنے سنا ہے کہ اگر کوئی شخص سوار ہو تو اسکو ان آتے
ہنستے اور بناتے ہین اور کہتے ہین چوڑیان پہنو یہ بڑی خرابی ہے -

چھٹن - معقول - آپ جو سنتے ہین سب سے نرالی -

ع - بھئی یہی لوگ آن آن کے کہتے ہین مجھے
کیا معلوم -

چھٹن - عجب بیوقوف واہی آدمی ہو بھی کسی کو کیا پڑی
ہے کہ خواہ مخواہ آپ کو مجبور کرے کہ ضرور کشتی پر سوار ہجیے

ع - خیر - پوچھنے مین کیا عیب یا گناہ ہے -

چھٹن - آپ کبھی کی ایک سنین اور چپ چپاتے چلے
چلین بس - ع

ور جنون دیوانہ را ہوئے بس است

ع - بھلا وہان قیام کی کیا صورت ہوگی - ہوٹل مین -

چھٹن - ایک دوست کی کوٹھی مین رہنے کے عزم ہین -

ع - اچھا بھلا عباسی کو بھی ساتھ لیتے چلین تو کیا حرج ہے آمین

چھٹن - جناب آپ تمام چوکر کو ساتھ لے چلین اختیار ہے -

ع - ضرور لے چلینگے - دو گھڑی دل لگی ہی رہیگی -
اچھا معشوق ہے -

چھٹن - اسوقت مزے مین ہین حضور - یہ نینی تال
کے نام کا اثر ہے بھائی صاحب -

ع - چلو دیکھ آئین کوہ نینی تال بھی چلکے - انشاء اللہ -

نواب قمر رکاب اور مصاحبین بذلہ سنج و حاضر جواب مین
ایک روز سفر کہسار اور نظارہ آبشار کی نسبت باہم
دلچسپ گفتگو ہو رہی تھی اور چونکہ حاضرین جلسہ کو خوشامد و
چاپلوسی مین طاق اور یگانہ آفاق تھے بخوبی معلوم ہو گیا تھا
نواب چھٹن صاحب محمد عسکری کے شفیق دلی اور
دوست قلبی سفر نینی تال کے از بس شائق اور
محمد عسکری کے نفس ناطقہ ہین لہذا سبھی سفر کوہستان کی تعریف کرنی
شروع کی تاکہ آگے نامدار کے دل مین جگہ ہو اور چھٹن صاحب کے میلان طبع
کے خلاف کوئی بات ظہور پذیر نہو - ان سبکو خوف تھا کہ اگر چھٹن صاحب
بگڑ بیٹھے تو دم کے دم مین نکلوا دینگے - ممن خیر سب مصاحبون مین
پرلے سرے کا کائیان تھا اور جسنے پہلے پہل سفر کوہی کی مخالفت ادا کی
کی تھی وہ بھی ہان مین ہان ملانے لگا - اب اس صحبت مین کوئی متنفس
ایسا نہ تھا جو پہاڑ کے سفر کو برا کہے یا اسپر حرف لائے
نے اس سفر کے لیے بڑی تیاری کی تاکہ دعوم -

سے جو انکی شان کے شایان ہو سفر کریں ایک انگریزی کوٹھی میں جاکر گرم کپڑے خریدے اور اعلیٰ درجے کے پشمینے کے کوٹ پتلون اور نمونے سوداگری مال کی خریداری اور لباس گرم کی تیاری میں آئے مصاحبوں نے خوب مال چیرا در ہاتھ گرمائے رئیس ممدوح نے صرف بنظر اظہار امارت و ریاست اسقدر کپڑا خرید ا جمیں سے دسوان حصہ تمام عمر کے لیے کافی تھا حالانکہ انکے پاس ظلمی اور زربفت اور کمخواب اور بانات اور مخمل و کشمیرے اور پشمینے کا اسقدر کپڑا تھا کہ پشتہا پشت کے لیے کفایت کرتا کوٹھے کے کوٹھے بھرے پڑے تھے خدا کے فضل سے کسی شی کی کمی نہ تھی ۔

ہمہ اسباب شاہی حاصل او
نماندہ آرزوئے در دل او

لیکن جب دولت پاس ہوتی ہے تو انسان کو بلند پروازی کی ضرور سوجھتی ہے اور پھر ہندوستان کے رؤسا کثرت اثر دستہ میں آج کی خواہ مخواہ لیا ہی چاہیں مصاحبوں اور رفیقوں اور ہمراہیوں کے لیے بھی گرم لباس جی کھول کے بنوایا تاکہ مصاحب تکلیف نہ پائیں اور خود بھی مثل رؤسائے نامدار کے معلوم ہوں تاکہ لوگ دل میں سوچیں کہ جسکے مصاحب اس ٹھسے سے رہتے ہیں وہ خود کیسا صاحب ثروت ہوگا۔ سوچے کہ وہاں بغیر چاہ پیئے رہنا محال ہے لہذا موجودہ سامان کے علاوہ ایک ہزار کے برتن نقرئی اور طلائی اور گنگا جمنی اور بنوائے حالانکہ موجودہ سامان بھی از بس کفتی بلکہ ضرورت سے زیادہ تھا۔ مگر روپے کے چونچلے ع

زردار سبھی اڑتے ہیں بے زر کا خدا حافظ

بعض ایسی مصاحبوں نے صلاح دی کہ حضور ڈھاک اور زلی کے سچے کوئلے ضرور لیتے چلیے گا۔ اول تو حقے کے کوئلوں کے مزہ نہ دیگا۔ اور نے حقے کے ہملوؤں سے سہا نہیں جاتا ہم تو خیر ایک شتا نہ پینگے مگر سرکار کو سخت تکلیف ہوگی اور حضور شاہی اگر ضرورت ہو۔ کوئی چار من کوئلے کافی ہونگے اور پھر چاہ کے لیے بھی کوئلوں کی ضرورت ہوگی۔ وہاں کی آگ بالکل ٹھنڈی ہوتی ہے۔ اور ذرا نہیں ٹھہرتی ادھر آگ جلائی اور چلم پر رکھی اور ادھر گل۔ بھلا کھانا کیا پکیگا۔ اور چاء کیونکر تیار ہوگی اس سے بہتر یہی ہے کہ کیل کانٹے سے درست رہیں سب چیزیں لیں جب کل سامان درست کوئی ایسا ویسا آدمی ہو تو خیر مگر حضور جیسے شہزادوں کو تو ضرور اعلیٰ درجے کے سامان کے ساتھ جانا چاہیے تاکہ کسی امر کی تکلیف ہونے پائے اور ایک بات اور بھی غور طلب ہے۔ خداوند۔ وہ یہ کہ واللہ اعلم وہاں حضور کے قابل میز کرسی ڈنگل شیشہ آلات ملیگا یا نہیں اگر نہ ملے تو یہاں سے لیتے چلیں اول تو حضور کے ہاں خود کرسیاں ایک سے ایک عمدہ اور اعلیٰ موجود ہیں ایسی کرسیاں یہاں شہر میں کہاں ملینگی جو کہ وہاں پہاڑ پر وہ حضور وہ دو آئینے جو حضور پرسوں بہرامجی کے ہاں سے خرید کے لائے ہیں وہ تو ضرور لیتے چلیے گا شہزادہ مرزا فخ بخت فرماتے تھے کہ ایسے آئینے بادشاہ کے ہاں بھی اور کسی کے ہاں شاہی کے زمانے میں بھی نہ تھے جس کوٹھی میں حضور فروکش ہونگے اُس کی ان آئینوں سے رونق ہو جائے گی ۔ اور صاحب لوگ جو حضور سے ملنے کو آئینگے دیکھکر لوٹ جائینگے کہ ہاں لکھنؤ کے کوئی رئیس اعظم آئے ہیں ۔ ایک مصاحب نے صلاح کہ سرکار پچھلی تھنی کو ضرور لیتے چلیں۔ وہاں کبھی کسی نے ہاتھی کی صورت کاہے کو دیکھی ہوگی جس وقت حضور سوار ہو کر نکلیں گے اور گنگا جمنی ہودہ چمکیگا وہ شان نظر آئیگی کہ سبحان اللہ سبحان اللہ ہودے کی ایک پتلی ذرا شکستہ بجر ہے سرکار اسکو درست کرادیجیے بس جگمگانے لگے ۔ وہ رونق دے کہ جو دیکھے عش عش کرجائے اور جو اہالیان ملک میں سے کوئی وہاں آیا ہو تو اسکی بھی انگلیاں اٹھیں کہ یہ کوئی بڑے شہزادہ گردون بارگاہ آئے ہوئے ہیں کہ ہاتھی ساتھ ہے اور ہزارہا کی تیاری کا ہودا ہے

اور وہ کمخواب والی جھول بھی لیتے چلیے گا کہ اور بھی فوق البھڑک ہو جائے اور ایک نقیب ساتھ ہو اور آگے ڈنکا بجتا ہو۔

راوی۔ نواب صاحب کے نکلوانے کی اچھی فکر کی۔ ادھر ڈنکے پر چوب ہوا ادھر پولیس والے ڈنکے والے کو حوالات میں بھیجدین

ممن۔ حضور ہماری صلاح تو ڈنکے کی نہین ہی۔

اختر۔ کیون ہرج کیا ہی۔ شان ریاست ہی یہ بھی۔

ممن۔ انگریزیت کے خلاف ہی ہماری راے نہین ہی

اختر۔ اچھا جانے دو۔ ہاتھی کے گلے مین گھنٹا ضرور ہو۔

ممن۔ یہ مانا۔ ٹھنا ٹھن کی صدا دور سے اطلاع دیدے

مرزا۔ حضور اگر فرمائین تو غلام بھی کچھ عرض کرے۔

ع۔ بسم اللہ بسم اللہ۔ فرمائیے معقول صلاح خیر دیکھیگا صاحب

مرزا۔ حضور نوبت خانہ ضرور ہو۔ بڑی شان ہو جائے

اختر۔ ہان خوب ہی بات فرمائی ہی۔ واللہ ہمین بھی اتفاق ہی

مرزا۔ اجی ابھی تو وہ وہ باتین عرض کرون کہ پھڑک جائیے

ممن۔ کیا شک ہی۔ زمانہ دیکھا ہی۔ تجربہ حاصل کیا ہی

اختر۔ اور پھر تمام عمر سلطانی ڈیوڑھیون پر رہے ہین

مرزا۔ بجا اسکے تجربہ معلوم۔ مرزا ولی عہد بہادر کی شادی کا سامان غلام ہی کے ہاتھون ہوا ہی۔ لاکھون روپے انھین ہاتھون سے خرچے ہین۔ وہ کون سامان ہی جو ہم نہین کر سکتے۔

اختر۔ اور اگر ماہی مراتب بھی ساتھ ہو تو کیا کہنا ہی۔

مرزا۔ بھئی کیا بات کہی ہی۔ واللہ جی خوش ہو گیا اس وقت۔ اہا سبحان اللہ۔

ع۔ ایسا نہو لوگ خواہ مخواہ کو ہنسین ہمکو اور مفت کی جگت ہنسائی ہو۔ ہمارے مزاج مین اظہار تجمل نہین ہی

ادبار کا کھٹکا حشم و جاہ مین ہی جاگو جاگو یہ خواب غفلت کیسا	بھاگو بھاگو کہ خود ہلاکت راہ مین ہی دیکھو دیکھو اجل کمینگاہ مین ہی۔

اتنے مین مرزا صاحب اُٹھ کے باہر گئے اور وہان سے اپنے ہمراہ ایک صاحب کو لائے اور کہا سرکار یہ بڑے کمال کے لوگ ہین۔ وہ صاحب آداب بجا لائے اور با ادب بیٹھے نواب صاحب نے نام دریافت کیا تو مرزا صاحب نے کہا۔ حضور یہ مولوی کمال الدین صاحب ہین۔ نواب صاحب نے مسکرا کر کہا اسم با مسمی ہین۔ مرزا صاحب نے عرض کیا حضور یہ چھوٹے حافظ بھی کہلاتے ہین کیونکہ دیوان حافظ حفظ ہی اور بالکل ایرانیون کی قطع سے حرفون کو ادا کرتے ہین۔ حکم ہوا کچھ فرمائیے۔

حافظ۔ حضور ترجیع بند نعتیہ کے کچھ بند حضور کو سناتا ہون۔ ۵

بچشم خلق ازان دم کہ جان رسید خدا بچشم گوہر پاک تو چون رسید خدا	کسیکہ منظر دانش بود ندید خدا چنان ز صنعتش از جاے خود رمید خدا

بصورت تو نگارے نہ آفرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

چھٹن۔ نور کا گلا پایا ہی۔ ۶

اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

جس قدر آپ کی تعریف سُنی تھی اس سے کہین زیادہ پایا نہایت ہی خوش گلو۔

کمال۔ (استادہ ہو کر) مجرا عرض کرتا ہون خداوند یہ حضور اور حضور کے احباب کی قدر افزائی ہی ورنہ من آنم کہ من دانم خدا حضور کو سلامت رکھے

گِلے خوشبوے در حمام روزے بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری بگفتا من گِلے ناچیز بودم جمال ہمنشین در من اثر کرد	رسید از دست محبوبے بدستم کہ از بوے دلآویز تو مستم ولیکن مدتے با گل نشستم وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم

ممن۔ مین تو سمجھا تھا حضور ساری گلستان پڑھ جائینگے مگر بڑی خیریت ہوئی کہ حضور خاموش ہو رہے۔

راوی ۔ اس لطیفے پر بڑا قہقہہ پڑا اور محمد عسکری بھی زیر لب مسکرائے ۔

کمال ۔ (برافروختہ ہوکر) مٹی ہنست کمہار مٹی کو ہنستا ہے کمہار

ممن ۔ این! یا وحشت! یہ حضور نے کیا وحشت کی لی ۔ آدمی مین حواس ہی حواس تو ہوتے ہین ۔

ع ۔ یہ کون زبان بولی بھئی ۔

ممن ۔ حضور یہ دیوناد کی زبان ہے ۔ ہان میان کمال الدین اپھر

کمال ۔ لاحول ولا قوۃ ۔

ممن ۔ اب کہین بھاگ نہ جائیے گا ۔

کمال ۔ بندہ رخصت ہوتا ہے ۔

اختر ۔ این! لاحول پڑھتے ہی روانہ باشد ۔ اے حضرت کیون ہنسوائیےگا ۔ ابھی تو آپ کو نینی تال چلنا ہے ۔ پہاڑ پر بے آپ کے لطف نہ آئےگا واللہ ۔

میان کملو عرف میان جملو

حافظ کمال الدین صاحب نے اپنی خوش بیانی اور خوش آوازی سے نواب صاحب کے دل مین جگہ کر لی مگر مصاحبین قدیم و رفقاے دیرینہ کو یہ امر ناگوار گذرا کہ ایک غیر شخص آ کے نواب صاحب کے دربار مین رنگ جمائے اور ہمارا رنگ پھیکا پڑ جائے اتفاق سے ایک روز نواب صاحب نے کمال الدین سے کہا کہ چلیے ہم آپ کو پہاڑ کی سیر کرا لائین آپ اس قابل ہین کہ روساء کے ہمراہ رہیے آپ سے دلبستگی رہیگی ممن اور بھی جل مرا کہا جی ہان ضرور چلیے آپ تو اس لائق ہین کہ نقل محفل بنائے جائیے ۔ کملو نے جھلا کے کہا (مین ایسے بجوڑون کے منہ نہین لگتا مین شریف ہون) ممن ہنسا دبے دانتون جواب دیا حضور صحیح عرض کرتا ہون ۔ بجوڑون کی یہ خاص علامت ہے کہ بار بار پاجیون کی ہجو کرینگے اور بار بار کہینگے ہم شریف ہین ایک نیٹو ڈاکٹر صاحب ہین قوم کے نائی وہ بات بات پر کہتے ہین (مین شریف ہون) اور مجھے پاجی کی صورت سے نفرت ہے اور در اصل مین پاجی تو ہی ہی ۔ اسیطرح آپ بھی فرماتے ہین ۔ کہ مین شریف ہون سنو نواب صاحب کی تو دلی خواہش تھی کہ کمال الدین کو ہمیشہ کے لیے نوکر رکھ لین ۔ اور کھانا کھانے کے وقت انسے حافظ کی غزلین اور حملۂ حیدری اور ترجیع بند نعتیہ سنا کرین ۔ تھوڑی دیر کے بعد کمال الدین نے کہا حضور پھر غلام تیاری کرے ۔ نواب صاحب نے اصرار کیا کہ ضرور چلیے ۔ اسپر ممن کو اور بھی شاق گذرا ۔ اور علیحدہ جاکر دو چار مصاحب باہم مشورہ کرنے لگے اسکے نکلوانے کی فکر کرنی چاہیے ۔

دوسرے روز میان کمال الدین جنکو مصاحب حسد کے سبب سے کملو اور جملو کہا کرتے تھے پھر تشریف لائے اور آتے ہی نواب صاحب پر رنگ جمانے لگے کہ حضور حیدر آباد کے وزیر اعظم بہادر نے مجھے دو سو روپیہ پر طلب کیا تھا مگر وطن چھوڑ کر جانے کو جی نہ چاہا سوچا کہ جب آپ رئیسون کے بدولت کھانے کو مل رہتا ہے تو کیون ادھر اُدھر مارا مارا پھرون خدا واسطے کو ۔ بس ایک روز مین نے ملاقات کی ۔ ایک نواب صاحب نے تقریب کر دی اور کہا یہ بہت بڑے رئیس کے صاحبزادے ہین انکے باپ کے ہان ہاتھی دروازے پر بندھا تھا اور بیچاس خاصبردار ساتھ نکلتے تھے اور سامنے نقیب بولتا تھا ۔ یہ دبدبہ تھا مین نے عرض کیا ۔

آدمی را بہ چشم حال نگر		از خیال بری و دی بگذر

پھر چلتے وقت ایکہزار روپیہ نقد دیا اور ایک دوشالہ اور ایک رومال اور ایک پیش قبض اور ایک قلمدان ساخت کشمیر اور کہا جب آپکا جی چاہے آپ حیدر آباد چلے آئیے ۔ آپ کا گھر ہے عرض کیا غلام حاضر ہے ۔ اور یہان بھی حضور ہی کے بدولت بسر کرتا ہون

حضور کا جیسا نام سُنا ویسا ہی پایا

ع۔ وہ بڑے رتبے کے لوگ تھے صاحب۔ بڑے آدمی۔

حافظ۔ اور حضور غرور ذرا چھو بھی نہین گیا تھا۔ بڑے حلیم الطبع

ع۔ اور منکسر مزاج سلیم الطبع مجھے جناب کہتے تھے۔

حافظ۔ حضور سے ملاقات ہوئی تھی؟ حضور تو خود رئیس اعظم ہین جناب کہا تو کہا مجھے حضور کی لفظ سے یاد کرتے تھے۔

ممن۔ (آپ گئے تھے) جھوٹے کی ایسی تیسی کھو بیش باد۔

حافظ۔ تم کیا جانو تم جھوٹے آدمی ہو چھوٹی امت کے لوگ۔

ممن۔ اور آپ شاہ ایران کے پوتے ہین۔ جو نانا بھی علی ہی رئیس کا وہ نکلے۔ انکو نواب سالار جنگ حضور کہتے تھے تم ایسے مگر گدون کا وہان تک گذر بھی تھا کبھی۔ جو ر اُٹھائی گیرا انکے باپ کے دروازے پر ہاتھی جھومتا تھا۔

اختر۔ کیا عجب ہے۔ چر کٹون مین نوکر ہونگے۔

مرزا۔ جی نہین یہ اپنی اصطلاح مین گدھے کو ہاتھی کہتے ہین انکے باپ گدھون کے لال تھے۔ کمسریٹ مین خچر دیا کرتے تھے

ممن۔ اور نواب سالار جنگ سے بڑا یارانہ تھا۔

اختر۔ آنکے سائیسون چر کٹون سے ہو تو ہو۔

ممن۔ اور کیا ریاست کی لیتے ہین۔ ؎

آدمی را بچشم حال نگر	از خیال پری و دیو بگذر

کوئی جانے انکے باپ ہی عالمگیر کے وقت مین دکھن کے صوبہ دار تھے

حافظ۔ جی نہین آپکے باپ صوبہ دار تھے چلیے وہان سے

ممن۔ ہم ڈینگ کی بھی تو نہین لیتے کہ پدرم سلطان بود

ع۔ کیا عجب ہے بھئی انکے باپ شاید رئیس ہی ہون۔

ممن۔ خداوند قسم لیجیے جو انکو معلوم بھی ہو کہ انکے باپ کون تھے کون نہین تھے کبھی انکا نام شیخ ضامن بتاتے ہین کبھی میر ممن

اختر۔ (قہقہہ لگا کر) چہ خوش آپ ہی کا نام پسند آیا۔

ممن۔ آپ مجھکو ناحق کانٹون مین گھسیٹتے ہین۔ مین چر کٹون کا باپ نہین بنتا کسی اور کا نام لو۔

ع۔ آپکا مکان کس محلے مین ہے میان کمال الدین حسن منا

ممن۔ حضور مجھ سے سنین۔ چک منڈی مین رہتے ہین

ع۔ کیا وہان چقین بکتی ہین۔ کیون کمال الدین۔

ممن۔ سرکار وہان انکے بھائی بند چکوے رہتے ہین۔

اختر۔ ہان حضور۔ الکہزار چھری بند بھائی ہین یہ۔

اسپر بڑا قہقہہ پڑا اور دیر تک حاضرین جلسہ ہنستے ہنستے لوٹنے لگے۔

ممن۔ اِس وقت تو سب لوٹن کبوتر بنے ہوے ہین۔

اختر۔ اور میان کمال الدین خرقہ بند معلوم ہوتے ہین

ع۔ یہ کیا ہے کہ آپ ہی پر بوچھار ہو رہی ہے چوطرفہ سے

ممن۔ حضور انکو سیدھا نہ سمجھین۔ یہ بڑے دور مین جسقدر زمین کے اوپر ہین اسیقدر زمین کے اندر بھی دھنسے ہوے ہین۔ انکے کاٹے کا منتر ہی نہین۔ سطر تک نہ آئے۔ پانی تک نہ مانگے۔ یہ وہ ذات شریف کائیان آدمی ہین جی۔

حافظ۔ تو آپ میرے بڑے خیرخواہ معلوم ہوتے ہین۔

ممن۔ ہم تو خدا لگتی کہتے ہین لگی لپٹی نہین آتی ہمین۔

حافظ۔ جی ہمین کیا فرق ہے ایسے ہی بڑے کھرے ہین آپ

ممن۔ اب آپ کا مقابلہ تو مین کر نہین سکتا۔ آپکو تو بڑی بڑی ریاستون کے وزرا حضور کہتے ہین۔ یہ درجہ مجھ فقیر کو بھلا کہان حاصل ہو سکتا ہے۔

حافظ۔ ایک زمانہ گواہ ہے کہ اسیطرح گفتگو کی تھی۔

ممن۔ سچے مر گئے جھوٹون کو ایکدن بخار تک آیا سچ ہے جھوٹے کے آگے سچا رو مرے۔ سچ کا تو زمانہ ہی نہین۔ خدا کی قسم وہ اس رتبے کے لوگ ہین کہ انکی ڈیوڑھی پر اگر تم ایسے جاؤ تو وہ اسے دھکے مار کے نکلوا دین اور ڈیوڑھی تک تم ایسون کی رسائی کبھی ہو نہ سکے

ہا نکتے مین آندھی روگ ہو۔

مرزا۔ بعض حضرات کا یہ قاعدہ ہی کہ جب ذکر کرینگے اپنے باپ کو ہمایون بادشاہ کا وزیر ہی بتائینگے شاہجہان سے شجرہ ملائینگے

ممن۔ اور چاہے آباجان عمر بھر گھی ہی بیچا کیے ہون۔

اختر۔ اور یہ مصرع کسی استاد کا سنا نہین۔ ع

	که درین راه فلان ابن فلان چیزی نیست۔	

ممن۔ خدا کی قسم جسوقت اس شخص نے اتنے بڑے وزیر اعظم کا نام لیا تو جناب میری آنکھون مین خون اتر آیا۔

حافظ۔ جی ہان آپ تو ایسے ہی بڑے وہ ہین نا۔

ممن۔ (تھوک کر) الگ ہٹ کے بیٹھو۔ بو آتی ہی تمہارے منھ سے لاحول ولا قوۃ ا۔

اختر۔ واللہ بھائی مین کہتے ہی کو تھا کہ یہ شخص گندہ دہن ہی۔

مرزا۔ مجھے تو پیشتر سے معلوم تھا یہ بھی ایک بہت بڑا فرضی ہی

راوی۔ نواب صاحب کے بھی دل مین یہ بات جمگئی اور میان کمال الدین نظرون سے گرگئے وہ فقرہ چست کیا کہ جا جمایا رنگ کھاڑ دیا فقرہ اسے کہتے ہین کمال الدین اسکو ابھی دل لگی ہی سمجھے ہوے تھے اور یہ خبر ہی نہین تھی کہ یار لوگون کا داؤ چل گیا سارا چارون شانے چت کہین کا نہین رکھا۔ ممن نے فقرہ چست کیا اختر نے گواہی دی۔ مرزا نے تائید کی جھوٹی بات سچی ہوگئی۔ اب باہم ان تینون مین اشارہ بازی ہونے لگی ممن نے مسکرا کر مرزا کی طرف آنکھ ماری۔ مرزا نے اختر کے چٹکی لی تینون دل مین خوش کہ مار لیا پالا ہمارے ہی ہاتھ رہا۔

ممن۔ قطع شریف تو دیکھیے۔ جیسے مگرمچھ۔

اختر۔ (قہقہہ لگا کر) بھئی خدا گواہ کیا پھبتی کہی ہی۔

مرزا۔ چھا گئی۔ مگرمچھ کی ایک ہی کہی ہی واللہ۔

ع۔ اسپر ہمارا بھی صاد ہی میان ممن۔ اچھی ہوئی۔

ممن۔ (آداب عرض کرکے) ای خداوند کوئی جامہ زیب ہوتا ہی یہ پھبتی زیب ہین۔ جو پھبتی کیسا نہ جھپا جائے گھی والے کی کتنی ہوئی۔

ع۔ میان کمال الدین تم جواب کیون نہین دیتے ہو یہ کیسا تم بھی جواب دو۔

حافظ۔ خداوند ان بدمعاش پاجیون کے منھ کون لگے۔

ممن۔ دیکھیے سرکار جو اسکے منھ مین آتا ہی وہی تباہی بک دیتا ہی اور ہم حضور کا لحاظ کرتے ہین۔ اچھا بچا باہر تو چلو دیکھو تو کتنے گدے دیتا ہون۔

اختر۔ بیٹر کے برابر تو قد ہی انکا۔

ممن۔ اجی ٹینی مرغا کہو۔ ع

حضور بلبل بستان کرے نوا سنجی		کہ مرغ ٹینی کا بچہ کھٹکنے ہی لگا

مرزا۔ اتنو بیڈ ھنگ پھبتیان ہونے لگین بھائی کملو۔

ع۔ آپ کا اصلی اسم شریف کیا ہی کیون جناب مولوی صاحب۔

حافظ۔ حضور بندے کو شیخ حاجی حافظ کمال الدین کمال کہتے ہین کملو کوئی اور ہوتے ہین۔

ممن۔ خداوند ذری انسے انکے آبا کا نام تو دریافت کیجیے حضور۔

ع۔ آپکے پدر بزرگوار کا اسم شریف میان کمال صاحب؟

حافظ۔ خداوند یہ لوگ تو ہین بدمعاش پرلے سرے کے

ممن۔ بس اب حضور خود ہی سمجھ جائین ناگفتہ بہ۔

ع۔ بھئی کچھ دال مین کالا کالا نظر آتا ہی۔

نواب صاحب کے مصاحب بیچارے کمال الدین کو بنا رہے تھے اور رئیس موصوف ممن اور اختر کی باتین سن سنکر مسکرا رہے تھے کہ ایک شخص سوارون کی قطع بنائے ہوے آیا آداب بجا لایا اور ادب کے ساتھ بیٹھا۔ ممن نے کہا آپ کسکی تلاش مین آئے ہین تو اسنے یون جواب دیا عرض کرون حضرت بندہ غریب الوطن

ہند یلکھنڈ کا رہنے والا ہی۔ ایک رئیس نامدار دگردون مدار کی سرکار ابد قرار مین منصب ارزنگی پر مامور ہی رئیس بڑی جاہ و تواضع کے ہین اور شہسواری کے فن مین غلام کے شاگرد بھی ہین اب چوگو کی مشق کرتے اور صاحب لوگون کے ساتھ اس پھرتی اور صفائی سے چوگان کی بازی جیتتے ہین کہ مین کیا عرض کرون غلام نے انکو بنوٹ بھی سکھائی ہے انکو مین بھی طاق اور برق ہین کوئی فن سپہ گری ایسا نہین جو وہ نہ جانتے ہون اور بڑے شوقین رئیس ہین۔ گھوڑدوڑ کا بڑا شوق ہی۔ اس وقت کم سے کم کوئی ستر گھوڑے انکے پاس ہونگے ہندوستان مین چاہیے جہان گھوڑدوڑ ہو انکے گھوڑے ضرور جائینگے۔

ممن نے دریافت کیا کہ آپ اس شہر مین کس غرض سے وارد ہوے ہین۔ کہا ہمارے رئیس نے ہمین ایک شخص کی تلاش مین بھیجا ہی۔ وہ ہماری سرکار مین نوکر تھا اب وہان سے بھاگ آیا ہی اور غلام نے سرکار سے کہدیا تھا کہ حضور اصل سے خطا نہین کم اصل سے وفا نہین۔ رئیس آجی سنا نا آخر کو وہی نتیجہ نکلا۔ ایک مشعلچی کے لڑکے کو ہماری سرکار نے لکھنا پڑھنا سکھایا جب لکھ پڑھ چکا تو خواہش ہوئی کہ اسکو دفتر مین کوئی اچھی جگہ دین مگر منشی لوگ اسپر بھڑے کہ مشعلچی والا لونڈا اور ہماری برابری کرے آخر کار سرکار کا مصاحب ہوا۔ ایک روز سرکار نے کسی تقریب مین روشنی کرائی اور روشنی کا انتظام اُسکے سپرد کیا۔ اُسنے کوئی چودہ من تیل چرا لیا۔ لوگون نے سرکار کو اطلاع کی۔ جرم ثابت ہو گیا۔ قریب تھا کہ سزا پائے مگر اُسکو پہلے ہی سے خبر ہو گئی اور وہان سے روپوش ہو گیا۔ اُسکا حلیہ میرے پاس ہی ممن نے کہا کس قطع کا آدمی ہی۔ ذرا حلیہ ہمکو بھی سنا دیجیے شاید ہم ہی گرفتار کرلین۔ اُس نے کہا۔ گندم رنگ۔ تنگ پیشانی ہونٹھ موٹے موٹے بال کھچڑی۔ موچھین گھسی ہوئین۔ ڈاڑھی گل مچھے بال لمبے لمبے ماتھے پر ایک زخم کا نشان ہی اور جب گفتگو کرے گا ہمچو من دیگرے نیست اور پدرم سلطان بود۔ اپنے مشعلچی باپ کو کسی ریاست کا دیوان اور ہفت ہزاری ہی بتائے گا۔ اور بابر در ہمایون ہی سے شجرہ ملائیگا۔

یہ تقریر سنکر سب کے سب کمال الدین کی طرف دیکھنے لگے اور سب کو یقین ہو گیا کہ یہ کمال الدین ہی کا ذکر ہی۔ نواب صاحب نے اُس مجرم مفرور کا نام دریافت کیا تو اُس نے کہا حضور جملو مشعلچی اس کے باپ کا نام ہی اور کملو اُس شخص کا نام مگر سنتا ہون اب کمال الدین نام رکھا ہی اور حافظ شیراز کی غزلین اپنی لہجے مین بہت عمدگی سے گاتا پھرتا ہی۔

یہ پھڑکتا ہوا فقرہ سنکر کل حاضرین جلسہ پھڑک اُٹھے محمد عسکری نے کہا اللہ اکبر کہا گہرا چکمہ دیا ہی مین خود اسوقت دھوکے مین آ گیا۔

ممن ۔ حضور استادون کے چکمے ہین او چھڑے ہین

اختر ۔ واللہ مین سمجھتا تھا کہ یہ روایت بالکل صحیح ہی

مرزا ۔ آپ پر کیا فرض ہی مین بھی علی ہذا القیاس

شہسوار ۔ تو حضور وہ ملزم ہمکو ملجائے اسی وقت۔

ع ۔ میان کمال الدین یہ کیا ماجرا ہی۔ کچھ کہو تو سہی۔

حافظ ۔ خداوند یہ ممن اصل مین کسی مشعلچی کا لونڈا ہی اور در اصل کم اصل ہی یہ پلید۔

ممن ۔ لے ذری چونچ سنبھالے ہوے۔ بس کہدیا۔

مرزا ۔ واہ وا۔ ممن نے کیا بھُس ملایا ہی صاحب خدا کے واسطے۔

ممن ۔ آخر مین نے کیا قصور کیا جناب مجھسے واسطہ سرکار

حافظ ۔ میان ممن یہ سب تمھارا ہی فساد ہی مین سمجھا ہوا ہون

تیر اہی تو ہے فساد مردار		داماد کو گل دیا مجھے خار

شہسوار۔ حضور یہ زمانے کا انقلاب ملاحظہ فرمائیے کہ مشعلچیون کے لڑکے اور فارسی پڑھیں مگر وہ لاکھ پڑھ جائین رہین گے موچی کے موچی۔ پڑھین فارسی اوز بیچین تیل یہ دیکھو قدرت کے کھیل۔

محسن۔ میان کمال الدین صاحب اسوقت کتنا دن ہوگا۔

راوی۔ اس سوال سے سب کے سب زور سے کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ مگر میان کمال الدین کی سمجھ مین بات نہ آئی۔

حافظ۔ اسمین کون ہنسی کی بات تھی۔

ع۔ آپ اسقدر بھی نہین سمجھتے۔ کہان رہے ہو۔

شہسوار۔ خداوند مشعلچی کا لونڈا آخر کہانتک سمجھ سکے۔

ع۔ انھون نے کہا نہ تھا کہ پڑھین فارسی اوز بیچین تیل۔ تیلی سے جب پوچھو گے ارے تیلی دن کتنا ہوگا تو بہت ہی برا مانیگا۔ اسکو وہ بدشگونی سمجھتے ہین۔

مصاحبون پر عتاب

نواب محمد عسکری صاحب گو صحبت یافتہ اور تجربہ کار فہمیدہ ہوشیار تھے مگر لکھنؤ کے فقرہ باندون اور خصوصاً انکے مصاحبون نے انکو اسقدر چکمے دیے تھے کہ اب سچی بات اور امر واقعی کی صحت اور تسلیم کرنے مین انکو تامل ہوتا تھا جو بات انھون نے اپنے مصاحبون کی زبان سے سنی اسکو یہ فوراً لغو اور مہمل اور پایۂ اعتبار سے خارج سمجھے۔ ایک وزیر الصاحب نے بیگم صاحب کی طرف مخاطب ہوکر آہ سرد بھر کر کہا اسمین سخت افسوس ہے کہ ہم اپنے رفقا کے ساتھ اسقدر لطف و اخلاق اور جود و کرم سے پیش آتے ہین مگر باینہمہ وہ کمبخت اسی پر تلے رہتے ہین کہ ہمکو چکما دین اور فقرہ بازی کرکے بچھ لے مرین۔ اور ایک صحیح کہتے ہین تو ننانوے لغو۔ ان لوگون نے

پہلے ہمسے کہا تھا کہ نینی تال بڑا بُرا مقام ہے۔ آب و ہوا خراب ہے عوارض کا گھر ہے۔ پہاڑ برابر پھٹا کرتے ہین۔ ہمین نے جو تحقیق خبر نہین تو ڈر گیا کہ مفت مین بیٹھے بٹھائے اپنی جان کو معرض خطر مین ڈالنا کونسی دانائی کی بات ہے۔ جائین حظ نفس یعنی طبیعت سیر دل لگی کے لیے اور وہان پہاڑ کے نیچے دب مرین یا گھینگھے کی بیماری ہوجاے یا کوئی عارضہ لاحق حال ہو۔ مگر اب وہی سب کہتے ہین کہ نینی تال کی آب و ہوا ایسی ہے کہ ہندوستان مین کشمیر کے سوا اور کوئی مقام اسکا نقطہ مقابل نہین ہے۔ اور جو بیمار وہان جاتے ہین وہ چنگے ہوکے آتے ہین اب یہ مثالین دیتے ہین کہ فلان شخص تپ کہنہ کے عارضہ مین اسقدر ضعیف اور لاغر ہوگیا تھا کہ زیست کی امید باقی نہین رہی تھی نینی تال جانے کی ڈاکٹرون نے صلاح دی پندرہ دن مین ڈنڑ پیلنے لگا۔ اور ایک آدمی مختلف عوارض مین مبتلا ہوگیا تھا صرف ایک ہفتے مین نینی تال کی آب و ہوا نے یہ رنگ اثر جمایا کہ کل عارضے رفوچکر ہوگئے گویا تمام عمر کبھی علیل ہی نہین ہوا تھا۔ اور پہلے کہا کرتے تھے کہ دو سو آدمی پہاڑ کے تلے دب کے مر گئے اور ایک کپتان صاحب کا ایک بوجھڑ کا تو دو کھڈ مین گر پڑے اور ہڈی پسلی تک چور چور ہوگئی کشتی الٹ گئی چار آدمی ڈوب گئے۔ نواب ہمکو نہ آئی اس بات کا یقین ہے نہ اس بات کا۔ مگر چھبن صاحب نے ہمسے کہا کہ زبردستی لے چلینگے وہ ہاری جیتی ایک نہین مانتے اور کہتے ہین کہ نینی تال کا قیام بڑی خوش قسمتی کی بات ہے اور بڑے خوش طالعون کو نصیب ہوتا ہے اور صاحب لوگ گرمی بھر اور برسات بھر وہان ہی قیام کرتے ہین۔ اور چھوٹے لاٹ صاحب مع دفتر اور اہل دفتر کے سات آٹھ مہینے تک رہتے ہین۔ اگر خطرے کا مقام ہوتا تو ممکن تھا کہ ایسے ایسے جلیل القدر حاکم لوگ جنکی حکومت ہے وہان بستے بلکہ

ادھر رُخ بھی نہ کرتے ہم اب اس شش و پنج میں ہیں کہ کیا کریں کیا نہ کریں —

وہ خاتون پری چہرہ قمر رخسار نواب نامدار کی اس لمبی چوڑی کہانی کو کان دھر کے سُنا کی جب یہ قصہ طول ختم ہوا تو بیگم صاحب مسکرائیں اور کہا مجھے ہنسی آتی ہے کہ تم لوگوں کے مزاج میں کسقدر کا تلون ہے ایک رنگ پر طبیعت رہتی ہی نہیں سیکڑوں پلٹے کھاتی ہے گھڑی میں ماشہ گھڑی میں تولہ کبھی کچھ کبھی کچھ اور اس سے بڑھکے انسان میں عیب نہیں۔ اگر ایک بات کرنی ہے تو اللہ کا نام لیکے کر گذرے ہر چہ باد اباد نہیں کرنی ہے لعنت بھیجی — چلو قصہ ختم ہوا ۔

بات ہی جسقدر بڑھاؤ بڑھے	طول بھی ہے یہ مختصر بھی ہے

آخر تمھارے اتنے دوست ہیں کسی کا بھی تمکو اعتبار ہے یا کوئی اعتبار کے قابل ہی نہیں جسپر اعتبار ہو اُس سے دریافت کر لو۔ چھٹی ہوئی چھٹن صاحب بھی کیا مصاحبوں کے سے چکمہ باز ہیں یا وہ بھی اس موے ممن کے بھائی ہیں اُنکو تمسے جھوٹ بولنے کی کیا غرض تھی۔ کیا ٹل جاتا مصاحب نگوڑے یا تو اس سبب سے پہاڑ کی مذمت کرتے ہیں کہ اگر نواب صاحب گئے اور ہمکو ساتھ نہ لیگئے تو ہندرہ بیس دن پلاؤ اور زردہ۔ اور قورمہ اور کباب نہ ملیگا۔ چانڈو اپنے پاس سے پینا پڑیگا دو گھڑی کی دل لگی جائیگی۔ گلوریاں اور دو سیر تمباکو کہاں پائیں گے اور یا سو جہ سے پہاڑ کی تعریف کرتے ہیں کہ تمھارے ساتھ سفر کے مزے اُڑائینگے اور سیر کرینگے۔ بن کوڑی بن دام سفر کرائینگے۔ نون لگے نہ پھٹکری اور پھر رنگ چوکھا۔ مگر تم اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ تمھارا دوست کون ہے اور دشمن کون ہے دوست دشمن میں فرق نہیں کر سکتے کیا سب ایک ہی سے تھوڑے ہوتے ہیں۔ آدمی آدمی انتر۔ کوئی ہیرا کوئی کنکر ۔

نہ ہر زن زن است و نہ ہر مرد مرد	خدا پنج انگشت یکسان نکرد

مگر تم سب کو ایک ہی لکڑی ہانکتے ہو سب دھان بائیس پسیری لگا دیے۔ معلوم ہوتا ہے تمھارے ہاں یہ جتنے ٹھگ بھرے ہیں سب کے سب لگے گے اور جھوٹے بدمعاش۔ زمانے بھر کے اُٹھائی گیرے جنکے نہ قول کا اعتبار۔ نہ فعل کا۔ جب تم جانتے ہو کہ وہ ایسے ہیں تو انکو منھ کیوں لگاتے ہو۔ دھتا بتاؤ۔ صحبت میں ایسے آدمی رکھو جو تمھارے خیر خواہ ہوں نیک بات کی طرف تمھارا دل لگائیں نہ کہ شہدے لچے۔ لیکن تم سے کہے کون ضد اور کد کے پتلے ہو آج کیا جانے کدھر سے آفتاب نکلا ہے کہ تمکو اتنی سمجھ تو آئی۔ تم ان موے لچوں کو یہی سنتے تو لگے۔ میں پھولے نہیں سماتی ہوں شاید خدا اور زیادہ سمجھ دے۔ اب انصاف کرو کہ میں نے کئی ہزار مرتبہ تمکو سمجھایا ہوگا مگر تمنے ایک نہ سنی آخر کو خمیازہ اُٹھایا ہی اُٹھایا۔ خیر اب بھی سوچو تو سویرا ہے۔ یہ سب دسترخوان کے آشنا ہیں کوئی تمھارا خیر خواہ نہیں ہے جبتک روٹی ملے جاتی ہے اور چانڈو چھبی تک کے آشنا ہیں۔ اور سب کے سب چاہتے ہونگے کہ تمکو بھرا دے کے اپنا مطلب نکالیں —

نواب محمد عسکری کو بیگم صاحب کی تقریر بہت پسند آئی بہت محظوظ ہوے۔ کہا بیگم واللہ بالله تمھاری باتیں اسوقت جادو کا کام کر گئیں میں ان سب نمکحراموں کو ایک ایک کرکے نکالونگا یہ میرے بدخواہ ہیں انسے امید بہبود رکھنا عقل کی بات نہیں ہے انکے قول و فعل کا جو اعتبار کرے اُس سے بڑھ کر احمق کوئی نہیں۔ مجھپر خدا جانے ان لوگوں نے کیا جادو کر دیا تھا کہ میں بالکل انکے بس میں تھا۔ اب چیت گیا۔ واللہ ایک ایک کو چُن چُن کے نہ نکالا ہو تو سہی سمجھتے کہاں ہیں —

یہ تقریر کرکے نواب محمد عسکری باہر تشریف لیگئے تو مصاحبوں نے چہرے کا رنگ متغیر پاکر بڑی ہمدردی کے ساتھ کہنا شروع کیا ممن۔ حضور کا چہرہ اس وقت تمتمایا ہوا ہے کچھ۔

اختر۔ میں کہنے ہی کو تھا۔ تمنے بات چھین لی مجھ سے

مرزا۔ حضور طبع اقدس تو درجۂ اعتدال پر ہے نہ۔

ع۔ ہاں فضل الٰہی ہے آہستہ سے۔ بے رنج ہو کر۔

مرزا۔ کوئی بات ضرور ہے خداوند۔ مین نہ مانونگا۔

ممن۔ معلوم ہوتا ہے کوئی غصہ کی بات سُنی ہے۔

اختر۔ حق تعالیٰ حضور کو خضر و الیاس کی عمر عطا کرے ہم وابستگان دامن دولت کو حضور کی صحت مزاج کا بڑا خیال رہتا ہے۔ ؎

تنت بناز طبیبان نیازمند مباد
وجود نازکت آزردۂ گزند مباد

مرزا۔ آمین ثم آمین۔ یا خدا تو ایسا ہی کرے۔

ع۔ میاں کمال الدین صاحب کوئی سلام صنعت سنایئے

حافظ۔ بہت خوب حضور ابھی عرض کرتا ہے غلام ؎

چودھوین شب کو رہی مقتل مین شب بھر چاندنی
تین دن خون شہیدان مین رہی تر چاندنی

ع۔ واقعی نور کا کلام ہے۔ خوش الحانی اسی کا نام ہے۔ اس وقت مین بعض رمیون سے بڑے رنج مین بیٹھا ہوا تھا

مرزا۔ میاں کمال الدین حضور کو کچھ اور سنا و عنایت الٰہی سے طبع مبارک ذرا بشاش ہو گئی ہے۔

کملو۔ بہت خوب ؎

آج کل فصل بہاری نے دیا ہے اشتہار
پھول پھل کیا خار تک ہے زیر فرمان بہار

نواب صاحب مصاحبون کی جلسازی اور فقرہ بازی سے بہت بد دماغ ہو گئے تھے مگر کملو کی خوش الحانی اور سحر طرازی اور لحن بار بدی اور جادو پردازی نے ایسا رنگ جمایا کہ غصہ دور اور ملال کافور ہو گیا۔ فرمایا کہ کمال الدین واقعی باکمال آدمی ہین۔ انھون نے ہمارا ملال رفع کر دیا۔ کمال الدین نے جھک کر سلام کیا اور کہا خداوند نعمت یہ سب حضور ہی کی جوتیون کا صدقہ ہے۔ کمال تو بہت ہی مشکل شے ہے۔ کمال کجا۔ مگر حضور کی قدردانی اور پرورش البتہ ہے۔ اگر حضور جیسے با اقبال رئیسون کی جوتیان اٹھاؤنگا تو بیشک باکمال بھی ہو جاؤنگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ حضور نے اب پرورش فرمائی ہے۔ آپ کے صرف اسقدر مہربانی فرمانے سے میری وہ قدر و منزلت ہوئی کہ۔ ع۔

کلاہ گوشۂ دہقان بہ آفتاب رسید

حضور نواب سپہ سالار جنگ بہادر نے غلام کی اسقدر تعریف کی کہ اگر ایک شمہ بھی عرض کرون تو خودستائی اور خودنمائی مین داخل ہوگا اور اپنے منہ میاں مٹھو بننا اپنے شیوے کے خلاف ہے کسی کو اپنی آواز پر غرور ہوتا ہے۔ مگر ذرا سی چکنائی کھائی اور ایک ہفتہ کے لیے غائب غلہ۔ اب بھین بھین کرنے لگے۔ استاد ہو کلاونت ہو۔ نایک ہو۔ کسے باشد۔ استادی خاک کام نہ آئیگی۔ کسی کو حسن کا غرور ہوتا ہے۔ چیچک نکلی حسن رفو چکر۔ سیر بھر قیمہ ہو تو منہ پر چاہیے کسی کو زور کا غرور ہوتا ہے۔ ڈنگو بخار آیا چلیے سال بھر کا نکھر رہے ہین۔ اب لٹھیا کے زور سے بھی نہین اٹھا جاتا دو قدم چلے اور ہانپ گئے۔ یا تو ہاتھی کو دم پکڑ کے روک لیتے تھے یا اب ایک بچے سے عہدہ بر آ نہین ہو سکتے۔ کسی کو دولت کا غرور ہوتا ہے۔ رات کو چوری ہو گئی صبح کو کشکول ہاتھ مین ہے نئی سڑک کا پتہ پوچھتے پھرتے ہین کسی کو لباس کا غرور ہوتا ہے۔ مگر ؎

نازش بخز و سمور تا کے	بر پشم و گر غرور تا کے

غلام اگر آواز پر ناز کرے تو اس سے بڑھ کے حماقت نہین مگر حضور کی پرورش ہمیشہ سے شامل ہے خوش آواز کوئی نہین کیونکہ حضور نے شفقت کا ہاتھ رکھا ہے اور اب غلام حضور کے ظل عاطفت مین آیا ہے ؎

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتیبان
چہ باک از موج بحر آنرا کہ دارد نوح کشتیبان

وہ مہربان تو کل مہربان ایدر جسپر حضور مہربان ہین اسپر خدا مہربان ہی

جلسے راضی ہین حضور اسسے خدا راضی ہی

ممن جل بھن کے خاک ہوگیا۔ اگر بس چلتا تو کمال الدین کو گولی ہی مار دیتا۔ اختر بھی خار کھا رہا تھا۔ مرزا کا رنگ فق۔ چھوٹے درجے کے رفقا و مصاحبین بھی جلے ہوے تھے سبکو حسد تھا۔ مگر کرتے کیا۔ نوابصاحب کی نظر سرور رقص تھی جب سرکار آرام کو گئے۔ تو ممن نے اختر اور مرزا کو اشارہ کیا اور ایک تخلیے کے مقام مین لیجا کر یون ہمکلام ہوے۔

ممن۔ مرزا تمھارا ساگاؤدی کس مردک نے اپنے ہوش مین دیکھا ہو بڑے بیوقوف پرلے سرے کے گھامڑ ہو۔

مرزا۔ ارے یار یہ حماقت ہوگئی کہ ہم اس کمبخت کو ساتھ لائے اور اب پچھتاتے ہین بڑا افسوس ہی۔

ممن۔ ابے نامعقول ایک خطا ہوئی تھی پھر اب یہ دوسری خطا کیون ہوئی۔ ایک خطا دوسری خطا تیسری خطا۔

مرزا۔ اور وہ دوسری خطا کونسی ہی بھائی صاحب

ممن۔ اس قابل ہو کہ تمکو چمرنگ کرے کھال کھنچے اور بھس بھرے بس اور کچھ نہ کرے۔

مرزا۔ تو آخر معلوم تو ہو وہ دوسری خطا کیا ہی۔

اختر۔ ہماری سمجھ مین خود نہین آتا بتاؤ میان۔

ممن۔ گدھون کی سمجھ مین کہین باریکیان آتی ہین۔

مرزا۔ یا الٰہی کچھ کہوگے بھی کہ بکتے ہی جاؤگے۔

ممن۔ اور ہمارا کیا بگڑیگا۔ تو ہی پچھتاؤگے

مرزا۔ اب ہم ٹھونک چلینگے تمکو بس کہدیا ہی۔

ممن۔ سلبے گدھے جب نوابصاحب محفل سے منھ پھلا کے آکے بیٹھے تھے اور انھون نے اس لچی کو حکم دیا کہ کوئی غزل گاؤ تو اسوقت تمکو یہ کیا فرض تھا کہ تم بھی تعریف کرتے تمنے اور الٹی فرمایش کی کہ میان کمال الدین خاموش کیون ہوے کچھ اور کہو نواب صاحب کا ملال اب تمھاری خوشگلوئی سے دور ہوگیا جا چھٹے سے منھ۔ دوفتہ تیری اوقات پر۔

اختر۔ ہان واللہ۔ سچ کہا مجھے اب یاد آیا بہت بُری ہوئی۔

مرزا۔ ارے یار یہ زبان دیکھیے کہان کہان جوتیان کھلوائیگی۔ لاحول ولاقوۃ !!! بڑی بیڈھب ہوئی۔

ممن۔ میری آنکھون مین خون اتر آیا اُس وقت۔

اختر۔ اور اب اُسکا رنگ ایسا جم گیا کہ پھیکا نہین پڑسکتا

ذکر نینی تال

نواب فریدون حشم خاقان کلاہ۔ ہلال رکاب ثریا جاہ ایک روز نواب چھٹن صاحب کے یہان جانے ہی کو تھے کہ چوبدار سلیقہ شعار نے جھک کر سات بار سلام کیا اور کہا پیر و مرشد نواب چھٹن صاحب بہادر تشریف لاتے ہین۔ فٹن آگئی چمن مین کسی سے باتین کر رہے ہین۔ محمد عسکری نے حکم دیا کہ گاڑی کھلوا دو اب نہ جائینگے اتنے مین چھٹن صاحب تشریف لائے رفقا و مصاحبین نے سروقد تعظیم کی۔ آداب بجا لائے۔ مسند پر محمد عسکری کے پاس چھٹن صاحب بعد زیب تجمل متمکن ہوے محمد عسکری نے کہا بھائی صاحب ہمین ایک روز خیال ہوا تھا کہ خدمتگارون کو موقوف کرکے انکی جگہ پر عورتون کو نوکر رکھین کمسن کمسن نوعمر نوخیز خوبصورت خوبصورت حسین زہرہ جبین گلفام نازک اندام چھوکریان ادہکا کام کرین۔ واللہ بڑا لطف حاصل ہو۔ یہ کیا کہ ریشا نیل مچھا کر ڑا ایک ڈ [illegible]

ہر وقت موجود۔ انکے عوض چودہ چودہ پندرہ پندرہ برس کی
حوروش معشوقین ہون تو روح کو بالیدگی ہو اور طبیعت ہر دم
بشاش رہے۔ پانی کی ضرورت ہوئی۔ آواز دی مبارک قدم
پانی منگواؤ اُسنے آواز دی۔ ننھی سرکار کے واسطے آبخاصہ
تیار کراؤ۔ بی ننھی آبخاصہ لیکر آئین صورت دیکھتے ہی پھڑک
اُٹھے ادھر پانی پی رہے ہین ادھر کنکھیون سے گھورتے جاتے ہین اور
سب خادماؤن کو حکم دے دیا جائے کہ ہر دم عطر مین ڈوبی رہین
کمرے کی طرف سے نکل گئین تو دماغ طبلۂ عطار بنگیا گلوریان
لیکے بی منی کھڑی ہین لال لال گال عنبر آگین بال سیدھا
سترہ برس کا سن مرادون کی راتین جوانی کے دن چھاتیان جمی ہوئین
سینہ اُبھرا ہوا۔ جی خوش ہوگیا پنکھا قلی کے عوض کوئی پری
پنکھے پر مقرر ہو۔ گدرایا ہوا بدن ہاتھ پاؤن کی کرارہی تک
سے درست صاف ستھرے کپڑے پہنے ہوئے۔ ہر کمرے مین
ایک ایک نوجوان معشوقہ پری تمثال مشتری خصال لعبتات
ہی واللہ پرستان کو مات کرے۔ مکان یہ معلوم ہو کہ اندر کا
اکھاڑا ہے یا پریون کا دنگل بھئی مین یہ نہ کر دکھاؤن تو ٹانگ
کی راہ نکل جاؤنگا۔ ٹھان لی ہے کہ منی تال سے واپس آکر ایک
درجن بھر عورتین بھرتی کر لینگے۔ مگر اُنمین سے کوئی بیس برس
کے سن سے زیادہ نہو گی چودہ برس سے لیکر بیس برس کے سن تک
کی۔ اور سرخ و سفید نازک بدن۔ غنچہ دہن اور
شوخ و شنگ۔ رشک پریخان فرنگ۔ حاضر جواب
تیز طبیعت۔ زبان دراز گیگلی عورتین ہم نہین
چاہتے۔ بولی حیران نہین۔ ہر دم بنی ٹھنی رہین
بناؤ چناؤ کے ساتھ۔ روز حمام کرین۔ اور روز
کپڑے بدلین۔ تاکہ صورت دیکھنے سے جی خوش
ہوجائے۔ آنکھون کو ٹھنڈک پہونچے۔ اور روح
[illegible] کر دیا کسا۔ آؤ ہم تم دونون نوکر رکھ لین

نواب چھمن صاحب سنتے سنتے بول اُٹھے کہ یہ تو سب ہوا
اور اگر پاؤن دبوانے کو جی چاہا تو پھر وہی مردوے بلوائے
جائینگے اسپر مصاحب مسکرائے اور محمد عسکری نے کہا بھئی
عورتون سے پاؤن دبوانے مین کیا ہرج ہے۔ انسان کا
دل صاف رہنا چاہیے۔ مقدم تو دل کی صفائی ہے ؎

دل بدست آور کہ حج اکبر ست
از ہزاران کعبہ یک دل بہتر ست

چھمن صاحب نے کہا بھائی یہ ہم نہ مانینگے۔ بڑے بڑے
زہاد کے قدم اس کوچے مین ڈگمگا جاتے ہین۔ ہم آپ کس
شمار قطار مین ہین۔ لاحول ولا قوۃ۔ اجی بی منی پانزدہ سالہ
بن ٹھن کے پاؤن دبانے آئینگی یا بی مبارک قدم ہفتدہ
سالہ عطر فتنہ مین سر سے پاؤن تک ڈوبی ہوئی پلنگ پر
بصد ناز و انداز بیٹھکر ہاتھ بڑھائینگی تو ران اور ٹانگ کون
مین گدگدی معلوم ہوگی یا نہین۔ ابھی تو یہ دل لگی ہی
دل لگی ہے لیکن اگر واقعی عورتین نوکر رکھین اور اسطرح
کی عورتین کہ بیس برس کے سن سے کوئی زیادہ نہو۔ اور
سب کی سب ملیح و صبیح اور نازک بدن و طرار اور خوبرو ہون تو
حضرت اغواے شیطان سے بچنا ذرا دل لگی نہین ہے۔ خواہ مخواہ
بیٹھے بٹھائے معصیت مین گرفتار ہونے سے کیا فائدہ۔ یونہی
گناہون سے نہین بچتے نہ کہ ایک درجن بھر نوعمر طرحدار چھوکریان
ہر دم نظر کے روبرو رہین۔ مگر بھئی سوجھی اچھی اسکے ہم بھی قائل
ہین اور بیگم صاحب کتنی خوش ہون کہ میان نے درجن بھر کر چھوکریان
نوکر رکھین ہین اور یہ تو وہ جانتی ہی ہین کہ میان بڑے پاکباز
نیک طینت صاف باطن آدمی ہین آپکی جانب سے بد ظن نہو نگی
محمد عسکری بولے سنو بھئی ہم تمھاری طرح زن مرید جورو
کے غلام نہین ہین کہ بیوی سے ڈرین اور بید کی طرح تھرائین
جورو گھر مین پڑی رہے عمدہ سے عمدہ اور لطیف سے لطیف

کھانے کھائے۔ قیمتی لباس پہنے۔ جواہرات اور زیور سے آراستہ رہے۔ گھر مین ماما آتو چھو چھوائی کھلائی خواص شیخ مہری دوا مغلانی پر حکمرانی کرے نہ کہ میان پر حکومت کرے ایسے میان کی ایسی تیسی۔ میان بیوی بنکے رہے اور بیوی میان بنکے

چھٹن صاحب ہنس پڑے۔ فرمایا خیر صاحب ہم زن مرید جورو کے غلام بلکہ غلام کے تلام کے جولام ہی سہی ہم تو اپنی بیوی پر عاشق ہین۔ خیر یہ تو سب ہوا اب یہ فرمایئے کہ سفر کی تیاری کی یا نہین۔ محمد عسکری نے کہا یار اتنا تو بتا دو کہ وہان کھانے پینے کی چیزین ملتی ہین یا نہین۔ سوداگرون کی کوٹھیان ہین یا نہین۔

نواب چھٹن صاحب انکی بھولی بھولی باتون پر بہت ہی ہنسے کہا یار مین اس حیرت مین ہون کہ تم کو آدمی کون کہتا ہی۔ تم بھی کہو گے کہ مین آدمی ہون۔ ذرا عقل نہین چھو گئی ہی بالکل بے بہرہ بلکہ عقل کے پیچھے لٹھ لیے گھومتے ہو۔ اتنا نہین سمجھتے کہ نینی تال جیسے مقام مین جہان خود لاٹ صاحب سات آٹھ مہینے رہتے ہین اور جو لوکل گورنمنٹ کا سمر ہیڈ کوارٹر ہی یعنی برسات کا صدر مقام اور جہان صدہا یورپین لیڈیان اور جنٹلمین تبدیل آب و ہوا کے لیے جاتے ہین وہان سوداگرون کی کوٹھیان نہونگی ایک کوٹھی عین لب چشمہ سار جھیل کے کنارے اس خوشنمائی سے تعمیر ہوئی ہے کہ باید و شاید۔ یہ مارشن صاحب سوداگر کی کوٹھی ہی اسمین لکھو کھا روپے کا اعلیٰ درجے کا سامان رہتا ہی اور ایسا نفیس اور نادر اسباب اور بیش بہا اور قیمتی اشیا کہ صل و جل نظر نہین ٹھہرتی۔ شام کو بلکہ دو گھڑی دن رہے سے سات ساڑھے سات بجے رات تک وہ رونق رہتی ہے کہ مین کیا عرض کرون۔ سہ تقا اور بری چہرہ لیڈیان جوق جوق جمع ہوتی ہین اور بڑے بڑے معزز حکام جلیل القدر آتے ہین دو گھڑی کھڑے ہو جایئے تو عجب کیفیت نظر آتی ہی یہ کسکی ڈانڈی ہی حضور لیڈی صاحبہ۔ یہ گھوڑے پر ایک ایک زہرہ تمثال مس تشریف لائین۔ از سر تا پا دریائے حسن مین غرق زرق برق۔ اٹھلاتی ہوئی گرجے مین جاتی ہے پتلی کمر بل پر بل کھاتی ہی۔ وہ سامنے سے نوجوان خوشرو افسر فوجی وردی پہنے رپ رپ کرتا آیا۔ کسی نے بادۂ طرب کا پگ اڑایا۔ کسی نے کوٹھی کی سیر کی دل بہلایا ہزارون لاکھون ہی کے وارے نیارے ہوتے ہین۔ آپ پوچھتے ہین کہ نینی تال مین کوئی کوٹھی بھی ہی۔ ع

برین عقل و دانش بباید گریست

خدا بیدا کرے تو ذرا ہی سی عقل چاہیے دے مگر ہے ضرور ایک کوٹھی لیے پھرتے ہو وہان ایک سے ایک بڑھی ہوئی کوٹھی ہی مگر یہ سب سے اول ہی۔ ایک قطار کی قطار برابر کوٹھیون ہی کی ہی جس مقام پر ایسے معزز بالا دست حکام اتنے عرصے تک قیام کرین وہان کوٹھیان نہونگی بھلا۔ بھائی جان تم میری خاطر سے چلو تو سہی نینی تال قابل دید مقام ہی ایسا کوہستان تو ہندوستان مین شاذو نادر ہی کوئی ہو گا۔ گو اور مقام بھی سرد اور فرحناک ہین مگر نینی تال مین اور ہی لطف ہی۔ اور اس جھیل نے تو واللہ اور بھی رونق تازہ بخشی ہی۔ دل کی کلی کھل جاتی ہی۔

اگر کسی کے سامنے کہو گے کہ نینی تال کی آب و ہوا خراب ہی تو ہنسے گا واللہ ہنسے گا۔ بھلا کوئی بھی ایسا بیوقوف ہوگا جو نینی تال کی آب و ہوا کو برا کہے۔ اور پھر لکھنؤ کا رہنے والا یہان سے قدم بھر تو نینی تال ہی۔ ایک پھلانگ مین آدمی پہونچتا ہی۔ بات کرے تو یہان سے وہان تک آواز جائے چپے بھر ہی۔ سات آٹھ بجے ریل پر سوار ہوے صبح بریلی مین منھ دھویا۔ چار پانچ بجے

کاٹھ گودام مین داخل ہوے بارہ یا ایک بجے تک نینی تال مین دندنا رہے ہین اور جھیل اور پہاڑون کی تازی تازی ہوا کھا رہے ہین ہاے کیا مقام ہی۔

این چشمہ و این سبزہ و این لالہ و این گل
آن شرح ندارد کہ بہ گفتار درآید

اور برسات کے دنون مین تو وہ لطف ہوتا ہی کہ کیا گذارش کرون موسم برشکال کی کیفیت نینی تال مین قابل دید ہی۔ بلکہ دید ہی نہ شنید ہی۔ ع

موسم برشکال آیہو نچا

شور باران کا ہی یہ صبح و مسا
رحمت حق کی چل رہی ہے ہوا

پہاڑ پر جانے کے لیے مشورہ جلسے کا

ع اجتو بالفعل ہمارا عزم سفر ہی۔ اب ہم زیادہ نہین ٹال سکتے مگر جناب روانگی کے قبل ایک دن جلسہ ضرور ہوگا۔ اور ایسا ویسا جلسہ نہین انشاء اللہ اس دھوم دھام سے جلسہ ہو کہ باید و شاید اس ہفتے مین تو بقول آپ کے سفر ٹل نہین سکتا۔ اچھا تو پھر پرسون جلسہ ہو جائے اور ہم صاحب لوگون کو بھی بلانا چاہتے ہین۔

چھٹن صاحب نے کہا بہتر ہی۔ ایک روز جلسہ دیکھ لو۔ مگر پرسون ہی ہو جائے۔ ورنہ پھر واللہ اعلم کس روز تیاری ہو جائے نرسون ہی شاید کوچ بول دین۔ ع

ہوا پر نور خورشید طرب سے انکا کاشانہ
کیا نواب سنجر منزلت نے جشن شاہانہ
نظر خیرہ ہوئی تھی شیشہ آلات سے اعلیٰ روشن
پری شیشے مین آئی تھی ہو گئی محفل پریخانہ
ہزارون نغمہ سنج خوش نوا خوانندہ جہان تھے
انکل تجانے تجھے خست ز رآئی ہیچا بانہ
یہان تھی عام دعوت اک مجمع تھا گلرخون کا
وہ جنت تھی کہ آدم نے جہان پایا نہین دانہ
ہزارون طائفے تھے بزم کا پر قرینہ تھا
زمانے مین نہ نمانہ اور ہر اک ذی عین مردانہ
زلیخا مریم و بلقیس حور و لیلی و شیرین
یہ سب مہمان بزم عیش تھے ہم صاحب خانہ

نواب سنجر منزلت فریدون حرتبت نے قبل روانگی کہسار اپنے احباب کی تفریح طبع کے لیے ایک بزم فریدونی اور جشن جمشیدی بڑی دھوم دھام اور اہتمام و احتشام سے منعقد کیا جسمین لکھنؤ اور دیہات کے چیدہ چیدہ طائفے تھے۔ کوئی حسن و جمال مین بیمثال کوئی خوش الحانی مین بے نظیر۔ کوئی لگاوٹ اور ادا مین فقید المثل کوئی رقص مستانہ مین لاثانی۔ کوئی بتلانے مین طاق الغرض کل طائفے اپنے آپ ہی نظیر تھے شہر کے طائفون سے تو نواب صاحب کہ اس فن کے بانی کار اور ارباب نشاط کے مربی تھے خوب ہی واقف تھے اور دیہات کے طائفون کا اہتمام ٹھاکر گیان سنگھ زمیندار کے سپرد تھا۔ ممن اور خواجہ ضامن علی صاحبون کے تعلق ناچ کا اہتمام تھا۔ محفل کی نشست و برخاست کا انتظام منشی اختر صاحب کے سپرد تھا۔ میاں کمال الدین کو حقے اور عظیم اللہ خان اور (ہر دم تازہ) حقون اور چلم تمباکو کوملون کی دارو غلی دی گئی۔ طائفون اور انکے میراثیون اور سفردائیون وغیرہ کی نشست اور تمباکو اور گلوری اور الائچی اور ڈلی اور پان اور برف کے لیے لالہ اشرفی لال مقرر ہوے اور ان کی نگرانی چھٹن صاحب کے تعلق تھی۔ یہ سب انکے مددگار اور اسسٹنٹ اور پیشدست تھے اور وہ حاکم و ناظم بالادست یہ سب اہتمام تو آسان تھا مگر نواب صاحب نے بکمال رافت و مہمان نوازی صاحب لوگون کو بھی مدعو کیا تھا۔ اب میان ممن اور اختر بھلا اس قابل کہان کہ یورپین حکام اور افسرون کی طرز صحبت اور انکی دعوت کے قاعدون سے واقف ہون نواب صاحب کو اسکی بڑی فکر تھی کہ ایسا نہو کہ کوئی امر صاحب لوگون کی رائے کے خلاف ہو لہذا چھوٹے صاحب کو چٹھی لکھی کہ آپ کسی وقت آنکر انتظام کی جانچ کر جایئے۔

چھوٹے صاحب محمد عسکری کے مکان پر آئے یہ اسوقت

آرام مین تھے۔ گاڑی روک کر کہا نواب صاحب کو سلام دو خدام بولے حضور نواب صاحب تو آرام مین ہین صاحب نے متحیر ہو کر کہا سوتے ہین؟ یہ کون وقت آرام کرنیکا ہی۔ اب شام مین تھوڑی ہی کسر ہی۔ لوگون نے بات ٹالنے کے لیے کہدیا حضور آج دوپہر ڈھلے سے سرکار کی طبیعت نصیب اعدا علیل اور ناساز ہی۔ کھانا بھی کم کھایا مگر تقلیل غذا سے بھی کوئی فائدہ نہ نکلا۔ ابھی ابھی آنکھ لگ گئی ہی چھوٹے صاحب نے کہا داروغہ کو بلاؤ۔ داروغہ بلوا لئے گئے صاحب نے کہا دیکھو صاحب کھانا یہان ہی پکیگا۔ باورچی اور بیرا اور خانساماں ہم نے سبکا بند و بست کر لیا ہی۔ اور ایک فہرست ہم لائے ہین اسکے مطابق انڈا مرغی دودھ مکھن اور ترکاری قند سب منگوا لیجیے۔ مگر کل چیزین اول نمبر کی داروغہ نے کہا خداوندا نادر سے نادر اور عمدہ سے عمدہ لیجیے اور ہمارے ہان تو یون روز مرہ کے کھانے مین بیس روپیہ من کا چانول خرچ ہوتا ہی اور ایک روپیہ سیر کا قند۔ بکرے کے عوض دنبے لیجیے مرغی انڈا بہتر سے بہتر دودھ کے لیے محل مین گائین موجود ہین لیکن اگر حضور کی اجازت ہو اور سب صاحب لوگ پسند کرین تو پلاو یا زردے یا فیرنی کی قسم سے کچھ ہندوستانی چیزین بھی ہون مرغ پلاؤ کو تو ضرور ہی حکم دیجیے سب صاحب لوگ پسند کرینگے۔ وہ شی ہی ایسی ہی آیندہ جو حکم ہو۔ فرمایا اچھا بھاری مرغ پلاؤ پکواؤ اور کچھ شیر صاحب رخصت ہو کر چلے تو داروغہ نے کہا حضور اور تو سب سامان حاضر رہیگا۔ مگر باورچی وغیرہ حضور قیت نہ سمجھئین

اب سنیے کہ نواب محمد عسکری صاحب کی نسبت انکے مصاحب باہم کیا گفتگو کرتے ہین۔

داروغہ۔ صاحب اس وقت بُرا مان گیا ہوگا۔

ممن۔ بُرا ماننے کی بات ہی۔ ہم نہ مانتے؟۔

مرزا۔ اور یہ اچھا فقرہ چست کیا کہ کھانا بھی نہین کھایا۔ مانتا ہون اُستاد۔ اب اور کیا تمکو یا مجھکو کھا جاتے۔

داروغہ۔ تو مرغ پلاؤ کی فرمائش کر گئے ہین۔

مرزا۔ ذرا اچھا پکوانا خوب بھاری پلاؤ۔

داروغہ۔ ہمکو سکھاتے ہو خدا کی شان ہی۔ عمر بھر یہی کیا کیے یا کچھ اور مرغ پلاؤ پکوانا ہمکو سکھاتے ہو۔ ایسا پلاؤ ہو کہ اُنگلیان چاٹین سب۔ نواب صاحب کو ذرا ہوش تو آنے دو۔ اور سب کو تھوڑا تھوڑا چکھاؤنگا ذرا انصاف سے بتلا دینا۔

نواب نامدار کوئی ساڑھے چھ بلکہ سات بجے ذرا سنکے تو خدمتگار نے آہستہ آہستہ پاؤن دبانے شروع کیے تا کہ بیدار ہو جائین۔ جیسے ہی اُنھون نے ذرا کروٹ بدلی خدمتگار نے دبے دانتون عرض کیا خداوند دونون وقت ملتے سونے سے سُستی آتی ہے اب سرکار نہ سوئین

محمد عسکری آنکھ ملتے ہوے اُٹھے اور پھر لیٹ رہے کوئی پانچ چھ منٹ تک کروٹین بدلا کیے ادھر سے ادھر ادھر سے ادھر۔ آخر کار داروغہ نے آنکر عرض کیا۔ سرکار اب سونے کا وقت نہین ہی چھوٹے صاحب آئے تھے پھر گئے اور حضور کو ابھی بہت کچھ بند و بست کرنا ہی۔ وقت اب قلیل رہگیا ہی۔ نواب صاحب نے کہا چھوٹے صاحب آئے اور تم لوگون نے ہمین نہ جگایا۔ جرمانے کے قابل کام کیا ہی سب پر جرمانہ کرونگا ایک سرے سے داروغہ مزاج مین بہت کچھ دخیل اور منھ چڑھا بھی تھا کہا حضور اسی مین خیریت گذری کہ کسی نے جگایا نہین اور اگر کوئی جگاتا بھی تو غلام کب روا رکھتا آج حضور نے بڑی بے اعتدالی کی اور کوئی دن ہوتا تو کچھ حرج نہ تھا اپنا گھر ہی۔ دل تو اس وقت آپکا جاگنا محال تھا اگر بفرض محال بیدار بھی ہوتے تو ہرگز ملاقات کے

قابل نہ تھے لہذا انہین صاف صاف کہدیا کہ آج کچھ طبیعت نصیب اعدا علیل ہی
اور سرکار نے اسی سبب سے کھانا نہین کھایا ہی۔ مگر ابھی ابھی آنکھ لگی ہی
بہت بے چین تھے سونے سے ذرا سکون ہوگا حکم ہو تو جگا دون
فرمایا نہین نواب صاحب کو آرام کرنے دو اب ہم صبح کو آئینگے اور
ہمنے سب سامان لیس کر دیا ہی۔ مین نے پوچھا کہ ہندوستانی کھانا
بھی کچھ پکوایا جائے فرمایا اسکا جواب ہم نہین دینگے لیکن علاوہ
اسکے ہو تو کچھ ہرج نہین شاید صاحب لوگ پسند کرین۔ اب حضور سیر ہوگئے
چلکے ذرا باغ مین بیٹھین تو مشورہ ہو مجھے بڑی فکر ہی کہ خدا کرے
سب کام خوبی اور نیکنامی کے ساتھ انجام پائین اور خدا
نے چاہا تو ایسا ہی ہوگا حضور کی نیک نیتی سے سب کام
درست ہو جائینگے۔

نواب صاحب نے کہا وہ کام ہی کون ایسا ہی۔ کام تو انجام
پا ہی جائیگا پچاس ساٹھ آدمیون کی دعوت بھی کوئی بڑی بات
ہی مگر ہمین اس وقت اسکا البتہ رنج ہوا کہ چھوٹے صاحب
آئے اور چلے گئے اور ملاقات نہوئی وہ بھی اپنے دل مین کہتے
ہونگے کہ ہندوستانیون کی بات اور وعدے کا کوئی اعتبار
نہین ہی وہ بیچارے تو اس محبت سے دوڑے آئے اور
ہم پڑے خراٹے لے رہے ہین خیر اب کل عذر کرینگے کہدینگے
کہ طبیعت دفعۃً ناساز ہوگئی لیٹ رہا لیکن میرے آدمیون
کی غلطی اور بیوقوفی تھی کہ آپ آئے اور انھون نے مجھے جگایا
تک نہین مین جرمانہ کرونگا۔ اسپر انھون نے واقعی جرمانے کا
کام کیا ہی۔ بس فوراً کہینگے کہ نہین نہین نواب صاحب کچھ
بات نہین ہی کوئی ضروری کام بھی نہ تھا آپ سے۔

داروغہ نے کہا سرکار یہ دو چار چھپر یہان بڑے برے معلوم ہوتے
ہین۔ انکو اجڑوا ڈالیے مسکرا کر جواب دیا آپ کوئی حاکم ہین یا وہ
لوگ آپکے بسے ہین۔ پرایا مکان پرایا چھپر۔ آپ خراب اجڑوانے
والے کون کیا دور کی سوجھی ہی۔ اور وہ جو آپ سے کہین آپ
اپنا مکان کہدوا کے پھینکدیجیے تو کیسی ہو داروغہ بولا حضور حاکم
نہ سہی زور و زر تو ہی۔

ای زر تو خدا نئی ولیکن بخدا	ستار عیوب قاضی الحاجاتی
زر بر سر فولاد نہی نرم شود	

وہ دو دو چار چار روپے کے بنوائے ہونگے۔ ہم دس دس
دینے کو تیار ہین۔

نواب صاحب نے کہا ہان یون تو مکان انکے چاہیے کھدوا
ڈالو سو کا مکان ہو ہزار دے دو۔ ازین چہ بہتر چھپڑی اور دو دو
اور یہ چھپر ہمارا کیا لیتے ہین۔ نہ ہمارے مکان مین۔ نہ ہمکو انسے
کوئی سرکار ہی چھپر پڑے ہین الگ ہمسے مطلب اور واسطہ کیا
دوسرے روز تڑکے دھندلکے چھوٹے صاحب اپنے عربی
رہوار تیز گام و گلفام پر سوار ہو کر نواب نامدار کے ایوان عظمت بار مین
داخل ہوے دریافت فرمایا کہ نواب صاحب محل مین ہین یا کمرے سے
باہر چلے گئے خدمتگار نے عرض کیا حضور ٹمٹم پر سوار ہو کر ہوا خوری
کو تشریف لیگئے ہین مگر کہہ گئے ہین کہ اگر حضور صاحب بہادر
تشریف لائین تو انکو گول کمرے مین بٹھانا ہم ابھی ابھی آتے
ہین تھوڑی ہی دور ہوا خوری کو جاتے ہین۔ یہ کہہ ہی رہا تھا
کہ داروغہ صاحب نے آنکر کہا۔ خداوند سرکار آرام مین ہین اگر
حکم ہو تو جگا دیے جائین اب صاحب کی عقل دنگ کہ خدمتگار تو یہ
کہتا ہی کہ سوار ہو کر ہوا کھانے گئے اور کہہ گئے ہین کہ صاحب
کو بٹھانا اور داروغہ کچھ اور ہی بک رہا ہی۔ خدمتگار کو بلا کر
پوچھا نواب صاحب کیا کہہ گئے ہین۔ وہ لگا بغلین جھانکنے
حضور۔ شاید۔ حضور۔ مجھ سے بڑی ساتھی ہین داروغہ
بولے۔ خداوند یہ لوگ کیا جانین ہمارے سرکار آرام
مین ہین۔ اگر حکم ہو تو جگا دیے جائین کہ اتنے مین میان
عمن آئے صاحب کو ادب کے ساتھ سلام کیا اور کہا حضور
نواب صاحب کی تلاش مین ہین۔ نواب صاحب کو ایک دوست نے

کل شب کو انہے ہان جلسے مین طلب کیا تھا اسوقت نوابصاحب
نے مجھے دوڑایا کہ اگر صاحب بہادر تشریف لائین تو تم ساتھ ساتھ
رہو اور سرکار آج کچہری مین یا حضور کے بنگلے پر کسی وقت حضور سے
ملینگے اب صاحب بہادر بھی چکرائے کہ یہ اسرار کیا ہی۔ جو آتا ہی نیا فقرہ
سناتا ہی کسی کے قول فعل کا اعتبار نہین خدمتگار کہتا ہی ہوا کھانے
گئے ہین اور کہہ گئے ہین کہ صاحب کو بٹھا رکھنا داروغہ کہتا ہی
کہ گھر ہی پر ہین اور آرام فرما رہے ہین۔ اب یہ ایک اور صاحب آئے
جو سب سے بڑھ گئے من چہ فش ام برادر خلان من بسیار فش ست
یہ کہتے ہین کہ نہ نوابصاحب آرام مین ہین نہ ہوا کھانے گئے مین
گھر ہی پر نہین بتاتا یہ سب سے بڑھ گئے۔ صاحب زندہ دل اور ہنس مکھ
آدمی تھے اس خلاف بیانی پر دل ہی دل مین انکو ہنسی آئی
ایک عورت جو محلسرا سے نکلی تھی اُس سے پوچھا نوابصاحب
اندر کیا کرتا ہی۔ وہ کسی قدر ہراسان ہوئی کوئی دو منٹ تک
غور کرکے کہا کہ ای حضور مجھے کیا معلوم مین کیا گھر بھر کا جائزہ
لیتی پھرتی ہون کچھ۔ صاحب نے کہا تمکو ہم حوالات کو
بھیج دیگا۔ ایکدم سے تم بولو کہ نوابصاحب کہان ہی تب تک
آکر جواب دیا۔ ای کیا کوئی دوڑ لائے ہو۔ یہ کہکر محلسرا مین گئی
عباسی سے کہا کچھ دال مین کالا کالا معلوم ہوتا ہی۔ اللہ
خیر کرے ایک صاحب گھوڑے پر سوار کھڑے ہین
پھاٹک کو گھیرے ہوے اور نوابصاحب کو پوچھ رہے ہین اور
داروغہ دربان خدمتگار اور مین سبکے سب بھٹک رہے ہین نجانے کیا سبب ہے
عباسی نے دداجی سے کہا۔ اُنھون نے بیگم صاحب کو خبر دی
وہ سنتے ہی کانپ اُٹھین اور فوراً نوابصاحب کو جگایا۔ یہ آنکھین
ملتے ہوے اُٹھے اور پھر لیٹ گئے۔ مگر بیگم صاحب کی گھبراہٹ
دیکھکر خود بھی گھبرا گئے اُٹھ بیٹھے۔ بیگم صاحب نے کہا۔
ذری دریافت تو کرو آج سویرے سویرے یہ کون
انگریز تمھاری تلاش مین اُدھر سے اُدھر منڈلا رہا ہی

نوابصاحب نے کہا کوئی ہوگا عباسی سے کہو دریافت کرے
اتنے مین ایک مہری نے نواب صاحب کو ایک رقعہ دیا اور کہا
باہر سے کسی نے بھیجا ہی۔ نواب صاحب نے کھولا پڑھا
حضور سرکار۔ آج سونبح سے ایک انگریز بہادر حضور کو پوچھتے تے
کی حضوور کہان ہین۔ سو ہم لوگون نے کہا کی ہم نہین جانتے
ہینگے اور وہ یہان ہینگے۔ اسپ کے اوپر سوار ہینگے۔ اور
داروغہ نے کہدیا کی سرکار آرام کرتے ہینگے جو جو حکم ہوویگا ویسا
کیا جاوےگا۔ جو واجب تھا عرض کیا۔ آف تاب جلالت و اقبال
درخشان باد۔

عرضی۔ تابعدار عبدی ت نثار ممن علی۔

نواب صاحب نے اُسکی پشت پر جواب لکھنا چاہا۔ مگر قلم دوات
کاغذ سب ندارد۔ کوٹھی مین آدمی دوڑا گیا مہری نے دربان سے
کہا دربان نے خدمتگار سے اُسنے کوٹھی کا وہ کمرا کھلوایا جسمین
لکھنے پڑھنے کا سامان صرف دکھانے کے لیے رکھا تھا اور
کبھی کام نہین آتا تھا۔ وہان سے قلم دوات کاغذ لیکر دربان کو
دیا۔ اُسنے آواز دے کر مہری کو بلوایا مہری نے اوپر لیجا کر
نواب صاحب کو دیا اور حضور نے جواب لکھا۔

مم من تم بڑی تمیز سے پوچھو کے نام پانے اسمی شریف صاحب
بہادر کا کیا ہی اور ہم کو لک کھو۔

محمد عسکری عفی عنہ تاریخ چوتھی

اللہ کی عنایت سے دونون زبردست منشی نکلے۔ ایک تو
حضور کو (حضوور) صبح کو (سونبح) پوچھتے (پوچھتے تے)
اور کہ کو (کی) لکھتے ہین۔ آفتاب مین آف الگ تاب الگ
عبودیت شعار کی خرابی عبدی ت نثار۔ ماشاء اللہ۔ تو

خود غلط انشا غلط املا غلط

دوسرے صاحب نے انکے بھی کان کاٹے۔ یہ ممن کو مم من
اور پوچھنے کو پانے اور لکھو کو لک کھو لکھتے ہین دونون چھپے ہاے

صاحب اپنے دلمین ہنستے تھے کہ اتنی دیر ہوگئی ابھی یہی نہین معلوم ہوا کہ نوابصاحب گھر مین ہین یا نہین کیفیت جبتک ہمن کا جواب آئیے نوابصاحب کو یاد آگیا کہ چھوٹے صاحب آئے ہونگے فوراً منہہ دھو کر کپڑے پہنے اور باہر آئے۔

صاحب۔ ہمکو نواب صاحب بڑی تکلیف ہوئی۔

ع۔ جی نہین۔ آپ کب سے آئے ہوے ہین۔

صاحب۔ البتہ ایک گھنٹہ تو ہوا ہوگا ہمکو۔

ع۔ ان لوگون نے مجھے ذرا اطلاع نہ دی۔

صاحب۔ یہ آپکا انتظام ہی نواب صاحب!!!۔

داروغہ۔ حضور آدمی سے غلطی ہوگئی اتفاقیہ۔

ع۔ کیا جھک مارتے ہو۔ آدمی سے غلطی کیا ہوئی تمہسے خود غلطی ہوئی صاحب ایک گھنٹہ سے صاحب تشریف لائے ہین اور تمکو خبر ہی نہین۔ افسوس کا مقام ہی سخت افسوس کا مقام ہی واللہ۔ اور تم ہی ایسے لوگ مالک کو بدنام کرتے ہین۔ چھوٹے صاحب مین آپسے معافی چاہتا ہون۔

صاحب۔ ول کچھ پروا نہین۔ مگر آپکی آیا بڑی ہی بگڑی تھی ہمسے بہت خفا ہوئی۔

ع۔ (داروغہ سے) کوئی یا تھی میان لے در بگڑنے کے کیا معنی صاحب نے گھوڑے سے اُتر کر ہاتھ ملایا اور کہا اب آیا کو جانے دیجیے اور ہمارے ساتھ چلیے اُس جگہ پر۔ چھوٹے صاحب نے انگریزی کھانا پکوانے کے لیے ایک تنظیم بھوکو ٹھی اور باغ سے علحدہ تھا پسند کیا اور باورچیون کو جو انکے ہمراہ آئے تھے تاکید کی کہ عمدہ سے عمدہ کھانا پکے۔

محمد عسکری نے دریافت کیا کہ اگر کسی قدر ہندوستانی کھانا ہو تو ہرج تو نہین ہی۔ انھون نے غور کر کے کہا ہندوستانی کھانے مین صرف مرغ پلاؤ ہو مگر وہ ثقیل اسقدر ہوتا ہی کہ ہمارے لوگ کم پسند کرتے ہین۔ مجھے تو آپکے ہان کا پکا ہوا مرغ پلاؤ بہت ہی پسند ہی لیکن چھ سات چمچ سے زیادہ مین نہین کھا سکتا۔ یا یون کہون کہ اس سے زیادہ مین نہین کھاؤنگا۔ ہم لوگونکی غذا ساوی ہوتی ہی۔ گھی اور شیرۂ بادام اور بھاری بھاری چیزین ہم نہین کھاتے ہم سوپ کھاتے ہین مرغ کی کسلعت یا رشو جسطرح آپکے ہان تورمہ پکتا ہی۔ ہمارے یہان کری پکتی ہی جسکو خانساماں لوگ کاری کہتے ہین۔

کاری بھات۔ مگر ہمارے ہان کی کری آپکے قورمے سے بہت ہی ہلکی ہوتی ہی ہم اُسکو توڈ ائیٹ NODIET کہتے ہین یعنی ہلکی غذا۔ غذاے سبک آپ لوگ شیرمال اور باقرخانی اور پراٹھے کھاتے ہین۔ ہم توسٹ یکا توسٹ ڈبل روٹی کھاتے ہین جو زود ہضم ہوتی ہی۔ مکھن کا البتہ ہملوگ استعمال کرتے ہین اور مکھن بہت اچھی چیز ہی پلاؤ بہت ثقیل ہوتا ہی اور دیر ہضم۔ ہملوگ دن بھر مین چار بار کھانا کھاتے ہین آپلوگ دو مرتبہ کھانے کے عادی ہین۔ ہمارے نزدیک دو بار کھانے سے چار بار کھانا اچھا ہی۔ مگر جو لوگ اسکے عادی ہوگئے ہین انکے نزدیک سادی ہی۔ یہان نیچ قوم کے آدمی صرف ایکبار کھانا کھاتے ہین۔ مگر کیسے قوی اور مضبوط اور جفاکش ہوتے ہین آپکے ہان حقہ البتہ اچھی چیز ہی۔ ہمارے چرٹ اور سگار سے کہین بہتر ہی یون تو تنباکو اصل مین زہر ہی مگر جب انسان عادی ہو جاتا ہی تو اسکو چندان مضر نہین ہوتا۔ ہان جسطرح آپ لوگ پیتے ہین وہ بہتر طریقہ ہی کیونکہ دھوان پانی سے ہوتا ہوا آتا ہی اور ٹھنڈا ہو جاتا ہی۔ خراب چرٹ تو گلے کو جلا دیتا ہی۔ ہان اگر تیلا ہو۔ یا سیگرٹ ہو تو خیر اس سے بہتر ہی۔

نوابصاحب نے کہا حضور آپ لوگونکی غذا حکمت پر مبنی ہی۔

ادہم لوگون کی غذا زیادہ لذیذ ہوتی ہے۔ اور جسقدر لذیذ ہوتی ہے اسیقدر ثقیل بلکہ اثقل سب سے بہتر غذا شور باچپاتی ہے مگر آپ بھلا شور باچپاتی کیون کھانے لگے۔ پلاؤ ہوا در زردہ ہوا در قورمہ اور کباب اور انواع و اقسام کی لوزیات اور ثقیل کھانے جبتک نہون تب تک دسترخوان کا لطف ہی نہین آپ لوگون کی غذا کو شراب ہی تو آخر کچھ تحلیل کرتی ہے۔ ادہر کھانا کھایا۔ ادہر دو تین گلاس پیے چلیے سب ہضم ہو گیا۔

چھوٹے صاحب نے کہا نواب صاحب شراب مفید بھی ہے اور مضر بھی اسکی مضرتین بھی بیشمار ہین اسکا تو جسقدر کم چرچا ہو اسیقدر اچھا۔ ہزارون گھرون اور لاکھون خاندانون اور امیرون کو اسنے خراب اور تباہ کر دیا اور لوگون کا دوالہ نکلوا دیا بڑی بُری چیز ہے۔ مگر انگلستان مین اسکی کثرت ہے اول تو ملک سرد۔ دوسرے دولت کی کثرت تیسرے لوگون کے مزاج مین آزادی اور مطلق العنانی بہت ہے اور ایک بڑا طبقہ آوارہ مزاج ہے بڑی خرابی وہان یہ ہے کہ عورتین بھی کثرت سے پیتی ہین مگر زیادہ تر چھوٹے درجے کی عورتین طبقۂ اعلی کی خواتین بھی پیتی ہین۔ لیکن قطعاً سے اعلے قسم کی ہلکی شراب وہان درجۂ اوسط کے لوگ البتہ قاعدے سے پیتے ہین۔

نواب صاحب نے کہا ہم لوگون مین بھی یہی قاعدہ ہے درجہ اوسط کے لوگ سب سے اچھے ہین درجۂ اول کے لوگون مین ذرا عیاشی اور اوباشی اور آرام طلبی اور عیش کا چرچا زیادہ ہے۔ بلکہ اسکے سوا دین و دنیا دونون سے کوئی سروکار نہین رکھتے عیش مین سر سے پانون تک ڈوبے ہوے اور غرابی یہ ہے کہ پڑھنے لکھنے سے نفرت۔ صحبت خراب بٹیر بازی۔ مرغبازی۔ پتنگ بازی۔ چانڈو بازی چہرس سک۔ اسکا بڑا شوق ہوا اور بڑھتا ہی جاتا

ہے۔ ہم تو صاحب ان سب باتون سے پرہیز کرتے ہین ابتک تو بچے ہوے ہین آگے خدا جانے۔

الغرض چھوٹے صاحب باورچیون کو ضروری باتین سمجھا کر سوار ہو گئے۔ اور ادہر محمد عسکری نے آدمیون کو ٹلکارنا شروع کیا۔ ممن نے نواب صاحب سے باصرار کہا کہ حضور اگر محفل کی رونق منظور ہے تو اسی دہیاتن کو بلوائیے۔ گو شہر کی سی باتین اور یہان کے محاورات وہ نہین جانتی۔ مگر دیہاتی بولی اسکے منہ سے ایسی بھلی معلوم ہوتی ہے کہ مین کیا عرض کرون۔

چلتی تو زمین مین سرو گڑتے
باتین کرتی تو پھول جھڑتے

اور حضور آپکے شہر مین اس صورت کا ایک طائفہ نہین اور کپڑے بیشواز زیور کی بھی کمی نہین اسکی مان بڑی مالدار ہے حیثیت دار ہے کچھ کنگال نہین ہے۔ یہ غزل اس طرح گاتی ہے کہ ساری محفل لوٹ جاتی ہے۔

صبا بلطف بگو آن غزال رعنا را
کہ سر بکوه و بیابان تو دادہ مارا

نواب صاحب نے متحیر ہو کر فرمایا۔ یہ غلط بات ہے بھلا دہیاتن اور کمسن فارسی غزل سے اسکو کیا سروکار ہے۔ اول تو دہیاتنین ٹھمریان غزلین کم گاتی ہین اور پھر فارسی کی غزل۔ ممن بولا کہ مصرع

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے

صاحبان یورپین کی دعوت کی نسبت نواب حسین صاحب اور محمد عسکری مین بحث ہوئی کہ جس میز پر وہ لوگ کھانا کھائین ہم انکو کھانا چاہیے یا نہین۔ محمد عسکری نے کہا بھائی صاحب ہماری رائے نہین ہے۔ اول تو شراب اڑیگی دوسرے بکین اور پورک اور میم ہونگے اور ان سب سے یہان نفرت کی جاتی ہے خواہ مخواہ گرفتار مصیبت ہونا کس نے بتایا ہے۔ اول تو ہم رنگ اہل ہمارے یہان جیسے مین ظاہر ہین۔ یہی کیا کم ہے کہ بیٹھے سمجھے گئے اور

گناہون مین گرفتار رہون۔ ہماری راے ہی کہ چھوٹے صاحب سے
صاف کہدین کہ ہم لوگ اسوقت تواضع تکریم مین ہونگے ہمکو میز پر
کھانا کھانے سے معاف رکھیے چھٹن صاحب نے غور کرکے جوابدیا
کہ میز پر کھانا تو ہمارے بھی خلاف ہی۔ نیچریے تو ہم ہین نہین کہ
چھری کانٹے سے کھائین یا کھڑے ہوکر شاشیدن کا صیغہ گردانین
یہان تو سیدھے سادے مسلمان ہین تواضع تکریم کا لفظ تو کہیے گا
نہین صاف صاف کہدو کہ ہم اپنے مذہب کے پابند ہین اور ہمارے مذہب
کی رو سے اُس میز پر کھانا نہین جائز ہی جسپر شراب ہو اور آپ
لوگون کی دعوت کرکے شراب نہ پلانا یا پورک اور ہیم نہ دینا خلاف
عقل ہی۔ وہ فہمیدہ آدمی ہین سمجھ کے جواب دینگے۔ مذہبی امور
مین یہ لوگ کبھی دست اندازی پسند نہین کرتے عیسیٰ بدین خود
موسیٰ بدین خود اتنے مین چھوٹے صاحب گھوڑے پر سوار
تشریف لائے۔ محمد عسکری نے استقبال کیا۔ چھٹن صاحب نے
گفتگو چھیڑی کہا صاحب ایک بحث کا تصفیہ کیجیے ہم لوگ
اُس میز پر نہین کھا سکتے جسپر شراب ہو۔ آپ ہمسے شریک ہونیکا
اصرار نہ کیجیےگا اگر ہم شریک ہونگے تو ہمارے علما اور اعزہ کو
برا معلوم ہوگا۔ اور لوگ ہم لوگون کو بنائینگے۔ چھوٹے صاحب نے
کہا ہمنے اکثر بار اہل اسلام کے ساتھ کھانا کھایا ہی اور وہ
لوگ پڑھے لکھے شایستہ ہین۔ چھٹن صاحب نے
مسکرا کر جواب دیا جناب مگر مشکل تو یہ ہی کہ جنکو آپ شایستہ
اور پڑھے لکھے سمجھتے ہین اُنکو ہمارے ہان کے علما ناشایستہ
اور بدتر از جاہل سمجھتے ہین۔ چھوٹے صاحب نے کہا اچھا آپ
یہ بتلائیے کہ ہمکو آپ اہل کتاب سمجھتے ہین یا نہین چھٹن صاحب
نے جوابدیا کہ مذہبی دلیلون کو تو جانے دیجیے اسکا سلسلہ بہت
دراز ہی۔ مگر اس بات پر غور فرمائیے کہ ہمارے ملک مین رسم و رواج
کو مذہب پر بھی ترجیح ہی۔ ہندؤن اور مسلمانون دونون مین یہی
قاعدہ ہی۔ اول تو ہم اسکو جائز نہین کہہ سکتے کہ ہم اُس پلیٹ کے
قریب پلیٹ رکھکر کھانا کھائین جسمین پورک یا ہیم ہو یا اُس گلاس کے
پاس ہمارا گلاس ہو جسمین برانڈی یا اور قسم کی شراب ہو چھوٹے صاحب
نے کہا تو آپ صاحب اپنے گلاس کے پاس گلاس رکھنے سے ایک
گلاس کی شراب دوسرے گلاس مین نہین کود جا سکتی۔ انھون نے
جوابدیا کہ یہ صحیح ہی مگر چونکہ شراب ہمارے مذہب مین ناجائز قرار
دی گئی ہی لہذا حکم ہی کہ اسقدر احتیاط کرنا چاہیے کیونکہ ہم ایسے لوگون کے
ساتھ کھائین جو شراب پیتے ہین تو شاید ہم بھی رفتہ رفتہ
وہی فعل کرنے لگین چھوٹے صاحب نے پوچھا اب فرمائیے
کہ روم مین عیسائی اور مسلمان ساتھ ہین یا نہین برابر کھاتے
ہین اور ہمنے خود وہان تجربہ کیا ہی اور کھایا ہی چھٹن صاحب نے
کہا۔ اول تو ہم پر یہ فرض نہین ہی کہ اہل روم کی تقلید کرین
اگر روم کے باشندے کوئی ناجائز فعل کرتے ہین تو کچھ ضرور
نہین ہی کہ ہم بھی اُنکا تتبع کرین۔ ہمنے سنا ہی کہ رومی عورتین
فرنچ لباس زیادہ تر استعمال کرنے لگی تھین۔ اور اب
فرمان سلطانی نافذ ہونے سے اُسمین کسی قدر کمی ہوگئی ہی تو یہ
فرض نہین ہی کہ ہم اپنی مان بہنون کو بھی گون اور سایہ پہنائین
دوسرے روم اہل اسلام کی سلطنت ہی وہان جو عیسائی
اہل اسلام کے ساتھ کھاتے ہین وہ قاعدے مین رہتے
ہین نہ شراب پیتے ہین نہ پورک کھاتے ہین۔ چھوٹے صاحب
نے کہا اچھا یہ بھی ہمنے تسلیم کیا اب یہ بتائیے کہ شاہ ایران
نے یورپ مین عیسائی بادشاہون اور شہزادون اور
شہزادیون کے ساتھ کیون کھانا کھایا تھا۔ اُنھون نے
جواب دیا کہ وہ بادشاہ اور والی سلطنت ہین وہ جو کرین جائز
ہی۔ ہم غریب آدمی اُنکی تقلید کرین تو یہ شعر صادق آئے

جو کی تقلید خسرو کی تو کار کوہکن بگڑا
چلا جب چال کوا ہنس کی اُسکا چلن بگڑا

چھوٹے صاحب۔ اچھا تو آپ لوگ الگ میز پر کھائین۔

ع ۔ ہان آسمین کچھ مضائقہ نہین ہی یہ مانا۔
چھٹن ۔ اسی کمرے مین دو میزین ہونگی علیحدہ علیحدہ ۔
ع ۔ ایک میز پر ہمارا کھانا ہوگا ایک پر آپ کا۔
چھوٹے صاحب ۔ نیچری بھی ہونگے یا نہونگے اس وقت
ع ۔ ہان ہان ضرور دو ایک کو تو بلوا لینگے ۔
چھٹن ۔ وہ لوگ البتہ آپ کے ساتھ کھائینگے ۔
ع ۔ بے دھڑک کھلے بندون کھائینگے صاحب۔
چھوٹے صاحب ۔ ہمارے ساتھ کئی نیچریون نے کھایا ہی
ع ۔ جی ہان انکی جماعت بھی بڑھتی جاتی ہی ۔
چھٹن ۔ یہ سب انگریزی تعلیم کا اثر ہی ۔
چھوٹے صاحب ۔ اسکو غنیمت سمجھیے
نواب صاحب بہادر ۔
ع ۔ واہ مذہب کو ترک کرنا بھی کوئی اچھا
اثر ہے ۔
چھوٹے صاحب ۔ جن مسلمان جنٹلمینون نے ہمارے ساتھ کھانا کھایا ہی انسے اور ہمسے بڑی بے تکلفی ہوگئی ۔ آپ لوگ اگر یہ چاہتے ہین کہ آپکے مدارج اعلیٰ ہوجائین تو ہمارے ساتھ کھانا کھانے کو جائز کر دیجیے پھر دیکھیے اُن قومون کی نسبت آپ کسقدر بڑھ جاتے ہین جنہین ہمارے ساتھ کھانا کسی حالت مین جائز نہین ہی وہ بے تکلفی جو ہم مین اور آپ مین ہونی چاہیے وہ ہرگز اسوقت تک نہین ہوسکتی جبتک ہم اور آپ ساتھ بیٹھ کے کھانا نہ کھائین ۔
ع ۔ یہ تو ابھی بہت مشکل ہی چھوٹے صاحب ۔
چھٹن ۔ بے انگریزی پڑھے یہ امر محال ہی ۔
ع ۔ ابھی دو سو برس تک ایسا نہین ہوسکتا صاحب
چھٹن ۔ دو سو نہین تو پچاس برس مین تو شک نہین ۔
ع ۔ ہان انگریزی تعلیم کی ترقی کے ساتھ اسکی بھی ترقی ہوگی بغیر اسکے ترقی معلوم ۔
چھوٹے صاحب ۔ تو اب یہ رائے قرار پائی کہ دو میز پاس پاس ہون ۔ ایک پر آپ کھائین اور ایک پر ہملوگ ۔ اچھا اب ہم رخصت ہوتے ہین ۔

جب چھوٹے صاحب چلے گئے تو محمد عسکری نے نواب چھٹن صاحب سے کہا یار دونون میزون کا قریب ہونا بھی اچھا نہین مجھے شراب کی بو سے نفرت ہی ۔ شراب کے نام سے نفرت ہی ۔ اور وہان زنازن بوتلین اُڑینگی ۔ سوڈا اور لمونیڈ تک تو خیریت ہی مگر یہ برانڈی اور وہسکی اور پورٹ وائن قیامت ہی ۔ چھٹن صاحب نے کہا پورٹ وائن نہین ۔ پورٹ وائین کہا کرو ۔ اور پورٹ تو ہمار پیتے ہین ۔ برانڈی اور وہسکی اور شیمپین اور شری البتہ اُڑیگی ۔ سب سے زیادہ یہ لوگ وہسکی استعمال کرتے ہین برانڈی بھی آج کل کم پی جاتی ہی ۔ محمد عسکری نے آہ سرد کھینچکر کہا بھائی جان وہ وہسکی ہو یا پورٹ ۔ چہ ترئی چہ کدو لعنت بہر دو ۔ اس سے کیا مطلب کہ پورٹ پیتے ہین یا برانڈی ۔ شراب تو دونون ہین ۔ جیسی یہ ویسی وہ دونون یکسان ہین اسیطرح یہ کہ لحم خوک ہوگا یار ہم تو ہرگز نہ بیٹھینگے ہم صاف انکار کر دینگے کہدینگے صاحب ہمکو معاف کر دیجیے ۔ نیچریون مین آغا صاحب اور مسٹر ریاض اور منصف صاحب کو بلوا لینگے ۔ یہ لوگ اسی میز پر مزے سے چھری کانٹے چلائینگے ۔ انکو اسکی پروا نہین ہی ۔ مسلمان ہو یا عیسائی کسے باشند نیچے این ۔

میان ممن آئے کہا حضور مین اس سے کہ آیا ہون کہ آج ناچ ہوگا ۔ حضور بانگی دیکھ لین ۔ اگر پسند نہ آئے تو ناچ غلام کے سر ۔ اختر معقول گویا انھین کی نوچی ہی ۔

راوی ۔ اسپر بڑا قہقہہ پڑا ۔ اور ممن جھینپا ۔
ع ۔ اسوقت تو ممن نے منہ کی کھائی واللہ ۔

اختر - حضور اسنے بارہ برس سے اسکو پالا ہی -

ع - جبھی تو اتنی تعریفین ہوتی ہین صاحب -

اختر - جی اور کیا خداوند - ع

کس نگوید کہ دوغ من ترش ہست	

ممن - اس وقت تو میان اختر کے ذہن کا بُغار اُمگلا ہوا ہی آ بڑی تیزیون پر ہین اور بہت خوش کہ مین نے بڑی پھبتی کہی بات کرنے کا تمیز نہین - اور پھبتی کہنے پر آندھی رو گ -

کمال - حضور ذرا اس غزل کو سنئے گا - غزل -

فرقت ساقی مین یہ مسموم تیر پھر ٹوٹے	ہین اٹک گھونٹے مین گھونٹے شیشۂ و ساغر ٹوٹے
پھر بہار آئے الٰہی پھر جنون کا جوش ہو	پھر گلے مین طوق ہو پھر پانو مین زنجیر پڑے
کشتۂ عشق اب تبسم ہی جو نہین آسمان	خاک کے بدلے زبان گور مین شکر برسے
رنگ جم جائے مرے قاتل کا روز حشر بھی	کیا تماشا ہو جو چھوٹا خون کا محضر ٹوٹے

روز لایا کرتا ہی ہم مے پرستون پر عذاب	
دھول پر دھول آج واعظ بر سر منبر پڑے	

ع - کیا اچھی غزل ہی واللہ - روزمرہ کتنا صاف ہی اور بول چال کو دیکھیے -

کمال - روزمرے کے لفظ پر مجھے ایک شعر یاد آیا - ؎

گالیون کا ہم پہ چلتا روز چھرہ صاف ہی	
کیا زبان ہی آپ کی کیا روزمرہ صاف ہی	

ع - اجی کوئی فارسی غزل سناؤ - از حافظ شیراز -

کمال - بہت خوب حضور فارسی سنیے - ؎

دوش دیدم کہ ملائک در میخانہ زدند	
گل آدم بسرشتند و بہ پیمانہ زدند	

ع - اہا ہا ہا - سبحان اللہ سبحان اللہ - کیا کلام ہی -

اختر - حضور بادۂ عرفان مین ڈوبا ہوا -

کمال - (ایرانی لب و لہجہ مین) ؎

شکر ایزد کہ میان من و او صلح فتاد	
حوریان رقص کنان ساغر مستانہ زدند	

اختر - مستانہ نہین - ساغر و پیمانہ زدند -

کمال - یہ آپ مین بڑا عیب ہی کہ مشیخت جتانے کے لیے آپ ٹوک دیتے ہین اسی کو حماقت کہتے ہین بلکہ حماقت نہین بدی پاجی پن -

ممن - پچھوٹا پن تو تمھارے مزاج مین ہی -

اختر - پاجی کیسے صاحب ایچ کہیے - پاجی کے بھی پوتے بلکہ ہزار پاجیون کے پاجی - ایچ کہیے -

ع - خدا جانے یہ ان لوگون مین کیا عادت ہی کہ جہان کوئی نیا آدمی آیا اور یہ سب جل مرے -

ممن - خداوندا اب انصاف کیجیے کہ اختر نے -

ع - اچھا صاحب مختصر کیجیے بس اب - لاحول ولا قوۃ -

چھٹن - یہ آپ کے ہان بڑا ہی عیب ہے واللہ - لے اب بندہ تو رخصت ہوتا ہی - کل صاحب لوگون کی دعوت نہ ہوئی تو پرسون سفر کی تیاری کر دیجیے -

ادھر چھٹن صاحب رخصت ہوئے اُدھر محمد عسکری نے مصاحبون کو ڈانٹنا شروع کیا کہ تم لوگون نے میرا کلیجہ پکا دیا اور میرے دربار کو بدنام کر دیا - مگر یہ سب میری سزا ہی خود کردہ را چہ علاج مین نے بھی چن چن کے وہ چھنٹے ہوئے مصاحب نوکر رکھے ہین کہ تمام لکھنؤ مین انکے ثانی نہ ہونگے - ایک سے ایک بڑھا ہوا - اور آپس مین ایک دوسرے کو دیکھ کے جلے مرتے ہین کٹے مرتے ہین گویا جانی دشمن ہین - اور ہزار بار سمجھا دیا کہہ دیا کہ یہ سخت عیب ہی اگر لڑنا ہی فرض ہو گیا ہی تو کسی غیر کے سامنے تو نہ لڑا کرو مگر کون سنتا ہی صریحاً دیکھتے ہین کہ چھٹن صاحب بیٹھے ہوئے ہین مگر

اُنکے سامنے روز سے بھی زیادہ تکرار شروع کردی - اگر میرا بس چلتا تو شہر بدر کرا دیتا -

ممن نے کہا خداوند بڑا شہر بدر کروانا تو یہی ہی کہ حضور کی عنایت کم ہوجائے - بس ہم لوگ اسی مین مرجائینگے - اس سے بڑھکر سزا ہمکو اور کیا مل سکتی ہی - شہر بدر کرانا ہمارے لیے یہی ہی ؎

کلاہ گوشۂ سلطان بہ آفتاب رسد
کہ سایہ بر سر او داشت ہمچو سلطان ست

اس شعر کے سنتے ہی حاضرین جلسہ نے وہ فرمائشی قہقہہ لگایا کہ کمرہ گونج اُٹھا - اور بڑی دیر تک ہنسی رہی -

ع - شیخ سعدی کو اچھی اصلاح دی حضور نے -

ممن - خداوند یہ تو گلستان کا شعر ہی -

اختر - مگر کتنی اچھی اصلاح دی ہی - رسید کو رسد کیا - اور بر سرش کو بر سر او بنایا - اور داشت ہمچو سلطان ست - یہ ایجاد بندہ ہی شعر پڑھنا ہی کیا ضرور ہی آخر ؎

تا مرد سخن نہ گفتہ باشد
ہر بیشہ گمان مبر کہ خالی ست
عیب و ہنرش نہفتہ باشد
شاید کہ پلنگ خفتہ باشد

ع - آپ ایسے بھی بڑھ کے عقلمند نکلے - یہ دوسرا شعر پڑھنا کیا ضرور تھا - تا مرد سخن نگفتہ باشد تک تو ٹھیک تھی دوسرے شعر کی ضرورت نہین نظر آتی -

اختر - خداوند جلدی مین مُنھ سے نکل گیا -

ممن - پھر اسی طرح ہمارے مُنھ سے بھی جلدی مین نکل گیا تھا تو کیون ہنستے تھے پھر خود را فضیحت و دیگران را نصیحت

ع - وہ اور بات ہی یہ اور بات ہی -

اختر - حضور وہ شعر سناؤن کہ محفل پھڑک جائے ؎

مدت کے بعد آئے نظر خیر و عافیت
کیسے مزاج کی تو خبر خیر و عافیت

اگر نکہت بہار سے ملجائے پوچھیو
اوصاف مین زیادہ رہا اپنی آہ مین
میری طرف سے خوشبو خبر خیر و عافیت
لیکن جو پوچھیے تو اثر خیر و عافیت

الله کیا سرور ہوا انشا سے بزم مین
اکبار یار پوچھے اگر خیر و عافیت

ع - بوڑھی ڈھونڈھو غزل دو ہزار برس کی -

اختر - حضور غزل بھی کہین ڈھونڈھو ہوا کرتی ہی -

ع - والله میرے نزدیک - ع

لیکن جو پوچھیے تو اثر خیر و عافیت

کیا نئے تکا مصرع ہی - لاحول ولا قوۃ -

اتنے مین نواب چھٹن صاحب کا رقعہ آیا -

بھائی صاحب چھوٹے صاحب کی چٹھی آئی ابھی ابھی نیچے بائی صاحب لوگون کی دعوت کا جلسہ کل قرار پایا ہی - بڑن سفر کی تیاری بول دی - آپ بھی تیار رہین - اور سامان سفر سے لیس -

بھابھی صاحبہ تو مجھ سے بڑی ہی خفا ہونگی کہ یہی بہکا کے لیے جاتا ہی - مگر جب آپ سفر سے سرخ و سفید ہو کر واپس آئیے گا تب البتہ ہمین دعائین دینگی - بھائی اس سفر کا ملتوی یا موقوف کرنا بڑی بُری بات ہی - اول تو لوگ ہنسینگے کہ واہ اچھے پاگل آدمی ہین - ایک ذرا سے سفر سے گھبرا گئے جاتے ہین اور پھر تندرستی کو جو فائدہ اس سفر سے پہونچیگا اُس کے مقابل مین ساری دنیا کی نعمت گرد ہی -

محمد عسکری نے اسکے جواب مین یہ شعر لکھ بھیجا ؎

بہ سفر رفتنت مبارک باد
بہ سلامت روی و باز آئی

حکام یوروپین کی دعوت

صاحبان یوروپین کی دعوت کے روز بڑی چہل پہل اور دھوم دھام رہی - انگریزون مین صرف چھوٹے صاحب منتظم تھے

اور ہندوستانیون مین دو تین نواب زادے اور چھٹن صاحب اور محمد عسکری کے چند مصاحب مصروف اہتمام تھے۔ آٹھ بجے کا وقت قرار دیا گیا تھا دو منٹ کم آٹھ بجے سے آٹھ پر چار منٹ تک کل صاحبان مدعو کی گاڑیان آگئین ایک میز پر صاحبان یوروپین کا کھانا چنا گیا دوسری میز پر محمد عسکری اور چھٹن صاحب اور محمد عسکری کے دو اعزا نواب منے صاحب اور آغا طاہر بیٹھے۔ اور دو نیچرے اور ایک منصف صاحب خاص صاحبان یوروپین کی میز پر بیٹھے یہ تینون تو چھری کانٹے سے کھانے کے خوب مشتاق ہو گئے تھے اور چھٹن صاحب اور محمد عسکری کو بھی کسیقدر عادت تھی مگر نواب منے صاحب اور آغا طاہر نے کبھی چھری کانٹے سے نہین کھایا تھا یہ نئی مصیبت مین پڑے اگر ہاتھ سے کھاتے ہین تو ہنسے جاتے ہین اور چھری کانٹے سے کھایا نہین جاتا۔ بڑی کوشش کی مگر کامیاب نہوئے آخر کار چھری کانٹے کو پھینک کر ہاتھ سے کھانا شروع کیا

ع۔ ہاتھ سے نہ کھاؤ ورنہ ہنسے جاؤگے اسی سے تو ہندوستانی بدنام ہین ــــ

منے۔ ایسین بدنامی کیسی اچھی بدنامی ہے لوگون کو ہنسنے دیجیے

ع۔ تو چھری کانٹے سے کھانا کون مشکل بات ہے۔

منے۔ چھری کانٹے سے کس مردود سے کھایا جاتا ہے۔

ع۔ تو پھر یہان صاحب لوگ بنکے آنا کیا فرض تھا ہمکو بھی ہنسواؤگے

منے۔ تم تو خاصے کرسٹان ہو۔

چھٹن صاحب نے کہا اب اسیوقت اس بحث کا فیصلہ قرار پایا ہے۔ یہ کیا خوامخواہ کا جھگڑا شروع کر دیا چھری کانٹے سے کھانے مین کیا عیب ہے اس سے بڑھکر ضعف اعتقاد اور کیا ہوگا ضعیف الاعتقادی کی بھی انتہا ہے۔ اور روم مین سب کھاتے ہین مگر یہان ہندیون اور ہندوؤن کی صحبت نے ہملوگون کو بھی ضعیف الاعتقاد کر دیا عیاشی تماشبینی جائز ہے مگر چھری کانٹے سے کھانا گناہ ہے۔ بھلا یہ بھی کوئی عقل کی بات ہے لیکن ہم یہ کہتے ہین کہ اگر کسی مسلمان کو چھری کانٹے سے کھانے کی عادت نہین ہے تو اسکو نکو بنانا کیا معنی ہملوگون کو چھری کانٹے سے کھانے کا کب اتفاق ہوتا ہے (محمد عسکری کی طرف مخاطب ہوکر) آپ ہی بتلائیے آپکے دسترخوان پر اسپون اور فورک کب آیا ہے تو گھر پر کبھی میز پر بیٹھکر نہین کھاتے اور نہ کبھی فورک اور اسپون استعمال کرتے ہین۔ مگر ہوٹل مین البتہ اتفاق ہوتا ہے وہان انکار نہین کرسکتے۔

محمد عسکری نے جواب دیا ہم مین اور آپ مین یہی فرق ہے ہمنے آجتک ہوٹل مین کبھی کھانا ہی نہین کھایا۔ بھلا ہوٹل کا کھانا ہملوگ کیا جانین چھٹن صاحب مسکرائے۔ اور کہا کیون صاحب مسلمان کے ہوٹل مین کھانے مین کیا گناہ ہے اور جب یہ کیا کہ برتن ہمارے ہونگے اور لحم خوک اور شراب نگاؤ نہو تو پھر کھانے مین کیا قباحت ہے مسلمانون کے ہاتھ کا پکا ہوا ہو تو کھانے مین کیا حرج ہے میز کو دھلوا ڈالا۔ اور برتن بدلوا ڈالے چلو بس چھٹی ہوئی۔ آپ بڑی شیخی کی لیتے ہین کہ ہمنے ہوٹل مین کبھی کھانا نہین کھایا۔ گویا ہوٹل مین کھانا کھانا داخل گناہ و معصیت ہے اس جہالت کے قربان ہان ایک بات البتہ ہے کہ ہوٹل کے برتنون مین ہم بھی نہ کھائینگے۔ اس سے ہمین بھی پرہیز ہے اور اہل اسلام کو ضرور پرہیز ہونا چاہیے

ادھر ہندوستانی جنٹلمینون مین یہ گفتگو ہو رہی تھی اور ادھر صاحبان یوروپین باہم سوشل اور پولیٹیکل معاملات کی نسبت عالمانہ بحث مین مصروف تھے ایک کپتان صاحب نے اپنے دوست سے جو انکی کرسی کے قریب بیٹھے تھے کہا کہ افسوس ہے کہ اب ہماری فوجی قوت کو وہ ترقی نہین ہے جو پیشتر تھی اور خصوصاً فوج بحری مین وہ ترقی روز افزون نہین ہوتی نظر آتی۔ انکے دوست نے جو

ایک کالج کے پرنسپل تھے کہا کہ مجھے آپکی اس رائے سے اتفاق نہین
ہی فوج بری مین تو البتہ تنزل ہوا اور اسکا سبب خاص یہ ہی کہ
تخفیف اور کفایت شعاری کی جانب اگورنمنٹ کے
ارکین کی توجہ زیادہ ہی اور بعض اوقات یہ کفایت شعاری
نتائج بد پیدا کرتی ہی یورپ کے بر اعظم مین کل بڑی بڑی
عظیم الشان سلطنتون مین فوج کثیر ہی مگر ہماری سلطنت
مین نہایت ہی فوج قلیل ہی مگر بحری قوت مین کوئی
سلطنت ہمارا مقابلہ نہین کرسکتی اور یہ بھی غلط ہی کہ سابق
کی نسبت ہماری بحری قوت کم ہی مین اسکو ہرگز نہ مانونگا
موقع وقت پر آپ دیکھ لیجیے گا کہ اب بھی انگلستان مین
کتنے نلسن پیدا ہو جاتے ہین برطانیہ اب بھی ملکۂ بحر ہی۔
کپتان نے جواب دیا۔ آپکی توجہ امور تعلیم و تدریس اور
علوم کی اشاعت اور سائنس کی جانب زیادہ تر متوجہ
ہی۔ شاید امور متعلقہ سیاست مدن کی طرف توجہ مبذول ہی
پرنسپل صاحب ہنسے۔ کہا آپ میرے سامنے کے
صاحبزادے ہین ۔ اور مجھے امور سیاست مدن سکھاتے ہین
میرا سن اکیاسی برس کا ہی اور آپ ابھی کوئی پنتیس سے
زیادہ نہ ہونگے ۔ مین نے اپنی زندگی کا ایک معتد بہ حصہ
سیاست مدن کے مطالعے مین صرف کیا ہی آپکے نزدیک
مین صرف لونڈے ہی پڑھاتا جانتا ہون باقی اللہ اللہ خیر صلاح
مگر یہ آپکا خیال خام ہی۔
اب سنئے کہ ایک مس اور ایک نوجوان لفٹننٹ مین آہستہ آہستہ
یہ گفتگو ہوتی تھی۔
مس۔ (م) انگلستان کے باشندے جبتک اس ملک کو خود
نہ دیکھین خالی پڑھنے یا سننے سے انکو پورا پورا حال نہین معلوم ہو سکتا۔
لفٹننٹ۔ (ل) ہماری بھی یہی رائے ہی۔
ہم ہمکو کیا معلوم تھا کہ اس ملک مین قدم قدم پر ایک نئی زبان بولی جاتی ہی

ل۔ بڑے افسوس کا مقام ہی کہ انگلستان کے پڑھے لکھے آدمیون
تک کو ہندوستان کی ذرا ذرا سی باتون سے بھی واقفیت نہین
تمہارا نہ جاننا تو کوئی تعجب کی بات نہین ہی۔ لندن کے ایک
پڑھے لکھے سوداگر نے جرمنی کے پتہ سے ہمارے نام خط بھیجا
تھا مجھے بڑی ہنسی آئی کہ لندن مین بھی ایسے ایسے بیوقوف موجود
ہین جنکو یہ بھی نہین معلوم کہ لکھنو جرمن مین ہی یا ہندوستان مین
اور پھر اتنا بڑا اور مشہور شہر؟ کہ ہندوستان مین پچیس کرور
آدمی رہتے ہین بنگالیون کی اور ہی بولی ہی سندھ مین اور ہی
زبان بولی جاتی ہی۔ مدراسیون کی کچھ اور ہی زبان ہی بمبئی والے
گجراتی بولتے ہین کشمیریون کی زبان سب سے مختلف ہی۔
بریلی سے اگر تڑکے ریل پر سوار ہو تو دو تین بجے نینی تال
پہونچ جاؤ۔ مگر نینی تال اور بریلی کی زبان مین زمین آسمان
کا فرق ہی۔ کوہ نینی تال قابل دید ہی۔ ہم تو یہی صلاح دینگے
کہ ابکی گرمیون مین نینی تال ضرور چلو۔
م۔ تم چلو ہم بھی چلین۔
ل۔ واہ ازین چہ بہتر۔
م۔ ایک ہی ہوٹل مین چلکے رہین۔
ل۔ مجھے اس سے بڑھ کے اور کس بات مین خوشی ہوگی کہ ہم
اور تم ایک ہوٹل مین ہین۔ با ہمہ اور بے ہمہ۔ سب سے الگ
تھلگ اور پھر سب سے مل جل کے۔
م۔ تو مین اپنے باپ سے ابھی سے اجازت لے لونگی۔
تین چار مہینے نینی تال ہی مین رہینگے۔
ل۔ مین کئی بار ہو آیا ہون۔ عجیب مقام ہی۔
م۔ بڑی تعریف سنی ہی۔ سنا سبزہ بہت رہتا ہی اور
عجب راحت افزا مقام ہی۔
ل۔ جب تو کل گورنمنٹ کا سمر ہیڈکوارٹر ہی
(گرمی کا صدر مقام)

ہم مین اُنکی نقل پر ضرور چلونگی ۔
ایک جانب ایک مس جو دو جنٹلمینون کے درمیان بیٹھی تھی
کہنے لگی کہ جب ولایت سے رسیہ چھوڑ کر روانہ ہندوستان ہوئی تو
سمجھتی تھی کہ مین ایک ایسے ملک کو جاتی ہون جہان کی عورتون
کو بالکل اَن پڑھ اور جاہل پاؤنگی اور مرد اور عورت ہاتھا پائی لون
کو رکھتے ہونگے گو مین نے لندن اور اڈنبرا اور ڈبلین مین ہندوستانی
دیکھے تھے مگر مین یہ سمجھتی تھی کہ یہ لوگ یہان آکے مہذب ہو جاتے ہین
وہان کے باشندون مین فی صدی نوے بالکل جاہل ہونگے مگر
یہان جو آئی تو اپنی راے کو مین نے غلط پایا۔ پہلے بمبئی مین
اُتری شہر کی صفائی اور باشندون کی تربیت یافتگی اور شایستگی
اور دولت و ثروت دیکھکر عش عش کرنے لگی اکثر آدمی تربیت یافتہ
پائے اور پارسی لیڈیون کی صحبت مین مجھے بڑا لطف حاصل ہوا
اول تو سب کی سب حسین ہوتی ہین اور سُرخ و سفید۔ دوسرے
کپڑے بہت اچھے پہنتی ہین۔ تیسرے صحبت یافتہ ہوتی ہین اور
یورومین کی لیڈیون کی صحبت سے بھی واقفیت رکھتی ہین
مین کئی پارسی لیڈیون سے ملی اُنمین سے دو ایک انگریزی
خوان بھی تھین۔ مین نے سُنا جب پرنس آف ویلز آئے تھے
تو کوئی چھ سات سو لیڈیون نے ایک ہی جلسہ مین اُنپر
پھول پھینکے تھے اور بے حجاب شریک ہوئی تھین۔
کلکتہ گئی تو وہان بھی ہندوستانی لیڈیون کو
تربیت یافتہ پایا۔ خصوصاً بنگالی برہمو لیڈیان ۔ مین نے
سُنا کہ اس ملک مین دو ایک لیڈیون نے بی۔ اے
کا امتحان بھی دیا ہی مجھے اس سے اسقدر تعجب
ہوا کہ مین نے فوراً اپنی بڑی بہن کو لکھا۔ کہ ہمارا
تمھارا جو خیال تھا وہ غلط ہی۔ یہان کی عورتین بھی پڑھی
لکھی ہوتی ہین گو تمام ملک کی عورتین پڑھی نہین ہوتین
مگر بڑے بڑے اور خاص خاص شہرون کے تربیت یافتہ
بزرگوارون کی عورتین تو عموماً تربیت یافتہ اور پڑھی
لکھی ہوتی ہین ۔

جنٹلمین ۔ (ج) کلکتہ ۔ مدراس ۔ اور بمبئی مین
البتہ تعلیم نسوان کا چرچا ہی ۔ باقی اور شہرون مین بہت ہی
کم ہے ۔

کپتان ۔ (ک) ان لوگون کی پردے کی رسم کے سبب
سے ہم اُنکی عورتون کا حال اچھی طرح دریافت نہین ہو سکتا۔
مگر ہمنے سُنا ہی کہ اب پڑھنے کا چرچا عورتون مین زیادہ
ہوتا جاتا ہی اور جنکے مرد ہی پڑھے لکھے نہین اُنکی عورتین
کیا پڑھینگی ۔

ج ۔ انگریزی تعلیم نے بڑا عمدہ اثر ڈالا ہی ۔

ک ۔ ورنہ پہلے تو عورتون کا پڑھانا عیب سمجھا جاتا تھا۔

ج ۔ زمانۂ سلف کے ہندؤن کی عملداری مین راجاؤن
اور مہاراجاؤن تک کی مہارانیان اور رانیان پڑھنے
لکھنے مین محنت کرتی تھین ۔

ک ۔ ہمنے یہ کسی تاریخ مین نہین پڑھا ۔

ج ۔ ہم بیسون اسکی مثالین دے سکتے ہین ۔

ک ۔ کہ ہندی لیڈیان پڑھی لکھی ہوتی تھین ۔

ج ۔ ہان ہان ۔ یہ تو ایک مشہور بات ہی ۔

مس ۔ مین بہت چاہتی ہون کہ اس ملک کی پڑھی
لکھی عورتون سے ملون ۔ ہندی عیسائی لیڈیون سے تو
ملاقات ہوئی ہی مگر ہندو مسلمانون کی پردہ نشین عورتون کے
طرز معاشرت اور علم و فضل کا البتہ اندازہ نہین ہی ۔

ک ۔ اہل اسلام مین پردے کی رسم سب سے زیادہ سخت ہی

ج ۔ بڑی بڑی قیدین ہین ۔ تین چار برس کی عمر کے بعد
پھر باہر نکلنا گناہ سمجھا جاتا ہی ۔

الغرض اپنے اپنے مذاق کے موافق سب پولیٹکل

یا سوشل گفتگو مین مصروف تھے اور بعض خشک مزاج چپ چاپ سنتے تھے اور خود چھری کانٹے کے سوا اور کسی طرف نہین دیکھتے تھے جب کھانے سے فراغت پائی تو ناچ شروع ہوا سب کے پہلے میان حسن کی پسند سے جو دیہاتی ناچ بلوائی گئی تھی اسکا ناچ ہوا اور چار جنٹلمینون نے کنٹری ڈانس کی فرمایش کی اور ایک گھنٹے کے اندر ہی جنٹلمین اور لیڈیان رخصت ہو گئین —

زمانے کا رنگ

واہ رے ہندوستان — ؎

بوئے گل نالۂ دل دود چراغ محفل
جو تری بزم سے نکلا وہ پریشان نکلا

اور واہ رے اہل ہند

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی
پاپوش مین لگائی کرن آفتاب کی

یہ وہی ہندوستان ہے جو میدان تہذیب مین سارے خدائی سے تعصب السبق بتری لیگیا تھا۔ علم و فضل اور تمول مین تمام عالم پر اسی ملک کو افضلیت و اشرفیت تھی۔ مصری اسی کے خوان نعمت سے شیرین کام تھے اہل یونان اسی کے خرمن قابلیت کے خوشہ چین تھے منطق اور علم ادب مین اہل چین تک ہندیون کے سامنے زانوے ادب تہ کرتے تھے مگر اب نہ وہ علم و فضل ہے نہ وہ تہذیب کا زمانہ اب ہندیون کا جاہل قومون مین شمار ہے۔ اور ہندوستان کہیدادیار — ؎

وہ وقت پیری شباب کی باتین
ایسی ہین جیسے خواب کی باتین

وہ عروج اب کہان — ع

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

اب ہندی ایسے غفلت کے خواب گران مین پڑے ہین۔ شعر

کچھ ایسے سوئے ہین سونے والے کہ جاگنا حشر تک قسم ہے

اور خیر سے ہندو اور مسلمان دونون سیہ بخت و تبہ روزگار — جو اب زلف پریشان یار —

ہندوون کا حال تو ہم معرض بیان مین لا چکے کہ جن لوگون کے مقابل مین مصری دیونانی زانوے ادب تہ کرتے تھے وہ اب جہلا مین شمار کیے جاتے ہین —

قس علی ہذا اہل اسلام۔ انکی حالت بھی قابل افسوس ہے یہ وہی مسلمان ہین جنھون نے ہسپانیہ کو زیر نگین کیا تھا تاتاریون نے تمام روس کو تاخت و تاراج کر دیا تھا اسلام کی عملداری کی رتی بلند تھی۔ ترک و تاجیک و رومی ایک معتدبہ حصہ یورپ کے فاتح تھے چہ دہر تیغ اسلام چمکی فتح و نصرت جلودار ہوئی مگر اب اسلامی سلطنتون کی حالت پر نظر ڈالیے تو بالکل ہیچ نظر آتا ہے کابل کا پتلا حال ہے۔ ایران کمزور سلطنت — روم تباہ حال خیر روم اور ایران اور ماژندران و توران سے تو اب ہمین چندان سروکار نہین — مانا کہ اہل ہنود کا اصل مادر ولیجا آریا ورت سہی اور اہل اسلام عرب و عجم سے آئے۔ مگر اب تو دونون کی نال ہندوستان ہی مین گڑی ہے اور ہندی ہی کہلاتے ہین — روم مین ہُن برسے تو ہمین کیا اور اگر خدانخواستہ قحط پڑے تو ہمین کیا۔ اب تو ہندوستان ہی کے ساتھ ہمارا حشر ہے مگر ہمارے تلوّن ہماری کاہلی — ہماری غفلت ہمارے تعصب مذہبی — ہماری ضعیف الاعتقادی اور بعض پرانے خیالات خرف کی پابندی اور بعض نئے خیالات کی وارستگی نے ہمین کہین کا نہ رکھا — ؎

برا ہو ایسا شعار بد کا کہ ہمکو رکھا نہین کہین کا

ایک شاعر غرّا نے اہل اسلام کی حالت کی نسبت خوب لکھا ہے کہ — ؎

کیا یاد نہین تمھین وہ ایام　　جب قوم تھی مقتدائے اقوام

وہ قوم جو جان تھی جہان کی ۔ جو تاج تھی فرق آسمان کی
تھے جسپہ نثار فتح و اقبال ۔ کسریٰ کو جو کر چکی تھی پامال
گل کر دیے تھے چراغ جس نے ۔ قیصر کو دیے تھے داغ جس نے
وہ نیزۂ خونفشان کہ حل کر ۔ ٹھہرا تھا فرانس کے جگر پر
روما کے دھوئین اڑا دیے تھے ۔ اٹلی کو کنوئین جھنکا دیے تھے
وہ قوم کہ تاج آسمان تھی ۔ اب کوئی گھڑی کی میہمان تھی
اسلام کی جان پر بنی ہے ۔ دم توڑ رہا ہے جان کنی ہے
ماتم تھا یہی کہ آئی ناگاہ ۔ اک سمت سے اک صدا اچانک
دیکھا تو وہان بجاے تمکین ۔ آیا نظر ایک پیر دیرین
نالان ہے کہ اب سے بھی نہ جاگو ۔ اے خواب گران کے سونے والو
تا چند رہو گے مست و سرشار ۔ اٹھو کہ سحر ہوئی نمودار
وہ گشتۂ قوم وہ فدائی ۔ اٹھائے کاسۂ گدائی
ایک ایک سے عرض حال کرتا ۔ در در وہ پھرا سوال کرتا

ہر بزم و ہر انجمن میں پہونچا
ہر باغ میں ہر چمن میں پہونچا

واقعی مصنف با وقار نے اہل اسلام کی حالت موجودہ و گذشتہ کی تصویر کھینچ دی ہے جو لائق داد اور قابل صاد ہے۔ مگر اس سے اہل ہنود کو بھی عبرت حاصل کرنی چاہیے کہ انکی حالت اہل اسلام سے بھی بدتر اور زیادہ تر قابل اصلاح ہے۔

با اینہمہ جاہ و شوکت و فر ۔ اقلیم سخن بھی تھا مسخر
ہیئت میں بلند پایہ اس کا ۔ تھا فلسفہ زیر سایہ اس کا
منطق میں ہوا جو گرم جولان ۔ تھامے تھے رکاب مصر و یونان

میدان سخن جو روبرو تھا
فارس کی زبان پہ طرہ تو تھا

سلمنا سچ مگر یہ غلط ہے کہ۔

جو فلسفیان ہند و چین تھے ۔ خرمن سے اسی کے خوشہ چین تھے

اہل ہنود کو اپنے دلوں میں غور کرنا چاہیے کہ وہ کیا تھے اور اب کیا ہیں۔ علم و فضل میں تم سب سے بڑھے ہوے تھے دنیا میں کوئی قوم تمھاری نقطۂ مقابل نہ تھی۔ منطق اور فلسفہ اور صرف و نحو اور علم ہیئت اور شاعری میں اہل ہنود تمام عالم کی قوموں سے بدرجہا فائق تھے اور سب پر فضیلت و اشرفیت حاصل تھی۔ اہل اسلام نے علم و فضل یونانیوں سے حاصل کیا اور یونانی مصریوں کے خرمن قابلیت کے خوشہ چین تھے۔ اور مصری علماے ہنود کے شاگرد تھے۔

وقت پیری شباب کی باتین
ایسی ہین جیسے خواب کی باتین

اب ہندوؤن سے بڑھ کر کوئی متبذل نہیں ہے مگر ہم دھقیا پرشاد ابھی تک یہی ڈینگ کی لیے جاتے ہین کہ (پدرم سلطان بود) حق یون ہے کہ ہمارے مذہب نے ہمکو ان رہاڑون پہونچایا۔ ٹھیٹیا نہ ہو تو سیدھے نرک کو جائین مذہبی قیودون نے ہمین ایسا جکڑ دیا کہ دین و دنیا دونون کا نہ رکھا۔ ایک آزاد منش دوست کی راے کتنی صحیح ہے کہ بھائی صاحب ہم تو عقبیٰ پر دنیا کو ترجیح دیتے ہین یہان ترقی کرو تو باتیں ہین عقبیٰ اور بہشت اور دوزخ اور نرک اور سُرگ لوک اور آواگون اور پترون کو پانی دینا یہ سب شرعی ڈھکوسلا ہے اس سے الگ رہ کر گذرو اور دیکھو دنیا کا رنگ کیا ہے۔ نعمانی نے خوب کہا ہے واللہ خوب کہا ہے۔

باطل پہ فدا تو حق سے بیزار ۔ تقلید پہ کس بلا کا اصرار
دنیا برائے نام تھے ہم ۔ وابستۂ رسم عام تھے ہم
تھے رسم و رواج پر فدا سب ۔ تحقیق سے کچھ غرض نہ مطلب
سمجھے نہ ذرا کہ وقت کیا ہے ۔ کس سمت زمانہ چل رہا ہے
نیرنگیون پر نہ کچھ نظر کی ۔ لیتے نہ کہ ہوا ہے اب کدھر کی
کیا پیش ہے کیسی صورتین ہین ۔ کیا وقت ہے کیا ضرورتین ہین

رنگ دور وش سپہر کیا ہی | اب طرز خرام دہر کیا ہی

ہین چرخ کی اب نئی ادائین
چلنے لگین اور ہی ہوائین

ارے غافلو وہ زمانہ نہین ہی کہ ہیضہ کا دفعیہ برہمن و جوتشی سے کیا جائے۔ اب وہ زمانہ نہین ہی کہ چیچک مین مائین بلوائی جائے۔ اب ہیضہ مین سوڈا ایسڈ پلانے اور لاڈینم اور ناٹرا ایتھر کی ضرورت ہوتی ہی چیچک کے لیے ٹیکا لگوانا فرض ہی اب وہ زمانہ نہین ہی کہ ہندو چیونٹیون کے بل ڈھونڈھتے پھرین بندرون کو گوڑ دھانی کھلائین اور رام رام کی گولیان مچھلیون کے لیے دریا مین ڈالین جاپ اور منتر اور گوبر اور گئو موتر سے درگذرو اور دیکھو زمانہ کا رنگ کیا ہی۔ اب سیدھے لندن پہونچو جگن ناتھ جی۔ کاشی جی اور ہردوار جانے سے دنیا وی مطلب نکلنا معلوم۔ اب لندن پاک کا طواف مقدم ہی متھرا بندرابن جاترا کرنے سے موچی کے موچی رہوگے اب لندن کو خالی لندن یا لنڈن ہی نہ کہو اب لنڈن کو سری لندن جی کہو بول سری لندن جی کی جے۔

اب سٹینر پہونچو اور وہان زراعت کی تعلیم مین مصروف ہو لندن کا دھاوا کرو اب قومی ترقی کا ذریعہ یہی ہی اب گنگا کے کنارے بیٹھکر کھنجری بجانے اور بیر گانے سے مطلب نہین نکلیگا کہ۔ ع

گنگا توری لہر ہمارے من بھائی

اب اور ہوا چل رہی ہی زمانے کا رنگ بالکل بدل گیا عقبیٰ کی فکر پیچھے کرو پہلے دنیا کو سنبھالو۔ جاگو۔ جاگو۔ خواب غفلت کے سونے والو۔ اب بیدار ہو۔ اٹھو دیکھو کہ دنیا مین کیا ہو رہا ہی اگر قومی ترقی چاہتے ہو تو سیدھے لندن جاؤ۔ سنا ایک بڑے گوار میکنچ ٹے کے گئے ہین۔

خوب کیا زمانہ بھی ساتھ ہی اور بھی اچھا وہ بڑے دانا آدمی ہین۔ سنتے ہین اب اسوقت تیرہ چودہ ہندو ولایت مین تعلیم پا رہے ہین چشم مار وشن دل ما شاد۔ خانہ احسان آباد۔ ازین چہ بہتر۔ بڑی خوشی کی بات ہی کہ ہندو بھی اب بیدھڑک بے تکلف پہونچتے ہین۔ جزاک اللہ۔ ہماری تو یہی صلاح ہی کہ نوجوانو۔ بڑھے ہوے ای مردان باہوشید۔ ؎

اگر بسیر چمن میروی قدم بر دار
کہ ہمچو رنگ حنا میرود بہار از دست

دیکھو بنگالیون نے ولایت کی تعلیم سے کیا پھل پایا کہ اب کوئی قوم انکے پاسنگ کو بھی نہین پہونچتی ہی سات پیچھے ہٹنے کا زمانہ نہین ہی۔ اب وہ زمانہ آگیا ہی کہ آگے بڑھو اور بڑھتے چلو مسجد کے ملاؤن اور محرم کے دنون کے مرثیہ خوانون سے مسلمانون کی حالت ترقی نہین پا سکتی اسیطرح دقیانوسی خیالات کے ہندو اپنی قوم کے عدو اور دشمن ہین۔ ہونہار ہندو وہی ہین جو ولایت جاتے ہین اور لوگون کو ولایت جانے کی ترغیب دیتے ہین۔ اب وہ زمانہ نہین ہی کہ گھڑی بھر مین گھر چلے اور ڈھائی گھڑی کی بھدرا۔ اور اب واقعی کوٹ پتلون پہننے کا زمانہ ہی۔ ہماری نصیحت مانو۔ مگر ہان اس نئی روشنی نے ایک غضب البتہ ڈھایا ہی وہ بیشک ستم ہی ارے یارو اس سے ذرا بچے رہو بڑی بلا ہی۔ ؎

یہ مشق ہمنے بڑھائی ہی بادہ خواری کی
بغل مین رہتی ہی بوتل کتاب کے بدلے

خیالات کی آزادی تو نعمت عظمےٰ ہے۔ عقبیٰ کا خیال نہسن کچھ پروا نہین۔ بہشت کو نہین مانتے۔ نہ مانو۔

بت پرستی کے خلاف۔ بہتر۔ دانشمند ہو۔
مگر یہ بادہ خواری بری۔ پیتے ہو پیو مگر حکمت کے ساتھ

دوا کے طور پر۔ یہ نہین کہ خم کے خم لنڈھانے لگے جب دیکھیے جھومتے ہوے پانون ہین کہ لڑکھڑا رہے ہین بس ایک عیب تو ضرور ہی۔ نواب محمد عسکری نے کئی بار دل مین ٹھان لی کہ ہزار کام چھوڑ کر نینی تال کا سفر ضرور کرینگے مگر ہنوز روز اول ہی۔ نینی تال قدم بھر پر ہی شام کو سوار ہو جیے صبح کو نینی تال کے پھاٹک پر پیل موجود ہی مگر ہمارے اہل وطن کی عالی ہمتی کے صدقے کہ مہینون تیاریان ہی ہوا کین۔ اس مرتبہ نواب صاحب نے صاحب لوگون اور حکام یورو پین کی دعوت بھی کر دی اور سارے شہر مین مشہور ہو گیا کہ نواب صاحب مع مصاحبین و رفقا اور مع احباب روانہ نینی تال ہونیوالے ہین۔ جلسے کے دن مسٹر فریزر صاحب سی۔ ایس اسسٹنٹ کمشنر سے جو ملاقات ہوئی تو نواب صاحب سے اور ان سے وعدہ ہو گیا کہ ساتھ ہی چلینگے اور پرسون ہزار کام چھوڑ کر روانہ ہو جائینگے۔ اور منشی مہراج بلی صاحب منیر نونسپل نے بھی وعدہ کر لیا کہ ہم بھی ضرور بالضرور ہمسفر ہونگے اور آپکے ہمراہ چلینگے۔

پہلے دن یورو پین جنٹلمینون اور لیڈیون کی دعوت کا جلسہ تھا اور چند چیدہ چیدہ احباب و رؤسائے ہندی بھی شریک تھے دوسرے دن خاص ہندوستانیون کی دعوت تھی۔ نواب صاحب کچھ ایسے چوند چیلائے کہ شہر کے علاوہ دیہات سے بھی پانچ چھ طائفے طلب کیے ان دیہاتیون کا انتظام ایک پنجابی صاحب کے تعلق تھا۔ یہ بزرگوار نواب صاحب کے دلی دوست اور ذو سطوت زمیندار تھے نشے کی ترنگ مین پہلے تو آپنے نواب صاحب کے باورچی کے ایک گوشہ محل مین بیٹھ کے کھانا چکھا ہر قسم کے کھانے کی تعریف کی مگر قیمے کی نسبت فرمایا کہ (کباب ذرا شگفتہ ہو گئے ہین

باورچی۔ (ہنس کر) حضور کباب نہین قیمہ ہی۔

پنجابی۔ نہین بائیان جی

باورچی۔ (آہستہ سے) حضور چھپاتے کھالین۔ دو شرابے نشے مین ہین۔

تھوڑی دیر کے بعد پنجابی صاحب کا نشہ ذرا ہرن ہوا اور نواب صاحب کو خبر ہوئی تو انھون نے بلوا لیا۔ الغرض مین بجے تک دھما چوکڑی رہی۔ ؎

کیون ناامید ہون خدا ہی نہین	فرہوس اعظو کوئی قادر ذکا ہی نہین
ومست نا رہو کہ کسی کی خبر نہین	اپنے بھی حال پر تمھین اتنی نظر نہین
آتا ہی مجھکو یاد سوال وصال پر	کہنا کسی کا ہائے وہ منھ پھیر کر نہین
کیونکر یقین ہو کہ کیا وعدہ غیر سے	ہمنے سنی ہو منھ سے ترے تم نہیں

ش۔ کوئی پوچھے اس دعوت اور جلسے کی کیا ضرورت تھی

آغا۔ خبط۔ پوچھیے یہ کس تقریب کا جلسہ ہی۔

ش۔ نینی تال کے سفر کا لاحول ولا قوۃ۔ بلے

آغا۔ ایسے ہی خیالات نے تو ہندیون کو کہین کا نہین رکھا افسوس ع

دنیا مین نیم وحشی و جاہل تو ہو چکے

ش۔ واللہ۔ اس قدر ہنسی آتی ہے کہ مین کیا کہون۔

آغا۔ ہنسی کی تو بات ہی ہی۔

ش۔ نہین اگر کوئی تقریب ہوتی تو خیر۔

آغا۔ ذرا خیال تو کیجیے نینی تال کے سفر کو جلسے سے کیا مناسبت ہی۔

ش۔ سوارم چرا نہ پوشم۔ آخر جنون کسے کہتے ہین۔

آغا۔ اچھا ہی ان لوگون کا مجنون ہی رہنا۔ ؎

ہوشیت کہ سرمایۂ صد دردسر	فارغ بال آنکہ از جہان بیخبر ست
در بیضہ نمی کنند مرغان فریاد	ہر چند کہ بیضہ از قفس تنگ تر ست

ش۔ اجی غضب کرتے ہو صاحب ان رئیسون ہی کے سبب سے تو شہر اور ملک کی رونق ہی اگر یہ بیوقوف نہ ہون تو افسوس کا مقام ہی

آغا - ہمارے ضلع مین ایک تعلقدار صاحب ہین دھوتیا پرشاد انھون نے ایک روز اپنے باری خدمتگار سے کہا کہ شہد کا ہین آنہ پیسا دیدے - خدمتگار نے آنکے عرض کیا کہ مہراج سوا روپیہ دیدیا - بس وہ بگڑ گئے - نہایت برا فروختہ ہوکر کہا - ہم بیس آنہ کہا رہے تین سوا روپیہ کاہے کا دیدیس - ایک آدمی کو حکم دیا کہ باری کے کان پکڑ - کان پکڑے گئے بیچارے کے - اتنے مین اُنکے اور نوکر نے کہا - ان داتا بیس آنا اور سوا روپیہ تو ایک ہی چیز ہے - سولہ آنہ اور چار آنہ بیس آنہ ہوئے کہ نا ہین ہوئے - دھوتیا پرشاد کی سمجھ مین آگیا - کہا ابکی کاہے نہ بتائیس - ہیوکے کان اُکھیڑ ڈالی بھی گوشمالی کی گئی -

ش - خدا ایسے ہی رئیسون کو روپیہ دیتا ہے - واللہ روپیہ خدا دے تو ایسون کو جیسے محمد عسکری -

آغا - انکی بھی یہ حرکت فضول ہے - بھلا کوئی پوچھے تو کہ اس جلسے کا مقصد کیا ہے -

ش - مقصد چہ معنی - تمول ہے یا نہین -

آغا - تو جلسہ آخر کس غرض سے ہوتا ہے -

ش - غرض کیسی امیر آدمی ہین - جی چاہا اشارے کی دیر تھی جلسہ ہونے لگا -

آغا - ارے بھائی اس قسم کا جلسہ تو ہیچ کا ہونا چاہیے - یہ انگریزون اور میمون اور صاحب لوگون کا بُلانا اور دھما چوکڑی مچانا کیا معنی -

مہری کے ذریعہ سے کہلا بھیجا کہ منشی مہراج بلی آگئے نواب صاحب گلوری چباتے ہوے باہر تشریف لائے اور منشی مہراج بلی سے ملے -

نواب - اب کل بندہ کسی طرح نہین رُک سکتا -

مہراج - علی ہذا القیاس مین بھی تیار ہون -

ن - اور اب تو اے سفر باعث خندہ زنی متصور ہے -

م - بیشک فریز رصاحب سے بھی وعدہ کر لیا ہے -

ن - لیکن حضرت واللہ قابل دید مقام ہوگا نینی تال -

م - سارے زمانے کی یہی رائے ہے کہ نینی تال بہشت ہے - اور عجیب راحت افزا مقام ہے ؎

بجا کہے جسے عالم اُسے بجا سمجھو
زبان خلق کو نقارۂ خدا سمجھو

ن - دنیا کی بہشت تو بالفعل دیکھ لین پھر عقبیٰ کی بہشت کی بھی انشاءاللہ سیر ہوگی - مگر واللہ ہم لوگ بھی کس قدر پست ہمت ہین کہ گھر سے باہر قدم رکھنا جانتے ہی نہین از لاحول ولا قوۃ توبہ توبہ -

م - ہندوستان - واللہ عجیب ذات شریف ملک کا نام ہے یہان کے باشندے خوب حضرات ہین - ع

از ہند بجس نجات می خواہم وبس

کوئی شاعر بہت اچھا کہہ گیا ہے - کتنا سچا مقولہ ہے - واقعی اس ملک کے آدمی بھی کسی کام اور کسی مصرف کے نہین بیکار محض - کٹھو ہڑ کے درخت -

راوی - یہ دونون بزرگوار اس وقت تو بہت بڑھ بڑھ کے باتین بناتے ہین - اور گفتگو سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام ہندوستان کو یہ اپنی ذات سے بہت بڑی رفاہ پہنچانے والے ہین اور بہت بڑے ریفارمر ہین مگر سب زبانی داخلہ اس کا حال آگے چل کے معلوم ہو جائیگا -

ن - مجھے تو جہلا کی اکثر باتون پر ہنسی آتی ہے واللہ -

راوی - بجا ارشاد ہوا پیر و مرشد حضور ایسے ہی شایستہ خیالات کے آدمی ہین اور علم و فضل تو گویا حضور کی گھٹی مین پڑا ہے -

م - ہمکو تو جناب ان ضعیف الاعتقادون سے نفرت ہے -

راوی - درین چہ شک ضعیف الاعتقادی کے تو حضور دشمن ہین

ایسے آزاد خیالات کے آراستہ مزاج پیدا کہان ہوتے ہین چشم فلک نے بھی نہ دیکھے ہونگے ۔

یہ گفتگو ہوتی ہی تھی کہ دار وغہ نے آنکر دریافت کیا کہ حضور میان علی بخش باورچی آگئے ہین ۔ پوچھتے ہین کہ کیا وہ بھی ہمراہ رکاب چلینگے ۔ نواب صاحب نے فرمایا ۔ بلالو ۔ باورچی حاضر ہوا اور جھک کر سلام کیا اور کہا حضور کیا غلام بھی ہمراہ جائیگا نواب صاحب نے فرمایا ضرور اگر تم نہ جاوگے تو ہم کھائینگے کیا ۔ اور تمھارے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا اگر نہ ہو تو کھایا کس دن کے ہے جائیگا ۔ جنگلی مرغ کی بڑی تعریف سنی ہی ۔ ہر روز بلاناغہ دو وقت کباب پکے بھئی اور روز نئی قسم کا ۔

تھوڑی دیر کے بعد دار وغہ صاحب پھر آئے ۔ پوچھا خداوند باورچی ٹولے سے میران رکابدار آیا ہی ۔ اور عرض کرتا ہی کہ اگر حضور حکم دین تو وہ بھی ساتھ چلے ۔

نواب صاحب نے فرمایا ہم اس سے واقف نہین ہین اسپر مرزا صاحب مصاحب بولے ۔ پیرو مرشد وہ بے مثل رکابدار ہی بادشاہ کے ہان نوکر تھا وہان سے اسی مہینے مین چلا آیا ہی یون تو اس فن کا بادشاہ ہی مگر دو چیزون مین تو اسکو خاص ملکہ حاصل ہی اس شہر مین ایک تو اسکا سا مربا کوئی تیار نہین کرسکتا ۔ دوسری شکرقند ہی مین کچھ غرض نہین کرسکتا حضور خدا جانے کس ترکیب سے پکاتا ہی اور کونسا نسخہ ہاتھ آگیا ہی ۔ جہان پناہ نے کئی بار خود میرے روبرو تعریف کی کہ ایسی شکرقند کبھی اپنے ہوش مین نہین کھائی نواب صاحب نے بطیب خاطر فرمایا کہ گو ہم مین اسقدر استطاعت نہین ہی کہ بادشاہون کے رکابدار کو نوکر رکھ سکین مگر زبان کو کیا کرین ۔

چھمن ۔ حضور کھانے کا اسقدر شوق اب اور کسی رئیس کو نہین ہی ۔ یا حکیم صاحب کھانے کے عاشق تھے خدا بخشے انکو یا حضور کو شوق ہی ۔ بس ۔

مرزا ۔ بھئی ہمارے حضور سب سے بڑھے ہوے ہین اللہ اللہ

مہراج ۔ کھانا تو واقعی مسلمان ہی کھاتے ہین ۔ اور سب باتین ہین ۔ ہندو کھانا ۔ کھانا کیا جانے ۔

مرزا ۔ حضور غیرت نے مار ڈالا ۔ ہم لوگ خراچ ہوتے ہین غم فردا نہین رکھتے ۔

چھمن ۔ اُس سے بڑھ کر کوئی دنی نہین جو کھانے مین کنجوسی کرے ایسے شخص پر لعنت خدا ۔

مرزا ۔ خدا گواہ ہی ہماری سرکار کے باورچیخانے کا جو روزمرہ کا خرچ ہی وہ اچھے اچھے والیان ملک کے ہان بھی نہین ہی جنکی کثیر آمدنیان ہین ۔

چھمن ۔ مین واقف ہون ۔ بھائی صاحب واللہ بڑا دلی شوق ہی خدا سلامت رکھے حضور کو ۔

مرزا ۔ شوق !! ای عشق کہو صاحب ۔ حضور کو عشق ہی ۔

مہراج ۔ بھلا کوئی دو سیر گوشت آتا ہوگا ۔ روز ۔

مرزا ۔ (اپنے دل مین ہنسکر) ہندو ہین نا ۔

چھمن ۔ (دل ہی دل مین) یہ آگئے اپنی اصلیت پر ۔

نواب ۔ دو سیر روز !!! جی نہین ۔ اندر باہر ملاکر کوئی سوا سیر روز آتا ہوگا ۔ بلکہ اس سے بھی کم کیا کوئی روپے چباتا ہی جناب ۔

چھمن ۔ (مہراج سے) دو سیر تو حضور یہ کتے اور چیلین اڑا دیتے ہونگے ۔ پانچ چھ مرغ کا تو روز پلاؤ دم کیا جاتا ہی سیر سیر بھر گوشت تو صبح شام ہم دسترخوان پر کھانے والے اڑا دیتے ہین ۔ بلکہ اور زیادہ ہی زیادہ ۔

مرزا ۔ یہ پوچھیے کہ دانہ خوری کے کتنے بکرے روز حلال ہوتے ہین ۔ خدا نے رئیس کیا ہی اور پھر نفیس مزاج اس درجے کے

کہ غلام کیا عرض کرے۔

جھمن۔ ایسے لوگ پیدا نہین ہوتے قسم خدا کی۔

مہراج۔ بادشاہ تو اول قسم کا کھانا کھاتے ہونگے

مرزا۔ وہ تو پھر بادشاہی ہین۔ سرتاج۔

جھمن۔ منشی مہراج بلی صاحب ایک روز ہمین کھانا پکا سے باورچی ترکیب بتاتا جائے آپ کو۔

الغرض اُسی روز بخوبی تمام پختگی ہو گئی کہ کل شب ضرور روانہ ہونگے۔ اب سفر ملتوی نہین رہ سکتا۔

دوسرے روز کہ روانگی کا دن قرار پایا تھا صبح کو نو بجے مسٹر فریزر صاحب اسسٹنٹ کمشنر کا خط نواب صاحب کے نام آیا انھون نے دریافت کیا تھا کہ آپ ہمارے یہان آئینگے یا ہم شب کو آپ کو لیتے ہوے اسٹیشن پر چلین۔ نواب صاحب نے جواب لکھوایا کہ آپ خود تشریف لائیے بندہ تیار رہیگا۔ اسٹیشن کا راستہ اسی طرف سے ہی۔

اب سنیے کہ کوئی دو بجے کے وقت چوبدار نے عرض کیا کہ مہری آئی تھی حضور کو بیگم صاحب نے تھوڑی دیر کے لیے بلایا ہی نواب صاحب محلسرا مین گئے تو اُنکی بڑی سالی عفت آرا بیگم نے کہا مین سنتی ہون عسکری دولھا تمنے سفر کی تیاریان کردین انھون نے کہا جی ہان۔ آج شب کو ارادہ مصمم کر لیا ہی۔

عفت آرا۔ (عفت) اوئی آج ہی شب کو واہ واہ ایسا نہونے کا مین ایک نہ مانونگی۔ بڑے بھیا کی مونچھون کا کونڈا ہونیوالا ہی اور تم نہوگے۔ یہ بھی کوئی بات ہی بھلا

نواب۔ (ن) اگر پہلے سے معلوم ہوتا تو عزم نہ کرتا۔ خدا مبارک کرے مجھے تو ذرا بھی اطلاع نہ تھی۔

عفت آرا۔ اے تو ایسی لاچارگی کی کونسی بات ہی۔

بیگم۔ (ب) ہان ہان اس ہفتے مین سفر نہو تو کیا حرج ہی کیا ساعت ٹلی جاتی ہی۔

ن۔ سبحان اللہ۔ مین ایک فرنگی اور معزز صاحب سے وعدہ کر چکا ہون۔ ایفاے وعدہ شرط ہی۔

عفت۔ ایسے ایسے وعدے ہوا ہی کرتے ہین ہم نجانینگے

ب۔ مونچھون کا کونڈا ہولے تو چلے جانا۔

ن۔ مین کیا کہون کہ مین کسقدر مجبور ہون واللہ۔

عفت۔ صاحب کی تو آتی خاطر اور ہماری خاطر منظور نہین ہی

ن۔ مین آخر صاحب سے کہون کیا۔ عذر کیا کرون۔

عفت۔ کہدو کہ ہماری بڑی سالی کے بھیا کی مونچھون کا کونڈا ہی ہم ابھی ایک ہفتے تک نہین چل سکتے بس چھٹی ہوئی

ن۔ ہنسکر۔ بات کیا مختصر کردی ہی آپنے بس چھٹی ہوگی ایک ہی کہی۔ ایسا ہو سکتا ہی بھلا۔ ممکن نہین واللہ۔

ب۔ کیون نہ ہو سکنے کو کیا ہوا۔ ہو کیون نہین سکتا کہدو کہ مونچھون کا کونڈا ہی۔ وہ ہنسین گے نہین۔

ن۔ تم لوگ باہر تو نکلتی بیٹھتی نہین ہو۔ صاحب لوگون کے خیالات تمھین کیا معلوم۔

ب۔ اوئی اللہ۔ آخر اُسکے کوئی اثر کا بالا ہی یا نگوڑا ناٹھا ہی موا جو بات ہی انوکھی۔

عفت۔ اے ہان کہنے لگے صاحب لوگون کے خیالات تمھین کیا معلوم۔ اسمین معلوم اور غیر معلوم کیا معنی یہ تو تقریب ہندو مسلمان سب کے ہان ہوتی ہی۔

ن۔ اب کچھ کرتے دھرتے نہین بن پڑتی ہمسے۔

عفت۔ ہم ہرگز ہرگز جانے نہ دینگے۔ خاتون جنت کی قسم ہمین بڑا ہی ملال ہوگا۔ تمھین لوگون سے محفل کی رونق ہی ایسی تقریب پر اور چلے جاؤ۔ یہ بھی کوئی بات ہی بھلا۔

ن - اب تو صاحب کو لکھ بھیجنے کا بھی موقع نہین ہو تین
بج گئے چار کا عمل ہو - اور سیر آسب اسباب بند ہو چکا باورچی
اور رکابدار اور خدمتگار اور چوبدار اور صاحب کل ہمراہیوں اور
ملازموں کو پیشگی روپیہ دے چکا کہ چلنے کی تیاری کرین -
صاحب سے وعدہ کر لیا ایک اور دوست ہین مہراج بلی
اُنسے وعدہ ہو چکا ہین بڑا لغو ہونگا -

عفت - پھر چاہے جو ہو - ہرچہ باداباد - باشد -

ب - جانا تو کسی طرح نہین ہو سکتا - یہ تو ممکن ہی نہین اور
ایسا کون ضروری کام ہو نینی تال موے مین کون لڈو
دھرے ہین ہمنے تو آج تک نام بھی نہین سُنا تھا - مگر اللہ
جانے یہ کیون دُھن لگی ہو -

ن - آخر نینی تال مین لوگ رہتے ہین کہ نہین رہتے

ب - رہنے کو تو دور از حال جہالتا نے (جیلخانے)
مین رہتے ہین -

ن - یا الٰہی تو نینی تال جیلخانہ ہو - اگر چھ مہینے بھی انسان
وہان رہجائے تو عمر بھر بیمار نہ پڑے کبھی خیر یہ تو دوسری
بحث ہو - مگر مین کیونکر سفر ملتوی کر سکتا ہون بھلا - بڑی
بدنامی ہو گی مگر تم عورتون کو سمجھائے کون تمھارے تو جو بات
ذہن مین جم گئی بس اُسکا نکلنا مشکل ہو پھر وہ پتھر کی لکیر ہو گئی
اللہ گواہ ہو بڑی ہی جگت ہنسائی ہو گی لوگ کیا کہینگے
کہ نقصان مایہ و دیگرے شماتت ہمسایہ - کئی بار ارادہ
کیا اور ابکی تو عزم مصمم کر لیا ہو اچھا اب آپ ہی اپنے
دل مین غور کرین اور انصاف کیجیے کہ مین کیونکر ملتوی کر سکتا
ہون - انصاف آپ ہی کے ہاتھ ہو مگر ہٹ دھرمی نہ کیجیے گا

عفت - وہ ہٹ دھرم ہی سہی مگر آپ جانے نہ پائینگے
چاہے جو ہو آپ جانے نہین پاتے اب -

نواب صاحب بڑے ہی پریشان ہوے کہ بار خدایا اب کیا کرین
نہ جاؤن تو مسٹر ترنبرز صاحب سے وعدہ خلافی ہوتی ہے
منشی مہراج بلی صاحب سامان سفر کر چکے ہین مسٹر فریزر صاحب
اپنے دل مین کیا کہینگے کہ اچھے لغو آدمی سے سابقہ پڑا ہو اور
اگر چلا جاؤن تو بیوی سے جھگڑا پیدا ہو سالی الگ منھ پھلائینگی
اور اعزا اقربا خفا ہو جائینگے - یہ سوچتے ہوے نواب صاحب باہر
تشریف لیجانے کے لیے کھڑے ہوے تو عفت آرا بیگم نے
روکا اور کہا ہم ہرگز ہرگز نہ جانے دینگے پہلے وعدہ کر لیجیے
اور ہماری قسم کھا لیجیے پھر جہان جی چاہے جائیے نواب صاحب
نے کہا اچھا ایک گھنٹہ کی مہلت چاہتا ہون - بعد ایک گھنٹے
کے صاف صاف کہدونگا کہ جاؤنگا یا نہ جاؤنگا -

عفت آرا بیگم بدر داغ ہو کر بولین کہ جانے کا تو نام نہ لو -
جانا تو امر محال ہو چاہے صاحب خفا ہون چاہے ادھر کی
دنیا اُدھر ہو جائے - ہان ایک بات ہو اور معاملے کی بات
ہو کہ ایک ہفتے بھر تک نہ جاؤ پھر جہان جی چاہے جاؤ
کچھ مضائقہ نہین -

نواب صاحب نے کہا بجا ہو یہ وہی بھد بیل شل ہوئی کہ یہ بات
وہ بات ٹلا لا میرے ہاتھ - ایک ہفتہ تک جانا کیا دل لگی ہو
مین صاحب کو کیا منھ دکھاؤنگا - منشی مہراج بلی تو خیر ہندوستانی آدمی ہین
بیگم صاحب بولین اچھا ایک گھنٹہ تو کچھ دور نہین ہو ایک گھنٹہ
کی مہلت سہی -

نواب صاحب باہر تشریف لیگئے تو چمن نے کہا پیر و مرشد ہم وقت
نصیب اعدا چہرہ کچھ اُداس سا ہو - ممن نے کہا کیون دور
از حال کیا کچھ حضور کی طبیعت ناساز ہو -

ن - بھئی کچھ پوچھو نہ - عجیب کیفیت ہو -

داروغہ - کیون خدا نخواستہ خیر باشد فرمائیے تو -

ن - کچھ کہنے کی بات ہو تو کہون داروغہ -

داروغہ - غلام کی سمجھ مین نہین آتا خدا خیر کرے آج تک تو حضور

فضل الٰہی سے بشاش تھے —

ن - لاحول ولا قوۃ - چہ گویم بابا - افسوس - ع

> عجب دردیست جانم را اگر گویم زبان سوزد
> وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد

ممن - اتبو حضور تشویش اور بڑھتی جاتی ہے —

جھمن - غلام کی بھی سمجھ مین نہین آتا کہ یہ کیا معاملہ ہے

ن - ہندوستان بھی واللہ عجیب ملک ہے واہ —

داروغہ - حضور روے زمین پر دوسرا ایسا ملک نہین ہے

ن - اور گو کچھے آدمی اسکو جنت نشان کہتے ہین واللہ اگر سچ پوچھو - تو دوزخ نشان کہنا چاہیے - عقل سے تو یہان لوگون کو بہرہ ہی نہین —

ممن - موٹا لٹھ لیے پیچھے پیچھے پھرتے ہین واللہ —

جھمن - تو حضور پھر سفر - مگر - خداوند اسی حالت مین اگر سفر - آیندہ جو راے ہو —

ن - واہ میان جھمن واہ - ایک اگر - اور ایک مگر اور ایک بار خداوند اور اس سب کے بعد ٹیپ کا شعر (آیندہ جو راے ہو —)

ممن اور داروغہ خوب کھلکھلا کر ہنس پڑے —

نواب صاحب نے مسکرا کر فرمایا کہ ایک قصباتی بھائی جو بڑے پہلے سرے کے مسخرے تھے اپنے ایک دوست سے کہنے لگے کہ آپ مدت سے بواسیر کے عارضہ مین مبتلا ہین - مگر افسوس ہے کہ علاج نہین کرتے - انھون نے کہا بھائی میرن کچھ نہ پوچھو - صدہا دوا ہزارہا علاج کیے - مثل یوشع سر بیماری چھپا ہی نا ہین چھوڑت ہے —

میرن میان بولے واللہ بھائی جان وہ دوا تو ایسی ہے کہ اکسیر کی اسکے سامنے کیا حقیقت ہے - مگر شرط یہ ہے کہ جم کے علاج کرو اور سہل علاج - چھ اجزا ہین — دو نکا ایتی - اور دو نکا کی جڑ - اور دو نکا اور دو نکا اور دو جز دیاد نہین ہین —

اسپر مصاحبین نے قہقہہ لگایا اور کہا سبحان اللہ چھ جزو کی دوا جسمین دو جز د تو - دو نکا اور دو نکا ہو - اور دو جز دیاد نہین - نواب صاحب نے کہا اسوقت ممن نے انکے بھی کان کاٹے - اگر اور مگر اور سفر اور بس - اور چنانچہ اور لہذا - باقی اللہ اللہ خیر صلاح —

ممن نے کہا حضور یہ تو یار لوگون کے گر ہین حضور کی طبیعت مین نصیب اعدا ذرا کلفت پائی تو یہ فقرہ سوچا حضور ہنس پڑے یا نہین —

نواب صاحب نے کہا حضرت ہمارے دوستون مین ایک ہندو صاحب ہین - پڑھے لکھے واجبی ہی واجبی مگر دعوی یہ کہ ہمچو من دیگرے نیست اور شراب کی لت اس درجہ کہ الامان - انکا قاعدہ ہے کہ جب پیتے ہین تو ضرور بیہوش ہو جاتے ہین - قسم کھائی ہے کہ بیہوش ہوے رہین ہی گے نہین - جب پانی چھڑکا گیا اور لخلخہ سنگھایا گیا اور ہوش آیا تو آپ ہنسے اور کہتے کیا ہین کہ کیون تم سب کو ہمنے کیسا اُلو بنایا تھا - ممن نے ایک روز کہا یہ صحیح ہے مگر افسوس ہے کہ اورون کو بناتے بناتے آپ خود بنجاتے ہین اسی طرح میان ممن بھی اورونکو بنانے کی کوشش مین خود ہی بنجاتے ہین —

حضرات ناظرین بس اسی کا نام ہندوستانیت ہے - اب ان بزرگوار کو یہ فکر نہین کہ دن تھوڑا ہے کوئی دو چار گھڑی اور سب کو سفر کرنا ہوگا - اور مسٹر فریز صاحب سے وعدہ حتمی ہو گیا کہ لالہ مہراج بلی لعدے پھندے تیار ہین - جو کچھ راے قایم کرنی ہو فوراً قایم کرلین یہ سب بالاے طاق مصاحبون کے ساتھ

خوش گپیان اڑ رہی ہین چہل ہو رہی ہی دل لگی مذاق اور
بھونڈی دل ہین وقت ضائع کر رہے ہین الغرض اس حیص
بیص مین شام ہو گئی جانے کا وقت قریب آ گیا بیگم صاحب
نے مہری بھیجکر نوابصاحب کو محلسرا مین بلوایا اور دروازے بند
کرا دیے اور دربان سے کہدیا کہ داروغہ کو حکم دے دو کہ اگر کوئی
صاحب نوابصاحب کو بلانے آئین تو کہدین کہ نوابصاحب آرام
مین ہین کھانا ذرا دیر سے کھایا تھا طبیعت حسب معمول کچھ یونہی سی
کسلمند ہے —

عفت آرا بیگم نے نوابصاحب سے میٹھی میٹھی باتین کرنی شروع کین
تو آٹھ کا گجر بج گیا اب سنیے کہ مسٹر فرنر صاحب عین وقت پر اپنی
گاڑی پر سوار ہو کر تشریف لائے سائیس نے اتر کر کہا صاحب
آئے ہین نواب صاحب کو ذرا اطلاع کر دو۔ کہ باہر تشریف لائین
داروغہ صاحب بوکھلائے ہوے آگے بڑھے آداب عرض کیا
اور کہا خداوند نوابصاحب نے کھانا آج کوئی پانچ بجے کھایا
تھا سو آنکھ لگ گئی اور طبیعت کسیقدر کسلمند ہی آج حضور وہ
اسوقت باہر نہین آ سکتے صاحب کو سخت حیرت ہوئی کہا تم یہ
کیا بولتا ہی۔ نواب صاحب تو آج نینی تال جانے والا تھا۔
داروغہ نے کہا۔ خداوند ہمکو اسکا ٹھیک ٹھیک حال نہین معلوم
ہی۔ مگر۔ ہان۔ اون کچھ تو۔ کچھ خبر تو۔ (سر کھجلا کر) کچھ خبر تو تھی

صاحب۔ (ص) بڑا شرم کا بات ہی یہ بڑا شرم کا —

داروغہ۔ پیر و مرشد ناگہانی امر کو کوئی کیا کرے —

ص۔ نا ئین۔ نا ئین۔ یہ سب جھوٹ بات ہی —

د۔ حضور اگر جھوٹ ہو تو چوری کی سی سزا دیجیے —

ص۔ بڑا شرم کا بات ہی صاحب۔ بالکل لغو بات —

ممن اور چھمن بھی آہستہ آہستہ بڑھے تو صاحب نے فرمایا کہ ہمارا
پنچایت نہین مانگتا تم لوگ کیون ہمکو گھیر لیا ہی۔ ایک تو جھلائے
ہوے تھے ہی دوسرے طرہ یہ کہ ان لوگون کے علاوہ خدمتگارون اور
آدمیون نوکرون چاکرون نے بھی طرح گھیر لیا جیسے تماشے والے کے اردگرد
آدمی جمع ہو جاتے ہین صاحب نہایت ہی خفا اور بر افروختہ ہو کر چلے گئے ادہر
انکے جاتے ہی نواب چھٹن صاحب آئے۔ پوچھا نوابصاحب کہان ہین
داروغہ نے کہا حضور گاڑی سے اترین تو عرض کرون چھٹن صاحب
بولے کیون خیر باشد کہا حضور غلام کی سمجھ مین کچھ نہین آتا نوابصاحب
گاڑی سے اتر کر کوٹھی مین بیٹھے اور کہا خیریت تو ہی —

داروغہ۔ حضور۔ دو بجے تک تو پوری تیاری تھی سب اسباب
بندھ گیا ہمراہ جانیوالے حاضر ہو گئے سب لدپھند کے لیس تھے
اسباب ٹھیلون پر اسٹیشن بھی روانہ کیا گیا۔ اور دو خاصے کے
گھوڑے بھی ریل پر بھیجے گئے اور جو جو ضروری اشیا تھین وہ بھی گئین
ناگہان شام کو نوابصاحب کے نام محلسرا سے وارنٹ آیا (مسکرا کر)
بس حضور کے جاتے ہی حکم آیا کہ جو آئے کہدو نوابصاحب نے کھانا دیر
کرکے نوش فرمایا تھا طبیعت خدانخواستہ ذرا بے لطف ہو گئی تھی
آرام فرماتے ہین۔ اب اسوقت کسی سے نہ ملینگے اور بھی مسٹر فرنر صاحب
آئے تھے پھر گئے۔ اور بہت ہی بد دماغ اور بر افروختہ ہو کر گئے —

چھٹن۔ اجی دریافت تو کرو کہ نوابصاحب اب کیسے ہین —

داروغہ مہری سے کہو کہ حضور کا مزاج دریافت کرتے ہین

مہری۔ (ڈیوڑھی سے) کہا ہی حاضر ہوتا ہون —

داروغہ۔ واللہ اعلم اسکا سبب اصلی کیا ہی —

چھٹن۔ بیہودہ ہین۔ لاحول ولا قوۃ۔ بڑا رنج ہوا۔

ممن۔ حضور ہملوگون کو بڑی ڈانٹ بتائی صاحب نے —

داروغہ۔ بڑی بدصب ہوئی خداوند۔ کیا عرض کرون
بڑا غضب ہو گیا —

چھٹن۔ انھین باتون سے تو ہندوستانی بدنام ہین —

داروغہ۔ اب حضور ہم تو کچھ عرض نہین کر سکتے ہین —

چھمن۔ کوئی ایسا ہی سبب ہوا ہوگا۔ ورنہ —

چھمن۔ اجی بس خاموش بھی رہو۔ بیہودہ مین نہ ماٹھے —

داروغہ ۔ خداوند مین تو کانپ اٹھا تھا واللہ ۔
چھٹن ۔ کوئی پلٹن کا افسر ہوتا تو ستم ڈھا دیتا ۔
داروغہ ۔ بڑی ہی خیریت گذری خداوند ۔ افوہ ۔
چھٹن ۔ ہم لوگ اپنے کو آپ بدنام کرتے ہین ۔
ممن ۔ بڑے افسوس کا مقام ہے سرکار کیا کیا جائے
چھٹن ۔ پسر محمد عسکری بڑے ہونہار مشہور ہین ۔ ع

برعکس نہند نام زنگی کافور

داروغہ ۔ حکم ہو تو پھر اطلاع کر دون حضور کی ۔
چھٹن ۔ ہان ہان جی بلواؤ ۔ اچھے گھر مین گھس بیٹھے
داروغہ صاحب نے ڈیوڑھی پر جا کر آواز دی تو ایک کھانائی نے جو وہین کھڑی تھی کہا ۔ سرکار آتے ہین ۔ باتین کر رہے ہین اتنے ہین نواب صاحب برآمد ہوے ۔ فرمایا داروغہ صاحب کیا فریز صاحب آئے تھے ۔ داروغہ نے کہا خداوند کیا عرض کرون اسقدر خفا ہوے کہ الامان بہت ہی بددماغ ہوے ۔ پھاڑے کھاتے تھے پاتے تو کچا ہی کھا جاتے ۔
نواب صاحب نے کہا لاحول ولا قوۃ ۔ سخت شرمندہ ہون بخدا ۔ داروغہ نے دریافت کیا ۔ آخر اسکا سبب کیا ہے حضور ۔ انھون نے کہا ۔ بھئی کیا کہون لاحول ولا قوۃ ۔ ع

کیا کہون کچھ کہا نہین جاتا
اور چپ بھی رہا نہین جاتا

مگر میرا ذرا قصور نہ تھا داروغہ صاحب ۔ وہ سبب ہی ایسا ہو گیا ۔ کہ میرا کوئی بس نہ چل سکا ۔ لیکن مفت کی بدنامی ہوئی ۔ خیر افسوس ۔ ہزار افسوس ۔
نواب صاحب اور چھٹن صاحب سے جو ملاقات ہوئی تو محمد عسکری شرمندہ اور چھٹن صاحب برافروختہ ۔ محمد عسکری کی گردن نیچی اور چھٹن صاحب کا چہرہ مارے غصے کے لال بھبھوکا

سب خاموش سکتے کے عالم مین ۔

بیحیا کی بلا دور

نواب ۔ یار آج بڑا ستم ہو گیا بھائی چھٹن صاحب ۔
چھٹن ۔ بھائی مجھے آج سے کہنا خبردار !!! ۔
نواب ۔ تم پہلے کل امور سن تو لو بھائی ۔
چھٹن ۔ سب سنے ہوے ہین ۔ سن چکے سب ۔
ن ۔ ہمارا اسمین واللہ قصور نہین ہے ذرا بھی قصور ہو تو جو چور کی سزا وہ ہماری سزا ۔
اتنے مین چوبدار نے آکر عرض کیا کہ حضور جمال الدین صاحب آئے ہین ۔ کہا بھئی اسوقت خوب آئے ضرور بلاؤ ۔ اب تو جو ہونا وہ ہوا آؤ علم موسیقی سے دل بہلائین ۔ اسوقت بڑا رنج ہے شاید غم غلط ہو جائے ۔ میان جمال الدین آئے تو نواب صاحب نے فوراً فرمایش کی کہ بس کچھ فرمایئے ۔ جمال الدین نے کہا بہت خوب آج بہت عرصے کے بعد حاضر ہوا ۔ علیل تھا خداوند ورنہ ضرور یہ خاکسار حاضر ہوتا ۔ ؎

رسید نامۂ نامی ز بلدۂ بغداد	چہ بلدہ کہ شود باغ داد جملہ بلاد
چہ نامہ کہ کند کار نامۂ گیتی	چہ کاتبے کہ بود کاتب خجستہ نہاد
نواب حضرت اقبال دولہ والا	کہ ذات پاک ولیش ہست مخزن امداد

تو ئی کہ دہر ببالد ز فر موکب تو
چنانکہ مرکب حیدر بجنگ اہل عناد

ن ۔ یہ نواب اقبال الدولہ بہادر کی شان مین ہے ۔
ج ۔ حضور یہ خاکسار نے کچھ اشعار عرض کیے تھے ۔
ن ۔ ہان ماشاءاللہ آپ تو ہین ہی میان جمال الدین ۔
ج ۔ حضور کے تصدق مین کچھ عرض کر لیتا ہون ۔ بندہ پرور شاعری بہت مشکل ہے ۔
ن ۔ نہین آپکا کلام بہت پاکیزہ اور عمدہ ہے صاحب ۔

ج۔ حضور عرض کیا ہے خاکسار نے۔ ے

سحر چو چہچہہ پرداز گشت مرغ سحر | مثال مرغ سحر از فرح کشادم پر
بیادم بعدالت برائے نظم امور | کہ روز مرہ چنین میکنیم بوقت سحر

اتنے مین داروغہ صاحب نے جو اس اثنا مین کسی خیال سے اٹھکر چلے گئے تھے آکر ممن کی جانب اشارہ کیا ممن باہر گیا تو داروغہ نے کہا یار اس وقت جلو مردود کی وہ چوری پکڑی ہے کہ عمر بھر یاد رکھیگا بہت بڑھ بڑھ کر بک رہا تھا کہ یہ میرا کلام اور وہ میرا کلام ہے اور چنین و چنان۔ مین نے یادگار مصنفہ جناب نواب اشرف الدولہ بہادر خلف الرشید نواب امیر علی خان صاحب وزیر حضرت واجد علی شاہ مین یہ کلام پڑھا تھا۔ اور وہ یادگار تو حاضر ہی ہے وہ کتاب حضور کے روبرو پیش کر دو۔ ممن سنتے ہی خوش ہو گیا۔ نواب صاحب کے روبرو میان جلو اپنی بہت بڑھ بڑھ کے تعریف کر رہے تھے۔

جلو۔ حضور ایرانی لوگ میرا کلام سنکر خوش ہوتے ہین

ممن۔ جھوٹے کی ایسی تیسی۔ کمو بیش باد۔ بولو۔

ن۔ اسکا کیا ثبوت ہے کہ انکا کلام خراب ہے۔

ممن۔ خداوند انکے باپ نے بھی کبھی شعر کہا تھا۔

ن۔ اور یہ کلام جو انھون نے ابھی سنایا۔ یہ کیسا ہے۔

ممن۔ حضور یہ کتاب ملاحظہ فرمالین بس ہے۔ ع

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

ن۔ یہ کیا ہے۔ یادگار ہے۔ یہ کون کتاب ہے۔

ممن۔ حضور مین نے یہ کتاب ابھی ابھی پائی ہے۔

داروغہ۔ حضور یہ نواب امیر علی مرحوم کے صاحبزادہ اکبر نواب اشرف الدولہ بہادر کی تصنیف ہے جو ہوگلی کے امام باڑے کے متولی ہین۔ بڑے ہونہار رئیس زادے اور ذکی الطبع شاعر ہین اور انکے ایک بھائی سراس اور جو ائنٹ مجسٹریٹ ہین یہ اشعار جو ان صاحب نے اپنے باپ کی ملکیت بتلائے تھے وہ اس کتاب مین درج ہین اور یہ نواب اشرف الدولہ بہادر کا کلام ہے حضور ملاحظہ فرمائین۔

ن۔ این ا۔ ارے میان یہ لفظ بہ لفظ موجود ہے بھئی واہ

ممن۔ اس جھوٹ پر خدا کی مار حضور۔ ای توبہ۔

جھمن۔ اسکو شرارت کہتے ہین خداوند جھوٹ اور ہے

داروغہ۔ دروغ کو اسی سے بے فروغ کہا ہے۔ ع

کہ کاذب بود خوار و بے اعتبار

نواب صاحب نے بہت کچھ لعنت ملامت کی اور کہا واقعی ہمارے مصاحب تمھاری نسبت جو کہتے تھے وہ سب سچ نکلا تمکو شرم آنی چاہیے اگر کچھ روز ہم ٹال جاتے تو ضرور کوشش کرتے کہ یہ سب نکال دیے جائین مگر ہمکو شیخ کا قول یاد ہے۔ ے

قدر میان خود را بیفزاے قدر
کہ ہرگز نیاید ز پروردہ غدر

داروغہ نے کہا خداوند میرا بھی شعر سن لیجیے۔ ے

بعزم دلبری گر آن ستمگر نا مسلمان سنگدل بیرحم بازین گلشن جلوہ گر گردد
ز برق حسن عالم سوز او بلبل کباب و سرو دود و خرمن گل آتش و شبنم شرر گردد

اسپر بڑا قہقہہ پڑا اور ممن نے اپنا کلام سنایا۔ ے

عجب امروز کی سیر دریا ن ست | کہ جس سے کل بلا کی دوریان ست
کہے بلبل سے بلبل گل گلون سے | مرادین دل کی ساری بھریان ست

میان ممن کے پڑھنے کے تصدق
کہ گویا بلبلون کی بولیان ست

ن۔ سبحان اللہ۔ یہ میان جلو کے باپ کو بھی نہ سوجھیگی واللہ بڑھ گئے کیون میان جلو۔

جلو۔ حضور میرے کلام اور نواب اشرف الدولہ کے توارد ہو گیا

چھٹن ۔ اسمین کیا شک ہی بلکہ غالباً دسکیہ اکرم اُنہی نے سرقہ کیا ہوگا ۔ میان ذرا تو شرمائو ۔
چھمن ۔ حضور خاکسار نے عرض کیا ہی ۔ ؎

ہر شاخ مین ہی شگوفہ کاری
ثمرہ ہی قلم کا حمد باری

چھٹن ۔ اور مین نے بھی قلم توڑ دیے ہین حضور شاعری اُسکو کہتے ہین ۔ ؎

ما مقیمان کوے دلداریم
رُخ بدنیاے دون نمی آریم

نواب صاحب نے کہا بھئی ممن کا شعر واللہ سب سے بڑھ گیا پوریان ست اور سرویان ست ۔ ممن بولے خداوند غور نہین کیا مین نے کوئی رعایت نہین چھوڑی ہی ۔ مثلاً ؎

کہے بلبل سے بلبل گل گون سے
مرادین دل کی ساری پوریان ست

حضور پھلگلون کے لیے پوریان ۔ ہاے کیا غضب کیا ہی اسپر بڑا فرمایشی قہقہہ پڑا اور بڑی دیر تک ہنسی رہی داروغہ صاحب کہ طبیعت دار آدمی تھے اُنھون نے اُسوقت پوریان اور سولیان کے قافیے مین اُسی بحر و ردیف مین کچھ شعر موزون کیے اور سنائے ۔ ؎

مزہ کھانے کا کھا جائے مین جو پوچھو — ار ہری کی کھچڑی اور سولیان ست
تمھارے دشمنون کے ہین یہ قابل — بہت سی ٹھیان و جوتیان ست
مزہ میلے کا ہمسے کوئی پوچھے — ابھی ہم عاشقان و پوریان ست
بسنت آتے ہی عالم وجد مین ہی — جدھر دیکھو کبیر و ہولیان ست

جوانی پر فدا ہین ہم تو لیکن
اگرچہ کالیان و گوریان ست

اسپر لوگون نے بڑا قہقہہ لگایا ۔ ممن نے کہا حضور اِن سب شعرون مین میرے اُس شعر کا سا لطف بلکہ مزہ نہین حاصل ہوا جسمین پھلگلون اور پوریون کا ذکر تھا ۔ جملو پر گو پھبتیان بہت ہوئی تھین مگر جھلاکر جواب دیا کہ پھلگلون اور پوریون کا ذکر کسی کے کلام مین کیونکر آ سکے ۔ میان ممن مین کسی قدر ہندو کا میل معلوم ہوتا ہی ۔ اِس مذاق کی نواب صاحب نے بڑی داد دی اور میان جملو بھی خوش ہوے کہ پالا ہمارے ہاتھ رہا ۔ ممن نے کہا خداوند یہ تو مسخرے اور بھانڈ الاصل ہین ناگر ۔ مگر کے بعد اور کچھ نہ کہنے پائے بھانڈ الاصل کی لفظ پر پھر قہقہہ پڑا ۔ اور نواب صاحب نے کہا یہ سب تو بڑھ گئے ۔ چھمن نے کہا حضور بندہ بھی ایک اشعار سناتا ہی ۔ سننے کے قابل ہی ؎

چہ خوش گفت ست امانت در گلستان
You shall not steal

نواب صاحب ان اشعار سے بہت ہی مسرور و محظوظ ہوے اور بڑی دیر تک تعریف کی ۔ میان جملو بہت ہی خفیف ہوے نواب چھٹن صاحب کو بڑے رنج مین تھے کہ محمد عسکری نے اپنی حرکت سے سب بیسون کو خفیف کیا مگر ان اشعار اور اس تذکرے پر وہ بھی مسکرائے جاتے تھے ۔ چونکہ خود بھی بامذاق اور صافی مذاق تھے کہا نواب ہمنے جو شعر کلکتے کی نمایشگاہ مین بھیجے تھے وہ تم نے نہین سُنے ۔

نواب صاحب نے کہا مجھے بہت بڑا افسوس ہی کہ مین نے نہین سنے مگر مین کمال مشتاق ہون ۔ ع

کان ہین مشتاق کچھ فرمائیے

نواب چھٹن صاحب نے بڑے اصرار بلیغ کے بعد کہا حضرت دل کے کانون سے سنیے گا ۔ مصاحبون نے جواب دیا خداوند جانین لگی ہوئی ہین ۔ نواب چھٹن صاحب نے فرمایا کہ گو بندہ شاعر نہین ہی ۔ اور لیاقت بھی واجبی ہی واجبی ہی ۔ مگر اُستاد کے تصدق مین

بک لیتا ہون غرض کیا ہی مخمس ہی۔ ؎

تقریر جو ہی تو وہ تقریر ہی بس | تحریر جو ہی تو وہ تحریر ہی بس
گیندے کا کول اُلٹے پارہ بنجاے | تصویر جو ہی تو وہ تصویر ہی بس

منعم بکوہ و دشت و بیابان غریب نیست
ہر جا کہ رفت خیمہ زد و بارگاہ ساخت

دنیا کی بے ثباتی کا کیا اچھا ثبوت ہی۔ بس اب اس سے بڑھکر اور ثبوت کیا ہوگا گیندے کا کول اُلٹے پارہ بنجاے حضرت اسکا سمجھنا دل لگی نہین ہی۔ مگر سمجھدار کی ہر مقام پر خرابی ہی سمجھا اور گیا گذرا۔ میان جمال الدین غالباً سمجھ گئے ہونگے کیون میان جملو صاحب۔

جمال الدین ایک تو یون ہی ہدفِ سہامِ طعن بنے ہوے تھے اس سوال نے انکو اور بھی پریشان کر دیا بہت شرمندہ ہوکر جواب دیا کہ پیر و مرشد غلام نے وہ وہ صحبتین دیکھی ہین جہان بھلے مانسون کا گذر محال ہی۔ اسپر سب کے سب کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

ممن۔ بھلے مانس وہان کیونکر جا سکتے ہین۔

جھمن۔ بجوڑون کی صحبت اور بھلے مانس کا گذر۔

داروغہ۔ اجی لاحول و لا قوۃ۔ کیا مجال۔

جملو۔ حضور یہ سب میرے دشمن جانی ہین۔

نواب۔ تمھاری دشمن تو تمھاری زبان ہی ہی۔

چھمن۔ آخر میان آپ نے کہا کیا۔ ذرا تو سوچو میان۔

جملو۔ حضور میرا مطلب یہ تھا کہ اچھے اچھے رئیس اُن صحبتون مین نہین جانے پاتے۔ بادشاہون اور شہزادون کا جن صحبتون مین گذر نہین ہوتا تھا وہان بندۂ درگاہ برسون اور سالہا سال رہے ہین۔

ممن۔ جی کندلے والیون تک کی صحبت رہی ہی۔

جھمن۔ پھر وہان بادشاہون کا کیونکر گذر ہوتا۔

چھٹن۔ فرشتون کے پر جلتے ہونگے صاحب۔

جھمن۔ ایسا بےتکا آدمی نہین دیکھنے مین آیا۔

ممن۔ اور دعوی یہ کہ ہمچو من دیگرے نیست۔

چھٹن۔ یہ غرور ہی تو انسان کو مار ڈالتا ہی۔ ؎

ہر کہ گردن بدعوے افرازد
خویشتن را بگردن اندازد

داروغہ۔ میان جملو بھی اپنے وقت کے فرعون بے سامان ہین زمین پر قدم ہی نہین رکھتے۔

جھمن۔ مگر ایسا نیچا دکھایا خدا نے کہ عمر بھر یاد ہی کرینگے چچا۔ ؎

سمجھے تھے اب مرا کوئی سرکوب ہی نہین
فرعون کے لیے کوئی موسی نہ آئیگا

حضرات ناظرین۔ نواب صاحب اور انکے مصاحب اس دل لگی اور مذاق مین اس درجہ محو ہو گئے کہ نینی تال کے سفر اور وعدہ خلافی اور اپنی لغویت سب بھول گئے۔ ذرا خیال نہین وہی چہچہے وہی قہقہے طرہ یہ کہ چھٹن صاحب جو حضرت ناصح اور بڑے علامہ بنے تھے وہ بھی اسی رنگ مین شریک ہو گئے پند و نصائح بالاے طاق وہ خود پھبتیان کہنے لگے واہ رے ہندوستان ایک بار پھر وہ شعر یاد کیجیے۔ ؎

بوے گل نالۂ دل دود چراغ محفل
جو تری بزم سے نکلا وہ پریشان نکلا

یہ شعر بالکل اس ملک کے حسب حال ہی یہان کے لڑکے کی مونچھون کا کونڈا اور نواب محمد عسکری کا التواے سفر باوصف وعدہ تھی۔ ایک عجیب و غریب اور نادر الظہور واقعہ ہی یارون گھٹنا پھوٹے آنکھ یہ وہی مثل ہوئی۔ اور دل لگی یہ کہ مسٹر فریزر صاحب کو چار پانچ گھنٹے پہلے سے اطلاع بھی نہ دی اور خود چھپ رہے

اُنسے ملنے تک نہین۔ افسوس۔ اور مسٹر فریزر صاحب وہ خاک
اُڑائینگے کہ الامان۔ ایک میان عسکری ہی کو نہین بلکہ وہ سب
ہندیون کو لتاڑنے والے ہین اور سب کی خبر لینگے ۔۔
اب سنیے کہ مسٹر فریزر صاحب نے نواب صاحب سے کہا تھا کہ
ہم اور آپ چلکے آبین ہوٹل مین ٹکینگے مگر نواب صاحب نے فرمایا کہ
نینی تال مین میرے ایک دوستانہ مین لکھ پتی آدمی اور بڑے
معزز اور عالی خاندان۔ اُنکی کئی کوٹھیان اور بنگلے ہین اُنکو مین نے
لکھا تھا اُنھون نے ایک بہت بڑی کوٹھی سجوا رکھی ہے ہوٹل
مین ٹکنے کی کوئی ضرورت نہین ہے۔ اور منشی معراج علی سے بھی
یہی کہا تھا نینی تال مین گرمی کے دنون مین اس کثرت سے
انگریز جاتے ہین کہ ہوٹلون مین بھی جگہ وقت سے ملتی ہے
اگر مسٹر فریزر صاحب کو معلوم ہو جاتا کہ نواب صاحب
نہ جائینگے۔ تو وہ خط یا تار کے ذریعہ سے ہوٹل کے منیجر
سے کچھ نہ کچھ بندوبست ضرور کر لیتے مگر اب سر دست
کیا ہو سکتا تھا۔ اگر نواب صاحب اُنکو پیشتر سے اطلاع
دیتے تو وہ ایک روز مین تار بھیجکر کل امور طے کر دیتے
بڑے غصے کے ساتھ یہ اسٹیشن پر آئے اور ٹکٹ لیکر
روانہ ہوے اُنکے درجہ مین ایک اور یوروپین میجر
بارلو تھے اُنسے راستہ مین یون گفتگو ہوئی ۔۔

ہندوستانیون کی نسبت فریزر صاحب اور میجر بارلو کی راے

فریزر۔ (ف) آپکا کہان تک جانے کا عزم ہے۔
بارلو۔ (ب) مین بخط راست نینی تال جاؤنگا۔
ف۔ ہان تو ہمارا آپکا وہانتک ساتھ ہوگا۔
ب۔ آپ نینی تال مین کہان فروکش ہونگے ۔۔
ف۔ مین خود نہین جانتا اسکا کیا جواب دون۔
ب۔ کیا پیشتر سے کوئی بندوبست نہین کیا ہے۔
ف۔ ایک ہندی مثل یاد ہے۔ مرہٹی گھس گھس۔ مین نے
اُردو مین اعلی درجے کا امتحان دیا ہے۔ لفظ نیک چوالیٹی کا
کوئی ترجمہ ہی نہین کر سکتا۔ پابندی اوقات اسکا ترجمہ ہے
مگر ایک لفظ مین اسکا ترجمہ محال ہے۔ کیونکہ ہندوستان مین
اسکے معنی کوئی جانتا ہی نہین ہین اپنی بیوقوفی سے اگلی بار
چکمہ کھا گیا۔ ایک نواب صاحب نے وعدہ کیا تھا کہ وہ بھی
میرے ساتھ نینی تال چلینگے اور ایک اپنے دوست کی
سجی سجائی کوٹھی مین فروکش ہونگے مین نے صبح کو اُنکو لکھا
کہ آپ اسٹیشن پر مجھ سے ملینگے یا میرے ہان آ کے ساتھ
چلینگے۔ لکھا کہ اسٹیشن کا راستہ اسی طرف سے ہے آپ
مجھے لیتے چلیے گا۔ مین جو اس وقت گیا تو سنا کہ نواب صاحب
زنان خانے مین ہین۔ اور طبیعت کسلمند ہے کیونکہ دیر مین
کھانا کھایا تھا۔
ب۔ آپ نے بڑی غلطی کی کہ ہندوستانی کی بات کا
اعتبار کیا مین یہ نہین کہتا کہ ہندوستانی عموماً بے ایمان
ہوتے ہین مگر یہ ضرور کہونگا کہ ہندوستانی وعدے کے
پورا کرنے کو فرض نہین سمجھتے اور بقول آپ کے۔
Punctually وہ نام سے بھی واقف
نہین ہین کہ ہے کیا شی اسکے لیے ایک لفظ مین واقعی ترجمہ کر سکینگے
Because the article
does not exist
ف۔ مجھے اسقدر غصہ ہے کہ بیان سے باہر۔
ب۔ غصے کی بات ہی ہے غصہ کیون نہ آئے۔
ف۔ مجھے اطلاع تک نہین دی۔ لکھا تک نہین۔
ب۔ شراب خوار تو نہین ہے وہ نواب۔
ف۔ میرے سامنے تو پی نہین شراب۔

ب ۔ تو انیم ضرور رکھتا ہوگا ۔ یا چانڈو باز ہوگا ۔
ف ۔ ان لوگون کے قول و قرار کا کوئی کیونکر اعتبار کرے کہین کچھ کرین کچھ ۔
ب ۔ یہ ان کی تعلیم کا نقص ہے ۔ تعلیم پائین تو یہ باتین جاتی رہین ۔ یہ سب جہالت کا نقص ہے ۔
ف ۔ اعلی درجے کی تعلیم کی نسبت آپکی کیا راے ہے ۔
ب ۔ بالکل خلاف ۔ یہ لبرل جہلا کی حماقت ہے کہ ہندوستانیون کو اعلی درجے کی تعلیم دینا اپنا فرض سمجھتے ہین ۔ پڑھے لکھے ہندوستانی گستاخ اور زبان دراز اور بے ادب ہو جاتے ہین ۔ ہماری رجمنٹ مین چار نو سکھ رسالہ دار ہین اور ایک کانپور کا رہنے والا بھی ہے ۔ وہ چار دن تو ہمارے مطیع ہین جو کہنا ہون وہ کرتے ہین اور حضور کہتے ہین ۔ مگر کانپور کا رہنے والا رسالہ دار بڑا بے ادب ہے اور کبھی حضور نہین کہتا ۔ بالکل ایک ہی کا دعوی رکھتا ہے اور وجہ یہ کہ وہ لوگ اَن پڑھ ہین مگر کانپور کا رہنے والا اسکول مین پڑھ چکا ہے اور فسٹ آرٹس کا امتحان دے چکا ہے ۔
ف ۔ اعلی تعلیم سے ہندوستانیون کو بے ادبی بڑھ جاتی ہے اور رفتہ رفتہ اور بھی بڑھ جائیگی ۔
ب ۔ مگر بعض مدعیان عقل اسکو نہین سمجھتے ۔
ف ۔ بنگال کی حالت دیکھیے کہ میونسپل کے ممبرون نے گورنمنٹ کی ایک نہ سنی سب فرنٹ ہوگئے ۔ دو ایک کے علاوہ اور سب متفق الراے تھے ۔ تعلیم کا یہی نتیجہ ہے ۔
ب ۔ ان لوگون کو اس قدر انگریزی پڑھانی چاہیے کہ یہ کلرک کا کام کرلین ۔ ہان عربی فارسی سنسکرت کی تعلیم دیجائے تو خیر ہم بھی خلاف اسکے نہین مگر انکو تاریخی باتین اور پولیٹکل امور سکھانا استمہ اور ان کے کلام پر حاوی کرنا البتہ غلطی اور بڑی بھاری غلطی ہے ۔ لبرل فرقے کے لوگ اپنی جہالت سے ہم لوگون کے حق مین کانٹے بو رہے ہین ۔ مین نے تو ایک جنرل ممبر پارلیمنٹ سے کہا تھا کہ آپ لوگ ایشیا مین بھی ایک آئرلینڈ قائم کرنے والے ہین جب ہندوستانی تربیت یافتہ ہونگے تو خواہ مخواہ حقوق کے لیے جھگڑینگے اور جھگڑا ہمارے حق مین مضر ہوگا ۔ ہمکو اس سے کیا ملیگا ۔ خاک ۔ ہم تو اُن پُرانے فیشن ہی کے ہندوستانیون سے خوش ہین ۔ وہ لوگ جب ملتے ہین جھک کر سلام کرتے ہین جوتا اُتار کے آتے ہین ادب کے ساتھ ملتے ہین اور گفتگو کے وقت حضور کے بغیر بات نہین کرتے ان لوگون سے ہم خوش نہین ہین جو ٹوپی اُتار کے جوتا پہنے ہوے آتے ہین اور منتظر رہتے ہین کہ ہم اُنسے شیک ہینڈ کرین ۔ ہاتھ ملائین اور ہمسان ان باتون سے نفرت ہے ۔
ف ۔ بنگالیون نے بڑی ترقی کی ہے
ب ۔ کچھ ترقی نہین کی تجارت کام کی نہین ۔
ف ۔ مگر علم و فضل مین تو ترقی کی ہے ۔
ب ۔ اسوقت ہندوستان مین اور کوئی قوم انکا مقابلہ نہین کرسکتی لال موہن گھوس کی اسپیچین واقعی قابل تعریف ہین لیکن اگر آنسے انگریزی نہ پڑھی ہوتی تو پارلیمنٹ کی ممبری کی کاہے کو سوجھتی یہ انگریزی تعلیم ہی کا نتیجہ ہے ۔ از ماست کہ بر ماست ۔
ف ۔ اگر پچاس برس ادھر کوئی پیشین گوئی کرتا کہ ہندوستانی ممبری پارلیمنٹ کی کوشش کرینگے تو کسی کو یقین نہ آتا ۔
ب ۔ مگر ممکن نہین کہ کوئی ہندوستانی پارلیمنٹ کا ممبر مقرر ہو سکے اہل انگلستان اسکو ہرگز ہرگز منظور نہ کرینگے ۔
ف ۔ جسدن ہندوستانی پارلیمنٹ کا ممبر مقرر ہوا بس سمجھیے کہ اسی روز آیرلینڈ کا پارلیمنٹ بھی غلط ہوجائیگا ۔

ب - مین آپ سے اسمین بالکل اتفاق کرتا ہون -
ف - مین تو خوب غور کر چکا ہون اس معاملے پر -
ب - ہندوستانی بیوجہ ہی بڑھے نہین ہین -
ف - نا - نا - ہمنے انکو سکھایا ہی کہ ہمسے لڑو - ۵

> کس نیاموخت علم تیر از من
> کہ مرا عاقبت نشانہ نہ کرد

ب - آزادی اور حقوق رعایا ایسے ایسے لفظ سکھا کر ان لوگون کو ہمنے کہین کا نہ رکھا - زمین کا نہ آسمان کا -
ف - اور یہ اشتہار جو ملکہ معظمہ کا ہی اس سے اور بھی وہ شیر ہوگئے - کوئی بات ہوئی اور انھون نے غل مچانا شروع کردیا کہ ہم مین اور فرنگیون مین کیون فرق کیا جاتا ہی -
ب - بہت صحیح ہی بڑی بھاری غلطی تھی -
ف - اب پچھتانے سے کیا ہوتا ہی بھلا -
ب - اب یہ لوگ ہرگز سیدھے ڈھرے پر نہین آسکتے
من چہ فش ام برادر فلان من بسیار فش ستا -

نواب قمر کاب محمد عسکری صاحب بہادر تو اپنی پیاری سالی بی عفت آرا بیگم کے بھتیا کے مونچھون کے کونڈے کے سبب سے روپوش ہوگئے - مسٹر فریزر صاحب نے لاکھ اصرار کیا - مانا کہ منشی مہراج بلی صاحب سے بھی وعدہ ہوچکا - ہونے دو بھلا سالی کی بات نہ مانین بیوی کا کہنا ٹال دین استغفر اللہ خیر یہ تو سالی کی پیاری پیاری باتون مین آگئے اس سبب سے سفر ملتوی کردیا مگر منشی مہراج بلی کہان غائب غلہ ہوگئے اسکا جواب منشی مہراج بلی صرف یہ دیتے ہین کہ - من چہ فش ام برادر فلان من بسیار فش ست - نواب صاحب اور منشی مہراج بلی دونون اسکے مصداق ہین - یہ ڈال ڈال تو وہ پات پات -

ریل غائب غلہ

منشی مہراج بلی نے نواب صاحب کے بھی کان کاٹے - جس روز نینی تال جانے کو تھے صبح کو تیاری کی اسباب بندھوایا جو اشیا ضروری خریدنے کو تھین وہ خریدین اور من کل الوجوہ سفر کے لیے تیار ہوگئے - چار بجے تک سفر سر پر سوار تھا چار بجے ایک محلہ مین بحیثیت ممبر منسپلٹی موقع کی تحقیقات کے لیے گئے اب وہان زمین پر قدم ہی نہین رکھتے محلے بھر کا ناک مین دم کردیا - انکے ساتھ اور ایک مینوسپل کمشنر بھی تھے مگر فہمیدہ آدمی مولانا تاج الدین صاحب

مہراج بلی - یہ اسقدر کوڑا کیون جمع ہی -
محلہ دار - حضور سنتے ہین دو بار صاف ہوتا ہی -
مہراج - روز روز کیون نہین صاف کیا جاتا -
محلہ دار - اس گلی مین روز روز کیونکر صاف ہوسکتا ہی -
مہراج - برابر ہوسکتا ہی - یہ خوب کہی - ع -

> شوق در ہر دل کہ باشد رہبرے درکار نیست

راوی - ای سبحان اللہ کیا موقع پر مصرع پڑھ دیا ہی -
مہراج - ہم ایکدم سے چالان بول دیگا صاحب -
تاج - مطلب یہ ہی کہ صاف رہے محلہ اس مقام پر جو تیمچہ ہی اسکی نسبت داروغہ صفائی کو رپورٹ کرنی چاہیئے تھی -
مہراج - اب رپورٹ کردو تو یہ جگہ پٹ جاتے -
داروغہ - آج ہی رپورٹ کردونگا جاتے ہی -
مہراج - کام کو کام کی طرح کرنا چاہیے ورنہ پھر گویا بعینہ وہی شکل ہوگی - ۵

> مثل کردہ ام رستم داستان
> دگرنہ یلے بود در سیستان

راوی - شعر تو ایسے موقع پر حضور پڑھ دیتے ہین کہ گویا اسی موقع کے لیے مصنف نے تصنیف

کیا تھا۔

مہراج ۔ کار امروز بہ پس فردائے مگذار۔

راوی ۔ یہ فردائے کی (ے) نے کیا مزہ دیا ہی۔ اور پس فردائے اور بھی طرّہ ہی۔

مہراج ۔ صفائی سے آپ لوگ پرہیز کریں تو حد ہوے گئی بس اور کیا۔ ہ

صفائی مس عیب را کیمیا ست
صفائی کند ہر کہ مرد خدا ست

راوی ۔ ادھر صفائی کا بندوبست ادر ادھر لگے ہاتھوں شیخ مصلح الدین شیرازی کے کلام کی اصلاح بھی ساتھ ہی ساتھ ہوتی جاتی ہی۔ کیوں نہو۔

تلج ۔ (مسکراکر) خوب خوب شعر یاد ہیں آپ کو۔

مہراج ۔ (اکڑکر) اب تو سب بھول گیا جناب۔ ہ

شب چو عہد نماز بر بستم
چہ خورد بامداد فرزندم

راوی ۔ پس یہاں پر چوک گئے بربستم کے قافیے میں فرزستم چاہیے تھا۔ تاکہ کوئی نکتہ چیں سے صحیح ہی نہو۔

مہراج ۔ اچھا آج رپورٹ بھیجیے۔ پرسوں کمیٹی میں ہم سفارش کرینگے کہ یہ مقام پاٹ دیا جائے۔

تلج ۔ ہاں ہاں ضرور یہ تو کب کا ہو گیا ہوتا اب تک مگر داروغہ صاحب نے توجہ ہی نہ کی۔

مہراج ۔ کار امروز را بہ پس فردا مگذار۔ ع۔

این نصیحت نویس بر ربوار

راوی ۔ ابکی اور بھی بڑھ گئے۔ یک نہ شد دو شد۔

مہراج ۔ ازیں بہتر تاکید کردہ اند کہ صفائی در ینجا خوب نمودہ آ کہ صاحبان اگر گذر کنند خوب باشد چراکہ در عدم موجودگی صفائی و موجودگی غیر صفائی ہر شکاواک دکھکڑ نمودہ آید آن باعث بد نمائی ہر آمہ مسرانات نمودہ شد والا نہ انچہ بہتر شود اولی نمودہ آید۔ ہ

من نگویم کہ این مکن آن کن
من بگویم کہ کار آسان کن

بفہم شما صادق شد یا نہ شد۔

تلج ۔ قبلہ بندہ قلیل البضاعت آدمی ہی۔

مہراج ۔ الا زبان پارسی دانی شما۔

تاج ۔ میں تو اردو بھی اچھی طرح نہیں بول سکتا فارسی کجا اور عربی کجا۔

مہراج ۔ من از مردمانات ایرانیان گفتگوے نمودہ شد گفتنا کہ شما ہم ایرانی فصیح۔ من گفتنا ۔ نا من ہندی ہست فارسی نیست گفتنا نا۔ دروغ وجھوٹ ہست شما ایرانی۔

تلج ۔ آپ تو بالکل اہل زبان معلوم ہوتے ہیں۔

مہراج ۔ میں نے لاکھ لاکھ قسمیں کھائیں کہ میں ہندی ہوں وہ برابر یہی کہا کیے کہ نہیں تم ایرانی ہو۔

تلج ۔ وہ آپ کا لب ولہجہ ہی ایسا ہی۔

مہراج ۔ تسلیم۔ سب یہی کہتے ہیں۔ اور پہلے میں سمجھتا تھا کہ لوگ میری خوشامد کرتے ہیں مگر یہ بات غلط نکلی۔ ایرانی خود میری تعریف کرتے ہیں۔

الغرض محلے میں حکومت جتاکر اور مہتروں کو ڈانٹ بتاکر منشی مہراج بلی صاحب اپنے گھر آئے۔

تلج الدین کہ فہمیدہ آدمی تھے امور متعلقہ تحقیقات کا مناسب انتظام کیا مگر یہ حضرت صرف ڈانٹ ڈپٹ ہی میں لپے رہے اب سنیے کہ جب منشی مہراج بلی صاحب گھر میں تشریف لیگئے تو کپڑے اُتار کر بیوی کی طرف مخاطب ہوکر یوں کہنے لگے۔

آج ایک مکدمے کی تحکیکات کے لیے گئے تھے ایک اور کمشنر ہمارے ساتھ تھے ہمارے سوا اور کسو کا کچھ آت جات تو ہی نہیں

شند بدبھی جانتے ہمنے جو چاہا سو کیا۔ داروغہ کو ڈانٹ
بتائی اور اب اسکو ہم موقوف کرا دینگے۔ انکی بیوی نے
کہا۔ تمکو جس کما نا چاہیے کہ اور لگی لگائی نوکری کسی کی نہ لو
فرمایا کہ صاحب جسقدر ہمسے خوش ہین اُسقدر اور کسی کمشنر سے
خوش نہین ہین وہ سب کے سب اپنی اپنی دلیلین پیش کرتے ہین
اور ہم بجز ہان کے سوا اور کچھ نہین کہتے سیو ہم سے
صاحب خوش ہین اب ہمارا نام کونسل مین لکھا جائیگا ہمنے تو
گلی کا انتظام کیا دوسرے مہتر موقوف کیے تیسرے ایک آدمی
جرمانہ کیا اور اب قصد ہی کہ ایک آدمی کو موقوف کرا دون
اُنکی بیوی نے انکی پیٹھ ٹھوکی (ای سبحان اللہ) اور کہا
واہ واہ کیا کیا نیک کام تمنے کیے ہین۔ یہ نہوا کہ دس غریب
آدمی کی روٹی تمھاری وجہ سے چلتی۔ کس گھمنڈ سے کہتے
ہین کہ ایک کو چھوٹا دیا اور دو پر جرمانہ کیا۔ واہ واہ ۔
منشی مہاراج بلی بولے کہ بیوی تم سمجھتی تو ہو ہی نہین
تم سرکار دربار کی بات کیا جانو۔
بیوی ۔ (ب) تو کسی کا روزگار لینے مین کیا گھمنڈ ہی۔
مہاراج ۔ (م) یہ تو ہمارا کام ہی کمشنر ہین کہ نہین
ب ۔ ایسی کمشنری سے تو بے کمشنری ہی اچھے ۔
م ۔ عورت ناقص العقل ہوتی ہی نا ۔
ب ۔ اچھا بڑے کمشنر بنے ہو ہمارے بھیا کو تو دس
پندرہ کا نوکر رکھوا دو۔ جب جانین کہ کچھ اکھیتار ہی
م ۔ ہم تو رکھوا دین دو سو کا مگر ۔
ب ۔ ای چلو بھی ۔ دو سو کا ۔ گھر کی ٹیکی اور باسی ساگ
مین دو سو سے در گذری ۔ تم دس ہی کا رکھوا دو ۔
م ۔ اس مین ہماری بے عزتی ہے ۔
دس کا نہین ۔
ب ۔ ای ہی ۔ اور تمھارے چچا تو پانچ ہی روپئے پاتے ہین
اور بدگوری ہی ہین ۔
م ۔ ایسی باتین کمشنرون سے نہ کرنی چاہئین ۔
ب ۔ ای ہی ۔ لو اور سنو ۔ تو اب جورو پر بھی کمشنری چلانے لگے
اچھی اینٹھی ہی ۔ اوچھے ہو ہماری جان ہین ۔
م ۔ ہمکو صاحب لوگ کرسی دیتے ہین برابر کا ۔ ذرا تم
ہم سے سمجھ کے بات کیا کرو ۔
ب ۔ پھر اس اوچھے پن سے مطلب کیا ہی ۔ آدمی کو
اپنی لیاقت کے موافق بات کرنی چاہیے ۔
م ۔ اوچھا پن نہین ۔ سمجھا تا ہون تمکو ۔
ب ۔ ای تو صاحب تمھین کرسی چھوڑ چھان
بٹھائین ہمکو کیا سُناتے ہو ۔
م ۔ کیا دل لگی بازی ہی بھلا اور کوئی تو جا کے کرسی پر
بیٹھ جائے ۔
ب ۔ تمکو کُتّے کے مغز دیے گئے ہین بک بک بک بک
بک بک زبان ہی کہ کترنی ہی ۔
اس تقریر کے بعد منشی مہاراج بلی صاحب باہر کے
کمرے مین تشریف لائے تو ایک دوست سے گفتگو مین
کہنے لگے کہ یار آج کل بڑی عدیم الفرصتی رہتی ہی صبح و
شام برابر شہر کا دورہ رہتا ہی مگر سڑکین تو سڑکین گلی
کوچے تک ایسے صاف ہین کہ چاہیے سونا اچھالتے جائیے
اب سنیے کہ سات بج گئے اور وقت قریب آگیا مگر ایک اور
دوست جو آئے تو اُنسے خوش گپی مین مشغلا پھر اور ضائع کیا
اور وہ ایسے بے تکلف کہ بیٹھے تو اس نیت سے کہ مکان کا
قبالہ لکھوا کر جائینگے۔ فرمایا کہ حضرت منشی دلگیر کے دو شعر
آپ کو سناؤن اس وقت ۔ جناب کیا کلام ہی ۔ ع

کاٹ سے تیغ کے آگاہ ہی کچھ دشمن تن
پیارے دشمن سے سدا کہتا ہی فرق دشمن

برق کا کام نہین یہ نہین کار آہن
کاٹ کے وصف مین ہو جاتا ہو دو ٹکڑے سخن
سر پہ جب تیغ پڑی خون سے قدم تک تر ہی
موم چالہ آئنہ صابون صفت بکتر ہی

مہراج ۔ کچھ دن ہمنے بھی مرثیہ کہا تھا جناب ۔
راوی ۔ درین چہ شک حضور ایسے ہی طبیعت دار ہین
آپکا شل کلمے گو ہی ۔ ع

تو کار زمین را نکو ساختی	کہ با آسمان نیز پر داختی

مرثیہ گو ہو تو حضور کا سیاپا کیا کہتا ہی ۔

منشی مہراج بلی صاحب بیٹھے ہوے مزے سے دلگیر لکھنوی کے بند سن رہے ہین کسکا سفر اور کیسا نینی تال ۔ حضرات ناظرین خود ہی غور فرمائین کہ کجا سفر نینی تال بریل کا وقت قریب کجا دلگیر کے مرثیے اور کجا بیوی سے ممبری میونسپلٹی کی لن ترانیان کہ مین ایسا اور مین ایسا اور مدوسا ہی جیسا ہمچو من دیگرے نیست مین نے یہ کیا اور وہ کیا اور اس وقت کل میونسپلٹی کی ناک ہون اگر مین علحدہ ہو گیا تو گویا ناک کٹ گئی خیر ان چہ میگوئیون کے بعد حضرت کو یاد آیا کہ ریل گھر جانا اور سفر کرنا ہی اسباب تو بندھا رکھا تھا ہی کرایے کی گاڑی منگوائی ۔ اب اتنے مین تو کا عمل ہو گیا تھا خدمتگار واپس آیا کہ حضور اول درجے کی گاڑی ملتی ہی سکنڈ کلاس کی نہین ملتی ۔ کہا اچھا ۸ ریل گھر تک کے دینگے ۔ واپس آنکر آدمی نے کہا حضور ۱۲ مانگتا ہی ۔ کہا اچھا بمبئی لاؤ ۔ اب اس وقت جو کچھ کہیگا دینگے مگر آئندہ فہمیدہ خواہد شد آدمی گیا گاڑی کے نکالنے اور گھوڑون کے جوتنے اور ساز لگانے مین عرصہ ہوا خیر خدا خدا کر کے گاڑی آئی ۔ اسباب لادا گیا منشی مہراج بلی مکان کے اندر گئے ۔ زنانے مین سے کوئی پون گھنٹے کے بعد تشریف لائے ۔ بیوی کے نزدیک

گویا میان بڑی کڑی مہم پر جاتے تھے ۔ اعزا اقربا سخت افسوس مین کہ اب یہ بیچارے خدا جانے آئین بھی یا نہ آئین جتنے تھے سب پژمردہ خاطر اور افسردہ دل کہ خدا خیر کرے پہاڑ کا سفر ہی خدا ہی عزت رکھے تو رہے ۔

گاڑی پر سوار ہوے تو دس منٹ تک آدمیون کو ہدایت کی کہ یہ کرنا اور وہ کرنا اور چنین و چنان اور این و آن ۔ بعد خرابی بصرہ روانہ ہوے اور اسٹیشن پر پہونچے تو پلیٹ فارم پر ٹہل رہے ہین ۔ اب نہ یہ معلوم کہ ریل کس وقت جاتی ہی اور کس وقت آتی ہی ۔ نہ یہ معلوم کہ اب وقت کیا ہی کے بجے ہین کسی امر سے واقف ہی نہین ۔ بالکل کورے تھوڑی دیر کے بعد گھنٹی بجی تو آپنے ایک کانسٹبل سے دریافت کیا کہ نینی تال کا ریل کس وقت جائیگا ۔ اسنے کہا نینی تال تو ریل نہین جاتی ۔ این نینی تال نہین جاتی !!! واہ واہ جاتی کیون نہین ہی ۔ اسنے کہا جاتی ہو گی ۔ ایک کلرک سے دریافت کیا ۔ بابو صاحب نینی تال کی ریل کس وقت جاتی ہی ۔ اسنے کہا کاٹھ گودام تک جاتی ہی نینی تال نہین جاتی ۔ این ۔ اور کیون بابو صاحب پھر وہان سے کس سواری پر جاتے ہین کہا وہان سے ٹٹو پر جانا ہوتا ہی ۔

بابو ۔ (ب) آپ کہان تک جانیوالا ہی یہان سے
مہراج ۔ (م) ہم تو اس وقت کی ریل پر نینی تال جائینگے
ب ۔ ریل تو گئی ۔ بریلی کی ریل تو چلی گئی ۔
م ۔ ارے ! لاحول ولا قوۃ ۔ بڑی ہوئی واللہ ۔
ب ۔ آخر آپ کیا سوتا تھا اب تک ۔
م ۔ ہمسے کسی نے کہا ہی نہین کہ نینی تال کی ریل چلی گئی ورنہ ہم پہلے ہی سے آجاتے ۔
ب ۔ نینی تال ریل نہین جاتا ۔ کاٹھ گودام تک جاتا ہی پھر آگے نہین جاتا ۔ وہان سے ٹٹو یا ڈانڈی پہ جاتا ہی ۔

م - تو اب ریل نکل گئی غضب ہو گیا - توبہ -
ب - ریل تو ہونچا دو کوس - بلکہ تین کوس -
م - بھلا اس ریل پر نواب محمد عسکری صاحب تھے -
ب - ر نا ہین - شو نا ہین تھا - ایک ہندوستانی تھا جگت
کہین کا ڈپٹی ہے وہ - ہم نام نہین جانتا -
م - اور بھلا مسٹر فریزر صاحب اسسٹنٹ کمشنر تھا -
ب - تھا ہمسے بولا نواب محمد عسکری - ہمارے کو دھوکا دیا -
م - بڑا افسوس ہوا - مگر اب پچھتائے کیا ہوت ہے کہ چڑیان
چگ گئیں کھیت -

منشی مہراج بلی صاحب اپنا سا منھ لیکر اسٹیشن سے بیگ
روانہ ہوے اسباب دوسری گاڑی پر لاد کر گھر بھیجا -
خود بدولت نواب محمد عسکری صاحب کے مکان پر تشریف لیگئے
جب گاڑی کوٹھی مین پہونچی تو نواب صاحب سمجھے کہ مسٹر فریزر صاحب
آگئے گاڑی کی گڑگڑاہٹ سنتے ہی ایک کمرے مین چھپ
رہے اور مصاحبون سے کہدیا کہ کہنا ابھی تک آنکھ نہین
کھلی آرام مین ہین - کمرے مین دبکے بیٹھے تھے کہ چوبدار
نے عرض کیا حضور منشی مہراج بلی صاحب تشریف لائے ہین
مگر نواب صاحب کو یقین نہین آیا انکے دل پر جم گئی کہ مسٹر
فریزر صاحب ہی ہین آدمی کو چپکے سے بلا کر کہا بھئی ذرا
خدا غور کرکے دیکھو مہراج بلی صاحب ہین یا فریزر صاحب ہین
اتنے مین مہراج بلی کوٹھی کے اندر داخل ہوے
مصاحبون نے آداب عرض کیا - پوچھا نواب صاحب
کہان ہین - اب کوئی جواب نہین دیتا - سب خاموش
ایک ایک کی صورت دیکھ رہا ہے کہ اتنے مین
نواب صاحب تشریف لائے - کہا بھئی واللہ مین سمجھا
تھا کہ مسٹر فریزر صاحب بھی تمھارے ساتھ ہی آئے
ہین مجھ سے وعدہ خلافی ایسی ہوئی کہ اب مین
انکو منھ نہین دکھا سکتا بڑی بُری ہوئی - مگر مضی ما مضی
گذشتہ را صلوٰۃ - مہراج بلی نے دریافت کیا کہ آپ نے
سفر کیون ملتوی کردیا - کہا بس اسکا حال نہ پوچھیئے -
ہندوستانیت کو خدا غارت کرے - مہراج بلی نے کہا مین
سمجھا نہین کہ ہندوستانیت کے کیا معنی اور ہندوستانیت
نے کیا برائی کی - کہا بھائی صاحب مین واللہ اسباب روانہ
کرچکا تھا اور لطف یہ کہ گھوڑے ریل کے اسٹیشن پر بھیجے
اور تراب علی کو ہمراہ انکے بھیجا کہ ہمارے آنے کے منتظر
نہ رہنا وقت پر ریل پر گھوڑون کو چڑھا دینا اور تم ساتھ
جانا ہم فرسٹ کلاس مین ہونگے وہ گھوڑے تو روانہ
ہوگئے اور تراب علی انکے ساتھ گئے اور اسباب کی
تھیل اسٹیشن سے واپس آگئی اور ہم یہان بیٹھے
دند نا رہے ہین فریزر صاحب اگر مجھے اس وقت پائین
تو ذبح ہی کر ڈالین واللہ مگر المعذور - وہ سے - وہ
المعذور مجبور - میرا کیا قصور ہے آپ ہمین - اب آپ اپنی
سرگذشت کہیے -

منشی مہراج بلی نے اصرار کیا کہ پہلے آپ فرمائیے کہ التوا
کا سبب کیا تھا - پھر میرا حال ذرا سنیئے - ایک داستان ہے
نواب محمد عسکری صاحب نے التواے سفر کا سبب
اصلی بتادیا کہ ہماری سالی صاحب تشریف لائین اور
انھون نے ہمکو مجبور کیا کہ ہرگز ہرگز نہ جاؤ انکے بڑے
لڑکے کی مونچھون کا کونڈا ہونیوالا ہے - اس تقریب
کے لیئے انھون نے روکا اور لاکھون قسمین دین کہ ہرگز ہرگز
نہ جاؤ - اگر تم جاؤگے تو مین عمر بھر نہ بولونگی اور مجھے بڑا ہی
رنج ہوگا اور یہ اور وہ -

الغرض مجھے بالکل مجبور کردیا - آخر الامر بندہ گھر مین چھپ رہا اور صاحب
آئے اور بہت ہی بد دماغ ہوے مگر آگے شدنی بود شد اب آپ اپنا حال بیان کیجیے

منشی مہراج بلی نے کہا ہم آپکے ہان سے رخصت ہوکر گئے تو ایک کاغذ آیا کہ کل فلان موقع پر جاکر تحقیقات کیجیے ہم اور مولوی تاج الدین صاحب گئے وہان ضروری امور کی تحقیقات کی صفائی کی تاکید کی داروغہ کو بلوایا۔ وہان ٹھائین ٹھائین رہی ہان سے گھر پر آئے تو اسباب بندھوانے اور لدوانے اور کرائے کی گاڑی منگوانے مین عرصہ ہوگیا۔ گھر کی گاڑی کھلی ہوئی ہر اسیر ہوا مین جانا مناسب نہ تھا اسٹیشن پر پہونچے تو سنا گاڑی روانہ ہوگئی۔ اپنی چلیے اپنا سا منہ لیکر رہ گئے۔ دریافت کیا کہ نواب محمد عسکری صاحب بریلی کی گاڑی پر گئے ہین سنا کہ نہین۔ پوچھا فریزر صاحب گئے ہین۔ سنا ہان۔ اسباب گھر بھیجا خود یہان آئے کہ آپ سے دریافت کرین کہ آپکی سرگذشت کیا ہی۔ داروغہ نے مسکرا کر دبے دانتون کہا حضور دونون صاحب ایک سے ملے۔ اور فریزر صاحب اپنے دل مین بہت برا مان گیا ہوگا اور برا ماننے کی وجہ بھی ہی۔ اس سے وعدہ کیا کہ ہمارے دوست کی کوٹھی مین چلکے اترنا۔ آپ ہوٹل کا ہرگز ہرگز بندوبست نہ کیجیگا اور انکو اطلاع تک نہ دی کہ ہم نہ جائینگے۔ جل بھن کے خاک ہوگیا ہوگا۔ محمد عسکری نے کہا پھر اب تو جو ہوا وہ ہوا۔ ع

نو بہار ست بیا تا در خمار زنیم	بر تو از صبح قدح در حسن عید ازنیم
۶	دلم از صومعہ و خرقہ و سالوس گرفت

داروغہ کھلکھلا کر ہنس پڑا کہا حضور یہ سب صحیح ہی۔ مگر بڑی بدنامی ہوگی۔ نواب صاحب نے اسکے جواب مین یہ شعر پڑھا۔ ع

گرچہ بدنامی ست نزد عاقلان
مانمی خواہیم ننگ و نام را

مہراج۔ (م) آخر حضرت یہ تو فرمایئے کہ یہ سبب کیا ہوا آپکا تشریف لیجانا کیون ملتوی ہوگیا مین تو اپنی بیوقوفی کیوجہ سے نکالا

نواب۔ (ن) آپ بھی واللہ طرفہ معجون ہین صریح کہہ چکا سمجھا چکا کہ ہماری سالی آئین اور انھون نے اصرار کیا کہ لڑکے کی مونچھون کا کونڈا ہی اور آپ ابھی وجہ بھی دریافت کر رہے ہین تو مین اسکو کیا کرون۔

م۔ ہان یہ باعث ہی۔ لاحول ولاقوۃ۔

ن۔ بھائی یہ ہندوستان۔ کون ہندوستان ع

بوے گل نالۂ دل دود چراغ محفل
جو تری بزم سے نکلا وہ پریشان نکلا

ہزارہا بار یہ شعر پڑھے مگر واللہ سیری ہی نہین ہوتی

م۔ اور صاحب جاکے وہان ٹکینگے کہان۔

ن۔ واللہ اعلم۔ کسی ہوٹل مین ٹک جائینگے۔

م۔ مگر دقت تو ہوگی۔ تکلیف تو ہوگی۔

داروغہ۔ حضور کی پاپوش سے۔ آپ تو مزے سے بیٹھے ڈیڑھ تھا لگائے گڑگڑا رہے ہین۔ بیچارے فریزر صاحب اپنی آپ بھگت لینگے حضور کو کیا لگی ہی۔ ع

صبح تو جام سے گذرتی ہی	شب دلارام سے گذرتی ہی
آخرت کی خبر خدا جانے	اب تو آرام سے گذرتی ہی

مگر واقعی ہندوستانی لوگ اسی سبب سے بدنام ہین اور حضور نواب چھبّن صاحب بہادر خدا گواہ ہے واللہ جو غلام کو ذرا بھی معلوم ہوا اس وقت کہ اس التوا کا سبب کیا تھا۔ ہمارے سرکار تو ایسے جاکے چھپ رہے کہ توبہ ہی بھلی اور صاحب سنکر سناٹے مین ہوگئے اور چہرہ مارے غصے کے سرخ اور یہان ع

کاٹو تو لہو نہین بدن مین

اور ممن اور چھمن جب سامنے آئے تو غضب ہوگیا۔ آگ بھبوکا ہوگئے بہت ہی بگڑے کہ تم لوگ کیا ہمکو تماشا سمجھا ہی بھاگ جاؤ یہان سے۔ اور یہ دونون

اُلٹے پانون نفر و ہوگئے - یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ داروغہ
صاحب نے آنکر کہا حضور مسٹر فریزر صاحب کا بیرا آیا ہی کہتا
ہی صاحب بڑے خفا تھے - چپراسی جو ساتھ گیا تھا آسنے
بیرا سے کہا کہ صاحب کو نواب صاحب نے بڑا خفا کر دیا نواب صاحب
نے بیرا کو بلوایا - بیرا نے جھک کر سلام کیا نواب صاحب
نے پوچھا کہو تمھارے صاحب گئے - کہا ہان ہجور گئے
مُدا ہجور سے بہت بیجار (بیزار) تھے - چپراسی سے رستہ
مین دو چار بر یا کہا کہ نواب نے ہمکو دھوکا دیا اب ہم
اُنکے دھوکے مین نہ آینگا اور اُلٹی سن (اسٹیشن) پر صاحب
لوگون سے بھی شکایت کی - کہن کہ ہمسے اوا اکر کے
نکل گیا نواب ہم ہوٹل کا کچھ سامان نہین کیا -

نواب - ہماری طبیعت سُست ہو گئی - ہمین ہمارا
کیا قصور ہی ہمنے تو سامان کر ہی لیا تھا - مگر اتفاق -

بیرا - ہان ہجور راتی بھاگ ہوے گوا ہوئیے -

داروغہ - ارے بھئی گھوڑے نینی تال پہونچے -

نواب - ہان گھوڑے تو ہم بھیج چکے تھے بھئی -

بیرا - ہجور بڑے کھیماتے رآم دہائی - اور -

نواب - اچھا پھر ہم مجبور رہین - ہمارا کیا بس ہی ع

من نگویم کہ این مکن آن کن
مصلحت بین وکار آسان کن

بیرا - ہان حضور تو یہی ہی کا کیا جاوے -

راوی - نواب صاحب نے شعر بھی خوب ہی برمحل پڑھا
اور بیرا بھی خوب تہ کو پہونچ گیا - دونون ایک رنگ کے ملے -

داروغہ - تم اس شعر کے معنی سمجھے میان بیرا صاحب

بیرا - ہان ہجور راتی بھاگ ہوے گوا ہوئیے -

حسن - کیا خوب یک نشد دو شد بہت خاصے -

جھمن - آدمی مذاق کا معلوم ہوتا ہی - واہ بھئی بیرا -

چھٹن - بڑے افسوس کا مقام ہی - لاحول ولا قوۃ ع

شوق ہر رنگ رقیب سر و سامان نکلا
قیس تصویر کے پردے سے بھی عریان نکلا

جو کام ہندوستانیون نے کیا اللہ کی عنایت سے پورا ہی
ہوا اور اس تعویت کو ملاحظہ فرمائیے کہ سالی کے لڑکے کی
مونچھون کا کونڈا ہی اور حضور چمپت - اب صاحب سے ملتے
بھی نہین - تمنے واللہ ڈبو دی - رہی سہی اور بھی ڈبو دی -

نواب - یار ہٹ دھرمی کی سند نہین چھٹن صاحب -

چھٹن - بس خاموش رہو اور دل مین شرماؤ -

ن - اچھا ہمارا کیا قصور ہی - بھائی صاحب اسمین

چھٹن - آپکا نہین صاحب - قصور تو میرا ہی سراسر

ن - آپکا قصور تو خیر مگر ہوئی بیڈھب -

چھٹن - اب وہ سب انگریز دن مین ذکر کرینگے -

ن - بھر مضی یا مفلی اب کیا ہو سکتا ہی بھلا -

چھٹن - دن کو اُنسے ملنا تھا آپکو کوئی اور معقول حیلہ
کرنا تھا - بس چھٹی ہوئی - مگر تم تو چلے بھی گراہ -

ن - اول تو بندہ اب اُنسے ملے ہی گا نہین - واللہ -

چھٹن - یہ نہ کہیے - ملاقات کہین نہ کہین ہووے ہی گی

ن - دور دور کی صاحب سلامت کر لی بس -

چھٹن - خدا کرے ہوٹل مین کوئی جگہ ملجاتے -

ن - ہوٹل مین کوئی جگہہ ملے ہی گی - اسکا کیا -

چھٹن - بھئی سُنتا ہون گرمی کے دنون مین
وہان ہوٹل مین بھی جگہہ نہین ملتی صاحب لوگ جوق جوق
ٹوٹا پڑتے ہین -

ن - خدا خیر کرے - تو تو آگ ہی ہوگیا
ہوگا -

چھٹن - یہی تو بڑا خیال ہی اور خیال کیا ہی -

ن - تو پھر اب تو کچھ نہیں ہو سکتا بندہ نواز -
م - گذشت آنچہ گذشت اب کیا ہو سکتا ہے - ع

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

ن - تو حضرت یہان عاقل آپ نے کسکو قرار دیا ہے - عقل تو چانڈو کے چھینٹے کے ساتھ غفر د ہو گئی عقل کجا - ۵

ز تو ای خرد ندیدم چو کشود کار خود را
بہ جنون حوالہ کردم ہمہ کار و بار خود را

بس عقل کو رخصت دیدی - برطرف کر دیا - ع

واللہ ہوشیار وہی ہے جو مست ہے - ۵

ہوش ست کہ سلسلۂ صد درد سرست | فارغ بال آنکہ از جہان بیخبرست
در بیضہ نمیکنند مرغان فریاد | ہر چند کہ بیضہ از قفس تنگ ترست

وا رو شتہ حضور بیمثل رباعی ہے - خدا گواہ ہے - قلم توڑ دیے ہین واللہ کیا کہنا ہے ع -

ہر چند کہ بیضہ از قفس تنگ ترست

م - ایرانیون کا کلام ہے نا - کیا کہنا ہے -
ن - مین ایسے ویسے شعر تو پڑھتا ہی نہین -
ممن - حضور میان جملو کا کلام سننے کو بہت جی چاہتا ہے کیا خوب فرماتے ہین بڑے شاعر غرا ہین -
ن - کیا کہنا ہے صاحب مگر حافظ اور سعدی اور شمس تبریز وغیرہ نے انکے کلام کا سرقہ بہت کیا ہے - اور ہمکو واللہ یہ بات پسند نہین -
ممن - حضور میان جملو عربی گو بھی ہین خیر سے -
ن - یہ سب کچھ ہین شہسوار کیا بڑے ہین یہ فیلبانی مین کسقدر دخل ہے گلچلے کتنے اچھے ہین ہمنے ایک غزل کہی تھی مگر استاد کی اصلاح ابھی اسپر نہین ہوئی ہے - سنیے گا - جناب مولوی جمال الدین صاحب -

سمند چشم دریا بار کی کیا خستہ حالی ہے | چھپا ہے دشت مین جیحون کہ مسد انجالی ہے

جملو - ای سبحان اللہ کیا بات پیدا کی ہے - اور جیحون کا لفظ خوب فرماتے ہین آپ -
ممن مسکرا کر خاموش ہو گیا اور نواب صاحب بھی مسکرانے لگے نواب چھٹن صاحب بھی سمجھ گئے کہ دل لگی مذاق ہے - مگر میان جملو اور منشی مہراج بلی دونون نے تعریف کی - نواب صاحب نے دوسرا شعر پڑھا - ۵

طرارہ بھر کے پہونچا ایک دم مین لامکانون تک
سر خفتگان گور بھی کس درجہ عالی ہے

جملو - خدا گواہ ہے کیا بلاغت ہے کلام مین -
مہراج - اب اس سے زیادہ عالی قافیہ کیا باندھیگا کوئی بس انتہا ہے ہان جناب اور اشعار فرمایئے - ۵

شکار آہوے چین و ختن گرداب عالم ہے
نہنگ قلزم سیماب بند دق و نالی ہے

م - گرداب عالم ای سبحان اللہ واہ وا - واہ -
جملو - اور نہنگ قلزم بہت دقیقہ رس آدمی ہین واہ کیا پاکیزہ کلام ہے -
راوی - آپ دونون طرف سے دقیقہ رس آدمی ہین -
ن - حضرت کہنا بہت مشکل ہے عرض کیا ہے - ۵

رہا آشفتہ و حیران برنگ غنچۂ خندان
ہمارے توسن عمر روان کی پایمالی ہے

ممن - حضور یہ بینظیر شعر ہوا ہے - قلم توڑ دیے ہین اسکو سمجھیے میان جملو -
جملو - جی بندہ خوب سمجھ رہا ہے - کیا نہ سمجھا ہون -
راوی - سمجھے اور تمھارے ہوے اس سمجھ کے صدقے -
ن - شعر تو ایسین ایک ہوا ہے - ذرا غور کر کے سنیے

کسی کے نالۂ پرسوز نے طوفان اٹھایا ہے
عجب نیل کے خشک و تر کی برطرفی بحالی ہے

بہائے ہین دُرِ مضمون تشریۂ آتش گل پر
طبیعت اصغر موزون کی دنیا سے نرالی ہے

ممن اور چھٹن صاحب اور داروغہ صاحب نے ملکے ان دونون کو خوب بنایا اور یہ دونون حضرات خاک نہ سمجھے کہ یہ کس پہ ہو رہی ہے بعد اسکے جلسہ برخاست ہوا

حضرات ناظرین مسٹر فریزر صاحب بیچارے تو نینی تال مین جاکر زحمت مین پڑے۔ نہ پہلے سے ہوٹل کا بندوبست کیا تھا اور نہ کسی دوست کو لکھا تھا وہان پہونچے تو انہین ہوٹل مین جگہ نہین۔ ہل کے ہوٹل مین سب کمرے رُکے ہوئے۔ کلن کے ہوٹل مین ایک ایک کمرے مین دو دو مسافر بمجبوری ٹکے ہوے کہا یون ہوٹل مین مسافرون کی کثرت۔ پرس کے ہوٹل مین تل رکھنے کی جگہ نہین۔ فریزر صاحب بیچارے کو آخرالامر بہزار خرابی ایک کوٹھی کے تین کمرے دس گنے کرایے کو ملے اور اسی کو یہ غنیمت سمجھے۔ مگر جو لوگ یہ دو مین ملاقاتی ملے اُن سے انھون نے ہندوستانیون کی وعدہ خلافی کی شکایت کی۔

مونچھون کا کونڈا

بہار آئے الٰہی چمن پری ہو جائے
یہ زرد زرد ہر اک شے ہری ہری ہو جائے

اللہ اللہ۔ آج گلشن مضمون مین وہ روح افزا بہار ہے کہ ماہ فروردین بھی اسپر نثار ہے۔ زہا و صد سالہ کے ہاتھون مین جام مُل ہے اور یوسف گل کی بغل مین زلیخائے بلبل حوران بہشتی خلد علیین اور مسیحان ملاء اعلیٰ چرخ برین سے فرش زمین پر بہار کا جوبن لوٹنے آئے رضوان اگر اس بہار طرب افزا کو دیکھ پائے تو بہشت کو بھول جائے باغ بہشت مین یہ بہار جانفزا کہان حورون مین حسینان ہند کا سا ناز و انداز و کرشمہ و ادا کہان ہے

کہین کیا کیون جنان مین رہ کے ہم گھبرائے جاتے ہین
مسن حورین جوان ہم بوڑھے غمزے کسکو بھاتے ہین

یہ اُس محفل طرب کا ذکر مذکور ہے جسمین ہر معشوقہ زہرہ تمثال رشک حور و دراز تصور ہے۔ ہے

این چہ بزم ست کہ لب برلب جام ست اینجا
بادہ خورشید و قدح ماہ تمام ست اینجا

نواب عفت آرا بیگم کے صاحبزادۂ بلند اقبال و خجستہ خصال کی مونچھون کے کونڈون کی تقریب کی دھوم دھام اور ترک و احتشام یادگار زمانہ بلکہ بجائے خود ایک عجیب و دلربا فسانہ ہے انکی مہری مُنی سات سہاگنون بیبی زنون کو جاکے ایک ایک ڈھنگ دے کے کہ آئی کہ جمعرات کے دن بیگم صاحب کے ہان صحنک ہے۔ آپ نور کے تڑکے گجر دم تشریف لائیے گا بیگم صاحب نے تاکید کر دی ہے۔ ضرور ضرور آئیے گا۔ ادھر سنار کو حکم دیا گیا کہ چاندی کی سات ترکاریان تیار کرے ایک سونے کی پیالی بنوائی گئی سات صحنکین تیار کرائی گئین جنمین سچے موتی اور چنیان نگین کریب کے سرخ سات دوپٹے منگوائے جنمین پٹھا لگا ہوا تھا۔ جوڑیون کے سات سچے جوڑے آئے۔

جمعرات پیرون کی کرامات کے دن ادھر صبح کا سپیدہ ظلمت نشان نمودار ہوا ادھر خاص پڑنے لگا کہ بہ طہارت تمام و احتیاط مالا کلام اچھوتے پانی سے زردہ پکایا لگن اور دیگ کو غوطہ دیکر علیحدہ رکھ دیا۔ ہاتھ کی بٹی ہوئی سویان پکین بیگم صاحب کی بڑی تاکید تھی کہ ڈھیکلی کی سویان نہون۔ اسپر نیاز نہین دیجاتی۔ خاص برتنے دیگین محلسرا مین بھیجین اور سات کورے طباق آئے ایک کمرے مین اسی غرض سے فرش بچھا تھا۔ اُس فرش پر نیا دسترخوان بچھایا گیا مہری نے طباق اور دیگین رکھدین سہاگنون نے صحنک کے طباق لگانے شروع کیے بیگم صاحب

نے مبغیندہ متون کو حکم دیا کہ ساتون دوپٹے لے آؤ ساتون تھین مغلانی کو حکم دیا کہ چاندی کی ترکاری کو حوض مین غوطہ دے کر پاک کرے —

چوڑی والی نے کہ بڑی سجیلی نکیلی۔ بانکی اور شیرین ادا کم سن عورت تھی سات سچے جوڑے چوڑیون کے نکالے مچھلی اور گوکھرو کے بند تھے۔ اور بانک کی کرلی اس لااُبالی اور جوانی کے نشے مین متوالی چوڑی والی کے ہاتھون مین جو کالی کالی چوڑیان تھین وہ خود بڑا جوبن دکھاتی اور دل کو لبھاتی تھین یہ پری جھم برق دم چوڑی والی نِن لبری مین طاق اور اُسوقت اس شعر کے مضمون کی مصداق تھی

سـه

سیہ چوڑی بہ دست آن نگارے
بہ شاخ صندلی پیچیدہ مارے

خیر ساتون طباق پر چوڑی کے جوڑے رکھے گئے اور ایک چاندی کی رکابی مین آٹا منگوایا گیا اور اُسمین چاندی کی چومکھ رکھی گئی اور گھی ڈالا گیا۔ اور ناڑے کی چار بتیان بٹوا لی گئین اور سہاگ کے عطر کی شیشی رکھی گئی بیگم صاحب نے سیل کا کونڈا منگوایا اور اُسمین سے سویان نکالین۔ اور کونڈے کو بالائی سے بالکل ڈھک دیا اور اُسپر قند کا بورا چھڑکا۔

صندل کی ٹکیان سونے کی پیالی مین بھیگی ہوئی تھین عفت آرا بیگم نے صندوقچے سے ایک اشرفی نکالی اور پیالی مین ڈالی۔ اور پانچ اشرفیان چومکھ مین چراغی کی رکھین بیگم صاحب ستا لبتہ عالی۔ وکھڑی ہوئین سہاگنون نے تھین سہاگین اور سرخ کریب کے دوپٹے اوڑھے بیگم صاحب نے نیک ن سے کہا کہ آپ نیاز دیجیے۔ جب نیاز ہو چکی تو بیگم صاحب نے کہا بسم اللہ سب نے اپنی اپنی صحنک سے زردہ کھایا اور اپنی اصطلاح کے موافق صحنک کو جھٹلا اسکے بعد مولوی صاحب بلوائے گئے کہ سیل کے کونڈے پر نیاز دین مولوی صاحب نے نیاز دی اور پانچ اشرفیان جو بیگم صاحب نے اُسپر رکھی تھین دیکھکر جامے مین پھولے نہ سمائے۔ پانچون گھی مین۔ چُپڑی اور دو دو مولوی صاحب کے لیے چین لکھتا ہے —

جب سیل کے کونڈے پر مولوی صاحب نیاز دے چکے تو لڑکے کی سگی بہنون اور چچازاد بہنون نے لڑکے کی مونچھون پر صندل لگانے کا قصد کیا مگر نیک کے بارے مین تکرار کی۔ بیگم صاحب نے مغلانیون کو حکم دیا کہ کشتیان لائین ان کشتیون مین بھاری بھاری جوڑے تھے اور سچی چوڑیان اور تھین جب نیگ کی تکرار کی گئی تو بیگم صاحب نے پچیس اشرفیان اور بڑھادین اور کہا بیٹی جلدی لگا دو۔ کوئی چھینک چھال نہ ٹک دے بہنون نے کٹوری مین مقیش کی مونچھین رکھین اور اشرفی مین صندل بھر کر کٹوری مین سے لڑکے کی مونچھون پر لگایا۔ مان نے سہرا بٹھا کر بلائین لین۔ اسیطرح پھپھی اور خالہ نے بھی بلائین لین اور سب نے ردّی نچھاور اتار کر مشرانی اور ڈھون اور کبرٹن کو دیے —

مہری باہر دوڑکر چوبدار کو حکم دے آئی کہ نوبت بجواؤ معاً بادبہاری بجنے لگی جسکے شور سے سامعین کا دل عشرت لشکر بنگیا اور روح فرط شادی و فور طرب سے وجد کرنے لگی —

ادھر چوبدارون اور چپراسیون نے مُنّی مہری سے کہا ہماری طرف سے سرکار مین مبارکباد عرض کیجیو ہم اسی دن کے منتظر تھے آج خاطر خواہ انعام پائین۔ خوشی خوشی گھر جائین —

مہری نے آن کر دست بستہ عرض کی سرکار عملے نے مبارکباد کہی ہے۔ اور کہتے ہین اسی دن کے منتظر تھے بیگم صاحب نے حکم دیا کہ عملے کو پانچ اشرفیان دلوا دی جائین —

اب سنیے کہ کسی ضرورت سے عفت آرا بیگم نے نواب محمد عسکری کو اندر بلوایا تو نواب صاحب اس چوڑی والی کو دیکھکر لوٹ گئے

> ہوش جاتا رہا نگاہ کے ساتھ
> صبر رخصت ہوا اک آہ کے ساتھ

باتین تو عفت آرا بیگم سے کرتے ہین مگر نظر اُسی قتالہ کی طرف ہی۔ بیگم صاحب بھی انکی چتونون اور بیقراری اور وحشت کی گفتگو سے سمجھ گیئن۔ ع

> رخ میری طرف نظر کہین اور

عسکری۔ (ع) یہ چوڑی والی تو نئی دیکھنے مین آئی۔

عفت آرا بیگم۔ (عفت) مین کیا پوچھتی ہون تم کیا جواب دیتے ہو۔

ع۔ اچھا غور کرکے اسکا جواب دونگا کل تک۔

عفت۔ چوڑی والی سے اور اس بحث سے کیا سروکار مین کیا کہہ رہی ہون اور تم اُسکے جواب مین اس چوڑی والی کا شجرہ دریافت کرتے ہو۔

ع۔ جی نہین۔ اسکو پہلے کبھی دیکھا نہ تھا۔

عفت۔ یہ تو کوئی پانچ چھ مہینے سے آتی ہی۔

ع۔ بے سمجھے بوجھے ایسی عورتون کا گھر مین بلانا ٹھیک نہین ہی۔ ہماری تو صلاح نہین ہی۔

عفت۔ اوی یہ تو محلّے کی چھوکری ہی۔ سامنے ہی تو رہتی ہی جانی بوجھی ہی۔

ع۔ ہان تو خیر مضائقہ ندارد اسکا خیال ضرور رکھنا چاہیے اگر جانی بوجھی ہی تو خیر۔

عفت۔ ہمارے یہان بھی اسکا بڑا خیال رہتا ہی۔

ع۔ کیون نہ رہے ضرور خیال رہنا چاہیے۔

عفت۔ لے اب تم جاؤ مگر میری بات یاد رکھنا۔

ع۔ ذرا سا ٹھنڈا پانی ہوگا۔

نواب صاحب کو پیاس تو خیر صلاح ہی تھی شربت دیدار کے البتہ پیاسے تھے چاہتے تھے کہ کسی بہانے سے ذرا اور سرتع گھورنے کا ملے بیگم صاحب نے ایک پیش خدمت کو حکم دیا کہ آب خاصہ لاؤ چاندی کے کٹورے مین ڈھکے ہوئے پانی آیا۔ نواب صاحب نے پی کر کہا اُفوہ اسقدر ٹھنڈا ہی کہ دانت بجنے لگے۔ گلوری کھا کر باہر چلے مگر قدم نہین اُٹھتا۔ جی چاہتا ہی کہ اس چوڑی والی کے صدقے ہو جائین۔ قربان ہو جائین۔ اپنے کو نثار کر دین دروازے کے پاس پہونچکر پھر کے ایک نظر پھر دیکھا اس عرصے مین چوڑی والی کہ بلا کی بے درد اور شوخ طبع تھی تاڑ گئی کہ نواب صاحب ریجھے ہوے ہین آ گیا دل۔ جبتک نواب صاحب عفت آرا بیگم سے باتین کرتے رہے اور اُس مہوش کو گھورتے تھے قرق اُسنے سوسو کروٹین بدلی ہونگی کبھی دوپٹے کے آنچل کو ہٹا دیا کبھی گوری گوری گردن دکھائی کبھی مسکرانے لگی کبھی کھلکھلا کر شوخی کے ساتھ ہنس دی۔ الغرض ہر ادا نے انکی رگ جان پر نشتر کا کام کیا۔ ع

> نازک آئے ہین سب زندہ ہی کرنیوالے
> ڈھونڈھ لیتے ہین بہانہ کوئی مرنیوالے

باہر آئے تو آہ سرد بھر کر عفت آرا بیگم کے شوہر یعنی اپنے ہم زلف نواب رونق جنگ کے کان مین کہا بھائی صاحب آج تو بندہ قتل ہو گیا زندہ۔ واللہ وہ صورت دیکھی ہی کہ پرستان کی پری کی کیا اصل حقیقت ہی سبحان اللہ خدا گواہ ہی سانچے کا ڈھلا ہوا سراپا ہی۔ ہاے کیا صورت ہی۔ رونق جنگ نے جواب دیا کہ تم واللہ بڑے نالائق آدمی ہو بہو بیٹیون کو تکتے ہو۔ کہا بھائی صاحب وہ بہو بیٹی نہین ہی مین آپکے ہان کی چوڑی والی کا ذکر کرتا ہون۔ رونق جنگ ہنسکر بولے یہ کہیے تو آپ اُس چھوکری پر لٹو ہو گئے قیامت کی صورت ہی۔ واللہ اور ابھی۔ ع

برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن

اسپر یہ جوبن کا دانت ہے حضور کو بھی اسکی نگاہ ناز نے گھائل کر دیا -

نگارین دختری بر از سر تا ہوش
چہ دختر با قیامت دوش بردوش

عسکری - کیا شعر پڑھا ہے واللہ عمر بھر یاد رہیگا

رونق - اس شعر دلکش کو ورد زبان کر لو صاحب

ع - واللہ اسی قابل ہے بس ورد کر لیا بھائی -

رونق - اور شوخی کا تو اس چھوکری پر خاتمہ ہے -

ع - مین کوئی پانچ منٹ سے زیادہ نہین بیٹھا ہونگا - مگر اس عرصۂ قلیل مین اسنے ہزارون کروٹین بدلین -

رونق - کہا نا مین نے کہ شوخی کا اس چھوکری پر خاتمہ ہے

اے کہ در شوخی نداری ہمسرے
می نمائی ہر دمے از منظرے

ع - بھئی یہ شعر بھی ورد زبان کرونگا -

رونق - از برائے خدا یہ شعر ایسے موقع پہ استعمال کرنا - یہ ایک بزرگ کا کلام ہے - جناب محامد انتساب زبدۂ کاملین مولانا بالعلم والفضل اولنا محمد ابوالحسن صاحب المتخلص بہ حسن تحصیلدار پنشن خوار کا کلام ہے - یہ بڑے مقدس بزرگ ہین انکا کلام اور چوڑی والی کی چھوکری کی شان مین -

ع - بجا ارشاد ہوا - شاعر کا شعر بال وقف ہے - ہمکو اختیار ہے کہ اپنے معشوق کی شان مین استعمال کرین عام اس سے کہ چوڑی والی ہو یا بھٹیاری یا بادشاہزادی - جناب مولانا کے تقدس کے خلاف اسمین کون بات ہے - ہم اپنی چوڑی والی کی شان مین ضرور بالضرور پڑھا کرینگے -

اے کہ در شوخی نداری ہمسرے
می نمائی ہر دمے از منظرے

رونق - اپنی چوڑی والی کی ایک کہی - جان نہ پہچان خالہ جی سلام - نان نہ نان مین تیرا مہمان - آج ہی دیکھی اور آج ہی اپنی چوڑی والی بن بیٹھی - کیا زبردستی ہے -

ع - ہم تو اسکو اپنی چوڑی والی ہی کہینگے -

رونق - اچھا صاحب مبارک ہو ہمنے استعفا دیا -

ع - آپ کی بھی نظر پڑتی تھی - اہاہا - یہ کہیے -

رونق - یعنی مجھے آپ کوئی جانور یا اشو سمجھے ہوے ہین اچھی شے پر سب کی نظر پڑتی ہے مجھپر اور آپ پر کیا فرض ہے -

ع - اب مین اس فکر مین ہون کہ بتھے کیونکر لگے -

رونق - بھئی روپیہ عجب شے ہے واللہ

اے زر تو خدا نہ ولیکن بخدا
ستار عیوب وقاضی الحاجاتے

یہ روپیہ عجب شے ہے - ع

زر بر سر فولاد نہی نرم شود

روپیہ خرچ شام کو موجود ہے اور ان نیچ قومون کا ملنا کون دشوار ہے اور پھر وہ جو باہر نکلتی ہین -

چوڑی والی جو محلسرا سے نکلی تو تیلی کمر کو سیکڑون بل دیتی ہوئی ڈیوڑھی مین رک کر دوپٹے کو سینے کے پاس خوب کس لیا تھا ایک تو قدرتی جوبن کسپر بناوٹ نے اور بھی حاشیہ چڑھایا - محمد عسکری نے جو دیکھا تو اور بھی لوٹ ہو گئے اور اپنے ایک دوست آغا محمد اطہر کو ساتھ لیکر اس ماہ خورشید لقا کے پیچھے پیچھے چلنے لگے - اور یہ شعر بار بار پڑھتے جاتے تھے -

اے کہ در شوخی نداری ہمسرے
می نمائی ہر دمے از منظرے

آغا محمد اطہر نے اُنسے دریافت کیا کہ آخر چلتے کہاں ہو

عسکری ۔ یار یہ جو چوڑی والی جا رہی ہے ۔ واللہ فتنۂ عالم ہے اور مین اسپر فریفتہ ہو گیا ہون ۔

آغا ۔ بھلا چوڑی والی کے پیچھے گھومنا کون سی سعادت کی بات ہے ۔ آپ تو مین بالکل بندہ واپس جاتا ہے ۔

ع ۔ اچھا تم ذرا صورت تو دیکھ لو یار ۔

آغا ۔ تو پھر ذرا قدم بڑھا کے چلنا چاہیے ۔

راوی ۔ آغا محمد اطہر نے جو صورت دیکھی تو قریب تھا کہ غش آجائے ۔ ابتک تو وضع اور خلافت وضع کی گفتگو تھی اب دل ہاتھ سے ایسا جاتا رہا کہ کھڑے ہو کر اُس شوخ سے سر بازار باتین کرنے لگے اور کچھ پاس شرافت نہ رہا

آغا ۔ بی چوڑی والی ذری دو باتین کر لو ۔

چوڑی والی ۔ (ٹھہر کر) مجھ سے کچھ فرمایا ہے ۔

آغا ۔ بھلا ہمارے ہاتھ کی بھی چوڑیان ہین ۔

چوڑی والی ۔ جی ہان ہین ۔ مگر میرے پاس نہین ہین ۔

آغا ۔ پھر کسکے پاس ہین پتا ہی بتا دو ۔

چوڑی والی ۔ حضور پولیس کے تلنگون کے پاس

راوی ۔ اسپر آغا محمد اطہر بہت ہی شرمائے اور نواب صاحب مسکرائے کہا بھئی تمھاری سزا اچھی تجویز ہو بیٹیون کو سر بازار چھیڑو گے تو خواہ مخواہ قید ہو جاؤ گے ہاتھون مین ہتکڑی پڑے ہی گی ۔

آغا ۔ ہمارا اس وقت بے اختیار جی چاہتا ہے کہ تمھارے ہونٹ چوس لین ۔ مگر ڈرتے ہین کہ تم جامے سے باہر نہ ہو جاؤ ۔

چوڑی والی ۔ اوئی ۔ الگ رہو تم ابھی معلوم ہوتے ہو جیسے مٹھاس کے کیڑے بنے ہوے ہو ۔

آغا ۔ تو آپ کے گال شیرین بھی ہین ۔

چوڑی والی ۔ گال! گالون کا ذکر تھا یا ہونٹھون کا ۔ (قہقہہ لگا کر) آدمی ہین حواس ہی حواس تو ہین درہم کیا

آغا ۔ ہان ہان ۔ وہی ہونٹھ زبان پھسل گئی ۔

ع ۔ خدا کی قسم کسقدر حاضر جواب ہین ۔

آغا ۔ این! ارے میان یہ عورت ہین!! ۔ واللہ!!! ۔

ع ۔ اور آپ کو کیا دھوکا ہوا کہ مرد ہین یہ ۔

آغا ۔ مین انکو مرد سمجھا ہوا تھا ۔ اب آنکھین بدلوانی پڑین کل ہی بدلونگا ۔ بڑی غلطی ہوئی ۔

چوڑی والی ۔ کسی ٹھٹھیرے کو دیدو ۔ بدل لائیگا ۔

آغا ۔ ہمارے یہ دوست تمپر جان دیتے ہین ۔

چوڑی والی ۔ مجھپر تو آدھا شہر مرتا ہے پھر کسی کے جان دینے سے کیا ہوتا ہے ۔ کیا ہمارے میان نہین موجود ہین ۔

آغا ۔ کیا کوئی میان ہین یہ حال اب معلوم ہوا ۔

چوڑی والی ۔ تو حضور مین آداب عرض کرتی ہون ۔

ع ۔ یہ بتاؤ کہ اب ملوگی کہان ۔ جان جاتی ہے خدا گواہ ہے کہ تمنے قتل کر ڈالا ۔

چوڑی والی ۔ ہم جلا لینگے گھبرائیے نہین ۔ مین قتال تو ضرور ہون مگر میرے پاس مُردے کے زندہ کرنے کی دوا بھی ہے ۔

ع ۔ اہا ہا ۔ کیا بات کہی ہے ۔ جلا لیا ۔ واللہ ۔

چوڑی والی ۔ بس آپ جائین اور مجھے ٹھنڈی سمجھین ۔

ع ۔ تو ملوگی کہان یہ تو تشفی دیے جاؤ ۔

چوڑی والی ۔ (مسکرا کر) یہ عجلت گھبرائیے نہین سب بندوبست کر لونگی ۔

محمد عسکری اور آغا محمد اطہر صاحب واپس آئے مگر دونون ہیجان مثل ماہی بے آب طپان دونون والہ و شیفتہ ۔ مجنون و فریفتہ دونون تیر ابرو

اور تیغ نظر کے گھائل اور واقعی ایسی ہی صورت
تھی۔ گویا صانع قدرت نے خود بنائی تھی۔ اور یہ جو اُس
صنم مشتری خصال نے کہا تھا کہ آدھا شہر مجھ پر مرتا ہے اسمین
ذرا مبالغہ نہ تھا جس شخص نے ایک دفعہ بھی دیکھ لیا لٹو
ہوگیا۔ پری سے چابک تر اور برگ گل سے نازک تر ۔ع

تو از پری چابک تری و ز برگ گل نازک تری

اسی کی شان مین کہا گیا تھا۔ نواب صاحب اور رونق جنگ
کی چار آنکھین جو ہوئین تو وہ مسکرانے لگے اور بیساختہ انکی
زبان پر یہ شعر جاری ہوا۔ ؎

اے کہ در شوخی نداری ہمسرے
می نمائی ہر دمے از منظرے

آغا محمد اطہر نے کہ خود ہرفن تیرا دا ہو چکے تھے نواب
رونق جنگ کے قریب جا کر آہستہ سے کہا۔ یار خدا گواہ ہے
تمھاری چوڑی والی کی سی صورت اور ایسا حسن خداداد
واللہ آجتک نہین دیکھا ہاے کیا بھوین ہین اور کیا آنکھین
ہین اور نزاکت کی تو واللہ قسم کھانی چاہیے بس حسن سے
زیادہ نزاکت خدا کا نام ہے۔ پھولون کی پنکھڑی کی کیا
اصل حقیقت ہے۔ اور طرار اور شوخ اس درجہ کہ الامان ۔
رونق جنگ نے کہا اسکی شوخی کا حال کوئی مجھ سے پوچھے
یہ اس قابل نہ تھی کہ منہار کے یہان پیدا ہوتی اسکے میان کو کبھی
دیکھا ہے ہمنے دیکھا ہے سیہ فام بدقطع آدمی ہے ابھی لونڈا ہی
ہے سترہ اٹھارہ برس کا لونڈا ہے۔ بس یہ پری تو اس قابل
تھی کہ کسی خوبصورت آدمی کی بیوی ہو مگر تقدیر اور یہ
اسکو ڈپٹ لیتی ہے اسکی تو کوئی حقیقت ہی نہین سمجھتی۔
ادھر اسنے بات کی اور اسنے ڈپٹ لیا اور وہ بھیگی بلی کیطرح
دبکے ہا۔ مگر یہ تو بتاؤ کہ آغا صاحب کا اسپر دل آیا ہے یا
محمد عسکری کا یا دونون لٹو ہو گئے آغا محمد اطہر بولے بھئی سنو
اسمین کوئی شک نہین کہ اگر اس عورت کے پیچھے میرا دو تین ہزار
روپیہ صرف ہو جائے تو بلا سے کچھ مضائقہ نہین مگر چونکہ ہمارے
بھائی کا دل آیا ہے۔ لہذا اب ہمکو کچھ بوجہ سے کارروائی کرنی چاہیے
وہ کیا صرف دو ایک بار اسکے مکان کی طرف سے چکر لگایا کرینگے
بس محمد عسکری مسکرا کے۔ کہا بھئی نمک حرامی کی سند نہین۔ یہ
پری ہمین نے تمکو دکھائی ہے۔ نہ کہو گے۔ اور اب اسکا تم ہمارا
مال سمجھو آغا محمد اطہر نے مسکرا کر جوابدیا۔ آپکا مال سہی
اچھا۔ اور تم دوست ہو تو تمھارا مال دوستون کا مال ہے
محمد عسکری نے کہا گھنٹا بیگ کی گڑھیا مین جا کے منہ دھو
آؤ پہلے۔ دو چار روز کے بعد پھر اگر کوئی شخص اس
منہارن کو دیکھ سکے تو جب ہی کہنا۔ یہ میرے محل مین ہوگی
کیا۔ اور کیونکر۔ اور کیسے ۔ اور کس تدبیر سے۔ اور کیون
اسکا ایک کا جواب ہم تو دینگے۔ آپ اور محمد اطہر یہ دو آدمی
مہینے مین دو ایک بار دیکھنے پائینگے۔ سو وہ بھی
میرے ہمراہ رہنا۔

ادھر محلسرا مین ڈومنیون کا ناچ شروع ہوا۔ ادھر مہری
نے آکر عرض کیا حضور سات ڈولیان حاضر ہین۔ بی بی زلفن
نے تین شکھ کے نئے رومالون مین صحنکین باندھین اور بیوڑی کے
جوڑے وغیرہ سامان لیکر بیگم صاحب سے رخصت
ہوئین اور کہا اللہ کرے اس بچے کی دلہن آئے اور ہم پھر
صحنک کھانے آئین۔ حضور پوتا کھلائین۔ حق تعالے
انکو پروان چڑھائے حضور کی مانگ کوکھ ٹھنڈی رکھے
اسکے بعد ڈولیان لگائی گئین اور وہ سب رخصت ہوئین

شاہد لستران بناگوش
یعنی
دلبر چوڑی فروش

عشق در آمد ز در گفت سلام علیک | عقل برون شد ز سر گفت سلام علیک

شاہد لستان بناگوش یعنی دلبر جوڑی فروش سے تھوڑی ہی دیر مین پھر مثل طاؤس طناز با صد ہزار عشوہ و ناز نواب رونق جنگ بہادر کی محلسرا سے دالکشا کو رشک گلزار فرخار بنایا۔ نواب ہلال رکاب محمد عسکری صاحب کہ دام طرۂ تابدار و مشکبار کے اسیر اور تیر نگاہ کے گھائل تھے اس رشک پری کی دلبری دیکھکر اور بھی خود رفتہ ہوگئے اور اس مرتبہ وہ معشوقہ عاشق کش ستمگر اس درجہ بناؤ چناؤ کر کے آئی تھی کہ رضوان اگر دیکھ پاتا تو حور و غلمان دونون کو اسپر نچھاور کر دیتا ؎

مشک با زلف او جگر خواری — گل و ریحان ز باغ او خاری
قد برافراختہ چو سرو بباغ — روے افروختہ چو شمع و چراغ
خواب نرگس خمار دیدۂ او — ناز نسرین درم خریدۂ او

رونق جنگ نے کہا بھئی واللہ یہ معلوم ہوا کہ ایک بجلی چمک کر نظر سے اوجھل ہوگئی۔ لونگی اور غائب۔ اگر شاہان خلخ و نوشاد اس پریزاد کو دیکھ لین تو پانو پر دھو دھو کے پئین عورت ہے یا چھلاوا۔ اتنے مین ایک شخص صاحب قرأت کے ساتھ فرمانے لگے کہ حضرات اس کوچۂ عشق کی ٹھوکرون سے کلیجہ ملنے لگتا تھا۔ خرد دقیقہ سنج و عقل سلیم اسکی ہدایت نہ کریگی عشق اول تو مقدمۂ مفتر خواری ہے اور یہ ایک زن بازاری ہے۔ یہ کیا شی ہے جس سے آپکی آنکھ لڑی ہے۔ دنیا مین ایک سے ایک بڑھکر پڑی ہے۔ رونق جنگ نے جھلا کر کہا واہ کیا جور زمانہ لونگی بانی ہے۔ اپنی کی طرح سے نکلا ننگ۔ یوسو سوتی چھلکت رنگ آغا محمد اطہر اور محمد عسکری نے بھی بوڑھے شیخ جی کو بنانا شروع کیا کہ آخاہ بابا آدم کے ہمعصر بھی یہان تشریف رکھتے مین۔ میان رندون سے نہ الجھا کرو ؎

شیخ اتنی نکر اے شیخ کہ زندان جہان — انگلیان تجھے چاہین تو نچا سکتے ہین

شیخ جی نے کہا یہ نوجوانی کا جوش ہے۔ مگر مین آپکا دلی غمخوار ہون۔ مین جب صلاح دونگا نیک اور عمدہ اور ہمیشہ غمخواری ہی کرونگا۔ محمد عسکری نے کہا ؎

گرچہ ہین مونس و غمخوار تک دو مین سبھی
پر مری طبع کو کیا طرز پہ لا سکتے ہین
چارہ ساز اپنے تو مصروف بدل ہین لیکن
کوئی تقدیر کے لکھے کو مٹا سکتے ہین

اتنے مین وہ البیلی نکیلی جوڑی والی اندر سے اسطرح نکلی جیسے چاند گہن سے یا بوے گل چمن سے ایک قہر آلود نظر سے نواب صاحب کو دیکھا اور مسکرا دی۔ ایک ادا سے قتل کر ڈالا اور دوسری ادا سے معاً زندہ کر دیا۔

نواب صاحب نے یہ شعر پڑھا۔

تو از پری چابک تری وز برگ گل نازک تری
بسیار خوبان دیدہ ام اما تو چیزے دیگری

ایک مسخرہ بھی بیٹھا ہوا تھا اسنے کہا پیر و مرشد خیر سے دونون مصرعے کتنے ٹھیک حضور نے پڑھ دیے لیکن اگر جان بخشی ہو تو غلام بھی کچھ عرض کرے۔ (اما تو چیزے دیگری) کے عوض اگر آتا تو چیزے دیگری کہیے تو کیسا ہے۔ اس لطیفے پر وہ قہقہہ پڑا کہ مکان بھر گونج گیا بڑی دیر تک حاضرین جلسہ یون کبوتر بنے ہوے تھے۔

رونق جنگ نے مسخرے کی پیٹھ ٹھونکی اور محمد عسکری نے کہا بھئی نواب ہٹ دھرمی سے ہماری طبیعت نفور ہے سو قت اس شخص نے انعام کا کام کیا ہے۔ آپ کے استاد بھی ایسی اصلاح نہ دیتے۔ مسخرے نے کہا قربان جاؤن حضور یہ اصلاح نہین ہے غلام کو شعر و سخن سے کیا سروکار۔ میرے ہان تو کوئی پڑھا لکھا آجتک پیدا ہی نہین ہوا۔ سب لٹھ بلکہ گنوار کے لٹھ

جناب والد آنجہانی جاہل مطلق دادا جان اجہل جہالت مین والد مرحوم کے بھی باپ اُنکے آبا بابت کچھ کرتے تھے جانشا پہلے رسید کرتے تھے اسقدر جہل بڑھا ہوا تھا اور غلام کے مورث اعلیٰ کا قول تھا کہ ادھر انسان نے الف بے شروع کی اور اُدھر بے ایمان ہو گیا۔ مگر نماز کبھی قضا نہین ہونے پائی کیا مجال۔ حکم تھا کہ اگر ہم صبح کو سو جائین تو پلنگ اُلٹ دو۔ نماز نہ قضا ہونے پائے۔ جی۔

خاندان بھر مین ہمارے چچا صاحب البتہ ایک نالائق ناخلف پیدا ہوے۔ پوچھیے کیون۔ یون کہ انھون نے الف بے بھی پڑھی اور اپنا نام بھی لکھ لیتے ہین تو انکو اسپر بڑا ناز ہے۔ مگر وہ ننگ خاندان پیدا ہوے۔ یہ پڑھا لکھا ہونا بھلا کونسی شرافت ہے وہ شریف کیا جو پڑھا لکھا ہو۔

حضور ہمارے دادا صاحب کا شعر ہے۔ کیا کہا ہے خداوند قلم توڑ دیے ہین۔ خاقانی پھڑک گیا تھا۔

پڑھو گے لکھو گے تو ہو گے خراب
جو کھیلو گے کودو گے ہو گے نواب

تصوف مین ایسا شعر کوئی کہدے تو ٹانگ کی راہ نکل جاؤن اور حضور جناب دادی صاحبہ کھانا ایسا تصنیف کرتی تھین کہ اگر حضور کھاتے تو انگلیان چاٹتے۔ اور ایک نئی قسم کا پلاؤ تصنیف کرتی تھین۔ رات بھر مین وہ پلاؤ پکتا تھا۔ صبح کو وہ خانہ ساز پلاؤ اپنا تصنیف کیا ہوا اور اپنے ہاتھ کا پکایا ہوا سبھ کو کھلاتی تھین

مسخرہ پن مین یہ مسخرہ بہت بڑھا ہوا تھا۔

نواب رونق جنگ بہادر نے کہ خود شاعر بے بدل اور منشی بے مثل تھے سنکر فرمایا کہ واقعی مین تصوف مین تو یہ شعر آپکے دادا صاحب نے بے نظیر کہا اہل تصوف بھی وجد کرینگے (مسکرا کر) مگر ہم تو آپ کے دادا صاحب کو بھی آپکی دادی صاحبہ کے مقابل مین ہیچ اور گرد سمجھتے ہین کہ وہ کھانا تصنیف کرتی تھین اللہ اکبر۔ اس تصنیف کے صدقے۔ اور آپکو الفاظ کی تحقیق مین بھی کسقدر دخل ہے کہ پلاؤ بضم باے ہندی کبھی نہ کہا جب کہا پلاؤ بفتح باے ہندی کہا۔ اور کھلانے کے عوض کھلانے بفتح کاف نے کیا مزہ دیا ہے کہ زبان ہی اسکے ذائقے خوب لوٹ رہی ہے۔

مسخرے نے ہنسکر جواب دیا سرکار نے جو فرمایا یہ سب صحیح اور بجا ہے۔ مگر۔ ع

بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے

اول تو حضور نے فرمایا (واقعی مین) واقعی کے خود معنی ہین (واقع مین) اب واقعی کے بعد (مین) کہنا یہ حضور کی تحقیقات ہے (واقعی مین) کے معنی ہوے کہ واقع مین۔ مین۔ دو مین۔ حضرت غلام اس تو تو مین مین سے درگذرا۔ خیر اسکو بھی جانے دیجیے اب حضور نے یہ اعتراض جمایا کہ پلاؤ بفتح حرف اول صحیح نہین ہے پُلاؤ بالضم صحیح ہے لغت منگوا کے دیکھیے۔ بلکہ لغت کے بھی قائل نہین تو نعیتن منگوائیے اگر پے کو پیش نکلے تو غلام کو جو رنگ کیجیے اور اگر پے کو فتحہ ہو تو انعام دیجیے۔ حضور نے یہ بھی ایک اعتراض کیا کہ کھانا پکانے کے لیے کھانا تصنیف کرنا غلط محاورہ ہے۔ سلمنا لیکن غلام تصنیف کے عوض تالیف کا لفظ ہرگز استعمال نہ کریگا کیونکہ جناب دادی صاحبہ قبلہ نے کبھی کسی کے کھانے کی نقل نہین کی لہذا لفظ تالیف انکی شان مین استعمال کرنا دلیل بجز ہی نہین ہے۔ دیکھیے وہ چچا سعدی کہ گئے ہین ع

کہن خرقۂ خویش پیراستن
بہ از جامۂ عاریت خواستن

جب دادی صاحب قبلہ نے کبھی کسی سے پکانے کی ترکیب پوچھی ہی نہین۔ وہ شکر قندی پکاتی تھین اور وہ

مرچ کے ساتھ کھائی جاتی تھی ۔ بھلا کوئی خاص نر سلطانی تو ایسی شکر قندی تصنیف کردے کیا مجال ۔ فلہذا اُنکی شان مین بجاے کھانا پکانے کے بجز لفظ تصنیف کے اور کوئی لفظ آہی نہین سکتا وہ واقعی کھانا خوب تصنیف کرتی تھین ۔

اچھا ۔ اعتراض کہ کھلانا (بالفتح) مین نے عرض کیا تھا اور مجھے کہنا چاہیے تھا کھلانا بالکسر (سلمنا) مگر ایک بات حضور یاد رکھین دیہاتی لاکھ پڑھ جائے عالم نہین علامہ بھی ہو جائے فاضل بلکہ افضل التفصیل کا صیغہ ہو جائے فضلا ہو جائے ۔ کتنا فصیح البیان ہو ۔ غلام انصاف شرط ہی ۔ خیر مگر دیہاتی پھر دیہاتی ہی ۔ وہ کون دیہاتی ہی جو کھلانا نہین کہتا وہ دیہاتی ہی نہین ہی ۔

حضور قصباتیون مین شعراے غرا پیدا ہوے جنکو منصف مزاج اہل لکھنو بھی مانتے ہین ۔ ایسے ایسے تھے کہ اہل شہر جواب نہین دے سکتے ۔ اگرچہ دیہاتی تھے ۔ مگر دیہاتی پنے کی ہٹ نہین جاتی ۔

نواب رونق جنگ بہادر نے ایک دیوانجی متصدی کو حکم دیا کہ ذرا غیاث تو لاؤ ۔ غیاث مین دیکھا تو واقعی پلاؤ بفتح حرف اول نکلا ۔ بہت ہنسے اور کہا بھئی اس وقت تو پالا تمھارے ہی ہاتھ رہا ۔ واللہ ۔

گفتگو یہی رہی تھی کہ ایک مرد مسن نے نواب محمد عسکری صاحب کو ایک رقعہ دیا اور کہا حضور تخلیے مین اس خط کو ملاحظہ فرمائین ۔ نواب صاحب تمر کاب نے لفافہ کھولا اور پڑھا اسمین یہ لکھا تھا ۔

"پیارے نواب اگر مجھ سے ملنا ہی تو اس پیر مرد کے ساتھ ساتھ چلے آؤ ۔ مگر اتنا یاد رکھنا کہ مین کوئی رن بازاری نہین ہون گھر گرہست ہون تم لاکھ جتن کروگے مگر میری عفت اور عصمت مین فرق نہ آنے پائیگا ۔

نواب رونق جنگ بہادر کی سالی تمھاری پیاری چوڑی والی ۔

یہ خط پڑھتے ہی نواب محمد عسکری کی باچھین کھل گیئن ریشہ خطمی ہو گئے ۔ چہرے پر تازگی آگئی ۔

رونق جنگ تاڑ گئے کہ یہ پیام وصل ہی ۔ آغا محمد اطہر بھی سمجھ گئے کہ چوڑی والی نے پیام بھیجا ہی ۔

نواب صاحب نے اُس محبت نامے کو کئی بار بوسے دیے اور بعد خوشی فرمایا ۔ ؎

کہ دار دشوخ و شنگے دا و بیدادے کہ من دارم
جواب از لطف سازد خانہ آبادے کہ من دارم
زافسون نگاہ نرگس سحر آفرین انشا
مرا دیوانہ می سازد پریزادے کہ من دارم

مرا دیوانہ میسازد پریزادے کہ من دارم ۔ ہاے ۔ مرا دیوانہ می سازد پریزادے کہ من دارم ۔ مرا دیوانہ می سازد پریزادے کہ من دارم ۔

نواب صاحب نے یہ مصرعہ کوئی کم سے کم بیس پچیس بار پڑھا اور اسقدر بیقرار اور بیتاب ہوے کہ الامان والحذر پناہ بذات خدا ۔

رونق جنگ کو علحدہ بلا کر کہا بھائی صاحب خدا نے چاہا تو نقش مراد کرسی نشین اور تیر دعا ہدف اجابت قرین ہوگا ۔ چوڑی والی کے ہان سے خط آیا ہی ۔ ذرا حضور بھی ملاحظہ فرمائین ۔

رونق جنگ نے خط پڑھا تو کھلکھلا کر ہنس پڑے کہا اور سنیے ہماری سالی بنی ہین ۔ خیر آپ سے ایک اور رشتہ قائم ہو گیا ۔

جب کوئی آدھ گھڑی دن باقی رہا اور شام کا وقت بالکل قریب آگیا تو نواب محمد عسکری صاحب اس پیامبر کے ہمراہ

چوڑی والی کے ہان تشریف لیگئے وہان داخل ہوئے تو کیا
دیکھتے ہین کہ ایک کمرے مین دری بچھی ہوئی اور اسپر
غالیچہ ہے اور ایک بانک دیرینہ روز پیر عجوز بیٹھی گاوریان
بنا رہی ہے۔ انکو دیکھکر وہ ضعیفہ صد سالہ اٹھی اور انکو
غالیچے پر صدر مین بٹھایا اور کہا تمھارا مزاج اچھا ہے بیٹا
یہ ہماری عین خوش نصیبی ہے کہ تمسے شہزادے اور ہم
غریبون کے جھوپڑے مین آئین گرے ۵

ز قدر و شوکت سلطان نگشت چیزے کم	ز التفات بمہمانسرائے دہقانے
کلاہ گوشۂ دہقان بآفتاب رسید	کہ سایہ بر سرش انداخت چون تو سلطانے

ماما سے کہا ذری انکو بھیجدو دیکھو کون صاحب تمھاری ملاقات
کے لیے آئے ہین۔ تم اچھی طرح بیٹھو بیٹا۔ ہم فاقہ مستی جاپاس کے
گھر سے لائین غریبا ہو اپنی بسر کر لیتے ہین۔ سوکھی روٹی ٹکڑی
وہ کھائی۔ گوشت روٹی ملی تو وہ کھائی۔ توکل پر کارخانہ ہے
نواب۔ آپکے پاس اللہ کے فضل سے وہ دولت ہے کہ
جواہرات اور روپے پیسے کی کیا حقیقت ہے اسکے سامنے
ضعیفہ۔ تم جوہری ہو۔ اللہ تمھاری صد دو سو سال کی عمر
کرے کہ تم لوگون سے ہم غریبون کی قدر ہے۔ ع

قدر گوہر شاہ داند یا بداند جوہری

تم شہزادے ہو کھرے کھوٹے کو خوب پرکھ سکتے ہو۔
ن۔ جسکے اشتیاق مین ہم آئے وہ کہان ہین۔
ض۔ گھبرائیے نہین حضور۔ آتی ہین آتی ہین۔
ن۔ آپ سے اور انسے کیا قرابت ہے۔ بی صاحب
ضعیفہ اس سوال پر مسکرانے لگی تو ماما نے جواب دیا
حضور انکی پوتی ہین۔ انکی مان نے قضا کی۔
دادی ہی نے پالا پروسا۔ ان کی تو شکل بھی اچھی طرح
یاد نہو گی انکو۔
ن۔ اور انکے باپ کا کیا نام ہے ماماجی۔

ضعیفہ نے کہا ماما تم جاکے کھانا کھاؤ (جب ماما چلی گئی) تو
نواب صاحب سے کہا مین اس چھوکری کا کل حال آپ سے
بیان کیے دیتی ہون مگر از برائے خدا کسی پر ظاہر نہونے پائے
مین اسکی دادی ہون یہ چھوکری اصل مین ایک رئیس کی
لڑکی ہے مگر اسکی مان میری بہو تھی۔ بس اب زیادہ شرح
کی ضرورت نہین ہے میری بہو بڑی حسین اور قبول صورت
عورت تھی۔ مگر بدچلن۔ آج سسرال سے آن کر اس
چھوکری نے کہا کہ امان ہم نواب رونق جنگ صاحب کے
یہان چوڑیان پہنانے گئے تھے تم انکے ہان موچھون کا
کونڈا تھا سو وہان ایک جوان جوان سے نواب ہمکو بہت
گھورتے تھے۔ ہمنے انسے کہا کہ ہم آپکو اپنے گھر پر
بلوائینگے۔ مین نے کہا تم بھی کتنی سیدھی بھولی بالی ہو بیٹا
جان نہ پہچان خالہ جی سلام اے واہ۔ مگر اب ایکدفعہ بس
سے زبان ہاری ہو تو لامحالہ بلوانا ہی پڑا ہے جہ باد اباد۔
اے ماما ذری انکو بھیج دو۔
چوڑی والی اٹھلاتی ہوئی چمکتی ہوئی بانکپن کے ساتھ
آئی تو اسقدر بنی ٹھنی جیسے چوتھی کی دلہن یا چودھوین کا
چاند مگر آنکے پٹ کے پاس کھڑی ہو گئی۔
دادی نے کہا آؤ۔ بابا دیکھو شہزادے امیرزادے ہین
ہمارے ملک کے شیر باؤ نہین بیٹا۔
چوڑی والی بولی امی جان ہمین شرم آتی ہے۔ دادی نے
کہا بلا تو خود آئین۔ اور اب شرماتی ہو۔ ایسی ہی حیا
دامنگیر تھی۔ تو بلایا کیون۔ اتنے مین چوڑی والی کی
بڑی بہن نے کہا امی جان ہم بھی آئین۔
محمد عسکری نے دریافت کیا کہ یہ کسکی آواز ہے ضعیفہ بولی
یہ ہماری بڑی پوتی ہے۔ ناز تم بھی آؤ۔ اور انکو بھی لیتی آؤ
ناز دونے چھوٹی بہن کا ہاتھ پکڑا اور کمرے مین داخل ہوئی

بس معلوم ہوا کہ ایک ہی مرتبہ آفتاب اور ماہتاب دونون
نمودار ہو گئے - چوڑی والی چھوکری چھریرے بدن کی
عورت نوخیز انتہا کوئی سولہ سترہ برس کا سن اور یاقوت
رخسار - کشیدہ قامت خالی سفید ململ کا دوپٹا اوڑھے تھی
کہ نور چھن چھن کے نکلتا تھا - نازو اسکی بڑی بہن [illegible] یاقوت
لب - سیم غبغب - رشک پری - مجسم دلبری تھی -

نواب صاحب نے اُس دختر ستمگر وسمتن سے کہا کہ
ہمارے قریب آنکے بیٹھو جب نازو نے کہا جاؤ جاؤ انکو
تو اتنی دور سے بلوایا - اب اتنی خاطر بھی نکرو گی جاؤ
اُس نازنین رشک نسرین بدن نے کہا واہ تمھین نہ جاؤ
ناملک دیر بینہ روز کے ڈانٹ بتائی - ہائین - بیٹا
یہ بڑے عیب کی بات ہے - تم رئیسون اور رئیس زادون
کی صحبت کے قابل نہین ہو - اس خفگی پر چوڑی والی
کی آنکھون مین بیساختہ آنسو ڈبڈبا آئے اور رونے لگی -

ضعیفہ - اِئین یہ رونے لگی - کیسی بلک تنی ہے -

نازو - بلک تنی نہین یہ بڑی دھتال ہوتی جاتی ہین

ماما - سویرے کیا کم ہڑونگا کیا - مین تو کھانا پکاتی ہون
اور یہ لکڑی چولھے سے نکالے لیتی ہین ایک نہین مانتین

چوڑی والی - تم ہمارے بیچ مین نہ بولا کرو - **ماما** -
امی جان ہمین اب تلک آدھی بات نہین کہتی تھین -
یہ جب سے اس گھر مین داخل ہوئین روز لڑا دیتی ہین یا
بیچ بھیون کے یہان چھتے والے مکان مین رہی دہان
دیور بھاوجن مین جوتا چلوایا - اسکی ایسی ہی باتین
ہین موئی پھٹن پیری -

ماما - مین تمھارے بھلے کے لیے کہتی ہون اور -

چوڑی والی - ہان ہان تم بڑی نیک پارسا ہو -

ضعیفہ - اچھا اب اس وقت یہ جھگڑا بکھیڑا اٹھا رکھو -

راوی - اب دل لگی دیکھیے کہ چوڑی والی خفا ہو کر دوسرے
کمرے مین چلی گئی تو نواب صاحب کے کلیجے پر سانپ
لوٹنے لگا - غضب ہو گیا ستم ہو گیا - جان نکل گئی -

نازو سے کہا خدارا انکو کسی طرح منا کے لاؤ - نازو بصد ناز
اُٹھین اور دوسرے کمرے مین جا کر ہنسنے لگین - دونون
بہنین ملکر خوب ہنسین اور نواب صاحب کے سُنانے کے لیے
نازو نے قسمین بھی دینا شروع کین -

تھوڑی دیر مین آنکے کہا نواب صاحب وہ تو بڑی ضدی ہے
اب آپ ہی تکلیف کر کے منائین تو شاید مان جائے ہملوگون
کو تو وہ بھونی مونگ کے برابر بھی نہین سمجھتی ہے -

نواب صاحب تو یہ چاہتے ہی تھے - باغ باغ ہو گئے
کہ منہ مانگی مراد پائی - فوراً اُٹھے - نازو ساتھ چلین نواب صاحب
تو کمرے کے اندر داخل ہوے اور نازو دروازے پر
کھڑی ہو کر ماما سے باتین کرنے لگی -

چوڑی والی کہ اُس خرانٹ ضعیفہ کی سکھائی پڑھائی
تھی اور خود بھی خلقی شوخ اور آٹھون گانٹھ کمیت
تھی - پلنگ سے اس طرح اٹھی کہ دوپٹا نہ سنبھل سکا
اور گوری گوری گردن اور پورے جوبن کا نواب صاحب
نے نظارہ کر لیا - نواب صاحب نے چاہا کہ ہاتھ
پکڑ کر باہر لائین - مگر اُس شوخ چنچل نے ایک
طرارہ بھرا تو وہ پہونچی -

چوڑی والی - دیکھو نواب ہاتھا پائی کی سند نہین -

نواب - کیا مجال مگر ذرا یہانتک تو آؤ -

ح - بس بس دھینگا مشتی بالزادیون سے کرو -

ن - جان جاتی ہے تمپر - قتل ہو گیا - ہاے -

ح - ایسے بھترون مین کوئی اور آتی ہو نگی -

ن - اچھا اس کمرے تک تو ذرا چلی چلو -

ج۔ مین نہ جاؤنگی۔ ہرگز ہرگز نہ جاؤنگی۔

ن۔ آخر قصور۔ لڑائی تو ماما سے خفگی ہم پر۔ اچھا وہان تک چلی چلو انعام دینگے قسم ہی۔

ج۔ آپ کے انعام مے جو بھوکے ہون اُنکو انعام دیجیے مین انعام لیکے کیا کرونگی۔

ن۔ جو کہوگی وہ انعام دونگا۔ ہار گئے قول۔

نازو۔ کچھ کہدو بہن۔ پھر ایسا وقت ہاتھ نہ آئیگا۔

ج۔ اچھا ہمین سونے کے چھڑے بنوا دو۔

ن۔ پرسون تک ضرور ضرور آ جائینگے۔ اسمین فرق نہ پڑیگا۔ تمھارے سر کی قسم۔

ج۔ اب ایسا نہو کہ جھانسا دے کے چلدو۔ حیلے بازی ہم سے نہ کرنا۔

نواب صاحب اب ایسے مزے مین آئے کہ پلنگ پر بیٹھ گئے۔ نازو بھی آنکے بیٹھی۔ چوڑی والی بھی نواب صاحب کے قریب بلا تکلف بیٹھ گئی اور کہا نواب صاحب اب یہ تو بتایئے کہ آپ مجھ سے چاہتے کیا ہین مین اپنی عفت مین کسی طرح بٹا نہ لگاؤنگی آبرو بڑی چیز ہی اور آپکا ہمپر دل آیا ہوا ہی۔ اور ہماری شادی بھی ہو گئی ہی۔ پھر یہ کیونکر بنے گی۔

نازو مسکرا کر بولی یہ بڑی ٹیڑھی کھیر ہی۔ نواب صاحب نے کہا ہم تبا دین ٹیڑھی کھیر کچھ نہین ہی۔ انکے میان کو بھر پور روپیہ دیدیا جائے اور اُس سے کہین کہ طلاق دیدو چھٹی ہوئی بس۔ چوڑی والی نے کہ اس کم سنی ہی مین پختہ مغز ہو چکی تھی کہا یہ بھی نہ ہونے کا ہمارا اُسپر دل آیا ہی۔ ہم اپنے میان کو پیار کرتے ہین لیکن اگر سونے کے چھڑے بنوا دو تو۔

اگر چوڑی والی نواب صاحب سے کوئی لمبی رقم مانگتی اور اس سے زیادہ فرمایش کر بیٹھتی تو بھی ہمارے حضور دے نکلتے کیونکہ انکو واقع مین اُس سے دلی عشق ہو گیا تھا۔ مگر چوڑی والی کی اوقات کیا۔ اسکو سونے کے چھڑے کیا کم تھے۔ جس وقت نواب صاحب نے فرمایش منظور کرلی دونون بہنون کی باچھین کھل گئین۔ نازو نے ضعیفہ سے آنکر کہا نواب صاحب نے سونے کے چھڑے بنوا دینے کا وعدہ کر لیا ہی۔

ادھر نواب صاحب نے جو اپنی معشوقہ کو تنہا پایا تو ہاتھ مین ہاتھ دیکر چاہا کہ اُسکے دست سیمین کو چوم لین مگر وہ ایک چنچل ایک جھٹکا جو دیتی ہی تو ہاتھ چھٹ گیا۔ کہا کیون ہمارا زور دیکھ لیا۔ تم کیسے مردوے ہو۔ تم سے تو مین چھوکری ہی اچھی۔

نواب صاحب نے جواب دیا کہ تم چھوکری تو ایسی ہو کہ مجھ ایسے کو اپنے بس اور قابو مین کر لیا اور خوب یاد رکھو کہ مین وہ شخص ہون جو قول کے سامنے جان عزیز نہین کرتا۔ جان چاہے جاتی رہے مگر قول کا خیال مرتے دم تک رہیگا۔ اگر تم میری ہی ہو کر رہوگی تو واللہ ہر ساری خدائی کی نعمت تمھارے لیے حاضر ہی۔ چوڑی والی بولی اُئی اپہونچا دیتے ہی ہاتھ پکڑ لیا۔ آپنے تو خوب پیٹ سے پانون نکالے۔ بنیا تو لتا نہین۔ آپ کہتے ہین پورا تول سیر تو نکاح ہو گیا ہی۔ اور مین اپنے میان کو پیار کرتی ہون۔ میری اُسپر جان جاتی ہی۔ ہان اتنا ہو سکتا ہی کہ تم کبھی کبھی آکے ہمین دیکھ جایا کرو۔ اور رونمائی دے جایا کرو بس آتا کیا تھوڑا ہی۔ نواب صاحب تو یہ چاہتے ہی تھے کہ کسی طرح آمد و رفت کا دروازہ کھلے اور اسکو اور اسکی ماں ضعیفہ کو کچھ چٹا دون تو پھر رفتہ رفتہ پوبارہ ہی کہا ہم کو اس سے کیا انکار ہی۔ بدقسمتی نے تو ہمارے مزاج مین دخل ہی نہین پایا۔ ہم تو سیدھے سادے آدمی ہین

اتنے مین نازو آئی اور کہا حضور اب انکو سسرال جانے
کو دیر ہوتی ہے اگر انکی سسرال سے کوئی شخص آگیا
تو بڑا فضیحتا ہوگا اب انکو جانے دیجیے۔
نواب صاحب بھی سوچے کہ پہلا دن ہے آج اسیقدر
گفتگو کافی ہے خدا حافظ کہکر اُٹھ کھڑے ہوے تو
چوڑی والی نے بڑی عیاری کے ساتھ انکے کاندھے
ہاتھ رکھکر کہا اب کب تشریف لائیے گا نواب صاحب
نے کہا جب حکم ہو۔ کہا ہم کہلا بھیجینگے۔ مگر ضرور آئیے گا
نازو اور اُس نکٹ پزنیہ روز سے نواب صاحب
رخصت ہوکر باہر تشریف لائے۔

حضرات ناظرین! نواب صاحب نے بادصف
تیاری اور عہد و پیمان نینی تال کا سفر اسلیے ملتوی کردیا
کہ سالی کے لڑکے کی موچھون کا کونڈا ہے اسمین
شریک ہونا ضروری امر ہے اور وہان کی محفل چھوڑکر
حضور چوڑی والی کے ہان دندنا رہے ہین جب
نواب رونق جنگ کے مکان پر آئے تو یون گفتگو ہوئی

رونق جنگ۔ کہو آرزو دلی بر آئی۔
آغا۔ کامیابی کے دروازے پر پہونچگئے مگر اندر
جانا نہین نصیب ہوا۔ سچ کہتا اُستاد۔
ن۔ جلدبازی سے کام بگڑجاتا ہے۔
ر۔ ٹھنڈا کرکے کھانا عقلمندون کا فعل ہے۔
ن۔ یہ بات آپ آدمی سمجھدار ہین واللہ۔
آغا۔ کیا کیا باتین ہوئین کچھ ہم بھی سنین۔
ن۔ بھئی اُسکی مان بڑی حرافہ ہے اُفوہ۔
ر۔ کچھ مطلب کی باتین بھی ہوئین یا غت ربود
ن۔ ہان ہان۔ بے مطلب مین بھلا وا اسپ آتا
ر۔ مال اچھا اور کھرا ہے او سجل۔
ن۔ کیسا کچھ۔ ایک نایاب شے نظر آئی ہے۔ ؎

اے کہ در شوخی نداری ہمسرے
می نزائی ہر دمے از منظرے

پس اس شعر کے مفہوم کی مصداق ہے واللہ۔
ر۔ اب آپ کچھ دن مین تنکے چنینگے۔
ن۔ اسکا کچھ غم نہین ہے۔ ؎

ہر چہ بادا باد ما کشتی در آب انداختیم

ر۔ غوطے کھائیے گا غوطے۔ شیخ کہہ گئے ہین

دو زین در طہ کشتی فرو شد ہزار
کہ پیدا نہ شد تختہ بر کنار

ن۔ یہ سب مہمل باتین ہین بھائی جان۔ ؎

یا ہاتھ توڑے جائینگے یا کھولینگے نقاب
سلطان عشق کی یہی فتح و شکست ہے

اس گفتگو کے بعد نواب محمد عسکری صاحب نے کہا بھئی
اب ہم رخصت ہوتے ہین۔ خدا حافظ انشاءاللہ
کل ملاقات ہوگی۔

نواب رونق جنگ بہادر کے ہان سے محمد عسکری کوئی
آٹھ بجے شب کو روانہ ہوکر اپنی کوٹھی کو تشریف لائے
رفقا و مصاحبین اور حوالی موالی۔ داروغہ مین جھمن
میان جلو اردگرد بیٹھے اور چہ میگوئیان ہونے لگین کہ
تھوڑی دیر مین منشی معراج علی صاحب بھی آئے نواب صاحب
نے کہ کشتۂ ناز تھے ایک آہ سرد کھینچی اور کہا۔ ؎

عذاب جان بلائے جانستان ہے
نہین عورت وہ رشک حوریان ہے

معراج علی اول تو گول آدمی اُس پر خبط یہ کہ
ہمچو من دیگرے نیست اور پھر ان سب باتون پر
طرہ یہ کہ نواب صاحب نے ایک چیستان

بجھوائی۔ اُنکی سمجھ مین نہ آیا۔
اتنے مین نواب صاحب نے کہ اُنکے ذہن کا بفارہ کھلا ہوا تھا دوسرا شعر تصنیف کیا۔ ؎

سیاہی آتش لسان تیرہ ابرے
جواہر سبز رنگ چوڑیان ہر

حضرت ناظرین۔ یہ بے مثل اور بے بدل شعر ذرا غور طلب ہر اور غور طلب کیا معنی بے سمجھائے سمجھ مین آئیگا
نوابصاحب نے ایک ایرانی کی زبانی حکیم قاآنی اصفہانی کا ایک ایک قصیدۂ شگرف و ندرت انتما کا مطلع سنا تھا۔ ؎

سحرگہ با مدادان تیرہ ابرے بر شد از دریا
جواہر خیز و گوہر بیز و گوہر ریز و گوہر زا

اب اِس سے کوئی بحث اور کوئی سروکار نہین کہ چوڑی کو جوہر سبزی سے کیا تعلق ہر۔ مگر تیرہ ابر کو کالی چوڑی سے کتنی مناسبت ہر۔ ہٹ دھرمی کی سند نہین یہ حضور ہی کا حصّہ ہر اور یہ (سیاہی آتش) سب سے بڑھ گیا۔ اُنکے ہاتھون تیسرا شعر بھی کہدیا۔ ؎

ہو میٹھی ہر اور دھکر گرستن
نہ ہمچو زنگۂ بازاریان سست

اب مہراج بلی ان مضمونون کو کیا سمجھین۔ پوچھا حضرت آخر یہ کسکی تعریفین ہو رہی ہین۔ کہین رونق جنگ کسیکان کسی دوری یا ڈومنی پر تو نہین عاشق ہو گئے ہر کچھ ضرور دال مین کالا ہر۔ یا کسی نے ع ؎

آ گیا جی اجی یہ جی ہی تو ہر

لیکن ایسا نہو کوئی فرمایش کر بیٹھے۔ اِسپر حاضرین جلسہ مسکرائے۔
آخرکار بڑے اصرار بلیغ کے بعد نواب صاحب نے اپنے عشق خرد سوز اور چوڑی والی کے جمال عالم افروز کی داستانِ لچھےدار پان کی چوڑی والی کے غمزۂ دلستان اور ناز و ادا اور کرشمہ و عشوہ و کم سنی اور شوخی و حیا بگی کا ذکر عرصے تک رہا اور سبھی پر ظاہر ہو گیا کہ اُنکا اسپر دل آ گیا ہر۔ محمد عسکری کو حسن و جمال کی پرکھ مین ملکہ خاص حاصل تھا اور اکثر کہا کرتے تھے کہ جسطرح کوئی اچھا جوہری جواہرات کو پرکھتا ہر اسیطرح بندہ حسن کے پرکھنے مین جواب نہین رکھتا اس سبب سے حاضرین جلسہ کو یقین کامل ہو گیا کہ چوڑی والی واقعی پری چہرہ عورت ہوگی۔
مہراج۔ بھلا کیون صاحب سِن و سن مین کیسی ہر۔
ن۔ تناہی دن میان بس یہ شعر سن لو۔ ؎

برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن
مرادون کی راتین جوانی کے دن

مہراج۔ معشوق مین اگر شوخی نہو تو کچھ بھی نہین۔
ن۔ شوخی۔ ارے شوخی تو اُس سے خلق ہوئی ہر۔ ؎

ای کہ در شوخی نداری ہمسرے
می نمائی ہر دمے از منظرے

یہ شعر رونق جنگ بہادر نے اُسکی شان مین پڑھا تھا مگر وقت اِسمین یہ واقع ہو گئی کہ وہ اپنے میان کو پیار کرتی ہر اس سے ذرا ہمکو پریشانی ہو گئی۔ ورنہ کون مشکل بات تھی۔
یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ نواب چھٹن صاحب بھی آ گئے علیک سلیک کے بعد محمد عسکری نے کہا آج ایک بچہ حور نظر آیا ہر۔ بھائی خدا گواہ ہر اگر دیکھو تو بھوک پیاس بند ہو جائے عالم فریب جواب نہین رکھتی ہر۔
چھٹن صاحب نے مسکرا کر کہا مین سمجھ گیا نازو کی چھوٹی بہن تو نہین ہر
محمد عسکری سخت متحیر ہو کر بولے کیا تمنے دیکھی ہر۔ انصاف شرط ہر سچ کہنا پری ہر یا نہین۔
چھٹن صاحب نے کہا ایسے موئے سنبلین اور عذار عقیقین دیکھے نہ سنے ایک دفعہ مین نے دیکھا بھی قریب تھا کہ دل ہاتھ سے

جاتا رہے غش آجائے ۔ ؎

نہادی ہر کجا پا چست و چالاک
دمیدے نافۂ مشک از دل خاک

مہراج ۔ بندہ نادیدہ مشتاق ہوگیا عجب مال ہی ۔

ممن ۔ نازو کی بہن ۔ نام ہی دنیا سے نرالا ہی ۔ واللہ ایسی پری کا نام تو کچھ اور ہی رکھنا چاہیے تھا ۔

چھمن ۔ پیار سے کہتے ہونگے ۔

ممن ۔ اور رہتی کہاں پر ہی ۔ دکان کہاں ہی ۔

ن ۔ بجا ۔ آپ کو یہ کل حال بتا دین ۔ درست ۔

ممن ۔ حضور حکم دین تو اسی دم سوار کرلاؤن قسم ہی ۔ بات ہی کیا ہی ۔

ن ۔ ایسی تیسی آپ کی وہان فرشتون کے پر جلتے ہین وہ کوئی ایسی ویسی چوڑی والی نہین ہی ۔

ممن ۔ حضور بے اختیار جی چاہتا ہی کہ کسی طرح دیکھ لون واللہ بہت دل بیقرار ہی ۔

ن ۔ دیکھنے مین روز مصرف ہوتے ہین شفق ۔

مہراج ۔ بھئی بلواؤ اُس وقت ۔ واللہ بلوا بھیجو ۔

ن ۔ بجا یہ بھی کوئی زن بازاری ہی ۔

مہراج ۔ چوڑیون کے بہانے سے بلوا بھیجو بس ۔

ن ۔ آپ نے کیا سہل ترکیب بتادی بس چھٹی ہوئی

چھٹن ۔ واللہ تمنے اس وقت یاد دلادی فتانۂ جہان ہی آفت دوران ۔ بلاے جانستان ۔ عاشق کش سرکش قیامت قامت اور ریعان شباب چودہ پندرہ برس سے ہرگز زیادہ نہین ہی ۔ اور شوخی الامان ایک منٹ کوئی اسکو بٹھا تو لے ممکن ہی نہین ۔

مہراج ۔ اب مجھے کوشش کرنی پڑی کہ دیکھون تو وہ کیسا مال ہی جسکی ایسی تعریفین ہو رہی ہین

چھٹن ۔ گر پڑوگے ۔ واللہ بیہوش ہو جاؤگے تڑپ جاؤگے کیا دل لگی ہی ۔ ؎

شوخی کہ بہ غمزۂ کمینہ	سفتے ز یکے ہزار سینہ
آہو چشمے بہر زمانے	کشتے بکرشمۂ جہانے

اور لطف یہ کہ گو باہر نکلتی ہی مگر سواے رونق جناب عالی کے اور کسی کے یہان نہین جاتی ۔ مین نے خود بلوانے کی کوشش کی تھی لیکن وہ نہ آئی اسکی ساس آئی ۔ اس سسری سے ہمین کیا سروکار ۔ اُسکا آنا نہ آنا دونون یکسان تھا ۔ بلکہ اور بلواکے پچھتائے ۔ بیالیس برس کی عورت اور بدقطع کہ مین کیا عرض کرون اگر شام کو کوئی دیکھے تو ڈر جائے ۔

مہراج ۔ بھئی اتنا تو بتاؤ کہ رہتی کہاں ہی ۔

ممن ۔ ضرور تو پھر اور بتانا باقی ہی کیا رہے بلکہ آپکے ساتھ جاکے وہانتک پہونچا نہ آئین ۔

مالک دیرینہ روز کے چونکے

نوابصاحب تو اس بھولی بالی چوڑی والی کے میکے سے خندان و فرحان تشریف لیگئے اور سمجھے کہ مار لیا ہی ۔ اور وہ زمانہ قریب ہی کہ یہ نا کھورہ یاقوت لب مہ رخسار و شاہد گلعذار زیب آغوش ہوگی اور ہم شربت وصل سے شیرین کام اور فائز بمرام ہونگے ۔ مگر یہ خبر ہی نہ تھی کہ وہان کیا ہنڈیا پک رہی ہی ۔ اور اسکی مادر ضعیفہ کس منصوبہ مین ہی ۔ یہ پیرزن جہاندیدہ بڑی چالاک عورت تھی ۔ نواب صاحب کے تشریف لیجانے کے قبل اُسنے نازو اور چوڑی والی کو اچھی طرح سے پٹی پڑھا دی تھی کہ جب وہ آئین تو تم فلان بات پر رو کھ جانا اور یہ کہنا ورے اُنکے سامنے بولنا اور ناک بھون چڑھاکے یا ماسو خفا ہو کر دوسرے کمرے مین چلی جانا جبتک وہ خود منانے نہ آئین

تب تک تم ہرگز اس کمرے سے نہ آنا نہ آنا۔

ناظرین کو یاد ہوگا کہ اماں پر جفا ہو کر چوڑی والی تنگ کر دوسرے کمرے مین چلی گئی تھی اور نازو بھیجی گئی تھی کہ اسکو منا کے سمجھا بجھا کے لے آئے تو دونون بہنین کمرے مین ہنسنے لگی تھین جو اصحاب بالغ خبر ونادلون کے مطالعے مین تجربہ کار ہو گئے ہین وہ ضرور سمجھ گئے ہونگے کہ اس محل ہنسی کی کہین نہ کہین خبر نکلیگی ورنہ جب تنگ کے مان اور بہن اور اماں سے خلاف ہو کر دوسرے کمرے مین چلدی تو وہان جاکے ہنسنا چہ معنی دارد الغرض یہ پہلے ہی سے سکھائی پڑھائی تھین اور اس عجوزنے سکھا دیا تھا کہ سونے کے چھڑون کا جونگا کرنا نواب صاحب کے تشریف لیجانے کے بعد اسنے پھر نازو اور اسکی چھوٹی بہن کو سبق پڑھانا شروع کیا کہ بیٹیا انکو تم سونے کی چڑیا سمجھو اور جہانتک ممکن ہو سکے اتنے روپیہ کھسیٹو۔ یہ مردوا ایسا لٹو ہو رہا ہے کہ تم تو مارے گئی ہو نازو۔ مگر دیکھو بیٹیا تم ایسے الگ ہی الگ رہا کرو جب وہ آنے نانے بیٹھیں تو تھوڑی دیر کے بعد آؤ۔ دو گھڑی بیٹھو اور چلدو۔ پھر ایک جھلکی دکھا کے چمپت ہو جیکے نہ بیٹھو۔ نہ کوئی بات ایسی کہو جس سے انکو یقین ہو جائے کہ نکاح ضرور ہوگا۔ اور نہ کوئی ایسا لفظ کہو جس سے وہ مایوس ہو جائے کبھی ہاں اور کبھی کچھ کبھی اقرار اور کبھی انکار۔ بس یہی بہتر ہے مگر جونگون سے نہ چوکو ولایتی انار۔ انگور۔ اخروٹ چلغوزہ کشمش۔ پستہ۔ یہ فرمایش کر بیٹھو۔ چوڑیان انکے ہاتھ دس گنے دامون پر بیچو۔ سرد ی کے کپڑے کی فرمایش کر دو بس اسی کا نام جونگا ہے۔ غرضکہ جہانتک ہو سکے کوشش کرو کہ انکو لوٹ لو۔ اور وہ لٹو اسقدر کا ہو گیا ہے کہ جو کہو گی وہ کریگا سونے کے چھڑونکا جونگا تو کیا تمنے اور اسنے منظور کر لیا اور بھیجیگا بھی۔ اسی امر پر نازو کو اپنی ماں سے اتفاق نہ تھا وہ کہتی تھی

کہ یہ چھ سات سو روپیہ کی فرمایش ہے اتنی بڑی فرمایش کا تحمل ہوتا سہل بات نہین ہے۔ مگر اسکی اور ضعیفہ کی رائے تھی کہ بھیجے اور نہیچ بھیجے۔ اور خود بنوا کے لے آئے تو سہی۔

چوڑی والی سے یہ باتین سنا کی اور سوچنے لگی کہ اسکی ملاقات ہے تو لوٹ آپ کا گھر پھر لوٹ لون۔ جاتا کہاں ہے۔ دل کا آنا قیامت کا آنا ہے حضرت دل کا آنا دل لگی نہین ہے۔ یہ عشق کا کوچہ ہے۔

دوسرے روز چوڑی والی کی ماں نے اسکو پھر بلایا اور جونگا کرنے کی ایسی ایسی چالین سکھانے اور بتانے لگی کہ کبھی سنی ہی نہ پڑین۔ کہ اتنے مین نازو کی منجھلی بہن آ گئی اور نازو اور اسکی چھوٹی بہن اور منجھلی بہن تینون مین ٹھیکرے باتین کرنے لگین۔

نازو۔ آج بہت دن بعد دیکھ پڑین دوگانہ۔

دگانا۔ ہم تو ماندے تھے بہن۔ پھوڑا نکلا تھا مرتے مرتے بچے

نازو۔ بہن اللہ جانتا ہے ذری بھی کسی نے خبر نہ کی۔

دگانا۔ ہمنے کچھ سنا ہے اور معتبر آدمی سے سنا ہے۔

نازو۔ کیا کیا۔ خیر تو ہے۔ کیا سنا ہے بہن بولو۔

دگانا۔ ہمنے سنا ہے کہ۔ کہی ڈالون۔ ہے

آج وہ طالع سکندر ہے جسکی بوڑھیا محل کے اندر ہے

نازو۔ بوڑھیا محل کے اندر (متحیر ہو کر) کیا ہے۔

دگانا۔ کیا ہے۔ اب ہمسے نہ بہت اڑو۔

نازو۔ اللہ جانتا ہے جو ذری بھی ہماری سمجھ مین آیا ہو۔

دوگانہ۔ ہمین نام نہین بتایا۔ بس اتنا کہا تھا کہ ایک چوڑی والی پر آج کل سیکڑون رئیسون کی نگاہ پڑتی ہے۔ بڑی چنچل اور اداتی جو کری ہے مستانی ہو رہی ہے۔

نازو۔ اے واہ ہے۔ پھر اس سے مطلب کیا نکلا۔

دگانا۔ اپنی بہن سے پوچھو یو نوجی یہ کیا بات ہے سچ ہے یا جھوٹ

نازو۔ دگانا تمہارا بڑا ہوائی دیدہ ہے۔

دوگانا۔ تیے کی کہی یا نہین کہی ۔ اب کیا ہی سونے کے چھڑے پہنو منہیار کی چھوکری کے لیے بہت ہی ۔

نازو۔ ان ہی جھوٹی گپون سے تو تمھارے چہرے پر پھٹکار برستی ہی

دوگانا۔ ہمین کسی نواب کو صورت تھوڑا ہی دکھانا ہی کچھ

راوی۔ نازو انتہا سے زیادہ حیران تھی کہ اسکو کہان سے اتنی جلد خبر ہوگئی ۔ چوڑی والی ششدر ۔

کاٹو تو لہو نہین بدن مین

اور دوگانا کھلکھلا کھلکھلا کر ہنستی تھی ۔ نازو کی سمجھ مین نہین آتا تھا کہ کل شام کی بات اور آج سویرے سویرے اسقدر مشہور ہوگئی ۔ اور سونے کے چھڑون کا جو ذکر آ
تو اب کوئی شک باقی نہین رہا کہ کسی معتبر آدم
جا کے کہا ہی ۔ اب نازو ولا کھڑا لتہ
تم کیا بک رہی ہو ۔ تمھار
خلل ہو گیا ہی اپنی بیتی
چھپا رہ سکتا ہی
سے صاف برتا
نازو بہن یہ سم
نازو نے ک
کیا ہی اور تم
تمھارے
ایک ترکا
نے اسکا
ہماری
لڑکیو
ہی سے
ہین اُ
ایک ج

وہان سوا ے مری بات کے اور کسواسطے گئے تھے ۔

نازو۔ مین تاڑ گئی بہن بڑی رسوائی کی بات ہی ۔

دوگانا۔ کیا تمھارے محلے مین کوئی ترکاری والی رہتی ہی

نازو۔ ای یہ کیا ۔ پڑوس مین کبڑنے کا گھر ہی ۔

دوگانا۔ وہ ہین کون ۔ کوئی رئیس ہین ۔

نازو۔ بہت بڑے آدمی ہین اور ابھی کر ا
نہین ہی اور نہیں بکھ آدم

دوگانا۔ ا
۔ا

کٹرن صبح کو جس جس کے ہان گئی گھر گھر ڈھنڈھورا پیٹ
آئی تھی کہ ہمارے پڑوس کی جوڑی والی کے ہان ایک
نواب آتے ہین اور وہ دونون بہنین ہین مگر ماہک دیرینہ روز
نے وہ تدبیر سوچی کہ سبحان اللہ کلکتہ جاتی ہون اسکے
بہنوئی نے مٹیا برج سے بلوایا ہی اور مکان بیچے ڈالتی ہون
ایک نواب صاحب کے (مختار کار) آئے تھے۔ کٹرن کے
ذہن مین یہ بات جم گئی کہ بیشک اور بلاشبہہ نواب
... آئے تھے۔ اُنکے کوئی اہلکار ہی ہونگے
... نے گھر چلی گئی تو بیرزن نے
... تا کو کس

اوقات سے باہر ہونے کے چھڑے کیسے۔

گپ شپ !!!

یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ ایک آدمی نے دروازے پر آواز دی
ماما نے پوچھا کون ہی۔ اسنے آہستہ سے کہا۔ نواب صاحب نے
بھیجا ہی اور کچھ کہلا بھیجا ہی۔ ماما نے اوپر جا کر جوڑی والی کی
مان سے کہا اُسنے کہا بلا لو۔ آئیے اندر آئیے ہم تو باہر کے
نکلنے والے ہین سب یہ دونون چھوکریان تو البتہ نہین نکلتی ہین
اور اگر گئین بھی تو پاس پڑوس۔ اور وہ بھی جلنے بو سنے
لوگون مین۔ ایرے غیرے کے یہان نہین بھیجتے۔ خدمتگار نے
کہا صحیح ہی بجا کہتی ہو نواب صاحب نے مجھے بھیجا ہی اور کہلا ہی
کہ چھڑے بیجیے گا یا چھڑا دن کی قیمت ضعیفہ پھول کے کپا ہو گئی
... کھلی جاتی تھین۔ آدمی کی بڑی خاطرداری کی
کھلائی۔ بی ناز وہین کہ الایچی لیے چلی آتی
... رہ بشاش۔ ماما کی رنگت سُرخ
خرم ...
... کھل کے بیٹھو۔
... اچھا بیٹھا ہون۔
... ب سے بہلا بہت بہت سلام کہنا
... اسی کی۔
... پرسون اُنکو نواب
... چالیس پھر کیا لٹو ہو گئے
... ن ایک بات ہی وہ بات
... ن ... کرتے ہین انھون
... اپنے تو مین جو کب جادو
... سو ... پڑہین۔
... ہو گیا جاتے۔
... ہو وہ کرو۔

ض۔ اچھا ہم اپنے بنوا لینگے تم روپیہ ہی دیدو۔
خ۔ لیجیے حاضر ہی۔ پانچ سو یہ گن لیجیے۔
ماما۔ بڑے رئیس آدمی ہین نواب صاحب۔
خ۔ رئیس۔ رئیس کیسے پوترّا دن کے رئیس۔
نازو۔ ہمارا بھی سلام کہدینا۔
ض۔ اور انکے واسطے تو یہ اور ہمارے واسطے کیا لائے ہو
خ۔ جو کہدو۔ اب ہم جانتے ہین تم کسی دن گھر مین جا کے
جوڑیان پہنا دو اور برابر آتی جاتی رہو۔
ض۔ جس روز کہو۔ جب لے چلو۔ چلی چلون۔
خ۔ اور نازو کو اور انکو بھی لیتی چلنا۔
ض۔ آمین سے تم اپنا حصہ تو لے لو میان۔
خ۔ اب اسکا آپکو اختیار ہی۔
ماما۔ تم ہی تو لائے ہو۔ تم ہی کو اختیار ہی۔
نازو۔ مگر قول کے پورے ہین۔ اللہ جانتا ہی۔
ماما۔ چلم بھر لاؤن حقہ پینگے آپ۔
ض۔ نواب صاحب کو آج لے نہ آوٗ۔ کہو رات کو بھیس
بدل کے چپکے سے آجائین۔ آج نازو اور یہ دونون
یہان ہی رہینگی۔
خ۔ ہان اچھا ضرور آئینگے۔
ض۔ مگر اکیلے ہی آئین بھیڑ کو نہ ساتھ لائین۔
خ۔ بس وہ اور مین اور ایک آدھ صاحب اور۔
خدمتگار اٹھنے ہی کو تھا کہ پیرزن نے روک لیا کہا
اسقدر جلد بازی۔ ابھی تو آئے ہو اور ابھی چلے جاتے ہو
بیٹھو ایک گلوری اور کھالو۔ خدمتگار نے کہا تمہارے ہان
کوئی مرد بھی ہی ضعیفہ نے کہا ہمارے بہنوئی ہین۔
ایک لڑکا کد خدا حیدر آباد مین ایک وکیل کے
پاس نوکر ہی کچھ شُد بُد پڑھا لکھا بھی ہی اور یہ دو
لڑکیان ہین۔ اسکا میان ہی۔ دوسرے تیسرے آتا ہی۔
یہی سب ہماری دولت ہی۔ خدمتگار نے کہا کہ حق تعالی اس
دولت کو برقرار رکھے۔ اس سے بڑھکر اور کون دولت ہوگی
اب مین رخصت ہوتا ہون ضعیفہ نے پھر روکا۔ انہون نے
کہا نواب صاحب میرے منتظر ہونگے ضعیفہ نے پچیس روپے
دیکر کہا یہ تو لیتے جاؤ۔ خدمتگار نے پچیس روپے لیکر کہا بندگی
ہم تو تمہاری [illegible] تی کے خواہان ہین جو تمکو زیادہ ملیگا
تو ہمکو بھی ملیگا اور جو تم ہی کو نہ ملیگا تو ہمکو کیا ملیگا۔ ماما نے کہا
تم ماشاء اللہ سے خود سمجھدار ہو تمکو سکھانا جیسے لقمان کو سکھانا
خ۔ تو اب ہم رخصت ہوتے ہین۔
ض۔ امام ضامن کو سونپا خدا حافظ میان۔
خ۔ آج رات کو نواب صاحب کو لے کر آؤنگا۔
ض۔ بھلا آنے کو کہتے تھے۔ ایسا ہو نہ آئین۔
خ۔ آئین اور بیچ کھیت آئین۔ نہ آنا کیا معنی۔ ہان
اگر کوئی ایسا ہی ضروری کام ہو جائے تو شاید نہ آئین
ض۔ تم اپنا پیغام تو کہدو بیٹا۔
نازو۔ اے قمرن وہ جو کہتی تھین کہو نا۔
قمرن۔ (ق) یہ سردی کی فصل جاتی ہی اور نواب صاحب
نے ہمکو انار اور انگور بھی نہ بھیجے۔
خ۔ (مسکراکر) آج ہی تو ابھی ابھی۔
ق۔ اگر ہمارے کہنے پر بھیجا تو کیا۔
خ۔ وہ تو سونا برساوینگے اس گھر پر۔
ماما۔ ہان ہان میان کیون نہین رئیس ہین۔
نازو۔ کتنی دور ہی نواب صاحب کا مکان
یہان سے۔
خ۔ تھوڑی ہی دور ہی کوئی دو پیسے ڈولی۔
نازو۔ تو پھر ایک روز ہم سب کو لے چلنا۔

قمرن ۔ (ہنسکر) موٹے دو پیسے ڈولی کہ ڈبل ۔
خ ۔ نہین مدوساہی ۔ موٹے دو پیسے ڈولی ۔
خدمتگار پچیس روپے لیکر خوش خوش رخصت ہوا
نواب صاحب چشم براہ انتظار تھے ہر گھڑی خدمتگارون سے دریافت کرتے جاتے تھے کہ دیکھو بھئی حسین علی آیا ۔ از بس بیقرار تھے جب لوگون نے اطلاع دی کہ پیر و مرشد حسین علی آتا ہے پھاٹک کے پاس آگیا ۔ حکم دیا کہ دوڑ کر آئے حسین علی اپنی کوٹھری مین روپیہ رکھنے گئے ۔ تو کوئی چھ خدمتگارون چپراسیون چوکیدارون کو نواب صاحب نے حکم دیا کہ ابھی لاؤ ۔
حسین علی صاحب تشریف لائے ۔
ن ۔ کہو صاحب کام بنا کے آئے یا خدا نخواستہ بگاڑ کے ۔
خ ۔ بگڑنا دور از حال حضور کو بلایا ہے ۔
ن ۔ قریب آؤ ۔ بلکہ علیحدہ چلو ۔ ہان کیا گفتگو ہوئی
خ ۔ روپے جو مین نے دیے تو بڑی خوش ہوئین سیکڑون دعائین دین سب کی سب خوش ہوگئین ۔ اور دعائین دینے لگین ۔
ن ۔ لاحول ولاقوۃ ۔ اصل مطلب کی بات کہو ۔ اک سو ہی دفعہ کہ چکے کہ دعائین دین ۔
خ ۔ حضور قمرن نے مجھ سے پوچھا کہ نواب صاحب آج آئینگے نہ آئینگے تو ہم خفا ہو جائینگے ضرور آئین نہین تو ہم بہت خفا ہونگے
ن ۔ لاحول ولاقوۃ ۔ سن چکے سن چکے ۔ ایک ایک بات کو ہزار ہزار بار کہتے ہو ۔
خ ۔ مین وعدہ کر آیا ہون حضور کہ آج انکو لاؤنگا ضرور چلیے گا
ن ۔ ہزار کام چھوڑ کر ہزار کام چھوڑ کر چلونگا ۔
خ ۔ حضور کی ریاست کی بڑی تعریف کرتے تھے سب ۔ اور قمرن نے کہا ہے کہ سردی کی فصل جاتی ہے ہمکو ولایتی انار اور انگور بھی بھیجدین ۔
ن ۔ ابھی بھیجو ۔ داروغہ صاحب ذرا یہان آؤ پانچ روپے کے انار اور چار پٹاریان اور سیر سیر بھر کشمش پستے اور اخروٹ اور بیس عدد بڑے بڑے سیب منگواؤ اسی دم ۔
داروغہ ۔ بہت اچھا ۔ ابھی لیں حضور ۔ اسی دم ۔
ن ۔ (خدمتگار سے) تو قمرن نام ہے ۔ یہ کہیے ۔ یہ نام تو بڑا پیارا ہے ۔ اور نازو تو نئی قسم کا نام سننے مین آیا ۔
خ ۔ وہ بھی یقین حضور ۔ اسپر بھی حضور ۔ عرض نہین کر سکتا ہے وہ بھی اچھی ہے اور (ڈرتے ہوے) حضور قمرن کا تو پھر کیا کہنا ہے
ن ۔ بے مثل ہے ۔ پیدا ہی نہین ہوئی ایسی عورت ۔
خ ۔ اب غلام میوہ لیکے پہونچا آئیگا ۔
نواب صاحب کو اسقدر خوشی ہوئی کہ گویا قارون کا خزانہ انکو ملگیا ۔ دن کاٹے کٹتا تھا دعا مانگتے تھے کہ یا خدا کہین جلد شام ہو تو اُس مہ لقا کا دیدار نصیب ہو ۔ اگر آج ناغہ ہوا توجان پر بن آئیگی ۔ اول تو بے دیکھے ہوے شب کو نیند نہ آئیگی ممکن نہین کہ نیند آئے ۔ ادھر شام ہوئی ادھر بندۂ درگاہ روانہ کوے یار ہوے ۔
داروغہ نے تھوڑے عرصے کے بعد عرض کیا کہ خداوند میوہ حاضر ہے ۔ حکم ہوا کہ حسین علی کو بلواؤ حسین علی سے فرمایا کہ یہ میوہ لیجاکے دے آؤ ۔ اور کہنا اور جو ضرورت ہو اُس سے اطلاع دین ۔
حسین علی میوہ لیکر روانہ ہوا ۔
چوبدار نے عرض کیا پیر و مرشد آغا محمد اطہر صاحب تشریف لاتے ہین نواب صاحب کوٹھی سے باہر اُن کے استقبال کیلئے گئے ۔ اور دیکھتے ہی کہا ۔ ع

ای کہ در شوخی نداری ہمسرے	می نمائی ہر دمے از منظرے

آغا - این بسم اللہ ہی اس سے ہوتی ہے -

ن - بسم اللہ ہوا چاہیے - رب یسر - ۵

ای کہ در شوخی نداری ہمسرے
می نمائی ہر دمے از منظرے

آغا - بھائی صاحب رب یسر نہین ہم تو تم بالخیر کی دعا مانگتے ہین

ن - خدا نے چاہا تو دو ہی چار روز مین -

آغا - ہان ارے یار مانتا ہون نے آیا راہ پر -

ن - واللہ مجھے اُس سے عشق ہے اور پورا عشق -

آغا - چیز ہی ایسی ہے وہ عشق ہی کے قابل ہے -

ن - ایسی صورت کبھی پہلے بھی دیکھی تھی - ؟

آغا - واللہ نہین دیکھی تھی - ہٹ دھرمی سے کہو کہ نہ حق تو یون ہے - ۶

بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

ن - اور اسی مہینے مین نکاح ہو تو سہی -

آغا - یار یہ خبط ہے - نکاح وکاح واہیات بات ہے - ہم اسکو ہرگز پسند نہین کرتے -

ن - مجھ سے بے نکاح کے رہا نہ جائیگا -

آغا - دور ہی دور کا عشق اچھا - نکاح کی صلاح ہم نہ دینگے اور کوئی دوست نکاح کی صلاح نہ دیگا -

ن - صلاح اور مشورے کی گنجایش اب کہان ہے -

آغا - نہین اس قدر جامے کے باہر نہ ہونا چاہیے -

ن - اسمین پند و نصائح سے کام نکلے یہ محال ہے - ۵

این عشق نہ دانم از کجا خاست
کز ہر رگ و ریشہ ام بلا خاست

آغا - اگر اس عشق کی یہی کیفیت رہی تو -

ن - میان یہ اگر امر دیگر کے کیا معنی -

آغا - بات انسان وہ کرے جسمین بدنامی نہو اور آبرو ریزی سے انسان بچے - اور اگر بدنامی ہوئی تو لوگون کو ہنسنے کا موقع ملیگا -

ن - اچھا پھر پھر اب اس بارے مین گفتگو ہوگی - ۵

حضرت ناصح گر آئین دیدہ و دل فرش راہ
پر ذرا اتنا تو بتلا دو کہ سمجھائینگے کیا -

غالب !!! -

اتنے مین ممن نے کہا حضور منشی مہراج بلی آئے ہین - کہا بسم اللہ - آئین - آئین -

ممن - حضور یہان باغ مین ٹہل رہے ہین -

مہراج - آداب عرض کرتا ہون جناب نواب صاحب -

ن - کورنش عرض ہے - تشریف لائیے حضرت -

مہراج - اخاہ آغا محمد اطہر صاحب بھی تشریف رکھتے ہین -

آغا - آپ نے کچھ اور بھی سنا ہمارے نواب صاحب عاشق ہوئے ہین

ن - ہمارا عشق ازلی ہے یہ ہوئے ہین کیا معنی -

آغا - ازلی وزلی تو خیر صلاح ہے -

مہراج - وہی چوڑی والی نا -

آغا - اینٹ - آپ بھی سن چکے ہین -

مہراج - سن چکا ہون صاحب دیکھ چکا ہون - اسمین شک نہین کہ پری ہے واللہ - از سرتا پا حسن ہو تو ایسا کہ - ۶

ہر گہ آپ کی شوخی تو غضب کی شوخی

نواب صاحب کو جو ملتا تھا انھین کا سا خدائی خوار و آوارہ و بدکار - کوئی شخص ایسا نہ ملا جو عقل رہنمون سے کام لیتا یا انکو سیدھے ڈھرے پر لگانے کی کوشش کرتا - اور نہ ممکن تھا کہ ایسا رئیس زادہ اور پھر وہ شخص کہ جسکے مزاج مین آراستگی اور

صلاحیت ہو وہ ایک ادنیٰ چوڑی والی پر اسقدر لٹو ہو جائے کہ ہزار صد ہا رئیسون کے روبرو اُسکے پیچھے پیچھے جائے اور اسپر بھی ستم یہ کہ اُسکے گھر پر جائے اس سے بڑھکر آوارگی اور کیا ہوگی - بڑے شرم کی بات ہی - مگر انکی صحبت مین تو خیر سے آدمی کا آوا ان بگڑا ہوا ہی -

مہراج بلی ان سب کے چچا - ان کی حرکتین سب سے زیادہ تبذل نکلین - یہ اُس چوڑی والی کی گلی سے دن میں کوئی چھ سات بار نکلے مگر صرف دو بار دیکھا اور کھڑے ہو کر اُسکی ساس سے گفتگو بھی کی -

آغا محمد اطہر بڑے مہذب اور شایستہ اور آراستہ خیالات کے آدمی - بڑے زبان آور - فارسی زبان کے محقق عربی کے عالم تبحر - مگر یہ خود اُس چوڑی والی کی چھوکری پر لٹو تھے -

آغا محمد اطہر نے کہا بھئی مین بھی ایک بار ادھر سے نکلا تھا لیکن اسکو پایا نہین - ؎

آج وہ جلوہ فرزا ہے جو منظر مین نہین
تو جا کے ذرّہ بھی اس حسرو خاور مین نہین

مسخرہ کہ چپکے سے آنکے ایک گوشے مین خاموش کھڑا ہو رہا تھا یون بول اٹھا - ؎

تبھی آج جو سونی پڑا ہے
کل بیچ ایک رانڈ بیٹھے تھے

ارے! یہ کون بولا بھئی - دیکھا تو مسخر الدولہ!!! بڑا قہقہہ پڑا مگر اسکے معنی سمجھ مین نہ آئے - اسکی تشریح تو کیجئے -

کہا حضور قربان جاؤں یہ حیدرآباد کے فصحاؤن اور بلغاؤن کی زبان ہی تفسیر اور شرح طلب ہی تفسیر اسکی یون ہی کہ حیدرآبادی شاعر صاحب نے ایک دن ایک کھڑکی مین ایک عورت (رنڈی) بیٹھی دیکھی تھی دوسرے روز وہان سناٹا تھا تو شاعر نے یہ شعر موزون کیا تبھی کھڑکی کو کہتے ہین - اور رانڈ کے معنی (رنڈی) اب سمجھ مین آجائیگا اسیطرح آغا صاحب نے بھی سناٹا ہی پایا - لہذا غلام نے عرض کیا - ؎

تبھی آج جو سونی پڑا ہی
کل بیچ ایک رانڈ بیٹھے تھے

ل - یہ بیچ کیا حضرت

مسخرہ - بیچ کے معنی اپنی جگہ پر ہین -

آغا - رانڈ کے بیٹھے تھے کسقدر موزون ہی -

ممتاز - بیچ بھی عجب لغت بلکہ لغتا ہی -

ل - ایک رانڈ بیٹھے تھے اسنے کیا مزہ دیا ہی -

مہراج - میری کچھ سمجھ مین نہین آتا -

ل - انکا بھی نام لکھ لیجئے -

آغا - لکھا ہوا ہی - اور کل حمقا کی فہرست مین سب سے اول لکھا ہی کیونکہ انھون نے اول درجہی کا امتحان پاس کیا ہی

ل - ابھی اسمین سمجھنا مشکل ہی کون بات ہی -

مسخرہ - ہمارے حضور منشی مہراج بلی اللہ کی عنایت سے ان سے بھی بڑھے ہوے ہین یک نشد دو شد -

ل - مجھے رہ رہ کے ہنسی آتی ہی - کہنے لگے رانڈ بیٹھے تھے - کتنی عمدہ شاعری ہی - سبحان اللہ -

ذوات وغیرہ - اور حضور سونی پڑا ہی اس سے کیا کم ہی -

آغا - اور ہمکو سب سے بڑھکر لطف بیچ مین آتا ہی واللہ کیا نادر لغت ہی - سبحان اللہ - بیچ -!!! -

مسخرہ - یہ رانڈ بیٹھے تھے اور سونی پڑا ہی - اور بیچ سب سے بڑھکر لطف منشی مہراج بلی کی سمجھ سے حاصل ہوا -

نواب صاحب کوئی شعر پڑھنے کو تھے کہ داروغہ صاحب نے کہا اخاہ آئیے حضور میان اختر برآمد ہوے۔ کہتے ہین منشی اختر صاحب تشریف لائے۔

آداب بجا لاتا ہون خداوند۔ اور صاحبون سے بھی علیک سلیک ہوئی۔ نواب صاحب کی جانب مخاطب ہوکے پوچھا۔ حضور کا مزاج تو اچھا رہا عرصۂ دراز کے بعد زیارت ہوئی۔

محمد عسکری ایک آہ سرد بھر کر بولے مزاج کی کچھ نہ پوچھو میں دیکھو یہ تخلیے کی صحبت ہے۔ خبردار کوئی بے اطلاع آنے نہ پائے اسکے بعد کل سرگذشت بیان کی۔ کہا کیا عرض کرون۔ منشی اختر صاحب ایک قتالۂ عالم نے بسمل کر دیا۔ نواب رونق جنگ کے ہان گیا تھا انکی بیوی نے (سالی نے) ہمارے تئین اندر ایک ضرورت سے بلوا بھیجا۔ وہان ایک صورت ایسی دیکھی کہ جان نکل گئی ؎

ہے نوبہار سوچ مین ہون مین کہ کیا کرون
کس گل کو دون مشابہت اس گلبدن کے ساتھ

وہان تو بات کرنے کا موقع نہ تھا۔ مخدرات اور خاتونون کے سامنے چھیڑ چھاڑ کا کون محل تھا مگر جب وہ باہر نکلی تو مین بھی سایے کی طرح ساتھ ہولیا اور یہ شعر پڑھا ؎

او جانے والے مڑ کے ذرا دیکھ اس طرف
مانند سایہ ہم بھی ہین تیرے قدم کے ساتھ

اختر نے کہا پیر و مرشد کیا کوئی زن بازاری ہے کہین کسی ماما یا مہری کی چھوکری پر تو حضور فریفتہ نہین ہوگئے یہ باہر نکلی کا فقرہ کیسا فرمایا حضور نے۔ اسپر لوگ مسکرائے مگر آغا محمد طاہر خوب کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

نواب صاحب بولے بھئی عشق مین عقل کو کیا دخل ہے یہ سوال کیسا کیا تمنے۔ اختر نے کہا بجا ہے بندہ نواز عشق کو شعرا خرد سوز کہتے ہین۔ ہان اچھا۔ پھر اگر باہر نکلتی ہے تو کیا مشکل بات ہے۔ نواب صاحب نے فرمایا بھئی مشکل اندر مشکل ہے۔ ایک تو اسکا نکاح ہوگیا ہے۔ دوسرے بڑے غضب کی بات یہ ہے کہ وہ اپنے میان کو چاہتی ہے اور یہان بے صبری ہے ؎

تاب فرقت کی مرے جسم محقر مین نہین
صبر کا دخل کہین اس دل مضطر مین نہین

بس یہی دل چاہتا ہے کہ وہ بغل مین بیٹھی ہو۔ اور اس زلف عنبر بار کی خوشبو سے ہمارا دماغ ہردم معطر رہے

اختر نے کہا خداوند پھر اب اسقدر تو بندہ ضرور دریافت کرے گا کہ کون قوم ہے کہا چوڑی والی کی چھوکری دو بہنین ہین۔ دونون پری تمثال مگر چھٹکی تو واقعی ایک چیز ہے ؎

نسرین بہ چمن پیش بدن گرد بدن نیست
یک یدہ جلا یافتہ از نکہت یوسف

با غنچہ صبا دم بزند گر دہن این است
صد دیدہ جلا یابد اگر پیرہن این است

اور بڑی بھی بڑی کلان ہے۔ اسکا نام نازو ہے اور چھٹکی کا نام قمرن۔ یہ نام مجھے پہلے نہین معلوم تھا۔ کیا پیارا نام ہے نازو انوکھا نام سہی مگر کس پوچ کا نام ہے۔

اختر نے کہا حضور اسکی سند نہین کہ حضور آپ ہی آپ دیکھ لین۔ انکو یہان بلوائیے اور کہلا بھیجیے کہ چوڑیان پہنانے کو بلایا ہے۔

آغا صاحب نے کہا وہ علانیہ ہر مقام پر اس طرح سے نہین جاتی ہے۔ مگر ہان رونق جنگ کے ہان چلو وہان آجائیگی انکے مکان کے سامنے ہی تو مکان ہے۔

اتنے مین میان حسین علی واپس آگئے اور یون کلام ہوے

ح۔ حضور وہ کام کر آیا۔ سلام کہا ہے۔

ن۔ خوش ہوے وہ لوگ۔ اور کیا باتین ہوئین۔

ح۔ حضور پھر عرض کرونگا الگ چلکے۔

ن - کہو بھی بیان کیا کوئی غیر ہی - کہدا لو -

آغا - ہم لوگون سے کس بات کا پردہ ہی صاحب -

داروغہ - بے تکلفی کے ساتھ کہو ڈرتے کیون ہو -

خ - حضور ایک رقعہ دیا ہی - حضور کے نام -

ن - لاؤ لاؤ - کیا پڑھی لکھی ہین -

مسخرہ - جی ہان - یہ لیلاوتی اور دستور الصبیان اور انوار سہیلی اخفین کی تصنیف ہی یا کسی اور کی - اب تھوڑے دن مین وہ لندن جاکے بارسٹری کا امتحان دینگی -

نواب صاحب نے رقعہ لے کر اسکو کئی بار چوما اور کھول کر پڑھا تو نور اعلی نور -

دو نو واب صاحب - آد دور - ڈوب جا - قم رسلا ملکر رہی ہی اور نواب صاحب کحا لو مالکو دو ادہی سکی اور جو کچھ معو سمی ممن کو بھیج بھس سو وہ سب ہم ن سارے عاح حا مکو لرع ررع کرکے لوم ہمسل ما رام محال اور معردں دو امحصں گی اور حسین ملی آدس احم حماں سگا قم رسکو ری والی -

کل حاضرین جلسہ منتظر تھے کہ خط پڑھین تو سنین -

نواب صاحب نے خط پڑھ کر آغا صاحب کو دیدیا -

آغا - ایں یا - ارے میان بالکل بے نقط -

داروغہ - حضور واقعی ایک نقطہ بھی قسم کو نہین ہی -

مسخرہ - تو یہ کیسے بالکل بے نقط سنائی دین -

آغا - حضرت ہمسے ہرگز نہ پڑھا جائیگا -

ممن - لائیے غلام زور لگائے - شکستہ ہی -

آغا - شکستہ اور نستعلیق دونون سے الگ ہی رنگ ہی -

جھمن - عاقلان پیروی نقطہ نہ کنند -

ن - غور کرو بھئی اور اسکا مطلب ہمین بتاؤ -

اختر نے القاب تو پڑھ دیا - نواب صاحب بہادر نواب کی خرابی - نواب - صاحب کی خرابی صاحب - اور یہ دور تو اعلی درجے کا کلمہ ہی - یعنی آؤ - اور دور مطلب یہ کہ جا ڈوب جا - یعنی اپنی آبروریزی کر - مگر آ - اور آکے پھر دور ہو - آگے کسی سے نہین چلتا - قم رسلا ملکر رہی ہی یہ کسی سے نہ پڑھا گیا - بہت غور کیا -

آغا - ہمسے واقعی یہ رقعہ نہ پڑھا جائیگا -

مسخرہ - کیا سنسکرت مین لکھا ہی حضرت -

آغا - حرف تو اردو ہی کے سے ہین زبان خدا جانے -

مسخرہ - لائیے مین کسی مغل کابلی سے پڑھوا لاؤن -

آغا - کیا کابلی سنسکرت خوب پڑھے ہوتے ہین -

مسخرہ - جی نہین خط بیشک پشتو مین لکھا ہوا ہی -

اختر - اہا ہا - کیا پڑھا ہی - واللہ - قمرن سلام کر رہی ہی - سچ کہیے گا -

ن - بھئی انعام کا کام کیا ہی واللہ -

آغا - خوب پڑھا - خوب ہی پڑھا - ذہین آدمی ہین -

ن - اب پورا خط میان اختر ہی پڑھ دینگے -

اختر - اور نواب صاحب سا اور نواب صاحب آگے آیت -

راوی - سب نے ملکر زور لگایا مگر مطلب حل ہوا آخر کار اختر ہی نے مطلب نکالا اور پورا رقعہ یون پڑھ دیا - اور نواب صاحب کی جان و مال کو دعا دیتی ہی گی - دعا کو دوا لکھا ہی - اور دیتی ہی کے بعد (گی) کیا خوب خیر اور جو کچھ میوے تمنے ہمین (کو) بھیجے تھے سو وہ سب ہمنے پائے (ہمنے پائے) کی خرابی (ہمن پیا اسے) ای سبحان اللہ

آج شام کو ضرور ضرور کرکے تم ہمسے ملنا۔ امی جان اور نازو دعا بھیجتی ہینگی اور حسین علی آدمی (آدمین) اچھا ہی گا۔ قمرن چوڑی والی۔

ن۔ کارے کردہ۔ اور کسی سے نہ پڑھا جاتا۔

آغا۔ عاحا لکو۔ آج شام کو خوب ہی پڑھا۔

اختر۔ اور زر ع زر ع عمر بھر کسی سے نہ حل ہوتا۔

ممن۔ ام صحان اور لعردں یہ کیا ہی حضور۔ یہ اب تک ہماری سمجھ مین نہ آیا۔

اختر۔ ہجے کیجے ہجے۔ جی یہ امی جان اور نازو ہی۔

ممن۔ قہقہہ لگاکر۔ واہ رے بے تکے پن۔ حد کردی۔

ن۔ حسین علی سے دریافت کرو کہ یہ لکھوایا کس سے تھا۔

منشی مہراج بلی صاحب نے کہ مشہور گول آدمی تھے اپنے عشق کے کا ذکر کیا کہ مین تو اسکی بڑی بہن نازو کے ناز و ادا کا عاشق زار ہون۔ نواب صاحب نے کہا خدا کرے کوئی شخص اُس بڑھیا بیچاری کی بھی فریفتہ ہو جائے تو اچھی ناگدم ہو۔

مسخرے نے کہا بھلا نازو کا سن کیا ہوگا۔ آغا صاحب نے جواب دیا یہی کوئی انیس بیس برس کا۔ پوچھا (اور منشی مہراج بلی صاحب کا سن کیا ہوگا) جوڑا اچھی ہی۔ مگر نازو ان بڑھو کی طرف مخاطب ہوکر یہ شعر ضرور پڑھا کرتی ہے ؎

کل وہ یہ بولی مجھ سے ہنسکر جاہ ارے کچھ کھیل نہین
مین ہون ہنسوڑا در تو ہی مقطع میرا تیرا میل نہین

اسپر سب کے سب بے اختیار ہنس پڑے اور منشی مہراج بلی صاحب کو جھینپ گئے مگر مسکرا دیے۔

میان اختر نے کہا حضور یہ ہنسوڑا در مقطع ٹھیک نہین یون ہونا چاہیے ذرا غور فرمایئے ؎

نازدیہ بولی اُنسے ہنسکر بیاہ ارے کچھ کھیل نہین
مین ہون جوان اور تو ہی بوڑھا میرا تیرا میل نہین

اس شعر نے وہ لطف دیا کہ پورے پندرہ منٹ تک سبکے سب لوٹن کبوتر بنے ہوئے تھے اور دیر تک قہقہہ ہا۔ اکثر حاضرین لوٹنے لگے۔ نواب صاحب نے کہا حضرت مزہ آگیا واللہ ایکبار پھر فرمایئے گا اختر نے شعر پھر پڑھا ؎

نازو بولی اُنسے ہنسکر بیاہ ارے کچھ کھیل نہین
مین ہون جوان اور تو ہی بوڑھا میرا تیرا میل نہین

ن۔ ارے کی جگہ ابے ہو تو کیسا حضرت؟۔

اختر۔ بہت خوب تسلیمات عرض جا استاد خالیست واقعی مین چھپا کی طرح دی صلاحی

آغا۔ بلکہ نازو یہ بولی ٹیپ لگا کر بیاہ ابے کچھ کھیل نہین چیتپائے بھی ذرا۔

مسخرہ۔ پھر تو پورا شعر ہی نہ بدل دیا جائے ؎

جو تا لیکر نازو بولی بیاہ وا بے کچھ کھیل نہین
دور ہو نگوڑے بوڑھے نکھٹو میرا تیرا میل نہین

یہ شعر اور سب شعروں سے بڑھ گیا۔ اسکے سنتے ہی وہ قہقہہ پڑا کہ دور تک آواز گئی اور منشی مہراج بلی جھینپ کے اُٹھے اور جوتا پہن کر گھر جانے کا قصد کیا مگر آغا محمد اطہر نے روک لیا اور کہا پہلے ان شعرا کو انعام دیتے جاؤ پھر جانے کا نام لو۔ یہ لوگ تو آپکی شان مین قصیدے موزون کرین اور آپ بے صلہ دیئے ہوئے یون چلدین۔ ایسا ہرگز نہ ہونے کا بیٹھیے حضرت جانا چہ معنی دارد۔

ممن۔ حضور مرزا دبیر صاحب مغفور کو خدا بخشے کیا بلیغ نکتہ سرور تھے تو انکو خاقانی اور فردوسی سے بڑھکر فضل و شہرت سمجھتا ہون فرماتے ہین ؎

بجلی گرائی آگ لگائی روان ہوئی	گرمی کھائی خون مین نہائی رواں ہوئی
سوے مصف آئی کرکے صفائی عیان ہوئی	تن مین سمائی دلمین دَر آئی سِنان ہوئی

یان تڑپی وان گری ادھر آئی اُدھر گئی
اس چالی مین وہ موت کو بھی مات کر گئی

اتنے مین میان جملو نے کہا پیر و مرشد آپ صاحبان کو یقین نہ آئیگا جناب نانا صاحبان مرحوم کا بند سناتا ہون حضور بڑے شاعر تھے واللہ پھڑک جائیگا ـ

ممن نے کہا یہ صاحبان کے لفظ نے تو جان ڈالدی آپکے اس سخندان مین ـ یارچے ہشوان ہو ـ

ہان بسم اللہ آپ اپنے نانا صاحبان کے کلام ہم سب دوستان کو سنائیے ـ جملو نے کہا ـ ع

شہ گام اگر چلے کبھی یہ غیرت پری
غیرت سے کھائے توسن دارا سکندری
صرصر کی ہی ... جنابلنگی سری
چال اسکو کون کہتا ہے یہ ہے فسونگری
آئینہ اسکے رخ مین جو وا اپنا در کرے
یہ اسمین اپنے سایے سے پہلے گذر کرے

ن ـ اور ہی یہ آپ ہی کے نانا کا کلام ـ

جملو ـ حضور انکے ہاتھ بیاض مین موجود ہی ـ

داروغہ ـ اور جو ہم منشی نولکشور کے چھاپے کی کتاب دکھا دین تو کیا ہارتے ہو ـ

جملو ـ ناک ناک بدتے ہین ـ آجاؤ نا ـ

داروغہ ـ حضور بدلی ـ مار و ہاتھ پر ہاتھ ـ بس ـ

مگر مین ناک اڑا دونگا ـ حضور گواہ ہین پیر و مرشد یہ بھی مرزا صاحب کا مرثیہ ہی یہ داروغہ میر واجد علی صاحب کے ہان پڑھا تھا ـ بڑے معرکے کی مجلس تھی ـ ع

گالگونۂ شفق جو ملا حور صبح نے

اسکے کئی بند گھوڑے ہی کی تعریف مین مجھے یاد ہین ـ ع

شیرین لب داد و خوش رو و نو زیراں
گھوڑے کا دھیان لاے جو راکب تو کہان
چلنے مین چھوڑ دیتا ہی یہ راہ آسمان
یعنی کہ تازیانے کی قصور ہی کہکشان
دم بھر بھی آشنا نہین یہ غرب و شرق کا
دلسوز ہی ہوا کا ہوا خواہ برق کا

ن ـ ملے صاحب منشی نولکشور صاحب کے ایجنٹ کے نام خط لکھکر مرثیہ مرزا دبیر کا منگوا لیجئے نہ ـ

داروغہ صاحب نے خط لکھا ـ کرم فرماے مخلصان منشی نولکشور صاحب زاد لطفہ ـ بعد اشتیاق ملاقات آنکہ یک جلد مراثی حضرت مرزا دبیر صاحب مبرور بزودی ہمراہ حامل رقعہ روانہ فرمایند ـ و در حساب یعنی کھاتہ حضور سرکار نامدار درج فرمایند ـ محررہ بندہ احقر محمد ظہیر الدین داروغہ سرکار نواب محمد عسکری صاحب بہادر صولت جنگ ـ

آدمی کو حکم ہوا کہ منشی نولکشور صاحب کے چھاپے خانے دوڑ جاؤ اور کتاب جلد لاؤ ـ کوئی پون گھنٹہ کے عرصے مین کتاب آ گئی مرثیہ ہاے مرزا دبیر کے آتے ہی سبکے سب اٹھ کھڑے ہوے سبکی یہی خواہش تھی کہ ہمین دیکھین ـ

داروغہ صاحب نے کہا حضور غلام کو حکم ہو تو ایک منٹ مین وہ بند نکال دے ـ کہا بہتر ـ انھون نے ممن سے کہا کہ آپ مرثیہ کا مصرعہ اولی پڑھتے جائیے ـ

داروغہ صاحب نے کتاب نواب صاحب کے سامنے رکھدی پڑھتے ہین تو صفحہ ۳۰۹ مین وہ بند موجود ہی

شہ گام اگر چلے یہ کبھی غیرت پری
غیرت سے کھائے توسن دارا سکندری

آغا ـ اوئی ! ـ ارے غضب اسقدر جھوٹ !!! ـ

ن ـ ارے بے شرم ذرا تو شرما ـ یہ بے شرمی ـ

ممن ـ جو اچھا کلام سنا اپنے باپ دادا کا کہدیا ـ

ن ـ یہ ۱۱۷ بند مین یہ کیونکر درج ہی ـ یہ مرزا دبیر صاحب کے مرثیون مین کہان سے آ گیا ـ

مہاراج ـ بس اب اس سے بڑھکر جھوٹ اور کیا ہوگا

ن ـ اسکا نام جھوٹ نہین ہی اسکو بجوڑاپن کہتے ہین ـ

جملو ـ جسکا جو جی چاہے کہے خدا سمجھے گا ـ

ن - یار تم کبھی نہ جھینپو گے - بڑے بے شرم ہو -
ممن - بے شرم ہون کے قبلہ گاہ ہین بے شرم کیسے
ن - ہائے کیا رباعی کہی ہے - واللہ قلم توڑ دیے ۵

بیکس کا ہی غم نالہ و فریاد کرو　　اور دل کو ہر اک فکر سے آزاد کرو
اکبر کو اور اصغر کو کیا تمہہ فدا　　شبیر کے احسان ذرا یاد کرو

ممن - ہائے ہائے - ۶

شبیر کے احسان ذرا یاد کرو

حضور زندہ کر گئے ماتم کو مرزا صاحب اور میر صاحب
جب جلسہ برخاست ہوا تو نواب صاحب نے حسین علی
خدمتگار کو بلوایا اور تخلیے مین پوچھا کہ کہو کیا کیا باتین ہوئین
حسین علی تو چاہتا تھا کہ نواب مدار اسکے ذریعہ سے
چوڑی والی کو روپیہ اور فرمائشین بھیجا کرین پچیس روپے ایک روز
پائے اور جب میوہ لیکر گئے تو نصف پہلے ہی سے یارون کا مال
تھا اور کسی قدر چوڑی والی کی بوڑھیا نے دیا حسین علی کو
یہ خوب معلوم تھا کہ نہ تو نواب صاحب پوچھینگے کہ سیب کتنے
عدد تھے انار کس قدر تھے چلغوزے تھے یا نہین تھے اور
نہ چوڑی والی کہیگی کہ آپ کے یہان سے بیس سیب اور دو سیر
انار اور سیر بھر پستے اور اسقدر دہ آیا تھا - لہذا آدھی رقم
تو انھون نے پہلے ہی گھمائی -

نواب صاحب سے کہا حضور قمرن بہت ہی خوش
ہوئین مگر خداوند انار کے دانے کی کیا حقیقت انکے
رخسارون کے سامنے ایک انار انھون نے تراشا تو مین نے
خوب غور کر کے دیکھا کہ انار کا دانہ شرماتا تھا نواب صاحب
نے بہت خوش ہو کر کہا حسین علی ہو تو تم جاہل آدمی -
پڑھے لکھے خاک نہین ہو - مگر تمھاری پرکھ کے ہم بھی
قائل ہو گئے - ایسا جوبن ہمنے آجتک نہین دیکھا ۵

کیا خدا داد حسن پایا ہے　　آپ اللہ نے بنایا ہے

اور نازو بھی بری نہین ہے مگر اُس پری کے مقابل مین
نازو کیا پرستان کی پری بیٹھ جائے تو اسکی رنگت اسکے
سامنے ماند ہو جائے - وہ حسن گلوسوز ہے - مگر ایسا نہو کہ
سب لے دے کے دھتا بتائے تو پھر کچھ بنائے نہ بنے
اور ہم اس شعر کے مصداق ہو جائین ۵

کیا ملا ہمکو تیری یاری مین
ہے ابتک امیدواری مین

حسین علی نے کہا حضور وہ تو آپ تیار ہین اگر اسکے میان کو
کچھ لے دے کے راضی کر لیجیے تو بات بنجائے اور یون بھی
ممکن ہے مگر عزت دار آدمی کو اپنا فضیحتا نکرنا چاہیے -
مین پڑھا لکھا تو کچھ بھی نہین ہون - لیکن فقیر محمد خان کے
یہان والد نوکر تھے اور اُنکی صحبتین غلام کو یاد ہین حضور بہت
ہاتھ پاؤن بچا کے اس فعل کو کرنا چاہیے آیندہ حضور
مالک ہین اور تابعدار نوکر اور غلام ہے -
نواب صاحب اس تقریر سے بہت خوش ہوے اور دل مین
سوچنے لگے کہ وہ کونسی تدبیر ہے جس سے مطلب کا مطلب
ہو اور بدنامی بھی نہو اور کسی پر راز بھی ظاہر نہو اور اسکا بھی
پردہ فاش نہونے پائے یہ سوچے کہ آج سے کسی شخص سے
اسکا ذکر نہ کرینگے - ہم اور حسین علی باہم مشورہ کر کے
کل کام انجام دے لینگے اور کسی سے صلاح کی ضرورت نہین ہے

اوچھے کے گھر تیتر

ڈھائی اور ڈھائی پانچ سونے گھن کے چہرہ شاہی
روپے جو چوڑی والی کی بوڑھی مان نے پائے تو سمجھی کہ
قارون کا خزانہ ملگیا - کم ظرف عورت - سنہارن چوڑی والی
پانچسو روپے کا یکمشت پانا تھا کہ جامے سے باہر ہو گئی - ع

ہوا مین بھر کے بیکم ظرف بھی کتنا ابھرتے ہین

جب نواب صاحب کا خدمتگار روپے دے کر روانہ ہوا تو بوڑھی عورت نے قمرن اور نازو دونوں کی پیشانی کو بوسہ دیا اور کہا بیٹا جو نگا کرے تو ایسا۔ دو چار روپے ملے تو کیا۔ سو دن کھاؤ گی ایک ذرا سے چونگے میں پانچسو کھنکھنانے لگے مگر ابھی اس سے اور لو۔ دونوں ہاتھوں سے رولو۔ ابکی جو آئیں تو قمرن تم خوب ناچ کے انکے سامنے آنا اور تقریر ہم تمکو سکھا دینگے اتنے میں قمرن کی خالہ زاد بہن آئی۔ آنکے چوڑی والی کی ماں کے پاس بیٹھی۔ اسکو ضبط کہاں۔ روپے کی تھیلی میں سے بیس روپے نکالے اور ماما کو دیکر کہا۔ جا اچھا سا گھی شاہ چھڑا کی گلی سے لا۔ مگر اس مارواڑی کی دکان سے لانا جو ہکلا کے بولتا ہے۔ اسنے کہا کہ بیوی مجھ سے تو اتنی دور نہ جایا جائیگا میں تو راجہ کی بزار کے مارواڑی سے تلوائے لاتی ہوں اسپر ضعیفہ بہت ہی بگڑی۔ روپے پھر تھیلی میں رکھے اور تھیلی کو ذرا زور سے تکیے کے نیچے رکھدیا تاکہ کھنکھناہٹ کی آواز دور تک جائے اور کہا اُن ماما ہم چوڑی والیاں ہیں بازار کی آنے جانیوالی اگر ماما نہو تو ہمارا کوئی کام رک نہیں سکتا ہمیں اللہ نے روپیہ دیا ہے ہم ماما چھچھو مغلانی پیشخدمت سب رکھ سکتے ہیں نہیں تو ہماری سیکڑوں بہنیں ایسی ہیں جنکے یہاں ماما نہیں ہے۔ تو یہ نکتوڑے کیسے کرتی ہے۔ ارے میں نے خدا جانے کیا گناہ کیے تھے کہ تجھ ایسی ماما ملی میں تو اس قابل ہوں کہ وزیروں بادشاہوں کے یہاں ہوتی۔ فارسی شُدبُد میں پڑھی ہوں۔ کامدانی بنانا مجھے آتا ہے۔ کاڑھنا مجھے آتا ہے۔ کوئی منہارن میرا مقابلہ کیا کر سکتی ہے بھلا فارسی پڑھی ہوئی کون ہے۔ اور روپیہ کی کمی نہیں۔ (تھیلی کو کھنکھنا کر اب بھی اسکی عنایت سے ایک ہزار روپیہ دھرا ہے۔

قمرن کی خالہ زاد بہن کو حیرت ہوئی کہ یہ ایکہزار روپے کی تھیلی اسکے پاس کہاں سے آئی اور بیس روپے کا یکمشت گھی منگواتی ہے یہ اسقدر دولت کہاں سے اسنے پائی۔

جب وہ چلی گئی تو ایک شخص نے آکے دروازے پر آواز دی اور کہا کہ بیگم صاحب نے یاد کیا ہے۔ ضعیفہ نے اسکو اندر بلا لیا اسکے آتے ہی تھیلی نکالی۔ اور ماما کو آواز دے کر بلایا اور کہا ماما جی ذری لپک کے چلی جاؤ اور یہ بیس روپے ہیں شاہ چھڑا کی گلی سے جاکے گھی لاؤ۔ مگر اچھا گھی لانا۔ ماما تو سکھائی پڑھائی تھی اسنے کہا بیوی ہم اتنی دور تک جاتے جاتے تو ہم تھک جائینگے۔ ہم تو یہیں راجہ کی بزار والے مارواڑی سے لیتے ہیں ضعیفہ نے روپے تھیلی میں رکھ لیے اور تھیلی کو زور سے تکیے کے نیچے رکھا یہ دوسرا مرتبہ تھا۔ اس آدمی سے کہا آج تو میرے سر میں درد ہے بیگم صاحب سے کہدو کہ اگر ایسی ہی ضرورت ہے تو ڈولی پر سوار ہو کر چلی آئیں تو میں پہنا دونگی —

آدمی نے جو یہ گرما گرم فقرہ سنا تو آگ بھبوکا ہو گیا اسنے کہا کیا کہا بیگم صاحب اور یہاں تشریف لائیں۔ صحیح ہے اور ڈولی پر چڑھ کر آئیں تمہارے حواس میں فتور ہو گیا ہے چنو کی جورو۔ اور اب پچھلے دن معلوم ہوتے ہیں تمہارے پچھلی مت اسی کا نام ہے بیگم صاحب اور یہاں آئیں —

ضعیفہ اسپر بہت بد دماغ اور برہم ہوئی اور کہا پچھلی مت تیرے ہوتوں سوتوں کی ہووے۔ چل دور ہو یہاں سے اتنا سننا تھا کہ وہ آگ ہو گیا۔ اسنے کہا تو عورت ہے تیرے منھ کون لگے۔ کوئی مرد ہوتا تو اسوقت نکال کے جوتا اکنی نکال انسے انسے کوئی پانچ چھ منٹ تک تکرار رہی آخرکار وہ چلا گیا تھوڑی دیر کے بعد ایک مہری آئی اور آنکر کہا۔ ہم منشی کے گھر میں نوکر ہیں تو ان چلکے چوڑیاں پہنائے دیو —

ضعیفہ نے پوچھا کون منشی تو اسنے کہا منشی ہم کا ناؤں واؤں

یاد نہین ہی- مُدا نسی کہتے ہین - بھلا سا نام ہی منشی مہراج دُرن کا دمہرج ملی - مہراج بلی -

میان جنو کی بیوی یعنی چوڑی والی کی مان نے نازو سے کہا مجھے پیاس لگی ہی ایک سیب تو تراش کے دینا - وہ سیب تراشنے لگی تو کہا سیب مین دیر ہو گی ذری انار کا ٹکڑا دیدو - انار تراشا تو بولی اچھا چلغوزے لاؤ چلغوزے لانے ہی کو تھی کہ پھر حکم بدلا کہا کشمش پستے لاؤ - اس اوچھے پن کے صدقے اب مہری بیٹھی ہی مگر اُس سے کوئی مخاطب نہین ہوتا - پھر تھیلی نکالی اور تیس روپے دیکر پھر وہی پُرانی کہانی کہی اور ماما نے وہی جواب دیا وہ تو بندھی تلی چوٹین بٹھی ہین - مہری سے کہدیا کہ ہمکو کسی کو اس وقت فرصت نہین ہی —

مہری نے کہا بھئی چلی چلو بڑا اجر ورت کا کام ہی جو کچھ وہ دینگے ضعیفہ بولی دینے لینے کی بات نہین ہی مگر اتنی دور جا یا کس سے جائیگا - اُسنے کہا دور نہین ہی نزدیک ہی - اور نہین کہو تو مین جاکے گاڑی کرایہ کر لاؤن —

نازو نے کہا امی جان مین لپک کے ہو نہ آؤن - ضعیفہ نے اجازت دی کہ اچھا —

مہری کے ساتھ بی نازو صاحبہ بصد ناز چلین تو رستے مین مہری نے مٹھارنا شروع کیا وہ وہ سبز باغ دکھلائے کہ نازو بھی جھانسے مین آگئی - کہا جان تم میرے ساتھ چلتی ہو وہ دل کے چالانک (چالاک) ہین نکا گھر والا ٹڑلونے والا آدمی ہی - اور پہت (مفت) دیتا ہی - اب تمکو دیکھینگا اگر صورت اچھی لگی اور تمھاری کوئی بات کھب گئی تو بس جیب سے دو چار روپیا نکالے اور تمکا دے دیے - اب چلکے دیکھ ہی لیو -

نازو دل مین دعا مانگنے لگی کہ اللہ کرے نوجوان صاحب کے سے ہون تو پھر لطف ہی - اُدھر قمرن اُنکو دینے اِدھر مین آنپر کمل ڈالون —

منشی مہراج بلی نے ایک مکان اسی غرض سے کرایہ پر لیا تھا اور وہان محلے کی ایک مفلس غریب ادھیڑ عورت بٹھا دی تھی - جب نازو مکان مین داخل ہوئی تو اُس عورت کو چوڑیان پہنا مینا اور دام لیکر چلی تو منشی مہراج بلی صاحب نے باہر کے کمرے مین بلایا اور کہا بی نازو صاحب ادھر تو آیئے مین منشی ہون اور نوابی کے وقت مین نوکر بھی تھا مہری نے بات بنائی -

نوابی مان اُمر (عمر) کاہتی تھری - اس بیچاری کا بن ناہک (ناحق) کا بنا وٹ ہو —

مہراج بلی سمجھ گئے اور سنبھل گئے ہنسکر کہا ہم بڑے منسوڑ ہین نازو مسکرائی اور بولی کہ کیون نہین حضور ہنسے ہی گھر بستے ہین —

کہا نازو مین سچ کہتا ہون کہ مین بد وضع آدمی نہین ہون مگر حسن پرست ہون اچھی صورت دیکھی اور لٹو ہو گیا تم بھی اللہ کے فضل سے خوبصورت عورت ہو تم پہ ہمارا دل آگیا ہی -

نازو دل مین تو خوش ہو گئی کہ مارا کمپلہ مگر ظاہرداری کے لیے کہنے لگی حضور مجھ بڑھیا پہ بھلا کسی کا دل کاہے کو آنے لگا جوان ہوتی تو سب خریدار ہوتے —

مہراج بلی رشتہ خطی ہو گئے نازو سے پوچھا کہ کھانے مین تمکو کون شے پسند ہی - اُسکی زبان سے بیساختہ نکل گیا چھچھنڈے

راوی - اہو ہو ہو کیا کڑی فرمایش کی ہی —

مہراج - چھچھنڈے ا - اچھا چھچھنڈے کا بھرتا پکوا کے بھیجینگے اور آج ہی شام کو —

مہری - چھچھنڈے کا بھرتا نا ہین - جو منشی کہو کا کچھ چیج (چیز) بھیجتے ہی تو اچھی بھیجت ہی کہ بُری - انکا ہم بتاے دیتی انکا قلیہ پکوا کے بھیجو —

نازو - شیرمال اور کباب ہمکو بہت پسند ہین —

مہراج - اچھا یہ بہتر ہی - علی بخش سے پکوا کے بھیجونگا —

نازو - اور ایک تھان گلبدن کا بھیج دینا -

مہراج - جان حاضر ہی ایک تھان پر کیا فرض ہی -

نازو - تو اب مین رخصت ہون آپ سے -

مہراج - ای ہی - یہ ستم - ذرا تو بیٹھو صاحب -

مہری - ای تو جلدی کا ہیکی پڑی ہی بیٹھو نا -

مہراج - انکے واسطے گھر سے گاوریان بنوا لاؤ جھٹ پٹ -

نازو - (کھڑی ہوکر) ہم یہان اکیلے نہ بیٹھینگے -

مہراج - واہ وا - ہم ایسے بھلے مانسون کا اعتبار نہین !

نازو - آگ بھوس کا ساتھ کیا - میان - ہم بھی ماشاءاللہ سے جوان جہان - آپ بھی جوان - کوئی دیکھیگا تو کیا سمجھیگا - مین ہرگز نہ بیٹھونگی -

مہراج - یہان پرندہ پر تو مار نہین سکتا - مجال ہی -

نازو - مفت مفت کی رسوائی اور جگت ہنسائی -

مہراج - مہری تم جاؤ بڑی پھوہڑ عورت ہو تم -

نازو - (مہری کا ہاتھ پکڑکر) واہ کیا بھاگی بھاگی ہین -

مہری - ارے بیٹھو ہم ابھی آتے ہی - دیا - ! ! ! -

نازو نے مہری سے کہا دیکھو ابھی آنا دیر نہ لگانا - جب تنہائی ہوئی تو مہراج بلی ہاتھ جوڑ کے کھڑے ہوگئے اور کہنے لگے اگر ایک بوسہ دے دو تو جلا لو تمنے مجھے قتل کر ڈالا -

نازو نے کہا ہوش کی دوا کرو مردوے بوسہ لینا کیا دل لگی ہی مزے مین آگئے -

مہراج - اچھا ایک بوسے کا جو کہو دیتے ہین نقد -

نازو - نقد نہین تو کیا ادھار - نو نقد نہ تیرہ ادھار سنا نہین تمنے -

مہراج - اچھا ایک روپیہ بوسہ دیتے ہین - کہو منظور -

نازو - گیہون منگواؤ اس روپیہ کے بیس سیر -

مہراج - فی بوسہ ایک روپیہ تھوڑا ہوتا ہی - اور جو سو بوسے لینگے تو سو روپے ہو جائینگے -

نازو - اوئی! سو بوسے! - اب کیا دن بھر بیٹھی منھ ہی چھوایا کرونگی - الٰہی توبہ -

مہراج - ہائے کیا فقرہ کہا ہی - اب کیا دن بھر بیٹھی منھ ہی چھوایا کرونگی - اس بھولےپن کے صدقے -

نازو - (اپنے دل مین مسکرا کر) ع -

مجھ کو نادان نہ سمجھ دور رہو دانا ہون مین

مہراج - اچھا کے بار منھ چھواؤگی - بتا دو بس -

نازو - پہلے جا کے منھ بنواؤ لالہ - چومنے چلے ہین

مہراج - ہم لالہ نہین ہین - ہم تو جاٹ ہین -

نازو - جاٹ - ! - یا اللہ میرے اللہ - ارے نئے جیجی اسقدر کا اجڈ ہی - اللہ تم جاٹون سے بچائے -

مہراج - یہ کیون - تو ہم ان اجڈ جاٹون کی طرح نہین ہین جو ان پڑھ ہوتے ہین - مین عالم فاضل ہون -

نازو - بوسہ تو نہ لینے دونگی - ہان اگر بیس روپے بائین ہاتھ سے گن کے رکھ دو تو اتنی بات پر راضی ہو جاؤنگی کہ دور سے ہاتھ سے گال چھو لو اور اپنے ہاتھ کو چوم لو -

مہراج - اچھا یہی سہی - ہون راجی جسمین توری مرجی اب کب تک ترسائے رکھیو جی -

راوی - اتنا اشارہ پانا تھا کہ مہراج بلی نے بڑھ کر ایک گال سہلایا - اور اپنی انگلیون کو چوم لیا -

مہراج - اس بوسے کا مزہ کوئی ہماری زبان سے پوچھے - ع

بوسہ دو ہمین بغیر مانگے
اتنی ہمت تمھین خدا دے

نازو - اور دو بیس روپے تو لائیے جا کے پھر باتین بنائیے گا -

مہراج - ای ہی تقاضا کرتی ہو - روپیہ ہاتھ کی ہی -
محبت عجیب شی ہی - بیوی -
نازو - خدا حافظ کہکر چلی ہی تھی کہ منشی مہراج بلی صاحب
راستہ روک کر کھڑے ہوگئے - بس اتنی ہی بات پر خفا
ہوگئیں ناک بھوں چڑھا کر چلیں - مین تو تم کو آزماتا تھا
اسپر نازو مسکرائی - اور کھڑی ہوگئی -
منشی مہراج بلی بڑے فقرہ باز آدمی تھے وعدہ
کر لینے کے حاتم مگر قول پورا اور وعدہ وفا کرنا سیکھا ہی نہ تھا
نازو - ای اب ہمین دیر ہوتی ہی منشی صاحب -
مہراج - اچھا آج شب کو ہم آئینگے تو دینگے -
ن - السیٹھ کی بی نہ تمنے بسم اللہ ہی غلط ہوتی -
مہراج - اچھا ایک بوسہ دیدو -

بوسہ بمن دادی در بجید گر
باز ستان گر نہ پسند مرد

نازو - بوسے کے بعد یہ دادی کیا کہا - دادی !
مہراج - بڑی شوخ ہو جی چاہتا ہی کاٹ کھاؤں
نازو - این ! چکمت دینے لگے کتنا گتا ہی آدمی
مہراج - تم اپنے دس روپی لو کسی کی جان -
نازو - این ! دس روپی ! یہ دس کیسے -
مہراج - دس روپیہ کا وعدہ تھا یا کچھ اور -
نازو - بڑے اٹھائی گیرے ہو تم - کیسے مکرنا کیا -
مہراج - ارے نیکبخت آخر کیا وعدہ کیا تھا -
نازو - بیس روپی کہے تھے کہ دس نا مکر ہوتے ہو -
مہراج - اچھا بیس ہی سہی - بیش تو بیس
لو - بیس لو -
الغرض منشی مہراج بلی نے بڑی حجت کے بعد ایک نوٹ
بیس روپی کا دیا اور کہا اس ایک نوٹ پر کیا فرض ہمارن جانتی

حاضر ہو نازو خوش ہوگئی - مہراج بلی نے چاہا کہ پھر ایک
بوسے کا سوال کرین کہ وہ تیر کی طرح وہ پہونچی اور قسمین
دے کر کہ گئی کہ آج شام کو ضرور آنا -
اب سنیے کہ اس عرصے مین اس ضعیفہ دیرینہ روز نے کم
سے کم پچاس آدمیون کو وہ تھیلی دکھا کر بالداری کی لی
اور جب نازو بیس روپی لیکر آئی اور کل سرگذشت بیان
کی تو اور بھی خوش ہوئی -

مسٹر فریزر تباہ حال
اور
قیام نینی تال

حضرات ناظرین اس قصہ کو چھوڑ کر ذرا فریزر صاحب کا
حال سنیے کہ انپر کیا گذری -
مسٹر فریزر صاحب اسسٹنٹ کمشنر بڑے خوش تھے کہ جب
کے ساتھ جائینگے اور مفت کی سجی سجائی کوٹھی مین رہینگے
ہینسنگ لگے نہ پھٹکری اور رنگ چوکھا - مگر یہ معلوم ہی نہ تھا
کہ لینے کے دینے پڑینگے - یہ وہی مثل ہوئی کہ گئے تھے
نماز بخشانے روزے گلے پڑے - شب جھپنے کا خیال کرتے ہی
دبلے ہوگئے جو بے جی - کاٹھ گودام کے اسٹیشن پر پہونچے تو لڈو
ٹوٹے بلے جو اس مثل کے مصداق تھے - نو دن چلے اڑھائی کوس
اور گاڑیاں سب کی سب پہلے ہی کرایہ ہو چکی تھین انھون نے
اسٹیشن ماسٹر سے کہا کہ ہم بڑی خرابی مین پڑ گئے پہلے سے کوئی
اہتمام نہین کیا تھا اب سر دست یہان سواری کا کیا
بندوبست کرین اسنے کہا نینی تال ایسے مقام مین جب آئے پہلے
سے کل امور کا بندوبست کرلے ورنہ بڑی دقت ہوتی ہی انھون نے
جواب دیا کہ ہم ابکی دفعہ بڑا دھوکا اور چکما کھا گئے اب ایسا کبھو نہ
پائیگا ہم ایک ہندوستانی کے کہنے مین آگئے کیا بڑے اسنے

اسنے وعدہ کرلیا تھا کہ ہمارے ساتھ چلیگا مگر عین وقت پر ہمکو دغا دیا۔ اب ہم ہندوستانیوں کے وعدے کو ہرگز ہرگز نہ مانینگے۔ انکے فعل و قول کا ذرا اعتبار نکرنا چاہیے۔ خیر اب ہمارے لیے سواری کا کچھ بندوبست کیجیے۔ اسنے کہا آپ ڈانڈی پر سوار ہوجائیں تو بہتر ہے اس سے بہتر اور کوئی ترکیب نہیں ہے ان لدو ٹٹوؤں پر آپ سے جایا نہ جائیگا اور بگھی آج اسوقت مل نہیں سکتی —

فریزر صاحب نے کہا ڈانڈی تو میموں کے لیے ہے یا بیماروں کے لیے۔ ہمکو ڈانڈی پر جاتے شرم آتی ہے —

اسٹیشن ماسٹر۔ تو اگر آپ ذرا تامل کیجیے۔ تو مین اپنے بھائی کا گھوڑا ابھی منگا دوں —

فریزر۔ بڑا احسان ہوگا مین تامل کرونگا —

اسٹیشن ماسٹر۔ میرے بھائی کے گھوڑے رانی باغ کے ڈاک بنگلے مین ہین ابھی منگواتا ہوں —

فریزر۔ اچھا تو مین یہان رفرشمنٹ روم مین ہوں۔

اسٹیشن ماسٹر۔ تو آپ تب تک اپنا اسباب تو روانہ کردین —

راوی۔ صاحب نے کل اسباب اپنے نوکروں کی حفاظت مین تلیوں پر روانہ کردیا —

فریزر۔ آپ سے ہمکو بڑی مدد ملی۔ ورنہ پریشان ہوجاتے

اسٹیشن ماسٹر آپ بڑے اطمینان سے جائیگا تیز گھوڑے ہین —

فریزر۔ ہم دونا تگنا کرایہ دینگے۔ مگر جلدی کرو —

اسٹیشن ماسٹر کرایہ کیسا وہ تو گھر کے گھوڑے ہین —

فریزر معاف کیجیے گا۔ ہم سمجھے تھے گھر کے گھوڑے نہین

دو گھنٹے کامل صاحب کو ٹھہرنا پڑا اس عرصہ مین انھوں نے کھانا کھایا اور چرٹ پیا اور دو پائنٹ (ادھے) پہاڑی بیر شراب کے خالی کیے اور ٹہلے مگر گھوڑا نہ ٹٹو۔ دو گھنٹے کے بعد یابو آیا یہ نہایت ہی بیچین تھے کہ اگر اندھیرا ہوگیا تو بڑا ستم ہوگا یابو جاندار تھا پہاڑی جانور اور تیز رو۔ اسٹیشن ماسٹر نے آنکر کہا کہ چلیے یابو آگیا۔ صاحب نے یابو دیکھا تو بہت خوش ہوے

فریزر۔ آپکی مہربانی کا شکریہ ہم ادا نہین کرسکتے —

اسٹیشن ماسٹر نہین کوئی مہربانی نہین۔ آپکا اڈرس کیا ہے

فریزر۔ (جیب سے کارڈ نکالکر) یہ موجود ہے —

اسٹیشن ماسٹر۔ (پڑھکر) آپ سویلین ہین۔ اب آپ سوار ہون —

فریزر۔ ہم آپکی مہمان نوازی کا شکریہ ادا کرتا ہے —

اسٹیشن۔ اب جب آپ ملینگے تب ہم آپ سے ملینگے —

فریزر۔ بھلا ہم کب تک نینی تال پہونچ جائینگے —

اسٹیشن ماسٹر اب (گھڑی دیکھکر) دو بج گئے ہین آپ کوئی شام تک پہونچینگے۔ اور اگر کہین ٹھہرے نہین تو جلد پہونچ جائیے گا —

فریزر۔ ہم کسی ڈاک بنگلے مین ضرور تھوڑی دیر کے لیے ٹھہرینگے مگر زیادہ نہین فقط چاے پینے کے لیے —

اسٹیشن ماسٹر۔ تیز تیز جائیے جلد پہونچ جائیے گا —

فریزر۔ پہلا ڈاک بنگلہ رانی باغ۔ دوسرا۔ وہ —

اسٹیشن ماسٹر مارٹن کا ڈاک بنگلہ۔ دو کوس ہے وہان سے

فریزر۔ اور اسکے بعد پھر بیر شراب یعنی بیر بھٹی ہے —

مسٹر فریزر صاحب اس یابو پر سوار ہی ہونے کو تھے کہ دو گھوڑے انکو نظر آئے۔ ایک سبزی گھوڑی خاص عربی اور ایک سمند سیاہ زانو گھوڑا۔ سوچے کہ مین نے یہ سبزی گھوڑی تو کہین دیکھی ہے۔ مگر یاد نہین آتا کہ کہان دیکھی ہے۔ سائیس کو اشارے سے بلایا —

فریزر۔ یہ گھوڑا کس کا ہے کہان سے آیا ہے —

سائیس۔ حضور یہ گھوڑی نکھلو کے نواب کی ہے —

فریزر - کون نواب - نواب عالی قدر کا ہی -
س - ہجور نا ون تو نہین آیا ہی - ہمکو -
فریزر - کوئی اُسکے ساتھ آیا ہی کہ کھالی -
س - ہجور نواب نے ایک آدمی ساتھ کیا تھا وہ
وہین رہگیا اور نواب بھی نہین آئے اور ہم گھوڑے لیکے آ گئے
فریزر - (دل مین) یہ محمد عسکری ہی کے گھوڑے ہین
س - ہجور کو تو مین نے دریا بھار نکھلو مین -
فریزر - ہمارے پاس بدھوا اور گھسیٹے اور جگتی اور سندر
سائیس نوکر ہی اور آغا کو چمین ہی تم شاید نواب عسکری کا نوکر ہی
س - ہجور نا ون آیا نہین رہتا - یہی نا ون ہی -
فریزر - نواب کیون نہین آیا - کیا سبب ہوا -
س - ہجور ہمکو گھوڑے لیکے بھیجدیا ٹیسن پر اور ایک
آدمی ساتھ بھیجا - پس پھر کیا جانے کدھر چلدیے اور
نواب صاحب نہین آئے -
فریزر - پھر اب تم کیا کریگا - تم چلے نینی تال -
س - پھر جو ہجور کہین - نہ ہمارے پاس کھرچ نہ
گھوڑے کے دانہ گھاس - ہم تو بڑی خرابی مان پڑگئے
فریزر - ہم خرچ دیگا اور دانہ گھاس کا دام -
س - ہجور نواب کو بھی لکھ بھیجین کہ گھوڑے
یہان ہین -
فریزر - ہم آج ہی تار دیگا - وہان بہونچکر -
س - ہجور کے یہان میرا بھائی بھی نوکر ہی گھسیٹے
فریزر - کیمت گھوڑی پر ہی - تین برس سے ہی -
س - ہجور چھ روپے طلب بھی تو دیتے ہین اُسکو -
فریزر - اچھا ہم اب اس گھوڑی ہی پر جائیگا -
اسٹیشن ماسٹر کو بلایا اور کہا ہمارے ایک دوست کے
گھوڑے آ گئے سا ب ہم آپکے بابو کو شکریے کے ساتھ
واپس کرتے ہین - اب ہم ان گھوڑون پر جائینگے -
اسٹیشن ماسٹر نے نواب صاحب کے سائیس سے دریافت
کیا کہ گھوڑے کبھی پہاڑ پر چڑھے ہین -
سائیس نے کہا ہجور کرنیل کالم صاحب کی گھوڑی ہی
اور چار برس سمل کے پہاڑ پر رہچکی ہی - اور یہ گھوڑا ایک
صاحب ہین گھوڑدوڑی اُنکے ساتھ نینیتال ہوآیا ہی -
اسٹیشن ماسٹر نے مسٹر فریزر صاحب سے کہا - بہتر ہی آپ
جائین - سائیس نے کاٹھی اور لگام سے گھوڑی کو لیس کیا
صاحب سوار ہوے اور چلے بیر کی بھٹی کے پاس اُتر لیے
ڈاک بنگلے مین جاکر ہوسکی اور سوڈا پیا - اور تین انڈے
ہاف بوائیلڈ - اور ایک پیالہ چاء کا پیا - کیسقدر تھکے تھے
آرام سے کرسی پر بیٹھ کر چرٹ پیتے ہوے مسٹر جانسن
مہتمم ڈاک بنگلہ سے باتین کرنے لگے -
فریزر - (ف) آپ کتنے دن سے ہندوستان مین رہتے ہین
جانسن - (ج) مجھے صرف دو برس کے قریب ہوے
کہ لندن چھوڑا دو مہینے مصر مین قیام کیا تب سے
نینی تال پر ہون -
ف - اِس فصل مین تو اچھی بکری ہوتی ہوگی یہان -
ج - جی ہان - خوب بکری ہوجاتی ہی اِس فصل مین -
ف - ہندوستانیون کی خوبو سے تو آپ کم واقف ہونگے
ج - مین نینی تال کے سوا اور کسی مقام سے واقف
نہین ہون دو دو تین تین دن ادھر اُدھر رہا ہون صرف
ف - کون کون مقام آپنے اینک دیکھے ہین -
ج - کلکتہ مین ایک ہفتہ رہا - مدراس مین دو دن کشمیر مین
ایک ہفتہ - بمبئی مین چار روز - کراچی اور آگرہ اور بنارس
اور لکھنؤ اور کانپور اور پونا اور شملہ اور دارجلنگ اور لاہور اور
امرتسر اور اندور اور جبلپور اور حیدرآباد اور پانڈے چری اور

چندر نگر اور میسور اور بریلی اور ٹرچناپلی اور آلہ آباد اور کٹک اور پوری اتنے شہر دیکھے ۔

راوی ۔ کیسے خوش ہوے دو برس سے کم زمانے مین تمام ہندوستان کی سیر کرلی اب بتایئے کون مشہور مقام رہ گیا واے برحال ہم ہندیون کے کہ بالس بریلی مین تمام عمر رہے اور نینی تال کی صورت نہ دیکھی متھرا مین پیدا ہوے اور متھرا ہی مین مرے دہن نال گڑی اور وہین لاش پھونکی گئی مگر تاج بیبی کا روضہ نہ دیکھا نہ دیکھا ۔ جو دس قدم پر ہاہر ہم پختہ مغز اور تجربہ کار ہون تو لکھنؤ کجا کشمیر ۔ اور کجا میسور ۔ ٹرچناپلی کو دیکھیے اور لکھنؤ کو دیکھیے ان لوگون نے اس سیاحی کی بدولت فائدۂ عظیم حاصل کیا اور ہم لوگ بھی کسقدر وضع کے پابند ہین کہ نواز گنج کے رہنے والے نرہی کے محلے سے نہین واقف اور نرہی والون نے نواز گنج کی صورت نہین دیکھی وضع کی پابندی کے یہ معنی ہین ۔ ان دونون کا مکالمہ ذرا غور سے سنیے گا لائق سننے کے ہے ۔

ف ۔ ہمکو ہندوستانیون سے ملنے جلنے کا اتفاق ہوا ہے مگر ہمکو انکی افسوس ناک حالت پر سخت رنج ہوتا ہے انکی حالت واقعی قابل افسوس ہے خدا جانے یہ کب ترقی کرینگے ۔

ج ۔ انگریزی جہان زیادہ ہے وہان ترقی بھی زیادہ ہے ۔ مثلاً کلکتہ بمبئی ۔ مدراس ۔ حیدر آباد مین یہی چرچا ہے ۔

ف ۔ ان لوگون کو ابھی تہذیب سے پوری پوری واقفیت نہین ہوئی ہے ۔ یہ بڑے افسوس کا مقام ہے ۔

ج ۔ آپ یہان کہان تعینات ہین ۔

ف ۔ مین صوبۂ اودھ کا اسسٹنٹ کمشنر اور مہتمم خزانہ ہون مجھ سے ایک رئیس نے وعدہ کیا تھا کہ ہم اور آپ ساتھ چلینگے اسی سبب سے مین نے اپنے قیام کا انتظام بھی نہین کیا کیونکہ انھون نے وعدہ کیا تھا کہ وہ اپنے ایک دوست کی کوٹھی لیگئے ہین اور وہ سج بھی دی گئی ہے ۔ مگر چلنے کے وقت جبکہ ریل کے چھوٹنے کو کوئی آدھا گھنٹہ باقی رہا روپوش ہو رہے اور میرے ساتھ نہ آئے ۔

ج ۔ ریل پر سوار ہوے کہ گھر ہی مین چھپ رہے ۔

ف ۔ کیا جانے کہان چھپ رہے ۔ آدمیون نے مجھ سے کہا کہ نواب صاحب نے بیوقت کھانا کھایا تھا تو سو رہے وہ اب نہ جائینگے

ج ۔ (مسکراکر) واہ کیا اچھا اور معقول عذر ہے ۔

ف ۔ اب مین سوچتا ہون کہ مین اپنا کیا انتظام کرون

ج ۔ ہوٹل مین جگہ ملجائیگی مگر پہلے سے بندوبست کرنا اچھا تھا لیکن آپ تو انکے بھروسے پر رہے ۔ انکو لازم تھا کہ کوٹھی کا بندوبست کر دیتے ۔

ف ۔ گھوڑے یہان آگئے ہین یہ گھوڑی انھین کی ہے

ج ۔ یہان کیونکر آگئے ۔ کیا پہلے سے بھیجے تھے ۔

ف ۔ نوکرون کو حکم دیا کہ جاکے اسٹیشن پر گھوڑے روانہ کرا دو ہم وقت پر صاحب کے ساتھ آرہینگے ۔

ج ۔ خود گھر مین رہے اور گھوڑے نینی تال پہونچے ۔

ف ۔ (ہنسکر) اسی کا نام مرہٹی کھس کھس ہے ۔

ج ۔ کیا شراب پیتے ہین ۔ شرابی آدمی ہین ۔

ف ۔ نہین ایک قطرہ نہین چھوتے ۔ مگر ہندوستانیت ۔

ج ۔ کیا سب ہندوستانیون کے یہان یہی حال ہے ۔

ف ۔ عموماً سب ہندوستانیون کا یہی حال ہے ۔ نہ بات کا خیال اور نہ قول کا خیال کہین کچھ اور کرین کچھ احتیاط تو جانتے ہی نہین کہ کسکو کہتے ہین ۔

الغرض بعد اس گفتگو کے مسٹر فریزر صاحب روانہ ہوے

اور شام کے وقت نینی تال مین داخل ہوے پہلے کلیان ہوٹل کے منیجر سے ملے۔

ف۔ آپ کے ہوٹل مین ایک بورڈ کی جگہ ہوگی۔

منیجر (م) افسوس ہی کہ کوئی کمرا بھی خالی نہین ہی۔

ف۔ اور کسی ہوٹل مین جگہ ملیگی آپ کے نزدیک۔

م۔ آج کل تو دقت سے جگہ ملیگی۔ البین ہوٹل جائیے۔ شاید وہان جگہ خالی ہو۔

ف۔ البین ہوٹل۔ اچھا یہ ہوٹل کس طرف ہی۔

م۔ سیدھے چلے جائیے۔ سائن بورڈ دیکھ لیجیے گا۔

فریزر صاحب البین ہوٹل آئے منیجر سے ملاقات کی۔

ف۔ ایک بورڈ کی جگہ خالی ہوگی آپ کے ہان۔

م۔ افسوس ہی کہ آج ہم تین جنٹلمینون کو جو بالکل ابھی ہین یہان نہ ٹکا سکے کیونکہ دن سے مسافر اس کثرت سے بھرے ہین کہ نئے مسافرون کو جگہ نہین دے سکتے۔

ف۔ اور کوئی ہوٹل ایسا ہی جہان غالباً جگہ ملجائے

م۔ وہ سامنے پیرس کا ہوٹل ہو وہان جائیے۔

پیرس کے ہوٹل گئے تو ایک میم صاحب آئین انھون نے کہا بڑا افسوس ہی کہ ہم آج آپکے واسطے کچھ نہین کر سکتے ایک ایک کمرے مین دو دو مسافر ہین۔

انھون نے کہا ہم بڑی خرابی مین پڑ گئے کسی ہوٹل مین جگہ نہین ملتی میم صاحب نے کہا کلنر کے ہوٹل مین دیکھیے یہ وہان سے کلنر کا ہوٹل پوچھتے ہوے چلے۔ اور کلنر کا ہوٹل آسمان سے بھی اونچا۔ بعد خرابی بصرہ پہونچے تو وہان بھی کلنر نے کہا حضور اتنی کثرت ہے کہ دو دو صاحب لوگ ایک ایک کمرے مین رہتے ہین اور باورچیخانہ تک خالی نہین ہی ایک گورا جو باجا بجاتا ہے۔ باورچیخانے مین اتر پڑا۔ اور خیمون مین کھانا پکتا ہی۔ البین ہوٹل گئے تھے آپ۔ کہا۔ ہو آیا۔ کلیان ہوٹل ہو آیا۔ آپ ہل صاحب کے ہوٹل جائیے یہان سے ہل صاحب کا ہوٹل پوچھتے ہوے چلے۔ وہان پہونچے خانسامان سے دریافت کیا۔ ہمارے ٹکنے کا ٹھکانا ہے۔ وہ کانون سے اونچا سنتا تھا انکا کہنا اسکی سمجھ مین نہ آیا۔

اسنے استفسار کے طور پر دریافت کیا (ہان صاحب)؟ یہ سمجھے کہتا ہی ہان جگہ خالی ہی۔ کہا صاحب کو سلام دو۔ منیجر نے آنکر گڈ ایوننگ کے بعد یہ مژدہ سنایا کہ ایک ہفتے سے ہمارے یہان تل رکھنے کی جگہ نہین ہی۔ بڑی کثرت مسافرون کی ہو کل بھی لوگ پھر گئے۔ پرسون بھی پھر گئے۔ جگہ ہی نہین ہی۔ آپ ڈاک بنگلے جائیے۔

یہان سے ڈاک بنگلے چلے نواب صاحب کو اپنے دل مین دعائین دیتے جاتے تھے۔ ڈاک بنگلے مین بھی ٹکا سا جواب ملا جل جلالہ اب سخت مصیبت مین مبتلا ہوے سوچے کہ اب بغیر اسکے کہ حکومت کے ذریعہ سے آرام لے اور کوئی وسیلہ کارگر نہ ہوگا ان کی حکومت وہان یعنی چہ نینی تال کے انسپکٹر کے پاس چلیے۔

العرض مسٹر فریزر صاحب پوچھتے پوچھتے نینی تال کے سول افسر اعلی کی کوٹھی پر گئے۔ کارڈ بھیجا۔ تو صاحب اسسٹنٹ کمشنر جو سول افسر نینی تال تھے۔ باہر نکل آئے اور مصافحے کے بعد یہ گفتگو ہوئی۔

ف۔ اس وقت مین آپ کے کسی کام کا توحارج نہین ہوا۔

کمشنر (ک)۔ مطلق نہین مین آپ کی ملاقات سے خوش ہوا۔ جو کام میرے قابل ہو فرمائیے۔

ف - میرے ٹکنے کا بندوبست کر دیجیے بس -

ک - اور آپ کیا آج ہی چلے آتے ہین -

ف - کسی ہوٹل مین مجھے جگہ نہین ملی ایک ہندوستانی دوست کی بدولت مجھے یہ تکلیف ہوئی - خیر اسکا ذکر مفصل پھر کیا جائیگا کہین بیٹھنے کا تو ٹھکانا ہو جائے -

ک - ہوٹل مین تو جگہ نہین مل سکتی مگر آپ کو ایک کوٹھی دلوا سکتا ہون اسمین دو جنٹلمین رہتے ہین اور آپ کی بھی گنجایش ہو جائیگی مین آپ کو چھٹی لکھے دیتا ہون اور میرا آدمی آپ کے ساتھ جائے گا -

ف - مین آپکا شکر گزار ہوا - بڑی پریشان ہو طبیعت

صاحب سول افسر نے ایک چھٹی لکھی اور مسٹر فریزر صاحب کو دی اور کہا کل شام کو مہربانی کر کے آپ کھانا میرے ہی ساتھ کھائیے گا اور مین پانچ بجے آپ سے ملونگا -

خط لیکر فریزر صاحب رخصت ہوے صاحب کا چپراسی ساتھ تھا آم سنے کوٹھی مین جا کر مسٹر جیکب صاحب سے کہا کہ صاحب نے ایک صاحب کو بھیجا ہی جیکب صاحب باہر آئے -

جیکب - (ج) گڈ ایونِنگ - کیا حکم ہی -

ف - چھٹی پاکٹ سے نکال کر دی -

ج - (پڑھکر) آئیے مین مکان دکھا دون -

ف - مجھے نئے یہ ہے پسند ہی ٹکنے کا ٹھکانا تو ہو کہین

ج - دل مین تعجب ہی کہ آپنے پہلے سے بندوبست نہ کیا

ف - مین اسکا مفصل حال آپ سے عرض کرونگا

ج - تو آپ اپنا اسباب اتروا لیئے -

ف - اسباب کا تو پتا ہی نہین ہی

ج - (آدمی کو بلا کر) بازار مین جا کر دیکھو صاحب کا اسباب کہان ہے جلدی ڈھونڈھ کر لاؤ -

الغرض جیکب صاحب نے انکو ایک عمدہ جگہ دی اور فریزر صاحب نے بڑی خوشی کے ساتھ انکا شکریہ ادا کیا دوسرے روز فریزر صاحب اور جیکب صاحب سے جو گفتگو ہوئی تو فریزر صاحب نے نواب محمد عسکری کی وعدہ خلافی اور بے اعتنائی کی بڑی شکایت کی اور کہا کہ اب ہمکو ہندوستانیون کے قول کا عموماً اعتبار جاتا رہا - انکے سبب سے ہمکو سخت تکلیف اور پریشانی ہوئی -

شام کو اس روز اتفاق سے موسلا دھار مینھ برسا اور صبح تک لگاتار برسا کیا جس مکان مین یہ ٹکے تھے اسکے دو کمرے بے مرمت تھے ایک وہ جسمین انکا بڈ روم تھا دوسرے وہ جو انکا ڈرائنگ روم تھا - کبھی ادھر سے مسہری اٹھا کر ادھر رکھی کبھی ادھر سے ادھر پھیر دوسرے کمرے مین گئے وہان بھی خوب بھیگے -

رات بھر سخت پریشانی اور تکلیف مین رہے اور محمد عسکری کی جان و مال کو دعا دیتے گئے -

صبح کو مکان کی تلاش مین پھر سرگردان و حیران چلے -

نواب صاحب کا دُربار دُربار

نواب ہلال رکاب کے دُربار دُربار مین مصاحبین کی خوش گپی اور فقرہ بازی ہوتے ہوتے چار بجے کے وقت نواب صاحب کو یاد آیا کہ معشوقہ قمر طلعت نے پیام بھیجا ہی - ہزار کام چھوڑ کر وہان جانا ہی - اب تو سونے کے جھڑون کی فرمائش بھی پوری کر دی - اب کیا کہنا ہی پو بارہ ہی - مار لیا ہی - پالا جیت لینگے آج شام کو خوب مزے اڑینگے -

اتنے مین مسخرہ جو کسی ضرورت سے گھر چلا گیا تھا دوڑتا اور ہانپتا ہوا آیا اور کہنے لگا حضور کچھ سُنا -

سب کے سب ہمہ تن گوش ہوکر منتظر تھے کہ سنین کیا امر نادر الظہور واقع ہوا ہی مسخرے نے کہا خداوند ایک شخص نے مجھ سے کہا ہی کہ لوہے کا پل بہگیا۔ مین جو دوڑا ہوا گیا تو کیا دیکھتا ہون کہ دریا کا دریا بھاگا چلا جاتا ہی اسپر مہراج بلی نے حیرت کے ساتھ کہا کیا؟ دریا بھاگا جاتا ہی۔ اسکے کیا معنی—

مسخرے نے کہا حضور اسکے معنی کیا۔ دریا بھاگ گیا کسی بات پر خفا ہوگیا۔ بس بھاگ کھڑا ہوا دریا ہی تو ہی—

مہراج بلی بولے بھئی ہماری سمجھ مین نہین آتا۔ لوہے کا پُل بہگیا خیر بہگیا مگر یہ دریا کا دوڑنا اور بھاگ جانا کیا معنی—

مہراج بلی گول آدمی تو تھے ہی اس مذاق کو ذرا نہ سمجھے اور لڑنے لگے۔ محمد عسکری نے انسے بڑی بحث کی کہ دریا کا بھاگ جانا کون جاے استعجاب ہی۔ اسپر یون گفتگو ہونے لگی—

نواب۔ منشی مہراج بلی کو بھی عقل سے دشمنی ہی—

مسخرہ۔ اگلے وقتون کے لوگ ہین سیدھے سادے

جھمن۔ حضور سُنا میان الماس پر زنا بالجبر کا مقدمہ دائر ہوا ہی۔ نہین معلوم اسکی اصلیت کیا ہی—

نواب۔ میان الماس کون وہ خواجہ سرا یا کوئی اور

جھمن۔ جی ہان حضور سُنا لندن سے بارسٹر بلوائے گئے ہین—

نواب۔ بڑا روپے والا آدمی ہے صاحب لکھ پتی ہے—

مہراج۔ میان الماس خواجہ سرا اور زنا کا مقدمہ غلط ہی ہو نہین سکتا۔ کسی نے گپ اُڑا دی ہی—

داروغہ۔ نہین صاحب گپ نہین ہی مین تصدیق کرتا ہون—

مہراج۔ میان خواجہ سرا اور یہ مقدمہ کتنے عقلمند ہو

راوی۔ عقل کا تو حضور ہی پر خاتمہ ہوگیا ہی بس—

مہراج۔ ایسا ویسا ہو تو تمھارے چکمے مین آجاے

راوی۔ آپکا سا گھاگ گرگ باران دیدہ اور چکمے مین آجائے ع

ہر کس بخیال خویش خبطے دارد

ممن۔ عجیب نہین کہ دور دور سے لوگ گواہی کے لیے بلوائے جائین اور سُنا ہی کہ اسمین ٹھاکر بھجن سنگھ کی بھی گواہی ہوگی—

اختر۔ وہ تو کل مر گئے۔ انھون نے ہیضہ کیا خداوند

مسخرہ۔ کل مر گئے۔ کل کیونکر مر سکتے تھے بھلا—

نواب۔ کیون کیا کوئی سرکلر جاری ہوگیا ہے کہ کل کوئی شخص نہ مرنے پائے ہماری نظر سے نہین گذرا—

مسخرہ۔ حضور کل بدھ کا دن تھا پھر بدھ اور جمعرات کے دن بھی کوئی مرا ہی آجتک اور اب سرکار کے حکم سے ڈھنڈھورا پٹ گیا ہی کہ خبردار جمعرات اور بدھ کو کوئی نہ مرے اور اگر معلوم ہوکہ کوئی مرنے والا ہے تو فوراً پولیس کا پہرہ بٹھا دیا جائے

حسین علی خدمتگار نے چپکے سے عرض کیا حضور کو یاد ہوگا کہ قمرن نے حضور کو بلایا ہی مین نے کہا یاد دلا دون—

نوابصاحب نے کہا تم تو پاگل ہوا رے یہ بات بھی بھلا کہین بھول سکتی ہی—

مہراج بلی نے نوابصاحب سے اپنے اور نازو کے عشق کا حال نہین کہا تھا ادھر وہ اس فکر مین کہ کہین شام ہو تو دیدار نصیب ہو ادھر یہ دعا مانگتے تھے کہ یا خدا آفتاب غروب اور ماہتاب طلوع ہو تو چاند سا مکھڑا دیکھنے مین آتے—

مہراج۔ اسوقت نواب صاحب کسی فکر مین ہین شاید وہ اسم چہرے سے ثابت ہو رہا ہی—

پاتے ہیں ہم کچھ انتظار کے طور | کس رخ ہے میری طرف نظر کہیں اور

ن - میان کچھ پوچھو نہ بس عجب گو مگو ہے -

ممن - حضور یہ کوچہ ہی ایسا ہے -

اختر - مگر ہمارے سرکار اس کوچے سے خوب واقف ہیں - ع

کوچۂ عشق کی راہیں کوئی ان سے پوچھے | خضر کیا جانیں غریب اگلے زمانے والے

داروغہ - خداوند یہ سب باتیں ہیں - خوشامد ہے -

مہراج - خوشامد کیسی سچ کہتے ہیں میان اختر -

داروغہ - ہان سچ ہی ہوگا بندہ حجت نہ کریگا -

ن - یعنی ہمیں آپکو شک ہے کہ ہم عشق کے کوچے سے واقف نہیں ہیں ہمسے بڑھکر کوئی دکھا دو جب جانیں ہیں تو بانی کار ہوں اس فن کا

ممن - کوئی شک نہیں خدا گواہ ہے کوئی شک نہیں -

ن - ہم برسوں اس فن کو سکھا سکتے ہیں صاحب -

اختر - حق ہے اس سے جو انکار کرے وہ احمق مطلق -

ممن - حضور یہ اللہ کی دین ہے جسکو چاہے دے -

اختر - کیا بات کہی ہے کیا بات پیدا کی ہے -

داروغہ - حضور اس کوچہ کی ٹھوکرین ستم ڈھاتی ہیں -

ن - ہان پھر اسمیں کیا جائے گفتگو ہے - برا کوچہ ہے -

ممن نے آگے بڑھکر ہاتھ جوڑ کر عرض کیا خداوند نعمت ایک خبر ہے واللہ علم سچ ہے کہ جھوٹ - مگر سنا شہر بھر میں مشہور ہو گئی ہے لوگ کہتے ہیں - پرسوں خواجہ آتش صاحب نے انتقال فرمایا -

مسخرہ - خواجہ آتش صاحب کا انتقال کرنا تو چنداں تعجب نہیں اگر کیونکہ بوڑھے آدمی تھے کوئی پچیس چھبیس برس کا سن تھا اور کئی برس سے مرض مہلک میں مبتلا تھے مر گئے مر گئے انکو کیجئے ابھی اٹھتی جوانی کم سن آدمی آج صبح کو باتیں کرتے کرتے مر گئے -

مہراج - کون کون یار یہ مرنے کی خبریں بری -

مسخرہ - ای ہی نام لیجیے - توبہ بھولا جاتا ہوں -

ممن - ہمنے خواجہ آتش کے مرنے کی خبر سنی تھی آپنے کسکے مرنے کی خبر سنی خدا خیر کرے

مسخرہ - اور عین جوانی کی حالت میں - ع

| این ماتم سخت است کہ گویند جوان مرد |

اختر - تو جناب نام تو فرمائیے - کون صاحب مر گئے -

مسخرہ - اجی یہی شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ

مہراج - کون؟ شیخ سعدی مر گئے!!! - کون شیخ سعدی

مسخرہ - شیخ سعدی بھی کئی تھے - کہنے لگے کون شیخ سعدی

مہراج - گلستان والے شیخ سعدی گلستان بوستان کے مصنف؟

مسخرہ - جی - بیٹھے بیٹھے باتیں کرتے کرتے دم ٹوٹ گیا

مہراج - آج شیخ سعدی مرے - یہ آج کیونکر مر سکتے تھے

مسخرہ - بجا - کیا آج کسی کو مرنے کا حکم نہیں ہے -

ممن - جی ڈھنڈھورا پٹگیا ہے کہ آج کوئی مرے تو اسکو پھانسی دیجائے

اسپر قہقہہ پڑا - مگر مہراج بلی صاحب کو شیخ سعدی کے مرنے اور اس حکم کے سننے سے بڑی حیرت ہوئی -

مہراج - بھئی ہماری سمجھ میں آج کی گفتگو نہیں آتی شیخ سعدی نے آج انتقال کیا اسکے کیا معنی - اور یہ ڈھنڈھورا پٹگیا کہ کوئی مرنے نہ پاوے اور جو کسی کا دم نکل جائے

مسخرہ - تو کیا - فوراً پھانسی ہوگی - حکم حاکم مرگ مفاجات روک سکتا ہے کوئی - گورنمنٹ کے حکم کے خلاف کوئی کچھ کر سکتا ہے

مہراج - تو موت سے بھی گورنمنٹ لڑ سکتی ہے بھلا؟

مسخرہ - موت کے باپ سے لڑ سکتی ہے - گورنمنٹ ہے کہ کھلونا

ممن - شیخ سعدی کے مرنے کا ہمیں بڑا رنج ہوا -

ن - انا للہ وانا الیہ راجعون ع

| ہر آنکہ زاد بناچار بایدش نوشید |
| زجام مرگ مے کل من علیہا فان |

ممن - کیوں حضور جو لوگ کہا کرتے ہیں کہ انسان فانی ہے اور موت برحق ہے اور ایک دن سبکو آنی ہے کیا یہ صحیح ہے کیا سبکے سب مرجائینگے اس دنیا کو خالی کر جائینگے

اختر - اجی سنا کرو یہ سب کہنے ہی کی باتیں ہیں موت کی ایسی تیسی -

مہراج ۔ یہ گپین نہین ہین کہین گپ کے بھروسے بھی نہ رہنا ۔

ن ۔ تو شہر بھر کے آدمی آپ کے نزدیک مرجاینگے ۔

مہراج ۔ (مسکراکر) تم لوگ واللہ جاہل سے بدتر ہو ۔

نواب سارے تو عالم تو تو کہتا ہے کہ سبکے سب مرجاینگے ۔

مہراج ۔ کتنے سیدھے اور پاگل ہو ۔ مرجاینگے نہین تو کہان جاینگے ۔ آپ ابھی تک موت کے قائل ہی نہین ہین ماشاءاللہ

اختر ۔ موت تو لوگون کو آتی ہے اور آتی رہیگی ۔ مگر آپ تو ایک سرے سے تمام دنیا کو مارے ڈالتے ہین ۔

مہراج ۔ افسوس کا مقام ہے واللہ یہ غفلت کا پردہ پڑا ہوا ہے ایک متنفس ایسا نہین ہے جو بچ جائیگا ۔

نواب ۔ آپکی ایسی تیسی آپ خود مرجاینگے ۔

مہراج ۔ اور آپ کیا بچ جاینگے ۔ بجا یہ پہرے والے اور داروغہ اور میان ممن آپکو موت سے بچا لینگے یہ خیال رکھئے اور یہ حضور

ن ۔ موت موت واہیات ہلڑ مچا دیا ہے ۔

مہراج ۔ اچھا جب آئیگی تو قدر عافیت معلوم ہو جائیگی موت برحق ہے ایک دن مرنا ضرور ہے ۔

اختر نے ممن کے کان مین کہا سچ کہنا اتنا بڑا گو کھا بھی کہین دیکھا ہے ۔ آپ لڑ رہے ہین کہ انسان ضرور فانی ہے اور حجت کر رہے ہین کہ دنیا کے سب آدمی مرینگے اس عقل کے صدقے

ممن ۔ فرمایشی پاگل ہے لاکھون مین ایک ۔

اختر ۔ پوچھیے یہ کون نہین جانتا کہ آدمی فانی ہے ۔

ممن ۔ اور شیخ سعدی کے مرنے پر کیا چونکے ہین ۔

اختر ۔ جی ہان بہت حیران تھے کہ یہ کیا ہوا ۔

ممن ۔ جس وقت عقل تقسیم ہوتی تھی یہ غیر حاضر تھے ۔

اختر ۔ منزلون انکا پتا نہ تھا بالکل گول آدمی

مسخرہ ۔ حضور ایک شعر مجھ کو یاد ہے امانت نے کہا ہے ۔ ؎

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کار اند	تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری

مہراج ۔ یہ امانت کا کلام ہے سبحان اللہ امانت کا کلام نہین ہے سعدی نے کہا ہے

داروغہ ۔ جی ہان یہ تو گلستان مین موجود ہے جناب

مہراج ۔ کہتا کیا ہون ۔ امانت کی تو اندر سبھا ہے ۔

مسخرہ ۔ اندر سبھا ہی کا تو شعر ہے یہ سبز پری کے بیان مین

مہراج ۔ کچھ پاگل ہو گئے ہو ۔

ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمانبردار
شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری

ن ۔ ہان ہان یہ گلستان کا شعر ہے ہمنے پڑھا ہے ۔

مسخرہ ۔ تو شیخ سعدی فارسی کیا جانین وہ تو اردو گو تھے

ن ۔ ہان یہان پر ہم بھی قائل ہو گئے یہ بات مانی ۔

مہراج ۔ یہ شیخ سعدی فارسی نہین جانتے تھے ۔ آپ پاگل ہین انسے بڑھ کر شیراز مین کوئی پیدا نہین ہوا ۔

مسخرہ ۔ بھلا مادھورام کے برابر تھے یا کم و بیش ۔

یہ خوش گپی ہو رہی تھی کہ نواب صاحب نے حکم دیا کہ فٹن تیار ہو اور حاضرین سے کہا ایک صاحب کی ملاقات کو جاتا ہون معاف فرمائیے

دیدار یار کی تیاریان

قمرن چوڑی والی کی مادر دیرینہ روز نے اپنی طرار اور یاقوت رخسار دختر گلعذار کو یہ پٹی پڑھائی کہ آج جو نواب صاحب آئین تو انکو رنگنا چاہیے

چھوکری نے کہا امی جان رنگنا کیا معنی ۔ ہولی نہ نوروز نہ ہندؤن کا تہوار نہ مسلمانون کا اگر ہولی ہوتی تو باجی سے کہتی کہ منشی مہراج بلی سے پچگوی کھیلین اور اچھی خاصی قمر اٹھین یہ روز ہوتا تو ہم نواب کو رنگتے ہولی نہ نوروز یہ رنگنا کیا معنی ضعیفہ نے مسکرا کر جواب دیا بٹیا تم ان باتون کو کیا جانو ابھی ماشاءاللہ سے جمعہ جمعہ آٹھ دن کی پیدائش رنگنے کے معنی یہ کہ نواب کو اس ڈھرے پر لاؤ کہ شراب پین ۔

قمرن یہ فقرہ سنکر از بس متحیر ہوئی کہا کیا مسلمان بھی کالا پانی پیتے ہین

برس کے دم تو لگاتے دیکھا ہی مگر یہ ہمنے آجتک نہین سنا کہ مسلمان اوُ کا زنا ہوا جس کی زبان پہ نے کہا بابا۔ تماشہ بینی مین انسان کو کبھی پاپڑ بیلنے ہوتے ہین شراب کی کیا حقیقت ہی آدمی تنکے چننے لگتا ہی۔ تم ان سے یہ کہنا کہ جبتک شراب پیوگے ہم ایک نہ ملینگے گلے مین ہاتھ ڈال کے بھولے پن کے ساتھ کہنا۔ دیکھو پسیجتے ہین یا نہین۔ مگر بہت اصرار نکرنا۔ وہ بات کرنی چاہیے کہ دوسرے کو ناگوار نہ گذرے ایک خوبصورتی کے ساتھ اگر تمھارے کہنے سے پی لین تو بس سمجھو کہ بس مین آ گئے۔

نازو کو بھی یہی ہدایت ہوئی کہ تمھارے منشی مہراج بلی جو آج آئین تو اُنکو شراب پلانے کی کوشش کرنا۔

ان دونون بہنون نے کہا امی جان اگر وہ دونون اس بات پر راضی ہو جائین کہ ہم شراب پینگے تو شراب کہان سے آئیگی اور اگر آ بھی گئی تو ہم تو جانتے بھی نہین کہ شراب کسے کہتے ہین۔ جو اُنھون نے ہمسے کہا کہ تم بھی پیو اور ہمارا ساتھ دو تو ہم پھر کیا کرینگے۔ ذرا ذرا سی پی لین۔ نشہ نہ ہونے پائے۔

حضرات ناظرین اس بوڑھی شتہ سے خدا بچائے بھاگنے اور لوٹنے اور بلبلانے کی سیکڑون تدبیرین یاد ہین اس کے پھندے مین انسان پھنسا اور گیا گذرا۔ بچ ہی نہین سکتا کسی صورت سے نہین بچ سکتا۔ یہ وہ کالی ناگن ہی جسکے کاٹے کا منتر ہی نہین سونگھتے تو زہر سارے بدن مین پیوست ہو جائے جوانی مین اسنے صدہا گھر گھالے اور بڑی ٹیکر۔ مگر بعمر سے چھٹی ہوئی تھی اسکی لڑکیون کو نہین معلوم تھا کہ یہ شراب پیتی ہین مطلب اسکا یہ تھا کہ اگر نواب صاحب اس ڈھرے پہ آجائینگے تو پھر ہزارون روپے لوٹونگی نشے مین دس کی جگہ بیس دے نکلینگے۔

ایک تو عشق کا نشہ ہی کیا کم ہے اُسپر طرہ شراب بس پھر کیا ہی۔

نازو نے کہا امی جان یہ اور دفعہ پر رکھو ایکی ایکا شراب کی فرمایش کر بیٹھنا ٹھیک نہین ہی۔ پہلے ایکدن ہم اور قمرن گھر پر پی لین اور ذری عادت ہو جائے تو پھر دونون کو رنگنا کتنی بڑی بات ہی۔

قمرن بولی نا باجی جان ہم تو اس موئی شراب کو ہاتھ سے نہ چھوئینگے پرسون ہماری سسرال کی طرف سے پانچ چھ آدمی جاتے تھے اور دھوبی تھے شاید اسقدر کی پیے ہوے کہ اپنے آپے مین نہ تھے اور مار پیٹ کرنے لگے۔ دو تین مرتبہ گر گر پڑے ہوش ٹھکانے نہین تھے آپس مین وہ گالی گلوچ کرین کہ اللہ کی پناہ۔ بہت سے لوگ جمع ہو گئے ایک کی ناک سے خون بہنے لگا اتنے مین پولیس کے لوگ آ گئے اور ایک تلنگے نے انکو گرفتار کر لیا پھر کیا جانے اُنکا کیا حشر ہوا۔ مگر بڑی بُری چیز ہی تم چاہے پیو باجی ہم چھونے کے بھی نہین بیٹھے بٹھائے ہوش سے بیہوش ہو جانا کس نے بتایا ہی۔

چنو کی جورو یعنی وہ ضعیفہ بولی کہ بیٹا جدنا جو کہا کرین وہ کیا کرو نا کہ تم بڑی عقلمند ہو مگر ہمارا سا تجربہ کہان سے لاؤ گی جو تم سے کہین بس وہ کرو۔ بات کی بات مین پانچ سو روپے ٹھگا لیے کہ نہین گھما لیے اب جا کے ذرا خوب بناؤ چناؤ کر کے آؤ۔ مگر وہی جو ہمنے کہا ہے ذرا جھلکی دکھائی اور جھٹ سے الگ

نازو۔ اور مہراج بلی بھی تو آئینگے آج۔

ضعیفہ۔ (ض) اُنکو الگ بٹھلائینگے۔ اُنکو الگ۔

قمرن۔ تو ہم نواب صاحب سے مہراج بلی کا ذکر نہ کرین۔ کیون امی جان۔

ض۔ نہین نہین ہرگز ہرگز ذکر نہ آنے پائے۔

نازو۔ اُسکی باتون سے معلوم ہوتا ہی کہ پاگل ہی۔

قمرن۔ بیس پچیس کھٹ سے نکال کے دے دیے اور پھر بھی

بیچارہ پاگل ہی۔؟

نازو۔ اللہ جانتا ہی ہمین تو گول آدمی معلوم ہوتا ہی

ض۔ اب ہم آج دیکھین تو معلوم ہو جائے گا کیسا آدمی ہی۔ بس ہمارے دیکھنے کی دیر ہی۔

نازو۔ دیکھ ہی لوگی امی جان۔ ع

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے

قمرن۔ شکل صورت کیسی ہی۔ نواب کے سے ہین؟

نازو۔ اے نہین کالا کوا سنگل کے روز۔

قمرن۔ تم باجی انکے مُنھ پر یہ نہین کہدینا۔ اے ہان۔

نازو۔ مُنھ پر تو کہونگی کہ ہمین تمھارا لپکا رنگ پسند ہی اور سمجھتے ہین کہ مین بارہ ہی برس کا ہون۔ اور خدا جھوٹ نہ بُلائے تو بابا آدم کی عمر کے ہونگے خضاب لگاتے ہین۔

قمرن۔ نواب تو ابھی جوان آدمی ہین ماشاء اللہ سے اور صورت بھی اچھی ہی۔

ض۔ بوڑھے کا جب دل آتا ہی تو جوانون سے زیادہ دے نکلتا ہی دل آنا شرلیطہ (شرط) ہی۔

اب سنیے کہ اُدھر تو جنو کی جورو اپنی نوخیز لونڈیون کو عشقبازی کی گھاتین سکھاتی تھی ادھر نواب صاحب نے حسین علی کو بلا کر یون تقریر شروع کی۔

ن تو اب ہم چلین۔ اُنھون نے بلایا ہی۔؟

ح۔ حضور ضرور کر کے چلیے تاکید کر دی ہے۔

ن۔ اچھا تو اب کے بجے ہونگے اس وقت۔

ح۔ پہرے پر کون ہی۔ اب کے بجے ہین۔

پہرے والا۔ ساڑھے پانچ بجے ہین۔

چھ کا عمل ہی۔

ن۔ چھ کا عمل ہی۔ خیر آدھے گھنٹے کی کسر ہی۔

ح۔ حضور پورے ایک گھنٹے کے اندر ہی مین چلیے

ن۔ اچھا جمال الدین کو بلاؤ یہ ایک گھنٹہ کاٹے نہین کٹتا۔ حکم دو کچھ سنائین۔

حسین علی نے میان جملو کو آواز دی اور میان جملو نے آنکر ایک غزل چھیڑی۔

گانے کی آواز سُنکر ممن اور جھمن اور اختر اور داروغہ سب جمع ہو گئے۔

ن۔ مین تو مہراج بلی کے ٹلنے کو اُٹھا تھا۔

ممن۔ غلام پہلے ہی سمجھ گیا تھا حضور۔

اختر۔ اب کیا ہم لوگ اتنا بھی نہین سمجھتے۔

ممن۔ مگر وہ بھی جب آنکر بیٹھتے ہین تو جم ہی جاتے ہین

اختر۔ بس اُنکی تو ترکیب یہ ہی کہ مکان کا قبالہ حوالہ کر دے۔

جھمن۔ حضور اب اس وقت کہان کی تیاریان ہین

ن۔ تمکو اس غرض سے کیا بحث ہی۔

جھمن۔ خداوند۔ وضان (وضع) کے خلاف کوئی امر نہو۔ اسکا خیال رکھنا ضرور ہی۔

ممن۔ یہ وضان کیا خوب۔

ن۔ جی ہان وضع نہ کہینگے۔ وضان۔

داروغہ۔ حضور بہتر تو یہ ہی کہ اسکو یہان ہی بلوائیے

ن۔ ارے بھئی سوت نہ کپاس کوری سے لٹھم لٹھا۔

جھمن۔ حضور کا خدا نے بہت بڑا رتبہ کیا ہی وہان جانا ذرا۔ مگر ہان شام کے بعد جائیے تو مضائقہ ندارد

داروغہ۔ اجی حضور خدا اللہ کے فضل سے سمجھدار ہین گو دل کا آنا بھی کیا بُرا ہوتا ہی۔ اور لطف تو جب آتا ہی کہ۔ ع

دونون طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی

ح۔ (حسین علی) سرکار چٹھی تو حضور کے نام بڑا شستہ ہی

کہتی ہے کہ مجھے ایک نظر کوئی ایسا دکھا تو دو۔ ایک دفعہ جو حضور کو آنکھ بھر کے دیکھا تو پھڑک اٹھی۔ مگر خداوند غلام انعام بھرپور لیگا۔ یہ حضور یاد رکھیں انعام خاطر خواہ خانہ زاد لیگا

ن۔ حسین علی ہم تمکو مالامال کردینگے۔

ح۔ حضور مالک ہین میرے آقا۔

ن۔ مگر سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے۔

ح۔ حضور سب معاملہ لیس ہے خداوند۔

ن۔ قمرن ہائے قمرن۔ پری ہے واللہ۔

ح۔ حضور اسمین کوئی شک بھی کرسکتا ہے۔

ن۔ جمال۔ جلال۔ حسن۔ آب وتاب۔ پری کی کیا اصل حقیقت ہے۔

ح۔ اور حضور پر اسکا دل بھی آیا ہے۔

ن۔ کیا وہ بھی ہم پر جان دیتی ہین۔

ح۔ اینِ! یہ حضور کو معلوم ہی نہین ہے۔

ن۔ بھئی اب مجھے کیونکر معلوم ہو بھلا۔

ح۔ اے حضور پھر اب تشریف لیچلین۔

ن۔ بہتر۔ مگر واللہ ہمکو بڑی خوشی ہوئی کہ وہ سب کی سب ہم پر عاشق ہو گئی ہین۔

ح۔ خداوند چھٹکی تو جان دیتی ہے۔

ن۔ شکر ہے۔ یہ بھی خدا کی شان ہے کہ ہم پر اور ایسی ایسی پریان عاشق ہون۔

ح۔ حضور یہ نہ کہین۔ جو کہین وہ کون ایسی ہے جو حضور پر جان نہین دیتی۔

ن۔ ارے میان ہم اپنے تئین سب سے بدتر سمجھتے ہین۔ یہ اُن لوگون کی مہربانی ہے۔ ورنہ ہم تو سب سے برے ہین۔

تھوڑی دیر کے بعد نواب صاحب میان حسین علی کو ہمراہ لیکر اپنی معشوقۂ گلعذار کے پریخانہ کی طرف چلے۔

معشوقۂ شمع قد کی ہم آغوشی

اب ٹھہر انتظار ساقی	دے بادۂ خوشگوار ساقی
آتی ہین جمائیان برابر	بھاری ہے خمار سے مرا سر
دے بادہ کہ روح کو ہو راحت	اللہ رکھے تجھے سلامت

اے پیر مغان ترا بھلا ہو
تو روے زمین کا بادشاہ ہو

ادھر خاتون شب نے اپنے جمال گیتی فروز سے تمام عالم کو نورانی کیا۔ ادھر خانہ برانداز پارسائی قمرن جوڑی والی سج دھج کے تیار ہو بیٹھی۔ غرور حسن سے اتراتی اور دل ہی دل مین سوچتی جاتی تھی کہ آج اپنے چاہنے والے کے خرمن صبر وشکیب پر بجلی گراؤنگی صورت دکھاؤنگی۔ اور نظر سے اوجھل ہو جاؤنگی لمعۂ برق کو بھی بات کیا ہو تو سہی۔ ان کو ہاتھ پاؤن مین مہندی جو لگائی تھی اُسنے جوبن کی آگ کو اور بھی بھڑکا دیا تھا۔ ایک تو ہاتھ اور کلائی اور پاؤن قدرتی ہی سمین اور نگارین تھے یہ بناوٹ اور بھی لے اُڑی۔

عجب رسائی قسمت ہے اے حنا تیری
چمن جو چھوٹ گیا دست نازنین مین ہے

ایک دفعہ چاند کی طرف دیکھ کے بھولے پن سے کہنے لگی امی جان دیکھو یہ چاند موا ہمکو گھورتا ہے۔ آدمی تو آدمی اب ان بیجان چیزون کی بھی ہم پر نظر پڑتی ہے۔ کیا جانے یہان سے چاند کی صورت کیسی نظر آتی ہے۔ وہان سے تو اچھا معلوم ہوتا ہے مگر ہمارے مکھڑے کا سا گورا مکھڑا نہوگا۔ اوئی امی جان کچھ اور بھی دیکھتی ہو سارا یہ تو واقعی ہے اللہ جانتا ہے کہ اسمین تو داغ ہے

باجی ذری ایک آنکھ بند کرکے دیکھو سا ہے واہ اچھے داغ
سے مقابلہ کرنے چلے تھے - جب چاند سے مقابلہ ہو چکا اور
اپنے حسن کے زعم مین چاند کو ہرا چکی تو ماما کی خوشامد کرنے لگی
میری اچھی ماما ذری غنی خان کے باغ سے ایک گلاب کا
پھول تو توڑ لاؤ جب ماما گلاب کا پھول توڑ لائی تو گالون پر
رکھکر کہا لے تیری قسمت کھل گئی کہ میرے گالون کے پاس
تجھ کو جگہ ملی - ہمارے گورے گورے گالون کے سامنے
پنکھڑی کی کیا حقیقت ہے - گلاب کے پھول کو یہ شرف
بخش کر آئینہ اٹھایا تو اپنی صورت پر اپنے آپ فریفتہ ہو
ہو گئی اتنے مین میان حسین علی خدمتگار برآمد ہوے
اور چندی کی جورو لیفٹنے ناک دیرینہ روز سے کہا سرکار
آ گئے - قمرن تو سنتے ہی چمپت ہوئی - نازو بھی ٹل گئی
نواب صاحب تشریف لائے تو ضعیفہ نے غالیچے پر بٹھایا
اور نئے پاندان سے جو اُسی روز خریدا تھا سفید سادری
پان کی گلوریان بنانے لگی - پاندان کا کل سامان لیس
اور فرسٹ کلاس تھا - کتھا بسا ہوا - ڈلی چکنی چو گھڑے
کی چھوٹی الائچی بڑے بڑے دانون کی - چونا صاف
شفاف دو گلوریان بڑی صفائی سے بنا کر نواب صاحب کو
دین اور پوچھا تم تمباکو تو نہین کھاتے ہو اُنھون نے کہا
ہان کھاتا ہون مگر بنا ہوا - اُسنے منشی نثار حسین نثار کو
کے کارخانے کی بنی ہوئی گولیان دین -

ن - بی قمرن صاحب کہان ہین -

ض - اے بیٹا آؤ دیکھو کون صاحب آئے ہین -

قمرن - امی جان کنوان پیاسے کے پاس جاتا ہے یا
پیاسا کنوئین کے پاس جسکو غرض ہوگی یہان آ کر
سر ٹیک کر لیگا -

ض - وہ تو اتنی دور سے تمھاری چاہ مین آئے ہین -

قمرن - اوئی - تو کیا کچھ ہمپر احسان کیا ہے -

ن - الله ری بے مروتی - کوئی اسقدر بے مروت ہوتا ہے -

ض - آؤ بیٹا بہت حجت نہین کرتے ہین چلی آؤ -

قمرن کہ اس وقت واقعی رشک قمر غیرت پری بنی تھی الله شان
دلبری اٹھلاتی ہوئی آئی اور نواب صاحب کو ایک جھلک سا
دکھا کر اس طرح نظر سے اوجھل ہو گئی جیسے سچ مچ بجلی کوند کے
بادل مین چھپ گئی نواب صاحب کہ کشتۂ تیغ ادا تھے بولے کہ
اے صاحب اندر آؤ - یہ دروازے کی آڑ مین کھڑے ہونا
کیا معنی قمرن نے جواب دیا ہمکو شرم آتی ہے جو کوئی غیر محرم ہمکو
نظر ڈالتا ہے یہ موا چاند آج سر شام سے ہمارے پیچھے پڑا ہے
بے پردہ پکارے آسمان پر چڑھ آیا اور ندیدون کی طرح آنکھین
پھاڑ پھاڑ کر گھورتا ہے - نواب ہلال رکاب یہ کرارا گرم فقرہ سنکر
ایسے محظوظ ہوے کہ جامے مین پھولے نہ سمائے کہا اگر کسی
انسان پر حضور کی خفگی ہوتی تو خیر اُس سے بس بھی چل سکتا
تھا مگر آپ تو سورج اور چاند اور ستارون اور ہوا سے لڑتی
ہین اسکا تو کوئی علاج ہی نہین ہے - الغرض ہزار خرابی کرکے
کے اندر قدم رکھا تو نواب صاحب کے ہوش تیرا ہوا اس فقرہ
بس یہ معلوم ہوا کہ چاند آسمان سے اُتر کر اس کمرے مین آگیا ہے

غارتگر ہوش ہے سراپا	عشوہ غمزہ ادا کرشمہ
ہے فرق سے تا قدم بدمستی	شوخی چھل بل ترنگ مستی
آواز ملی ہے کیا رسیلی	آنکھین پائی ہین کیا نشیلی
ہین چشم و چراغ دیدۂ حور	ماشاء الله چشم بد دور
آنکھون نے سفیدی سیاہی	کس حسن کی پائی ہے الٰہی
پایا ہے غضب کا خوشنما فرق	سر تا بقدم ہے حسن کا غرق

عارض کی صفت ہے اور بیکار
دو پھول گلاب کے ہین رخسار

نواب صاحب ایک سکتے کے عالم مین تھے -

اور سوچ رہے تھے کہ جب انسان کی صورت دیکھکر
ہماری یہ کیفیت محویت ہی تو اللہ کا جمال اور اُس
قادر مطلق کا نور دیکھکر کلیم اللہ کی کوہ سینا پر کیا حالت
ہوئی ہوگی۔ پورے دو گھنٹے بھی نہین بیٹھی اٹھلا کر چلی۔
اُسکا اُٹھنا تھا کہ نواب کلیجہ پکڑ کے بولے۔ کہان کہان
ذرا سُنیے تو سہی۔ یہ آپ بھاگی کہان جاتی ہین۔ ہم آپ کے
پاس آئے اور آپ کی یہ بے اعتنائی۔

قمرن بڑے اصرار کے بعد بیٹھی تو ایکی نواب کے زانو
سے ذرا ذرا زانو بھڑایا اس ادا نے انکو مار ڈالا ستم ڈھایا
قیامت کا سامنا تھا سونے کے چھڑون کی کیا حقیقت ہے
اگر دس بارہ ہزار کا زیور منوا دیتے تو بھی کم تھا۔ اُس
شوخ و شنگ رشک پریخان فرنگ نے عمداً اور قصداً
زانو سے زانو بھڑایا اور معاً الگ۔ اس ادا نے نواب صاحب
کے دل مین وہ گدگداہٹ پیدا کی کہ اُنھین کا دل اُسکے
مزے لوٹتا تھا۔ یون تو از سرتا پا حسن مین ڈوبی ہوئی تھی
مگر نواب صاحب کو اس غیرت حور کی پیاری پیاری کلائی
اور گوری گوری گردن زیادہ پسند تھی اور ع۔

اُبھری اُبھری کچون کا جوبن	

سب پر مستزاد تھا۔ ع

سرو فرحسن و ناز و انداز	
خوش لہجہ و خوش گلو خوش آواز	

اتنے مین بی نازو بھی بصد ناز کمرے مین آئین۔
نواب صاحب نے اسکو بھی سر سے پانون تک دیکھا اُسکی بھی
ایک عالم تھا کہا ہمکو تم سے بھی عشق ہے۔ اور کیون نہو ہماری سالی ہے
سالی کا رشتہ بھی کتنا پیارا رشتہ ہے۔ نازو حاضر جواب غضب کی تھی بولی
ہمکو بھی تم سے بڑی محبت ہوگئی ہے۔ نواب دو طرح خوش۔
سوت نہ کپاس کوری سے لٹھم لٹھا۔ نواب دو طرح سینکے نواب صاحب

تھوڑی ہی دیر بیٹھے تھے کہ آسمان پر ابر گھر آیا اور کئی بار بجلی
کوندی بارش کے آثار صاف نمودار ہوئے قمرن نے اپنی
مان کی طرف مخاطب ہو کر کہا امی جان آج کا دن تو اس قابل
ہے کہ کسی باغ مین رہیے اور وہان خوب اچھے اچھے کھانے پکین
نواب صاحب یہ فقرہ سُنکر کھل گئے۔ کہا یہ کون بڑی بات ہے
تمھارا باغ موجود ہے۔ کہو تو گاڑی منگاؤن۔ اپنی مان
سے اجازت لے لو۔ بڑھیا بولی ہین تم دونون کے بیچ مین
نہ بونگی اب تم جانو اور یہ جانین۔ قمرن نے کہا اجی تم اپنی بگھی
منگواؤ ہم چلینگے اور ضرور چلینگے۔ نواب صاحب نے
حسین علی کو بلایا اور علحدہ لیجا کر یون سمجھایا۔ سنو جی
تم سیدھے کوٹھی پر جاؤ اور کوچبین سے کہو فٹن لے کے
ابھی ابھی آجائے سبزی جوڑی جوتے اور بڑی فٹن لائے
اور لالٹین وہ ہون جو پرسون نور درزی کی کوٹھی سے
خریدی تھین اور علی بخش باورچی کو باغ بھیج دو۔ کہدو جو
کھانا پکا ہو وہ باغ مین لے چلے اور دو مرغ اور پتیلے اور
کچھ انڈے اور رجبن اور اختر کو حکم دو کہ فوراً باغ مین جاکر
دو تین کمرے صاف کرا دین اور فرش بچھوا دین۔ لیمپ
روشن کر دیے جائین یہ حکم دیکر نواب صاحب آن کے بیٹھے
قمرن نے کہا ہمین کچھ گلبدن کے تھان بھیج دو نواب
نواب۔ جان حاضر ہے تھان کیسے جو کہو بھیج دون۔
ضعیفہ۔ (ض) حق تعالے تم ایسے رئیسون
کو سلامت رکھے۔
ماما۔ آمین انکے بیچ (نزدیک) کون بات ہے بیوی۔
ض۔ قمرن کی کوئی بات رایگان نہ جائے نواب۔
ماما۔ اے نہین خدا نے انکو رئیس کیا ہے بیوی۔
ض۔ لڑکے کسکے ہین یہ تو دیکھو کتنے نامی آدمی کے لڑکے
ہین اور اللہ کی عنایت سے باپ کیا معنی خود نواب صاحب کے

نام سے کون واقف نہین ہر۔
نواب - اجی ہمکو تو قمرن کا عشق ازلی ہر۔
ص - اللہ کرے تمھارے انکے عمر بھر بھی چلی جائے
نواب - خدا نے چاہا تو ایسا ہی ہوگا انشا اللہ۔
نازو - اس صورت کی چھوکری شہر بھر مین نہ پاؤ گے
اور اگر کوئی ہو تو تم ہی بتادو - یہ ہماری شہزادی
ایک ہر اس شہر مین اللہ نظر بد سے بچائے -
نواب - ہمکو تو انسے زیادہ تم پسند ہو نازو -
نازو - بہت چل نکلے ہو ہم پسند ہین ہم مین کیا بات
ہر جو پسند آ گئی تمکو -
نواب - تمھارا حسن تمھارا جوبن تمھاری جوانی -
نازو - لو اور سنو - ای مجھ بڑھیا کو کوئی کاہیکو پسند
کرنے لگا بھلا -
نواب - بجا ہر - ابھی کوئی انیس برس کا سن ہوگا
ص - چودھوین مین قمرن ہر اور پانچ برس نازو
مین اور اسمین چھٹائی بڑائی ہر -
نواب - تو وہی انیسوان برس ہوا نا -
ص - تمھاری کیا عمر ہوگی بیٹا ہوگی کوئی تیئیس برس
نواب - مجھکو تیئیسوان سال ہر - ایک مہینا سالگرہ
کو باقی ہر بس اور بیس برس کا سن ہماری بیوی کا ہر
ص - ہمکو اپنی بیوی تو دکھا دو کسی دن -
نواب - جب ہمارا نکاح قمرن کے ساتھ ہو جائیگا
تو تم دیکھ ہی لوگی -
نازو - انکی سی حسین ہین - گوری چٹی تو ہو وین ہی گی
نواب - گھر کی مرغی دال برابر - جورو اچاہے حسین
ہو چاہے بد قطع پھر جورو ہی ہر -
نازو - ہان تو جورو کی یہ بیقدری !-

قمرن - بس اب ہم تمھارا ساتھ نہ دینگے -
نازو - ای ہان جو جورو کی یہ قدر کرتے ہو تو -
نواب - یہ جورو انکے نہین رہنگی جورو کیسی -
قمرن - (ہنسکر) پھر کیا آنا بناکے رکھو گے -
اس فقرے پر قمرن کی مان بہت برافروختہ ہوئی
کہا جو جو تم بڑھتی جاتی ہو بے عقل ہوتی جاتی ہو -
پھوہڑ پنے کے سوا اور کوئی بات نہین - یہ کیا بھونڈی
بات کہی تم عقل سے ذرا بھی کام نہین لیتین
نواب - اوہ - کچھ پروا نہین زبان سے نکل گئی ایک بات
ککڑی کے چور کی گردن نہ مارنی چاہیے -
نازو - یہ بھونڈی بات زبان پر نہ لانی چاہیے -
ماما - روز بروز دن بدن وہی ہوتی جاتی ہین -
ص - لاکھ سمجھاؤ بجھاؤ - انکی سمجھ ہی مین نہین آتی ہر
بات - اب یہ ناسمجھ تھوڑی ہی ہین -
نازو - اور اوپر سے ہنستی ہر بجیا -
ق - اچھا ہمنے جو کچھ کہا اپنے نواب صاحب کو کہا -
ص - بیٹا کسی کو نہ کہنا چاہیے کوئی ہو چاہے -
ق - کیا نواب تم برا مان گئے سچ سچ بتاؤ
ہم سے -
ص - وہ کبھی نہ کہینگے اپنے منہ سے - مگر
عقل کیا کہتی ہر -
ق - سنو پھر تم کون ہو ہمارے انکے بیچ مین بولنے والی
لو اور سنو جب سے جان لطار رکھی ہر -
ص - اچھا تم جانو یہ جانین - اب باغ مین جا کے
مالیون سے نہ پھکڑ لڑانا - وہان نچلی بیٹھنا -
نواب - آپ خاطر جمع رکھیے ہم تو ساتھ ہین -
ق - جانے کے ساتھ ہی مالیون کے چودھری کے ایک چہیت

رسید کروگی تڑسے ۔
ض ۔ وہان رات کو درختون کو نہ چھونا ۔
ق ۔ کون مین ؟ نواب کوئی مولسری کا درخت بھی ہی ۔
بس اسی درخت کی پھننگی پر چڑھ جاؤنگی ۔
نواب ۔ اچھا وہ تم سب کچھ کرنا چلو تو سہی ۔
ق ۔ (نواب کے کان مین) ہمین چھیڑنا نہین وہان ۔
نواب ۔ نہین ہرگز نہ چھیڑینگے کیا جہان ۔ !!!
ق ۔ ارے تم مردون کی بات کا ٹھکانا نہین ہی کہو ہم
کہے دیتے ہین خبردار ۔ ایسا نہو کہ اکیلا پاکے چھیڑو ۔
نواب ۔ نہین تم بڑی بدظن و بدگمان ہو ۔
ق ۔ اور چھیڑو گے تو اپنا ہی نقصان کروگے ۔
نواب ۔ ہان اسمین کیا شک ہی ۔ وہ ہم چھیڑنے ہی
کیون لگے کیا ہمارا سر پھرا ہی ۔

ضعیفہ نے اپنے تجمل اور ثروت کے اظہار کے لیے
وہ نوٹ نکالکر نواب صاحب کو دیا جو مہراج بلی نے
بوسہ کے عوض مین بی نازو کو دیا تھا ۔

نواب صاحب نے نوٹ دیکھکر کہا پانچ روپے کا ہی آپ
وہ سب متحیر ہوئین کہ یہ پانچ روپے کا کیسا ہم سے تو سین روپے
کہے تھے کہا ذری غور کرکے پڑھو ۔

نواب صاحب نے کہا پانچ روپے مین تو کوئی شک
نہین ہی ۔ اور طرہ یہ کہ آدھا نوٹ ۹۹ ۲۷ نمبر کا ہی اور
آدھے کا نمبر ۹۸ ۲۷ ۱ ہی دو ٹکڑے الگ الگ
نوٹون کے ہین ۔ یہ نوٹ چل نہین سکتا ۔ یہ کسی
شخص نے دھوکا دینے کی فکر کی ہی نواب صاحب
کو یقین ہوگیا تھا کہ یہ نوٹ نمبرون کے کسی چاہنے والے
نے دیا ہی لہذا انھون نے پیش بندی کی کہ اُسکی
خبر لکھو دین ۔

ضعیفہ نے نازو سے کہا بہت بڑا بے ایمان ہی وہ
ہندو اُجڑا نوٹ دیا ہی کہ ہمارے جعل مین پھنسانے کی
تدبیر کی ہی ۔

بلیر کا کہا اور ہارنج کا دیا ۔ اور وہ بھی جعلی ۔ وہ تو نگوڑا
بات کرنے کے قابل نہین ہی ۔ صورت نہ دیکھا ایسے
موڑی کاٹے کی موا بے ایمان زمانے بھر کا ۔ اور سنو کوئی
اُسکی خوشامد کرتا تھا ۔

ق ۔ اب اسکو پھاڑکے پھینکدو ۔

یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ وہی مہری آگئی ۔ اور نازو کو
علاحدہ بلا لیگئی اور کہا منشی مہراج بلی آئے ہین ۔
نازو نے اشارے سے اپنی دادی کو بلایا اور کہا وہ
آیا ہوا ہی ضعیفہ نے کہا نیچے جاکے نوٹ اسکے منھ پر پٹک
دے اور کہدے دور ہو یہان سے ۔

نازو چلی تھی تو تھی ہی نوٹ دیکر کہا کیا آنکھون کے
اندھے ہو ۔ یہ بس کا نوٹ ہی کہ پانچ کا ۔ اور وہ بھی اجڑا
جعلی ۔ لے بس ٹھنڈے ٹھنڈے ہوا تو کھائیے ۔

منشی مہراج بلی بڑے کاذب دروغ گو جھوٹ بولنے والے
آدمی تھے اور بخیل اس درجہ کہ جس روز گھر مین کسی کو بد ہضمی ہوتی
تو خوش ہوتے کہ آج ایک آدمی کا کھانا بچ رہا لیکن اگر گلاب
یا سکنجبین منگوانی پڑی تو بس غضب کا سامنا ہی ۔ جھانسے جھلانے
مین بوسہ لے لیا اور جان بوجھ کر مختلف نمبرون کے نوٹ دیے
کہ پھر واپس مل جائینگے ۔ اور بوسہ بازی ہو گھاتے مین ۔ اگر ضعیفہ
نوٹ کے نمبر نواب صاحب سے نہ پڑھوائے تو مہراج بلی کا چکمہ
کارگر ہو جائے نوٹ لیکر کہا افوہ بڑی غلطی ہوگئی آپ نے کیون لکھ لیا
نازو جھلائی ہوئی تو تھی ہی اس خرافات بات پر اور بھی
غصہ آگیا ۔ جھلا کے زور سے ایک چپت رسید کی کہ مہراج بلی کی
کھوپڑی ہی جانتی ہوگی ۔ اور چپت لگاکر کہا سونڈی کاٹے

تیرا منہ جھلسون مین کیا پڑھی لکھی ہون یہ مین کیہ۔ ماجانون کہ نوٹ کس کھیت کی مولی ہی۔ دور ہو یہان سے سجا ہوے بے ایمان۔ جا ہمنے اپنی خیرات مین بوسہ دیدیا۔

اب مہراج بلی کے ہوش تیران ہوے کہ آئے تھے مٹھائی اُسکے عوض مین چپت کی چپت کھائی اور ذلیل کے ذلیل ہوے اُنکا آدمی جو اُنکے ساتھ تھا اُسنے میان پر ٹیپ ٹپ۔ تے جو دیکھی تو منہ پھیر کر مسکرایا اور مہری کونے مین کھڑی ہوکر ہنسنے لگی۔

اب سُنیے کہ مہراج بلی کی آواز سُنکر نواب صاحب بھی کوٹھے پر سے جھانک رہے تھے۔ نازو نے جو چپت جمائی تو بے اختیار ہنس دیے اور کہا ایک اور۔ مہراج بلی نے اُس بدحواسی مین آواز تو سنائی نہین مگر ایک اور کا جملہ البتہ سُنا۔ اب ٹیپ کھا کر یہ ششدر کھڑے ہین ہلنے تک نہین۔

نازو نے ڈانٹ بتائی اب کھڑا کیا سوچ رہا ہی۔ اب جوتا کھونے کا امیدوار ہی کیا۔ جوتی خور۔ تماش بین آشنائی مین آشنا کو کیا کچھ دیدیتے ہین۔ یہ تماش بینی کرنے چلا ہی۔ اللہ جانتا ہی میرے سامنے سے دور ہو نہین جوتون سے پیٹو نگی۔ اری ماما۔ ذری دس پناہ (دست پناہ) تو گرم کر کے لانا۔ یہ دست پناہ کا گرم گرم نقرہ جو سُنا تو اُنکے ہوش اُڑ گئے اور نو کدم بھاگے۔ راستے مین خدمتگار سے یون گفتگو کرنے لگے۔

مہراج۔ (م) معلوم ہوتا ہی اسوقت پیے ہوے تھی۔

خدمتگار۔ (خ) ہان مالوم (معلوم) تو ہوتا ہے بجا ہے۔

م۔ مگر جیسے ہی سنے چاہا کہ ہاتھ بڑھا کر ٹوپی آتار ے ویسے ہی سچ کہنا ہمنے کیسی کیلی کی ہی۔

خ۔ ہان ہجور مہاراج (آواز) کھوب چٹک دینی لگی۔

م۔ اُنکا ہاتھ جا کر دروازے پر پڑا اُس سے آواز آئی۔

خ۔ دروازہ پر ناہین وہ پیر پڑا بہت تمہارا تیا وہم تو دیکھت رہین۔ مکھو پر یا پر مارس دو تھپڑ۔

م۔ چھپکر۔ اچھا بس بکٹ نہین بہت نامعقول۔

خ۔ ارے ہمکا کا۔ ادئی تمکا نہین سے مارے ہمکا کا کرے کا ہی۔

مہری۔ بڑا اچھا ہی تین۔ ناکن سے کوو اس کہت ہو۔

م۔ اچھا بس اب یہ گفتگو ختم کرو مضی مامضیٰ۔

راوی۔ مہری اور خدمتگار سے حضور عزلی مین گفتگو کرتے ہین۔ ع۔

ماشاءاللہ چشم بندوق

خیر نواب صاحب کی مارے ہنسی کے عجب حالت تھی بے چین ہو گئے جب چپت یاد آتی تھی نے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑتے اور لوٹنے لگتے تھے۔

نازو کی بات نازو سے بہت خوش ہوئی کہ ایسے موے کے ساتھ ایسا ہی کرنا چاہیے۔ یاد کریگا عمر بھر کہ کسی سے پالا پڑا تھا ہمین شک نہین کہ مہراج بلی کبھی ایسی مصیبت مین گرفتار نہوے تھے کہ ٹیپ کھاتے ہین آج یہ بھی مرحلہ طے ہو گیا۔

حسین علی بموجب حکم نواب صاحب کے گاڑی لایا اور سڑک پر ٹھہرائی۔ نواب صاحب سے آنکر اطلاع دی کہ حضور گاڑی حاضر ہی۔

نواب صاحب نے کہا کون کون چلیگا ضعیفہ بولی کون کون کیا معنی بس قمرن اور نازو۔ نواب صاحب انتہا سے زیادہ خوش ہو گئے اور جامے مین پھولے نہ سمائے۔

ق۔ سگر نواب دیکھو وہی شرط ہی ہمارے تمھارے۔

نواب۔ ہان ہان قول جان کے ساتھ ہی۔

نازو۔ اور مین نہین ساتھ ہون۔ دل لگی ہی۔؟

نواب۔ تو کیا ہمارا اتنا بھی اعتبار نہین ہی۔

نازو۔ (ناخنوں کے اشارے سے بتاکر) اتنا بھی نہین!

ق۔ آگ پھوس کا ساتھ کیا۔ تم عورت ہم مرد۔

نواب۔ آپ مرد ہین۔ اور مین عورت ہون۔؟۔

ق۔ تم چھوکری اور مین کھیتا مرد۔

نواب۔ تو پھر جلو رات زیادہ آگئی ہے۔ اور مینھ برسا ہی چاہتا ہے۔ اگر برس پڑا تو رک جانا ہوگا۔

ضعیفہ۔ اور آؤگی کتنی دیر مین۔ کوئی بارہ بجے تک۔

ق۔ آنا کیسا۔ اور جانا کیسا امی جان۔

نازو۔ اب کل سویرے آئینگے بس۔

نواب۔ اور نہین تو کیا اب آنے کا موقع کہان ہے۔

قمرن اور نازو اٹھ کھڑی ہوئین اور نواب صاحب اٹھے تو ضعیفہ نے کہا نواب صاحب تمھارے سپرد ہین یہ دونون۔ دیکھو ہمین شکایت کا موقع نہ آنے پائے یہ یاد رکھنا لڑکیون کی طرف مخاطب ہوکر کہا امام ضامن کی ضامنی بیٹیا۔ گاڑی پر بیچ مین خود بدولت بیٹھے اور ادھر ادھر نازو اور قمرن۔

میرے دونون بیٹھے جیسے ہی فٹن چلی نواب صاحب نے ہاتھ بڑھا کر قمرن کو اپنی طرف کھینچا اور بغل گرمائی۔ چلیے ہم آغوشی تو فٹن ہی سے شروع ہوئی۔

کاوش سے گرا گہر یہ الماس
غنچے نے بجھائی اوس سے پیاس

اب طبع بہت ہے کند ساقی   دے بادۂ تیز و تند ساقی
آتی ہے گھٹا امنڈ کے ہر بار   پانی پڑتا ہے موسلا دھار
ڈبرے لبریز بے سخن ہین   جھیلیں تالاب موج زن ہین
دریا کیسے بڑھے ہوے ہین   ندی نالے چڑھے ہوے ہین
اب قہر ہے انتظار ساقی   دے بادۂ خوشگوار ساقی

پانی برسے تو یون جھما جھم
محرم رہین شراب سے ہم

اس وقت تو نواب محمد عسکری صاحب کے دماغ عرش پر ہین اور کیون نہون دو جوان طناز سرمست حسن محو ناز پریون کو اغل بغل بٹھائے فٹن پر ہوا کھاتے جاتے ہین۔ گھوڑیان ہوا سے باتین کرتی ہین۔ کالی گھٹا امڈی چلی آتی ہے اور بجلی اس چمک کے ساتھ کوندتی ہے کہ الامان۔ رات اندھیری اور اندھیری بھی کون ساون بھادون کی۔ اور ہوا زنانے سے چل رہی ہے اور میدان مین ہو کا عالم بستی سے دور دریا کا کنارہ آدم زاد کا پتا نہین۔ جب بجلی تڑپتی تو نواب صاحب کی روح محظوظ اور خوش ہوجاتی۔ یہ برابر دعا مانگتے تھے کہ یا خدا بجلی تمام شب چمکتی رہے تو وجہ کیا؟ ادھر بجلی تڑپی اور ادھر قمرن ایک جانب سے اور نازو دوسری جانب سے انکو لپٹ جاتی تھین۔ ہائے کیا مزے کا وقت تھا۔

ناظرین فسانہ خود ہی سمجھ سکتے ہین کہ محمد عسکری کا دل اسوقت کس قدر خوش ہوگا اس فرخ طالعی کو دیکھیے کہ اغل بغل دو نوخیز معشوق۔ ع

اٹھتی کو نبل نئی جوانی

اور بن کہے بار بار از خود لپٹ رہی تھین۔ دونون معطر معنبر۔ دونون بنی ٹھنی۔ دونون بناؤ کیے ہوے جس وقت بجلی کے تڑپنے سے ڈر کر یہ دونون نواب صاحب سے لپٹ جاتی تھین خود بدولت بھی زور سے دونون کو چمٹا لیتے تھے۔

اب منشی مہراج بلی اور نواب محمد عسکری کی قسمت کا تو ذرا مقابلہ کیجیے کہ وہ چپت کھا کر اور ذلیل ہوکر اپنا سا منھ لیکر رہگئے اور نواب صاحب کیا مزے اڑا رہے ہین۔

رعد کے گرجنے کی آواز اور بجلی کی چمک دیکھکر قمرن

بھولے پن کے ساتھ کہتی تھی - باجی بُرے پھنسے اسوقت
کلیجی بلّیوں اُچھلتا ہی - اسپر نواب صاحب جھپٹا کر بوسہ لیکر
تشفی دیتے تھے نہیں جانی گھبراؤ نہیں ڈر کیا ہی -
قمرن - سُنا کالی شی پر بجلی اکثر گرتی ہی -
نازو - ہی ہی ہمارا تو دم فنا ہوتا ہی -
ق - اللہ بچائے تو آج بچیں - بُرا سامنا ہی -
نازو - ای اب باغ کتنی دور ہی نواب -
نواب - بس اب وہ کیا ہی ذرا دیر میں داخل ہوتے
ق - (رعد کی گرج پر) یا خدا بچائیو - میرے اللہ -
نازو - امی جان اس وقت بہت ہی بیقرار ہونگی (رعد
کی گرج پر کانوں میں اُنگلیاں دے کر) ہی ہی - کیا ہوگا
اب - ای باغ کتنی دور رہگیا ہی -
نواب - بس اب مار لیا ہی - داخل ہوے سمجھو -
ق - (بجلی کی چمک پر نواب سے لپٹکر) ای کہیں
گھوڑیاں نہ بھڑکیں نواب -
نواب - نہیں صاحب گھوڑیاں اصیل اور
شائستہ ہیں -
نازو - اب باغ کتنی دور رہی اللہ - بُری ہوئی -
نواب - قاعدہ ہی - جلدی اور مصیبت کے وقت
ایک منٹ ایک گھنٹے کے برابر معلوم ہوتا ہی -
ق - ایک گھنٹے کے برابر نہیں - ہماری تو جان
بن آئی ہی -
نواب - خدا نہ کرے تمھارے دشمنوں کی
نازو - (نواب صاحب کے پاس گھُس کے بیٹھکر) اب باغ کتنی دور ہی
نواب - بس اب آگئے سامنے دکھائی دیتا ہی -
ق - سامنے تو بڑی دیر سے دکھائی دیتا ہی - یا اللہ ہم آج
کیا کریں اس لق و دق میدان میں -

نواب - گھبراؤ نہیں جانی بجلی تو نکلا ہی کرتی ہی -
نازو - ای ہی تو اُنکے نکیح (نزدیک) کوئی بات ہی نہیں
رات اتنی کالی ہی - اور کالی ہی چیز پر زیادہ گرتی ہی -
نواب - (ہنسکر) تو کیا رات پر بجلی گر پڑیگی - واللہ
کتنے بھولے پن کی باتیں کرتی ہو -
ق - اُنکو دل لگی سوجھتی ہی - یہ ہنسی میں اُڑاتے ہیں
اور یہاں جان پر بنی جاتی ہی -
نواب - (بوسہ لیکر) تو جانی نہیں نہ تو کیا کریں
پھر آج ہی تو ہماری مراد پوری ہوئی ہی -
راوی - یہاں پر ہم بھی قائل ہو گئے - سچ ہی نہیں
نہ تو کیا کریں - ایک منشی مہراج لی کم بخت جنکی قسمت
پھوٹ گئی کہ ٹیپ کی ٹیپ کھائی اور نکالے کے نکالے گئے -
الغرض خدا خدا کرکے باغ کا پھاٹک آیا - پھاٹک پر گاڑی
روک لی گئی اور سائیسوں نے اُترکر پھاٹک کھولا - اور
گاڑی گھڑ گھڑاتی ہوئی اندر گئی - قمرن نے کہا اوہ جان
میں جان آئی - نازو بولی دوبارہ زندگی ہوئی -
باغبانوں نے نواب صاحب کو جھک جھک کر سلام
کیا - ممن اور اختر آگے بڑھے - بی قمرن اور نازو گاڑی پر سے
اُتریں - قمرن نے کہا چلو پہلے باغ کی سیر کریں - نازو
نے کہا واہ ہم تو اس وقت سردی کے وقت باغ میں
نہ جانے کے پہلے اندر چل کے بیٹھو جلد بازی بہت
آتی ہے -
ممن اور اختر نے جو قمرن کو دیکھا تو کلیجے پر سانپ
لوٹنے لگا ایک نے کہا یار کیا صورت ہی - دوسرا بولا
صورت! - کبھی چھلاوا ہی واللہ - سحر ہی جادو ہی
سحر بابل کی کیا حقیقت ہی - کیا نکھرا ہی واللہ
حوروں کو صدقے کردے اپنے سے -

نواب صاحب نے ممن سے کہا کیون کیسی صورتین ہین سچ کہنا۔ ممن نے کہا پیرومرشد بلا سے جانستان ہے صورتین ہین کہ بلاے بے درماں۔ زلف چلیپا افعی ہے۔ تو رخ زیبا سانپ کا من کیا صورت پائی ہے۔ کیا کلائی ہے حضور یہ تو پان کھاتی ہونگی تو واللہ رنگت نمودار ہو جاتی ہوگی حضور کی پرکھا اور پسند کے ہم بھی قائل ہو گئے۔ واللہ معتقد ہو گئے حضور جی چاہتا ہے دن رات انھین صورتون کو دیکھا کرین۔ ؎

کیا خداداد حسن پایا ہے
آپ اللہ نے بنایا ہے

یہ حسن نہین ہے خدا کی دین ہے۔

قمرن نے کہا اب زیادہ بناؤ نہین۔ ہم حسین نہین برے سہی جیسا اللہ نے جسکو بنایا ہے ویسا وہ ہے کسی کے کہنے سے کیا ہوتا ہے۔ اچھا خیر ایک بات سنو نواب۔ ہمارا دل چاہتا ہے جھولا ڈالو باغ مین۔ بڑی بہار ہوگی سیر رہے اچھے نواب۔

نواب صاحب نے کہا یہ کون بات ہے ابھی بندوبست ہوا جاتا ہے۔ اُسی دم جھولے پڑ گئے۔ اور قمرن اور نازو بعد ناز دلربایانہ جھولنے لگین۔ ؎

جھولون پہ برس رہا ہے نور — ہر ایک حسین ہے غیرت حور
ساون جھولون پہ گا رہی ہین — ہر تان مین دل اڑا رہی ہین
برسات کی فصل کیا پری ہے — جو چیز ہے وہ ہری بھری ہے

کرتی تھی جہان تلک نظر کام
تھا دامن باغ سبز خضر فام

قمرن نے ایک تان لگائی۔

جھولا کن ڈالو رے امریان

ایک تو فراخ میدان۔ دوسرے باغ سنسان گانے والی رشک حور اُسپر طرہ شب دیجور۔ ہاتھ کو ہاتھ نہین سوجھتا اور بجلی کی چمک اور رعد کی کڑک سترا دے قمریون کی نازک آوازی نے لطف طرب کو دوبالا کر دیا۔ نازو نے بھی مست ہو کر گانا شروع کیا۔

رہے بجری چمک مورے آنگن مین

دونون مست تھین مستی کی بھری ہوئی۔

نازو۔ نواب اب تم آؤ۔ اکیلے جھولنے مین مزہ نہین مگر خدا کے واسطے پینگ اس سے زیادہ نہ بڑھنے پائین۔

قمرن۔ دیکھو جو ذرا بھی پینگ بڑھا تو میرا دم ہی فنا ہو جائیگا۔ خدا کے واسطے پینگ نہ بڑھانا۔

نواب۔ مین خود ڈرتا ہون جی مالش کرنے لگتا ہے

نازو۔ نواب صاحب کو گوائینگے ہم۔

قمرن۔ تم تو گواؤ گی فقط۔ اور ہم انکو نچائینگے بھی۔

اختر۔ انگلیون پر تو نچا رہی ہو۔ اب اور کیا نچاؤ گی حضور اس وقت کی بے ادبی معاف۔

نواب۔ بے ادبی کیسی جو چاہے وہ کہو۔

ممن۔ ہان حضور اس وقت بالکل آزادی ہے

نواب۔ سب معاف ہے اس وقت۔ بی نازو گاؤ تو

نازو۔ آئے بدرا کارے کارے۔ رہے بجری چمک مورے آنگن مین۔ رہے بجری چمک مورے آنگن مین۔

قمرن۔ (کچھ شرما کر)۔

سیّان موری بہیان پکڑ لے رہے۔ ڈوبتا ہون منجھدار۔ سیّان موری بہیان پکڑ لے رہے۔ ناؤ نہ بیڑا ندیا گہری۔ مولا لگا دے بیڑا پار۔ اے سیّان موری بہیان پکڑ لے رہے۔

نواب۔ کیا مزے کا وقت ہے۔ ؎

نشے کے پینگ خوب بڑھینگے بہار مین
بوتل بغل مین ہوگی تو ہم سبزہ زار مین

ممن - حضور آج تو وہ دن ہی کہ واللہ کافر ہو جائیے -
اختر - ہی تو ایسا ہی کافر کرنے والا دن -
نواب - بھلا تم دونون مین سے کسی نے کبھی پی بھی ہی -
قمرن - کچھ گھانس تو نہین کھا گئے ہو -
نازو - بھلا ہم پینا کیا جانین - ہان پیو تو پلا ئین -

اس فقرے پر قمرن کھلکھلا کر ہنس پڑی - اور ممن اور اختر مُسکرانے لگے -

نواب صاحب نے کہا اب آپ بہت بڑھ چلین بی نازو صاحب ایک ہوئی - ذرا یاد رکھیے گا -

نازو بولی بیسیون ہونگی ایسی ایسی ایک دو کے کیا معنی ایسی ایسی ادھی آؤن کہ یاد کرو مین بڑی طرار اور حاضر جواب عورت ہون - ممن نے کہا جی - حضور ہین کس بھروسے کیا کوئی نمو ہی سمجھے تھے - یہ بی نازو جان ہین -

نازو نے تنک کر جواب دیا - جان پڑی سوتی ہونگی ہم خالی خولی نازو ہین - نواب صاحب بہت خوش ہوے کہ ممن کو بھی ایک جلی کٹی سنا دی -

اتنے مین بوندین پڑنے لگین اور کمرے کے اندر سب آ آ کر بیٹھے - نواب صاحب نے میان اختر سے کہا بھئی اس وقت تو مینھ اور بہار اور باغ اور شراب کے اشعار سناؤ - اختر نے کہ شاعر غرا اور سخن رس بھی تھے کہا بہت خوب حضور - کہتا ہی ع -

ساقی بریز بادہ بہ پیمانۂ بلور
فصل بہار آمد و ہنگام عیش و سرور

راوی - نواب صاحب کو یہ شعر بہت پسند آیا - مگر سوا کے معنی نہین سمجھے اور نہ میان ممن سمجھے - ع

صحن چمن ز لالہ و ریحان مزین ست
گلہا شگفتہ در چمنستان بصد سرور

نواب صاحب نے اس شعر کی بھی تعریف کی - ع

باد بہار مے وزد و ابر ژالہ بار
مانند دُر بعارض گلہا فشاندہ نور

نواب - ٹھہر جائیے گا ذرا - شعر تو بے نظیر ہوا ہی - مگر ع -

باد بہار مے وزد و ابر ژالہ بار

فصل بہار کے لیے تو وزیدن ٹھیک ہی - مگر ابر کے لیے وزیدن کیا معنی -
اختر - حضور ابر ژالہ بار کو دوسرے مصرعے مین ملائیے ابر ژالہ بار بعارض گلہا مانند دُر نور فشاندہ - ع

مانند دُر بعارض گلہا فشاندہ نور

قمری بشاخ سرو آہنگ دلربا بلبل بنغمہ ہاے دلاویز دلکشش	بر عاشقان بدل محزون فگندہ شور غلغل فگندہ در ہمہ گلشن چو نفخ صور

حضور یہ شعر ملاحظہ فرمائیے گا - فرماتے ہین - ع

ساقی بیار بادہ کہ ما مست و سرخوشیم
با عاشقان غمزدہ چندین مکن غرور

نواب - کتنا نے لگا ڈاور صاف ہے - خوش گفتہ است - ع

زان بادۂ کہ از جم و کی ماندہ یادگار ساقی بیار آن می گلگون کہ پیر عقل	لبریز کن کہ چشم بد از عیش ما بدور در شاہراہ خویش ہمی میکند عبور

لبریز کن لبساغر ما تا کہ در کشیم
زیرا کہ بودہ ایم بعشق بتان صبور

قمرن - اے اب یہ آلھا کب تک گایا جائیگا -

ممن ۔ حضور شعر شاعری کو استعفا دیجیے اِس وقت ۔

نازو ۔ ہماری تو سمجھ مین خاک نہین آتا ۔

ممن نہین بس اب دل لگی کی باتین ہون ۔

نواب ۔ قمرن تم تو ہماری بغل مین آن کے بیٹھو ۔

قمرن ۔ حاضر حضور (قریب بیٹھ کر) فرمائیے حکم ۔

نواب ۔ کوئی عمدہ چیز سناؤ جس سے دل پھڑک اُٹھے

قمرن ۔ ای تو کیا مین کوئی ڈومنی یا طائفہ ہون ۔

نواب ۔ نہین تمھاری آواز بڑی پیاری ہی ۔

قمرن ۔ مورا دن دن بڑھت سہاگ سیان نہین آتے رے ۔

نواب ۔ ہاے کیا چیز ہی واللہ مست کر دیا ۔

ممن ۔ اور سیان کی تو بغل مین بیٹھی ہو ۔

اتنے مین مینھ خوب زور سے موسلا دھار برسنے لگا اور نواب صاحب نے ساقی نامۂ عیش کے اشعار مستغرق لہرا لہرا کر پڑھنے شروع کیے ۔ ؎

سنکر کوئل کی دور سے کوک
اُٹھتی ہی مرے جگر مین اک ہوک

آئی ہی گھٹا امنڈ امنڈ کر
نکلی ہی دھنک بھی آسمان پر

ہر ایک پپیہے کی وہ پی پی
لیتی ہی مرے جگر مین چٹکی

مورون کا وہ غل وہ تلملانا
گھر گھر کے وہ بادلون کا آنا

بجلی کی چمک وہ رعد کا شور
ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کا وہ زور

ساون بھادون کی ہی اندھیری
کالی شب ہجر جیسے میری

آتی ہی گھٹا امنڈ کے ہر بار
پانی پڑتا ہے موسلا دھار

نواب صاحب مثنوی کے اشعار بہت ہی اچھے لہجے مین پڑھتے تھے ۔ ان اشعار سے قمرن اور نازو کو بھی لطف حاصل ہوا ۔ اور ممن اور اختر تو وجد کرنے لگے ۔

ممن ۔ حضور اس شہر مین تو کوئی آپکا جواب دینے والا نہین ہی طبیعت وجد کرنے لگی ۔

اختر ۔ واللہ حضور اس مثنوی کے پڑھنے مین یکتا ہین ۔ اہا سبحان اللہ کیا عمدہ طرز ہی ۔

ممن ۔ بس انتہا یہ ہی کہ یہ دو پڑھی لکھی نہین ہین مگر انکو بھی لطف حاصل ہو گیا پڑھنے کی یہ تعریف ہی ۔

اتنے مین قمرن نے خوش الحانی کے ساتھ یہ ٹھمری گائی ۔

آج اُن بن من ترسے ۔ آج اُن بن
رین بھئی کاری اندھیاری کوئل کوک رہی دئی ماری
چلت پون دامن دمکے ۔ بوندن گھن برسے ۔
آج اُن بن من ترسے

نواب ۔ (گلے مین ہاتھ ڈال کر) یہ من کسکے واسطے ترستا ہی ہم تو موجود ہین ۔

قمرن ۔ (ہاتھ جھٹک کر) واہ ہمین یہ باتین نہین اچھی معلوم ہوتین ۔ لو اور سنو ۔ خدا راس لائے ۔

نواب ۔ ہاے اس تیکھے پن کے صدقے ۔ واللہ اسوقت مینھ کا جھما جھم برسنا ۔ ہواے سرد کا چلنا ۔ مور کا شور پپیہے کی پکار دل بیچین کیے دیتی ہی ۔ اسپر تمھارا لٹک لٹک کر گانا کلیجا کھینچے لیتا ہی ۔ اسوقت اپنے عاشق پر ترس کھانا فرض ہی ۔ انکار قہر ہی ۔ اور انسانیت سے دور ہی (گالون پر ہاتھ پھیر کر) کہا ۔ ؎

بوسہ دو ہمین بغیر مانگے
اتنی ہمت تمھین خدا دے

قمرن ۔ اللہ جانتا ہی بڑے نِلّے ہو تمھین کسی کا خیال بھی ہی ۔ واہ سبحان اللہ ۔

نواب ۔ ہونہہ ۔ کچھ پروا نہین ہی یہ سب لوگ اپنے ہی ہین انسے کوئی پردے کی ضرورت نہین ۔

قمرن ۔ واہ تم تو خوب ہو ایسی بے تکی ہنسی دل لگی ہمیں نہیں بھاتی ہی ۔

نواب ۔ زور سے گلے لپٹا کر ۔ ان بھولی باتون کے صدقے پارے انھین اداؤن نے مار ڈالا ہی ۔

نازو ۔ واہ نواب بھی اقرار کرکے وہان سے لائے تھے کول (قول) کے پورے ہو ۔

اختر ۔ واللہ ۔ اس کول (قول) نے کیا مزہ دیا ہی ۔

نواب بھی بے اختیار ہنس پڑے اور کہنے لگے کہ واہ بی نازو (کھوب کول) خوب قول نبھایا ۔

نازو نے جھینپکر کہا ۔ ہم لوگ یہ باتین کیا جانین جبتک ابا زندہ تھے ہم لوگ گھر کے باہر نہین نکلنے پاتے تھے ۔ اب قمرن کی ساس کو اسکا ذری بھر بھی خیال نہین ۔ وہ کہتی ہین کہ اب نہ نکلین اور دس دن مین نکلین ہی گی ۔ ہمارا تو اب لے یہ کار ٹھہرا کہ تک پردے مین رہینگے ۔

نازو ابھی اپنی گفتگو ختم بھی نہین کرنے پائی تھین کہ حسین علی خدمتگار نے دست بستہ عرض کیا ۔ حضور ایک بگھی آئی ہی اسپر زنانی سواریان ہین ۔ اور گاڑی والا کہتا ہی کہ نواب صاحب کو ذری یہانتک بھیج دو بیگم صاحب آئی ہین ۔

نواب صاحب یہ سنکر متحیر ہوے کہا بھئی اندھیری رات مینھ موسلا دھار برس رہا ہی ۔ اور اتنی رات آئی ہی اس وقت کون بیگم صاحب تشریف لائی ہین ۔

اختر ۔ بڑے تعجب کا مقام ہی

نواب ۔ تعجب کا مقام ہی ہی ۔

ممن ۔ حضور کہین نازو اور قمرن کی امی جان تو نہین آئین

اختر ۔ واللہ خوب سوچے ۔ بیشک ۔ بہت ٹھیک ۔

نواب ۔ بھئی ہمکو بھی اس سے اتفاق ہی سوچی ہونگی کہ اس اندھیری رات مین نہین معلوم قمرن اور نازو پر کیا کچھ بیتی ہوگی چل کے خبر لینا چاہیے ۔

نازو ۔ لو اور سنو امی جان کو کیا پڑی تھی کہ اس مینھ مین دوڑی آتین نہین معلوم یہ کون لوگ ہین ۔

قمرن ۔ ای باجی امی جان سے کچھ دور بھی نہ سمجھو ۔ انکا بڑا شکی مزاج ہی ۔

نازو ۔ کچھ ہوش کی دوا کرو ۔ عقل بھی کوئی شی ہی ۔ اب دل لگی سنیے کہ یہان بیٹھے ہوے سب باتین بنا رہے ہین اور گاڑی تک کوئی نہین جاتا ۔ اتنے مین گاڑیبان نے چلا کے کہا حجور ہمکا دیر ہوت ہی ۔

نواب ۔ ممن ذرا جاکے دیکھو تو کہین گھر ہی سے تو نہین آگئین مگر یہ امر غیر ممکن ہی ۔

ممن نے لالٹین روشن کرائی اور موم جامے کی چھتری لیکے جیسے ہی صحن باغ مین پہونچے کہ یکایک بادل گرجا اور بجلی اس شدت سے کوندی کہ میان ممن کی آنکھین بند ہوگئین اور پانون جو پھسلتا ہی تو اڑاڑا ٹا دھڑ دھم ۔

نواب ۔ ارے میان یہ کون گرا ممن ۔

ممن ۔ حضور مین ۔ آہے رے اوفوہ بہت چوٹ آگئی (کانکھ کر) یا علی عباس ۔

اختر ۔ ارے میان ممن کیا تم گر پڑے ۔

ممن ۔ یا میرے خدا ۔ کس کس سے کہون ۔ اوفوہ بڑی چوٹ آگئی ۔

نواب صاحب اور حسن جلدی سے دوڑے آکے کیا دیکھتے ہین کہ میان ممن گر پڑے ہین ۔

نواب صاحب اور اختر ممن کو کمرے مین لائے اور حسین علی سے کہا جاکے دریافت کرکے آخر

ہے کون۔

حسین علی نے گاڑی کے پاس جا کے پوچھا کون صاحب تشریف لائی ہین۔

کوچبین نے کہا کہ بیگم صاحب فرماتی ہین جب تک نواب صاحب نہ آئینگے ہم کسی سے بات نہ کرینگے۔

حسین علی نے پوچھا سواریان کہان سے آئی ہین کہا آگی ٹولے سے جو چینی گنج کے پچھواڑے ہی۔ حسین علی نے کہا اچھا گاڑی کو یہین برآمدے ہی مین روکے رہو۔ مین سمجھتا تھا کہ پھاٹک پر کھڑی ہی۔ ہم نواب صاحب کو اطلاع کرتے ہین۔ جاکر عرض کیا سرکار آگی محلے سے سواریان آئی ہین اور حضور کو بلا رہی ہین۔ برآمدے مین گاڑی کھڑی ہی۔ نواب صاحب دنگ کہ یا الٰہی اس وقت کون تباہی زدی دوڑی آئی ہی۔ کچھ دال مین کالا کالا ضرور ہی۔

نازو اور قمرن کو بھی حیرت تھی۔ کہا کہیے تو ہم دوسرے کمرے مین جا کے چھپ رہین۔

اختر۔ نہین بیٹھی رہو خدا جانے کون مارا بیٹا آیا ہی

جیسے ہی نواب صاحب گاڑی کے قریب گئے اور آپ کہان سے تشریف لائی ہین ویسے ہی ایک قہقہہ پڑا اور گاڑی سے آغا محمد اطہر اور نواب چھٹن صاحب اترے پھر ایک قہقہہ پڑا۔ اختر نے کہا مین جاکے دیکھون تو ذرا کون لوگ ہین بھئی اتنے مین سب صاحب اس کمرے مین خود ہی آ گئے۔

قمرن کہ چوتھی کی دلھن بنی بیٹھی تھی ان لوگون کو دیکھکر ذرا لجائی۔ تو نواب چھٹن صاحب نے قریب جاکر کہا۔ ارے ظالم مار ڈالا۔ ایک عسکری پر کیا فرض ہی۔ ہم سب لٹو ہین۔ مگر بھائی عسکری یار تمنے بڑا کیا مارا۔ اچھا خیر۔ جی۔ انکا کیا نام ہی۔

ممن کہ ان لوگون کے سامنے اپنے گھر پڑنے کا حال کھل جانے کے لحاظ سے کچھ بہن بنا کر بن سنور کے بیٹھے تھے کہنے لگے حضور انکا نام نازو ہی۔

راوی۔ مگر میان ممن کے دل کا حال خدا ہی پر روشن تھا جو سختی اور تکلیف گذر رہی تھی۔

چھٹن صاحب نے کہا بی نازو صاحب آپ ادھر ہماری بغل مین آن کے بیٹھیے۔

آغا محمد اطہر بولے۔ اور بھئی ہم کہان جائین۔ قمرن آنکی یہ آپ کی بغل گرائین۔ ہم کیا کرین۔

چھٹن۔ آغا صاحب آپ انکی بڑھیا کو پھانسیے۔

راوی۔ اسپر بڑا فرمایشی قہقہہ پڑا۔ اور دیر تک رہا۔

نازو۔ ماشاء اللہ سے کتنے بھلے مانس ہین آپ۔

قمرن۔ اے امی جان کو کہتے ہین! واہ واہ واہ۔

یہ بھی قمرن کی شوخی تھی۔ یہ پہلے ہی سمجھ گئی تھی کہ بڑھیا کس سے مراد ہی۔ مگر جب نازو نے تنک کر جواب دیا تو کس بھولے پن کے ساتھ پوچھتی ہین وا ای امی جان کو کہتے ہین جی اور آپ کیا سمجھی تھین قمرن نخرہ کر کے اور ناک بھون چڑھا کر اٹھی اور کہا گاڑی منگوائیے۔ ہم اب گھر جائینگے۔ کوئی اپنے مان باپ کو گالیان کھلوائے تو تمھاری صحبت مین بیٹھے۔

نازو۔ ہم جانتے کہ یہان اسقدر شہدپن ہوتا ہی تو ہرگز ہرگز نہ بیٹھتے۔

قمرن۔ سب تجھے ہی پچھے بھرے ہین یہان۔

چھٹن۔ اللہ اللہ۔ یہ خفگی۔ معشوق ہی تو ہین۔ لے آپ بیٹھیے ہم جاتے ہین۔

نواب - ایئن! یہ کیا - نواب - نواب - میان سنو تو -
چھٹن - (برآمدے مین ٹھہر کر) واللہ مین نہ ٹھہرونگا -
اتنے مین آغا محمد اطہر اور ممن اور اختر بھی باہر آگئے -
نواب - اور سنا آپ نے چھٹن صاحب بگڑ گئے -
ممن - ای حضور یہ تو معشوق لوگ ہین -
اختر - معشوق لوگ کیا خوب واہ صاحب واہ -
نواب - بھئی از برائے خدا بیٹھو ورنہ بڑی بدمزگی ہو جائیگی بھائی جان -
ممن - حضور اب جانے بھی دیجیے - انکی بات کا برا کیا ماننا -
چھٹن - منہارن چوڑی والی اور یہ گفت گو - ع

گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقے

نواب - بھئی چوڑی والی کی چھوکریاں ادب اور تمیز اور داب گفتگو کیا جانین ممکن ہی بھلا - انکے گھر جو گیا تو کل چیزین بے جوڑ پائین - گلوری مین زعفران کھاتے سنا ہی کسی نے - یہ صرف اظہار تجمل کے لیے مشک کے عوض زعفران - پان کیا کھلایا گویا پان پلاؤ ایجاد کیا -
ممن - حضور سلونے کے ساتھ زعفران اور میٹھے کے ساتھ مشک کا میل ہی اوسکا پتا ؤ -
نواب - اجی اب پساؤ اور مزعفر کا ذکر چھوڑو - انکو مناؤ کہین - انکا روٹھنا غضب ہی -
چھٹن - یار سچ کہون - واللہ وہ صورت ان دونون نے پائی ہی - کہ جی چاہتا ہی صبح سے شام تک مچھیان لیا کرون - مگر یہ ہمسے کیا حماقت ہوئی کہ ہم خواہ مخواہ تنک کر چلے آئے اب جاتے ہین تو جھینپتے ہین اور نہین جاتے تو محمد عسکری صاحب کے خلاف ہوتا ہے -

الغرض بڑے اصرار کے بعد نواب چھٹن صاحب کمرے مین تشریف لائے - تو قمرن نے شوخی کے ساتھ کہا ای باجی سچ کہنا اللہ نے ہمین کیسی صورت دی ہی کہ اچھے اچھے شہزادے ہم پر عاشق ہین -
نازو بولی بہن تمکو اپنی قدر ہی نہین ہی - ای خالی خولی شہزادے ہی نہین - بلکن اونچے اونچے گھرون کی شہزادیان تک تم پر عاشق اور فریفتہ ہین -
ایک نواب چھٹن صاحب ہین - ان ہی کی بیوی تم پر جان دیتی ہین - چھٹن صاحب اس فقرے پر مسکرائے - محمد عسکری نے ہنسکر کہا - جی - یہ تو آج معلوم ہوا نواب چھٹن صاحب کی مخدومہ بھی تماش بین ہین -
اس لطیفے پر بڑا قہقہہ پڑا - نازو اور قمرن اسقدر کھلکھلا کر ہنسین کہ لوٹنے لگین اور محمد عسکری کی بڑی تعریف کی -
اتنے مین چھٹن صاحب نے کہا بھئی سردی معلوم ہوتی ہی نازو ذرا اپنا چادرا تو ہمکو اڑھا دو -
نازو نے کہا چہ خوش اچھی کہی - اور مین سردی کھاؤن کہا ہم تم دونون اسی مین دبک رہین - وہ فوراً راضی ہو گئی اور نصف انھون نے اور نصف اس پری جمال نے اوڑھا اور زانو بزانو بھڑ کے بیٹھے چھٹن صاحب نے کہا - ہ

ہمنشین جب مرے ایام بھلے آئین گے
بن بلائے وہ مرے گھر مین چلے آئین گے

نواب - آپ کے ایام - ہان کیسے ایام ہین -
اختر - (مسکرا کر) حضور کی بذلہ سنجی کی واللہ دھوم ہی -
نواب - قمرن آج بڑی خنکی ہی - ذرا کھسک تو آؤ -
قمرن - تم خود ہی نہ کھسک آؤ کیا پاؤن کی مہندی چھٹ جائیگی -

ہم تو نہ آئینگے۔

نواب محمد عسکری نے اپنے معشوق پرقدم کو اپنی جانب کھینچکر چاہا کہ گود مین لین تو قمرن فوراً تڑپ کر وہ ہو رہی اور کہا بڑے مزے مین آئے۔

محمد عسکری جھینپکر یہ شعر پڑھنے لگے۔ ہ

اے کہ در شوخی نداری ہمسرے
می نمائی ہردمے از منظرے

چھٹن ۔ بی قمرن ۔ کیون راضی کیون نہین ہو جاتی ہو ۔ نواب محمد عسکری تمکو گود بٹھانا چاہتے ہین ۔

گود بٹھانے کے فقرے پر سب ہنس پڑے چھٹن صاحب نے کہا کیون اس وقت کا کیسا بدلا لیا ۔ نہ کہوگے ہمسے اور مذاق ہمسے اور فقرہ بازی کیا دل لگی ہی ۔ ہونھ ۔

اتنے مین قمرن جھپ سے آن کے محمد عسکری کی گود مین بیٹھ گئی اور قریب تھا کہ یہ کسی قسم کی دست درازی کرین کہ وہ چمک کر پھر الگ ہو گئی ۔ میان اختر نے کہا الٰہی خیر ۔ عورت ہی یا چھلاوا ۔ اللہ ری پھرتی اُف ری شوخی رگ و پے مین خون کے ساتھ ہی ساتھ شوخی بھی دوڑتی ہی ۔

محمد عسکری نے کہا خون کے ساتھ ساتھ نہین بلکہ یون کہو کہ خون کے عوض شوخی ہی رگ و پے مین دوڑتی ہی ۔

اس عرصہ مین قمرن دو تین بار تو برآمدے مین ہوا آئی دو ایک مرتبہ شیشے کے دروازے سے باغ کی بہار لوٹ آئی اور ایک بار نواب صاحب کے رخسارون پر بھی سبکے سامنے بے جھجک بے دھڑک ہاتھ پھیر آئی ۔

نواب صاحب نے کہا برآمدے مین نہ جاؤ خدا کے لیے کہین بجلی نہ شرما جائے ۔

چھٹن صاحب بولے بی نازو تم جب سے باغ مین آئی ہو پھول مارے غیرت کے عرق عرق ہو گئے ہین ۔ اب ان دونون مین تکرار ہونے لگی ۔ وہ کہین ہمارا معشوق اچھا ہی اور یہ کہین ہمارا معشوق اچھا ۔

چھٹن صاحب نے کہا ایک یہو دن کلکتہ سے لکھنؤ صرف بی نازو کے دیکھنے کو آئی تھی ۔ اور کون یہو دن وہ یہو دن جو تمام کلکتہ کی ناک تھی ۔ محمد عسکری نے کہا ۔ بس ۔ اور بی قمرن وہ حسین ہین جنکا جواب تمام فرنگستان مین نہین ہی ۔ اکثر دیانا مین حسن کی نمائشگاہ ہوئی تھی اور ہماری ملکہ معظمہ کے ولی عہد حضور شہزادہ ویلز حکم بدے گئے تھے اور انھین کی جانچ پر کل امور کا دار و مدار تھا کہ جسکو وہ منتخب کرین وہ پہلا انعام پائے اس نمائشگاہ مین بی قمرن کی تصویر بھی گئی تھی اول انعام ہماری بیوی قمرن ہی نے پایا تھا ۔

اختر ۔ اسمین کیا فرق ہی خداوند پری ہے پری ۔

ممن ۔ بچہ حور ہی ۔ واہ ری شکل ۔ اہو ہو ہو ۔

چھٹن ۔ بی نازو جان صاحب ۔ نواب نازو بہو صاحب ۔

نواب ۔ حضور نواب قمر النسا بیگم صاحب مزاج شریف

اختر ۔ حضور ۔ منشی مہراج بلی صاحب سے اور نواب چھٹن صاحب بہادر سے اب ترچ چلیگی ۔ اُنکی نازو پر جان جاتی ہی ۔

نازو ۔ ایک اپنر کیا فرض ہی ہمپر آدھا لکھنؤ مرتا ہی ۔

قمرن ۔ بس ہمپر سارا ملک جان دیتا ہی ۔

نازو ۔ گھر کی ٹھیکی باسی ساگ ذری صورت تو بنواؤ ۔

قمرن ۔ اے باجی ہماری تمھاری شکل مین فرق ہی ۔

نازو ۔ اے کیون نہین ایسی ہی صورت ہی ۔ ماشے اللہ ۔

قمرن آکے نواب صاحب کی بغل مین بیٹھی ۔ اور بی نازو

کشتۂ ناز چھٹن صاحب کی زیب آغوش تھین کچھ دیر تک
محفل طرب گرم رہی کوئی ایک بجے کے وقت مینہ ذرا تھما تو
آغا محمد اطہر اور نواب چھٹن صاحب اور میان اختر اسی گاڑی پر
سوار ہو کر اپنے اپنے گھر گئے۔ اور منشی اگر دیپشے مین سو رہا۔
بی نازو نے کہا۔ اور ہم کہان سوئینگے۔ نواب صاحب نے
شہ نشین کی طرف اشارہ کر کے کہا تم اسمین آرام کرو۔ وہ بولی
اوئی مین تو ڈر ڈر کے مر جاؤنگی اکیلی۔ نیا مکان۔ اندھیاری
رات۔ اکیلی کیونکر سو سکونگی۔ انھون نے مالی کی بیوی کو بلوایا
اور حکم دیا کہ تم انکے قریب سو رہو۔

نواب فلک رکاب کے بخت رسانے یہ رسائی دکھائی کہ
منھ مانگی مراد پائی صنم آرزو سے ہم آغوش ہوے جب کمرا
بالکل سونا ہو گیا۔ تو قمرن نے نواب صاحب سے کہا کہ اب
بس نچلے بیٹھے رہیے گا اور اگر ذرا بھی تم نے چھیڑ چھاڑ
کی تو مین بھاگ ہی جاؤنگی۔

نواب صاحب نے کہ اس وقت شراب محبت کے
نشے مین چور تھے بہت چست آغوش مین لیکر ایک بوسہ لیا
مگر ہاتھ ذرا ڈھیلا تھا کہ قمرن تڑپ کر زن سے نکل بھاگی
اور فوراً ایک دروازہ کھول کر باہر ہو رہی۔ اس وقت
نواب صاحب کی بیتابی اور بیقراری اور قمرن کی شرارت
اور شوخی قابل دید تھی۔ نواب صاحب کے کلیجے پر
سانپ لوٹنے لگے۔ شعر

میرے آغوش سے کیا ہی وہ تڑپ کر نکلے
دم نکل جانا تھا الٰہی یہ کہ جانا دل کا

نواب۔ دیکھو قمرن عاشق کا دل دکھانا اچھا نہین
ق۔ اوئی عشق کرنے چلے ہو۔ اور آتا بھی نہین
جانتے۔
نواب۔ عاشق نواز ہونا چاہیے نہ کہ عاشق کش۔
ق۔ پانچ سو کے سونے کے چھڑون پر پھسلائے لیتے ہو۔
نواب۔ (ہاتھ جوڑ کر) کیون ستاتی ہو۔
ق۔ ستانا تو نہ چاہیئے (مسکرا کر) دل دکھانا برا ہوتا ہے
انسان کو چاہیے کہ کبھی کسی کا دل نہ دکھائے۔
نواب۔ آپ ہی تو قتل پر کمر باندھے ہوے ہو اور آپ ہی
کہتی ہو قتل کرنا برا ہے۔ شعر

جور بھی کرتے ہو اور کہتے ہو یہ بھی ہنس کر
سچ ہے اچھا نہین ہوتا ہے دکھانا دل کا

اور پھر اسکا دل دکھاؤ جو یہ دل تمھاری نذر کر چکا ہے۔
ق۔ اپنے مطلب کی بات نہین چھوڑتے اور ہم نے جو
کہا اسکو کیسا اڑا دیا۔
نواب۔ ایک سو کے چھڑون کی کیا حقیقت ہے جان من
جان تک حاضر ہے واللہ۔ مال کیا شے ہے۔ اگر جان سے دریغ
کرون تو سزا دو۔
ق۔ لاؤ اچھا لاؤ اس وقت کیا دیتے ہو۔ لاؤ۔
نواب۔ اب اس وقت بھلا ہمارے پاس کیا ہے جانی۔
ق۔ واہ نہ ہونا کیسا کسی بات کی کمتی ہے۔
نواب۔ وہ کمتی نہ سہی اللہ کا دیا سب کچھ ہے مگر سر دست
مین کیا کر سکتا ہون یہان پر۔ گھر پر آدمی بھیجون تو خزانہ
کون کھولے گھر مین بدنامی ہوگی۔
ق۔ اچھا ایک بات بتا دین تمھارے پاس یہان ہی
موجود ہے یہ باغ ہمارے نام لکھدو (قریب آ کر ایک
بوسہ لیا)۔

نواب صاحب پکڑنے ہی کو تھے کہ وہ طرارہ بھر کر
مولسری کے درخت کے پاس پہونچی۔
نواب۔ خدا گواہ ہے۔ یہ باغ ہمارے گھر کے لوگون
کے نام ہے۔ یہ بیگم کے نام ہے انکے باپ نے جہیز مین دیا

ہے۔ اور ملکیت بھی انھین کی ہے۔

راوی ۔ واہ قمرن کیون نہو اچھا کپا مارا تھا۔ اور کپا مارنا کیا معنی باغ گھوم جاتا سگر نواب صاحب مجبور تھے ورنہ ایک بوسے پر بی قمرن باغ گھما لیتین۔

ایک مہاراجہ صاحب نے ایک بائی جی کو صرف ایک بوسے پر پانچہزار چہرہ شاہی کھنا کھن گنوا دیے تھے۔ نواب صاحب کی ریاست کب اسکی مقتضی ہوتی کہ باغ کی نرگس شے منہ موڑین مال ہاتھ کا میل ہے۔ رخسار شاہد گلعذار کا بوسۂ روح پرور کہان ملے۔

ق ۔ اچھا نواب سنو ادھر آؤ۔ مگر چھیڑ چھاڑ سے مین بہت گھبراتی ہون۔

نواب ۔ (قریب جاکر) یہان خنکی ہے۔ اندر چلو جانی۔

ق ۔ ہمین تو گرمی معلوم ہوتی ہے۔ نواب سردی کیسی۔

نواب ۔ ہاے یہ جوانی بھی کیا شے ہے۔ اور پھر اٹھتی کوپل

ق ۔ (ہاتھ مین ہاتھ دے کر ٹہلنے لگی) اچھا نواب ایک بات کہین مانو گے۔

نواب ۔ جو چاہو وہ کہو۔ مگر ایک بات نہ کہو بس۔

ق ۔ اچھا ہم مین اور تم مین ایک شرط (شرط) ہوجاے۔

نواب ۔ تمسے شرط یہی ہے کہ جو ہم کہین۔ اسکے جواب مین تم نہین نہ کرو۔ اور جو تم کہو اسکے جواب مین ہم نہین نکرین۔

ق ۔ (ہاتھ پر ہاتھ مار کر) منظور ہے کہ ڈالو۔

نواب ۔ تم ہمارے دل کی خواہش پوری کرو (ہاتھ جوڑ کر) ع۔

	دل بہت بیقرار ہے اس وقت	

قمرن نے نواب صاحب کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔ چلو کمرے مین اب ہمین نیند آتی ہے۔ اور ہاتھ پکڑ کر کمرے مین لے گئی۔ مولسری کے درخت سے کمرے تک جاتے جاتے کوئی بیس جگہ پر کمر نے بل کھایا اور بیس ہی مرتبہ اس طرح کا جھونکا دے کے چلی کہ نواب صاحب کو سنبھالنا پڑا۔

اتنے مین کمرے کے دروازے بند ہوگئے۔

صبح کو جب شاہ خاور تخت زرنگار سپہر پر جلوہ گر ہوا تو عروس چار دہ سالی بی قمرن صاحب خواب ناز سے بیدار ہوئین اور منہ ہاتھ دھو کر جانے کے لیے تیار ہوئین آنکھین نیچی کرکے لجاتی ہوئی نواب صاحب سے کہا نواب قول پورا کرو گے۔

نواب صاحب نے کہ شربت وصال کا ذائقہ جان بخش چکھ چکے تھے اور لبھواے۔ ے

	وصال یار سے دونا ہوا عشق مرض بڑھتا گیا جون جون دوا کی	

پیشتر کی نسبت صنم عربدہ جو و شاہد قوس ابرو کی تیغ محبت کے اور بھی گھائل ہوگئے تھے۔ کہا قول جان کے ساتھ ہے۔

قمرن نے گلے مین باہین ڈال کر ایک بوسہ لیا اور کہا یہ باغ ہمارے نام لکھ دو میرے اچھے نواب۔

نواب صاحب نے بوسہ لے کر کہا (ہمارے نام لکھ دو) کیا معنی ہم وہ تدبیر سوچ رہے ہین کہ باغ تمھارا ہوجاے اور صرف باغ ہی نہین بلکہ ہماری جائداد کی تم قابض ہوجاؤ۔ باغ کون بڑی کائنات ہے۔ قمرن بد دماغ ہوگئی اور بولی جاؤ بس دیکھ لیا۔ دمڑی کی ہنڈیا گئی کتے کی ذات پہچان لی نواب صاحب نے بڑے زور سے قہقہہ لگایا اور کہا تین دمڑی کی ہنڈیا ہی کا نقصان ہوا نا اس فقرے پر قمرن اسقدر جھینپی کہ سیدھی ناز و کے کمرے مین بھاگ گئی اور دروازے بند کرلیا نواب صاحب

لاکھ لاکھ منتین کرتے ہین وہ ایک نہین سنتی ۔

اتنے مین نازو نے قریب آنکر ایک سوال کیا (اللہ علم کیا پوچھا جسکے جواب مین قمرن نے گردن نیچی کر لی اور خاموش ہو رہی نازو نے گدگدانا شروع کیا ۔ کہا بتاؤ نہین ۔ بولو ۔ بولو قمرن ۔ اوئی یہ نگوڑی حیا کا یہان کون کام ہو پھر وہی سوال کیا تو قمرن نے کہا (نہین نہین باجی جم) نازو نے پھر وہی امر دریافت کیا تو قمرن نے کہا یا میرے اللہ وہان سے بھاگ کر یہان آئی ۔ یہان انھون نے ناک مین دم کر دیا ۔

نازو نے کہا اچھا تم اتنا بتا دو کہ ہان یا نہین ۔ قمرن بولی ہم نہین جانتے ۔ بن ناحق کو چھیڑتی ہو باجی ۔

بڑی دیر کے بعد نازو نے دروازہ کھول دیا تو نواب صاحب نے نازو کو سلام کیا اور کہا اب تمھارا لحاظ کیا کرینگے ۔ تم ہماری بڑی سالی ہو ۔

لے دے

نازو اور قمرن اور نواب صاحب کو تو ابھی باغ ہی کے مزے لوٹنے دیجیے ۔ اور اب منشی مہراج بلی صاحب کی حالت زار کا حال سنیے کہ گھر کے رہے نہ گھاٹ کے بوڑھوتی وقت یہ سُبڑا بھس لگا کہ چلیے نازو چوڑی والی سے اختلاط کرنے عشق جتایا کاس تو خیر منہارن سے بغل گرم کرین اور یہ خبر نہ تھی کہ کوچۂ عشق کی راہین کیسی ٹیڑھی ہین عاشقی معشوقی کھیل اور خالہ جی کا گھر نہین ہے ۔

محمد عسکری اول تو جوان آدمی دوسرے دولتمند تیسرے دس کی جگہ بیس خرچنے مین بند نہین ۔ پھر حسین اور خوش پوش ان سب پر طرہ یہ کہ پانچ سو جیب خرچ شاہی ذرا سی بات مین گن دیے اب قمرن اپنے ہزار جان سے عاشق ہو یا نہو ۔ آپ اول تو خیر سے پیر فرتوت خضاب کے بھروسے عاشق ہوے دوسرے پرلے سرے کے بخیل ٹکا خرچنا نہ چاہین تیسرے جعلساز فریبیے دھوکے مین کلم نکالا اور دھتا بتائی اور سب پر مستزاد یہ کہ گول آدمی اور بد قطع ہاتھ پانون کھدڑ کا واک ۔ بھونڈے بھونڈے ۔ تو نہ بے ایمان کی قبر نازو پر عاشق ہوے تو دیتے وقت نوٹ کی وہ چھیچھا لیدر کی کہ توبہ ہی بھلی ۔ مگر واہ رہی نازو جھلا کے وہ زناٹے کی ٹیپ رسید کی کہ عمر بھر نہ بھولینگے چوبے جی چھبے ہونے گئے تھے دوبے ہی رہ گئے لوٹس دکنا کے عوض کھوپڑی ہی پلپلی ہو گئی راہ مین انکے خدمتگار نے کہ ایک ہی اجڈ آدمی تھا خوب ہی کھری کھری سنائین اسپر اور بھی جھلائے مگر قہر درویش بر جان درویش چپت کھانے سے انکا عشق اور بھی بڑھ گیا ۔ ع

پیرے کہ دم ز عشق زند بس غنیمت است
در شاخ کہنہ میوۂ نورس غنیمت است

چپت کھا کر خود بدولت تو ایک دوست کے یہان چلے گئے اور خدمتگار اور مہری کو رخصت کر دیا ۔

اب سنیے کہ انکا خدمتگار ایک بڑا اجڈ اور جھلا بوڑھا آدمی تھا اور پرلے سرے کا دشمن عقل اسنے گھر جا کر ایک بارن سے جو اندر آتی جاتی تھی کچا چٹھا کہہ سنایا کہ آج منشی منہارن کی گھر گئے رہین تو وہ ساس آ کے دیکھس تاؤ جاتے ہی کھبر لہس ایک وہس کھپڑی پا اُس چٹا کا بھوا کہ کاکی تم سے بہکا تون ہنسی ٹھٹھوٹی بھائی کر یا ندا جائی مار رہیون ۔

بارن نے چپ چاپ سب حال سُنا اور گھر مین جا کر مہراج بلی کی بیوی سے بیان کر دیا اُس سے اور مہراج بلی سے نہین بنتی تھی اب قدرت خدا سے موقع ہاتھ لگا تو بھلا کب چوکتی بڑھا دیا مہراج بلی کی بیوی نے اُس مہری کو بلایا جو ہمیا مہری اور جو

ناز و کو چھا نسادے کر مٹھار کے لائی تھی۔ اس سے پوچھا کہ
یہ کس چوڑی والی کے ہان گئے تھے وہ ایک ہی کلان
کار سوچی کہ اگر صاف صاف کہے دیتی ہون تو انکے ہان
آنا جانا موقوف ہو جائیگا صاف مکر گئی کیسی منہارن
کون چوڑی والی کا کوئی پہیلی بجھوا وت ہو مین کالجا ون
نہکا کا کھیر ۔ لگی ہوا بتانے ۔

مہراج بلی کی بیوی نے کہا اگر صاف صاف کہدے
تو چار آنے انعام کے دون ۔

اللہ اللہ چار آنے ۔ یہ لمبی رقم ۔ اب کیونکر نہ بتادیگی مگر
وہ غریب عورت بیچاری رکھیگی کہان ۔ ابتو ضرور ہی بتا دیگی
کیونکہ عمر بھر کے کھانے کا سہارا ہوا جاتا ہے ۔ انھون نے
مہراج بلی کے بھی کان کاٹے ۔ چار آنے انعام کی کیا کہی ہے
مہری نے چھاؤن تک نہ دی ۔ اور لگی اڑان گھائیان
بتانے مہراج بلی کی بیوی کو یقین نہین آتا کہ یہ چوڑی والی
کے ہان گئے ہون وہ سوچتی تھین کہ جوانی مین تو انھون نے
یہ حرکتین کبھی کی نہین بڑھاپے مین بھلا کیا کرتے اور
پھر چوڑی والی اور انکو مارے ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے بھلا ۔
لیکن بارن نے کہا کہین نہ سنوا دون تو کھڑے کھڑے
نکال دی جاؤن اور تدبیر یہ کی کہ مہری کو اشارہ کر دیا
کہ خبردار بتانا نہین اور جب مہراج بلی کی بیوی کسی کام کو
اٹھ گئین تو خود بھی انکے پیچھے پیچھے لئی اور کہا تم آڑ مین سے
سنو مین اس سے سب قبولوائے دیتی ہون جب وہ
آڑ مین بیٹھ گئین تو اسنے مہری سے کہا کھبردار بتائیو
و تائیو ناہین ۔ مدا یہ انکا سوجھی کا ۔ کوئی اسنا ہین کرتا ہے
مہری سمجھی کہ یہ بھی مہراج بلی کی ہمدرد ہے ۔ کہا جون برا
ہوتا ہے تو ین ہوت ہے ۔ بوڑھے منئی اور پھر رئیس اور
منہارن انکا مارے ۔ رام رام !!!۔

بارن کا مطلب تو پورا ہو گیا ۔ اب بیوی کو یقین کامل ہو گیا
کہ میان پر چوڑی والی خوب ہی برس پڑی ۔ مہری نے کہا
بھلا بیو للکارن کہ ناہین کہ سسری یہ کا ئ کرت ہے اسنے
کہا ایمون سے نہی چھوڑ کے بھاگ آئے ۔

مہراج بلی کی بیوی بھی یہ سب سنکر یہان آکے بیٹھی مہری
کی صورت سے نفرت تھی ۔ کہا اچھا تو جا اب بس کام نکل گیا ۔
رہا اب آج سے اگر آئی تو منہ جھلس دونگی تیرا مہری تو حمیت
ہوئی ۔ اور بارن نے اور بھی چمکانا شروع کیا ۔ عجب ہوئے گوا ۔
بڑا عجب ہوئے گوا ۔ منہارن سے بیاہ کرے گئے راہین ۔
مہراج بلی کو کیا خبر کہ گھر مین خبر ہو گئی ۔ یہ اپنے ایک
دوست کے پاس گئے اور انسے کہا بھئی ہمین ایک امر مین مشورہ دو
ہم ایک عورت پر عاشق ہوئے ہین اور وہ بے اعتنائی کرتی ہے
کوئی تدبیر بتا دو ۔

انکے دوست نے انکی اول جلول تقریر سنکر کہا آپ پاگل
ہو گئے ہین ۔ یہ سن اور عشق عقل کے ناخن لو صاحب ۔ ؎

شوہر ہزار لولی گیتی نے چٹ کیے
عقد نکاح باندھا نہ اس پیرہ زن کے ساتھ

مہراج بلی نے اپنے دوست میان عاقل سے کہا ۔ یار
ہنسی دل لگی کی سند نہین ہے تدبیر بتاؤ ۔ اب تک تائب ہے
مگر اب تائب نہین رہا جاتا دل نادان ایک پری پر آ گیا ۔ ؎

ہم سے تائب تھا ولیکن آج پی
ہاتھ لگجائے تو چھوڑون کس طرح

عاقل ۔ اے تو بھئی اس سن مین اور عشق و معشوق ۔

مہراج ۔ اسمین بندے کا کیا بس ہے عجیب صورت ہے ۔ ہاے
کیا آنکھین پائی ہین ۔ ؎

مرے ہوے تری آنکھون پہ یار ہم بھی ہین
شہید گردش لیل و نہار ہم بھی ہین

واللہ اس وقت تصور آنکھون کے نیچے پھر گئی ۔ ع

کسی معشوق کا بوٹا سا قد آنکھون مین پھرتا ہی

عاقل ۔ (ع) ہمکو دکھا تو دو ۔ یہان بلواؤ ایک روز

مہراج ۔ (م) بھئی تم کسی تدبیر سے بلواؤ میرے بلانے سے نہ آئیگی ۔ ہ

ہی ظلم اسکو پیار کیا ہم نے کیا کیا
کیا جبر اختیار کیا ہم نے کیا کیا

ع ۔ اور آپ کے معشوق کا سن شریف کیا ہی ۔

م ۔ کوئی اُنیس برس کا سن ہوگا بس ۔ ارے یار ۔ آنکھین لڑاتے ہی تیر سا کلیجے مین لگا ۔ ہ

گئی آنکھون تلے بجلی سی اک کوند
کہا دل نے مرے یکچھی جو وہ ناک
ہم آنکھون سے آنکھین لڑ گئین خیر
سمند ناز نے ڈالا اسے روند
کہ ہو یہ بت آدھی کچھ عاناک
عجائب نرگستان کی ہوتی سیر

ع ۔ خیر یہ تو شاعرانہ خیالات ہین اب ۔

م ۔ شاعرانہ خیالات نہین بخدا ۔ اس سے بڑھکر ہی مین مین اور تعریف کر سکون ۔

جان لکھنؤ ہی ۔ سارے لکھنؤ کی ناک ۔ یعنی شہر لکھنؤ گفتہ شدن مبالغہ ۔ مبالغہ ۔ مبالغہ ۔ نمودن نتواند خصوصاً دستان وے واہ واہ ۔ چہ گفتم ۔ وکسی چہ گفتہ شود ۔ کہ ہر دو دست دی چوری ست بر شاخ مرد ارید ۔ سُرخ و سفید ۔ دید نہ شنید از عقل بعید ۔ ہ

جبکہ یاد آتا ہی ڈیل اسکا وہ گدرایا ہوا
ہر طرف پھرتا ہون مین ای دوست گھبرایا ہوا

ع ۔ منشی مہراج بلی صاحب اب تو آپکے دبج کی لینے لگے فارسی کتنی اچھی بولتے ہین آپ ۔

م ۔ من فارسی بیان گفت ۔ صاحب ایران ۔

راوی ۔ ای سبحان اللہ ۔ خراسان کے ہو ۔ یا نہین ورب آب ہم بھی فارسی بولتے ہین ۔ دست دی کہ چو دست شاخ مروارید ۔ ع

بزن ہیبے کہ کوہستان بلرزد

فہمیدی باباے شما ۔ بر فرقدان عاشق خود کہ عبارت از مہراج بلی گول مول ست آن زد کہ از نام او در دنی مشہور ست چیست کہ چپاتی از وے زائد ۔

م ۔ مگر یار اس ظالم ستم شعار کی جانب سے ہمین مایوسی ہوتی جاتی ہی ۔

ع ۔ نہین نہین مایوس نہ ہونا چاہیے ۔ ہ

روپا برسائینگے روپہلے بادل
امید نہ توڑ حق سے انشاءاللہ
سونا برسائینگے سنہلے بادل
آ ہو نیچے وہ دیکھ لے گہلے بادل

یہ دو رباعیان روز بستر سے اٹھنے کے قبل پڑھ لیا کرو ایک یہ اور ایک اور ۔ ہ

یا بار آلہ مصطفےٰ کا صدقہ
بر سادے مینہ سمری بھری ہو خلقت
اولاد بتول مرتضیٰ کا صدقہ
یارب شہداے کربلا کا صدقہ

م ۔ یہ رباعیان لکھ دو ۔ مگر بھائی خالی خولی ان رباعیون سے کیا مطلب نکلیگا بھائے ۔

وہ ظالم کی مسی آلودہ رنگ
لگا کرنا حنا پاسے وہ تا فرق
جھلک مین معتبون سے بھی جدا
سراسر حسن کے دریا مین تھی غرق

تو بھائی صاحب کوئی تدبیر سوچیے ۔

مہراج بلی کو اُنکے دوست اور اُن کے احباب نے خوب چٹکیون پر اڑایا اور بنایا ۔

ا ۔ کہیے بی نازو سے کیسی نبٹی ۔ ہاسو خوش قسمت یار ۔

۲ ۔ کہیے منشی مہراج بلی صاحب خوب مزے رہے ۔

۳ ۔ اس وقت تو آپکا دماغ ہی نہین ملتا جناب ۔

۴ ۔ واللہ کیا خوش نصیب آدمی ہے ہمارا یار مہراج بلی ۔

م ۔ (اپنے دل مین) خدا تم کو بھی یہ خوش نصیبی دکھلائے ۔

۵ ۔ اجی حضرت زبان سے کچھ تو ارشاد فرمائیے ۔
۶ ۔ (وہی شیدی) مین نے کہا مین بھی آداب عرض کرتا ہون کرتا ہون ۔ اجی مہراج صاحب ۔
اسکے آتے ہی حاضرین جلسہ اسقدر ہنسے کہ پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے ۔
مہراج بلی نے صد ہا مغلظ گالیان دین اور انتہا سے زیادہ جھلائے ۔ جسقدر زیادہ یہ جھلاتے تھے اسیقدر انکے دوست انکو بناتے تھے اور اسپر یہ اور بھی جھلاتے تھے ۔
الغرض ان سب سے بگڑ کر مہراج بلی گھر پہونچے ۔
نواب دروازہ نہین کھلتا ۔ کھولو ۔ دروازہ کھولو ۔
(دھم دھماکر) ارے دروازہ کھول دو کوئی ہر ۔ ؟
(کنڈی کو بجاکر) ارے رامدنوا (رام دین) اوھری گبھرے کی مہرار و ۔ یہ کیا ماجرا ہی بھئی سب کے سب مر گئے ایک سرے سے سب کو سانپ سونگھ گیا (دروازے کو زور سے ہلاکر) توڑ ڈالونگا ۔ ارے کھولو ۔
صدائے برنخاست ۔ کوئی جواب ہی نہین دیتا ۔ بالکل سناٹا ۔ یا مرے اللہ ۔
مہراج بلی اسقدر جھلائے کہ سڑک پر سے ڈھیلے چن چنکر پھینکنے شروع کیے ۔ دو چار ڈھیلے ادھر ادھر کے مکانون مین پہونچے انھون نے ڈٹینا شروع کیا ۔
ابے یہ کون ڈھیلے پھینکتا ہی سر توڑ ڈالونگا آکے ۔
نامعقول بھلا اب تو پھینک ۔
آخرکار دروازہ کھلا اور گھر مین تشریف لائے ۔ تو بیوی منھ پھلائے ہوے ۔ بارن بات نہین کرتی ۔ گھر کی مہری چپ سب کے بشرے سے خفگی اور ناراضی کے آثار نمودار تھے ۔ ابھی انکی سمجھ مین نہین آیا کہ اسکا سبب اصلی کیا ہی ۔

مہراج ۔ کتنے بجے ہونگے بارن اس وقت ۔ ؟ ۔
بارن ۔ ہم کا جانی جو بجے ہون ۔
مہراج ۔ مہری کچھ سنا تو نہین کہ بجے ہین ۔
مہری ۔ ہمرے پاس کا کچھ گھڑی رہت ہر ۔
بیوی ۔ گھڑیالی سے پوچھو جاے کے کہ بجے ہین ۔
مہراج ۔ (جورو کی طرف دیکھکر) یہ آج سست کیون بیٹھی ہین ۔
بارن ہمکا ناہین معلوم انھین سے پوچھو جاے کے ۔
مہری ۔ ارے ہان لے ہم ہیچ کا جانی کاہے سست (سست) ہین ۔
بارن ۔ منہارن کا بلوائے بلوائے پھجتیا (فضیحتا) اڑادت ہو ۔
راوی ۔ یہ سنتے ہی ۔ ع

کاٹو تو لہو نہین بدن مین

مہراج کے چہرے کا رنگ فق ہو گیا ۔ ہاتھ پانون مین رعشہ ۔ مارے شرم کے گردن نیچی غصے کو ضبط کرکے کہا کیا منہارن کیسی ۔ بس اسپر انکی بیوی نے ڈانٹ بتائی ۔
منہارن وہ جون کھڑی سہلائس رہے ۔ اب سمجھیو کہ کون منہارن کہ ابہو ناہین سمجھیو تمکا سرم نہین آت ہر ۔ کہ لڑکا کی لڑکی ۔ پوتا پوتی ۔ ناتی نواسی موجود ۔ اور حرکتین اس کرت ہو ۔
الغرض انہی زبان مین ایک گھنٹے تک وہ وہ بے نقط سنائین کہ مہراج بلی عرق عرق ہو گئے ۔ مہری اور بارن کے سامنے کبھی ایسے کاہے کو ذلیل ہوے تھے ۔ اسنے کہا اگر تمکو ایسا ہی کرنا ہی تو مجھے زہر دیدو ۔ یہ تمھاری عمر اور یہ لچر حرکتین تم رئیس آدمی اور چوڑی والی کے گھر جاؤ ۔ جو ہمرے بچھرس (فرش) پر نہین بیٹھ سکت ہین ۔ ڈوب مرنے کی بات ہر ۔ بڑی گیرت (غیرت) کا کام ہر ۔ یہ تمکا ہوے کا گوا ۔ اور یہ بیوی دوسنت

(دقت)!!! اسکھرے پوتی پوتا نتیا ناتن سنیں تو کا کہیں
مہراج بلی نے جھینپتی ہوئی آواز مین کہا۔ یہ سب غلط ہی
خدا جانے تمسے کس نے آکے جھوٹی باتین کہدین۔ اور تم کو
یقین آگیا مین تو جانتا بھی نہین کہ کون منہارن اور کیسی
منہارن یہ سب غلط اور جھوٹ ہی۔

بارن۔ تو کھجمت دار (خدمتگار) جھوٹ بولت ہی۔

مہراج۔ خدمتگار کون میرا تو سامنا کراؤ۔

بارن۔ وہی کہت راہے ہم کا جانی۔

مہراج بلی نے دروازے کے پاس سے جھلا کر خدمتگار
کو بلایا۔ کہا کیون بے وہ منہارن کون ہی اور یہ تو نے یہان
آن کے کیا آگ لگادی۔ طوفان باندھتا پھرتا ہی۔

خدمتگار۔ ارے اب جون بھوا تون بھوا۔

بارن۔ سنت ہو۔ جون بھوا تون بھوا۔

مہراج۔ (جھلا کر) اب تو جوتے کھائیگا۔

خ۔ ارے صاحب جب تم پٹیو تو ہم کو آہین۔

مہراج۔ (دو تین گھونسے لگا کر) اور لیگا۔

خ۔ منہارن کا گسا (غصہ) ہم پر نکاست ہین۔

مہراج۔ (اور پیٹ کر) اب تو ہٹ جا ہمارے سامنے سے۔

خ۔ اب ہم نوکری نہ کرب۔ بس اب جات ہی۔

مہراج۔ دور ہو مردود نمکحرام۔ دور ہو یہان سے۔

راوی۔ بارن اور اس خدمتگار مین بھی چشمک تھی
اس ترکیب سے اسنے اسکو بھی نکلوایا۔

اُس دن سے مہراج بلی اور انکی بیوی مین نفاق شروع
ہوگیا یہ بات بات پر انکی لے دے کرنے لگین۔ اور
روز جوتی پیزار ہونے لگی۔ بارن شیر ہوگئی۔ مہری انکو بھونی
مونگ کے برابر نہین سمجھتی تھی۔ انکا اعتبار بالکل جاتا رہا۔
با این ہمہ نازو کا عشق انکے دل مین اسقدر جاگزین تھا کہ
ہر دم اُسی کی یاد مین سر دھنتے تھے اور اُسی کے عشق کے
جنون مین تنکے چنتے تھے۔

دوسرے روز جب مہراج بلی اپنے اُسی دوست کے ہان
پھر گئے تو انکو دیکھتے ہی انکے دوست نے مسکرانا شروع کیا
کہا بھئی لاکھ ضبط کیا مگر ہنسی ضبط نہ ہوسکی۔

مہراج بلی بگڑ گئے کہا آپ دوستی یارانے کے قابل ہرگز
نہین ہین لاحول ولا قوۃ ہم درد دل سنائین اور آپ سے اسکے
علاج کی تدبیر دریافت کرین اور آپ اسکے جواب مین ہنسین اور
ہمکو بنائین واہ کیا دوستی ہی بس جاؤ بھی اب آج سے تمھارے
یہان آئے تو آپ پر لعنت۔ انکے دوست نے انکو للو پتو
کر کے بٹھایا اور یہ مژدہ سنایا کہ بی نازو اب تھوڑی دیر مین
آیا ہی چاہتی ہین۔ ہم چاہے لاکھ تم سے دل لگی مذاق
کرین مگر تمھارے شریک حال تو ضرور ہونگے لیکن بھائی جان
ایک ٹیڑھی کھیر ہی پوچھیے وہ کیا۔ وہ یہ کہ نازو کا قول ہی
کہ بغیر ایک شرط کے مین کسی ہندو کو صورت نہ دکھاؤنگی اور
وہ شرط بڑی کڑی ہی وہ کہتی ہی کہ جس شخص کو مین نے ایک
ایک دفعہ چپت لگادی اُسکو نہال کردیا اور اگر دو بار
چپتیا یا تو پھر تمام عمر اسکو نہین چھوڑتی۔ تو ہماری صلاح
یہ ہی کہ آپ ایک چپت اور کھا جائیے اسمین کوئی عیب
نہین ہی۔ ؎

عاشقان کشتگان معشوق اند ۔۔۔ بر نیاید ز کشتگان آواز

مہراج بلی دل مین بڑے ہی خوش ہوے کہ مار لیا ہی خدا
کرے ایک مرتبہ اور چپت جاوے بلکہ ابکی اس زور سے
لگائے کہ بڑی ہی چوٹ آئے تو پھر کیا پوچھنا ہی۔
مہراج بلی نے کہا یار آج ہی بلواؤ تو لطف ہی انھون نے کہا

آج ہی بلکہ ابھی ابھی۔ گھر مین چوڑیان بچھانے گئی ہیں۔ آلے مگر شرط یہ ہی کہ آپ کی آنکھون پر پٹی باندھی جائیگی اور اندھیری چڑھائی جائیگی۔ اور ایک یا دو دھپین لگا کر چلی جائیگی۔ کل تم اور وہ ہم بستر ہو گے مگر اسمین بھی یہ شرط ہی کہ کل بارہ بجے تک رہیگی۔ تب تک تم مسٹ مارے پڑے رہنا۔ جب اندھیری ہو جاے تو بس مگر ع

قرص مہتاب درسیاہی شد

اسکے بعد تھوڑی دیر مین منشی مہراج بلی کی آنکھون مین پٹی باندھی گئی اور کہا اب تھوڑی دیر مین بی نازو آنیوالی ہین انکے دوست احباب بھی دو چار جمع تھے اور سب کے سب چھپ چھپکر ہنستے تھے کہ اچھا گاودی پھنسا ہی۔ غرض جب مہراج بلی صاحب کی آنکھون مین پٹی بندھ چکی تو سب نے کہا بھئی واللہ اسوقت تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ محلسرا مین ایک ورآفتاب جلوہ فگن ہی رخ زیبا کا یہ نور ہی۔ ای سبحان اللہ۔

مہراج بلی آہ سرد کھینچکر بولے۔ ؎

بھول کر ای چاند کے ٹکڑے ادھر آجا کبھی
میرے ویرانے مین بھی ہو جاے دم بھر چاندنی

اتنے مین انکے دوست نے کہا (ہشیار۔ می آید) چوڑیان جھنکین اور ان کی چندیا پر ایک ٹیپ پڑی تو حضرت فرماتے ہین۔

مہندی مالیدہ ہاتھ کی چوٹ سے	دردکا فور ہو گیا سر کا

راوی۔ ایک چپت کی ابھی کسر ہی۔ رہا سہا درد بھی کافور ہو جائے چلو چھٹی ہو۔

مہراج بلی نے دوسرا شعر پھر موزون فرمایا۔ ؎

کھائے چپتین ہوا وصال نصیب
خیر لکھا مرے مقدر کا

دوست۔ میان بوسہ تو اب اسکے عوض مانگو محنت کی راحت تو ملے۔

مہراج۔ (آہ سرد بھر کر) بس اس سے بڑھکر بوسے کا بھی مزہ نہو گا۔ ؎

تہ خنجر گلا رکھا ہی خود شوق شہادت مین
بھلا کس منھ سے مانگین خونبہا ہم اپنے قاتل سے

دوست۔ اب شب کو آپ آج یہان ہی آرام فرمائیگا۔

مہراج۔ ہزار کام چھوڑ کر۔ لے اب آنکھین تو کھولو۔ واللہ دم گھبرا رہا ہی۔ افوہ۔

انکی آنکھین کھول دی گئین تو یہ رخصت ہوے اور اپنے دوست کا شکریہ ادا کیا۔

دوست۔ تو مین تمھارا انتظار کرون ضرور آنا ایسا نہ ہو کہ تم نہ آؤ۔

مہراج۔ نہ آنے کی ایک ہی کہی۔ چاہے طوفان آئے۔ چاہے آندھی۔ چاہے بھونچال آئے۔ زمین اور آسمان ایک ہو جاے۔ آفتاب سوا نیزے پر آجائے قیامت آجاے بندہ ضرور آئیگا۔ گھر جاکے بیوی سے کہا آج شب کو ہمین ایک موقع کی تحقیقات کو جانا ہی۔ ذرا دیر کرکے آئینگے۔ اور سر شام ہی سے اپنے دوست کے ہان جا بیٹھے۔ نو بجے کے قریب ایک کمرے مین بھیجے گئے جہان پلنگ بچھا تھا۔ اور روشنی کا نام نہ تھا مگر انسے کہدیا گیا تھا کہ جب چاندنی چھپ جاے تب آپ نازو سے گفتگو کیجیئے گا۔ کمرے مین جاکر پلنگ پر لیٹے اور ذرا ٹٹولا کہا نازو ؎

بتا تو مجھ کو کہ بے واسطہ خفا کیون ہی
یہ اختلاط مین ای کج ادا جفا کیون ہی

بولو نازو مین ہاتھ نہ لگائیے گا۔ مگر۔ ؎

شب وصال مین کیا وجہ منھ چھپانے کی	جو ساتھ سوئے تو عاشق سے پھر حیا کیا ہے

ارے جانی بولنے نے کیا گناہ کیا ہے۔ باتین تو کر رہے
یا خدا چاندنی کہین جلد غائب ہو تو مین اپنے چاند کی صورت
دیکھون اِس چاند کی کیا حقیقت ہے میرے چاند کے
مقابل مین اس چاند کی بھی کوئی اصل و حقیقت ہے۔
جب اُنھون نے دیکھا کہ نازو خراٹے لینے لگی تو
آہستہ آہستہ ڈرتے ڈرتے پانوٗن دبانے لگے اور بار بار
یہ شعر پڑھتے جاتے تھے۔ ؎

وہ سوتے بے حجابانہ رہے رات
نگاہِ شوق کام اپنا کیا کی

جب چاندنی چھپ گئی تو اُنکی بیقراری اور بھی بڑھی
کہ اتنے مین ایک شخص نے آواز دی حضور لمپ گُل ہو گیا ہے
لمپ جلا دون اُنھون نے کہا ہان اندھیرے مین جی
اُلجھتا ہے آدمی نے آنکر لمپ جلا دیا منشی مہراج بلی نے
یہ شعر پڑھا۔ ؎

تمام رات گئی کر گیا کنارا چاند
لو اترو بام سے تم جیتے اور ہارا چاند

یہ کہکر اُنھون نے نازو کو آہستہ سے جگایا اور آہ سرد
بھر کر پھر یہ شعر پڑھا۔ ؎

گھونگھٹ کو اُٹھا کر مری چھاتی سے لپٹ جا
عاشق سے شبِ وصل مین پردا نہین کرتے

شانہ پکڑ کر چاہتے تھے کہ اپنے نازک بدن نازک اندام
نازک کمر معشوق کو اپنی جانب کھینچین مگر شانے مین اور جسم مین وہ
نزاکت وہ ملائمت نہین پاتے پہلوانون کے سے کھینچے پھر
اُنھون نے زور کیا اور کہا جانی دیکھو دست نازک مین
چوٹ نہ لگ جائے شانے کی طرف جو اُنھون نے ہاتھ
بڑھایا تو نازو نے ہاتھ پکڑ لیا اب وہ ہر دھر کے زور
کرتے ہین نازو ہاتھ نہین چھوڑتین۔ مگر چادر سے اپنے کو اسطرح
لپیٹے ہوے کہ مہراج بلی کو کچھ نظر ہی نہین آتا ایکدفعہ اُنکا ہاتھ
اس زور سے دبایا کہ یہ چیخ اُٹھے۔ اُنکے چیختے ہی نازو نے
ہاتھ ڈھیلا کر دیا اُٹھ کر چادر ہٹاتے ہین تو چیخ کر بھاگے
مہراج بلی سمجھے تھے کہ چاند کے چھپتے ہی اس پلنگ پر
ایک چاند نکل آئیگا اور حسن عالم افروز نظر آئیگا۔ مگر حسن عالم افروز
خرد سوز کے عوض کالا بھجنگا ہفتے کا روز نظر آیا۔ اس ڈیل ڈول
گران ڈیل پہلوان کشتی گیر حبشی کی صورت دیکھتے ہی فوراً
غل مچایا اور مارے ڈر کے کانپتے ہوے بھاگے کہ ایسے
بکڑ لے باہر آئے تو وہ فرمائشی قہقہہ پڑا کہ اُنکے ہوش اُڑ گئے
اور احباب نے چٹکیون پر اُڑایا۔
۱۔ کہیے بی نازو سے کیسی نپٹی۔
۲۔ کہیے منشی مہراج بلی صاحب خوب مزے رہے۔
اتنے مین اُس حبشی نے آکے کہا مین بھی آداب
عرض کرتا ہون۔ اسکے آتے ہی حاضرین جلسہ اسقدر ہنس پڑے
کہ پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے مہراج بلی نے صدہا مغلظ گالیان
دین اور انتہا سے زیادہ جھلّائے۔
الغرض ان سب سے بگڑ کر مہراج بلی گھر پہنچے تو آب
دروازہ نہین کھلتا۔ دروازہ کھولو (دھمد ھماکر)
ارے کھولو کوئی ہے۔ ؟۔
صداے برنخاست۔ کوئی جواب ہی نہین دیتا
بالکل سناٹا اور لطف یہ کہ انکی بیوی اور مہری مین
کوٹھے پر بہ آواز بلند باتین ہوتی جاتی ہین اور جواب
ندارد۔ اسپر یہ اور بھی جھلّائے۔
اب انکی بیوی اور مہری کی باتین سنیے۔
بیوی۔ کوئی کہانی سناؤ مہری۔
مہراج۔ ارے کہانی گئی چولھے مین دروازہ
تو کھولو او مہری۔

مہری - ایک گانون مان ایک سارس راہر -
مہراج - (جھلاکر) اری او سارس کی نانی دروازہ تو کھول -
مہری - جیسے کوئی کواڑ کھٹکھٹاوت اہر -
بیوی - ارے کوؤ منوا راہوئی -
مہراج - اری منوا لا نہین مین ہون -
مہری - سارے بھائی کو آئے نسی کھرا ناہین ہین
مہراج - اری نسی تو مین ہی کمبخت ہون -
یہ کہکر مہراج بلی دبک رہے - پڑوس مین ایک دفتری رہتا تھا اُسکی جورو کی آنکھ کھل گئی اُسنے اپنی پڑوسن کو پکارا اور یون کہنے لگی -
ای ممتاز دلھن - ای ممتاز دلھن - اہر بی ہمسائی (ڈھیلا پھینک کر) کواٹے کے پاس چرپائی پر پیر پھیلائے سورہی ہین بے غافل - اہر اُٹھکے ذری ان منشی کے گھر مین پکار دو - وہ بیچارے بڑی دیر سے کھڑے ہین ہمارے مکان سے آواز وہان تک نہین جاتی -
مہراج - ارے یہ مہری بڑی حرام زادی ہوگئی سنتی ہر اور دروازہ آکے نہین کھولتی -
مہری - ارے صاحب ہمار کون کسور - (قصور) ہر بنا چینھے لے بھلا کس کس کھول دئی -
مہراج - تو مجھکو نہین چینھتی - اچھا ٹھہر جا -
مہری - (چڑاکر) ٹھہر جا - ٹھہر جا - جا تو لیل چھینت
مہراج بلی کی بیوی بھی کوٹھے کے کمرے مین دروازے کے پاس کھڑی تھین - انھون نے کسیقدر بلند آواز سے کہا (پوچھو کہان سے آئے ہو) مہراج کھڑے سُن رہے تھے اور اُنکے سنانے کے لیے تو کہا ہی گیا تھا -
مہراج - این ایک سرے سے سبکے سب پاگل ہوگئے یہ معاملہ کیا ہے -

بارن - کہان سے آئے ہو نسی ناہین ہین -
مہراج - کیا مر گئے نسی ہیضہ کیا - ڈوب گئے -
بارن - ناہین - ڈگر بان بیٹھے چرت راہین - تون سپاہی پکڑکے کانجی ہوس دِگوا -
اِس فقرے پر کانسٹبل ہنس پڑا - اور وہان سے چل دیا مہراج بلی اُسکے سامنے بہت خفیف ہوے لیکن فقرہ و تہمت برجان درویش -
مہراج - نسی کانجی ہوس بھیجے گئے - آخر تم اُنکی کون ہو پہلے یہ بتاؤ -
مہراج بلی نے کئی بار اصرار کیا کہ اب دروازہ کھول دو مگر اُنکی بیوی اور مہری نے ایسی سسٹ ماری کہ جواب ندارد آخرکار تڑکے حسب معمول دروازہ کھولا گیا تو ڈیوڑھی مین جو تا ما تار کے آدمی کی طرف دوڑے -
آدمی دروازے سے باہر یہ جا وہ جا -
اندر گئے تو بارن کے پیچھے جھاڑو لیکر دوڑے وہ جاکے کوٹھری مین چھپ رہی -
مہری کی طرف جھلا کے چلے تو اُسنے اُنکی بیوی کی پناہ لی یہ آگ بھبوکا تھین -
بیوی - رات تھے کہان - دوئی بجے آئے -
مہراج - کہہ تو گئے تھے صاحب نے کمیٹی مین بلایا تھا وہان گئے - پھر پوچھتی ہو کہان گئے تھے -
بیوی - بس ہمکا چلتر باجی نہ بہت بتاؤ - راتو کا کمیٹی ہوت ہر -
مہراج - سچ سچ کہہ دون - ایک جگہ مشاعرہ تھا -
بیوی - مسارہ کا - ناچ تھا پتریا ناچت راہسلا (تم مجھے دمڑے) ہوٹت راہو مسارہ تھا -

مہراج - نہین مشاعرہ مشاعرہ - یہی مشاعرہ جو ہوتا ہے بھلا
تم سے جھوٹ کہینگے - یقین مانو مشاعرہ تھا -
راوی - معقول کس آسانی سے مطلب سمجھاتے ہین آپ
مشاعرہ مشاعرہ - یہی مشاعرہ جو ہوتا ہے -
بیوی - تم جھوٹن کے سردار ہو - تلنگی سے کیسو صاحب
کے یہان سے آوت ہون - اور ہم سے کیسو کمیٹیا تھا -
(کمیٹی تھی) اب کہت ہو مسارہ تھا -
مہراج - تمھارے سر کی قسم مشاعرہ تھا یقین سمجھو ہم
جھوٹ اے سچ کہتے ہین -
بیوی - دیکھو نا حال کھُل گوا - زبان سے نکس گوا کہ
ہم جھوٹ بولت ہین - ارے ہم تو پہلے ہی کہت راہی -
مہراج - مگر تمھار اُس حرکت ہمکا نیک نا ہین لاگت
ہے - محلہ بھر جاگ اُٹھا اور تم نہ بولیو -
بیوی - ڈانٹ کر کاہے کا بولی (انگوٹھا دکھاکر)
ہمار یو بولت ہے - جہ کے پاس حرام جادی کے رات رہیو
وہی سے کھُلواؤ - بس ہمار جُبان نہ کھُلواؤ اب -
بارن - دوئی بجے آئے نسی جی تم -
راوی - ناظرین سمجھے ہونگے کہ منشی مہراج بلی گھر مین بیوی پر
خفا ہونگے کہ رات بھر غُل مچا یا گئیے اور کسی نے نہین
سُنا مگر اسکے برعکس اُلٹا اُنکی مخدومہ ہی نے
ڈمٹینا شروع کیا -

بی قمرن خدا جانے کہان غائب ہوگئین

باغ سے صبحدم بی نازو صاحب گاڑی پر سوار ہوکر اپنے
میکے آئین اور آتے ہی بہ آواز بلند کہا - امی جان لو
مبارک جو بات چاہتے تھے وہ حاصل ہوگئی - یہ نواب تو
بڑا امیر آدمی ہے کیا باغ ہے کیا بیان کرون جی نہین
چاہتا تھا کہ باغ سے قدم باہر رکھون گئی اور
نواب زادے تھے - بڑی دل لگی رہی - ایک نے اپنے
ہمکو اپنی بغل مین بٹھایا تھا - مینھ برستے وقت کیا مزہ
آتا تھا کہ کیا کہون - اللہ قسم امّی جان بڑا بھولا نواب ہے -
ضعیفہ نے کہا اِس وقت بڑی خوشی حاصل ہوئی - چلو
محنت ٹھکانے لگی اب چین ہی چین ہے - اتنے مین ماما نے
جو نیچے کھانا پکا رہی تھی - کسی سے کہا آیئے آیئے - نازو
نے پیچھے دیکھا تو کہا قادر ہین -
میان قادر کوٹھے پر آگے - دریافت کیا وہ کہان ہے -
نازو نے پوچھا کون - کہا تمھاری بہن - نازو نے بے اعتنائی
کے ساتھ کہا کیون - یہ کیا - قادر نے کہا پرسون سے یہان آئی ہے
یہان کیا چھاؤنی ڈالیگی کیا - نازو بولی اے کون تم کہتے
کیا ہو - قادر نے کہا وہ پرسون سے یہان آئی ہے - نازو
نے کہا کچھ خیر ہے یہان سے تو کل ہی چلی گئی - قادر کو حیرت
ہوئی مگر سمجھا کہ دل لگی کرتی ہے کہا بس اب دل لگی
ہو چکی بتاؤ مین کہان -
نازو نے قادر کے سر پر ہاتھ رکھکر کہا اِس سر کی قسم
یہان سے کل ہی چلی گئی - کیا سچ مچ وہان نہین ہے - یا
اللہ خیر کرنا بڑا غضب ہوا -
ضعیفہ بولی اے یہ کیسی باتین ہو رہی ہین - نازو نے
اُٹھکر کہا ہے ہے امی جان قمرن کا پتا نہین ہے - یہ کہتے ہین
پرسون سے غائب ہے اور یہان کا کہکے آئی تھی کہ وہان
جاتی ہون - ہے ہے امّی جان یہ کیا ہوا ضعیفہ لگی دو ہتڑ پیٹنے
اور رونا شروع کیا - نازو بھی روئی اور قادر کی آنکھون
سے بھی اشک جاری ہوگئے -
نازو نے کہا کوئی پھسلا تو نہین لیگیا ہائے کیا جانے
کسکے پالے پڑی ہے - کوئی جُل دے کے لیگیا ہوگا - وہ
تو ایسی تھی نہین - کسی کی طرف آنکھ اُٹھاکر دیکھتی تو تھی نہین -

مگر مین جانتی ہون کسی کٹنی کے دم مین آگئی - اب کہان جا کے تلاش کرون -

ضعیفہ - ہی ہی میری بچی - اور مین کہتی تھی کہ اس چھوکری کی کوئی غور نہین کرتا -

قادر - (ق) ہم سمجھتے تھے یہان ہی - بڑا دھوکا ہوگیا -

نازو - کیا جانے تم لوگون نے کیا کر دیا اُسکو -

ق - اب یہ تم مخنت مخنت (مفت) مین لڑائی مول لیتی ہو -

ض - ارے لڑائی کیسی میری لڑکی کو کیا کر دیا -

ق - تمھاری تو لڑکی تھی مگر میری بھی تو کوئی تھی -

ض - تیری کون تھی - تو ہی اس قابل ہوتا تو وہ بھاگ کیون جاتی - وہ روز کہا کرتی تھی کہ امی جان اس سے تو بہتر تھا کہ ہمارا کسی میان صاحب کے یہان نکاح کیا ہوتا کہ روپیہ تو ہوتا -

ق - ہان تو یہ چھچھا اہم پہ ہی - ہان !!! -

نازو - اجی تو نکھٹو ایسا نہوتا تو جورو ابھاگ کیون جاتی مردوے سے شرماتا نہین اور اوپر سے آنکھین دکھاتا ہی -

ض - میری بچی کو جیسا تمنے تباہ کیا اللہ تم کو تباہ کرے ہاے اب مین اُسکو کہان پاؤنگی -

نازو - (روکر) یہ کیا معلوم تھا امی جان کہ -

ق - اب کہان جا کے ڈھونڈھون اللہ -

ض - یہ قمرن کو ہوا کیا - ارے وہ تو ایسی تھی نہین -

نازو - امی جان ہاے - یہ ہوا کیا - جوان جہان اُٹھتی کونپل میان مونڈی کاٹا نکھٹو - پھر کیا کرے -

ض - ارے ایسا ہی بھاگ جانا تھا تو ہم سے تو کہہ جاتی -

ق - اب مین جا کے تھانے پر رپٹ لکھوائے دیتا ہون

ض - اچھا یہ آخر کل کہان رہی - پرسون کہان رہی -

ق - وہان سے تو کہکے آئی تھی کہ میکے جاتی ہون -

نازو - امی جان - آپ پوچھتی کیا ہین - وہ کسی کے ساتھ بھاگ گئی بس - کوئی جوان پٹھا ملگیا ہوگا - چھوکری تو ہی ہی آگئی دم مین -

ض - تو اب قمرن کی شکل ہم نہ دیکھینگے نازو ؟ -

نازو - اللہ مالک ہی - ہمارے گھرانے کا نام بد کر گئی -

ق - مین تو اب سنکھیا کھا کے سو رہونگا -

ض - ایک اٹھوارے تک راستہ دیکھو شاید کوئی پھسلا لیگیا ہو کون تعجب ہی - مگر قمرن تو ایسی تھی نہین -

ق - تھی نہین ہو نہہ - وہ پڑوس کا جو لونڈا ہی وہ پان والے کا لونڈا اُس سے دن بھر ہنسی دل لگی ہوا کرتی تھی رکنے لگین ایسی تو تھی نہین -

ض - اور تو دیکھا کرتا تھا - شاباش ہی تیرے جگرے کو -

نازو - اسی کے کرتوتون تو وہ خراب گئی - امی جان -

ض - ہماری قسمت ہی مین یہ لکھا تھا بابا - ہاے !!! -

ق - کیا جانے کہان چلدی اور ہم اس دھوکے مین تھے کہ یہان ہی دو دن تک مسٹ مارے بیٹھے رہے -

نازو - اب یہ دریافت کرو کہ جاتی آتی کہان تھی اور مردون مین کس کس سے ملاقات تھی تو شاید پتا لگ جائے -

ق - مردون مین بس اُسی پان والے کے لونڈے سے ہنستی بولتی تھی - کیا جانے کیا ہوا -

نازو قادر کو علحدہ کمرے مین لے گئی اور پوچھا کہ کیا اُس لونڈے سے -

قادر نے کہا یہ تو نہین معلوم مگر ساتھ اٹھنا بیٹھنا کچھ تھی ضرور

تھی

پوچھا اُس لونڈے کی عمر کیا ہی۔ کہا۔ ہوگا یہی کوئی سترہ اٹھارہ برس کا۔ پوچھا کیا کچھ خوبصورت ہی۔ کہا نمکین لونڈا ہی اور ہاتھ پانوٗن بھی اچھے ہین۔ نازو نے کہا بھائی پھر کوئی صورت سے اُسکی خوشامد کرو اور قدمون پر گر کر کہا خدا واسطے ہماری بہن کو کہین سے ڈھونڈھ نکالو قادر کی آنکھون مین آنسو بھر آئے اور رو کر کہا۔ میری تو آبرو گئی کہین کا نہ رہا نازو نے کہا بھائی دیکھو اب یہان اسوقت ہم ہین اور تم ہو کوئی غیر نہین۔ کیا تم سے وہ سچ مچ خوش نہ تھی۔

قادر یہ سنکر اور بھی رویا اور کہا مجھ سے تو وہ کہا کرتی تھی کہ مین تمپر جان دیتی ہون میری جان جاتی ہی اور یہ اور وہ مگر کیا جانے یہ کیا ہو گیا۔ اتنا تو مین بھی جانتا ہون کہ گئی اُسی لونڈے کے پھیر مین اُس سے بدنام بھی ہو گئی تھی اب مین جاکے چوکی پر رپٹ لکھا دون اور ڈھونڈھون۔ اَبا سنینگے تو کیا حال کرینگے۔ بڑی بدنامی ہوئی گئی آبرو خاک مین مل گئی۔ مگر ایسی بد تو تھی نہین۔ ایک فقط پان والے کے چھوکرے سے تو ہنستے ہوے دیکھا۔ بس باقی اور کسی سے نہین۔ اب مین سوچتا ہون کہ مین کرون کیا۔ اگر کسی سے کہتا ہون تو شرم آتی ہی اور نہین کہتا ہون تو شرم آتی ہی اور نہ کہون تو کیا بات چھپی رہیگی۔ توبہ کر بندے محلے بھر مین معلوم ہو جائیگا بڑی ٹیڑھی کھیر ہی۔ بڑا اجبر کر گئی۔ ہمسر مگر کیا کرین۔ اب کوئی چارہ ہی نہین۔ اللہ مالک ہی۔ اُسپر محلے بھر کا دانت تھا۔ مگر دیکھو اُسکا پیٹھ پیچھا ہی کسی سے پھنسی نہین۔

قادر کی آنکھون سے اشک جاری ہو گئے اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔

نازو نے بڑی ہمدردی کے ساتھ اپنے ہاتھ سے آنسو پونچھے اور سمجھانے لگی کہ بھائی اب یہ فکر کرنی چاہیے۔ کہ کسی طرح قمرن کا پتہ لگے نہین تمہاری عزت جائیگی اور اَمی جان کی جان وہ زہر کھا لینگی۔ مگر لوگون کے یہ طعنے نہ سنینگی کہ انکی لڑکی کسی کے ساتھ بھاگ گئی بدکارہ تھی آوارہ تھی۔ تم اُس موے پان والے کے لونڈے سے ٹوہ لگاؤ۔

ایک دن مجھ سے بھی کہتی تھی کہ باجی ہماری سسرال کے سامنے ایک دکان ہی اسمین ایک پری زاد لونڈا رہتا ہی بھولا ہی مگر گھورنے اور چومنے کے قابل اور ہم سے اُس سے دل لگی ہوا کرتی ہی۔ مین نے رکھائی کے ساتھ ڈپٹ بتائی کہ چل چپ لونڈا آگیا اپنی ایسی تیسی مین خبردار پھر یہ نہ کہنا تجھے شرم نہین آتی شرم حیا سب بھون کھائی۔ بس چپ ہو رہی۔ مین جانتی ہون اسی لونڈے کے سب کرتوت ہین اُسپر قمرن بہت ریجھی ہوئی تھی اُسی سے پتہ لگیگا۔

قادر نے کہا اچھا جا کر ٹوہ لیتا ہون۔ اگر محلے مین ہوگی تو کہان چھپ سکتی ہی۔ مگر ہماری آبرو مین اب فرق آگیا اب کسی کو صورت دکھانے کے قابل نہ رہے۔ جی چاہتا ہی جاکے کنوئین مین ڈوب مرون اور جان دے دون ہمارے گھرانے مین کبھی ایسا فضیحتا نہ ہوا تھا۔ مگر اللہ کی مرضی اسکو کوئی کیا کرے۔ واہ قمرن واہ۔ اچھا چل دیے کے چل دین عمر بھر داغ رہیگا۔ یہ کہکے رونے لگا۔ نازو نے پھر سمجھانا شروع کیا ابھی دیکھو تو اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہی سائین کے سو کھیل۔ گھبراؤ نہ آتا۔ نہین تو ہاتھ پیر پھول جائینگے۔ پھر کچھ نہ ہو سکیگا۔ کام انسان وہ کرے جس سے کچھ مطلب حاصل (حاصل) ہو۔ اور جو کام ہی بگڑ گیا تو کیا فائدہ نکلا بھلا۔

قادر نے کہا اچھا تو مین اب جاکے تھانے پر رپٹ

کرتا ہون آگے پھر دیکھا جائیگا جو مرضی خدا کی ۔

نازو ۔ بھائی ذری سمجھ بوجھ کے کام کرنا چاہیے تھانے کا معاملہ ۔ اور تم ابھی کم سن ہو ۔

قادر ۔ (آنکھون مین آنسو بھر کر) ہائے قمرن نے بڑی دغا دی ۔ مجھ کو جب اُسکی باتین یاد آتی ہین تو بیساختہ جی چاہتا ہے کہ چیخین مار کر رؤون ۔ ابھی تھوڑے ہی دن کی بات ہے کہ گلے مین ہاتھ ڈال کر کہنے لگی کہ ہمین جڑاؤ کرن پھول بنوا دو ہمارا بہت جی چاہتا ہے ۔ ہائے قمرن یا یہ باتین یا ایکایکی ایسا دل سخت کر لیا ۔ ارے ظالم کوئی ایسا بھی کرتا ہے ۔ اب کبھی کاہے کو وہ نظر آئیگی ۔ یہ کہکر بیقرار ہو کے رونے لگا ۔

نازو ۔ بھائی خدا کے واسطے ایسی باتین نہ کرو میرا کلیجہ مُنھ کو آتا ہے ۔ ہائے میرے اللہ ۔

قادر ۔ یا میرے اللہ یا تو قمرن کو مجھ سے ملا دے یا زمین پھٹ جائے اور مین سما جاؤن (سینے پر زور سے ہاتھ مار کر) ہائے کیا کرون

نازو ۔ (ہاتھ روک کر) ہائین ہائین خدا کے لیے یہ کیا بچہ پن کرتے ہو ۔ گھبراؤ نہین ۔ قمرن کو خدا تم سے ملا دیگا ۔ وہ ایسی تو نہین ہے ۔ خدا جانے کیا بھوگ لگا

قادر ۔ ہائے میرے اللہ قمرن تو ایسی آنکھون کے نیچے سے غائب ہو جائے اور مین زندہ رہون ۔

راوی ۔ نازو کی مان تو ایک شستہ تھی اُسنے جو دیکھا کہ اسقدر دیر تک قادر اور نازو مین باتین ہوئین تو گھبرائی کہ ایسا نہو نازو کی زبان سے کوئی امر خلاف مصلحت نکلجائے تو لینے کے دینے پڑین ۔

پکار کر کہا نازو یہان آؤ بیٹا ۔ میری تو بُری حالت ہے اور تم وہان جا کے بیٹھ رہین ۔ مین اب کسی کو کیا مُنھ دکھاؤن میرا بڑھاپا جیسا خراب ہوا ۔ اللہ کرے کسی کا ہو ۔ لڑکپن مین وہ چین کیے کہ اللہ سب کو نصیب کرائے ۔ اور جوانی مین ہاتھی ہمارے دروازے پر جھومتا تھا ۔ اب اس بڑھاپے مین بھی اللہ کی عنایت سے روٹی مل جاتی تھی سو قمرن نے یہ گل کھلایا ۔

قادر ۔ امان سنینگی تو بہت بُرا حال کرینگی ۔

نازو ۔ ای ہے وہ بات ہی ہے ایسی ۔

ق ۔ مین تو کسی کو منھ دکھانے کے قابل نہین رہا ۔

نازو ۔ ہے ہے قمرن یہ کیا کر گئی تو ۔

ض ۔ ایسی اولاد سے تو بے اولاد ہونا اچھا ۔

نازو ۔ سچ ہے امی جان ۔ خدا نہ دے اولاد مگر دے تو ہونہار دے ۔

ق ۔ بات چیت شکل صورت سے تو نہ معلوم ہوتا تھا کہ ایسی بد ہے ۔

نازو ۔ وہ گئی اسی پان والے کے پھیر مین ۔

ق ۔ ہان مین جاتا ہون نہ اب ۔

نازو ۔ ہر طرح سے یقین ہے کہ اُسی موے کی اُستادی ہے ۔ اللہ اسکو غارت کرے اور کہین کا نہ رکھے بیٹھے بٹھائے زہر کھانے کا وقت پہونچا دیا

ق ۔ گھر مین سمجھتے ہونگے کہ میان بیوی دونون ساتھ ہی ساتھ آتے ہونگے ۔

قادر کے دل پر نازو نے جما دی کہ یہ کُل کارروائی اور ساری کارستانی اُسی تنبولی کے لونڈے کی ہے ۔ لونڈا ہے گبھرو اور گورا چٹا اور سجا اور ہاتھ پاؤن کا اچھا ہے ۔ وہ لونڈیا تو مٹی ہی پھنس گئی ۔ نازو نے اس طرح پر پٹی پڑھائی اور ایسے ایسے سبز باغ دکھائے کہ قادر کے دل پر نقش ہو گیا کہا جاتی ہی

کہا

سالے کے پٹے پٹے پکڑکے پیٹنا شروع کرونگا۔

نازو نے کہا بس یہی تو بیوقوفی ہی۔ پہلے تو دو جب خوب اچھی طرح سے دریافت ہو جائے تو چوکی پر رپٹ لکھاؤ اُسکے گھر کی تلاشی لو۔ اگر گھر مین نہو گی تو کوئی اور گھر لے گیا ہو جو اُسکے یار دوست ہون اُنسے کہو کہ تلاشی لین اپنے طور پر پوچھین اور دریافت کرین کیا بات چھپی رہ سکتی ہی۔ توبہ کر شبدے۔ بات پھوٹنے کی خبر اور میری جان مین قمرن کو دم دیا ہی۔ دم جھانسے مین اُڑا لیگیا۔ وہ بیچاری ان ہتھکنڈون کو کیا جانے پان لینے کبھی گئی ہوگی ہنسی بولی ہوگی لونڈا اُکھڑ وہ ہی مگر تمھاری مان کو بھی عقل سے دشمنا گی ہی اری۔ لے بھلا اُس سن کی چھوکری کو اس طرح کوئی چھٹے سانڈ کی طرح چھوڑ دیتا ہی اور پھر ایسی گوری چٹی قبول صورت عورت کیا معنی چھوکری تمنے تو اپنے آپ اسکو سکھایا کہ تو ایسی ہی جا۔ آپ بھگتو بس اب پچھتانے سے کیا ہوگا بھلا۔ مگر ہان تلاش کرو اور ہم بھی ادھر اُدھر پتہ لگاتے مِنگے کوشش کرینگے۔

ماما۔ اری ماما ذری یہان آؤ۔ بھلا قمرن کو کسی سے ہنستے بولتے تمنے کبھی دیکھا تھا سچ سچ بتانا۔ کبھی یہان پر یا سسرال مین یا کہین اور۔ یا بازار مین۔

ماما نے کہا نہین بیوی ہمنے تو ہمیشاں یہی دیکھا کہ گردن نیچی کیے ہوے چلی جاتی تھین اور چلی آتی تھین ہان ایک دن انکی سسرال کے محلے مین جو تنبولڑی رہتا ہی وہ انکی دوکان پر بیٹھا تھا اور اس سے کچھ اشارے ہو رہے تھے۔

نازو نے کہا تمھارا بیٹا جیسے میان مین کہتی تھی کہ اسی لونڈے کے پھیر مین آ گئی یہ سب دیکھو دُگانا کو تو بلالین ماما جاکے ذری دوگانا کو تو بلا لاؤ کہو ذری میرے سلتھ ہی چلی چلو۔

دوگانا آئین تو نازو نے نیچے جاکر کوئی آدھ گھنٹے تک گفتگو کی اور جب اوپر چھت پر دونون آئین تو دوگانا نے ضعیفہ کو سلام کیا اور بیٹھی اور بیٹھتے ہی پوچھا اے قمرن کہان ہین ذری بلاؤ تو۔ کئی ایک دن سے نظر نہین آئین۔

نازو۔ ہونہہ۔ تمکو بلایا کس کام کے لیے ہی۔

دُگانا۔ کیا کچھ روٹھی ہوئی ہین۔ اری قمرن۔ اری قمرن۔

نازو۔ اَئی کیسی نگلی ہو۔ پہلے سن تو لو ہمسے۔

ض۔ بیٹا غضب ہو گیا۔ اب کیا کرین۔ (رو رو کر)

دُگانا۔ خیریت تو ہی۔ اری دُگانا یہ کیا معاملہ ہی۔

نازو۔ پرسون قمرن آئی تھی۔ کل سسرال گئی آج یہ آئے (قادر کی طرف اشارہ کر کے) کہتے ہین پرسون سے وہان نہین ہی پانون تلے کی مٹی نکل گئی۔

دُگانا۔ اری تو یہ کیا پتہ ہی نہین ہی کہین آئی ہی کیا ہوا

ض۔ (رو کر) بیٹا بڑھوتی وقت کر کھا گئی۔ ہائے!

قادر۔ آج تیسرا دن ہی نہ یہان ہین نہ وہان ہین۔

دُگانا۔ تھانے پر رپٹ لکھائی محلے مین تو کسو پر شک نہین ہی کسو سے ہنسی دل لگی تو بیجا نہین ہوتی تھی۔ یہ تو سسرال کے لوگون کو معلوم ہوگا یا تم لوگون کو۔

ماما۔ بس اُسی تنبولی کے لونڈے سے سلتھ گانٹھ تھی۔

دُگانا۔ ارے سچ کہا۔ وہ جو قادر کے مکان کے سامنے رہتا ہی کیا کٹیلی آنکھین ہین ظالم کی۔ بس بس ہو نہو وہی ہو۔

نازو۔ تمکو کہان سے معلوم ہو گیا یہ۔ کیا تمھارے سامنے کبھی کوئی ایسی بات ہوئی تھی۔

دُگانا۔ بہن پہلے تو قمرن بڑی بھولی بھالی سیدھی سادی چھوکری تھی۔ تین پانچ نہین کچھ جانتی تھی گردن جھکائی اور راہ راہ چلی گئی۔ مگر تم لوگون نے

بہت ہی چھوٹی عمر مین اسکو نکلنے دیا۔ اب کچھ دن سے
مین دیکھتی تھی کہ راہ چلتے بوٹی بوٹی پھڑکاتی جاتی تھی
اور اگر کسی نے آوازہ کسا تو جھٹ پٹ (دعا صحواب
تو تھی ہی) جواب دیا اور جھگڑ لڑنے لگی۔
امین آباد مین ایک دن کوئی آٹھ دس جگہ رک کے
چمکی اور جھگڑا لڑنے لگی۔ اور ہاتھ پھیلا پھیلا کے کرتی
اُٹھا اُٹھا کے تب مجھے معلوم ہوا کہ ایک تنبولی کے لونڈے پر
اسکا دل آیا ہی ایک دن مین نے اپنی آنکھون دیکھا کہ
اُس لونڈے نے اشارہ کیا اور اُسکے سنکارتے ہی قمرن
کمر کو لچکاتی ہوئی اُسکی دکان پر گئی تو اُسنے ایک گلوری
بنائی ادھر اُدھر دیکھکر جھپ سے اپنے ہاتھ سے
کھلائی اور جب قمرن چلنے لگی تو پھر ادھر اُدھر دیکھ کے
گال پہ ہاتھ پھیرا اور قمرن شوخی کے ساتھ مسکراتی ہوئی
چلی آئی۔

نازو۔ بس اب چاہے کوئی کہے ہمکو پورا یقین ہی
کہ اُسی موے کے پھیر مین ہی قمرن۔

دگانا۔ اسمین کیا تاجب (تعجب) کی بات ہی بہن ہزار
بسوے تو اُسی کے پھیر مین ہی۔

قادر تو مین جاکر ٹوہ لگاؤن نا۔ پہلے ٹوہ لگاؤن پھر تو
ہم ہین اور وہ ہی۔ گھر مین رہنا مشکل نہ کر دون تو سہی
سارا محلہ میری طرف ہو جائیگا ایسی بات ہی بھلا۔

دگانا کی یہ گفتگو سنکر ضعیفہ اور ناز و بہت ہی خوش
ہوئین اور قادر کو کامل یقین ہو گیا کہ قمرن اُسی تنبولی کے
لونڈے کے ساتھ بھاگ گئی۔ یہان سے رخصت ہوے
تو سیدھے گھر گئے وہان جاکر پانی پیا اور اپنی مان سے کہا امان
بڑا ستم ہو گیا۔ اُنکا پتا نہین ہی کہین کچھ سراغ نہین لگتا میکے
سے کل رخصت ہو گئی۔ خدا جانے بیچ مین کہان رہ گئی۔

اُسکی مان نے جو سنا بدحواس ہو گئی۔ کہان کہین بھاگ گئی۔
ارے اب مین کیا کرون۔ ہاے یہ بدنامی بھی قسمت مین لکھی
ہوئی تھی۔ ارے یہ ہوا کیا۔ قادر اور کہین تلاش کرو
ہاے قمرن دغا دے گئین۔ قادر نے کہا امان اب وہ
نہ ملینگی۔ بڑے افسوس کا مکام (مقام) ہے۔ خدا کیا کیا جائے
ہماری تو اجت (عزت) گئی ہم تو اب کسو کو منھ نہین
دکھا سکتے مدا اتنا سنا ہی کہ یہ جو سامنے تنبولی کا
لونڈا رہتا ہی اُس سے پھنسی ہوئی تھی اور اُسی کے
ساتھ بھاگ گئی ہوگی۔ اُسکی مان نے بھی اُسکے
کلام کی تائید کی کہا کئی مرتبہ مین نے بھی اس لونڈے
سے ہنستے بولتے دیکھا تھا بیشک اسی کے پھیر مین
چلدی۔ اسکے بعد قادر کی مان اُٹھی اور کہا تم بیٹھو بیٹا
مین جاکے پتہ لگاتی ہون۔ یہ کہکر وہ تنبولی کی دکان پر
گئی۔ دیکھا تو تنبولن اور اُسکی لڑکی بیٹھی ہی۔ کہا
چھ دام کے بنگلے پان تو دے دو کلّو۔ کلو نے
دمڑی کے بنگلے پان دیکر کہا اب تم بڑی کنجوس ہو گئی ہو
دمڑی کے پان لینے لگین۔ کہا نہین اسوقت (اسوقت)
پیسا نہ تھا۔ اور پان کھانے کی لت۔ ہمنے کہا چھ دام ہی کے
سہی۔ دو گلوریان تو بنینگی۔ تمھارا لڑکا آج نہین نظر آتی
دیا۔ کلو نے کہا کانپور گیا ہی۔ پوچھا کب آئیگا۔ کہا دس
بارہ دن مین۔ پوچھا کیون گیا ہی۔ کہا یہی رجگار (روزگار) کرنے
اسکے دل مین کھٹک گئی کہ بس وہی لونڈا قمرن کو لے اُڑا
پان لیکر واپس آئی تو لڑکے سے کہا بیٹا بس یہی لونڈا پھسلا
لیگیا۔ اُسکی مان نے کہا وہ کانپور رجگار کرنے گیا ہی اور دس
بارہ دن مین آئیگا اب تم دو تین اپنے مسٹنڈے مسٹنڈے
دوستون کو لیکر کانپور جاؤ اور وہان اسکو گرپتار (گرفتار)
کر لو۔ مین نے کئی مرتبے اس چھوکڑی کو ٹوکا تھا کہ

تو اس لونڈے کے پاس نہ جایا کر مگر اُسنے نہ مانا اور یہ گل کھلایا اور ہماری آبرو مٹی مین ملادی اور دو کوڑی کی کردی کہیں کو صورت دکھانے کے کابل (قابل) نہ رکھا -

خیر قادر نے اپنے دوستون سے بھی ذکر کیا اُن سبکو افسوس ہوا اور خصوصاً اُن دوستون کو جو دو گھڑی جا کے آنکھیں سینکتے تھے اور قمرن سے ہنس بول آتے تھے سبکی صلاح ہوئی کہ کانپور جلکے اُس لونڈے کو مع قمرن کے گرفتار کرین اور قید کرا دین -

قادر - یار اب اِسوقت ہمکو اچھی اچھی صلاح بتاؤ -

دوست - اجی چلو ہم ساتھ ہین ایسی تیسی اُسکی -

قادر - دل لگی ہو جو پکڑا جاوے یاد کرے عمر بھر -

دوست - کون اُستاد کی قسم اتنا ٹھوکون کہ تنبولی پنا سارا بھول جاوے دل لگی نہین ہَے -

قادر - یار تم اپنے اکھاڑے کے بھی کچھ لوگ لے چلو -

دوست - ہان ہان لے چلینگے جتنے کہو -

قادر - تو پھر اب کی ریل پر شام کو چلو -

دوست - تو دوست ہم جاتے ہین - ریل آٹھ بجے جاتی ہَے ہم سرِ شام سے ٹشن (اسٹیشن) پر ڈٹین جا کے امین آباد مین گوری ساقن کی دکان پر دم لگاتینگے اور سیدھے ٹشن پر جا مینگے بس تم سمجھو وہین ملنا -

قادر - مگر جنگے خنگے لے چلنا - ساتھ - مرچیل آدمی ہون ذری اِتنا کھیال (خیال) رہے -

دوست - ابے واہی ہوا ہے - ہمارے اکھاڑے کے آدمی اور مرچیل - ایسے اتنے لمبے تگڑے جوان ہین - اور وہ جیسے دھرے ہوے ہین کہ آدمی دیکھ کے ڈر جاتے -

ا - واللہ ایک پہاڑیے کی صورت دیکھ کے تو تنبولی کے لونڈے کا دم نکلجائیگا -

۲ - واللہ بڑا تگڑا جوان ہَے اور پٹھین تو اُسکی ایسی ہین کہ اکھاڑے پر ایک کی بھی نہین ہین -

۳ - ارے ماریہی تو نہین ہین جنھون نے کانپور کے دنگل مین روم گھوم کے ساٹھ سیمٹے پر نتھے پنجابی کو مارا تھا -

۴ - ہان ہان وہی - کیون کتنی پیاری کشتی نکالی ہَے - اور داؤن (داو) کتنا صاف اور پھرتی کے ساتھ کیا ہَے -

قادر - ہان بس جو ہو سیدی لندھور کا بھائی ہو یا اسدوست بڑا احسان ہوگا -

دوست سیدی لندھور کا بھائی نہین بلکہ چچا ہے تم دیکھ تو سہی کیسا مجا (مزا) ہوتا ہَے -

کانپور مین تلاش

الغرض قادر اُسی روز ریل پر سوار ہو کر کانپور گیا اور اسکے ساتھ اکھاڑے کے تین ڈنڈپیل لڑا نیتے جوان بھی گئے یہ تینون قادر کے دوست اور قمرن کے چاہنے والے تھے -

بُلبلیا چوبے اور شیدی قاسم اور آغا - اور فدو کو کچھ کام ہو گیا اس سے قادر کے ہمراہ نہ گیا -

بُلبلیا - (ب) وہ تنبولی والا لونڈا کچھ ڈنڈپیل ہَے -

شیدی - (ش) ارے نہین ایک چپت کا آدمی ہَے -

ب - تو پھر ہماری ایک ڈانٹ مین آجائیگا -

آغا - وہ ڈنڈپیل کا باپ ہو تو کیا ڈر ہَے -

ب - ایک رگڑ مین بول جائیگا - جی -

آغا - سب کے پہلے ہم ہی کو بھڑوا دینا -

ب - اچھا جا کہان سکتا ہَے - کوئی بھڑے -

شیدی - اور جا ہے ہماری شکل دکھا دو-

ب - بد بھائی بڑا غجب (غضب) کرگوا- یہ بھوا کس کس-

قادر - بھوا کس کس ہم تو دن بھر نوکری پر جاتے تھے اور وہ اُس سے یہاں ہنسا بولا کرتی تھی- بس کیا جانے کیونکر پھسلا لیا- بھائی بڑا ستم کر گیا-

ش - تو یہاں تو ڈھونڈھا ہوتا مُوا آدمی-

ب - ارے ہاں یہ کیا ضرور ہی کہ وہی لیگیا-

ق - ای بھائی لوگوں نے آن آن کے بیان کیا ہم کو تو اچھی طرح معلوم بھی نہ تھا ہماری سالی نے ہم سے کہا-

ب - وہ ناجو (نازو) وہ بھی اچھی عورت ہی-

ق - ملے تو بس پھر دل لگی ہی- میرا جوتا اور اُسکا سر اور دھڑا دھڑ وہ پھر مار کی مار دھاڑ ہو کہ یاد کرے کبھی کبھی کو- جیسا کیا ویسا بھگتے -

ش - اجی بس میرے سپرد کر دینا سمجھے -

ق - پہلے تو ہم ہی لگا لگا ٹینگے بھائی صاحب -

کانپور پہونچکر ایک سرا مین اُترے اور تھوڑی دیر کے بعد تلاش کو چلے تو ایک اور سرا مین معلوم ہوا کہ لکھنؤ سے ایک تنبولی آن کے ٹکا ہی اور اکا کرایہ کرکے اپنی عورت کو لے کر شہر کی سیر کو گیا ہی- اسقدر پتا پایا تو سب کو شک کے عوض یقین ہو گیا کہ وہی لونڈا ہی اور یہ عورت قمرن ہی- بھٹیاری نے پوچھا میان تم لوگ کانا پھوسی کیون کرتے ہو کیا وہ چور ہی وہ کل سے یہان آیا ہی اور بڑا اُچلا کھوچ ہی اور ایک عورت اسکے ساتھ ہی- پوچھا عورت کیسی ہی- کہا گوری گوی ہی اور ابھی کم عمر ہی اور دُبلے ڈُبلے ہاتھ پانون ہین پوچھا اور لونڈے کی قطع کیا ہی کہا اس عورت سے بھی عمر مین کم معلوم ہوتا ہی اور بڑا نمکین لونڈا ہی اُسپر شیدی نے کہا تم تو نہین رنجھی ہو اُس لونڈے پر- کیا لونڈا بڑا فربے دار ہی

بھٹیاری جھمک کر بولی میان مین بھی لکھنؤ کی رہنے والی ہون کسو کی چھاؤنی کی نہین ہون مین اُسپر نہ رنجھی ہونگی تو کیا تم پر رنجھی ہونگی سنیچر کی سی صورت کیا جانے کہان پر عذاب کیے گئے تھے جو صورت ہی پر سے پھٹکار برستی ہی مُنھ ہی اللہ نے کالا کر دیا-

شیدی بہت جھیپا اور اب باہم ہنڈیا پکنے لگی کہ جتبک وہ لونڈا نہ آئے تب تک یہان ہی رہنا چاہیے-

بلبلیا نے کہا ایک آدمی جا کے چوکی پر رپٹ تو لکھا دو قادر اور شیدی چوکی پر گئے اور دہان رپٹ لکھائی کہ للتوا تنبولی ساکن لکھنؤ قمرن نامے ایک جوڑی والی کو کہ منکوحہ زوجۂ قادر ہی دم دیکر پھسلا لایا اور سرا مین آنکر ٹکا-

تھانے سے ایک کانسٹبل سرا مین گیا اور للکار کر کہا کا ہے ری اب تم پرائی بیوی ہٹین کا پھسلاوت ہو- یو کو بدمس (بدمعاش) ٹکا ہی آئے کے- بھٹیاری نے کہا اب ہمکو کیا معلوم کہ بدماس ہی یا نیک ماس- دو دن سے ٹکا ہی ہم نے تو کوئی بد معاشی نہین دیکھی ایک عورت البتہ ساتھ ہی سو یہ کوئی بد معاشی کی بات نہین ہی- ہان اگر کوئی واردات ہو جائے تو چالان کر دو- ابھی سے کیون دھمکاتے ہو-

کانسٹبل نے کہا اچھا جیسے ہی آئے ویسے ہی ہمکو اطلاع دو للتوا تنبولی کی گرفتاری کے لیے اسقدر آدمی سرا مین جمع تھے اور سب منتظر کہ آئے تو پھانس لین قادر نے کانسٹبل کو دو روپے بھی دیے تھے کہ مع عورت اُسکو گرفتار کر دو- ہیڈ کانسٹبل سے بھی وعدہ تھا کہ آپ کو کچھ نذر دینگے اُسنے کہا یہ جو دو تین پہلوان تمھارے ساتھ ہین اُنکو ہماری

چوکی پر بٹھا دو - بہت بھیڑ کروگے تو بلوے مین دھر لیے جاؤگے - بلکہ ہماری صلاح اگر مانو تو تم سب چوکی ہی پر رہو راستہ تو یہی ہی جائیگا کدھر سے چوکی عین سر کے پھاٹک پر تھی لہذا ہیڈکانسٹبل کی صلاح کے مطابق یہ سب چوکی پر بیٹھے للتوا کے آنے کے منتظر تھے - قادر دل مین بہت ہی خوش تھا کہ بے محنت مشقت پتا لگ گیا - خوب ہی درست ہوگا جاتا کہان ہی -

ہیڈکانسٹبل - اور جو رو کسکی ہی - تمھاری ہی قادر سے مخاطب ہوکر -

قادر - جی ہان میری بیاہتا جورو ہی -

ہیڈ - بھلا اب اسکو رکھوگے یا طلاق دوگے -

بلبلیا - اب جیسی صلاح ہوگی ویسا کریگا -

ہیڈ - ایسی عورت کا رکھنا کیا - سن کیا ہی -

ق - کوئی چودہ پندرہ برس کا ہوگا بس -

ہیڈ - اور وہ تنبولی کا لونڈا کیونکر لے بھاگا -

ق - محلے ہی مین اسکی بھی دکان ہی - وہان جایا آیا کرتی تھی ہنسا بولا کرتی تھی - وہ لونڈا ذرا نمکین ہی - عورت ذات اور پھر کم عمر - بس اسکے بس مین آگئی - دم دیکر یہان بھگا لایا - اصل اصل بات یہ ہی -

ہیڈ - میان دل ماننا عجیب بات ہی -

> جب ملے دو دل مخل پھر کون ہی
> بیٹھ جاؤ خود میان اٹھ جائیگی

نگہبانے کہان ہین چچا دو برس کی ٹھونک دیجاویگی لیکن یہ یقین ہی کہ وہی بھگا لایا ہی -

ق - کئی آدمیون نے ان دونون کو ہنستے بولتے دیکھا تھا اور دو ایک نے یہ بھی کہا کہ وہ بھاگنے والی ہی تھی اسکی مان سے جو پوچھا تو تنبولن نے کہا کا نپور گیا ہی یہان سنا کہ وہ

اور ایک عورت ساتھ ہی -

شیدی اور قادر دونون تلے ہوئے بیٹھے تھے کہ للتوا تنبولی آگئے تو شکار ہاتھ آگئے - بلبلیا اپنے ایک پہلوان دوست کو لیکر بازار کی سیر کو گیا اور راستے مین باہم یہ گفتگو ہوئی -

ب - یار وہ کمرن (قمرن) تھی بری عورت -

دوست - وہ بری ہو یا بھلی مگر وہ تنبولی والا لونڈا کیسا ہی کہ جسپر قمرن جان دیتی ہی - بس موقع پاکے بھاگ گئی بھائی بری صحبت مین یہی ہوتا ہی - ہمکو دیکھو پڑھے لکھے بھی ہین کچھ کچھ بھلے مانس بھی ہین مگر صحبت بری تھی کسی کام کے نرہے -

ب - آج للتوا بھیج دیا جائیگا دو برس کو -

د - یہ نہ کہو وہ بڑا کوہ لونڈا ہی - ایسا ویسا نہین ہی -

ب - ہمکو دس روپے دے تو ہم اسی کی سی گواہی دیدین اور مجے (مزے) سے ڈنڈ پیلین اور دودھ پیین -

د - ہمکو پانچ ہی روپے دے تو ہم گواہی دیدین -

ب - جو رستے (راستے) مین ملجائے تو ٹری سیر ہو یار -

د - اور وہ روپے والا بھی ہی ر دے نکلیگا -

ب - پھر ڈھونڈھو بھی کانپور سے کچھ کما ہی کر کے لیجائین ارے ہان اتی دور آن کے کچھ تو ہاتھ آئے -

د - جو پکڑا گیا تو بس گیا گذرا پھر کہین کا نہ رہیگا - مگر پکڑا ضرور جائیگا - وہ چھوکری بھی ستم ہی بھتیا -

ب - یہ کدرا (قادر) بھی الو ہی رہا -

د - الو نہوتا تو جورو کیون بھاگ جاتی -

ب - یار کہین چل کے دم تو لگاؤ - ہے کوئی دکان -

د - ہان ہان - آتا بڑا شہر یہ تو چھاؤنی ہے بھائی مگر وہ لکھنؤ کی سی سیا قنین یہان کہان - وہ بات کہان پلیے - یار وہ لکھنؤ ہی پر ختم ہی - نہ وہ بات چیت

نہ وہ بناؤ چناؤ۔

ایک ساقن کی دکان پر دم لگا کر یہ دونون سرا کی چوکی گئے وہان سنا کہ ابھی تک للتوا تبنولی نہین آیا ہی شام تک یہ سب کے سب اُسکا راستہ دیکھا کیے۔ شام کو کانسٹبل نے وہ بھٹیاری بلوائی جسکے ہان للتوا اُترا تھا اور بلاکر پوچھا کہ وہ کب باہر جاتا ہی اور کب آتا ہی اُسنے کہا میان اب آتا ہی ہوگا۔ شرابی آدمی اُسکا کیا ٹھیک ہی۔ مگر ہی روپے والا۔ یہان بہت روپیہ لٹا چکا ہی اور وہ جو عورت اُسکے ساتھ ہی۔ وہ اس لونڈے پر جان دیتی ہی وہ اُسکو مارتا ہی۔ گالیان بھی دیتا ہی۔ مگر وہ سب سہتی ہی قادر نے جو یہ فقرہ سنا تو اُسکی آنکھون مین خون اُتر آیا مگر قہر درویش برجان درویش خاموش چپ چاپ بیٹھا رہا۔ ہیڈ کانسٹبل نے کہا اُس عورت کی عمر کیا ہوگی کہا عمر ہوگی برس سترہ اٹھارہ ایک کی۔ مگر ہی اچھی۔ دونون نمکین ہین اور وہ تو بڑی رنگ چٹی ہی۔ اور آنکھین تو اِس غضب کی ہین کہ حضور مین کیا عرض کرون۔

قادر دل مین اور بھی کھٹکا۔ کیونکہ قمرن کی آنکھین واقعی ایسی ہی تھین۔ بھٹیاری نے کہا کل شام کو نشے مین کوئی بیس پچیس مچھیان تو اُسنے اس عورت کی آنکھون ہی کی لین۔ مگر وہ نہین بیتی ہی۔

قادر کو اب شک کے عوض کلی یقین ہوگیا کہ قمرن ہی ہی دل ہی دل مین جھلاتا تھا۔ مگر خاموش تھا اسکا علاج ہی کیا تھا۔ درد دل کہتے تو کس سے کہے۔

اتنے مین سامنے سے ایک تبنولی باہر جانے لگا تو بھٹیاری نے کہا یہ اُسکا بڑا دوست ہی۔ اِس سے ٹوہ لو۔ ہیڈ کانسٹبل نے اُسکو بلایا اور یون تحقیقات کی۔

ہیڈ کانسٹبل۔ (ہ) تمھارا مکان کہان ہی میان تبنولی

تبنولی۔ (ت) ہمارا مکان یہان ہی ہی۔ کیون مین۔

ہ۔ اس وقت یہان کہان آئے تھے سرا مین۔

ت۔ ہمارا ایک بھائی یہان ٹکا ہی۔

ہ۔ للتوا تبنولی۔ وہ کہان کا رہنے والا ہی۔

ت۔ وہ لکھنؤ مین رہتا ہی۔ اور آج کل یہان آیا ہوا ہی اور ایک عورت بھی ساتھ ہی۔

ہ۔ وہ اُسکے ساتھ عورت کون ہی۔

ت۔ (ہنسکر) اب لے کیا جانئے کون ہی ہمکو دوست کی دوستی سے کام اور گرج (غرض) ہی کہ اُسکی باتون سے وہ جانے اور اُسکا کام جانے۔

ہ۔ ہم تم سے پوچھتے ہین۔ کوئی مقدمہ تو ہی نہین تمنے کل اُس عورت کو دیکھا تھا۔

ت۔ ہجور (حضور) وہ بڑے جلم (ظلم) کی چھوکری ہی اور اُسی محلے مین رہتی ہی۔ اُسپر اُسکی جان جاتی ہی اسی کے ساتھ یہان بھی چلی آئی وہ تو کھراب (خراب) عورت ہی۔ لکھنؤ بھر اُسکو جانتا ہی۔ اور کیا۔

ہ۔ تو تمھارا یار ہے کہان اس وقت۔ کیا چلدیا۔

ت۔ نہین ہجور (حضور) ابھی تو کل اسباب ہی یہان رکھا ہی اُسکا کیا اسباب چھوڑ دیگا۔

ہ۔ بھلا ہمسے اور اُس سے یارانہ کرادوگے۔

ت۔ (ہنسکر) ہجور تو دل لگی کرتے ہین صاحب۔

ہ۔ ارے بھئی ہمین دل لگی کی کون بات ہی۔

ت۔ وہ عورت ہجور (حضور) اُس لونڈے پر جان دیتی ہی وہ ناہین مل سکتی ہی۔

ہ - اور سنو- ارے عورت سے کیا بحث ہی بھئی

ت - تو ہجور اب مین جا لون نا- دیر ہوتی ہی-

ہ - ذرا دیر بیٹھو چلے جانا جلدی کیا پڑی ہی- بھئی انکو حلیم تو پلاؤ ذرا-

ت - ہجور- (حضور) کا بھی کیا مجاز ہی-

ہ - یاری رہجائیگا بس- دو گھڑی ہنس بول لیے ۵

غنیمت جان اس مل بیٹھنے کو جدائی کی گھڑی سر پر کھڑی ہے

بھلا کیون جی اس عورت کا میان بھی ہی یا نہین یہ بھی کچھ جانتے ہو کہ نہین-

ت - ہان ہجور ہی میان- کیا جانے ہی کہ نہین-

ہ - بھئی یہ کیا پہلے کہا کہ میان ہی- اب کہتے ہو کیا جانے میان ہی کہ نہین ہی-

ت - ہجور کچھ معلوم نہین- ہم تو یہ جانتے ہین کہ اتنا للتوا کے پاس ہی بس-

ہ - مگر اچھی صورت ہی- ع

ہی وہ بت نازک لوا نازک بدن نازک کمر

سیدی - کیا تنبولن ہی میان یا کوئی اور قوم-

ت - تنبولن نہین ہی کنجڑن یا شاید منہارن-

راوی - اس منہارن کے لفظ پر قادر آگ ہوگیا اور مارے شرم کے ماتھے پر پسینا آگیا-

سیدی - بھئی اب ہمکو بھی تنبولی کی دکان رکھنی پڑیگی- چین لکھتا ہی سہریان تو سب اپنے بس مین ہوجاتی ہین واللہ گھنٹون بیٹھی بھاجت کیا کرتی ہین اب ہم تنبولی کی دکان کھول دینگے جاکے-

ہ - یہان کان پور مین کھولو تو ہمارا بھی مطلب نکلے-

ت - اے ہجور آپکی حکومت یون کیا کم ہی

سیدی - یہان وہ بات کہان- یہان مہربان کہان- وہ لجت (لذت) ہی اور ہی-

ہ - مہرلون کی فکر ہی یا منہارن کی-

سیدی - منہارن تو ایک تاکی ہی ہینے واللہ بڑی مزیدار نازو-

ہ - نازو کون ہی بھئی- اس بیچارے قادر کی مان تو نہین ہی اب آپ کچی بھی نہ چھوڑو گے-

راوی - قادر چپ چاپ پھبتیان سنا کیا-

ہ - میان قادر یہ تمھارے یار دوست کیسے ہین-

قادر - تھانہ دار صاحب- اللہ نہ کرے کسو پر بُرا وقت پڑے- اب ہمکو سب سننا پڑتا ہی-

سیدی - تھانہ دار صاحب تو لڑواتے ہین ہمکو تم کو اور تم تو ہو پاگل- اب دو گھڑی ہنستے بولتے ہین-

ہ - اور کیا میان یہی تو دنیا مین ہی یا کچھ اور-

ق - ہماری تو جان پر بنی ہی اور آپ لوگون کو دل لگی سوجھتی ہی اپنے اوپر پڑے تو معلوم ہو-

سیدی - تم تو ہو پاگل- ارے- ۵

دنیا دو رنگی مکارہ سرا ہے کہین خوب خوبا کہین ہائے ہائے

اتنے مین ایک اکا سرا کی جانب جانے لگا- اور قادر اور بھٹیاری نے کہا یہی للتوا ہی-

ہیڈ کانسٹبل نے للکارا- اکا روک لے- اکے والے نے اکا روک لیا- ہیڈ کانسٹبل آگے بڑھے دیکھا کہ پردہ پڑا ہوا ہی اور پردے کے باہر للتوا بیٹھا ہی سفید بگلے کے پر کی سی دھوتی بہت قیمتی ولایتی ساری- اور شربتی کا گلابی رنگا ہوا انگرکھا اور جالی لوٹ کا کرتا اور کامدانی

کی ٹکنے دار ٹوپی اور چھوٹے نیچے کا ٹاٹ بانی بوٹ اور
عطر مین ڈوبا ہوا۔ گلوری منہ مین دبائے ہوے۔
کانسٹبل نے کہا تم کون ہو اور کہان سے آئے ہو
للتوا بونڈا تو تھا ہی ڈر گیا۔ کہا ہجور (حضور) ہم نبولی
ہین اور لکھنؤ سے آئے ہین ہمارا کسور (قصور) کیا ہی
ک۔ یہ تمھارے پاس اور کون بیٹھا ہی۔ مرد ہی یا کوئی
عورت ذات۔
للتوا۔ (گھبراکر) ہجور کسکے پاس میرے پاس مرد بیٹھا ہی
کانسٹبل نے کہا تو پردہ کیون پڑا ہی۔ مرد ہی تو پردہ
اٹھادے کہا ہجور مرد نہین ہی۔
ایک اور کانسٹبل بولا آپس جھوٹ بولت ہے
سارے۔ دیکھو اب معلوم ہوت ہی۔
للتوا کانپنے لگا۔ مگر دل کو قابو مین کر کے کہا۔ تو
معلوم کیا ہوگا۔ کیا کچھ کسی کو مار ڈالا ہی۔ یا ڈاکا مار کے
آئے ہین۔
ہیڈ کانسٹبل نے مسکرا کر کہا نہین بھئی گھبراو خفا نہ ہو
بگڑتے کیون ہو اتنا بتا دو کہ عورت کون ہی۔
للتوا۔ ہجور یہ عورت ہماری آسنائی ہی۔
آسنائی کے لفظ پر ہیڈ کانسٹبل ہنسا۔ پوچھا
اسکا میان کہان ہی۔ کہا ہم ہی اب تو میان ہین اسکے
ہیڈ کانسٹبل نے کہا اچھا اکا ادھر بڑھاؤ انکا چالان
ہوگا اب یہ نہ چھٹینگے۔ چوکی کے بائین طرف ایک درخت کے نیچے
اکا کھڑا کیا گیا۔ اور ہیڈ کانسٹبل نے ایک اور کانسٹبل کو
تعینات کیا کہ اکے والا بھاگ نہ جائے اور نہ سواریان اترنے پائین
کانسٹبل نے للتوا کو پٹی پڑھانی شروع کی کہ اب تم
بہت ہی برے پھنسے بھیج دیے جاؤگے کالے پانی۔
للتوا کے ہاتھ پانوٴن پھولے تو لگے ہی خوشامد کرنے لگا
بھیا ہمکو بچاؤ۔ دو روپے جیب سے نکالکر اسکو دیے۔
انھون نے ہاتھ گرم کئے دو چہرے شاہی پلائے۔
اب سنیے اس عورت نے للتوا کو ڈانٹ کر کہا ڈرتا کیون
ہی کہہ کیون نہین دیتا کہ ہان ہمارے ساتھ بھاگ آئی ہی
جو مین جانتی کہ تو اسقدر ڈرپوک ہی تو ہرگز ہرگز تیرے
ساتھ نہ آتی۔ مین ہمیشہ بانکون کے ساتھ رہی ہون۔
جو بات بچے کرتے ہین لیٹے پہلے جاتے ہین۔ کیا کیا ہی کسو کے
یہان چوری کی۔ ڈاکہ مارا۔ کسو کو مار ڈالا۔ کچھ جعل
کر کے بھاگے۔ پھر اب آخر ڈر کاہے کا ہی۔
ہیڈ کانسٹبل نے للتوا سے آن کے کہا کہ بچہ پرائی
جورو کو بھگالائے ہو سیدھے کالے پانی بھیجے جاؤگے۔
للتوا ہاتھ جوڑ کے کہنے لگا۔ صوبہ دار صاحب مالک
ہین آپ۔ اب تو میری کھتا (خطا) کو معاف کیجیے
ہ۔ تو بھئی اسمین میرا بس کیا ہی۔ یہ ہے
کسکی جورو۔
ل۔ اجی ہجور اب تو ہماری ہی اور کسکی ہی۔
ہ۔ اس عورت سے پوچھو اس لونڈے سے خوش ہی
عورت۔ (ع) مین خوش میرا خدا خوش۔ یہ مجھے
چاہیے جوتون سے مارے مین اس سے خوش ہون
اور میرا میان چاہے سونے کا لقمہ کھلائے مین اُس
نکھٹو منڈی کاٹے کی صورت نہ دیکھونگی وہ موا ہی کس مرض کی دوا
ہ۔ واہ بھئی کچھ خوب رنگ جمایا ہی تمنے۔ اور تمھارا میان
تو یہان آیا ہی کانپور مین ہی۔
ع۔ اللہ کرے اسپر بجلی گرے۔ جنازہ نکلے اسکا۔
للتوا۔ ہجور ہمارے پاس یہ پانچ روپے ہین۔
ہ۔ (روپے لیکر) اس سے کیا ہوگا۔ پانچ تو سپاہیون ہی
مین بٹ جائینگے اس عورت کے پاس کچھ زیور ہی

ع - جی ہان ہی - اس لونڈے کے دم کے لیے سب کچھ
موجود ہی جان تک حاضر ہی -

عورت نے پھر للتوا کو ڈانٹ بتائی کہ تو بڑا احمق
ہی - ے تو آخر ڈرتا کیا ہی - مین روبکاری کرلونگی جب
اوکھلی مین سر دیا تو موسلون سے کاہے کا ڈر ہے -
تھانہ دار کو بلوا کے مین سمجھا دونگی -

ہیڈ کانسٹبل انکے پاس آیا تو ذرا سا پردہ
اٹھا کر اس پری جمال نے اپنا جمال مبین دکھایا دیکھتے ہی
کانسٹبل لوٹ ہو گیا - اس حسین نے شوخی کے ساتھ
تیکھی چتون کر کے کہا کیا کوئی شہر شملہ ہی یا کوئی نمو ہی
مقرر کیا ہی کیا ہمارے منھ مین زبان نہین ہی ہم روبکاری
کر لینگے - کانسٹبل نے کہا - مگر یہ بتاؤ کہ تمہارا میان
آیا ہی - اسکو کیونکر ٹال دین کوئی تدبیر بتاؤ -

عورت نے گلوری دے کر کانسٹبل سے کہا میان
اجڑا کون ہی کہا ایک شخص آیا ہی وہ کہتا ہی کہ اس شخص
کی بیوی کو للتوا بھگا لایا ہی - اسنے کہا (جھوٹا ہی سوا)

للتوا - ہجور یہ مرتے ہین مجھ کو بن ناہک (ناحق)

عورت - ہم روبکاری کر لینگے جی - واہ وا -

ک - اور اس لونڈے کے پاس کب سے ہو تم -

ع - میری اسیر جان جاتی ہی میرا دل آیا ہی اسیر
مین نے ساری دنیا کو اسکے پیچھے چھوڑ دیا ہی یہ بھلا اب
مجھ سے چھوٹ سکتا ہی چاہے ادھر کی دنیا ادھر ہو جائے

ک - تم اسکو کھلاتی ہو کہ یہ تمکو کھلاتا ہی -

ع - یہ بھڑوا بھلا کیا کھلائیگا ہمکو منھ تو نیوائے
پہلے - ہم ہی اسکو کھلاتے ہین -

ک - تو اب کچھ ہاتھ تو گرماؤ ہین سپانچ روپے تو فقط
سپاہی ہے لینگے اور ہم -

للتوا - پہلے ہمارا پیچھا تو چھوڑ واؤ -

ک - تمکو کھانے کون جاتا ہی میان -

ل - تو گرفتار تو ہین چور کی طرح -

ک - پرائی بہو بیٹی بھگا لاؤ اور اوپر سے غراؤ اچھا
انصاف ہی جانتے ہو کیا سزا ہی - سیدھے جہنم کو بھیج دیے
جاؤگے بڑا سنگین جرم ہی -

ع - اب تو کسی طرح للتوا کو بچا دیجیے - الله جانتا ہی
بڑا احسان مانینگے - اگر یہ بچ جائے -

ک - (ہنسکر) کچھ مطلب بھی نکلیگا - یا خالی خولی
فقط احسان ہی مانو گی -

ع - ہائے خدا اس گھبراہٹ کے صدقے مطلب کی
پہلے ہی سے فکر پڑ گئی -

ک - مقدم تو یہی ہی پہلے ہمسے مضبوط وعدہ کر لو پھر کلام نہو ہمارا

ع - (ذرا پردہ اٹھا کر اور حسن گلو سوز دکھا کر) اچھا ٹھہرے
کیون ہو للتوا کسی طرح بچ جائے -

خوش گپی

ایک روز نواب محمد عسکری صاحب مع رفقا و مصاحبین کے
کوٹھی مین بیٹھے تھے کہ منشی مہراج بلی صاحب تشریف لائے
اور ہانپتے ہوے کمرے مین جا کر کہا یار نواب ارے بھئی کچھ سنا
بھائی صاحب غضب ہو گیا اور تم سنو گے تو تمکو بھی رنج ہو گا
عجب نہین کہ تم سن چکے ہو بڑا ہی ستم ہو گیا - والله - کان مین
کھونگا کان مین - یار قمرن ایک تنبولی کے لونڈے کے ساتھ
نکل گئی نواب صاحب نے کہا غلط ہی آپ سے کسنے کہا ابھی پرسون تک
تو تھی - اور تنبولی کے لونڈے کے ساتھ نکلجانے کی وجہ کیا
میان من ذرا یہان آؤ - منشی مہراج بلی خبر لائے ہین کہ قمرن
کسی کے ساتھ نکل گئی - مین کو بھی استعجاب ہوا اور فہو نے ساتھ
کہا حضور یہ تو تھی ہی - مگر تعجب یہ ہی کہ حضور سے جاننے والے کو

چھوڑ کر بھاگ گئی ہمین یہ خبر صحیح نہین معلوم ہوتی دریافت
کرائیے نواب صاحب نے حسین علی کو بلایا اور حکم دیا کہ جا کر
دریافت کرو کہ قمرن اسوقت کہان ہین حسین علی نے تھوڑی دیر
مین آن کر کہا خداوند مین اُسکی دادی کے پاس گیا تھا بس
مجھکو دیکھکر رونے لگی قمرن پرسون یا نرسون کسی تنبولی
کے لونڈے کے ساتھ بھاگ گیئن سُنا اس لونڈے کو
چاہتی ہین اور اُسپر جان دیتی ہین۔ نواب صاحب نے
یہ بات سنی اور جب سُن چکے تو کہا چلو خس کم
جہان پاک —

بلبل بر داشت آشیان را
گل گفت کہ خس کم وجہان پاک

اگر ہماری ہوکے رہتی تو ہم مالا مال کر دیتے تنبولی
کا لونڈا بھلا کیا دیگا۔ یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ آغا محمد اطہر
اور نواب رونق جنگ تشریف لائے رونق جنگ نے آتے ہی
کہا میان جاؤ بس دیکھ لیا تمکو بھی۔ وہ آپکی معشوقہ ایک
لونڈے کے ساتھ بھاگ گیئن بی قمرن۔ اُسکے گھر مین ماتم
ہو رہا ہے اور اُسکا میان قادر کا پنور گیا ہے۔ نواب صاحب
نے کہا اب اس خبر کی اور بھی تصدیق ہو گئی منشی مہراج بلی
نے ہمین خبر دی تھی یار جو صدمہ گذرا اسکا حال بس دل ہی
جانتا ہے۔ قمرن عورت نہین پری ہے بلکہ پریون سے بھی
بڑھکر سن دن نک سک چال ڈھال آنکھین کمر
شانے بازو دانت رخسار سراپا سلیقے کا ڈھلا ہوا اور
شوخی ہائے رے شوخی۔ شوخی بھی اسکی شوخی کی قسم کھاتی ہے ؎

ای کہ در شوخی نداری ہمسرے
می نمائی ہر دمے از منظرے

مگر واللہ تنبولی والا لونڈا بڑا خوش نصیب ہے ؎

وہ پری جسکے ساتھ سوتا ہے　　جو جسکا پلنگ کستی ہے

آغا محمد اطہر نے کہا بھئی جو ہمکو یہ معلوم ہو کہ وہ بھاگ جائیگی
تو ہم زبردستی گھر ڈال لیتے۔ واللہ کیسی حاضر جواب ہے بھائی
محمد عسکری نے جب چھیڑ خانی کی کہ ہمارے ہاتھ کی چوڑیان
بھی ہین تو کس شوخی کے ساتھ جواب دیا کہ آپکے ہاتھ کی
چوڑیان پولیس والون کے پاس ہین۔ مگر واللہ ہم اُس
تنبولی کے لونڈے کو دیکھنا چاہتے ہین —

اتنے مین مسخرہ بھی آیا آداب عرض ہے حضور۔ کورنش عرض
کرتا ہون حضور۔ غلام نے کل رات کو ایک خواب دیکھا تھا
بیان کرنے کے قابل ہے اگر حکم ہو تو عرض کرون حکم ہوا کہ
بے تکلف بیان کرو مسخرے نے خواب بیان کیا کہ خداوند
مین نے یہ خواب دیکھا۔ خواب کیا دیکھا کہ یہ خواب دیکھا۔ دیکھتا کیا
ہون خواب مین کہ مین ایک خواب دیکھ رہا ہون اور وہ خواب ہی خواب
جو غلام نے کل شب کو دیکھا تھا کہ غلام ایک
خواب دیکھ رہا ہے خداوند۔ تو اُس خواب کے بیچ مین کس
اس خواب کے درمیان کے بھیتر کے بیچون بیچ مین مین
خواب دیکھ رہا ہون۔ اور وہ خواب وہی خواب کہ
جو مین دیکھتا تھا۔

مہراج۔ آخر وہ خواب معلوم ہو تو کچھ کیا خواب دیکھا کچھ بیان کرو
ممن۔ بس یہی خواب دیکھا کہ واہ مین خواب دیکھا۔
مہراج۔ (سوچ کر) خواب مین خواب دیکھا یہ ہماری سمجھ
مین نہین آیا خواب مین خواب دیکھنا کیا معنی —
نواب۔ ہان صاحب تو آپ نے کل خواب مین
خواب دیکھا —
مسخرہ۔ یعنی وہ جو خواب آپ نے دیکھا تو کیا دیکھا
آپنے یعنی اپنے آپ نے یعنی مین نے حضور کے
غلام بلکہ غلام کے غلام کے جو لاتم کیا خواب مین دیکھتا ہون کہ
ایک خواب ہے اور خواب مین یہ دیکھ رہا ہون کہ —

مہراج بلی اُٹھ کھڑے ہوے کہا بھائی یہان فشار بگڑا
جاتا ہی مجھے اُلجھن ہوتی ہی اور کس مردود کی سمجھ مین آیا ہو کہ یہ
کیا بک رہے ہین۔

ممن ۔ ای حضور صاف تو ہی اسمین مشکل کیا ہی۔

اختر ۔ مطلب یہ کہ شب کو خواب کو دیکھا۔ بس۔

مہاراج ۔ ای تو کیا خواب دیکھا۔ معلوم تو ہو۔

نواب ۔ تو بھئی کہتے کہینگے۔

مسخرہ ۔ ہان پیرومرشد۔ تو مین کیا کہتا تھا۔ ہان یاد
آیا مین نے ایک خواب دیکھا اور اُس خواب مین کیا دیکھتا
ہون کہ ایک خواب دیکھ رہا ہون اور وہ خواب یہ تھا۔

آغا ۔ آپ ہو گئے ہین پاگل۔ اور اب مین چیتیا چلو لگاؤ لید
مین دھپ لگاؤنگا۔ اور زناٹے کی دھپ لگاؤنگا۔

مسخرہ ۔ تو حضور بس۔ مین خواب دیکھ چکا جانے نہین
دیکھتے بس خواب دیکھا کہ ایک خواب ہی۔

مہاراج ۔ (جھلاکر) ارے تو وہ خواب کیا ہی۔
خواب کا حال تو کچھ معلوم ہو۔

مسخرہ ۔ خواب دیکھا کہ ہم ایک عورت پر عاشق ہین اور
عاشق کیا معنی بس اُسپر لٹو ہین جان دیتے ہین اُسپر۔ اُسنے
ہمکو اپنے ہان بلوایا مگر دہلیز پر قدم بھی نہ رکھنے پائے تھے
کہ اُسنے زناٹے سے ایک چپت جمائی۔ اور چٹاخے کی آواز
کوس بھر تک گئی۔ اور حضور ایک دفعہ یار لوگون نے
اُسی کے دھوکے مین ایک شیدی کے پاس لٹا دیا۔
اب ہم چومتے بھی ہین اور بوس و کنار اور پیار بھی کرتے
ہین مگر یہ معلوم ہی نہین کہ یار لوگون کا گہرا حکمہ چل گیا
اور ہم اُتو بنگئے۔

مہراج بلی کا رنگ فق ہو گیا سخت حیرت تھی کہ یا خدا یہ اسکو
کہان سے معلوم ہو گیا مگر اور لوگ نہ سمجھے کہ یہ کس پر چوٹ

نواب محمد عسکری بولے۔ یار یہ ملاحی کچھ سمجھ مین نہ آئی۔ یہ
چپت بازی اور شیدی اسکے معنی۔ مسخرے نے مہاراج بلی
کی طرف دیکھ کر کہا حضور اُنسے دریافت کرین۔ کیون منشی
مہراج بلی صاحب آپکو کچھ اسکی اصلیت معلوم ہی۔ مہراج بلی
نے کہا جی نہین مجھے نہین معلوم لوگ چتون سے تاڑ گئے
کہ یہ انھین کی سرگذشت ہی نواب صاحب نے بڑا اصرار
کیا اور مسخرے کو علحدہ لیجا کر کہا کہ صاف صاف بتا دو۔
مسخرے نے انکی قلعی کھولی تو محمد عسکری کھلکھلا کر
ہنس پڑے اور فوراً رونق جنگ اور محمد اطہر اور کل
حاضرین سے کہا۔ اور وہ قہقہہ پڑا کہ مکان گونج اُٹھا۔

ممن ۔ لاحول ولا قوۃ۔ کیا خاکہ اُڑا ہی۔

مسخرہ ۔ حضور وہ شیدی والا لطیفہ خوب ہوا۔

نواب ۔ منشی مہراج بلی صاحب مزاج اقدس حضور کا۔

مسخرہ ۔ مین بھی آداب عرض کرتا ہون حضور والا۔

مہراج ۔ (جھلاکر) آپ جھک مارتے ہین۔ بس اب
زیادہ مسخراپن اچھا نہین معلوم ہوتا۔ ع۔

اصل بد از خطا خطا نکند

مسخرہ ۔ سرکار ایک ہوئی۔

مہراج ۔ ایاز قدر خود بشناس۔ یہ نواب صاحب نے گستاخ کر دیا۔

مسخرہ ۔ ع

گر بھاے تو ما را کرد گستاخ

ممن ۔ (ہنسکر) ؎

چون پیر شدی حافظ از میکدہ بیرون شو
رندی و ہوسناکی در عہد شباب اولی

آغا ۔ آخر شیدی والا مضمون کیا ہی بھئی۔ ہم بھی
تو سنین یہ معاملہ کیا ہی۔

نواب بھئی اسکی اصلیت کیا ہی آخر وہ شیدی کون تھا

تھا اور تمھاری آنکھیں کہان چلی گئی تھیں —

مہراج — اجی سب لغو ہے۔ اور محض جھوٹ۔ آپ بھی مسخرے کی باتوں پر جاتے ہیں —

نواب — یار تو تم جھینپتے کیوں ہو اسکی وجہ کیا ہے؎

آنکھیں نہیں ملاتے ہیں شرمائے جاتے ہیں

مسخرہ — حضور اتنا بتا دیجیے کہ ناز دنے چپت کیوں لگائی کیا قصور کیا ہوا تھا —

نواب — ناز و تو لڑنے بھڑنے والی نہیں ہے۔ اسکا تو مزاج بہت ہی اچھا ہے —

مسخرہ — حضور غالب کہہ گئے ہیں۔ ؎

دھول دھپا اُس سراپا ناز کا شیوہ نہ تھا
ہم ہی کر بیٹھے تھے غالب پیش دستی ایک دن

نواب صاحب نے مہراج بلی کو ہزار ہا قسمیں دیں کہ آپ صاف صاف بتا دو۔ تمکو نازو کے سر کی قسم —

مہراج بلی کو مجبور ہو کر اصل حال کہنا پڑا اور اس انداز اور بیساختہ پن کے ساتھ بیان کیا کہ سامعین نے اختیار انکی حماقت پر ہنس پڑے —

انھوں نے اپنی پوری سرگذشت کا نقشہ کھینچ دیا۔ اور سامعین کو سب سے زیادہ لطف انکی شعر خوانی میں آیا کہ شیدی کے کانوں پر ہاتھ پھیر کر فرماتے تھے ؎

بھول کر اے چاند کے ٹکڑے ادھر آجا کبھی
میرے ویرانے میں بھی ہو جائے ذرا پھر چاندنی

اور ایکبار رلجاجت یہ کہتا کہ۔ ؎

شب وصال میں کیا وجہ منھ چھپانے کی
جو ساتھ سوئے تو عاشق سے پھر حیا کیا ہے

مہراج بلی نے کہا بھائی صاحب اب چاہے بناؤ چاہے اُلّو سمجھو ہم تو بن گئے —

اتنے میں میاں اختر آگئے اور کہا خداوند آج ایک خبر مشہور ہوئی ہے خدا کرے غلط ہو —

نواب — ارے ماخیریت تو ہے خدا خیر کرے آج جو صاحب آتے ہیں ایک نئی بات بیان کرتے ہیں —

مہراج — میاں اختر صاحب خدا کا واسطہ جلدی کہو طبیعت کو وحشت ہوتی ہے —

اختر — سُنا ہے کہ وہ چوڑی والی کسی کے ساتھ بھاگ گئی اور بہت معتبر ذریعہ سے سنا ہے —

نواب صاحب نے ایک آہ سرد کھینچی — افسوس۔ مگر از برائے خدا یہ ذکر نہ کرو۔ کچھ شعر شاعری کا چرچا ہو بھئی —

اختر نے کہا حضور تبرکاً ایک شعر سناتا ہوں خواجہ وزیر کا شعر ہے یہ شیخ صاحب مرحوم کے شاگرد تھے فرماتے ہیں۔ ؎

ترچھی نظروں سے نہ دیکھو عاشق دلگیر کو
کیسے تیرانداز ہو سیدھا تو کر لو تیر کو

اتنے میں حسین علی نے عرض کیا خداوندا ایک بوڑھی چوڑی والی آئی ہے نواب رونق جنگ بہادر سے کچھ عرض کرتا ہے انھوں نے کہا بلا لو۔ اُسنے سامنے آکے آداب عرض کیا اور کہا خداوند ہم لوگ شہر چھوڑے دیتے ہیں۔ حضور کے زیر سایہ پشتینوں سے رہتے ہیں کبھی آدھی بات کسو نے نہیں کہی اب ہماری بہو بیٹیوں پر لوگ ہتا صاف کرنے لگے وہ جو ہماری دو دو شرکت کی بہن ہے۔ اُسی ہی نے یہ گل کھلایا کہ میری بہو کو اس تنبولی کے لونڈے سے اللہ اسکو غارت کرے ملوا کے بھگوا دیا اب ہر گھا کے سو ہینگے سوا اسکے اور کیا ہو سکتا ہے

عورت گئی آبرو گئی کہین کے نرہے ۔

رونق ۔ اُس لونڈے کو گرفتار کرادو ۔

بوڑھی ۔ اے تو سرکار گیا تو ہی کانپور ۔

رونق ۔ چھوکری وہ شریر اور حسین بھی ہی ۔

بوڑھی ۔ آفت کا پرکالہ ہی سرکار مگر ہماری تو عزت آبرو سب خاک مین ملگئی اب ہم زہر کھاکے سو رہینگے ۔ حضور مہربانی کرین ہمارے حال پر ۔

نواب رونق جنگ نے للتوا تنبولی کے باپ کو بلوایا اور قمرن کی ساس سے کہا تم بیٹھو ہم ابھی ابھی فیصلہ کیے دیتے ہین ۔ تھوڑی دیر مین حسین علی خدمتگار نے آکے کہا حضور وہ اُس لونڈے کا باپ آیا ہی کہا سامنے بلاؤ ۔ دیبی تنبولی نے جھک کر سلام کیا اور کہا حضور غلام حاضر ہی ۔

رونق ۔ ارے تیرا لڑکا للتوا کہان گیا ہی ۔

دیبی ۔ ہجور وہ تو کھراب (خراب) ہوگیا ۔ اب مین کیا کرون ہجور بس وہ اُسکے پیچھے پڑا ہی ۔

رونق ۔ کیا اسکو لیکے بھاگ گیا کہین ۔ ؟ ۔

دیبی ۔ سرکار وہ اسپر لٹو ہی اور یہ اُسپر ۔

رونق ۔ اور اُس چھوکری کا میان کہان ہی ۔

دیبی ۔ اُسکا میان کانپور گیا ہی ۔ اور لونڈا ابھی پکڑ جائیگا ۔ جو اُسکے کرمون کا بدا ہوگا وہ ادا ہوگا ۔ ہجور (حضور) اب لے اسکو گلام (غلام) کیا کرے بھلا ۔

رونق ۔ اچھا اب للتوا ہی کہان ۔ کانپور مین

دیبی ۔ ہجور کوئی کہتا ہی کانپور کوئی کہتا ہی ڈلی ۔ اب نے ہم کیا کہین سرکار کچھ بنائے نہین بنتی ۔

رونق ۔ کچھ پتا معلوم ہو تو ہم تدارک کرین اچھا تم جاؤ محلے مین ایسا نہ ہونا چاہیے ۔

دیبی رخصت ہوا تو رونق جنگ نے قمرن کی ساس کو بلوایا اور کہا ٹھنڈا کرکے کھانا اچھا ۔ جلدی مین کام بگڑ جاتا ہی اب مین اسوقت دس جوتے اس تنبولی پر پڑوا سکتا تھا مگر فائدہ کیا اسکا کیا قصور ہی ۔ قادر کو کانپور سے آلینے دو ۔ اگر کانپور مین ملگیا تو سبحان اللہ ۔ قمرن بھی ملجائیگی اور وہ بھی گرفتار ہوجائیگا اور اگر نہ ملا تو پھر کوئی اور تدبیر کیجائیگی ۔

قمرن کی ساس نے انکو دعائین دین اور رخصت ہوئی ۔ آغا محمد اطہر نے محمد عسکری سے کہا یار تمھارا دو گھڑی کا شغل گیا یار دل کا ملجانا بھی کیا بری بلا ہی لے غضب خدا کا تم ایسے سے ملاقات ہو اور ایک تنبولی کے ساتھ بھاگ جائے ۔

نواب محمد عسکری جواب دینے کو تھے کہ حسین علی نے تین بار سلام کرکے عرض کیا سرکار ایک ڈولی آئی ہی اور وہ عورت کہتی ہی کہ سرکار سے ملنے کو بہت جی چاہتا ہی اور کچھ عرض کرنا ہی بہت ضروری بات ہے ۔

نواب ۔ ایک ڈولی آئی ہی کون ہی بھئی ۔

ممن ۔ خدا کرے قمرن ہو ۔ یا خدا قمرن ہی ہو ۔

اختر ۔ حضور بسوون بسوے قمرن ہی ہونگی ۔

آغا ۔ اچھا بلواؤ نا ۔ کہو تشریف لائیے ۔

نواب ۔ بلالو مگر ذرا پردہ کردو ۔ اور اس کمرے مین لے جاؤ ۔ کہو نواب صاحب آتے ہین ۔

آغا ۔ اجی یہان ہی بلواؤ ۔ تم تو واہی ہو ۔

حسین علی نے دروازے کے پاس ڈولی لگائی اور ڈولی سے ایک پری اتری اور چھما چھم کی آواز نے کل حاضرین کو از خود رفتہ کردیا ۔ رونق جنگ کے منھ سے یہ کلمہ بیساختہ نکلگیا

(آنے والی) جماعت کو دیکھکر ذرا جھجکی تو محمد عسکری نے
کہا یہ سب بے تکلف دوست اور راز دار ہین آپ کچھ خوف
نہ کیجیے بے تامل تشریف لائیے —

یہ پری پیکر مُنھ کو ڈوپٹے سے چھپائے ہوے
اٹھلاتی ہوی شوخی کے ساتھ ایک کمرے مین چلی گئی اور
وہان جاکر دروازہ بند کرلیا اب سب حیران کہ یا الٰہی یہ
کون ہی حسین علی سے نواب صاحب نے پوچھا ارے
یہ کون ہین۔ اُسنے کہا سرکار مین نے صورت بھی
دیکھی کیا جانے کون ہین مگر ہاتھ پانون البتہ دیکھے
کوئی پری چہرہ قبول صورت عورت ہی اور ابھی بہت
کم سن معلوم ہوتی ہی —

محمد عسکری کو شوق دیدار چرایا۔ آغا محمد اطہر اور محمد عسکری
اُٹھے اور دوسرے راستے سے کمرے مین گئے تو کیا دیکھتے
ہین کہ ایک چاند کا ٹکڑا جلوہ فگن ہی۔ نواب کو دیکھکر
کہا کیون حضور یہ بیہوشی اسقدر کا بے غافل ہونا آپکو
زیبا نہین ہی۔ ہان کے لاکھے نے ان دونون کا خون کیا

محمد عسکری نے کہا صاحب اسمین ہمارا کیا قصور ہی
یہ سب تم لوگون کی سمجھ کا قصور ہی۔ وہ رشک پری لو
بس لب خاموش رہیے قیل وقال بے سود ہی اپنی اس سمجھ پر
رائی نون اُتروا ڈالیے آپ بھی ماشاء اللہ سے کتنے سمجھدار
ہین۔ اسمین ہمارا کیا قصور ہی۔ آخر کچھ معلوم بھی تو ہو —

آغا محمد اطہر کی سمجھ مین نہ آیا کہ یہ کیا گفتگو ہو رہی ہی —
اور یہ بلاے بے درمان آفت جان آشوب دوران کون
ہی — کان مین کہا نواب یار یہ کون ہی — اسکا نام تو
بتاؤ۔ انھون نے کہا یار (ٹھنڈی سانس بھرکر) نام نہ پوچھو

کسی کی محرم آب روان کی یاد آئی ہی
حباب کے جو برابر کوئی حباب آیا

ہاے کل رات کو کسی مردودہی کو کل آئی ہوگی۔ واللہ
تمام شب جاگتا اور تڑپتا رہا — ؎

شب فراق مین مجھ کو سلانے آیا تھا
جگایا مین نے جو افسانہ گو کو خواب آیا

آغا محمد اطہر نے اس رشک حور سے پوچھا حضور کا نام کیا
ہی اُسنے تیکھی چتون کرکے کہا ہم نامحرم سے بات کرنا حرام
سمجھتے ہین نواب کے لاحظہ سے ہمنے یہ بھی گوارا کیا کہ آپ
یہان بیٹھین ورنہ ہم بہو بیٹیان کہین نامحرم کو صورت
دکھاتے ہین۔ مگر آپ بھی ماشاء اللہ سے کسقدر کے بیباک
ہین کہ جان نہ پہچان خالہ جی سلام۔ یہ خالہ جی کا لفظ
سُنکر محمد عسکری کے پیٹ مین مارے ہنسی کے بل پڑ پڑ گئے
آغا محمد اطہر بہت ہی جھینپے —

نواب صاحب نے کہا بھئی یہ فقرہ بندہ پورے جلسے کے
سامنے کہیگا چاہے آپ بگڑ ہی کیون نہ جائیے کچھ پرواہ
نہین کیا کہی ہی واللہ —

آغا محمد اطہر بہت جھینپے۔ کہا کیون بی صاحب بیوجہ
بے سبب کسی بھلے مانس پر پھبتی کہنا کونسی بھلمنسی ہی —
رشک حور نے قہقہہ لگاکر جواب دیا جب سے انگریزی
ہوئی جیسے دیکھو بھلے مانس بنا جاتا ہی۔ نائی بھی اپنے آپکو
بھلے مانس کہتا ہی اور چمار بھی —

نواب صاحب نے کہا یہ دوسری ہوئی بھئی تم ان سے
جیت نہ پاؤگے یہ بڑی طرار ہین۔ یہ نوک جھونک مین کیا
جانے کیا کیا کہہ جائینگی —

آغا — بھائی صاحب ہم تو اچھی صورت کے عاشق ہین —
انکی دوگالیان بھی سہہ لینگے —

عورت — جی ہان دودھاری گاے کی دولاتین بھی
انسان سہہ لیتا ہی کہ دولاتین کھاکے دودھ تو پینے مین آئیگا —

نواب - (قہقہہ لگاکر) لو اور تیسری ہوئی -
عورت - اب ذری خاموش ہوے آپ -
آغا - بھئی واللہ قافیہ تنگ کر دیا اس عورت نے
نواب - ابھی تمنے سُنا ہی کیا ہے - یہ بڑی زبان دراز ہین جواب مین تو کبھی چوکتی ہی نہین ہین -

نواب رونق جنگ اور مہراج بلی اور حاضرین جلسہ دنگ تھے کہ یہ کون عورت ہے اور یہان کیا کرنے آئی ہے - اور یہ اتنی دیر تک محمد عسکری اور آغا کیا کر رہے ہین -

مہراج بلی نے دروازے کے پاس جاکر کہا ارے میان کیا سو رہے - بھلا یہ کون بھلمنسی ہے - کہ دو چار رئیسون کو چھوڑ کر چلا جائے - ع

طاقت مہمان نداشت خانہ بمہمان گذاشت

نواب صاحب نے کہا بھئی عجیب قسم کے آدمی ہو - زنانے مین چلے آتے ہو -

مہراج بلی نے ہنسکر جواب دیا کہ مجھے نہین معلوم تھا کہ آپ کے یہان کی عورتین ڈولی پر چڑھ چڑھ کر اس آزادی کے ساتھ گھوما کرتی ہین -

نواب صاحب نے اُس پری پیکر سے کہا اب تم گھر مین جاکے ٹھہرو مین تھوڑی دیر مین آتا ہون سانے کان مین کہا تم بھی کتنے سیدھے آدمی ہو - مین یہان اس وقت کیا تم سے چہل کرنے آئی تھی مین اسلیے آئی ہون کہ سب کے سامنے لوگون کو معلوم ہو جائے کہ (یہ کہکر کچھ کان مین چپکے سے کہا) نواب صاحب نے کہا مین سمجھ گیا - کیون جی آغا مہراج بلی اور رونق جنگ سے کیا پردہ ہے بلا بھی لو - آغا محمد اطہر نے ان دونون کو بلا یا - رونق جنگ تو اُس قمر طلعت کو دیکھکر مُسکرانے لگے - مگر مہراج بلی کا خون خشک ہو گیا -

نواب - ارے ہان واللہ خوب یاد آیا (قہقہہ لگاکر) منشی مہراج بلی صاحب حضور انسے واقف ہین -
مہراج - جی نہین مجھ سے انسے کبھی کی ملاقات نہین ہے - مین انکی صورت سے بھی واقف نہین -
عورت - کیا منو بلائی بنے بیٹھے ہین - موا دغاباز
رونق - بھئی یہ تو کچھ اور ہی گفتگو ہونے لگی واللہ یہ تو کچھ اور ہی معاملہ ہے -
نواب - ارے میان ذرا گل خیرو کو تو بلاؤ -
آغا - (دروازہ کھولکر) چڈاگل خیرو یہان آؤ
مسخرہ - حاضر ہوا خداوند - آداب عرض کرتا ہون -
نواب - میان اس عورت کو بھی پہچانتے ہو - بی نازو یہی ہین -
مسخرہ - (ذرا غور سے دیکھکر) اخاہ ہمارے منشی مہراج بلی صاحب کی زوجہ مکرمہ -
نواب - جی ہان منشی مہراج بلی صاحب کی بیوی ہین -
نازو - مین صدقے کرون اسکی جورو کو اپنے اوپر سے -
راوی - اس فقرے پر محمد عسکری اور آغا محمد اطہر اور رونق جنگ اپنے اپنے دل مین سوچنے لگے کہ ہم لوگون کی آوارگی اس درجہ بڑھی ہوئی ہے کہ یہ بازاری عورتین اس گستاخی اور توہین سے ہماری بیوی کی نسبت بیہودہ بکتی ہین اور ہم سنتے ہین بڑی شرم کی بات ہے -

نازو نے صاف صاف کہدیا کہ مجھ کو اُنھون نے اپنے مکان پر بلایا تھا اور وہان ایک بوسے کے عوض مین مجھے بیس روپے کا نوٹ دیا مگر وہ نوٹ جعلی تھا بس مین جھلائی ہوئی تو تھی ہی جیسے ہی یہ دوسرے دن آئے مین نے دو

ٹیپ جمائی کہ یاد ہی کرتے ہونگے۔

مہراج بلی انتہا سے زیادہ جھینپے مگرجپ تہر درویش برجان درویش۔

اختر نے کہا سرکار حضور کو یاد ہوگا کہ کچھ شعر منشی مہراج بلی کی شان مین موزون کیے گئے تھے ؎

ٹیپ لگا کر نازو بولی بیاہ اب لے کچھ کھیل نہین
مین ہون جوان اور تو ہی بوڑھا میرا تیرا میل نہین

اب نہ کہیے گا کہ شعراً ملا مذا الرحمن نہین ہین جو کہا وہی ہوا ٹیپ پڑ ہی گئی۔ مسخرے نے کہا خداوند ٹیپ تک تو خیریت ہی شعر ہوا تھا ؎

جوتا لیکر نازو بولی بیاہ اب لے کچھ کھیل نہین
مین ہون جوان اور تو ہی بوڑھا میرا تیرا میل نہین

مہراج۔ نہین ؎

دور ہو لنگوڑے بوڑھے نکھٹو میرا تیرا میل نہین

راوی۔ اے سبحان اللہ واللہ بے غیرت ہو تو ایسا۔ اپنے آپ بتاتے ہین کہ این جانب کی شان مین یہ کہا گیا تھا بیوقوفی اور بےغیرتی کی انتہا ہوگئی۔

رونق جنگ نے مہراج بلی کو بنانا شروع کیا کہ ہم تو ایسے ہی دوستون سے خوش ہوتے ہین جیسے یہ مہراج بلی ہین کہ صاف صاف کل حال بیان کر دیا۔ دوستون سے چھپانا کیا معنی اب ہمکو لازم آیا کہ نازو کو اور انکو میان بیوی کرا دین۔

مہراج بلی نے رونق جنگ کے قدمون پر ٹوپی رکھدی یار جو کچھ خرچ ہو اس سے اقرارنامہ لکھوا لو اور ہم بھی اقرارنامہ لکھ دینگے کہ عمر بھر ہم نباہینگے۔ یہ ہم سے نے وجہ بے سبب ناراض ہین (نازو کے قدمون پر ٹوپی رکھکر) پیاری جانی ذرا تو رحم کر۔ نازو نے ٹوپی کو ٹھوکر دی چل ہٹ مواجلیہ فیل کرنا بہت آتا ہے۔ گیا دو وقت بچون کی طرح مچل گیا۔ روٹی نہ کپڑا سینت میت کا بھڑا۔ مین آئی تھی اپنا درد دکھ کہنے اس مونڈی کاٹے کو کس نے بلایا۔ نواب صاحب اب ہم کیا کرین تم ان کو کسی طرح سے ڈھونڈ وا ئیے ہماری تو ناک کٹ گئی عزت آبرو گئی کہین کے نہ رہے۔ تمام برادری بھر مین بدنامی ہوئی۔ یہ بھی تقدیر مین بدا تھا۔

رونق۔ اس لونڈیا کی چتون ہی سے آدمی تاڑ جائے کہ بدوضع اور خراب ہے۔

نازو۔ حضور کہنے کو جسکا جو جی چاہے کہے مگر آج تک کبھی کسی کو آنکھ اٹھا کر نہین دیکھا۔ مگر اس تنبولی والے لونڈے سے اللہ سمجھے۔

آغا۔ کیا کچھ خوبصورت لونڈا ہے۔ ہوگا حسین ضرور۔

نازو۔ حضور نمکین بہت ہے۔ اور ابھی کیجبر و ہیگا۔

آغا۔ تمہاری بھی اُسپر نظر پڑی تھی کبھی۔ کیون نازو۔

نازو۔ (تنک کر) آپ تو دل لگی کرتے ہین۔

آغا۔ اچھا اس بات کا جواب دیدو تو پھر دل لگی نکرینگے بولو کیا گونگی ہو۔

مہراج۔ اِن لوگون سے کیا ہنستی بولتی ہین مگر ہم سے ہمیشہ خفا ہی رہتی ہین اِسکا کیا سبب ہے۔

نازو۔ تم اِسی قابل ہو۔ مواجلیا۔

نواب۔ بھئی یہ آخر تمنے لوٹا بدل کے کیون دیا۔

مہراج۔ بھائی صاحب مین انگریزی وانگریزی تو جانتا نہین بس دھوکا کھا گیا۔

نواب۔ ایسے نادان بھی نہین ہو بھولنا کیا معنی۔

مہراج - بھئی واللہ بھولے سے اور دھوکے سے دے دیا۔ ان ہی کے سر کی قسم -

نازو - ای چل جھوٹے موے چیلبے - ایسے ننھے ہین بھولے سے سوکا نہ دیدیا - ہم سے اڑتے ہو -

نواب - تریا چلتر سنتے تھے - مگر یہ مردون کا چلتر آپ ہی کا حصہ تھا - ع

زنان را کید ہاے بس عظیم ست

مسخرہ - خداوند یہ نازو ہی سی سیدھی سادی عورت تحمل کر سکتی ہی ورنہ دوسری ہوتی تو معاذاللہ تو بہی بھلی لیکے جوتا ایک بیس لگاتی -

یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ نازو کی آنکھون مین آنسو بھر آئے نواب محمد عسکری نے آنسو پوچھے اور کہا گھبراؤ نہین ہم کوئی ایسی تدبیر بتاوینگے کہ تیر بہدف ہوگی قمرن کے بھاگ جانے اور نکل جانے کا ہمکو بھی بڑا رنج ہی - قادرہ کانپور سے آجائے تو پھر ہم اپنے طور پر کوشش کرین - بڑا غضب کر گیا ظالم - اور قمرن کی عقل پر یہ کیا پتھر پڑ گئے کہ تنبولی کے لونڈے نیچ قوم پر ریجھی اور ایسا ریجھی کہ گھر بار عزیز اقارب میان تک کو چھوڑا اور دھتا بولا یا - عورت کی عقل کیا - جھانسے مین آگئی - ہم تو اس فکر مین تھے کہ اسکے واسطے کوئی عمدہ فکر کرین سنتے ہین کہ آپ چلدین دشمن عقل جھا تم جاؤ ہم فکر سے غافل نہین ہین - مگر ایک شرط سے جانے دیتے ہین مہراج بلی سے ذرا ہنس بول لو نازو نے انگوٹھا دکھایا اور ڈولی بلوا کے سوار ہو گئی -

مسٹر فریزر اور ہندی

اس سین کو یہان ہی پر چھوڑ دیئے اب ہیئے کہ نواب قمر رکاب محمد عسکری صاحب بہادر صولت جنگ فرمان [illegible]

خانۂ باغ مین صبح کے وقت ٹہلتے تھے اور مصاحبون مین صرف دار وغہ ساتھ تھا اور کوئی نہ تھا -

اتنے مین ممن آیا - آداب عرض کیا کہا حضور نینی تال سے میرے ایک دوست آئے ہین انکی زبانی معلوم ہوا کہ مسٹر فریزر صاحب نے حضور کے دشمنون کا بڑا خاکہ اڑایا ہی اور سب صاحب لوگون سے ہجو کرتے تھے اور کئی ہندوستانیون سے آپکا نام لیکر شکایت کی -

حضور غلام کو بڑا رنج بلکہ صدمہ ہوا خداوند - مگر قہر درویش برجان درویش - ان لوگون کے سامنے کسی کی کا ہے کو چلنے پاویگی یہ تو بڑے غضب کی بات آ نواب صاحب کو یہ خبر سنکر بڑا رنج ہوا - کہا اپنے دوست کو ذرا یہان لا سکتے ہو ہم اُسے کچھ پوچھینگے -

ممن - حضور ابھی بڑے معقول آدمی ہین -

یہ کہکر ممن جا کے اپنے دوست شیخ مبارک علی کو بلا لایا - اُنھون نے نواب صاحب کو سلام کیا اور کہا حضور کے دیکھنے کو بہت جی چاہتا تھا - نینی تال مین حضور کا نام سنتا تھا اور حضور کے گھوڑون پر فریزر صاحب کو سوار دیکھا تھا مگر بڑا خاکہ اڑاتے ہین - تو بہی بھلی ہی -

ایک اخبار نے بھی حضور کے خلاف مضمون لکھا تھا وہ اخبار بندہ لیتا آیا ہی (اخبار نکال کر دیا -

نواب صاحب نے داروغہ کو دیا اور کہا پڑھکر سناؤ - مضمون اخبار سننے کے قابل ہی - ہو ہنا -

ہندوستان اور یوروپین

چو از قومے یکے بیدانشی کرد	نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را
نمی بینی کہ گاوی در علف زار	بیالاید ہمہ گاوان دہ را

یہ سچ مگر انسان کو افراط و تفریط کا خیال رکھنا چاہیے

ماحصل اس تمہید کا یہ ہی کہ آج کل مسٹر فریزر صاحب ایک یوروپین جنٹلمین یہان تشریف لائے ہوئے ہین اور وہ علانیہ فرماتے ہین کہ انکو اب ہندیون کے قول و فعل اور وعدے اور اقرار اور عہد و پیمان کا بالکل اعتبار نہین ہی اسکا سبب صاحب بہادر یہ بتاتے ہین کہ محمد عسکری نامے کسی نواب صاحب نے انسے وعدہ کیا تھا کہ صاحب کے ہمراہ نینی تال آئینگے اور یہ بھی وعدہ کیا تھا کہ اپنے دوست کی کوٹھی صاحب بہادر کے لیے سجوا دینگے چنانچہ اسی قول پر بھروسا کرکے صاحب بہادر نے اپنے قیام نینی تال کا بندوبست نہین کیا مگر جب شام کو روانہ ہوے تو نواب صاحب مسٹر فریزر صاحب سے نہ ملے اور نہ مکان کا کچھ انتظام کیا اس سے صاحب بہادر کو نینی تال مین پہلے روز ذرا تکلیف ہوئی اسی بنیاد پر صاحب بہادر کو کل ہندوستانیون کے قول کا بھروسا جاتا رہا ہمین نہین معلوم کہ یہ امر کہانتک صحیح ہی کہ نواب صاحب نے انکو دھوکا دیا۔ مگر کیا یہ ممکن نہین ہی کہ نواب صاحب اُس روز علیل ہوگئے ہون یا کوئی خاص سبب مانع روانگی ہوا ہو اور اگر واقعی اُنسے غلطی بھی ہوئی تو کیا اس سے کل ہندوستانیون کے چال چلن پر دھبا لگتا ہی ہمنے سنا کہ نینی تال کے ایک ہوٹل مین مسٹر فریزر صاحب بیٹھے کھانا کھا رہے تھے اتفاق سے ایک بنگالی بابو صاحب بھی وہان پہونچے اور حکم فرمایا کہ ہمارے واسطے مرغ کے کٹلس تیار ہون اسپر صاحب ممدوح نے ہوٹل کے منیجر کو کہ وہ بھی یوروپین ہین بلوایا اور کہا کہ اگر ہم جانتے کہ اس ہوٹل مین ہندوستانی بھی آتے ہین تو ہم ہرگز یہان نہ آتے یا تو انکو اُٹھا دو یا ہمکو۔ منیجر نے کہا آپ خود انصاف فرمائیے کہ ہم دوکاندار آدمی بھلا یہ کیونکر ممکن ہی کہ ایک شریف عالی نژاد جنٹلمین آئے اور ہم اُسکو کہین کہ تم یہان سے نکلجا۔ یہ غیر ممکن ہی ہمارے نزدیک آپ اور وہ دونون برابر ہین۔ یہ بابو بڑا نامی وکیل ہی۔ اور ہزار بارہ سو روپے کی آمدنی ہی۔ ہمکو جو شخص روپیہ دیگا اُسکو ہم کھانا پینا شراب برف جو مانگیگا دینگے مگر ہان ایک میلے کچیلے آدمی کو نہین آنے دے سکتے دوسرے کسی اور فاحشہ بازاری عورت کو۔

یہ گفتگو بابو صاحب نے سنی اور منیجر سے مسکرا کر کہا کہ مین کلکتے مین برابر ہوٹلون مین کھاتا ہون سپنسر کے ہوٹل اور ہوٹل دی یورپ اور گریٹ ایسٹرن ہوٹل اور فرنچ ہوٹل بڑے بڑے نامی ہوٹلون مین ٹکا ہون اور کھانا کھایا ہی اور بڑے بڑے جلیل القدر عہدے دارون کے ساتھ کھانا کھایا ہی مگر یہ اعتراض کسی نے نہین کیا تھا

فریزر صاحب نے کہا ول بابو ہم ہندوستانیون کا بہت بڑا دوست تھا اور اُنسے ملتا جلتا بہت تھا۔ مگر اب ہمکو معلوم ہوگیا کہ ہندوستانی اس قابل نہین ہی کہ ہم اُن سے ملے ہم نے بڑا دھوکا کھایا ہی۔

بابو۔ مین جانتا ہون آپ کو تربیت یافتہ ہندیون سے سابقہ نہین پڑا ہی۔

ف۔ ہمین خود نہین منظور ہی کس واسطے کہ تربیت یافتہ ہندی ذرا سرکش ہوتے ہین۔

ب۔ کیا آپ بھی اعلےٰ درجہ کی تعلیم کے خلاف ہین۔

ف۔ بالکل آپ لوگ تعلیم پاکر گالیان دینے لگتے ہین۔ البرٹ بل اور لوکل سلف گورنمنٹ کے لیے جھگڑتے ہین۔

ب۔ ظاہر معلوم ہوتا ہی کہ آپ کنسرویٹو ہین اسوجہ سے اعلیٰ درجہ کی تعلیم نہین پسند کرتے۔

ف۔ بیشک ہم گلیڈاسٹون کی جماعت کے نہین ہین ہم

برل فرقہ کو بہت بُرا سمجھتے ہین۔

ب۔ مین گلیڈاسٹون نہین ہون وہ ہمارے ہندوستان کے بڑے بہی خواہ ہین۔

ف۔ ہندوستان کا نام بھی ہم لوگ کبھی پارلیمنٹ مین نہین لیتے تھے مگر اِس بوڑھے برائیٹ اور فاسٹ نے ہندوستان ہندوستان ہندوستان غُل مچانا شروع کیا۔

ب۔ اب تو مسٹر گھوس پارلیمنٹ کی ممبری کی کوشش کر رہے ہین۔

ف۔ یہ پاگل پنا ہے۔ کبھی نہین ہوسکتا۔

ب۔ ہان ابھی تو نہین ممکن ہے۔ مگر ہوگا ضرور۔

ف۔ ہزار برس تک نہین ممکن ہے ہرگز نہین۔

ب۔ راجہ رامپال سنگھ صاحب کالے کانکر والے بھی کوشش کرتے ہین اور مسٹر گھوس بھی کوشش کرتے ہین۔

ب۔ جب آپ جلال الدین اکبر شاہ ہونے کی درخواست دینگے تب ہم بھی پارلیمنٹ کے ممبر ہونے کی کوشش کرینگے۔

ف۔ دیکھو صاحب یہ کلمہ آپ نے بہت سخت کہا لیکن اگر انگریزی خوان نہ ہوتے تو کبھی آپ کو اسقدر جرأت نہوتی۔ آپ ایم۔ اے ہین۔

ب۔ مین۔ بی۔ اے۔ بی۔ ال ہون کلکتہ یونیورسٹی کا۔

ف۔ ہم سمجھ گئے تھے۔ جو اعلےٰ تعلیم آپ نے نہ پائی ہوتی تو ہرگز آپ اسقدر سخت جواب نہ دیتے۔

ب۔ تو اِسی سبب سے آپ نے یہ راے قائم کی کہ ہندوستانیون کو اعلیٰ درجہ کی تعلیم نہ دی جائے۔

ف۔ بیشک۔ بس آپ لوگون کو ریڈر نمبر ۳۔ تک پڑھنا کافی ہے زیادہ کی ضرورت نہین ہے بس کرانی خانے کا کام۔

ب۔ اگر آپ کا اختیار ہو تو ہندوستانیون کے ساتھ یہی برتاؤ کرین!۔ افسوس۔

ف۔ بھلا آپ ریل کے کس درجہ مین سفر کرتے ہین۔

ب۔ فرسٹ کلاس مین۔ یہ کیون پوچھا آپ نے۔

ف۔ اچھا آپ ہی انصاف سے کہین کہ یوروپین اگر آپ کے درجہ مین بیٹھا ہو تو آپ کو کسقدر تکلیف ہو۔

ب۔ مین اُس درجے سے بھاگ جاؤن۔ مجھے خوف ہو کہ ایسا نہو کہ کہین شراب پی کے بگڑ جائے۔

ف۔ (ہنسکر) آپ لوگ ڈرپوک ہوتے ہین۔

ب۔ ڈرپوک نہین ہوتے۔ بلکہ یہ وجہ ہے کہ حرامزادے سے سب ڈرتے ہین۔

ف۔ (قہقہہ لگاکر) اُردو خوان آدمی یا پُرانے فیشن کا آدمی کبھی اِس بے تکلفی سے بات نہ کرتا۔

ب۔ مجھے ہمیشہ انگریزون ہی سے صحبت رہی ہے اور مین بالکل مثل یوروپین کے بسر کرتا ہون۔

مسٹر فریزر نے اور بھی کئی باتین ہندوستانیون کے خلاف بیان کین اور کہا ہمارے اُن احباب کی راے واقعی صحیح تھی جنہون نے ہمسے کہا تھا کہ ہندی اور اہل یوروپین کا میل جول ہرگز نہین ہوسکتا ممکن نہین کہ ہندوستانی آدمی اور یوروپین باہم ملکر رہ سکین ممکن نہین کہ جس بنگلے یا کوٹھی مین انگریز رہتا ہو اُسمین ہندی رہے اور یوروپین کے خلاف نہ گذرے آپ لوگون کا قاعدہ ہے کہ ایک شخص اخبار خریدیگا تو سو آدمی اُسکو پڑھینگے اور ہم اگر تین انگریز ایک کوٹھی مین رہتے ہونگے تو تینون کے پاس علحدہ علحدہ پرچہ آئیگا۔

بابو صاحب نے جوابدیا ہم لوگون کو اخبار بینی کا اسقدر

شوق نہین ہی جسقدر آپ لوگون کو ہی لیکن تربیت یافتہ
ہندیون مین البتہ مطالعۂ اخبار کا چرچا اور شوق ہے کوئی
ہندوستانی ایسا نہین جو اخبار نہ پڑھتا ہو۔ ہر شہر اور اکثر
قصبون مین ایسے جلسے قائم ہوے ہین جنہین اخبار
آتے ہین اور لوگ جمع ہوتے ہین اور بڑے شوق سے
پڑھتے ہین اُن لوگون مین ابھی بہت چرچا نہین ہی جو انگریزی
نہین پڑھے ہین۔ ورنہ انگریزی خوان جتنے ہین وہ سب
پڑھتے ہین۔ شاذ ہی ایسے ہونگے جو نہ پڑھتے ہونگے۔
مگر آپ نے تو ایک نواب صاحب کی حرکات پر سب کو
قیاس کر لیا اور یہ صحیح نہین ہی اگر مین پکی کوٹھی پر رہون تو آپ کو
ذرا فرق نہ معلوم ہو کہ ہندی رہتا ہی یا انگریز ممکن نہین اگر تربیت
یافتہ ہندیون سے ملاقات ہو تو یہ خیال دور ہو جائے۔
مسٹر فونیز صاحب نے کہا ایک روز بدقسمتی سے
ہمارا اور ایک ہندو کا ریل گاڑی مین ساتھ ہوا امیر
آدمی تھا مگر ہمارا جی چاہتا تھا کہ ہم گاڑی سے پھاند
پڑے۔ اُسکے کپڑون سے بو آتی تھی اُسنے عطر لگایا تھا۔
مگر چھچھوندر کی سی بو آتی تھی شاید حنا کا عطر تھا۔ ہماری
طبیعت بہت گھبرائی۔ بابو صاحب اس فقرے پر
بہت ہنسے کہا میری سمجھ مین نہین آتا کہ آپ لوگ
ہندوستانی عطر کو اسقدر بُرا کیون سمجھتے ہین۔ آپکے عطر
کی بھلا اس عطر کے سامنے کیا حقیقت ہی۔ مگر کیا معلوم
کیا سبب ہی کہ آپ لوگ عموماً اس عطر سے نفرت کرتے ہین
ف۔ اور کھٹمل کا بو آتی ہی سر گھومنے لگتا ہی۔ بڑی بُری
چیز ہی بالکل خراب۔ چکنائی ہوتی ہی۔
ب۔ جی ہان کھٹمل سے بھی بُری بو آتی ہی۔
ف۔ بابو ہمنے چنبیلی اور حنا اور برگ حنا اور موتیے کا
عطر سونگھا کوئی عطر باقی نہین رہا مگر سب بدبودار کسی مین
اچھا بو نہین آیا۔
ب۔ آپ اپنی قوت شامہ کا علاج کرین۔
ف۔ (دل) ہم نہین جانتے کہ عطر کا قصور ہی یا ہماری
قوت شامہ کا قصور ہی۔
ب۔ نہین عطر ہی کا قصور ہی۔ افسوس ہی کہ آپ
لوگون کی قوت شامہ ہم لوگون کی قوت شامہ سے بالکل
مختلف ہی۔ ہم جب کبھی اپنے یہان کا عطر سونگھتے ہین
تو جی خوش ہو جاتا ہی اور طبیعت بشاش ہو جاتی ہی۔
ف۔ بابو صاحب ہمکو اگر کوئی لاکھ روپیہ بھی دے تو
بھی ہم نہین سونگھ سکتے۔
ب۔ (دل مین ہنسکر) بھولے سے بھی نہ سونگھیے گا
بدبودار چیز ہی۔
ف۔ آپ نے کبھی پنیر کا استعمال کیا ہی کس قدر
عمدہ اور خوشبودار شی ہی۔
ب۔ اجی ہی۔ اُس سے بڑھکر بدبو کی چیز کوئی نہین ہم
ہوٹلون مین برسون سے کھاتے آئے ہین۔ مگر پنیر سی بھی
بدبودار شی کبھی نہین دیکھی۔
ف۔ پنیر اور بدبودار شی۔ بس انتہا ہی۔ آپکے حقے کی
خوشبو کتنی اچھی ہوتی ہی۔
ب۔ ہان!!!۔ اب آپ کو حقے پر بھی اعتراض
ہی آپکے چرٹ مین خوشبو آتی ہی۔ اور ہمارا حقہ بدبودار
چیز ہی آپ نے یہان کا تمباکو سونگھا ہی نہین بڑے بڑے
علما کی راے ہے کہ تمباکو فی نفسہ سنکھیا ہے
مگر استعمال کے سبب سے نہین معلوم ہوتا اور
چرٹ کو حقے پر ترجیح ہی۔
ف۔ ہم اس گفتگو کو ہرگز نہین سمجھ سکتے نہین معلوم
آپ یہ کونسی تقریر کرتے ہین۔

بابو صاحب نے کہا افسوس ہو کہ آپکو کسی تربیت یافتہ ہندوستانی کی صحبت نہین ہوئی ورنہ آپ ہم لوگون کو اسقدر ذلیل وخوار ہرگز ہرگز نہ سمجھتے ۔ آپکے نزدیک تو نزدیک تو کوئی ہندی اعتبار کے قابل نہین ہو مگر یہ آپکی غلطی ہو ۔ ہندوستانیون مین ایسے آدمی بھی بہت پائیے گا جو انگریزی داب وآداب سے بخوبی واقف ہین

فریزر صاحب مسکرائے اور مُنھ بناکر بولے ۔ ول ہمسے اور نواب محمد عسکری سے بہت دن کی ملاقات ہو اور ہم اُس کو بہت اچھا سمجھتے تھے ۔ مگر اب ہمنے اپنی راے بدل دی ۔ ہندوستانی اپنے وعدے کو کوئی چیز نہین سمجھتے ہم سے وعدہ کیا کہ ہم ساتھ چلینگے اور اطلاع کیا کہ ہمارے دوست ہی کی کوٹھی مین ٹکنا ہمنے دگیارہ بجے دریافت کیا کہ آپ کسوقت جائینگے ۔ آپ ہمارے یہان آئینگے یا ہم آپ سے ملین یا ریل کے اسٹیشن پر ملاقات ہوگی ۔ کہلا بھیجا کہ راستہ اسی طرف سے ہو آپ آیئے تو ہم اور آپ دونون ساتھ چلین ہم عین وقت پر گئے بلکہ وقت سے آدہ گھنٹہ پہلے کیونکہ ہم خوب جانتے تھے کہ ہندوستانی آدمی کا ساتھ ہو ۔ وہان لوگون نے کہا کہ نواب صاحب نے آج کھانا دیر مین کھایا اس سبب سے طبیعت ذرا سُست ہوگئی ہو حکم ہو کہ ہمکو ہرگز ہرگز نہ جگاؤ ۔ ہم آگ بھبھوکا ہو گئے اور اُنکے آدمیون نے آن کے ہمکو گھیر لیا ۔ اسوقت ہمارے مزاج مین بڑا غصہ تھا مگر ہمنے بڑا ضبط کیا ۔ نہین تو ہم دو چار کو مار بیٹھتے ہمنے کہا وہ تو آج جانیوالے تھے ۔ اُنکا قصد تو نینی تال جانیکا تھا کہا حضور سامان تو سب تیار ہو مگر سرکار کی طبیعت بے لطف ہو ہمنے پوچھا کیا بیماری ہو ہیضہ ہوا ہو ۔ کہا کھانا دیر کرکے کھایا تھا اس سبب سے بیمار ہو گئے

مگر یہ سب واہیات بات ہو فقط ہندوستانی پن ہو بالکل ہندوستانی پن ۔ صاحب آپ لوگ لاکھ پڑھ لکھ جائین پھر ہندوستانی ہین ۔ آپ ابھی وہ طرز معاشرت سیکھے ہی نہین جو انسان کو سیکھنا چاہیے —

ب ۔ ہم لوگ آپکے نزدیک مثل جانورون کے ہین ۔

مگر ! ۔ افسوس ہزار افسوس ۔

ف ۔ آپ لوگون نے ۔ آپ لوگون سے میرا مطلب صرف بنگالیون سے ہو ۔ آپ لوگون نے بیشک بڑی ترقی کی ہو ۔ واقعی آپ لوگ بہت اچھی اچھی اسپیچین دیتے ہین ۔ مگر خط لکھنا نہین جانتے اسمین بالکل کورے ۔

ب — وجہ یہ کہ انگریزی غیر زبان ہو ۔

ف ۔ آپکا زعم خط مین ذرا بھی نہین چل سکتا ۔

ب ۔ عرض کیا نہ کہ غیر زبان ہو ۔ اہل زبان اور ہم مین ضرور فرق ہوگا ۔ آپ اُردو کیسی بولتے ہین اکثر ایسے ملے ہین جو برسون سے اس ملک مین رہتے ہین اور اس ملک کی زبان نہین بول سکتے ۔

ف ۔ ہم سچ کہتے ہین کہ آپ لوگون کا طرز معاشرت بہت ہی خراب ہو ۔

ب ۔ مگر یہ یقین جانیے کہ تربیت یافتہ ہندوستانی اس سے بالکل بری ہین ۔

ف ۔ تربیت یافتہ اور غیر تربیت یافتہ دونون یکسان ہین میز ہو تو کرسی نہین اور کرسی ہو تو میز نہین اور مکان ایسا کہ شاید ہم اپنا باورچی خانہ بھی نہ بنائین ۔ کرایہ تو آپ لوگ کبھی پانچ چھ روپیہ سے زیادہ نہ دینگے آپ غور کرین ہم شاید نو سو اسی روپیہ سب ملاکر پاتے ہین اور ایک سو روپیہ کی کوٹھی مین رہتے ہین مطلب یہ کہ ہم جس کوٹھی مین رہتے ہین اسکا کرایہ سو روپیہ

ہی بھلا کبھی ہندوستانی جس کی آمدنی آٹھ نو سو روپیہ ہو سو روپے کے کرایے کی کوٹھی مین رہیگا۔

ب۔ ہرگز نہ رہیگا سو کیا پچاس بھی نہ دیگا۔ مگر تربیت یافتہ ہندوستانی اگر جج ہوجائے یا اسسٹنٹ کمشنر تو ضرور عمدہ سے عمدہ کوٹھی مین رہیگا۔ ہم لوگ بھی اب آدمی بنتے جاتے ہین آپ کیا فرماتے ہین۔

ف۔ صاحب انگریزی لباس سے آدمی نہین بن سکتا ہی انگریزی کپڑے پہن لیے تو وہ بات کہان۔

ب۔ مین تو خود تسلیم کرتا ہون۔ مجھے کب انکار ہی۔

ف۔ پھر بھلا آپ لوگ اپنے ملک کا انتظام اپنے آپ کیا کر سکتے ہین اور اسی پر لڑتے ہو کہ ہم لوکل سلف گورنمنٹ ہون اور ہم میونسپل کا انتظام اپنے آپ کرین کچھ نہین کر سکتے۔

میرے ویرانے مین بھی ہوجائے دم بھر چاندنی

دوسرے روز نواب فخر رکاب محمد عسکری صاحب بہادر صولت جنگ اور اُنکے رفقا و مصاحبین چانڈو کے شغل سے فارغ ہوکر خوش گپیان اڑا رہے تھے کہ نواب چھٹن صاحب اور رونق جنگ اور آغا محمد اطہر آگئے اور نواب صاحب سے کہا کہ منشی مہراج بلی کو بلوا لیجیے۔ اتفاق سے منشی مہراج بلی بھی اگلے پہر لدے ہوے تشریف لائے آغا محمد اطہر نے انکو اِکے پر دیکھا تو ہنسکر کہا (لدا ہی) اس فقرے پر رونق جنگ اور نواب محمد عسکری نے جھانک کر دیکھا تو منشی مہراج بلی سے علیک سلیک ہوئی۔ آپ کوٹھے پر جہان نواب صاحب بیٹھے تھے تشریف لائے اور اِکے والے سے ڈیڑھ آنہ اِکے والے کے لیے طلب کیا داروغہ نے فوراً ڈیڑھ آنہ دے دیا۔

منشی مہراج بلی نے بیٹھتے ہی قہقہہ لگایا اور کہا یار تم لوگ خواہ مخواہ ہمکو دق کرتے ہو۔ بھائی ہمنے آخر تمھارا کیا بگاڑا ہی ارے یار مین لڑکپن سے تیرا دوست ہون۔ نواب مگر واللہ تو مجھے ذلیل کرتا ہی۔ محمد عسکری نہین سمجھے کہ انکا مطلب کیا ہی پوچھا آخر آپ فرماتے کیا ہین مجھ سے کون سی خطا سرزد ہوئی کہا یار اب اُڑو نہ بہت۔ یہ کیا حرکت تھی آپکی ایک دفعہ تو ہمپر چپت پڑوائی۔ خیر اسمین تو کچھ ہرج نہین ہی دوسری دفعہ اُس شیدی سے مڈھ بھیڑ ہوئی۔ ابکی آپنے ایک اور گل کھلایا محمد عسکری واقعی نہین سمجھے کہ اس شخص کا کیا مطلب ہی۔ کہا بھائی کے سر کی قسم (سر پر ہاتھ رکھکر) واللہ جو مین ذرا بھی سمجھا ہون کہ تم کہتے کیا ہو۔ کس مردود کو معلوم ہو کہ نازو نے آپکو چپت لگائی تھی یا شیدی کے پاس آپ آرام کرنے گئے تھے اگر آپ کو میری بات کا یقین نہین آتا تو مجبوری ہی۔ بس اب مین اور زیادہ نہ کہونگا

مہراج بلی نواب صاحب کی خوشامد کرنے لگے۔ یار مجھے اب یقین آگیا مگر یہ کل کسکی شرارت تھی مین آپ سے صاف صاف عرض کر دونگا میرے پاس ایک عورت آئی اُسنے کہا آپ مجھے جانتے ہین مین نے کہا ہان جانتا ہون کیون؟ کہا حضور میرے گھر تک چلے چلین۔ مین نازو کو بلا لاؤنگی اور اُس سے کہونگی کہ ایک بیگم کو چل کے چوڑیان پہنا دے مگر وہ اسقدر پردہ نشین ہین کہ عورتون تک کو بے جانے بوجھے اندر نہین جانے دیتین مین بھی راضی ہوگیا اور اُسکے گھر گیا۔ وہان ایک کوٹھری مین بیٹھا تو چوڑی والی آئی اور مجھ سے اُس عورت نے کہا لیجیے لیجیے آپکی نازو آگئین (آپکی نازو) اس فقرے نے وہ مزا دیا کہ

	دل مین مُاند و من دانم و داند دل مین	

پھڑک گیا۔ ہاے آپ کی نازو۔

نواب - ہاے ریشہ خطمی ہوگئے مہراج بلی -
آغا - یہ کیا گفتگو ہو رہی ہی نواب صاحب -
مہراج - دیکھو نواب یار کسی سے ذکر نکرنا بھائی جان -
نواب - آپ پاگل ہین مین کچھ بیوقوف ہون -
مہراج - بس بھائی صاحب مجھے ایک کوٹھری مین بٹھایا اور کہا بیگم صاحب کے واسطے چوڑیان نکالو اور مجھ سے کہا حضور ہاتھ نکالیے -

نازو بولی حضور مین تو عورت ہون مجھ سے آپ کیون پردہ کرتی ہین مگر اُس عورت نے اشارہ کیا کہ ہرگز ہرگز باہر نہ جانا خبردار اب مین کیونکر باہر جا سکون - مین دروازے کے پاس جا کر بیٹھا اور ہاتھ باہر نکال دیا نازو جان نے چوڑیان نکالکر پہنا مین مین نے ایک روپیہ اُس عورت کو دیا اور آہستہ سے کہا کہ کوئی تدبیر ایسی کرو کہ ہم اور نازو پاس بیٹھین ورنہین بولین اُسنے کہا جب سیٹی کی آواز آئے تو آپ باہر نکل آئیے گا تھوڑی دیر مین کسی نے سیٹی بجائی اور بندہ فوراً باہر آیا تو کیا دیکھتا ہون کہ ایک بوڑھی عورت آصف الدولہ کے وقت کی چوڑیون کا ٹوکرہ لیئے بیٹھی ہے - ارے لاحول ولا قوۃ !!! اور اُس پر طرہ یہ کہ کانی - پوچھا کہ تم ہی نے چوڑیان پنہائی تھین اُس نے پوپلے منھ سے کہا جی ہان ابھی دام بھی نہین ملے اور اُس عورت کا کہین پتہ نہین گھر بھر مین کہین نہین مین نے جوتا پہنا اور چلا - چلا کیا معنی بھاگا -

نواب - بھئی واللہ جو مجھے اس امر کا ذرا بھی علم ہو - یہ آخر کون شخص آپ کے پیچھے پڑا ہی -
آغا - ارے یار اب یہ بحث ختم بھی ہوگی یا نہین -
نواب - ابھی آئے - ذرا تخلیے مین ان سے باتین ہولین -

مہراج - ابھی سُنیے تو اس سے بڑھ کر دل لگی ہوئی دیکیا! وہ یہ کہ ہم بگٹٹ بھاگے تو بوکھلاتے ہوے گلی سے نکلکر جب بازار یعنی سڑک پر پہونچے تو داروغہ سرپٹ ملے - اخاہ منشی مہراج بلی صاحب ہین - مزاج اقدس - اَیَن! ارے میان یہ کیا بات ہی -
مہراج - بات کیسی - کیا بات کیا - مین سمجھا نہین -
داروغہ - آپ اسوقت اپنے ہوش مین ہین بھی واہ -
مہراج - یہ کیون - کیا بیہوشی کی کیا بات ہی -
داروغہ - تم بالکل مسخ ہوگئے - ماللہ مسخ ہوگئے - بڑے افسوس کی بات ہی -
مہراج - آخر یہ کاہے سے کچھ کہو گے بھی -
داروغہ - بس اب کیا کہین - بڑے رنج کا مقام ہی تمکو آخر یہ ہو کیا گیا ہی -
مہراج - ارے بھئی کیا ہوا کیا - رنج کاہے کا ہی -
داروغہ - ارے کمبخت تجھ کو یہ ہو کیا گیا ہی - یہ آپ کے ہاتھون مین کیا ہی -
مہراج - ہاتھون مین - ارے! لاحول ولا قوۃ -

مہراج بلی نے اپنی یہ سرگذشت اپنے آپ بیان کی کہ چوڑیان پہنکر مکان کے باہر نکل آئے - یہ ہوش نہین کہ چوڑیان ہاتھ مین پہنے ہوے ہین -

نواب صاحب کو اسقدر ہنسی آئی کہ لوٹنے لگے - آغا محمد اطہر اور رونق جنگ اور کل حاضرین جلسہ سے کہدیا اور سب کی لوٹن کبوتر کی سی حالت ہوگئی مگر یہ کسی کو نہین معلوم تھا کہ یہ کن حضرات کی کارستانی تھی - مہراج بلی نے کہا بھئی مین واللہ یہ سمجھے ہوے تھا کہ نازو ہی ہی اور مین اسقدر خوش تھا کہ بیان سے باہر - مگر باہر آتا ہون تو بوڑھی کھپٹ عورت اور یہ سنیچری

طرہ ہوا کہ وہی چوڑیاں پہنے ہوئے باہر نکل آیا۔ اب سنیے کہ مین دارو غہ پرمیٹ سے باتین کر رہا تھا کہ پیشکار صاحب اور مولوی محمد نور صاحب اور لالہ گور سہائے اور دو وکیل نام لیجیے اُنکا۔ خیر۔ یہ گاڑی پر سوار اُدھر سے جاتے تھے اُنھون نے گاڑی روک لی اور اُترے اور کہا اَین! یہ رنگ بدلا اب آپ سکھی بنے ہین۔ میان یہ چوڑیان کیسی۔ کیا معاملہ کیا ہے۔

پیشکار ۔ بھئی کمال کیا واللہ۔ ع

ہے حکم شہنشہ کوئی تلوار نہ باندھے
سب اوڑھنی اوڑھین کوئی دستار نہ باندھے

مولوی ۔ واللہ اس شخص کو خبط ہو گیا ہے۔ خدا کی قسم

لالہ ۔ اب اس سے بڑھکر خبط اور کیا ہو گا۔ آپ ملاحظہ تو فرمائین۔ لاحول ولا قوۃ۔

مولوی ۔ ارے آخر یہ کیا جنون ہے۔ چوڑیان پہنے ہوئے بازار مین کھڑے ہو یہ تمکو ہو کیا گیا ہے۔

پیشکار ۔ میری سمجھ مین نہین آتا ہے کہ یہ معاملہ کیا ہے۔

اتنے مین ایک چوبدار نے آنکر عرض کیا کہ خداوند پار سے ایک منشی جی تشریف لائے ہین گاڑی پر سوار ہین۔

نواب صاحب نے ممن سے کہا جاکے لاؤ۔ ممن کے ساتھ منشی فیض صاحب تشریف لائے شاعر غرا سخنور یگانہ نواب صاحب نے بڑے تپاک سے استقبال کیا اور کہا آئیے منشی صاحب حضرت یہ آپ کہان غائب ہو جایا کرتے ہین کوئی ایک صدی کے بعد آج دیدار نصیب ہوے۔ کہا حضرت مجھ سے اور آپ سے نیکالسن کے نیلام مین ملاقات ہوئی تھی اسکو کوئی ڈھائی مہینے ہوئے۔ ۱۵ تاریخ کو میرے ہان مشاعرہ ہونیوالا ہے اور طرح کا مصرعہ یہ ہے۔ ع

میرے ویرانے مین بھی ہو جائے دم بھر چاندنی

اختر نے کہا حضور یہ خواجہ صاحب کا شعر ہے۔ ہائے آتش وائے آتش۔ خواجہ صاحب خدائے سخن تھے پیغمبر سخن نہین۔ خدائے سخن۔ یہ اُنھین کا شعر ہے۔ ع

بھولکر اے چاند کے ٹکڑے ادھر آجا کبھی
میرے ویرانے مین بھی ہو جائے دم بھر چاندنی

نواب ۔ اہاہاہا۔ نور کے مصرعے ہین سبحان اللہ۔

اختر ۔ حضور کوئی کہہ تو دے بھلا کیا مجال۔

مسخرہ ۔ حضور آپ لوگ نام کی قدر کرتے ہین کلام کی قدر نہین کرتے۔ سن لیا کہ خواجہ صاحب کا شعر ہے بس تعریف کے پل باندھ دیے۔

ممن ۔ ہان تو کیا آپ کو خواجہ صاحب کے خدائے سخن ہونے مین شک ہے۔ آپ پاگل ہین۔

مسخرہ ۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ کے والد بھی شاعر تھے اور جان صاحب تخلص کرتے تھے۔

ممن ۔ چُپ۔ تمھارے والد ہونگے نامعقول۔

نواب ۔ (ہنسکر) اخاہ تو آپ بڑے شخص کے لڑکے ہین۔

ممن ۔ حضور یہ مسخرے ہین گالیان بکتا ہے نالائق بس اور کیا کہون۔ بیہودہ ہے۔

مسخرہ ۔ حضور ایک مطلع غلام نے بھی عرض کیا ہے بڑے معرکہ کا مطلع ہے۔

نواب ۔ فرمائیے فرمائیے مگر آتش کے مطلع سے کم نہو۔

مسخرہ ۔ حضور بس اب نہ پڑھونگا۔ آتش اور میر مقابلہ کہنے لگے۔

حباب آسا مین دم بھرتا ہون تیری آشنائی کا
نہایت غم ہے اس قطرے کو دریا کی جدائی کا

اختر ۔ بارک اللہ دوسرا شعر ہوا ہی نہین ایسا ۔
مسخرہ ۔ ہان اپنی اپنی راے ہی ورنہ اس شعر مین غلطی ہی
رونق ۔ بھئی وہ اپنا مطلع تو سناؤ اِس جھگڑے سے کیا فائدہ ہی بھلا ۔
مسخرہ ۔ حضور ذرا غور سے سُنیے گا سب صاحب میری طرف متوجہ ہون ۔ خواجہ صاحب نے فرمایا ہی ۔ ؎

بھول کر اے چاند کے ٹکڑے ادھر آجا کبھی
میرے ویرانے مین بھی ہو جائے دم بھر چاندنی

اور غلام نے عرض کیا ہی ۔ ؎

یہ عجب اندھیر ہی جیتی ہے مر کر چاندنی
ہی کوئی سب جج کوئی ڈپٹی کلکٹر چاندنی

کل حاضرین دربار لوٹنے لگے محفل اُلٹ گئی ۔ پورے ایک گھنٹہ تک قہقہہ رہا ۔ ڈپٹی کلکٹر چاندنی ۔ کیا قافیہ چمکا ہی ۔ خواجہ صاحب ڈپٹی کلکٹر کا لفظ کہان سے لاتے انکے وقت مین ڈپٹی کلکٹر تھے کہان اور (جیتی ہے مر کر چاندنی) اس تلاش کو تو ملاحظہ فرمایئے ۔ یعنی ایک رات چاندنی ہی کل اندھیری رات ہی تو چاندنی مر گئی اور مر کے پھر زندہ ۔ مسخرے نے کہا خداوند انصاف شرط ہی سب جج اور ڈپٹی کلکٹر دونون ایک ہی مصرعے مین آ گئے ۔
اختر ۔ اور حضور ردیف اور قافیے مین کسقدر مناسبت ہی ذرا یہ تو ملاحظہ فرمایئے ۔ ؎

ہی کوئی سب جج کوئی ڈپٹی کلکٹر چاندنی

کوئی سب جج ہی اور کوئی ڈپٹی کلکٹر اسکے بعد چاندنی کا لفظ خیر سے کسقدر موزون ہی ۔
مسخرہ ۔ بس قابلیت عالم بالا معلوم شد ۔ میان وہ شعر کیا جسمین ردیف اور قافیے مین لگاؤ ہو ۔ نہین بالکل الگ کوئی بحث ہی نہین اور شعر سنیے گا ۔
اختر ۔ فرمایئے فرمایئے ۔
مسخرہ ۔ سنیے کہتے ہین ۔

چھپ جائے دن مین گر ہو سامنے اُس کے
رات کو آئی تو کیا آئی نکھر کر چاندنی

اختر ۔ بھئی اس شعر نے تو واللہ لطف دیا گو کچھ ترمیم کی ضرورت ہی ۔ مگر ۔
راوی ۔ مگر کے بعد کچھ کہنے کو تھے کہ مسخرہ بگڑ گیا اور کہا اگر دنیا مین کوئی اس شعر کا جواب دے سکے تو ٹانگ کی راہ نکلجاؤن ۔ دل لگی ہی اس کوچے مین کوئی قدم دھر سکتا ہی دن کو چاندنی نہین ہو سکتی ہی یہ ظاہر ہی ۔ اچھا اور مہر یعنی آفتاب یعنی یہی (ہاتھ کے اشارے سے) آفتاب دن ہی کو نکلتا ہی اچھا چاندنی اگر رات کو نکھر کر آئی تو کیا ۔ قاعدہ ہی کہ صورت اور حسن کا اصلی حال دن کو معلوم ہوتا ہی ۔ چاندنی کو خوب معلوم ہی کہ دن کو اس مہر یعنی معشوق کا مقابلہ نہین کر سکتی لہذا رات کو آتی ہی ۔ اور چاندنی کا نکھرنا خاص محاورہ ہی ۔ خداوند عرض کیا ہی ۔ ؎

اُس پری کو کیا غرض ہی اُبٹن اور صابون سے
بھونڈی صورت ہی جبھی ملتی ہی پوڈر چاندنی

Powder

ممن ۔ یہ پوڈر کیا شی ہی ۔ یہ نیا لغت ہی کوئی ۔
نواب ۔ پوڈر میمین لگاتی ہین مشہور لفظ ہی ۔
ممن ۔ او ۔ ہم سمجھے تو خداوند پوڈر لگانا محاورہ ہی ۔ پوڈر ملنا محاورہ نہین ہی ۔
مسخرہ ۔ (بہت بگڑ کر) آپ کی ایسی تیسی محاورہ ہی ۔ تو کیا جانے محاورہ ۔ تو جا صدیا زار

ہین - انڈے بیچ - حضور غلام نے ایک شعر عرض کیا ہے (انڈے کے بھیتر چاندنی) کہ بہت مشکل ہے -

نواب - اَیں! کہاں - انڈے کے بھیتر چاندنی؟ -

مسخرہ - جی حضور کوئی کہے تو خون تھو کنے لگے -

رونق - انڈے کے بھیتر چاندنی - (ہنسکر) معقول -

مسخرہ - حضور سنیں تو - ابھی سے اعتراض جڑنے لگے ؏

ساتھ زردی کے سفیدی بھی ہے ہمین جلوہ گر
یا خدا کیونکر گھسی انڈے کے بھیتر چاندنی

آدھ گھنٹہ تک پھر قہقہہ رہا - بھئی یہ کمال کیا ہے - انڈے کے بھیتر چاندنی - بڑی اُپج کی سے لینے لگے اور ثبوت کیسا اچھا ہے -

نواب - بھئی کہاں جا کے چاندنی کو گھسا دیا -

ممن - انڈے کے بھیتر چاندنی - واہ استاد واہ -

رونق - واللہ نمبر اول کا مسخرہ ہے فرسٹ کلاس -

مسخرہ - غلام تو ننگ خاندان پیدا ہوا ہے چچا صاحب جس مشاعرے مین گئے اُلٹا دیا - محفل کی محفل اُلٹ گئی لوگ اسقدر ہنسے کہ دو دو دن تک پیٹ مین درد رہا اور ایک شاعر کے پیٹ مین حمل رہ گیا -

اسپر اور بھی زور سے قہقہہ پڑا اور نواب صاحب ہنستے ہنستے اُٹھ کھڑے ہوئے مسخرے نے کہا حضور عرض کیا ہے ؏

وہ پری خواجہ ہے اور یہ ہے غلامانِ غلام
اُسکے گھر کی ہے کنیزک اور قنبر چاندنی

اور خداوند ایک شعر اور عرض کرونگا - دیوان آتش اور کلیات مرزا نوشہ اسپر نثار کر دیجیے - ؏

اوس مین سوتا نہین ہرگز ہوں وہ عالی دماغ
میری تربت پر بنی رہتی ہے چھپر چاندنی

اِس چھپر کے لفظ نے پھڑکا دیا - عالی دماغ کا ثبوت کتنا اچھا ہے - چاندنی بلندی سے آتی ہے نا - پھر اب عالی دماغ کا اور کیا ثبوت ہوگا -

مسخرہ - ہائے کیا شعر عرض کیا ہے - نہ کہیگا خداوند ؏

چودھوین کا چاند بھی ہے ماند کیا صورت ہے واہ
اُسکے مکھڑے کے مقابل ہے و لدر چاندنی

اور حضور ملاحظہ فرمایئے گا ؏

ایک بھی چلنے نہین پائی کیے لاکھوں جتن
گو ہزاروں سال سے آتی ہے گھنکر چاندنی

ممن - یہ گھنکر کیا معنی یہ کون لغت ہے -

اختر - ہاں ہاں لفظ صحیح ہے - بن گہنا چاند مشہور ہے ؏

نکھرے دن جس طرح کہ گہنا ہے انور چھوٹے

ممن - اخاہ [illegible]ن سے چھٹنے سے مراد ہے -

اختر - میاں ممن کا نام بھی فہرست مین داخل کر لیجیے حمقا کی فہرست مین انکو بھی شامل کر لیجیے -

رونق - شامل! پہلا نمبر انکا ہونا چاہیے -

نواب - جی ہاں - آپ شاعرانہ اعتراض کرتے ہین -

داروغہ - حضور کوئی فارسی شعر نہین فرمایا انھوں نے

مسخرہ - دو ہزار کہوں دو ہزار اور جھپکیوں مین لے لیجیے گا - ؏

ساقیا ابر ست و برقے جلوہ گر شد واہ واہ
جام آور جام آور جام - دختر چاندنی

اِس تکرار نے اِس شعر مین جان ڈال دی جام آور جام آور جام - یہ بیتابی سلاشراب - جام - یکمینی -

داروغہ - واہ وا - خاص ایرانی محاورہ ہے -

نواب - جی ہاں قاآنی کے ہاں بھی آیا ہے -

اختر — یہ دری زبان کا لفظ ہی خداوند (مسکرا کر)
مسخرہ — دری نہین پہلوی کہو چلئے وہان سے دری
زبان ہی تمھاری دم مین نمدا — باندھ دیا کہ نہین —
ممن — بھئی یہ دری کے لیے نمدا اچھا لائے —
رونق — اور دختر کا لفظ کس ستم کا ہی اور بالکل بے تکا
شعر کے الفاظ سے کوئی سروکار ہی نہین —
ممن — الفاظ بھی موزونیت مین بے مثل ہین — مگر
کسقدر جلد فرماتے ہین اِس صنعت مہملہ مین تو انکا جواب
نہین ہی حضور —
مسخرہ — جواب کیا مین اپنے وقت کا کمندے ہوا ہون
نواب — یہ کیا خوب — آپ اپنے وقت کے کمندے
ہوا ہین بلکہ اُنسے بھی بڑھ کے
مہراج — کون ؟ کمندے ہوا کوئی آدمی تھے —
مسخرہ — اور سنیے گا — اور [illegible] یہ کہ مین فارسی
بولتا ہون جس شخص کو خواجہ کمندے ہوا کا نام نہین
معلوم وہ شعر کیا سمجھیگا خاک —
مہراج — خواجہ کمندے ہوا — !!! کیا کوئی شاعر تھے
نواب — کوئی کی ایک ہی کہی — ارے میان بڑے
نامی شاعر تھے — دیوان کمندے ہوا چھپ گیا ہی —
منشی نولکشور صاحب کے مطبع سے منگوا لیجیے جناب
مہراج بلی گول آدمی تو تھے ہی سوچا کہ یہ دیوان
ضرور منگوایا چاہیے —
قلم دوات کاغذ منگوا کر مطبع کے نام خط لکھا
جناب مخدومی بندہ سلامت باشند — دعائے خیر
ست اور باد از راہ مہربانی قدیم دیوان خواجہ
کمندے ہوا بقیمت ہر انچہ کہ صحیح صحیح باشد از خادم
گرفتہ نمودہ آید — اور دیوان محتشم الیہ زرد و زرد
بفرستند شود — زیادہ چہ برطراز دو چہ قلمبند نمودہ آید فقط
راقمہ — منشی مہراج بلی متوطن کچوری والے کی دوکان کے
پاس — اندرون جوہری ٹولہ عفی عنہ — فقط —
اہو ہو ہو — کیا فارسی لکھی ہی — خط کیا لکھا کہ شیخ سعدی
کی روح کو شرما دیا — گلستان بوستان دونون گرد — اول تو
مخدومی کے بعد لفظ (بندہ) کسقدر با محاورہ ہی — اور سلامت
کے بعد باشند کی اشد ضرورت تھی اور دعا کے بعد ہمزہ اور
یے ایجاد بندہ ہی مگر ان سب سے یہ فقرہ بڑھ گیا خیر (ست
اور باد) (اور) کا لفظ بھی فارسی ہی یہ سب صاحب یاد
رکھین — اور دیوان کے لیے لفظ محتشم الیہ نے کیا جوبن دیا
ہی اور زرد و زرد تاکیداً لکھا گیا ہی یعنی بہت ہی جلد بفرستند
کے بعد شود خاص محاورۂ شیرازی ہی — متوطن کچوری والے
کی دوکان کے پاس) اے سبحان اللہ عرب اور عجم دونون
کو اسکے صدقے کر دے یہ کچوری والے کی دُکان بھی رشک شیراز
ہی جہان ایسے ایسے بلغائون رہتے ہین —
غرضکہ خط کا خط مرصع ہی — خط کیا زعفران زار ہی —
ہم تو منشی مہراج بلی کے انکسار کے قائل ہین کہ مرد ہو کر
اپنے کو عورت ہی سمجھتے ہین — جب لکھینگے راقمہ — راقم نہین
راقمہ — اور اپنے آپ میان مٹھو بنتے ہین مہراج بلی کے ساتھ
منشی ضرور لکھینگے — خالی مہراج بلی کیا معنی — مہراج بلی
کون بھکوا ہی — نہین منشی مہراج بلی واللہ حضرت کا بھی
عجیب دم ہی —
نواب — یہ کیا لکھ رہے ہو بھئی — نازو کے نام خط —
مہراج — خدا کرے وہ دن بھی آئے از ین چہ بہتر — اور
اگر خدا نے چاہا تو بہت جلد وہ دن آیا ہی چاہتا ہی — یا و حل
یہ خط مہراج بلی نے نواب صاحب کے آدمی کو دیا اور چپکے سے
کہا منشی نولکشور صاحب کے مطبع جاؤ اور یہ دو روپے دو جو کتاب تمہے

دوام ہون وہ دو اور کتاب لے آؤ۔ ہمنے کتاب کا نام لکھدیا
ہی خدمتگار نے ایک سپاہی کو خط دیا۔
ادھر مسخرے نے اپنے چچا کی تعریف کرنی شروع کردی
کہ جناب چچا صاحب فن شعر گوئی مین بے بدل تھے اور جس
مشاعرے مین گئے وہان محفل کو اُلٹا دیا۔
ایک مرتبہ راے دلارام کی بارہ دری مین مشاعرہ
ہوا تھا اور بڑے معرکے کا مشاعرہ تھا تمام شہر کے نامی نامی
اساتذہ موجود تھے۔ اور طرح تھی۔ توڑا سانپ کا۔ اور
جوڑا سانپ کا۔ حضور سنگ لاخ ہی واللہ۔ کوئی کہے تو
بھلا۔ خواجہ صاحب کا دھوم دھامی شعر مجھے یاد ہی۔
فرماتے ہین۔ ؎

دونون زلفین تمُ انکی ہلتی ہین مرے نالون پہ آج
وجد کرتا ہی صدائے نے پہ جوڑا سانپ کا

مصرعہ اولی اچھی طرح نہین یاد ہی۔ مگر کیا کہا ہی لیکن
جناب چچا صاحب کا اس سے بدرجہا بڑھا ہوا ہی فرماتے ہین ؎

زلف کو اسکی بنایا ہمنے کوڑا سانپ کا
ہی سپستان فارسی ہندی لسوڑا سانپ کا

نواب۔ کیا خوب ردیف اور قافیے مین کسقدر
مناسبت ہی واہ ہی سپستان فارسی ہندی لسوڑا
اسکے بعد سانپ کا۔
ممن۔ وہ انکے بھی چچا تھے۔ حضور کیا لطیفہ ہوا ہی۔
رونق۔ بھئی خوب کہا ہی واللہ اور بے ساختہ۔
اختر۔ وہ انکے بھی چچا تھے خوب سوجھی۔
مسخرہ۔ خداوند بہشتی شاعر اور استاد اور بہتیل اُستاد
ایسا ویسا نہین ہون۔ جی دل لگی ہی مجھسے مقابلہ
کرنا کیا کھاکے کوئی مقابلہ کریگا۔ ع

ہی سپستان فارسی ہندی لسوڑا سانپ کا

خواجہ صاحب کا رنگ فق ہوگیا۔
اب سنئیے کہ نواب صاحب کا خدمتگار رقعہ لیکر مطبع پہنچا
وہان دفتر مین جو لوگون نے پڑھا تو قہقہہ لگایا۔ بھئی یہ
دیوان کمندے ہوا کہان چھپا ہی سب متحیر کہ دیوان کمندے ہوا
چہ معنی دار دار خالی کمندے ہوا بھی نہین خواجہ کمندے ہوا
ایک ظریف نے اسکا جواب لکھکر خدمتگار کو دیا۔ جب
خدمتگار نواب صاحب کی کوٹھی مین داخل ہوا تو منشی مہراج بلی
صاحب کو خط دینے ہی کو تھا کہ نواب محمد عسکری نے اس سے
خط چھین لیا اور پڑھا تو کھلکھلا کر ہنسے کہا۔ بھئی کچھ اور
بھی سنا منشی مہراج بلی صاحب نے دیوان خواجہ کمندے ہوا
منشی نولکشور صاحب کے مطبع سے منگوایا تھا اسپر یہ جواب
آیا ہی۔ جواب سننے کے قابل ہی لوگون نے قہقہہ لگایا
اور منشی مہراج بلی صاحب چھپے جواب خط سنئیے۔
مکرم خاکسار۔ تسلیم۔ دیوان خواجہ کمندے ہوا مطبع کریمائی
واقع رفو چکر نگر مین طبع ہوا ہی۔ وہان سے طلب فرمائیے۔
مسخرہ۔ بھئی واللہ کوئی ظریف آدمی معلوم ہوتے ہین
جی خوش ہوگیا اس وقت۔
نواب۔ مطبع کریمائی نے بھڑکا دیا اور محلے کا نام
بھی خوب لکھا ہی تو اب مطبع کریمائی کی تلاش کیجیے۔ اور
یہ رفو چکر نگر کہان پر ہی پہلے یہ دریافت کرنا چاہیے۔
ممن۔ حضور زفر و بازار کے بچھواڑے ہی۔
مسخرہ۔ ہان ہان جی۔ رفو چکر نگر ہی مین تو ہماری نال
گڑی ہی۔ اینجانب کی پیدایش وہین کی ہی۔
منشی مہراج بلی پہلے تو ان لوگون کے قہقہہ لگانے سے
سمجھے تھے کہ انکو دھوکا ہوا مگر اب انکو یقین ہوگیا
کہ نہین اسکی کچھ اصلیت ہی۔ رفو چکر نگر مین مطبع
کریمائی کوئی ضرور ہی اور زفر و بازار کا نام بھی انکو ن

نے یاد رکھا۔

مسخرہ۔ یہ بہت پُرانی کتاب ہی۔ مگر کیا دیوان ہی۔

مہراج۔ ہمنے تو آجتک نام بھی نہ سُنا تھا واللہ۔

مسخرہ۔ آپ نے ابھی سُنا ہی کیا ہی۔ ع

بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے

ابھی آپ کی عمر ہی کیا ہی۔ کئی آدمی دو کی بیر شدی دیوان کمندے ہوا پڑھکر تو بیر اُستاد ہو گیا۔ یہ بڑے مرتبہ کا آدمی تھا شعرا کان پکڑتے ہین اسکا نام سُشکر۔

منشی مہراج بلی صاحب اپنے دل مین سوچے کہ ان لوگون سے کہنا تو بیکار ہی۔ مگر رفوچکر نگر کا پتا لگا کر مطبع کریمائی سے خواجہ کمندے ہوا کا دیوان ضرور لینا چاہیے نواب صاحب سے رخصت ہو کر کاب گنج پہونچے اور وہان دُکانداروں سے پوچھنے لگے کہ رفوچکر نگر کہان ہی۔ ان سب کو ایک دل لگی ہاتھ آئی۔ بوڑھے اور ستین اور سیدھے سادے دُکانداروں نے تو کہا ہمکو نہین معلوم مگر الٹے طبع دُکانداران کو گول آدمی سمجھکر دل لگی کرنے لگے۔ رفوچکر نگر تو گھسیاری منڈی کے پاس ہی نہین نہین ہمسے پوچھیے گھسیاری منڈی کے پاس نہین ہی نوبستے کے پُل کے پاس ہی۔ منشی مہراج بلی نے یہان سے نوبستے کی راہ لی اور دل مین سوچتے جاتے تھے کہ اب چلکے نواب صاحب کے سامنے دیوان خواجہ کمندے ہوا کے اشعار پڑھونگا تو سبکے سب جھیپ جائینگے۔ نوبستہ ایک مشہور محلہ ہی۔ ع

پل نوبستہ بزیر قدم پاک رسول

کسی نے نوبستہ کے پل کی اچھی تاریخ کہی ہی

حضرات ناظرین اس مصرعے کا لطف صرف اہل لکھنؤ ہی کو حاصل ہوتا لہذا یہ عرض کرنا لازم آیا کہ نوبستہ لکھنؤ کے ایک محلے کا نام ہی جو اشرف آباد کے پاس ہی۔ اس محلے مین ایک پُل بنایا گیا تھا اور پل کے قریب قدم رسول ہین ایک شاعر نے اُسکی تاریخ کہی ہی۔ ع

پل نوبستہ بزیر قدم پاک رسول

غالباً یہ تاریخ اُسی شاعر کی ہی جسنے میان مٹھو نامے ایک شخص کی وفات کی یہ تاریخ کہی تھی۔ ع

میان مٹھو جو ذاکر حق تھے	رات دن نام حق رٹا کرتے
گربۂ موت نے جو آدابا	کچھ نہ بولے سوائے ٹے ٹے ٹے

ٹے ٹے ٹے تاریخ ہی۔ ۱۲۳۰ ہجری۔

منشی مہراج بلی صاحب اپنے دل مین بڑے خوش تھے کہ نوبستے مین رفوچکر نگر کا پتہ پوچھکر دیوان خواجہ کمندے ہوا لینگے اور اُسکے اشعار نواب صاحب کے دربار مین پڑھینگے اور سب کو جھپائینگے کہ آپ لوگ تو دل لگی کرتے تھے اور ہمکو دیوان ملگیا۔ خدا خدا کر کے نوبستے پہونچے۔ اب ایک ایک سے پوچھتے ہین کہ رفوچکر نگر کون محلہ ہی اور نفرو بازار کہان ہی۔ نفرو بازار تو لوگ نہ سمجھے مگر رفوچکر نگر سُنکر اپنے اپنے دل مین سب سمجھ گئے کہ یہ سیدھے اور گول آدمی ہین اور کسی نے انکو بہکا دیا ہی ایک لالہ نے انکو بلایا اور کہا آپ کسکی تلاش مین ہین انھون نے کہا مین کسی کی تلاش مین نہین ہون مجھے آپ صرف اتنا بتا دیجیے کہ رفوچکر نگر کون محلہ ہی اور کہان ہی پوچھا آپ وہان جاکے کیا کیجیے گا کہا مجھے ایک دیوان مطبع سے خریدنا ہی۔

لالہ۔ کون مطبع؟ مطبع کریمائی !!!۔

مہراج۔ ہمسے لوگون نے فرمایش کی ہی کہ دیوان خواجہ کمندے ہوا جو مطبع کریمائی واقع رفوچکر نگر مین طبع ہوا ہی۔ اُس کے اشعار سُنائین سو اگر

آپ کی مہربانی سے ملجائے تو سبحان اللہ۔

راوی ۔ لالہ صاحب سمجھ گئے کہ یہ کوئی پاگل آدمی ہین عقل سے انکو بہرہ نہین ہی۔ خواجہ گندے ہوا کا دیوان اور محلّے کا نام رفو چکر نگر۔ بولے حضرت مطبع کریمائی تو رہن ہوگیا اور رفو چکر نگر رفو چکر ہوگیا۔

مہراج ۔ رفو چکر نگر رفو چکر ہوگیا ۔ اسکے کیا معنی ۔ مین سمجھا نہین بتایئے تو۔

لالہ ۔ اب اسکے معنی مین کیا سمجھاؤن ۔ آپ عقلمند آدمی ہین خود ہی سمجھ گئے ہونگے۔

مہراج ۔ خدا کے واسطے بتا دیجیے ۔ مین آپ کا نہایت درجہ ممنون اور شکر گزار ہونگا۔

راوی ۔ آپکی سمجھ کے قربان کہنے لگے مین سمجھا نہین۔

مہراج ۔ تو دیوان خواجہ گندے ہوا کے کچھ شعر یاد ہین ۔ یاد ہون تو بتاؤ۔

لالہ ۔ ایک شعر یاد ہی کیا کہا ہی واللہ۔ ؎

وطامہ ما کیسی ہی خالہ یزید کی
پہونچی جو کربلا مین تو چھچھری شہید کی

مہراج بلی یہ شعر سنکر پھڑک گئے ۔ کہا اگر تکلیف نہ ہو تو قلم اور دوات کاغذ دیجیے مین اسکو ٹانک لونگا۔

لالہ ۔ (مسکراکر) ٹانک دیجیے گا ۔ ٹانکا تو جوتا جاتا ہے ۔ شعر کا ٹانکنا نئی بات ہی قلم دوات کاغذ حاضر ہی۔

مہراج بلی نے وہ شعر لکھکر جیب مین رکھ لیا اور راستے بھر مین بار بار جیب سے کاغذ نکالکر پڑھتے جاتے تھے دل مین بہت خوش کہ پالا جیت گئے ۔ صاحب چل کے نواب صاحب کو خوب بنائینگے ۔ کہ خواجہ گندے ہوا کا دیوان ملگیا اور شعر بھی پڑھ دینگے مگر شام ہوگئی تھی اور نواب صاحب کا مکان دور تھا جی کڑا کرکے انھون نے اکا کرایہ کیا اور اسپر سوار ہوکر چلے ۔ تو دو چار لونڈون نے جو کھیل رہے تھے آوازہ کسا (لدا ہی بھئی لدا ہی) نواب صاحب کے مکان پر جاکر اُنکے خدمتگار سے دو آنے پیسے اکے والے کو دلوائے اور کوٹھی مین داخل ہوے۔

نواب ۔ ہیلو ۔ کہان گئے کہان تھے یار۔

آغا ۔ ارے میان تم بڑے وحشی ہو۔

ممن ۔ حضور گئے کیا اور آئے کیا ۔ بی نازو بلائین لینے۔

آغا ۔ آخاہ ۔ یہ شوق چرایا ہوا ہی خدا خیر کرے۔

مہراج ۔ آپ لوگ تو ہمکو سمجھتے ہین پاگل اور ہم آپکو پاگل سمجھتے ہین ۔ دیوان خواجہ گندے ہوا ہمکو ملگیا اور ہمنے پڑھا بھی نے نظیر شعر ہین جو غزل ہی مرصع ہی۔

مسخرہ ۔ جی کہین ملا نہ ہو ۔ دل لگی نہین ہی ذرا دیوان گندے ہوا کا ملنا آسان نہین ہی۔

مہراج ۔ ارے مین بڑا کھوجی ہون بڑا ٹوہی۔

مسخرہ ۔ وہ دیوان ٹوہی کے باپ کو بھی نہین ملیگا ۔ آپ ہین کس خیال مین ۔ ہونھ۔

مہراج ۔ (ہنسکر) اور اگر شعر پڑھ دون بھئی تمکو معلوم نہین ہی کہ مین کس قماش کا آدمی ہون مین بہت دور ہون مجھ سے سیانا سو دوانا جی بندہ یہان سے سیدھا رکاب گنج گیا وہان دکانداروں سے پوچھا کہ رفو چکر نگر کہان ہی معلوم ہوا نو لستے کے پاس ہی ۔ نو لستے گیا ۔ وہان ایک لالہ صاحب کی زبانی معلوم ہوا کہ رفو چکر نگر اب کوئی محلہ باقی نہین رہا اور مطبع کریمائی کا نام و نشان باقی نہین ۔ مگر دیوان خواجہ گندے ہوا الستہ کتب فروشون کے پاس ہی تلاش کیجیے ملیگا

ایک شعر اُنھون نے سنایا —

نواب — ہان وہ شعر ہم بھی سنینگے بھئی ضرور سناؤ

رونق — ہم مشتاق ہین دیوان خواجہ کمند سے ہوا اب چھپتا نہین ورنہ ہم ضرور خرید لیتے —

ممنو — ہان حضور وہ شعر تو سنائیے ہم بھی مشتاق ہین بس اب دیر نہ کیجیے ہان بسم اللہ —

مہراج — بھئی واللہ شعر کیا کچھ عجیب دل لگی کا شعر ہی خواجہ کمند سے ہوا فرماتے ہین —

> قطامہ ماما کیسی ہی خالہ یزید کی
> پہونچی جو کربلا مین تو جھجری شہید کی

نواب — آہین واہ سنتے سنتے اُٹھ کھڑے ہوے

مسخرہ — حضور کیا مطلع ہوا ہی کوئی کہ تو دے —

گھر کی مرغی دال برابر

ایک روز نواب محمد عسکری اور رونق جنگ مہراج بلی اور آغا محمد اطہر کو ساتھ لیکر نواب چھیٹن صاحب کے ہان گئے اودھر اُدھر کی باتین ہونے لگین — قمرن کا بھی تذکرہ آیا —

چھٹن صاحب نے پوچھا آخر وہ چھوکری غائب کہان ہوگئی اور اُس تنبولی والے لونڈے کا کیا حشر ہوا محمد عسکری نے کہا بھئی تم لوگ بھی بڑے پھوہڑ ہو تمکو خوب معلوم ہی کہ میری اُسپر جان جاتی ہی اور وہ اُس لونڈے کے ساتھ بھاگ گئی اور آپ لوگ میرے سامنے اُس کا تذکرہ کرتے ہین — مجھے رنج ہوتا ہو مین چاہتا ہون کہ قمرن کو دل سے بھلا دون بالکل اور آپ لوگون کے نزدیک ایک دل لگی ہی — اور یہان جان پر بنی ہوئی ہے — بھائی صاحب خسرو سب صاحب[illegible] خدمت مین یہ عرض ہی کہ میرے سامنے قمرن کا نام بھی نہ لیجیے — بس آیندہ آپ کو اختیار ہی واللہ میرے دل پر عجیب صدمہ گذرتا ہی —

چھٹن صاحب نے انکو سمجھانا شروع کیا بھائی ہم اِس فکر مین ہین کہ وہ تمھارے گھر پڑ جائے اور تم ہمسے بگڑتے ہو خواہ مخواہ —

نواب محمد عسکری نے آہ سرد کھینچی اور کہا بھائی جان ہملوگ آوارہ اور بدکار ہین ورنہ خیال تو کرو کہ یہ بازاری عورتین اور ہماری بیبیون کو ہمارے روبرو بُرا بھلا کہین اور ہم سنین یہ ہمارے ادبار کی دلیل ہی عین دلیل واللہ — یہ خیال تو کرو کہ جو محبت اور دلی محبت بیاہتا جورو کو ہوگی وہ آن مالزادیون کو ہوسکتی ہی — ممکن نہین بھئی — یہ تو لوٹنا جانتی ہین — انکو محبت سے کیا سروکار ہی — اُس دن نازو نے یہ کلمہ کہا کہ واللہ غیرت ہوتی ہی بڑے افسوس کی بات ہی — چھیٹن صاحب نے کہا منشی مہراج بلی صاحب یاد ہی آپ کو وہ کلمہ مین عمر بھر نہ بھولونگا —

مہراج بلی نے بھی آہ سرد بھر کر کہا نواب میرے دل پر وہ نقش ہوگیا ہی کس حقارت کے ساتھ کہا ہی کہ مین کیا گھر کی جورو ہون — ہی ہی واقعی ہملوگ بڑے نالائق ہین کہ ان بازاری عورتون کے ایسے ایسے کلمے سنتے اور سہتے ہین — اب ملاحظہ فرمائیے کہ نازو نے صرف اِس خطا پر نوٹ دھونے سے بدل گیا تھا کس بیرحمی کے ساتھ چپت رسید کی کہ میری کھوپڑی جانتی ہی سو اللہ بھنا گئی — اچھا اب سنیے کہ کل مین حقہ پی رہا تھا اور بیوی سامنے بیٹھی کچھ سی رہی تھین کوئلے چٹخے نیچے کوئلے تھے اور ایک چنگاری میرے انگرکھے پر گری بیوی نے فوراً اپنے ہاتھ سے بجھائی اور اصرار کرکے مجھ سے انگرکھا اُتروایا کہ کہین کرتے پر وہ چنگاری نہ پہونچی ہو

اب اس محبت کو دیکھیے - بھائی ہملوگ واللہ بڑے ناشکرے ہین ناز و صرف روپے کی طالب ہی اگر اسکو یہ معلوم ہوجائے کہ ایک چمار مجھے ہزار روپیہ دیدیگا تو چاہے مہراج بلی ہون چاہے محمد عسکری وہ اسی کو ٹھینگا دکھائیگی ہمکو اور آپ کو دونون کو دھتا بتائیگی —

چھمٹن صاحب نے مہراج بلی کی رائے سے اتفاق کیا کہ واقع مین ہملوگون کی عورتون کی حالت افسوس بلکہ رحم کے قابل ہی کہ ہم لوگ انکی ذرا قدر نہین کرتے اور باوجود اسکے وہ ہماری اطاعت کرتی ہین میرا ایک یار ہی ٹھاکر دیبی سنگھ پنجابی آدمی ہی - ان پڑھ - بالکل لٹھ - وہ ایک عورت پر عاشق ہوا مگر تھوڑے دن کے بعد انمین کھٹ پٹ ہوگئی - ایک روز مجھ سے ٹھاکر صاحب نے کہا کہ بھئی اسی جلسے مین وہ بھی ہی ذرا اسکو مناؤ مین نے اُس سے کہا تم تو بڑی ظالم ہو کہ ایک شخص تمکو چاہتا ہی اور پیار کرتا ہی اور تم اسپر ظلم ڈھاتی ہو - میرا کہنا مانو ٹھاکر کے پاس جاکر بیٹھ جاؤ اور اسپر ظلم ڈھاتی ہو - میرا کہنا مانو ٹھاکر کے پاس جاکر بیٹھ جاؤ اور اسکو مناؤ - بس یہ سنتے ہی بگڑ گئی اور فوراً جواب دیا کہ منائے میری بیزار - منائیگی گھر کی جورو اُنکی - جورو اُنکی پابند ہی - میری جوتی کو کیا غرض ہی جو مین منانے جاؤن — گھر کی جورو اکو تو وہی دو پیسے ورمیرے ہان انکے سے سیکڑون روز جھک مارا کرتے ہین - یہ نکتوڑے بیاہتا جوروا ہی سمجھیگی ہمکو کیا غرض ہی ہم انکی اصل حقیقت کیا سمجھتے ہین - یہ نہین او رسی بیرین کیا بچارے (بیچارے) یہ فقرہ بھائی صاحب مین تو عمر بھر نہ بھولونگا - واللہ اسکا نقش میرے دل پر مرتسم ہوگیا -

ممن - ہی ہی کیا غضب کا فقرہ کہا ہی سمجھنے کے قابل ہی

رونق - ہم تو حضرت اسی سبب سے اس فرقے سے الگ الگ رہتے ہین -

۶	زر دادن و دُرد سر خریدن	

نواب - اچھا اب یہ سوچنا چاہیے کہ ہماری حالت کیونکر ترقی کرسکتی ہی - آوارگی مزاج مین بڑھی ہوئی - چوڑی والی کو دیکھا اُسی پر لٹو ہوگئے - گھسیاری آئی ذرا جوان سی گدبدی اسی پر ڈورے ڈالنے لگے - مہری کوئی طرارسی آئی اُسی پر عاشق ہوگئے یہ ہماری وارستگی اور حماقت ہی بلکہ بھوڑا پن —

چھمٹن - بھوڑا پن اللہ بھوڑا پن ہی مگر ہم کم بخت نہین سنبھلتے اور جورو کو گھر کی مرغی کے برابر بھی نہین سمجھتے افسوس صد افسوس —

رونق - وہ ہمپر جان دیتی ہی جان نثار ہی —

مہراج - وہ چاہے مرجاے اسکو اپنے مرنے کا رنج اسقدر نہوگا جسقدر میان کے مرنے کا صدمہ ہوگا —

نواب - اور ادھر ہملوگون کی یہ حالت ہی —

مہراج - ہمارے رشتے کی ایک ہین وہ اتفاق سے دیوانی ہوگئین کوئی علاج کارگر نہوا اور دوا کے نام سے نفرت تھی کسیطرح پیتی ہی نہ تھین - ڈاکٹر ہوشیار آدمی تھا اُسنے کہا میان کا پلنگ بھی یہان ہی بچھوا دو اور انکے میان سے کہا کہ تم بیمار بنجاؤ اور یہ ظاہر کرو کہ سر سے پانون تک پھنکے جاتے ہین مارے بخار کے — واللہ اس مجنونہ کی یہ کیفیت تھی کہ اٹھ کر ہاتھ پانون دباتی تھی اور برف کے ٹکڑے سر پر رکھتی تھی اور چونکہ دماغ مین خلل ہوگیا تھا شرم وغیرہ کا بھی لحاظ نہ تھا میان کی خدمت کیا کرتی تھی اور جب میان بیقرار ہوتے تو وہ بھی بیچین ہوجاتی گھنٹون اسی فکر اور تشویش مین بیٹھی رہتی اور میان کی صورت دیکھا کرتی تھی اور میان کی تیمارداری اس طرح کرتی تھی گویا وہ دیوانی ہی نہ تھی جب میان بیماری کے صدمہ اور درد اور تکلیف سے کراہتے تھے تو روتی تھی — دوسرے روز ڈاکٹر صاحب آئے تو اسی حالت مین پایا کہا انکے میان سے کہو کہ وہ اپنے ہاتھ سے

پلائین اور اُنکی کیفیت یہ کہ دوا کا نام لیا اور بگڑ بگڑ کھڑی ہوئین بس اُنکے میان نے دوا گلاس مین اُنڈیل کر انپی طرف اشارے سے بلایا فوراً آپی لی —

ممن — جی خوش ہوگیا واللہ کیا بات ہی —

رونق — یار اب ہملوگون کو راہ راست پر آنا چاہیے —

نواب — آچکے — واللہ اگر ابھی ادھر کوئی جوان اور پری چہرہ دھوبن بھی نکل جائے تو ضرور جی چاہے کہ دو گال ہنس بول لین — پھر کسی بات کا خیال نہ رہے —

رونق — اور کچھ نہین تو مجھی ہی لے لین ہائے ستم —

نواب — اب یہ باجی بنا نہین تو کیا ہی —

مہراج — باجی بنا — ارے اصل باجی بنا اِسکا نام ہی —

چھٹن صاحب نے کہا یار سب اس وقت سے عہد کر لو سبکے سب کہ اب آج سے ان باتون سے اجتناب کرینگے — ہمنے تو قسم کھالی بس — اب آپ لوگون کو اپنے فعل کا اختیار ہی —

ممن — خداوندا اول تو حضور اس چکر مین کبھی آئے نہین دوسرے اِس کوچے کی ہوا نہین لگی — مین سرکار سے کیا عرض کرون — میرے ایک دوست ہین انکے لڑکے کی پارسال شادی ہوئی تھی دُلھن واللہ پری چاند کا ٹکڑا — ع —

اُ سکھڑا ہی چاند کا ٹکڑا کہ پری کا ٹکڑا

واللہ گھورنے کے قابل ہن دن قدو قامت بات چیت چال ڈھال بانکپن اور اُسکے ساتھ ہی بھولاپن کرورون مین ایک لاکھون مین ایک اُسکے میان کا حال سنیے وہ بھی کم سن آدمی جوان مگر بیوی کے نام سے نفرت — محلے مین ایک چڑیل رہتی ہی اُسپر عاشق ہوے اور بیوی کو یہ کہنا چاہیے کہ طلاق دے دیا بیوی سے کوئی بحث کوئی سروکار ہی نہین واللہ چاند کا ٹکڑا ہی — وہ پنڈلی ہی کہ باید و شاید زبان نہین کہ تعریف کی جائے — ع —

> ہوا ہی جب سے کہ ساقین یار کا سودا
> زیادہ تر مجھے ہیرے سے ہی بلور پسند

ہائے حضور دنیا مین ایک ہی عورت ہی حسن کا تو اُسپر خاتمہ ہوگیا ہی اور نیک پارسا جسے عورتین کہتی ہین — اگر ایک دفعہ صورت دیکھ لیجیے تو ناز و ادا اور قمرن کو بھول جائیے ہائے کیا کرون ہی قدرت خدا نظر آتی ہی — ع —

> کیونکر نہ جھکے آگے ترے حور کی گردن
> بجلی کی کمر شعلہ کا مُنہ نور کی گردن

اور واللہ ہونٹھ ہائے مین کیا عرض کرون — ع —

> لب ہین تمھارے وسط رخ لاجواب ہین
> دو لعل ہین بندھے کمر آفتاب مین

اور پلکین ہین کیا عرض کرون حضور — پری کی کیا اصل اور حقیقت ہی وہ صورت پائی ہی — ع —

> کب کسی کے قتل کو نکلی تری تیغ نگاہ
> ایک جنبش دی اگر پلکون کو سو خنجر چلے

میرے محلے کی چھوکری ہے مگر غضب کی لونڈیا ہے — واللہ مین قسمیہ کہتا ہون کہ مین نے ایسی پری پیکر اپنے ہوش مین نہین دیکھی اور مجھے اُس سے ایک قسم کا عشق ہی مین اُسکی صورت دیکھنے کے لیے بیقرار رہتا ہون اور سچا اور پاک عشق ہے بدی کا مطلق خیال نہین وہ بچپنے سے میرے ہان آتی تھی اور میری لڑکیون سے کھیلتی تھی اب اپنی سسرال کے ڈر سے علانیہ سامنے نہین ہوتی — مگر مجھے مثل اپنے بزرگون کے سمجھتی ہے ہائے کیا مشکل ہے — ع —

قابل دید ہر ہیہ دو ترے رخسار سے ہین
چشم آنکھون کو ہین سینکون پہ وہ انگارے ہین

اور خداوند گال پر ایک خال ہے۔ مین کیا عرض کرون کہ وہ خال کیا مزہ دیتا ہو ؎

چہرۂ محبوب پھیکا ہو جو خال اُس مین نہ ہو
خوان نعمت پر مقرر اک نمکدان چاہیے

جب مجھے اُسکا بیان یاد آتا ہو تو واللہ جی چاہتا ہو کہ جو رنگ کرون جیتے جی چنوا دے۔ ایسی پری پیکر بیوی پاکیا در یہ بے اعتنائی پری بھی اگر دیکھ پائے تو قربان ہو جائے حورین گھورین۔ واللہ اندر کے اکھاڑے کی پریان اُسکے حسن کی تعریف کرین اور ہائے ہائے زلف چلیپا مین کیا عرض کرون خداوند ؎

وہ زلف ہوا سے مجھے برہم نظر آئی
اُڑتی ہوئی ناگن قد آدم نظر آئی

اور حضور افشان کی بڑی شائق ہو۔ حالانکہ افشان کے باپ کی بھی ضرورت نہیں ہو وہ مکھڑا ایا پایا ہو ؎

مین بھی تو دیکھون چاند مین تارے جڑے ہوئے
افشان چھڑک کے یار دکھا تا جبین مجھے

نواب ۔ یار ممن بھئی صورت تو دکھا دو خدا کے لیے واللہ تمنے تو اس وقت طبیعت بچین کر دی۔

ممن ۔ حضور یہ ٹیڑھی کھیر ہو بہو بیٹیون کی حرمت اور ہو وہ محلے کی چھوکری ہو۔

اختر ۔ ارے تو صورت دکھانے مین کیا عیب ہو یار عجب طرح کے آدمی ہو۔

آغا ۔ بھئی ہم بھی دیکھینگے۔ تنہا خوری اچھی نہین۔

اختر ۔ لیجیے اور سنیے۔ بھینس نہ کودے کودے گون۔ یہ تماشا دیکھیے کون۔

نواب ۔ اجی جناب پہلے مجھ کمبخت کو تو دیکھ لینے دیجیے پھر آپ سب صاحب تو دیکھا ہی کرینگے۔

ممن ۔ خداوند مین نہ دکھاؤنگا۔ یاد آگیا۔

نواب ۔ کیا یاد آگیا۔ یاد کیا آگیا ہو تم تو مجذوبون کی سی باتین کرتے ہو۔

ممن ۔ حضور وہ یہان آ نہین سکتی اور آپ جا نہین سکتے اور بازاری عورت وہ ہو نہین پھر بھلا کیونکر ملاقات ممکن ہے ہان ایک بات ہے خداوند۔

نواب ۔ وہ کیا۔ بھئی خرچنے کو تو ہم تیار ہین۔

ممن ۔ سرکار خرچنے کا کیا ذکر ہے حضور کا سا فیاض آدمی اب شہر مین دوسرا نہین ہو۔ فرد ہین حضور۔

اختر ۔ اسمین کیا فرق ہو۔ ہرکہ شک آرد کافر گردد۔ واللہ ثانی نہین رکھتے۔

ممن ۔ خداوند حضور کی فیاضی روم و روس تک مشہور ہے۔

نواب ۔ ارے میان جو دم گذرتا ہو غنیمت ہو۔

اختر ۔ حق ہو ؎

ہر وقت خوش کہ دست دہد مغتنم شمار
کس را وقوف نیست کہ انجام کار چیست

نواب ۔ اب مین کیا کہون یارو۔ ریاست لٹ گئی ہماری روپیہ ہمارے پاس نہین۔ مگر اب بھی واللہ وہ دل ہو کہ اچھے اچھے والیان ملک کا نہ ہوگا۔

اختر ۔ حق ہو واللہ صحیح ہو۔ اچھے اچھے بادشاہ مقابلہ نہین کر سکتے حضور کے سامنے۔

ممن - بھئی یہ بھی تو شہنشاہ ہین - ہائے یہ دل کہان -

نواب - میان ہم کس قابل ہین یہ سب تم لوگون کی عنایت اور مہربانی ہی - دوست ہو ہمارے -

رونق - اسمین شک نہین کہ نواب بڑے حوصلے کے آدمی ہین اور بڑے فیاض -

چھٹن - یہ تو سب کچھ ہی مگر بھائی صاحب اب یہ بتائیے کہ وہ چھوکری کب دکھائیے گا میان ممن صاحب -

ممن - حضور اب ایک چھوکری اور دس گاہک بات بنے تو کیونکر بنے - وہ بازاری عورت تو ہی نہین -

نواب - یہ سب بکتے ہین - تم مجھکو دکھا دو بس -

ممن - حضور اب اس امر کی نسبت غلام پھر عرض کریگا اب اس وقت اس تذکرے کو تہ کر رکھئے -

رونق - بھائی ہمکو بھی ایک جھلکی دکھا دینا ہم بھی مشتاق ہین واللہ بڑا احسان مانینگے -

نواب - جی بجا ہی - یہ بھی خوب ہوئی - آپ پاگل ہوگئے ہین - انکو بھی دکھا دینا کیا خوب -

چھٹن - بھئی وہ چھوکری ہمین نہ دکھائی تو [illegible] عمر بھر شکایت رہیگی -

ممن - خداوند سب پہلے - ایسی بات ہی بھلا کہ حضور ہی نہ دیکھین - مگر

چھٹن - یہ اگر مگر مین نہین جانتا آپ کو وہ چھوکری دکھانی پڑیگی - ارے یار ایسی تعریف کی کہ بغیر دیکھے دل ہاتھ سے کھو بیٹھے اور آنکھون کی تعریف جب سنی ہی دل بیقرار ہو رہا ہی - کیون میان ممن وہ کون دن ہوگا اور کب آئیگا کہ ہم بھی ان آنکھون کو دیکھینگے اور کہینگے - ع

مرے ہوے ہین تری آنکھون پہ بیمار ہین ہم بھی	شہید گردش لیل و نہار ہین ہم بھی

آغا - مین کہتا ہون یہ محو ہوگیا گیا ہے تمھارا تو شوق دید ہم سب سے بڑھ گیا -

رونق جنگ نے ہنسکر چھٹن صاحب کے ڈنڈ ملے اور کہا ماشاءاللہ ہمت مردان مدد خدا -

چھٹن صاحب نے کہا بھئی یہ ڈنڈ ملنا کیا معنی ہم سے کونسا ایسا کار نمایان سرزد ہوا کہ تمنے ہمارے ڈنڈ مل دیے -

رونق جنگ نے کہا یار تم ہی تو سب کے ناصح مشفق بنے تھے اور تم ہی نے وہ ذکر پھر چھیڑا بڑے بھلے مانس آدمی ہو واللہ ارے ظالم ابھی تو تو نصیحت کر رہا تھا کہ ہم لوگ بڑے پاجی ہین کہ موی [illegible] ساتھی بدمعاشیان کرتے ہین اور ابھی یہ [illegible] کہ چھوکری دیکھنے مین آ گئے -

چھٹن - ہائے ارے بھئی اس دل کو کیا کرین تم ہی بتاؤ کہ دل پر کسکا اختیار ہی -

رونق - جاؤ بھئی - ناصح بنے ہین چوٹے زمانے بھر کے -

نواب - جی ہان تہذیب کا بڑا دعوی تھا آپ کو -

چھٹن - ارے نواب زبانی داخلے سے بھی گئے گذرے بڑے بیوقوف آدمی ہو واللہ -

مہراج - تو حضرت سنیے یہ ہر دیگی چمچا ہونا ٹھیک نہین یا تو قمرن کو پیار کیجیے یا نازو کو یا اس ممن والی لونڈیا کو -

مسخرہ - (قہقہہ لگا کر) یہ ممن والی لونڈیا کی کیا کہی ہی -

ممن - مین ایک کہنی بتاؤنگا اب اور سنیے گا ہم سے اور مسخرہ پن [illegible] مہراج بلی صاحب نے جو کہا وہ ہمارے سر آنکھون پر وہ مالک ہین جیسے سرکار ویسے وہ مگر انکی باتین ہم نہ سہینگے -

مسخرہ - درست - آپ اور ہمچنین تبابین شان خدا -
ممن - اٹھون پھر -
مسخرہ - ہان اگر شامت آئی ہو تو بسم اللہ -
چھٹن - کون ممن تم سے کرارا ہی بھئی گل خیرو -
مسخرہ - لڑوا کے دیکھ لیجیے نا - لبسا دیجیے ایک اشرفی -
نواب - اچھا ہم ممن کی طرف سے بساتے ہین -
چھٹن - ہم بھی ممن کی طرف ہین -
مہراج - ہم گلیجڑ کی جانب ہین - یہ دے مار لیگا -
نواب - اچھا آئیے ہاتھ پر ہاتھ ماریے -
مہراج - اٹھو میان جڈا گلیجڑ - بس اب اٹھیے -
راوی - ممن اٹھ کھڑا ہوا تو گلیجڑ کیا کہتے ہین
مسخرہ - ابے جا گیون قضا کے منھ مین جاتا ہے
ایک لپوٹے مین تو تیرا کام تمام ہو جائیگا چلا ہے
لڑنے چور اٹھائی گیرا -
نواب - وہ مارا - (مہراج بلی سے) بس ہار گئے -
مہراج - اٹھو میان خم ٹھوک کے سامنے کھڑے ہو -
مسخرہ - حضور یہ بالائی اور دودھ اور انڈے
کھا کھا کے اسیلیے ڈنڑ بیٹھین تیار کیے تھے - جی اور
ممن تو کیا شی ہے ممن کے باپ سے لڑ پڑون - مگر
میرے بچے کے برابر ہے ممن اس سے کیا لڑون -
نواب - ابے جا - بس - رہگیا لڑنے چلے ہین -
مسخرہ - حضور اگر حکم دین تو ایک لپوٹے مین ہاتھی
کو بٹھا دون کیا کوئی وہ سمجھا ہے -
نواب - اجی وہ ہاتھی تو درکنار رہا ممن سے کیون نہین لڑتے
مسخرہ - تو حضور کوئی برابر والا ہو تو اس سے لڑ پڑون
ان پنج قوم دھنیون جلاہون کے منھ کون لگے -
نواب محمد عسکری نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہا حضرت
یہ باتین تو ہوا ہی کرینگی اب کوئی معاملے کی بات کیجیے وہ کیا
کہ آج سے ہم اور آپ سب صاحب یہ عہد کرین کہ چاہے
ادھر کی دنیا ادھر ہو جائے ہم لوگ کبھی بھولے سے بھی
کسی عورت سے رسم نہ کرینگے - سوا اپنی منکوحہ بیوی
کے - ارے وہ ہمارے رنج اور غم اور افلاس اور بیماری
سب مین شریک ہے - بازاری عورت مردار آج آپکی بغل
مین ہے کل دوسرے کی بغل مین ہوگی - جو دو پیسے زیادہ
دیگا اسکی بغل مین ہوگی - اگر دیجیے تو آپکی ہے ورنہ دو صلواتین بتائیگی

چون در بر دیگرے نشیند
خواہد کہ ترا دگر نہ بیند

ہم لوگون کی آنکھون پر غفلت کے پردے پڑے ہوے
ہین ارے غضب خدا کا جورو کو برسون صورت دیکھنے
کو ترسائین اور ان مال زادیون پر لٹو ہو جائین مگر عمر بھر
اسکا خیال ہی نہین آتا - جسے سمجھتی ہے ہے یہ سمجھتی ہے کہ

زن نو کن اے دوست در ہر بہار
کہ تقویم پارینہ ناید بکار

نت نئی ہو - اور گھر کی جورو کو طلاق - اور دیکھتے
جاتے ہین اور تجربہ کرتے جاتے ہین کہ اس پلید فرقے
سے وفا کی امید فضول ہے مگر پھر بھی کچھ نہین - اتنے مین
جڈا گلیجڑ کہ باہر کسی کام کے لیے گئے تھے تشریف لائے
اور فرمایا خداوند قطع کلام تو ہوگا لیکن (چقندر چاندنی)
بھی لگے ہاتھون سن لیجیے کہان کا جھگڑا - ع -

لسکی رہی اور رہے گی لسکی

لوگون نے قہقہہ لگایا کہ یہ چقندر چاندنی
خوب ڈھونڈھ کے نکالا بھئی بندر اور چھچھوندر اور
جلندھر تو ہو چکے قافیے - بس چقندر باقی رہگیا تھا
مسخرے نے کہا -

جب مزہ کھانے کا حاصل ہو کہ اپنے ہاتھ سے
کھیت مین مہتاب کے توڑے چقندر چاندنی

نواب - واہ بھئی واہ چقندر چاندنی نے اور بھی قافیہ کو چمکا دیا - کیا خوب - کیا خوب - سبحان اللہ -

ممن - حضور چقندر توڑے نہین جاتے چقندر کھودے جاتے ہین - چقندر توڑنا محاورہ نہین ہی -

رونق - ہان بھئی اعتراض تو صحیح ہی کیون مسخرے -

مسخرہ - حضور مین شاعر آدمی شعر کہنا جانون - ککڑیا نہ ککڑیے کا پڑوسی - اب مجھے کیا معلوم کہ چقندر توڑتے ہین یا کھودتے ہین -

نواب - بھئی یہ جواب بہت ہی بڑھ گیا ککڑیے کی ایک ہی کہی - دیکھیے میان ممن کہ نہین -

ممن - حضور یہ ککڑیا ہمکو لاکھ دفعہ کہین ہم ککڑیے کے کا برا نہین مانتے -

دار وغہ - جنگلی کبوتر چاندنی ابھی باقی ہی - حضرت -

مسخرہ - ابھی تو کیا کہین ڈھونڈھنے یا لینے جانا ہی - ع

اڑتی پھرتی ہی در و دیوار و سقف و بام پر
بنگئی ہی کب سے یہ جنگلی کبوتر چاندنی

رونق - اچھا رہبر چاندنی تو لاؤ مگر ثبوت ہو -

مسخرہ - ہاے ہاے ابھی آپ لوگون نے مجھے پہچانا نہین رہبر کا باپ لیجیے - لبر چاندنی - لبر طولا ہوتا ہی -

نواب - واللہ کیا سوجھی ہی لبر کا لفظ بہت دور کی سوجھی ٹوئیان کا بھائی لبر -

مسخرہ - بلا کی طبیعت پائی ہی مجھ شخص نے سنیے - ع

داغ دل پہونچائیگا ہمکو در دلدار تک
ہی مسافر کی شب غربت مین رہبر چاندنی

اور اب لگے ہاتھون لبر بھی سن لیجیے -

آغا - بھئی اب دوسری طرح ہونی چاہیے چاندنی کو تو خوب چمکایا آپ نے اب بہت سے قافیون کا قافیہ تنگ کر چکے کہان تک زور طبع دکھائیے گا -

اتنے مین دار وغہ نے عرض کیا حضور جمال الدین کی ایک عرضداشت آئی ہی بڑا غضب ہو گیا اُسکے جوان بھائی کو کسی شخص نے زہر دیدیا اور کل شب کو وہ نوجوان چل بسا نواب صاحب نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہکر بڑا افسوس ظاہر کیا نواب چھمٹن صاحب اور رونق جنگ اور مہراج بلی کو بھی بڑا رنج ہوا حکم ہوا کہ جو آدمی عرضداشت لایا ہی اُسکو بلاؤ اُس نے جھک کر آداب عرض کیا اور کہا پیر و مرشد غلام سید ہی اور میان جمال الدین کے مکان مین رہتا ہی یہ بڑا سانحہ ہو گیا اور مفت مین اُس بیچارے کی جان گئی نواب صاحب نے کہا آخر زہر دینے کا سبب کیا کوئی کسی کو بیوجہ تو مار نہین ڈالتا کہا خداوند اُس نوجوان گبھرو کو ایک بھیاتن پیار کرتی تھی اور بھی کئی آدمیون سے اُس سے رسم تھا اُنکو ناگوار گذرتا تھا اور ایک ہی شہر کے رہنے والے بس کل کوئی دو بجے اُس بیچارے نے نہا کے کپڑے پہنے اور اُس عورت کے ہان گیا وہان خدا جانے کیا ہوا بس بیہوش ہو گیا - ڈولی پر لادکے اُسکے گھر لائے زہر کی سب علامتین پائی گئین اُنکے ہان کوئی دوڑنے دھوپنے والا نہ تھا جمال الدین نواب صاحب کے ہان تھے جبتک اُنکو خبر ہو اور وہ آئین آئین یہان اُس بیچارے کا کام تمام ہو گیا -

نواب - دار وغہ [illegible] (کان مین کچھ کہا) اور ممن تم بھی جاؤ اور دیکھیے تک ساتھ جاؤ -

ممن - بہت خوب حضور - کہاں دفنائے جائینگے
کیوں - ۹ -
میر صاحب - حضرت حاجی نصرت کے تکیے میں جائینگے
چھٹن - واللہ عبرت کا مقام ہے ہم لوگ عیاشی
کے پیچھے کیسی کیسی زکین اٹھاتے ہیں مگر نہیں چھوڑتے
اگر وہ عیاش نہوتا تو اس درجے کو کاہے کو پہونچتا -
نواب - واللہ سچ کہتے ہو کیا غضب کا پردہ پڑا ہے
کوئی اس کمبخت تماش بینی کے پیچھے اپنی جان اور عزت
کا بھی خیال نہیں کرتا - افسوس ہزار افسوس -
آغا - اسکا انجام ہی یہ ہے - برا کام ہے نا -
نواب - بھئی کان پکڑے اب سے آئے گھر سے
اپنے اب کبھی نام بھی نہ لینگے
آغا - جی یہ سب باتیں ہیں - تھوڑی دیر تو عبرت
ہوتی ہے اور بس اسکے بعد سناٹا -
اختر - گھر کی مرغی دال برابر - مگر واللہ ہم لوگ دال برابر
بھی گھر کی جورو کو نہیں سمجھتے -
چھٹن - بھلا کبھی کسی نے یہ بھی سنا ہے کہ جورو کے
سبب سے زہر دیا گیا جورو کی کیا بات - لیکن ابھی کوئی
شخص اپنی بیاہتا بیوی کا کہنا مانے اور جو دور اندیشی
کی بات وہ سکھائے اسکا تتبع کرے تو زن مرید کہلائے
اختر - میں کہنے ہی کو تھا یہ تو عقل
کا حال ہے -
نواب - عقل کا حال کیا بس مسخ ہو گئے ہم لوگ -
چھٹن - لیجیے اک ذرا سی دیر میں کسی رقیب نے زہر
دیدیا دم نکل گیا اب چاہے اس عورت کو گرفتار کر دیا ہے
اور اسکے ہاں کے آنے جانے والوں کو اس بیچارے کی
تو جان گئی - اور مفت میں -

بجرم عشق توام میکشند و غوغائیست
تو نیز بر سر بام آکہ خوش تماشائیست

اور دل لگی اسمیں یہ ہے کہ اگر وہ عورت بچ گئی اور اس پر
کوئی آنچ نہ آئی تو وہ مشہور ہو جائیگی - ایک شخص کی
جان گئی اور اسکی شہرت ہوئی -
نواب صاحب نے کہا بھئی اب اس بارے میں
ایک کمیٹی ہونی چاہیے کہ اسکا تدارک کیا جائے - اب یہ
ضروری اور لازمی ہے - دو چیزوں کا تدارک چاہیے
ایک بادہ خواری کہ کیسے کیسے نوجوان اسکی بدولت مرتے
ہیں اور یہ مردار دختر رز کیا کیا ستم ڈھا رہی ہے کہ توبہ ہی
بھلی - اور دوسرے یہ آوارگی - اس سے بڑھکر
گناہ اور کیا ہوگا کہ بیوی کے ہوتے ہم لوگ اسکی
چھاتی پر کودوں دلیں اور اسکو جلائیں - اور پھر
فخریہ یہ کہتے پھریں کہ ہم کچھ جورو کے غلام نہیں ہیں یہ
بات تو انگریزوں میں خوب ہے کہ اگر کسی اعلیٰ انگریز
سے کوئی اس قسم کا عیب سرزد ہوتا ہے تو وہ سوسائٹی
سے خارج کر دیا جاتا ہے دیکھو فلاں صاحب جو اب
پنشن پاتے ہیں - انھوں نے بیوی کو ولایت بھیج دیا
اور یہاں ایک عورت کو نوکر رکھ لیا - بس اب کسی صاحب
لوگ کے ہاں کھانے اور دعوت میں شریک نہیں
ہونے پاتے کوئی انسے ملتا ہی نہیں بالکل علحدہ کر دیے
گئے اور ہم لوگوں میں فخریہ بیان کیا جاتا ہے کہ فلاں
نواب صاحب اور فلاں عورت سے رسم ہے اور انکے اس
آشنائی ہے یہ انتہا کی بیحیائی ہے اور ہم لوگ بعوض اسکے کہ اس
نقص کو دور کریں اور اسکی اصلاح کی جانب توجہ کریں اسی کو
سرمایۂ فخر سمجھتے ہیں - افسوس صد افسوس - اور یہ ایک آدمی کا نہیں بلکہ فرد
ہے سبکا یہی حال ہے - سب ایک ہی فشن کے ہیں اصلاح سے تو آج سے

نسلون دور دور نہ اگر غور کرکے دیکھیے تو بیوی سے بڑھکر اور کون عزیز ہی کوئی نہیں مگر باتین کرنے کو کہیے ساری خدائی کی باتین کر ڈالین اور اصل مین کرنا کرانا کچھ نہیں زبانی داخلے سے بھلا کیا مطلب نکلیگا خاک نہیں ایک کمیٹی ہونی چاہیے اور اسمین سب سے حلف لینا چاہیے اور جو اسمین شریک نہ ہون اُنکو مجبور کرنا چاہیے اُنکے چال چلن پر غور کرنا چاہیے اگر خلاف معاہدہ اُن سے کوئی کارروائی ظہور پذیر ہو تو سرزنش کرنی چاہیے سوسائٹی پر فرض ہی کہ انکو تنبیہ کرے اور سمجھادے اگر ایسا ایک جلسہ قرار پائے تو فہو المراد ازین چہ بہتر۔ یہ جلسہ واقعی ادیب اور اتالیق کا کام دے

حضرات ناظرین! نواب محمد عسکری صاحب کے خیالات فی نفسہ بُرے نہیں مگر صحبت بُری پائی اور لڑکپن سے خراب صحبت مین رہے کہ ترقی دماغی کے عوض اور دماغ خراب ہو گیا اور اکثر حضرات نے انکو ایسا شکنجے مین کیا تھا کہ اُنکے قابو مین ہو گئے اب جدھر کل موڑ دیتے ہین اُسی طرف یہ مڑ جاتے ہین تعریف کردی کہ حضور کا سا سخی کوئی نہیں اب نواب صاحب بھول گئے کہ حاتم کے بعد اب ہم اس صدی مین پیدا ہوے اور چار نے آکے کہدیا کہ خداوند فلان نواب صاحب کا کوئی صبح کو نام نہین لیتا وہ بڑے کنجوس ہین چلیے نواب صاحب اکڑ گئے کہ ہم شہر مین فیاض اور حاتم مشہور ہین اگر ایک شخص کو ایک روپیہ دینا ہوگا تو آنکھ بند کرکے دس دینگے ورنہ فیاضی مین بٹا لگتا ہی یہ نہین سوچتے کہ یہ لوگ اپنے مطلب کے یار ہین کھایا پیا اور الگ ہوے آج آپ کے دسترخوان پر کھاتے ہین آپکی کہتے ہین کل اور کے ہان گئے سب سے پہلے آپ ہی کی ہجو کرنے لگے انسے بڑھکر دشمن اور کون ہوگا۔ اگر محمد عسکری اچھے لوگون کی صحبت ہوئی ہوتی تو جان اللہ کیسے کیسے ...

ابھی کل تو نواب صاحب تہذیب اور شائستگی اور صلاحیت باتین کرتے تھے ایک دفعہ جو کچھ خیال آیا تو حسین علی کو بلایا اور حکم دیا کہ جاکر دیکھو تو کہ قمرن کا میان وہ لونڈا جو کدرا (قدرا) مشہور ہی آیا ہی کہ نہین اور قمرن کہان ہی اسکا کچھ پتا لگا کہ نہین حسین علی حکم کے مطابق گیا اور واپس آکے عرض کیا خداوند قمرن اور کدرا اور پلٹنا اُنکا تو ابھی کچھ حال نہین معلوم ہوا اگر اتنا سننے مین آیا ہی کہ کلتہ اکو کانپور مین کدرا اور اُسکے اکھاڑے کے لوگون نے بڑی بودی مار دی داروغہ (داروغہ) صاحب کے اُس آدمی کے گھر مین کوئی آیا ہی اسکو بلا کے دریافت کرین حضور۔ اُسی وقت داروغہ صاحب کا آدمی آیا اور یون نواب صاحب نے حال دریافت کیا۔

نواب - کیا تم کانپور سے آتے ہو کب آئے وہان سے کچھ کیفیت کدرا کی جانتے ہو۔

آدمی - ہجور (حضور) کل آیا۔ وہان تو بڑے گجب (غضب) کی مار پیٹ ہوئی۔

نواب - ہان ہان حال تو بیان کرو کون کون تھا۔

آدمی - سرکار کدرا کو لوگون نے بہکا دیا کہ تیری عورت کو للتوا بھگا لیگیا اور تو کھڑا دیکھتا ہی ہم ایسے ہوتے تو آؤ دیکھتے نہ تاؤ ٹھونک جاتے بلا سے جیر مانہ (جرمانہ) ہو جاتا۔ بس ہجور کدرا کو بھی گُسّا (غصہ) آگیا ایک تو لڑنتیا ۔ دوسرے جوان آدمی تیسرے یہ آنچ بُری ہوتی ہی۔ بس کدرا نے لپک کے ایک لیو ماجا یا وہ لونڈا بھلا پہلوان کا مکابلہ (مقابلہ) کیا کر سکتا مگر جھلا کے وہ بھی جھپٹ گیا۔ کدرا نے اُٹھا کے دے مارا۔ پولس والون نے دونون کو دھر لیا مگر ہجور وہ عورت اُسپر ایسی لٹو ہی کہ کچھ پوچھتے نہین بیان دیتی ہی۔ عان (جان) اُکے مین سے دھاردن دھار دیتی ہی

اور اس سے کہتی جاتی تھی کہ تو جلدی سے اُٹھ کے یہین بھاگ کے آجا اسی کے سبب سے برقنداز دن نے کدرا کو للکارا اور کہا ہم چالان کر دینگے تیرا

ہی سویرے سے مرے جی مین گنڈیری کھانی
مر گئے کیا یہ موئے آج گنڈیری والے

ایک محاسرا فلک رفعت سپہر توامان مین ایک خاتون مہ لقا اور محبوب پریچہرہ لب بام کھڑی ابر کے ٹکڑون کی سیر کر رہی تھین اور ٹھنڈے ٹھنڈے ہوا کے جھونکے چل رہے تھے اور درختون کے پتّے قدرتی پنکھا جھل رہے تھے جلو مین کنیزان قمر طلعت رشک حور پریچہرہ مست نشۂ جوانی سے معمور مغلانیان طرحدار مہریاین جامہ زیب وطرار۔ خواصین گلبن ریاض حسن وجمال قلماقنین پری تمثال۔ ـــ ۵

خلد گو ہندوستان سے دور ہو
لیکن اسمین شک نہین تم حور ہو

اور لطف یہ کہ سب کم سن جوانین خوش گلو خوش ادا مجسم خوبی سراپا ناز گو سب مہر سپہر حسن اور پری پیکر عورتین تھین مگر خاتون یاقوت لب ان سب مین کا لبدر فی النجوم تھین اور آس پاس ارد گرد ادھر اُدھر دہنے بائین جو یہ کھڑی تھین بعینہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ چاند اور یہ ستارے ہین۔

خاتون ماہ طلعت سے کسی قدر دور فاصلے پر ایک بوڑھی مغلانی نے ایک اُدھیڑ مہری کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔ مہری! یہ سب تو ابھی کم سنین جوانین ہین انکو کیا معلوم کہ اچھا کسے کہتے ہین اور برا کسکو کہتے ہین انکے نزدیک تو وہی نیک ہے جو انسے ہنسے بولے۔ اس طرح پر انکے ساتھ چلے کہ انکو معلوم ہو جیسے گرا پڑتا ہے۔ چاہے مرد ہو چاہے عورت ہنسی دل لگی مین ڈوبا ہوا ہو۔ مگر ہم تم سمجھ سکتے ہین کہ انکی بات چیت اور چھچھورے پن سے پایا جاتا ہے کہ یہ کوئی نیچ قوم کی چھوکری ہے۔ اول تو گفتگو کی قطع ہی محل خانے کی سی نہین اور پھر اِتنا چھچھورا پنا بھی اچھا نہین ہوتا ہر شے کی کوئی حد ہوتی ہے۔

ادھر تو یہ گفتگو ہو رہی تھی اُدھر خاتون سیم تن نے ایک زقند جو بھری تو دونون ہاتھ دیوار پر اور گردن کسیقدر باہر نکلی ہوئی مغلانیان خواصین غل مچانے لگین۔ این! ای حضور یہ کیا اندھیر ہے سرکار اگر سُن لینگے تو منہا ستم مچائینگے یہ بے پردگی کیسی۔ خاتون سیمین ساق نے زور سے قہقہہ لگایا اور ان سب کو چٹکیون پر اُڑایا۔

اب سنیے کہ اس محاسرا کے پچھواڑے ایک تکیہ تھا آصف الدولہ کے وقت سے بھی پیشتر کا پندرہ بیس قبرین اُسمین باقی رہگئی تھین باقی اللہ اللہ خیر صلاح اور وہ بھی بوسیدہ اور دھسی ہوئین اور ٹوٹی پھوٹی۔ اِس تکیے مین باغ کی دیوارون سے ایک ایسی آڑ ہوگئی تھی کہ بجائے خود ایک قلعہ بنگیا تھا اور اسمین جواری جمع ہو کے جوا کھیلا کرتے تھے ان جوارون مین شہدے زیادہ تر تھے اور دو چار چور اور نامی ٹھگ بھی کھیلا کرتے تھے ایک شخص اشتہاری مجرم بھی تھا ایک قیدخانے سے بلا اختتام میعاد بھاگ آیا تھا اور ایک اس درجہ پانی کا رکہ کالے پانی سے بھاگ نکلا ان چھٹے ہوے بدمعاشون اور خونیون اور جوارون اور شہدون کا تو مجمع اور بے تکلف سر کھولے ہوے کھڑی ہین اور چونکہ کالی کالی گھٹا خوب گھر کے آئی تھی اور طبیعت بشاش بھی تھی لہذا لہرا لہرا کے گانے لگین ۵

مورا دن دن بڑھت سہاگ سیان نہین آئے رے

ان لوگون نے پہلے تو قہقہے کی آواز سنی پھر دن دن بڑھت سہاگ کی آواز آئی بس لٹو ہو گئے۔ چند

کال جواریون کے سوا کہ اُنھون نے سر اُٹھا کر بھی نہ دیکھا اور سب کے سب گھورنے لگے۔ ادھر گھر کی خواصین اور عورتین سر پیٹتی ہین کہ یہ حضور کیا غضب ڈھا رہی ہین بہو بیٹی کے لیے یہ بڑا عیب ہی۔ سرکار۔

اتنے مین آواز آئی (گنڈیریان پونڈے کی) یہ صدا سنتے ہی مہی خاتون لالہ رخ اسدرجہ بیقرار ہو گئی کہ کوٹھے سے دھم دھم کرتی ہوئی دوڑی اور زینون پر سے اُچھلتی اور دو دو زینے پھاندتی ہوئی نیچے آئی اور یہان سے طرارا بھرا تو ڈیوڑھی مین داخل ڈیوڑھی سے ذقند بھرتی ہی تو بازار مین پہونچی اور غل مچاتی جاتی تھی کہ گنڈیری والے او گنڈیری والے موا سنتا ہی نہین۔

گنڈیری والے نے پیچھے پھر کر دیکھا اور آیا۔ اُنھون نے ڈیوڑھی پر گنڈیریان خریدین اور مہری سے کہا لے چل گنڈیری والے نے دل لگی سے گنڈیریون کے ساتھ گٹھائین بھی تول دین۔

اب سنیے کہ گنڈیریان تو کم کھاتی ہین گانٹھین چُن چُنکے زیادہ کھاتی ہین۔ اور مہری ہنستی جاتی ہی۔ بوڑھی مغلانی اور ایک مہری مین باہم یون گفتگو ہونے لگی۔

مغلانی — یہ تو بہن کوئی سائن یا کبڑان ہی۔ دیکھو تو کس قسم کی حرکتین ہین۔

مہری — باتین تو بالکل بھٹنگیڑون کی سی ہین۔

مغلانی — پہرے والے کسقدر خوش ہوے ہونگے۔

مہری — ہم تو نواب صاحب سے آج کہینگے بہن۔

مغلانی — اے ہان (ہنسکر) جیسی اُنکی بدنامی ویسی ہماری بدنامی بہت سی نوکریان کین مگر ایسی بیگم صاحب نہین دیکھین اچھا تو ہی کام کاج نہ کرنا پڑیگا۔

مہری جب یہ ڈیوڑھی پر کسی کام کو گئی تو وہان پہرے والے اور چوبدار اور اور آدمی بھی یہی باتین کرتے تھے۔ چوبدار نے ہنستے ہوے پوچھا۔ مہری یہ کون ہین۔ ہم لوگ سب کٹ گئے چھم چھم چھم چھم کرتی ہوئی بازار تک لپک گئین اور گنڈیری والے کو کس مزے سے پکارا۔ او گنڈیری والے او گنڈیری والے۔ ڈیوڑھی پر بڑا قہقہہ پڑا۔

مہری نے کہا اور گنڈیریان کم کھاتی ہین گانٹھین چُن چُنکر بہت کھاتی ہین۔ نہ معلوم کون ہین۔

سپاہی بولا گانٹھین تو بہت سی لے گئین تھین جب مہری نے پیشتر کے واقعے سے اطلاع دی کہ دیوار پر ہاتھ رکھ کے تکیے کی طرف جھانکنے لگین اور لہرا لہرا کر گاتی تھین۔

(مورا دان دن پڑھت سہاگ سیان نہین آئے رے)

اسپر اور بھی زور سے قہقہہ پڑا۔

مہری اندر آئی تو اُس خاتون ماہ وش نے حکم دیا کہ باہر جو کھانا پکے اُسمین ہمارے واسطے لُجئی کی روٹی اور دھوئی ماش کی دال مصالحدار ضرور پکے اور ہان مٹھا منگوالو اور سالن مین چچینڈے کی ترکاری ہو۔ جتنی خادمائین ہان اُس وقت موجود تھین بے اختیار مُسکرا دین کہ پلاؤ زردے شیرمال اور باقرخانی کا نام ہی نہین یاد ہے لُجئی کی روٹی اور مٹھے کی ایک ہی کہی۔ ماشاء اللہ

ادھر انھون نے مغلانی کو حکم دیا کہ آڑی بیل کے نینو کے دو دو پٹے ہمین کل تک تیار کر دو یہ سب حیران تھین کہ یا اللہ یہ کون ہین شکل صورت تو اللہ نے ایسی دی ہے کہ واہ وہ سراپا سانچے مین ڈھلا ہوا مگر حرکتین ایسی اور گنڈیری کی خریداری

سے تو یہ اور بھی نظرون سے گر گیئن یہ تو ایسی خفیف
حرکت سرزد ہوئی کہ توبہ ہی بھلی۔
اتنے مین پہرے کے سپاہی نے مہری کو آواز
دی اور کہا سرکار نے بھیجا ہی کہ جاکے خیر صلّا (خیر صلاح)
پوچھ آؤ۔
مہری نے اوپر جاکے عرض کیا۔ حضور سرکار نے آدمی
بھیجا ہی کہا ہی کہ خیر صلاح دریافت کر آؤ۔
بیگم صاحب نے کہا آدمی کو بلا لو۔
مہری ۔ ای حضور کہان بلا لون محل خانے مین۔
مغلانی ۔ حضور کیا فرماتی ہین سرکار سنینگے تو کیا کہینگے
وہ بھلا یہان آسکتا ہی۔
خاتون ۔ (خ) اچھا اچھا تو ہم خود آتے ہین نیچے
مہری ۔ اوئی یہ ہو کیا گیا ہی حضور۔
خ ۔ اس نگوڑے پردے سے تو ہمیشان (ہمیشہ) سے ہمین نفرت رہی ہی۔ اچھا کہدو کہ نواب صاحب کو
بلایا ہی کہا ہی جو نہ آئینگے تو ہم خفا ہو جائینگے۔
مہری نے جاکے کہا میان سرکار سے عرض کر دینا کہ
آپکو اسی وقت بلایا ہی اور کہا ہی کہ ہمارا بہت جی چاہتا
ہی کہ آپکو دیکھین آنکھین ترستی ہین۔ ضرور ضرور آیئے
آدمی نے جاکر عرض کیا کہ پیر و مرشد حضور کو یاد کیا ہی
اور کہا ہی مین بہت تڑپتی ہون جلد آئیے۔
جھٹپٹے وقت نواب صاحب چلے پیچھے خدمتگار آگے
دستی روشن۔ ڈیوڑھی پر پہونچے لوگ کھڑے ہو گئے اور
جھک جھک کر آداب عرض کیا۔ اور مؤدب کھڑے رہے
نواب صاحب محلسرا مین تشریف لے گئے اب مہریان اور
مغلانیان وغیرہ آپس مین کہنے لگین کہ بیگم صاحب کو
ذرا بیٹھنے تک کا سلیقہ نہین ہی۔

مہری ۔ ای بالکل پھوہڑ ہین۔ ذرا بیگم صاحب کی تعلان
(قطع) تو دیکھیے۔ اتنے مین خاتون نے پانی مانگا ایک
خادمہ نے پانی دیا۔
مغلانی ۔ اب یہ کل تک پانی ہی پیا کرینگی۔
راوی ۔ پانی پی کر بیگم صاحب یون مخاطب ہوئین۔
خ ۔ (ہنسکر) یہ اب تک تم غائب کہان رہے
کیا کہین اور دل لگا لیا۔
نواب ۔ ہم آزماتے تھے کہ تم کو ہماری محبت ہی یا نہین
واللہ اور کہین دل لگانے کی ایک ہوئی۔
خ ۔ ای سنا للتوا کی بڑی لے دے ہوئی بیچارے
کی تمنے بھی کچھ سنا کیا یہ خبر ٹھیک ہی۔
ن ۔ اب تم اس تذکرے کو جانے دو مشہور ہونے پائے
خ ۔ اور اس موے کا کیا حشر ہوا۔ اس موے کمبخت
قدرا کا خدا غارت کرے موے کو۔
ن ۔ خدائی خوار کو لوگون نے کانپور د رڑا دیا۔
خ ۔ اب تم اس نونڈے کو نوکر رکھ لو للتوا کو۔
ن ۔ (چہرہ سرخ ہو گیا) یہ کیون للتوا کیا کریگا۔
خ ۔ (مسکراکر) ہمارے محلے کا ہی۔ ساتھ کھیلا ہوا ہی
چھوکرا۔ جانا بوجھا۔
ن ۔ بھلا تمھارے محلے والون پر ہم یہ ظاہر کر سکتے ہین
کہ تم یہان ہو۔ کبھی نہین۔
خ ۔ ای تو وہ کیا کتا بھریگا یہ ہمارا ذمہ۔
ن ۔ تو اسکے نوکر رکھنے کی ضرورت ہی
کیا ہے۔
خ ۔ اچھا ہماری ڈیوڑھی کا دروغہ (داروغہ)
کر دو اسکو میرے اچھے نواب۔
ن ۔ واہ! ہندو اتنبولی اور داروغہ!!!

خ - مجاز تو اچھا ہی آپ کا یہ روز روز غرّہ دے جانا کیا معنی اسی لیے لائے تھے -

نواب - (گلے مین ہاتھ ڈال کے) کیا مجال ہم تو یہان ہی رہا کرینگے غرّہ کرنا کیا معنی -

خ - ہان! جھوٹے! یہ اِتنے (اتنے) دن تک کیون غائب رہے جھوٹون کے بادشاہ -

ن - بتا ہی دون مگر دیکھو کسی سے کہنا نہ خبردار دو باتین یاد رکھو جانی - ایک یہ کہ کوئی دھوکے سے بھی تمکو دیکھنے نہ پائے یہ بات پھوٹنے - دوسرے یہ کہ ان نوکرون مین کسی کو نہ بتانا کہ تم کون ہو خبردار نہین تو وہ نالش معاً جڑ دیگا پھر تم کو اسی کے پاس رہنا ہوگا - اور ہماری عزت مین فرق آئیگا اور فوراً ہمپر جرمانہ ہو جائیگا

خ - جرمانہ ہو جائیگا - یہ کاہے سے ہم کہد ینگے اُس نگوڑے سے راضی نہین ہین - بس -

نواب - (مسکرا کر) ارے نہین تم سمجھتی تو ہو نہین کچھ اور خواہی نخواہی بحثتی ہو -

خ - اچھا اچھا جو کہو گے وہ کرینگے مگر اِتنے (اتنے) دن تک کیون غائب رہے -

ن - اب ہم تم سے کاہے کو چھپائین - ہمسے لوگون نے کہا کہ ابھی ذرا الگ رہو دیکھو اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہی - بس یہ بات ہی اور کچھ نہین -

خ - اوئی نواب ایسا کیا نگوڑا ڈر پڑا ہی -

ن - بہت سنبھل کے چلنا چاہیے - مجھ سے تو لوگون نے کہا تھا کہ ایک مہینے تک خاموش رہنا چاہیے (بوسہ لیکر) ہمسے نہ رہا گیا اب آج شب کو یہان نہین رہینگے - ابھی ذرا بہت سمجھ کے کام کرنا چاہیے -

خ - کیا! - آج شب کو!!! - اب مین جانے بھی دونگی ذرا مجھ سے نخرے کی نہ لینا (ران کو ران سے دبا کر) وا اب مین نہ جانے دونگی -

نواب - ہائے اس وقت کا مزہ عمر بھر یاد رہیگا نہ بھولونگا - جانی سچ کہتا ہون تڑپتا تھا -

راوی - اتنے مین وہ شوخ مہ لقا ران ہٹا کر اُٹھ کھڑی ہوئی دوسری چھت پر ہو رہی اور نواب صاحب نے ہنسکر کہا - ؎

ای کہ در شوخی نداری ہمسرے	
می نمائی ہر دمے از منظرے	

اب سنیے - بیگم صاحبہ چھت پر سے نیچے اُترین - نواب صاحب پکارتے جاتے ہین - ہم اتنے دن کے بعد ملے ہین تم یہ بھاگی کہان جاتی ہو یہان آکے بیٹھو - وہ ڈیوڑھی پر پہونچین اور خاص ڈیوڑھی مین کھڑے ہو کر پہرے کے سپاہی سے کہا جاکے فالودے والے کو تو بلا لا اُسنے کہا سرکار اب شام ہوئی اس وقت نہ ملے گا - جھلا کر کہا (تو جا تو) اُس نے کہا سرکار اس وقت کوئی اور آدمی نہین ہی اور مین پہرے پر ہون -

اتنے مین ایک مہری اور ایک خواص حسب الحکم نواب صاحب ڈیوڑھی مین آن کر کھڑی ہوگئین جیسے ہی سپاہی نے کہا کہ مین ڈیوڑھی پر پہرا دیتا ہون - خاتون مہ لقا نے کہا - (اچھا تو جا ہم پہرا دینگے) سپاہی دنگ ہوگیا اور مہری اور خواص نے گو لاکھ ضبط کیا مگر ہنسی آہی گئی نہ ضبط ہو سکی - اسپر یہ بد دماغ ہو کر کوٹھے پر گئین اور کہا نواب اس پہرے والے سپاہی کو نکال دو نہین تو ہم کھانا نہین کھائینگے چاہے ادھر کی دنیا اُدھر ہو جائے - نواب صاحب نے سبب خفگی دریافت کیا کہا اور مجھے بھی

نہین - موے سے مین نے کہا ذری فالودے والے
کو جا کر بلا لا - پہلے تو یون ٹالا کہ اس وقت شام ہوگئی ہی
اب نہ ملیگا مین نے کہا تو جا تو آکا دُکا شام کو بھی پھیری
دینے نکلتے ہین کہنے لگا مین پہرے پر ہون مین نے کہا
اچھا تو جا مین پہرا دونگی —
یہ فقرہ سنتے ہی نواب ادھری اور خواص سبکے سب نے
زور سے قہقہہ لگایا اور نواب صاحب نے علیحدہ لیجا کر کہا
قمرن تم ہماری ہنسی کراوٴگی - ارے غضب خدا کا ہم تو
تم کو رئیس زادی اور بہو بیٹی بنا کر رکھنا چاہتے ہین اور تم
کہتی ہو کہ ہم نے جا کے سپاہی سے کہا کہ پہرا ہم دینگے
تو جا کے گلاب فالودے والے کو بلا لا - ای سبحان اللہ
اول تو یہ شام کے وقت گلاب فالودے کھانے کے
کیا معنی - یون ہی خنکی ہوتی ہی اور پھر تمھارا جا کر پہرا
دینا (ہنسی کو ضبط کر کے) آخر ہو نہ سنارنی وہ چوڑی
والی کی بو کہان جائے - قمرن نواب کی اس تقریر پر
بہت ہی تنگی - کہا اچھا امی جان کو بلوا دو ذری نواب صاحب
تو خود ہی چاہتے تھے کہ انکی والدہ مکرمہ آن کے اپنی
ہونہار لڑکی کی حرکتین دیکھین کہا اچھا منظور -
ہم جو کہتے ہین جنیا تمھارے ہی بھلے کے لیے کہتے ہین
اول تو ان سب کے روبرو تم خفیف ہوئین دوسرے
اگر کوئی پہچان جائے تو تمھارا میاں ان ہم پر نالش داغ دے
اور ہمکو مجبور ہو کر تم سے جدا ہونا پڑے ہمارا کچھ نہ بگڑیگا
اور تم پھر اسکے پالے پڑ جاوٴگی ابکی وہ اور اسکی مان تمکو
سخت قید مین رکھینگے اور محلے والے نام رکھینگے کہ
کیسی خراب عورت ہی یہ کہکر نواب صاحب نے
حسین علی کو بلوایا اور حکم دیا کہ جا کر نازو اور قمرن کی مان کو
بلا لا - مگر سمجھا دینا کہ چوڑی والیان بنکے نہ آنا -

حسین علی نے چپکے سے نواب صاحب کے کان مین کہا کہ غلام
ایک بات غلام عرض نہین کر سکتا مگر بنے عرض کیے بھی
نہین جاتا سنا حضور قمرن بازار مین نکل کے کھڑی ہوتی
ہین اور گنڈیری والون سے گنڈیریان چکاتی ہین سمین
تو حضور بدنام ہو جائینگے نیکی برباد گناہ لازم - نواب صاحب
نے سر نیچے لٹکا لیا کہا بھئی اسکی صورت ایسی قیامت کی ہے
اور وہ حسن پایا ہی کہ مین اسپر واقعی لٹو ہون اور اب تمسے
کیا کہون کچھ تو جی چاہتا ہی اور کچھ افسوس ہوتا ہی —
ابھی ابھی ڈیوڑھی مین جا کر پہرے والے سپاہی کو
حکم دیا کہ گلاب فالودے والے کو بلا لا تو جا ہم پہرا
دے لینگے حسین علی منھ پھیر کر مسکرانے لگا اور آداب
عرض کر کے رخصت ہوا - تھوڑی دیر مین دو ڈولیان
آئین نواب صاحب نے اور سب عورتون کو ہٹا دیا اور نازو
اور ضعیفہ کو علیحدہ لیجا کر کل سرگذشت بیان کی ضعیفہ خاموش
سنتی جاتی تھی اور دانت کٹکٹاتی تھی اور اکثر کہہ اٹھتی تھی
کہ ہائے مجھ بختون کی جلی کے کرم نہ پھوٹ جاتے تو یہ
دن کاہے کو دیکھتی بلاوٴ تو قمرن کو —
قمرن - (ق) ای کیا اتی دیر سے کانا پھوسی ہو رہی ہی
ضعیفہ - (ض) تیرا سر - مردار بلتی - ادھر تو آ —
ق - امی جان تم تو بن ناحق کو کوسنے کاٹنے لگتی ہو -
بڑی کانون کی کچی ہو اللہ جانتا ہی -
ض - اور اوپر سے آنکھین دکھاتی ہی شرماتی نہین -
ق - شرمائین کیون کیا کسی کا باپ مارا ہی یا مال مارا ہی
کسو کا - تم بھی آئین تو ہمین ڈانٹتی ہوئی —
ض - یہ چھوکری ایکہی جھاڑ کا کانٹا ہی - ادھر آ -
ق - (پاس جا کر) لو آئی - جانو کھا ہی تو جائینگی -
ض - (کان مین کچھ سمجھا کر) بڑے شرم کی بات ہی قمرن -

ق ۔ امی جان یہ سب جھوٹھ ہی یہ اس گھر کی نوکرین بڑی اُتری ہین ۔ ادھر کی اُدھر اور اُدھر کی ادھر لگانی بجھانی مین اُستاد ۔

یہ بُری بات ہی بیٹا (نواب کی طرف پھر کر) مُنھ پر کچھ پیٹھ پیچھے کچھ مین اسکو ڈانٹے دیتی ہون ۔ تم انکو ڈانٹ دو یہ حرکتین بُری ہین ۔

ن ۔ مین نے تو اپنی آنکھون دیکھا مجھ سے خود انھون نے کہا کہ سپاہی سے ہمنے کہا تھا کہ تو جا ہم پہرا دے لینگے ۔

ق ۔ ای تو ہمنے یہ کہا تھا امی جان کہ پہرے پر مہری کو بٹھا دینگے اچھا الزام ہی ۔

ن ۔ یہ لیجیے اور سنیئے پہرے پر کہین مہریان بھی بیٹھتی ہین اور پھر محل مین نہین ڈیوڑھی پر ۔ جو کوئی گورا شرابی گھس آئے تو مہری کیا بنا لیگی سوائے چیخ کے بھاگنے کے ۔

ق ۔ گورا نہین ایک وہ گھس آئیگا (کھڑی ہو کر اور جھک کر) اچھا ہمکو پہرے پر بٹھا دو ۔ دیکھین تو گورا کیسے گھس آتا ہی مجال ہی موئے ڈاڑھی کاٹے کی ۔

ض ۔ چل بیٹھ اُدھر ۔ اتنی بڑی ہونے آئی سلیقے کی بات نہ سیکھی چلی ہین گورے سے کشتی لڑنے ۔ بھینس نہ کودے کودے کون ۔ یہ تماشا دیکھے کون ہنسوائی ہی اپنے تئین ۔

ق ۔ امی جان سُنا نہین آپ نے کہ ہنستے ہی گھر بستے ہین ۔ (ذرا جھک کر) اور کیا ۔

ض ۔ اللہ کرے تم آباد رہو سلامت رہو پھلو پھولو ۔

ق ۔ یہ جتنی ہوئی چپڑ قناتیان انکے ہان بھری ہین سب آخور کی بھرتی ۔ من مین دغا بغل مین فریب چھوٹی سے لیکے بڑی تک حقاقہ دقاقہ ۔

ضعیفہ نے نواب صاحب کو علحدہ لیجا کر کہا بیٹا تم کو طرح دینی چاہیے بن ماں کی لڑکی ہی اسپر نرس کھاؤ مین اسکو سمجھا دونگی ۔ مگر تم اپنے گھر کی کسی بوڑھی جہاندیدہ عورت کو بلاؤ تو مین اسکو سمجھا دون ۔ نواب صاحب نے مغلانی کو بلوایا اور کہا یہ ہماری خوشدامن ہین مغلانی زمانہ دیکھے ہوے بہت جھک کے آداب عرض کیا تو ضعیفہ نے کہا بی مغلانی ہماری لڑکی بڑے نازون کی پلی ہی ۔ اسکو آج تلک کسو نے آدھی بات نہین کہی پچھلے پہرے مچل گئی کہ مونگ کے لڈو دلواؤنگی ۔ اسی وقت مونگ کے لڈو حلوائی کو جگا کے بنوائے گئے اور ابھی بچہ ہی ایسے کچھے عقل تو آتے ہی آتے آئیگی کوئی ماں کے پیٹ سے تو لے کر آتا نہین ہی ۔ اور ہمارے لاڈ کا یہ سب قصور ہی نہ ہم لاڈ کرتے نہ یہ اتنی بے ادب ہوتی ۔ مگر میری عادت ہی کمبخت کی ہی ۔ مین بچون کو گھڑکتی جھڑکتی نہین ہون ۔ بس بیوی لاڈ کا منھ ٹیڑھا ۔

نواب ۔ بی مغلانی گنڈیریون والا حال تو کہہ چلو ۔

مغلانی ۔ ای حضور اب اسکے دہرانے سے کیا فائدہ اور پھر پوچ بات ۔

ض ۔ نہین نہین ضرور کہو چھپانے کی کوئی ضرورت نہین ہی تم کو ہمارے نمک کی قسم ۔

مغلانی ۔ ای حضور پونڈے کی گنڈیری کا نام سُنکے زینے پر سے پھاندی پڑتی تھین ۔

نواب ۔ یہ پھاندی کیا خوب ضلع جگت مین آج تمھارا بھی نام ہی جواب نہین رکھتی ہو ۔

مغلانی ۔ (جھک کر آداب عرض کر کے) حضور کی قدر دانی ہی اور حضور زیور سے گوندنی کی طرح بیگم صاحب ماشاء اللہ لدی ہوئین ۔ حق تعالے اور اس سے زیادہ دے دشمنون کی آنکھون مین خاک ۔ جو انکی

طرف دیکھ نہ سکین اور پور پور چھلّے اور گنڈیریان چکانے گیئن۔

راوی۔ نواب صاحب پھڑک اُٹھے واللہ اس پور کی لفظ نے کیا مزہ دیا ہی۔ پونڈے کے لیے پور۔

مغلانی۔ (پھر آداب عرض کر کے) یہ حضور ہی کی جوتیون کا صدقہ ہی کہ دو باتین کرنا سیکھ گئی۔

ض۔ نہین بی مغلانی تو بادشاہون اور بادشاہ زادیون کی صحبت اُٹھائے معلوم ہوتی ہین۔

مغلانی۔ لونڈی نے تو حضور سے بھی اسکا ذکر نہین کیا تھا مگر یہ مہری ایک ہی بس کی گانٹھ ہی۔

نواب۔ اہا ہا ہا۔ پونڈے کے لیے گانٹھ اور سبحان اللہ۔

مغلانی۔ یہ جتی (جتنی) خدمتی عورتین یہان ہین مجھ چھوٹ سب چرب زبان ہین۔

نواب۔ (کھڑے ہو کر) واہ واہ واہ۔ بانک چربانک!!!

راوی۔ گنڈیری والے چاقو سے پونڈا نہین چھیلتے بانک سے چھیلتے ہین۔ چربانک کا تلازمہ قابل تعریف ہی حُجّت کرنے مین مغلانی حجّت اُستاد ہی۔

نواب۔ تمنے تو اس وقت قلم توڑ دیے واللہ جی خوش ہو گیا۔

قمرن۔ ای امی جان ای امی جان لے اب یہان آؤ کبتک وہان بیٹھی رہو گی۔

ض۔ آئی بیٹا آئی۔ ذری دو دو باتین کر لون۔

قمرن۔ ای اتّے دنون پیچھے تو ملی ہو۔ اور جا کے بیٹھ رہین ذری یہان تو آؤ۔

ن۔ آتی ہین۔ آتی ہین۔ یا الٰہی یہ گلبہٹ توبہ توبہ میرے اللہ!۔

ق۔ اب تمھارے مارے کوئی اپنے ماں باپون کو چھوڑ دے یہ نئی زبردستی ہی۔

مغلانی۔ حضور لونڈی کی طرف سے نشان خاطر رہیے۔

ض۔ ای لو مجھ سے کیا کہتی ہو بڑی بوڑھی ہو تم مجھ تمھارا بڑا اعتبار رہا ہی۔

نواب۔ اپنر ہمکو بڑا بھروسا ہی واللہ۔

ض۔ کیون نہین کیون نہین ضرور ہونا چاہیے۔

مغلانی۔ میری گودون کے کھلائے ہوے ہین۔

ض۔ کیون نہین۔ کیون نہین۔ بچے ہین ابھی اللہ رکھے

مغلانی۔ مین نے بڑے نواب صاحب سرکار کے باپ کو گود مین کھلایا ہی۔

ض۔ کیون نہین۔ کیون نہین۔ گھر ہی تمھارا تم بڑی نیک ہو اور دیرینہ عورت۔

قمرن سے ضعیفہ نے تخلیے مین کہا بیٹا تم سے بڑھکر بھولا کوئی نہو گا۔ ایسے گھر مین ہو چکنر بھی جو تم سے چلتے نہ بن پڑے تو بس حد ہو گئی۔ ہا!!! بڑی شرم کی بات ہی۔ پونڈے کی گنڈیریان لینے کے لیے بازار مین نکل جانا اس سے بڑھ کے چھچھوراپن اور کیا ہو گا بچپنے سے محلون مین جاتی ہو کبھی کسی بیگم یا شریف زادی کو سر بازار نکلتے دیکھا تھا اور تو اتا نہ سوچی کہ اس محلسرا کی تو مین مالک ہون اور اتی عورتین میری خدمت کو ہین اور دروازے پر پہرا اور سپاہی اور چوبدار رہتے ہون کی ڈیوڑھی ہی مجھے یہ زیبا ہی بھلا کہ مین باہر نکلون وہی اپنی اصلیت پر آ گئی اور گنڈیری ایسی کونسی نعمت ہی پھر اگر جی چاہتا تھا تو مہری سے کہنا تھا یہ اپنے آپ جانا کیا معنی تجھے عقل نہ آئیگی۔ ایسی تو تو تھی نہین مگر دولت دیکھکر

تو اب نے آپکو بھول گئی۔ ہم سمجھے تھے کہ بوڑھو تی وقت قسمت
کھل گئی۔ نواب بجھے گھر ڈال لینگے مگر یہ قسمت کہان جو ایسی ہی
حرکتین رہین تو بس روٹی کپڑے کے سوا اور کچھ نہ دینگے
بسم اللہ ہی غلط ہوئی نا۔ اور مین نے سمجھا دیا تھا کہ دیکھ
قمرن ایسے اونچے گھر مین ہو نچکر ذری دیکھ بھال کے اور
سنبھل کے چلنا۔ مگر قمرن کسکی سنتی ہی۔ لے اب ایک کام
کرو نازو کا میان تو گیا کلکتے اور نازو کی ساس آج گھنڈی
جاتی ہی۔ وہان سے کوئی مہینے سوا مہینے مین آئیگی تب تک
نازو یہان ہی رہیگی۔ قمرن بڑی خوش ہوئی کہ باجی
یہان ہی رہینگی ضعیفہ تو ڈولی پر سوار ہو کر چلی گئی مگر نازو
کو یہان ہی چھوڑ گئی کہ قمرن کو ڈانٹتی رہے۔

نواب صاحب نے نازو کو پاس بلاکر بٹھایا اور کہا خدا
کے لیے انکو سمجھاؤ۔ یہ انکو ہو کیا گیا ہی۔ پہرے والے سے
کہتی ہین کہ تو جا ہم پہرہ دے لینگے۔ خیر یہانتک بھی خیریت
تھی۔ گھر ہی مین بات رہی۔ گنڈیری والے کے پیچھے پیچھے بازار
تک دوڑا جانا یہ سب سے بڑھ گیا مجھے رہ رہ کے خیال آتا ہی
کہ بازار والون نے کیا کہا ہوگا کہ یہ کون ہٹر دنگی ہی۔

قمرن نے کہا نواب اب ہم بگڑ جاینگے بس
ایک بات آئی گئی ہو گئی۔ تمکو تو رٹ لگ گئی ہی بس
اور بازار والون نے دیکھا تو ہوا کیا۔ ان نگوڑون کی
بہو بیٹیان نہین ہین وہ نگوڑے نا ٹھے ہین۔ ایک بات
کے پیچھے پڑ گئے کہ تو دیا کہ خطا ہوئی تقصیر ہوئی۔ گناہ
ہوا۔ اب ایسا نہ ہوگا۔ اب ہمارا سایہ تک ہم کو نہ دیکھ
سکیگا۔ بس اب کیون بک بک لگائی ہی حق ناحق
کو اور نہین تو کیا ٹر ٹر ٹر ٹر۔

نواب کو یہ ادا پسند آگئی بس کھب گئی دل مین۔ کہا اے اچھا
ذرا ادھر کھسک آؤ۔ اور بڑی گرما گرمی کے ساتھ پیار کیا
کہا از برائے خدا ایک مجھی دو اور ایک لو۔

قمرن نے کسیقدر رکاوٹ کے ساتھ کہا بس بس الگ
رہیے گا یہ دکھانے کی محبت ہمین نہین بھاتی یہ ٹھنڈی کہانیان
رہنے دو۔

نواب صاحب نے اپنے ہاتھ سے ایک گلوری قمرن کو
کھلائی اور ایک نازو کو۔ اور رخسار تابان کا بوسہ لیکر کہا
خفا نہو جایا کرو ہم تو تم پر جان دین اور تم ہم سے کشیدہ
رہو۔ یہ کیا۔

ق ۔ اور تم باجی کے سامنے چمیان لیتے ہو۔ ذرا شرم
نہین آتی بڑے وہ ہو۔

نواب ۔ شرم کاہے کی۔ نازو کی تو خود چمیان لینگے ہم
یہ عیب نہین ہی۔

نازو ۔ بڑے مزے مین آئے ایک بہن تو تمھارے
سپرد کر دی ہی ہم نے۔

نواب ۔ ای تو آدمی جورو تو تم بھی ہو صاحب کہ نہین
یا اسمین کچھ انکار ہی۔

ق ۔ تو اس وقت تمھاری اغل بغل ڈیڑھ جورو بیٹھی ہی۔

نواب ۔ اسمین کیا شک ہی۔ ایک تم اور آدھی یہ (نازو
کی طرف اشارہ کرکے)۔ کیون نازو۔

نازو ۔ اجی تم ہم دونون بہنون کو گھر ڈال لو بس۔

نواب ۔ شرع کی رو سے حرام ہی۔ ہو نہین سکتا ورنہ پھر
کیا تھا چھڑی اور دو دو۔

نازو ۔ (قہقہہ لگاکر) ہان ہان (دیبلی ہان کو بڑھاکر) اور
کسی کی بیاہتا جورو کو بھگا لانا یہ تو حلال ہی۔ کیون بو نواب
نہ جواب دوگے۔

نواب ۔ (مسکراکر) اسکا تو کہین شرع مین ذکر نہین ہی۔

نازو ۔ (گال مین آہستہ سے چٹکی لیکر) ہان کیا من بھاتی باتین ہین کیون نہ ہو

نواب - اس وقت اِس چٹکی نے کیا مزہ دیا ہے - واللہ جلا لیا قمرن کی تیکھی چتونوں نے تو مار ہی ڈالا تھا مگر انکی اس ادا ے شیرین نے جلا لیا -

نازو - تو ایک بہن ملک الموت ہے دوسری مسیحا -

نواب - نہین دونون ملک الموت اور دونون مسیحا -

نازو - یہ تمھارے ہان کی عورتین تو ہم سے چلتی ہونگی -

ق - اے باجی بڑی دقافہ ہین اور ہمین چاہتی تھین کہ چٹکیون پر اڑا دین - بھلا ہم کب انکی باتون مین آنے والے تھے - ہمین بنانا کیا دل لگی ہے - ہم خود سیکڑون اور ہزارون کو بنا ڈالین -

نازو - نہین نہین قمرن تم نے بڑی زیادتیان کین بیچاری گنڈیری لینے باہر دوڑی گئین - توبہ توبہ !!!! -

ق - اب آج سے لنڈیریان کھانی ہی چھوڑ دین جاؤ نہ کھائینگے -

نواب صاحب کے ساتھ بی نازو اور قمرن کھانا کھاتے بیٹھین تو مہریان دل ہی دل مین ہنستی تھین ان بیچاری منہارون کو یہ کیا معلوم تھا کہ امیرزادیون کے کھانے کا کیا طریقہ ہے جب میٹھا دسترخوان پر آیا تو نواب صاحب نے گھر کی ماما اور خواصون کی جانب نظر قہر سے دیکھا مگر انکے خاموش کھڑے رہنے سے اور بشرے کی قطع سے سمجھ گئے کہ بی قمرن کی فرمایش ہوگی بوڑھی مغلانی کہ جہاندیدہ اور خرانٹ تھی تاڑ گئی کہ نواب صاحب بددماغ ہو گئے تو اُن کا دل خوش کرنے کے لیے دور ہی سے کہتی کیا ہے کہ حضور جب مین مٹیا برج مین تھی تو ایک دن جہان پناہ ٹہلتے ٹہلتے بری منزل کے قریب جو پہونچے تو ایک سپاہی اُس وقت ماش کی دال بگھار رہا تھا اُسکی خوشبو سے بادشاہ ایسے خوش ہوے کہ فوراً حکم دیا کہ دسترخوان پر یہ سنڈیہ بھی چن دیجائے جب طعام تناول فرمانے لگے اور خاصہ چنا گیا تو حکم ہوا کہ اس سپاہی کو پلاؤ کی یہ قاب دیدو - سپاہی اپنے دل مین دعا مانگنے لگا کہ خدا کرے روز جہان پناہ کی سواری ادھر سے اُسیوقت نکلے جب مین دال بگھار رہا ہون تو چین ہی چین ملکھتا ہے حضور کھانا طبیعت پر ہے - اکثر رئیسون کو ہمنے دیکھا ہے کہ پلاؤ کے دو ایک نوالے کھائے مگر تلی ارویون پر جان دیتے ہین - سیم کے بیج کھانے کا عشق ہے - کھائیے من بھاتا اور پہنیے جگ بھاتا - نواب صاحب کو اس سے ڈھارس ہوئی اور نازو بھی سر ہو گئی - کیونکہ قمرن میٹھے ہی کی طرف زیادہ جھکتی تھین کھانا کھانے کے بعد نواب صاحب اپنے آرامگاہ مین تشریف لیگئے اور نازو دوسرے کمرے مین گئین -

ادھر مہریون وغیرہ نے میدان خالی پاکر قہقہے لگانے شروع کیے -

مہری - وہ تو کہیے گھی کی روٹی نہین پکوائی تھی -

مغلانی - یہ ساری شرارت اسکی تھی - (ہنسکر)

ماما - میرا کیا قصور ہے آئین سا ہے جو کھانا پک کے آیا اُسمین میٹھا بھی تھا اب مین چکھنے اور سونگھنے تو بیٹھتی نہین ہون جو پک کے آیا چن دیا - گھر مین پکا ہو خواہ باہر -

مہری - نواب صاحب کو بہت ہی برا معلوم ہوا

مغلانی - مگر سچ کہنا ہمنے کیسی بات ٹالی ہے کیون - نہ کہوگی -

خواص - ہان اللہ گواہ ہے - تو وجہ کیا سرکار نواب اگر خیال ہے تو یہ خیال ہے کہ ہم لوگ ہنسینگے -

مغلانی - بس بس - بس تم سمجھ گئین - اب تنہائی مین چاہے بیگم صاحب جھاڑ دین چاہے چلمین بھرین -

مہری - اے آخر شہ یہ مین کہون - مگر مین جانتی ہون شہر بھر مین تو ایسی عورت دوسری نہو گی - کیا شکل پائی ہے -

مغلانی۔ جب ہی تو سرکار نے سمجھے چاند کا ٹکڑا ہے۔
مہری۔ نیچی کتنی اچھی ہے۔ نواب بڈھن صاحب نے جو عورت
گھر مین ڈال لی تھی۔ نام تو۔ یہی بڈھن صاحب تو بستے والے
سرائے پاس جنکی ڈیوڑھی ہے۔ یا انکی بہنسی دیکھی یا اسکی۔ مگر
وہ اتنی گوری چٹی نہین ہین۔ ہے خبصورت (خوبصورت)
وہ بھی مگر یہ بات کہان۔ یہ چیز ہی اور ہے۔
مغلانی۔ اور کتنا چلبلا پن ہے کہ افوہ۔ بجلی تو ٹکتی نہیں
ایک جگہ۔ اور اسی کا نام معشوق پنا ہے بس۔
خواص۔ گات کتنی پیاری ہے۔ کلائیان کتنی گوری گوری
ہین ہمنے تو اتنی عمر مین ایسی عورت نہین دیکھی۔
مغلانی۔ ہمنے بھی نہین دیکھی۔ دیکھو ہم جھوٹ کیون بولین۔
ادھر یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ اس خاستعار مین ادھر
آغا محمد اطہر اور رونق جنگ اور چھٹن صاحب نے باہم
صلاح کی کہ نواب محمد عسکری کا حال دریافت کرنا چاہیے
داروغہ اور ممن کو بلا کر سمجھایا کہ دیکھو زمانہ بدڈھب ہے اگر اسکے
میان نے نالش کر دی تو غضب ہو جائیگا ٹھنڈی کر کے کھانا
اچھا ہوتا ہے۔ محمد عسکری کو سمجھا دو کہ ہاتھ پاؤن بچائے رہین
ہم دوست ہین انکے حق دوستی کا ادا کر دیا۔ آیندہ انکو اختیار
ہے انکو لازم تھا کہ بالکل الگ رہتے۔ آخر سوچو تو کہ وہ اسکا
نتیجہ کیا سمجھے ہین اور ہم سے پردہ غضب خدا کا ارے ہمین کیا
نہین معلوم ہے آوارگی بہتون کی دیکھی مگر یہ آوارگی نرالی
آوارگی ہے انکو خوب سمجھا دو کہ ظالم اسمین بدنامی کے
سوا ہتک عزت بھی ہے۔

ممن اور داروغہ چپ چاپ سنتے گئے اور دونون
اپنے اپنے دل مین سوچتے تھے کہ کوئی تدبیر ایسی ہو کہ یہ
دونون صاحب یہان نہ آنے پائین۔ اگر یہ آ گئے تو
ہماری دال انکے سامنے نہ گلنے پائیگی اور ہمارا رنگ
پھیکا پڑ جائیگا۔ آغا محمد اطہر نے کہا بھئی رونق جنگ تم تو
ابھی ابھی آ گئے ہو ہم اور چھٹن صاحب گھنٹون سے یہان
ایڑیان رگڑ رہے ہین مگر ہم دونون سے زیادہ تمکو
فکر ہونی چاہیے۔ واللہ نواب ہاتھ سے جاتا ہے اسکی
فکر کیجیے۔

حضرات ناظرین! چھٹن صاحب اور آغا محمد اطہر اور
رونق جنگ گو سب آوارہ مزاج تھے۔ مگر محمد عسکری ان
سب کے گرو گھنٹال نکلے مہراج بلی نے جو ان لوگون کی
تقریر سنی تو جھلا اٹھے۔ کہا خدا جانے تم لوگ کیون اسقدر
نواب کے خلاف ہو۔ وہ رئیس کیا جو مردہ دل ہو۔ ریاست کے
معنی ہی یہ ہین کہ کھائیے اچھا۔ پہنیے اچھا۔ اور معشوق اچھے اچھے
ہون اگر گھر مین گھس کے دال چپاتی کھائی تو رئیس کیا
ہمارے نزدیک سائیس ہے۔ رئیس وہ جو دل چلا ہو۔ ع

کسکی رہی اور رہے گی کسکی

آغا محمد اطہر بہت ہی جھلائے۔ آپ تو اپنی فصد
کھلوائیے آپ کو ہو گیا ہے خبط۔ آپ پاگل ہین۔ ریاست
کے یہی معنی ہین کہ دو دو دن گھر سے غائب رہے۔ واہ
اچھی ریاست ہے۔ ایسے رئیس کی ایسی تیسی ہم تین حرف بھیجتے
ہین ایسے رئیس پر۔
رونق۔ تم انسے الجھتے کیون ہو آغا صاحب۔
آغا۔ انکے پاگل پنے کی گفتگو سنی آپ نے۔
رونق۔ جی خوب سنی یہ تو لاعلاج ہین بھائی۔
چھٹن۔ لاعلاج کیا معنی۔ مسخ ہو گئے ہین یہ۔
مہراج۔ جب دل آتا ہے بھائی صاحب تو پھر کچھ قابو نہین
چلتا۔ آپ لوگ کیا جانین۔ ۵

ایسے جاتا ہے دل کوے بتان مین
مری تقدیر مین ہے اے خدا کیا

آغا۔ آپکی تقدیر مین نازو کی جوتیان کھانا ہی۔

اسپر مضمون آدمی ہنس پڑے اور مضمون نے مہراج بلی کو بنانا شروع کیا۔ اس زمانے کے جعفر زٹلی میان مہراج بلی ہین جعفر زٹلی نہین بھئی یہ اپنے وقت کے مجنون ہین نازو پر عاشق ہوے ہین اور وہ انکو بھوبی مونگ کے برابر بھی نہین سمجھتی۔ مہراج بلی نے کہا سنیے۔ ؎

دردلم عشق ز لیلی کافی ست
خواہش وصل زنا انصافی ست

آغا۔ جی۔ خواہش وصل زنا انصافی ست۔ اگر بوڑھے نہوتے تو یہ شعر نہ پڑھتے مگر۔ ع

از شاخ کہنہ میوۂ نورس غنیمت ست

داروغہ نے کہ فہمیدہ اور شایستہ آدمی تھا آغا محمد اطہر کی بڑی تعریف کی۔ حضور آپ نواب صاحب کے بڑے دوست ہین واللہ اور جتنے آتے ہین سب مخرب۔ ایک آپ اور دو صاحب یہ تو انکے دوست ہین باقی یاران نامی ہین۔ روٹی کے ٹکڑے کے لیے خوشامد کرتے ہین۔ مگر حضور یہ ترڑون کے رئیس ہین نازو نعم پروردہ۔ آپ کا کیا کہنا۔ نواب صاحب نے بیشک بُرا کیا کوئی اس طرح کھل کھیلتا ہی بھلا کچھ تو بدنامی نیکنامی کا پاس چاہیے۔ اب سارے شہر مین بدنام ہونگے ایسا فعل کیا۔ پھر یہ کوئی اچھی بات ہی۔ لاحول ولاقوۃ۔ مگر ہم لوگون کے سمجھانے سے سمجھ سکتے ہین بھلا۔

یہ گفتگو ہوتی ہی تھی کہ ایک روتا آیا اور سلام کرکے داروغہ کو ایک رقعہ دیا۔ داروغہ نے پڑھا اور پڑھکر چھٹن صاحب کو دیدیا۔ رقعے کا مطلب یہ تھا۔

داروغہ صاحب۔ دو مینڈھے کانپور سے بکنے آئے ہین گھوڑے کے سوداگر کے پاس ہین جو آغا میر کی سرا مین ٹکا ہی۔ اس سے دو نون مینڈھے خرید لو۔ یہ بڑے نامی مینڈھے ہین جو دام مانگے دے دو۔ عسکری۔

چھٹن۔ (رونق جنگ سے) خوش ہوے آپ۔

رونق۔ (رقعہ لیکر) اَین+۔ اب یہ شوق چرایا ہی۔ بھئی جو سوجھتی ہی انوکھی۔

آغا۔ کیا۔ کیا شوق چرایا ہی۔ ہمکو تو بتاؤ۔

چھٹن۔ جی مینڈھے لڑانے کا شوق ہی۔

آغا۔ اَین۔ انہین نہین۔ سچی سچی بتاؤ بھئی۔

چھٹن۔ یہ رقعہ پڑھ لو نا۔ موجود ہی نا ہی۔

آغا۔ (پڑھکر) اب انسے کہیے کہ انڈے لڑائین۔

چھٹن۔ جی یہ سب کچھ کرینگے نمبر بڑھ گیا انکا۔ یہ سب سے بڑھ گئے بھائی۔

آغا۔ مینڈھے لڑانے کی کیا دور کی سوجھی ہی۔ داروغہ جی قلم دوات کاغذ منگواؤ۔

راوی۔ آغا محمد اطہر نے نواب صاحب کے نام خط لکھا۔

ابے نامعقول تیری ایسی تیسی کردن۔ مردک تجھے خبط ہو گیا ہی جنون ہو گیا ہی۔ دو دن سے آپ غائب کہان ہین بڑے پاجی ہو اور اب آپ جوتے کھائینگے۔ ان لوگون نے تم کو بالکل خراب کر دیا ہی۔ افسوس ہی واللہ افسوس کا مقام ہی مگر یہ وہی مثل ہی کہ بارہ برس کے کو بیدکیا اور اٹھارہ برس کے کو قید کیا۔ تمکو سمجھاے کون۔ ارے کمبخت تجھکو یہ کیا ہوا ہم لوگون سے صلاح تو لے لیا کر بھائی یار یاد رکھو پچھتاؤگے اور اگر ایسی ہی آوارگی رہی تو بچہ خراب ہو جاؤگے۔ اور ہو جاؤگے کیا معنی اب تم ہمارے ہاتھ سے گئے۔ ؎

بُرا کہے جسے عالم اُسے بُرا سمجھو
زبان خلق کو نقارۂ خدا سمجھو

مہراج بلی کا سا گول آدمی اگر ایسا ہو جیسے تم آج کل ہو تو مقام حیرت نہین ۔ مگر تم کو ایسا نہونا چاہیے یہ بڑے عیب کی بات ہے بھائی ۔ ارے تم مین کچھ بھی انسانیت باقی ہے تو ہم سے ملو اور قسم لے لو کہ تمھارے مُنھ پر ان امور کا تذکرہ بھی نہ کرینگے کیونکہ بھائی ناصح کو لوگ اپنا دشمن سمجھتے ہین ایسے پردے آنکھون پر پڑ جاتے ہین کہ دوست کو دشمن اور دشمن کو دوست سمجھنے لگتا ہے انسان ۔ ہی ہی والله ستم کا سامنا ہے ۔

اب اگر آج تم ہم سے نہ ملو گے تو والله ہم لوگ تمھاری صورت پھر نہ دیکھینگے ۔ بس اسکو یاد رکھنا ۔ اب تم کو اختیار ہے بھائی ۔ ارے ہم تیرے بھلے کے لیے کہتے ہین ۔ اور تو ہمسے دور دور رہتا ہے ۔ اب یہ تو بتاؤ کہ بی قمرن کہان ہین ۔ یار صورت تو دکھا دے ظالم ہم تو ترس گئے والله ۔ قمرن ہائے قمرن ۔ وائے قمرن ۔ بھائی کہو تمھارے قدمون پر ٹوپی رکھون ۔ ایک دفعہ تو صورت دکھا دے والله ہم کو نصیحت کرتے کرتے خود ہی مبتلائے مرض ہو گئے ۔

تو بھی ای ناصح کسی پر جان دے
ہاتھ لا اُستاد کیون کیسی کہی

یہ داغ کا شعر ہے مگر میرے حسب حال ۔ بڑے ناصح بنے تھے مجھے قمرن اس وقت یاد آئی صرف دور دور کی بات چیت چاہتا ہون اور بس ۔ دل قابو مین نہیں ہے ۔

سنبھلتا ہی نہیں دل کو سنبھالا — خدا جانے کہ ہے یہ ماجرا کیا
نئے آزار کا ہے سامنا روز — مریض عشق کو ہوگی شفا کیا

راقم محمد اطہر عفی عنہ

رونق ۔ ہمکو بھی خط سناؤ کیا لکھا ہے بھئی ۔

آغا ۔ آپ کوئی قاضی ہین جو جی چاہا وہ لکھا ۔

رونق ۔ (خط چھینکر) اب کہو اچھا نہ سناؤ ۔

آغا ۔ بھئی چھینا جھپٹی اچھی نہین ۔ دیکھو استاد ۔

رونق ۔ (خط پڑھکر) ہان !!! یہ کیسے ۔ ع ۔

خوب گذریگی جو مل بیٹھینگے دیوانے دو

چھٹن ۔ یار ہم بھی دیکھیں ۔ یہ خوب گذریگی کیا معنی کیا آغا بھی لٹو ہوے کسی پر ۔

رونق ۔ (خط دیکر) پڑھیے تو ۔ یہ نئے بگڑے ۔

چھٹن ۔ بہت ہی خاصے ۔ اچھے ناصح ملے یک نشد دو شد ۔

داروغہ ۔ حضور یہ خط بھیجیے گا کس طرح ۔ پتا تو ہے ہی نہین ۔

رونق ۔ (جھلا کر) میان بوڑھے ہونے آئے اور جھوٹ بولنا نہین چھوڑتے کشمیری ہو نہ آخر ۔

داروغہ ۔ حضور جو چاہین سو کہ لین مگر کشمیری کا ہونا بھی اگر کوئی عیب ہے تو مجبوری ہے ۔ خدا گواہ ہے جو مجھ کو یہ معلوم ہو کہ اس وقت نواب صاحب کہان ہین ۔

رونق ۔ پھر کشمیری پیچ چلا ۔ اس وقت کی ایک ہی کہی ۔

داروغہ ۔ حضور تو نہ ہاری مانتے ہین نہ جیتی ۔

رونق ۔ ارے کاشو ۔ مین خوب سمجھتا ہون ۔ ع ۔

برائے پختن شلجم گر یختہ کاشو

یا یون کہیے کہ ع ۔

کاشو برائے پختن شلجم گریختہ

داروغہ ۔ حضور شلجم تو نعمت ہے ۔ والله ۔ ع ۔

شلجم پختہ بہ کہ نقرۂ خام

شلجم تو وہ ترکاری ہے کہ گوشت کی اسکے سامنے کوئی حقیقت

نہین ہی شبدیگ سے بڑھکر اور کیا ہی ـ
داروغہ ـ بھئی واللہ شبدیگی تو ہمنے ایک دفعہ کھائی تھی باریک استعمال چاولون کے ساتھ ہمارے ایک دوست ہین عبدالستار کشمیری ہین اور نینی تال مین رہتے ہین پہاڑ کی چوٹی پر جلسہ تھا ـ مین کیا کہون ـ حضور ہم لوگون سے بڑھکر شبدیگی نہین پک سکتی ـ کوئی پکا تو دے ـ
چھٹن ـ یہ تو صحیح ہی بھئی کشمیری ہوتے خوش خور ہین ـ
داروغہ ـ خوش خور ـ جو غذا کشمیری کھاتے ہین وہ آپ کہان سے لا سکتے ہین دنبہ کہان پایئے ـ زعفران یہان کہان بکری کے گوشت مین وہ لطف کجا جو دنبے کے گوشت مین ہوتا ہی
یہ خط آغا محمد اطہر نے داروغہ کو دیا اور کہا بھئی کشمیری بنے کی تو ہمسے تو نہین ـ داروغہ ہنسا ـ حضور تو سر بات مین کشمیری بنے ہی کی پھبتیان کہتے ہین عالمگیر تمام عمر اسی فکر اور تلاش مین رہا کہ اچھا آدمی اُسکو ملے لائق آدمی مگر نہ ملا ـ اگر کسی قوم کو مانتا تھا تو کشمیریون کو ـ آدم خوب بدستانی آید کشمیری درین صوبہ ہست کہ ما متفق میکنیم حضور ہین کس گھمنڈ مین کشمیر کا سا ملک روے زمین پر نہین ہی ـ ملغواے کشمیری نے جو تعریف کی ہی از سر تا پا صحیح ہی ـ حافظ کہ گیا ہی ـ ع ـ

سیہ چشمان کشمیری و ترکان سمرقندی

حسن آب و ہوا ـ فضا سبزہ زار چشمہ سار عمر دت ـ اخلاق کشمیریون پر ختم ہی ـ کیسے کیسے خوش رو جوان ہوتے ہین ـ دیدار و کہ واہ وا ـ آپ کشمیریون کے خلاف کیون ہین اسقدر ـ
آغا نے کہا مین دل لگی کرتا تھا ورنہ اکثر کشمیری میرے دوست ہین اور دلی دوست ـ یار تم لوگ گھمنڈ کی تو حد کر لیتے ہو ـ داروغہ نے کہا اجی وہ ہم دنیا بھر سے بڑھکر ہی اک دو ہزار ہندوستانی جہل کی علت ـ مین

اُکلے پانی بھیج دیے گئے کسی کشمیری کا تو نام بتایئے اور یون زبردستی کی اور بات ہی ـ
اتنے مین داروغہ کو ایک شخص نے رقعہ دیا اور اُنھون نے مسکرا کر نواب رونق جنگ کو وہ رقعہ دے دیا ـ
رقعہ ـ بھائی صاحب آپ لوگ تو ہو گئے ہین پاگل اس وجہیہ (وجہ) سے کی (کہ) آپ لوگ سمجھتے ہینگے کہ عسکری قمرن پر لٹو ہی ـ قمرن تو للتوا تنبولی کے ساتھ بھاگ گیی اور آپ لوگون کو یعقین (یقین) ہی نہین آتا پھر مے اسکو کوئی کیا کرے بھئی اگر قمرن کا پتا لگے تو ہمکو ضرور اطلاع دینا ـ ہم اُسکے جمال کے مشتاق ہین ـ کس غضب کی چال ہی کیسا دری کی کیا مجال ہی کہ اُسکا مقابلہ کر سکے ـ دل لگی ہی ـ سارے لکھنؤ کی ناک ہی ـ
کیسے بی نازو اور مہراج بلی مین میل ہوا یا نہین واللہ بڑا خوش نصیب آدمی ہی ـ بھئی میرا حال کیا پوچھتے ہو ـ ع ـ

وہ پری ساتھ لیکے سوتا ہون
حور جسکا پلنگ کستی ہے

مین نے چلہ کھینچا ہی چالیس دن کے بعد ملونگا ـ
آغا صاحب اور مہراج بلی اور اُنکی والدۂ مکرمہ بی نازو اور رونق جنگ اور سب کو سلام ـ محمد عسکری عفی عنہو (عنہ)
رونق ـ اسکو کبھی لکھنا کبھی نہ آئیگا واللہ ـ عفی عنہ کو نون اور واو سے لکھتے ہین ـ
چھٹن ـ دیکھون لاحول ولا قوۃ ـ پاگل ہی رہا ـ
آغا ـ اور رونق جنگ ہی کے نام خط اور اُنھین کو سلام ـ
رونق ـ جی ہان اس سے کیا بحث ہی یقین کو آپ یعقین لکھتے ہین ـ عین سے ـ

آغا۔ لاحول ولاقوۃ۔ بداملا بھی ہو تو اسقدر۔ واللہ۔
چھٹن (قہقہہ لگاکر) لورکاف بیانیہ یعنی (کہ) کو آپ کی لکھتے ہین
آغا۔ اور شاعری کا دعوی۔ داغ اور آمیر کو اصلاح دیتے ہین جو ذوق اور آسیر کے سرمایۂ ناز ہین۔
رونق۔ تو اب اس سے ثابت ہوگیا کہ کہین قریب ہی چھپے ہوے ہین یار تلاش کرنی چاہیے۔ میان مہراج بلی آپ بھی واللہ کہینگے کہ مین بھی آدمی ہون۔ مینونسپل کے کمشنر بنے ہین۔ ایسے لیسے کمشنر بہت دیکھے ہین۔ ذرا پتا نہین لگا سکتے کہ نواب صاحب کہان ہین۔
مہراج۔ یہ کون بڑی بات ہی۔ ابھی ابھی لو۔
آغا۔ آپکا رعب نہین ہی کچھ۔ واللہ ذرا رعب نہین۔
مہراج۔ کون۔ چالان کرا دون آپ کا۔؟
آغا۔ جی چالان کرا دونگا۔ بس دوستون ہی پر شیر ہین نازو سے ایک نہ چلی۔

برف کے کوزے جو شب لشا کو بھیجے یار نے
اسکے یہ معنی کہ لو نقشہ تمھارا جم گیا

ایک روز سرشام معشوقۂ گلبدن بی قمرن صاحب نام محلسرے بری منزل پر ٹھلا رہی تھین۔ اور بی مغلانی کو بتاتی جاتی تھین کہ دیکھو ہم کو ڈھیلی آستینون کی کُرتی سے نفرت ہی پھنسی آستینون کی کرتی سیو۔ اور پٹھکے اور گوٹے اور زنبت اور تیچھے سے لدھر نہ کردیا کرو۔ سادگی عجب شی ہی مغلانی مغلانی ہان مین ہان ملاتی جاتی تھی۔ ای حضور جو لطف سادگی مین ہی وہ اس لدھڑنے مین بھلا کہان ہو سکتا ہی توبہ کیجیے جوبن سادگی ہی مین ہی۔ حضور لونڈی سات پیڑھیون سے یہ کام کرتی ہی اور ایسی ویسی کبھی بھولے سے بھی نوکری

نہین کی۔ جب کی اونچے گھر مین۔؟

خاک از تودۂ کلان بردار

اپنی سوکھی چپاتی نمک کے ساتھ کھاکے سو رہنا اچھا مگر اور نیچ قوم کی بات سُننا نہین اچھا۔ آبرو عزت کے ساتھ جو کی روٹی ملے جائے۔ للو اور جگہ مر جائین اپنی ایسی تیسی مین۔ قمرن کی بڑی خواہش تھی کہ انکی دوگانا انکے ہان آئین اور انکے ٹھاٹھ دیکھین مگر نازو چونکہ انکے سن مین زیادہ تھین سمجھاتی جاتی تھین کہ دیکھو قمرن ایسی کوئی حرکت نہ کر بیٹھنا کہ یہ گھر چھوڑکر پھر وہی چوڑی والی۔ موچی کی موچی بنجاؤ۔ اُنھون نے نازو کی چوری سے مغلانی سے کہا۔ بی مغلانی ایک بات کہین کسو سے کہوگی تو نہین ہماری دُگانا کو ذری بلا لاؤ یا بلوا لو ہمنے اُنھون نے دوپہر یا بادام توڑکر ایک اُنھون نے ایک ہمنے کھایا ہی۔ اُنکے دیکھنے کو ہمارا بہت جی چاہتا ہی۔ اِس اُجڑے پردے کو خدا غارت کرے پردہ کیا قیدخانہ ہی کہین جاؤ نہین کہین آؤ نہین۔ واہ قیدی بنے رہو۔ جیسے اچھے خاصے بندھوے ہوتے ہین۔ اُنکے بے دیکھے جی ندھال رہتا ہی۔ باجی آج گھر جائینگی۔ یہان میدان خالی ہوگا۔ تم ڈولی پر چڑھ کے چلی جانا۔ ہم پتا بتا دینگے
مغلانی۔ ای حضور دم مارنے کی تو مہلت نہین ملتی۔
قمرن۔ اچھا جاؤ ہمنے چھٹی دیدی۔ بس۔
مغلانی۔ حضور تو سلی سلائی کو ادھیڑ ڈالتی ہین۔
قمرن۔ اور جو ہمارے بدن پر ٹھیک نہ ہو تو کیا کرین۔
مغلانی۔ کیسے ٹھیک نہو حضور۔ مجال ہی ٹھیک نہو۔
قمرن۔ اوئی تو اچھا ہمین کیا انکار ہی اُدھیڑ ڈالا اُدھیڑ ڈالا جی کی خوشی ہمارے تمھارا کیا حرج ہی۔

مغلانی - کس محلے مین رہتی ہین وہ حضور کی دوگانا -

قمرن - ایچ خان کے میدان مین - ای یہ ایچ خان کون ہین -

مغلانی - حضور پادشاہی مین رسالدار تھے بڑی نمود کے آدمی -

قمرن - لکھنؤ کے بعض بعض محلے بھی اُجڑے نئے نام کے ہین گاما کا پل - سر کٹا نالا - ایچ خان کا میدان گھنٹا بیگ کی گڑھیا - دوگوان - اٹکی محلہ - دھنیا مہری کا پل تو بستہ -

مغلانی - سرکار دھنیا مہری نے بڑے لطف بڑے چین کیے ہین - بادشاہ کے مزاج مین بڑا دخل تھا اور اب تلک اُسکا نام مشہور ہی - اور راجہ جھا - جھا کو بادشاہ نے خطاب دیا تھا - قسمت ہی اپنی - بہت سے مر گئے - کوئی جانتا بھی نہین کہ کون تھے کون نہ تھے - دھنیا مہری کا نام تب تلک رہیگا جب تلک لکھنؤ باقی رہیگا -

قمرن اس شہر کا نام لکھنؤ ہی یا نکھلئو -

مغلانی - (ہنسکر) لکھنؤ حضور - نکھلئو گنوار کہتے ہین

قمرن - اللہ کرے باجی جلدی جائین کہین تو دوگانا کو بلوائین ہم اور جشن رہے - آج کھانا اچھا پکوانا ابھی سے حکم دے دو کہ جسمین پک کر تیار رہے -

کوئی پانچ کے عمل مین ناز ڈولی پر سوار ہو کر اپنے میکے گئی تو قمرن نے دوسری ڈولی منگوا کر جلی مغلانی کو اپنی دوگانا کے ہان بھیجا اور کہا ساتھ ہی سوار کرا لاؤ ایچ خان کے میدان مین اُسکی دکان ہی - دُکان کی لفظ پر مغلانی کو حیرت ہوئی - پوچھا کاہے کی دکان ہی - کہا کبڑن کی - مغلانی مسکرائی - حضور کبڑن اور حضور کی دوگانا - یہان اگر مین اُسکو لاؤنگی تو سب حضور کو ہنسینگے - ایک کام کیجیے مین اُسکو بلوائے دیتی ہون مگر اُسکے مکان مین کہہ بھیجیگا کہ سب کے سامنے برابری کا دعوی نہ کرے سمجھین حضور یہ کہکر مغلانی نے محل کی ایک عورت کو جسپر اُسکو بڑا اعتبار تھا بلوایا اور کہا کہ تم ایچ خان کے میدان مین جا کے کلو کبڑن کا مکان پوچھو مکان پر ہو گی تو دوکان پر ہوگی کہنا کہ آپ کی دوگانا نے بلایا ہی ڈولی پر سوار کرلاؤ - مگر یہان کسی سے ذکر نہ کرنا خبردار تھوڑی دیر کے بعد ڈولی آئی تو قمرن نے مہریون وغیرہ کو بازار کام کو بھیج دیا اور خواصون کو نیچے بیٹھنے کا حکم دیا - کلو کبڑن آئی - تو دنگ - عالی شان مکان - کمرے آراستہ - خدمت کے لیے خواصین مستعد بیٹھی ہین - کام کاج کے لیے مہریان اور قمرن فوق البھڑک کپڑے پہنے ہوے کھڑی ہین اور زیور سر سے پانؤن تک اسکو دیکھتے ہی قمرن لپٹ گئی -

قمرن - دوگانا آنکھین ڈھونڈھتی تھین تمکو -

دوگانا - بہن تمھارے بھاگنے کا ہلڑ مچا ہوا ہی -

قمرن - اچھا بتاؤ ہمنے اچھا کیا یا برا کیا -

دوگانا - خوب کیا - برا وہ جو برا کہے -

قمرن - وہان اچھے تھے یا یہان -؟-

دوگانا - توبہ کرو بہن وہان وہی کلو کی چوڑیان -

قمرن - اور یہان اچھے سے اچھا کھانا - اچھے سے اچھا گہنا اچھے سے اچھا کپڑا - خدمت کے لیے آدمی -

دوگانا - بڑی خوش نصیب ہو بہن - اچھے گھر آئین -

قمرن - اور نواب ہم پر جان دیتا ہی - دوگانا -

دوگانا - تمھاری صورت ہی ایسی ہی بہن تم بادشاہون وزیرون کے محل کے قابل ہی تھین - چوڑی والے موے کا یہ منہ کہان -

قمرن - روز ہمارے ہاتھ جوڑتا ہی اور غلام بنا ہوا ہی -

ڈگانا۔ ٹوٹو ٹوٹو۔ دونون ہاتھون سے ٹوٹو جانے نہ پائے۔

قمرن۔ ٹوٹون کیا سب میرا ہی مال ہے سیا کسی اور کا۔

ڈگانا۔ ہان ہان تمھارا تو ہے ہی۔ مزے کرو بس۔

قمرن۔ مین تڑپتی تھی تمھارے دیکھنے کو ڈگانا۔

ڈگانا۔ جب ہمنے خبر پائی کہ قمرن بھاگ گئین تو بڑا رنج ہوا یہان تو خبر تھی کہ للتو اتنبولی بھگا لیگیا۔ مجھے افسوس ہوتا تھا کہ یہ کیا سوجھی۔ مگر اب کلیجے مین ٹھنڈک پڑی کہ اچھے گھر آئی ہو۔ یہ چین کہان نصیب ہو سکتے ہین کیا تمھاری مان کو بھی معلوم ہو گیا ہے کہ یہان ہو۔

قمرن۔ اے ابھی ابھی تو باجی گئی ہین یہان سے۔

ڈگانا۔ شہر بھر مین ہلڑ ہو گیا کہ قمرن چوڑی والی کو للتو اتنبولی بھگا لیگیا۔ اور اسکا میان اب کانپور گیا ہے یہ خبر کیونکر مشہور ہوئی۔

قمرن۔ اے جتے (جتنے) مُنھ اُتی (اتنی) باتین۔

اتنے مین ایک ملائی کی برف والے نے آواز دی اور قمرن نے فوراً مہری کو دوڑایا کہ جا کے ملائی کی برف والے کو بلالے۔ وہ دو کٹوردن مین دو دو قفلیان لائی اور کہا حضور یہ فضلے برف والا ہے شہر بھر مین اسکی برف کی دھوم ہے بیگم صاحب نے برف کھائی اور اپنی ڈگانا کو کھلائی اُسنے کہا بہن تم اسکو جانتی نہین۔ جانتی ہوں اگر اسکی صورت دیکھو قمرن کو اُس برف والے کے پوچھا کیا للتو سے اچھا اصل حقیقت ہے اسے ہرن کی سی آنکھین تو کوئی پردہ نشین ہے یہ قمرن نے کہا۔ اتفاق

کیا بہت خوبصورت ہے۔ انکی ڈگانا نے اُس برف والے کی اسقدر تعریف کی کہ قمرن اُسکے دیکھنے کے لیے تڑپنے لگی کہا بہن ہم کیونکر دیکھین اُسنے صلاح دی کہ تم ایک ایسی عورت نوکر رکھو جو رازدان ہو۔ اسوقت یہ جو اتنی عورتین بھری ہین اُنمین سے ایک کو رازدان کر لو قمرن نے ایک جوان سی مہری کو اشارے سے بلایا اور علحدہ لیگئی اور وعدہ کیا کہ اگر تم کسی ترکیب سے اس برف والے کو یہان بلا دو تو ہم تمکو بہت کچھ انعام دین وہ بولی بیگم صاحب یہان آنا دشوار ہے سب پر بات کھل جائیگی۔ ایک کام کیجیے پچھواڑے کے دروازے کی طرف اُسکو بلائے لیتی ہون ادھر تکیہ ہے اور گلی ہے۔ راستہ بھی نہین چلتا۔ کوئی کانون کان خبر بھی نہوگا۔ قمرن نے بڑی خوشی سے یہ بات منظور کر لی مہری نے برف والے کو قفلیون کے دام دے دیے اور رخصت کیا اور خود بھی کسی بہانے سے بازار گئی۔ تھوڑی ہی دور گیا ہوگا کہ مہری نے اشارہ کیا۔ برف والا رک گیا۔

مہری۔ تمھارا کیا نام ہے میان گبھرو۔

برف والا۔ ہمارا نام فضلے ہے۔ کیون۔

مہری۔ یون ہی پوچھا۔ چلو ہم تمھاری برف بکوا دین

ورہستا دوسرے جوان بھی پڑتی ہی جوانی ـ

مہری ـ اُئی! بڑے مزے مین آ گئے ـ ہم جوان ہین خواہ بڑھیا ـ اپنے میان کے لیے ـ تم کون ہو ـ

برف والا ـ دور دور سے جوبن لوٹنے والے ہم بھی ہین ـ

مہری ـ ایسے مفت خورے جوبن لوٹنے والے بہتا سے مارے مارے پھرتے ہین ـ

مہری نے بچھواڑے کے دروازے کے پاس ملائی کی برف والے کو روکا اور کہا ٹھہر جا مین آتی ہون ـ محلسرا مین جا کر دیکھا تو مغلانی اور دو مہریان نیچے باورچی خانے کے پاس بیٹھی باتین کر رہی ہین اور خواصون کو قمرن نے کچھ حکم دیا ہی وہ اُسکے بجا لانے مین مصروف ہین ـ جھپ کوٹھے پر گئی اور قمرن کو دوسرے زینے سے اُس دروازے کی جانب لیگئی اور کہا آپ بے کھٹکے رہین ادھر کوئی نہ آئیگا بچھواڑے کا دروازہ کھولا اس دروازے مین لوہے کی سلاخین لگی ہوئی تھین ـ شمع لائی اور کہا لے اب آپ برف والے سے باتین کیجیے ـ

برف والا ـ ہان سرکار ہی نکالون ـ

قمرن ـ اچھا دو قلفیان نکال ـ مگر شربت کی ہون ـ

برف والا ـ حضور ہمارے پاس کلپھی (قلفی) نہین کلپھے ہین ـ

قمرن ـ قلفی قلفے کیسے ـ دل لگی کرتا ہی موئے شامتین آئی ہین تیری ـ

مہری ـ نہین حضور دل لگی نہین کرتا دل لگی کیا کریگا ـ مجال ہی اسکی ـ یہ سچ کہتا ہی قلفی چھوٹی ہوتی ہی اور قلفا بڑا ہوتا ہی ـ

برف والا ـ حضور یہ دیکھیے ـ یہ ٹکے کی کلپھی ہی اور یہ اس سے بہت بڑی ہی ـ یہ دو آنے کا کلپھا ہی ـ

قمرن ـ اسی مین سے دیدے ایک الگ ایک لگ ـ

برف والا ـ میرے تو ہوش اُڑ گئے ـ حضور نے ڈانٹ بتلائی مین نے کہا امیرون کی ڈیوڑھی ہی کہین پٹ نہ جاؤن ـ اور لینے کے دینے پڑین ـ

قمرن ـ ارے برف والے تیری مونچھین نہین نکلین ابھی ـ

برف والا ـ حضور ابھی کہان سے نکلین کچھ کچھ نکل چلی ہین ـ

قمرن ـ اور تیری شادی ہوگئی ہی جورو کہان ہی ـ

برف والا ـ حضور کئی لڑکیان مجھے پیار کرتی ہین مگر مجھے کوئی جنچتی نہین ـ

راوی ـ واہ میان برف والے کیون نہو ـ سر سے
جوانی غرور کی بی قمرن کی گفتگو سے سمجھ گیا کہ رنگین طبیعت
تھی اسی دھرے پر چلنے لگا ـ
پیار کرتی ہین تجھکو گھر کی ٹکی اور باسی ساگ
حضور سے بھینٹا تو ہوتا نہین ـ رہا
تو دکھا دیجیے شہر بھرے ہین ـ
کلمنہا ـ
ہی مہینے کے اندر دو
ہین ـ
ئی گھر گنجیان ـ

برف والا — ڈر کنجیاں نہیں گھر کی کنجیاں نہیں۔ وہ کبھی صورت کہ آدمی کی بھوک پیاس بند ہو جاتی ہے۔

قمرن — (قریب آن کر) ذری ادھر سامنے آ۔

برف والا — (قریب جاکر) اللہ کرے حضور بھی آسکے (عاشق) ہو جائیں۔ اے میرے اللہ میری سن لے۔

قمرن — (سلاخوں میں سے ہاتھ نکال کر اور برف والے کے گال پر آہستہ سے تھپڑ لگا کر) مونڈی کاٹا۔

برف والا — ایک اور۔ اور بھی۔ جانی مار ڈالو۔

قمرن — اَئی! اب تو یہاں سے کچھ لیکے جائیگا۔

برف والا — بہت کچھ لیکے جاؤنگا۔ اور اللہ نے چاہا تو تمہیں کو لیکے جاؤنگا۔

قمرن — منہ دھو آ گر ٹھیا میں۔ بھلا۔ اسکو بھی پہچانتا ہے۔

برف والا — (غور سے دیکھکر) کون۔ ارے کلّو۔ یہ کٹنی یہاں کہاں۔

کلّو — اللہ تجھے غارت کرے۔ اللہ کرے تیرا صبر پڑے۔

قمرن — نہ بہن۔ کیوں کسی کو کوستی ہو۔ کوسا نہ کرو۔

کلّو — جیسا اسنے مجھے خراب کیا ویسا ہی یہ بھی خراب ہو۔

قمرن — (اپنے دل میں) اللہ نہ کرے خراب ہوں آپ کے دشمن۔ اسکے بُرا چاہنے والے۔

کلّو — اللہ کرے اسپر بجلی گر پڑے۔ یہ جل بھن کے خاک ہو جائے۔

قمرن — (کلّو کے منہ پر ہاتھ رکھکر) کیوں کوستی ہو بہن۔

کلّو — جو میں جانتی کہ اسکی برف ہی تو ہرگز ہرگز نہ چھوتی۔

قمرن — (ہنسکر) چلو اچھا ہوا دھوکے میں کھالی۔

برف والا — باجی اور بھلے مانس میں بس یہی فرق ہے۔

کلّو — باجی تو تیری سات پیڑھی۔ اب کچھ سنیگا تو۔

قمرن — اے کاہے کو لڑائی پڑتی ہو بہن ناحق۔

مہری — اور جو کہیں گھر کی ان عورتوں کو خبر ہو گئی تو بس کیا کرایا سب برباد ہو جائیگا۔

مہری نے کہ چالاک عورت تھی کہا اچھا اب ادھر آئیے یہ کہکر کلّو کا ہاتھ پکڑا اور کہا کیا انکو یہاں سے نکلواؤ گی اگر اس برف والے نے تمہیں چُل دیا تو تم اسکی صورت نہ دیکھو باتیں کرتی ہوئی اسکو کوٹھے پر لیگئی۔ بوڑھی مغلانی نے کہا سرکار کہاں ہیں۔ کلّو نے کہا کہ کمرے میں دروازے اندر سے بند کر کے وظیفہ پڑھ رہی ہیں۔

اب ادھر کا حال سنئے۔ مہری اور کلّو کا جانا تھا کہ قمرن نے سلاخوں میں سے ہاتھ ڈال کر برف والے کو اپنی طرف گھسیٹا اور گال ملنے شروع کیے۔ لونڈے نے جب یہ کیفیت دیکھی تو وہ بھی شیر ہو گیا۔ اب قمرن کی بیقراری کا یہ حال تھا کہ لوہے کی سلاخوں کو توڑے ڈالتی تھی اور اگر قابو ہوتا اور بس چلتا تو توڑ ہی ڈالتی۔ کہا ارے تو چاہے مجھ سے آٹا پسوا مگر کسی ترکیب سے مجھے لیچل اب تیرے بغیر میری زندگی تلخ ہو جائیگی۔ دُگانا نے بیٹھے بٹھائے میری جان کس عذاب میں مبتلا کر دی۔ مجھے کہیں کا نہیں رکھا۔ برف والے کے گالوں پر ہاتھ پھیر کر کہا اب تو ایک کام کر لونڈے چاہے ہم ہوں چاہے نہوں تو ایک پھیرا روز کر جایا کر۔ اور بس اسی جگہ پر چُپکے کھڑا رہا کر تو ہم کسی بہانے سے آجایا کرینگے۔ اُسنے جواب دیا کہ روز روز کا آنا تو مشکل ہے کیونکہ ادھر بہت سی عورتیں ایسی ہیں جو مجھپر جان دیتی ہیں باری باری آیا کرونگا۔ کیا باری۔ اے تو کیا اتنی عورتیں تجھپر فریفتہ ہیں کہ ہماری باری آئے گا۔ اوئی اللہ سب کو تو نے چٹیل کر دیا ہے۔ تو سلامت رہ مری جان۔ مگر ایک دفعہ ہر روز پھیرا کر جایا کر۔ ملا۔

اس لونڈے نے کئی بار دست اندازی کی اور [illegible]

دل مین سوچا کہ آج قسمت کھل گئی سونے کی چڑیا ہاتھ آئی خوب گلچھرے اُڑاؤنگا اس چھوکری کا دل اس قدر آیا ہوا ہی کہ یہ میرے ساتھ نکل آئیگی۔ اور اسکا سارا زیور ہتے چڑھیگا چین لکھتا ہی۔ قمرن نے کچھ سوچکر کہا اچھا ایک بات سُن۔ (گالون پر ہاتھ پھیر کر) ہمنے تیرے دو روز مقرر کر دیے جب ذرا آئیگا اس روز دو روپے پائیگا ہائے مین اس وقت اس موے جنگلے کو کیونکر ہٹاؤن۔ ہان کل اسکی تدبیر کرونگی۔ نواب سے کہونگی کہ یہ لوہے کی سلاخین بد قطع معلوم ہوتی ہین انکی جگہ پر دروازہ ہی دروازہ رہے تو بہتر ہوگا۔ میری بات کو وہ ٹُلکینگے نہین۔ بس اپنا مطلب نکل آئیگا بے کھٹکے۔

مہری۔ سرکار۔ بس اب چلیے نہین بات پھوٹیگی۔

قمرن۔ مہری مین تو چھوکرے پر جان دیتی ہون۔

مہری۔ (مسکرا کر) کس کام کا ہی موا۔

برف والا۔ ہان ہان اور ابھی تو کہہ رہی تھی کہ ہمکو برف مفت کھلایا کر تو یہ بیہودہ ہی۔

مہری۔ اُٹھو اُٹھو۔ آئے بڑے وہ بن کے۔

قمرن۔ ہٹ دھرمی نہ کر۔ مہری ہٹ دھرمی اچھی نہین ہوتی ایمان سے کہو ایسی صورت کا کوئی لونڈا اور بھی لکھنؤ مین ہے عورت کا حسن بھی گرد ہی اسکے سامنے۔

مہری۔ حضور تو اسکا دماغ اور آسمان پر چڑھائے دیتی ہین۔

قمرن۔ ارے میری تو جان اسپر سے صدقے ہو جائے تو کون مردار دریغ کرے۔

مہری۔ اے حضور یہ کیا کہہ رہی ہین۔ ـ جانتا ہی جان تک تو حاضر ہی۔

برف والا۔ مہری دو ایک گلسا تمکو بھی کھلائے دیتے مین۔

مہری۔ نا صاحب ہم قفلا وفلا نہین کھاتے۔ آپ اپنا قفلا اپنی ہنڈیا مین رہنے دین۔

قمرن۔ سو تو بچارا (بیچارہ) نیکی کرتا ہی۔ اور مہری بری سمجھتی ہی کیا ہرج کیا ہی۔

مہری۔ اے حضور ہم اِس موے کا کیون احسان لینے لگے ہمکو خواہش ہوگی تو آپ سے نہ مانگ لینگے۔

برف والے کو قمرن نے زبردستی رخصت کیا کہا ایسا نہو کوئی دیکھ لے۔ اب تو کل آنا۔ جب وہ لونڈا چلا گیا تو ادہر جا کے مہری سے کہا ہمنے ایسی صورت دیکھی ہی نہین تھی۔

بی قمرن جان

نواب محمد عسکری صاحب کے یار دوست احباب آشنا رفقا ملاقاتی عملے والے صبح سے اپنے اپنے معمول کے وقت آنے لگے مگر جو آتا ہی یہی سُنتا ہی کہ نواب صاحب تو سوار ہو گئے ارے بھئی کہان گئے ہین صاحب ہمکو یہ نہین معلوم سب کے پہلے داروغہ نے پہرے کے سپاہی سے پوچھا شیر محمد خان۔ سرکار برآمد ہوے۔ اُسنے کہا حضور سوار ہو گئے سوار ہو گئے ہین۔ یہ آج خلاف معمول سوار ہو جانا کیسا۔ " ابے یہ تو اُنھین سے پوچھیے ہم پیادے آدمی کیا جانین ارے ہان " اس وقت تو وہ کبھی سوار ہوتے ہی نہین۔ " آج کچھ دل مین آ گئی ہو۔ رئیس آدمی تو ہین ہی نا "

انکے بعد میان ممن آئے۔ داروغہ صاحب بندگی۔ داروغہ صاحب نے کہا بندگی (ذہن کو بڑھا کر) آج تو یار اکتا رہی تمہیر دو پہر روز ہی گٹھاؤ رہتا ہی۔ جوان آدمی ہین کہ نہین سیا کچھ تمھارے سے بوڑھے ہین۔ کہو سرکار کہان ہین؟

سرکار تو سنتا ہون سوار ہو گئے ہین "کیا سوار ہو گئے ابھی نہین ہنستے ہو۔ بھلا اسوقت اور وہ سوار ہون استغفراللہ کوئی اور وہ کی بادشاہت بھی دے تو بے چاند دیے ہوے وہ گھر سے باہر نہ نکلینگے۔ آپ دل لگی کرتے ہین کہان ہین کہان بتاؤ میان "حضور جناب امیر کی قسم سپاہی کہتا ہے سوار ہو گئے" ممن نے سپاہی سے پوچھا "شیر خان سرکار کہان ہین" "جی وہ تو ابھی ابھی سوار ہو گئے" "ہان کس سواری پر گئے بھئی" کہا "حضور عربی پر گئے ہین۔ داروغہ کو یقین نہ آتا اُنھون نے جا کے اصطبل مین دیکھا تو واقعی عربی نہین تھا سائیسون سے دریافت کیا۔ ارے اس عربی پر سوار ہو کر کس وقت گئے تھے کہا "حضور ابھی تو کال سے نہین ہے" تب تو داروغہ بھی چکرائے کہا بھئی کچھ دال مین کالا کالا ہے ممن نے کہا ہوگا آتے ہونگے۔

تھوڑی دیر مین میان اختر آن موجود ہوے "کیون کیون بھئی یہان کیون جمے ہین" "سرکار کہین سوار ہو گئے" اختر ہنسا۔ ہان ضرور سوار ہو گئے ہونگے "آپ نے کہا اور ہمین یقین آیا مجھ سے اُڑتے ہو۔ نکالے گئے ہو تم دونون آج جب ہی۔ مین بھی کہون یا اللہ یہ کیا ماجرا ہے" داروغہ نے اختر کو یقین دلایا کہ نواب صاحب کا واقعی کہین پتا نہین ہے "ہان کہان چل دیے۔ آج سویرے سویرے" "آہین یار کچھ بھوگ ہے ضرور۔ دیکھو ہم کھوج لگا لینگے۔ ارے مین بڑا کھوجی ہون جتنا نیچے ہون اُتنا ہی اوپر ہون یہ کسی پھیر مین ہین۔ میان ہان خوب یاد آیا ممن سنو تو وہ جن دو چھوکریون کو تم کہتے تھے وہ دراصل صحیح بات ہے یا دل لگی بازی تھی" "دل لگی بازی کیسی۔ آپ واہی ہین" "دو صورتین ہین کہ بھوک پیاس نیند سوجائے آدمی کی سچی۔ دل لگی نہین ہے قبلہ" اتنے مین دس بجگئے گیارہ بجگئے بارہ بجے منشی مہراج بلی کمانیدار اگے بر آئے۔ کانکھتے ہوے اُترے۔ داروغہ اور ممن آداب بجا لائے۔ "کیا کرتے ہین آپ کے نواب صاحب شغل کر چکے یا ابھی چھینٹے ہی اُڑ رہے ہین"۔

ممن۔ حضور وہ تو سوار ہو گئے۔

مہراج۔ سوار ہو گئے۔ وہ مہین آدمی اور یہ کڑاکے کی دھوپ۔ بتاؤ تو آخر کیا ہو رہا ہے۔

ممن۔ ای حضور اللہ جانتا ہے نہین ہین۔

داروغہ۔ آپ چل کے خود دیکھ لین نا۔

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے

مہراج بلی کو بڑی مایوسی ہوئی۔ لاحول ولا قوۃ۔ اچھا پھر کوٹھی کھلواؤ۔ دو گھڑی گپ شپ ہی سہی اب تو اس دھوپ مین واپس نہ جایا جائیگا۔

داروغہ نے خدمتگار کو حکم دیا کہ کوٹھی کھول دو سب صاحب وہان جا کے بیٹھے تو ممن نے پوچھا بھئی کچھ کھانے دانے کی بھی فکر ہے یا سرکار جو سوار ہو گئے تو اب سب بھوکے ہی پڑے رہین۔ داروغہ نے اُسی وقت کھانا نکلوایا ممن اور اختر اور داروغہ نے مزے سے چکھا۔ جب کھانا بڑھایا گیا تو اب دور کی سوجھی اور باہم زٹل قافیہ اُڑانے لگے۔

داروغہ۔ بھئی یہ کیا سبب ہے کہ جو آج دیر کردی سرکار نے۔

ممن۔ ہم جانتے ہین کسی دوست کے ہان کھانا کھا لیا۔

داروغہ۔ ہان ہے کچھ ایسا ہی۔ ورنہ بڑی دیر ہو گئی۔

مہراج۔ نہین نہین ہمسے نہ اُڑو۔ اتنا ہم بھی سمجھتے ہین۔

اختر۔ بیوجہ نہین ہے کوئی سبب ضرور ہے۔

داروغہ۔ حسین علی ارے میان سرکار کہان ہین۔

حسین علی ۔ اللہ جانے ہم تو حلوان خریدنے گئے تھے ۔

اختر ۔ پھر کس سے پوچھیں آخر ۔ نہ تم جانو نہ یہ جانیں پھر کس سے دریافت کریں ۔

مہراج ۔ ایک کام کرو جی کسی سائیس کو بلاؤ مگر تمیزدار ہو بدتمیز نہو کہ دریافت کچھ کریں اور جواب کچھ ملے ۔

سائیس ۔ سلام ہجور ۔ ہان گریب پرور کاہے طلبی بھئی ۔

مہراج ۔ ارے نواب صاحب کہان ہین کب سوار ہو گئے ۔

سائیس ۔ اسوار تو ناہین بھئے خدا حکم آوا کہ عربی گھوڑا اور دو سائیس بھیجے دیو ۔

مہراج ۔ تو کہان بھیجے دیو ۔ کوئی ٹھکانا بھی ہے ۔

سائیس ۔ یو حال ناہین معلوم ہے صاحب ۔

مہراج ۔ ہے بڑھا مسخرہ ۔ مسخرہ ہے تم ۔

سائیس ۔ ارے ہجور ہین تو یہ بولی کا جانون بھلا ۔

مہراج ۔ اچھا اور سائیس کو بلاؤ اُس سے ہم دریافت کرینگے ۔

سائیس ۔ (سلام کرکے چپ چاپ کھڑا رہا) ۔

مہراج ۔ ارے اب ران سواری کے کی گھوڑے ہین ۔

سائیس ۔ کا ہجور ناہین جانت ہین ۔

مہراج ۔ نواب صاحب کے ساتھ کون گھوڑا گیا ہے ۔

سائیس ۔ ہجور عربی کل سام سے گیا ہے ۔ ودا سرکار سوار ناہین بھئے تھے منگوائے کے تو ن کہین بندھوائے دہن راہے ۔

مہراج ۔ بس تو کھل گیا نا معلوم یہ ہوتا ہے کہ کل جو شام سے غائب ہوگئے اور ہم لوگون کو چھانسا دیا کہ طبیعت کسلمند ہے تو طبیعت کا بہانہ ہی بہانہ تھا کل شب کو کہین ہوپنچے ضرور ہین یا شاید آغا محمد اطہر اور رونق جنگ کی سانٹھ گانٹھ ہین کہین الگ ہی الگ جشن ہوے ہون ۔ ہے کچھ ضرور ۔

ممن ۔ نہین حضور گھوڑا منگوایا ہے تو سمجھ جائیے کہ کہین لمبے گئے ۔ دور کا سفر کیا ہے ۔

داروغہ ۔ ہان ورنہ گھوڑا کیون خواہ مخواہ منگواتے ۔

اختر ۔ تو بھی ہم لوگون سے چھپانے اور اخفا کرنے کی کیا ضرورت تھی ۔ ہم بہی خواہ ہین بدخواہ نہین ہین ۔

داروغہ ۔ پاگل ہو ۔ رئیس ہین یا آپ کے باپ کے نوکر یہ تنکتے کیا ہو ۔

ممن ۔ ارے میان ہان ۔ کہین گئے ۔ تم کون ہو ۔

اختر ۔ اچھا صاحب بہتر ہے اب نہ بولینگے ہم ۔

مہراج ۔ اچھا جی اس جھگڑے کو اب طے کر رکھو ۔ کچھ اشعار سناؤ دو گھڑی غم غلط ہو ۔

اختر ۔ بہت دن ہوے کہ ہمسے اور ہمارے ایک دوست سے جو نوازگنج مین رہتے تھے ملاقات کا اتفاق نہین ہوا تو ایک اور اُنکا خط آیا جسمین صرف یہ شعر تھا ۔ ع

خدا کی شان ہم تم ایک ہی بستی مین بستے ہین
ستم یہ ہے کہ صورت دیکھنے کو بھی ترستے ہین

خیر مین نے اسکا جواب لکھکر بھیج دیا دوسرے روز مین انکے ہان گیا تو ایک معشوق کے ساتھ بیٹھے شراب پی رہے تھے جب ذرا نشہ تیز ہوا تو بوسے کے طالب ہوئے مگر اُس نے مجھکو اجنبی اور غیر آدمی سمجھکر ہاتھ سے جھٹک دی اور ذرا الگ ہو بیٹھا تو میرے شفیق نے ایک مصرع پڑھا ۔ ع

سوالِ وصل پر سر مرتبہ کیون آپ ہنستے ہین

مین نے برجستہ جواباً عرض کیا ۔ ع

مثل مشہور ہے دنیا مین گھر ہنستے ہی بستے ہین

ممن ــ سبحان اللہ دونون مصرعون کو ملا کر پڑھیے ؎

سوال وصل پر ہر مرتبہ کیون آپ ہنستے ہین
مثل مشہور ہی دنیا مین گھر ہنستے ہی بستے ہین

داروغہ ـ کیا پوری مثال ایک مصرع مین آئی ہی ـ

ممن ـ کیا اچھا کلام ہی ـ واللہ کیا شستہ ہی ـ

اختر ـ اب شعر شاعری کا چرچا نہین ہی ـ

ممن ـ یاد ہی جب وہ مشاعرے ہوا کرتے تھے دھڑتے کے اللہ اللہ کیسے کیسے اساتذہ جمع ہوا کرتے تھے

داروغہ ــ وہ بات اب کہان ـ تم اسکا ہی اور گھر اسکا ہی طرح ہوئی تھی ـ اسپر ایک کم سن سے آدمی نے کیا خوب کہا تھا ــ ؎

سینہ اسکا ہی دل اسکا ہی جگر اسکا ہی
تیر مژگان نے جدھر رخ کیا گھر اسکا ہی

روح کو فرحت حاصل ہوئی واللہ ـ

ممن ـ اسمین کیا کلام ہی خداوند استاد تھے ـ

اختر ـ اب وہ لوگ پیدا ہو سکتے ہین بھلا خواجہ حیدر علی آتش اور شیخ ناسخ اور منشی مظفر علی اسیر اور امیر وزیر علی صبا اور خواجہ وزیر اور درست علی خان خلیل اور مرزا عباس سلیم اور نواب رند اور نسیم لکھنوی اور میر کلو عرش ـ ہائے وہ زمانہ جب یاد آتا ہی کہ شاعری کا فن کس زور ون پر تھا تو رونا آتا ہی ـ اب تو واللہ ایسے پوچ گو بڑھتے جاتے ہین کہ توبہ ہی بھلی اختر کے قافیے کے ساتھ باہر اور ظاہر لوٹا کر لاتے ہین اب اس اندھیر کو ملاحظہ فرمائیے اور ابھی کیا ہی اس سے بدتر زمانہ آنے والا ہی کہ جب ہم سب بمبئی کلکتہ حیدرآباد کی سی بولی بولنے لگینگے ـ

کلکتے والے جب زباندانی کی لیتے ہین تو واللہ غصہ آتا ہی پوچھیے آپ بنگالی آدمی اردو سے آپ کو کیا سروکار

ممن ـ بھلا جان صاحب کے بھی کچھ اشعار یاد ہین ـ

اختر ــ جی ہان ـ مگر صاحب وہ بھی اپنے فن کا ایک تھا ـ

ممن ـ انکی دوستی مین نواب بھی ہین ـ ہدایت اور عصمت

اختر ـ جی ہان مجھ سے ملاقات ہی اچھے ہین ـ

ممن ـ حضور لور جان صاحب کی وضع بڑی مہذبانہ وضع تھی اور مقطع ـ مگر شعر پڑھنے کے لیے تیار ہوے اور بس پھر کیا تھا ـ

اختر ــ وہ جس مشاعرے مین پڑھتے تھے اس مین مہذب لوگون اور شاعرون کو ان کا پڑھنا اچھا نہین معلوم ہوتا تھا مگر واللہ جس مشاعرے مین گیا پالا اسی کے ہاتھ رہا اور شعرا جھلاتے تھے ـ کہ ہم تو خون جگر کھا کے غزل کہا لاتے ہین ـ اور اہل مشاعرہ اسی کے منتظر رہتے ہین کہ جان صاحب کی غزل سنین جو قہقہہ انکے کلام پر پڑتا ہی وہ ہم لوگون کی غزل سنکر کہان ـ

اتنے مین پانچ بجگئے ـ این ! سارے یار پانچ گئے ـ مہراج بلی نے گھڑی دیکھکر کہا ہمارے یہان دو منٹ زیادہ آئے ہین ـ وہ ایک ہی بات ہی ـ باتون مین معلوم نہوا ـ اور شام ہو گئی ـ مہراج بلی گھر جانے ہی کو تھے کہ نواب چھبن صاحب اور آغا محمد اطہر صاحب ایک فٹن پر تشریف لائے ـ ہیلو مہراج بلی دل مہراج بلی تم اچھا ہی ” اجی اچھا اور برا عرض کیا جائیگا یہ فرمائیے کہ نواب محمد عسکری کو کہان گم کر دیا ـ یار و ہم لوگ جو چاہو سو کرو کل سے انکا پتا نہین ہی ” کل سے ! ـ اجی نہین دل لگی کرتے ہو ـ کل تو شام تک بیٹھے تھے طبیعت ذرا کسلمند تھی ـ دربار جلد برخاست ہو گیا “ تو بندہ آپ صاحبان سے یہ عرض کرتا ہی ـ بخدا انکا کل سے پتا ہی نہین ہی ” بھلا ممن کا پتا ہی یا اسکا بھی پتا نہین “ وہ بھی غائب ہی ـ

ممن نے آداب عرض کیا سرکار غلام تو حاضر ہی" اور نواب صاحب" انکا حال غلام کو کیا معلوم "دو کہین بس چھوکری پر تو ہین لٹو ہوے جس کی تعریف کے آپنے پُل باندھ دیے تھے۔ ہی یہی کچھ پھیر اُستاد۔ واللہ مین نہ مانونگا" خداوند جیسی چاہئے قسم لے لیجیے جو غلام کو ذرا بھی معلوم ہو کہ نواب صاحب کہان ہین۔ مین خود صبح سے ڈھونڈھ رہا ہون کہ کہان ہین"

آغا محمد اطہر نے غور کرکے یہ بات پیدا کی کہ یار یہ للتوا تنبولی والا فقرہ محض افترا ہی ہی اور (کان مین) ممن ہی نواب صاحب ہی کے پھیر مین۔ مگر واللہ اُس کدرا کو اچھا دوڑا دیا اور سنا للتوا کی اُسنے مرمت خوب کردی ہی ممن مسکرا کر خاموش ہو رہا۔ سرکار مین جیسا حضور کا تابعدار ویسا نواب صاحب کا۔ محمد اطہر اور چھٹن صاحب گاڑی پر سے اُتر پڑے اور ممن کو ہاتھ پکڑ کر باغ کی طرف لیگئے اب سچ سچ بتاؤ۔ یہ تو کھُل ہی گیا کہ قمرن باغ سے سیدھی ابصاحب کے ہان داخل ہوئین مگر اپنے مکان مین نہین لیگئے نواب صاحب نے کسی اور کوٹھی یا اور مکان مین اُتارا ہی۔ ممن نے قہقہہ لگایا حضور مین اور مجھ مین فرق یہی ہی کہ حضور نواب صاحب کے دوست ہین اور فدوی ملازم جب حضور ہی کو اطلاع نہ کی تو مین کس کھیت کی مولی ہون ہان داروغہ صاحب سے دریافت کیجے یہ تو داروغہ ہین اُنسے بڑھکر اور کون نفس ناطقہ ہی۔

داروغہ — مجھے تو یہ بھی نہین معلوم تھا کہ حضور کل کس وقت تشریف لے گئے۔

آغا — ارے یار تم دونون کی ملی بھگت ہی—

داروغہ — ملی بھگت! حضور سے جھوٹ بولتا—

آغا — اچھا خیر نہ بتاؤ کچھ پروا نہین ہی— ہم بھی آج سے یہان آنے والے کو کچھ کہتے ہین بس—

داروغہ — تو خداوند ہم لوگ کیا کرین۔ جو بات معلوم ہی نہین اُسکو کیونکر بتائین—

آغا محمد اطہر اور رونق جنگ سوار ہی ہونے کو تھے کہ ایک شخص لہراتا ہوا گاتا جاتا تھا۔ ؎

بے ادب پا منہ اینجا کہ عجب درگاہ است
سجدہ گاہ ملک و روضۂ شاہنشاہ است

رونق جنگ نے کہا بھئی ذرا اسکو بلانا کیا خوش گلو آدمی ہی وہ بیٹھ کے گانے لگا۔ ؎

تا بعرش از در این روضۂ عالی راہ است
بر درش ملک از سجدہ ترقی خواہ است

عرش قندیل در و حلقۂ بالش ماہ است
عرقدو محترم مشہد و الا جاہ است

بے ادب پا منہ اینجا کہ عجب درگاہ است
سجدہ گاہ ملک و روضۂ شاہنشاہ است

رونق — واللہ کیا مصرعے لگائے ہین اور کس دبدبے کے شعر ہین۔ واہ سبحان اللہ—

چھٹن — بھئی یہ تو لکھ لینے کے قابل ہین۔ داروغہ—

داروغہ — حضور مجھے یاد ہین مین لکھے دیتا ہون—

قوال — خداوند آگے چلکے اس سے اچھا کہا ہی کہتے ہین۔ ؎

موسیٰ اینجا بعصا آمد و دربانی کرد
چشم یعقوب ازین مقبرہ نورانی کرد

جبرئیل از پر خود مروحہ جنبانی کرد
ایزد از آیۂ تطہیر ثناخوانی کرد

بے ادب پا منہ اینجا کہ عجب درگاہ است
سجدہ گاہ ملک و روضۂ شاہنشاہ است

آغا — ایزد از آیۂ تطہیر ثناخوانی کرد—

رونق — جبرئیل از پر خود مروحہ جنبانی کرد—

داروغہ — اب اس سے بڑھ کر دبدبہ اور کیا ہوگا موسیٰ

عصا لیکر آگے اور دربانی کی جبرئیل نے پرون کو مور چھل
بنا دیا یعقوب کی آنکھین اس مقبرے کے نور سے منور
ہوگئین خدا نے آیۂ تطہیر اسکی شان مین نازل کی۔ یہ مرزا
دبیر صاحب کا مخمسہ ہے خوب فرمایا ہے۔

رونق۔ اے سبحان اللہ پھر کیون نہ اسقدر بلاغت ہو
نجف اشرف مین کسی خوشخط نے بڑے کمال کے ساتھ یہ
شعر ایک وصلی پر لکھا ہے اور تختی لٹکا دی گئی ہے۔ جیسا
شعر ہے ویسا ہی لکھا ہوا بھی ہے۔ اور ادب کی بے تو ہمنے
عمر بھر ایسی لکھی ہوئی کہین نہین دیکھی۔

اتنے مین ایک سانڈنی سوار آیا اور اُسنے حاضرین
کی طرف سلام کرکے ایک خط داروغہ کو دیا۔ اور کہا کمشنر
کے صاحب نے دیا ہے اور جواب مانگا ہے۔

آغا محمد اطہر اور رونق جنگ مین صلاح ہوئی کہ یہی
موقع اچھا ہے ایک سائیس سے کہدو کہ یہ خط لیکر جہان
داروغہ جائے وہ بھی پیچھے پیچھے جائے۔ یہ سب تو سوار
ہوگئے اور داروغہ نواب صاحب کے پاس وہ خط
لے کر گئے اور کسی انگریزی خوان سے اُسکا ترجمہ
بھی کرا لے گئے۔

سائیس نے مکان دیکھ لیا اور گھر واپس گیا
شام کو رونق جنگ اور چھٹن صاحب اور آغا محمد اطہر
اور مہراج بلی غول کا غول بی قمرن کے در دولت پر داخل
ہوا۔ دربان ان سب کو پہچانتا تھا کہا خداوند زنانہ ہے
اے حضور وہان عورتین ہین۔ خداوند۔ یہ کیا غضب
کر رہے ہین آپ۔ سنتا کون ہے۔ یہ لکا ہی کیا اور
سب کے سب بھڑ بھڑا کر اندر گھس گئے۔ قمرن
تو جھپک کر جلدی سے کمرے مین ہو لی۔

نواب۔ آئین! ارے یارو یہ کیا اندھیر ہے نکلو یہان سے

رونق۔ کیون بچہ چھپے تھے یہان آنکے۔ روپوش ہوے
تھے بڑے خراب آدمی ہو۔

نواب۔ یہ پتا کس نے بتایا۔ دیکھو ایک ایک کو موقوف
کرونگا یہ سب لوگ نالائق ہین کمبخت۔

مہراج۔ بی نازو جان صاحب۔ اللہ اللہ مزاج شریف
حضور کے۔ اب کیون مزاج ملنے لگے۔

نازو۔ چولھے بھاڑ مین جا مونڈی کاٹے موا جلیا
زمانے بھر کا مجھے تیری صورت دیکھ کے غصہ آتا ہے۔

مہراج۔ یا الٰہی تو اب یہ طعنہ کب تک دیا کرو گی۔

نازو۔ جبتک تیری کھٹیا نہ بچھاتی نہ نکلیگی۔ مرتو۔

نواب۔ کیون اس بیرحمی سے کوستی ہو ہمارے دوست کو

نازو۔ یہ موا جلیا اسی قابل (قابل) ہے۔

نواب۔ اب آپ لوگ جاتے ہین کہ مین پولیس والون
کو بلاؤن پھر۔ اس شہدپن کے کیا معنی کیا کہ بہو بیٹیون
مین دُرّاتے ہوے گھس آئے۔ واہ۔ اسمین انسان
جوتیان کھاتا ہے۔ قمرن تم بڑی ڈھیٹ ہوگئی ہو۔ کہ
جھانکتی ہو کمرے مین سے۔

آغا۔ اخاہ اب بی قمرن پردہ کرتی ہین۔

نواب۔ ضرور۔ باہر نہ نکلنا۔ ان شہدون سے راہ و
رسم بڑھانا اچھا نہین ہے۔ انکا اعتبار کیا۔

آغا۔ اب آپ ہٹینگے۔ ذرا سنبھلے ہوے رہیے گا۔

نواب۔ ارے پہرے پر کون ہے۔ پہرے والے کو
نکال دو۔ ان شہدون کو کیون آنے دیا۔

مہری۔ (پہرے والے سے) دل لگی کرتے ہین۔
مگر یہ لوگ بھی بڑے بیباک ہین واقعی زنانے گھر مین
گھس بڑے بھلا یہ کام اشراف مردآدمیون
کے ہین۔

سپاہی۔ کچھ کھلتا نہین کہ یہ کون ہین۔

مہری۔ مجاز کی بہت اچھی ہین ہنسمکھ۔ ملنسار۔ گھمنڈ نہین اور شاہ خرچ بھی ہین۔ یہ بھی نہین کہ کنجوس ہون نہین بہت بڑی خراج۔ اور فیاض۔

سپاہی۔ مین نے اُس دن دیکھا صورت شکل سے ریاست برستی ہی مگر کیا بے دھڑک چھم چھم کرتی ہوئی آئی ہین۔ پہلے تو مین دنگ ہوگیا کہ یہ کون ہین اور بڑی ہنسی آئی کہ بازار تک دوڑی چلی جاتی ہین۔ گنڈیری والے اور گنڈیری والے وہ بھی بھوچکا ہوگیا کہ یہ کون ہین۔

اب سنیئے کہ بی قمرن کے چھپنے سے سب کے سب بھڑ اُٹھے آغا محمد اطہر نے کہا یار قمرن کو بلائیے یہ غرے کیسے یارون سے پردہ کیسا۔ رونق جنگ نے بھی انھین کی سی کہی۔ یہ وجہ کیا کہ وہ چکسے کے کمرے مین چلی گئین اور دروازے بند کر لیے۔

مہراج بلی ہنسکر بولے مگر دیکھیے ہماری نازو کیسی باوفا ہین کہ ڈٹی بیٹھی ہین۔

نازو۔ اخاہ۔ پہونچا دیتے ہی ہاتھ پکڑ لیا۔ ہماری نازو منھ بنواؤ جاکے پہلے۔

مہراج۔ (ہاتھ جوڑکر) مین صدقے ذرا تو شیرین کلامی سے بولو ع

اپنے عاشق پر ترس کھانا ستمگر چاہیے

نازو۔ اچھا بس الگ ہی بیٹھے رہو مجھ سے دور۔

مہراج۔ کیا مصیبت ہی واللہ۔ انکے عشق مین جو جو آفتین ہم نے پائین خدا کسی کو نہ دکھائے نوکرون چاکرون کے سامنے ذلیل ہوے سیارون۔ دوستون مین خوار ہوے بیوی نے الگ مُنھ پھلایا۔

نازو۔ مُنھ پھلایا کہ پیٹ پھلایا۔

راوی۔ اس لطیفے پر قہقہہ پڑا اور آغا محمد اطہر نے کہا ایک لفظ پر آپ لوگون نے غور نہین کیا۔ منشی مہراج بلی صاحب فرماتے ہین کہ (آفتین پائین) کیا محاورہ ہی۔

مہراج۔ آپ لوگ بڑے نکتہ چین ہین۔

آغا۔ خیر یہ تو ہوا ہی کریگا بھئی نواب۔ قمرن کو بلاؤ۔ واللہ ہم دروازے توڑ ڈالینگے۔

قمرن۔ بڑے دروازے توڑنے والے۔ یہ کون بھلمنسی کی بات ہی کہ کسی کے زنانے مین چلا جائے پردے والیون مین اس طرح دھس جانا کونسی بھلمنسی ہی۔

آغا۔ اخاہ۔ اب آپ پردے والی ہوئین۔

نواب۔ ارے چُپ یہ عورتین سینگی تو کیا کہینگی۔

آغا۔ بی قمرن صاحب تشریف لائیے مین ایک نہ مانونگا۔

قمرن۔ جو کہین کا یہ دستور ہو تو ہم بھی آئین۔

نواب۔ تو تم باتین کیون کرتی ہو نامحرم سے۔

آغا۔ نامحرم۔ تیری ایسی تیسی کرون۔

یہ کہکر نواب محمد عسکری صاحب نے قمرن سے کہا اچھا اب لوگون کی یہی مرضی ہی تو دروازہ کھولدو۔ مگر دور دور رہیے گا حضرت۔ قمرن بولی اے واہ۔ انکے بھرون مین آگئے آپ بھی یہ دروازہ کھولنا کیا معنی۔ کیون کھولین دروازہ۔ کسی بہو بیٹی سے آجتک کسی نے یہ کہا ہی۔ تمکو چاہیے کہ تم انکو لاسکارو کہ یہان کیون چلے آئے یہ سب تو درکنار اور اُلٹا ہم ہی کو بیوقوف بناتے ہو کہنے لگے دروازہ کھولدو۔

آغا محمد اطہر ہنس پڑے بھئی واللہ بڑی طرار اور حاضر جواب چھوکری ہی اگر ہم یہ جانتے تو دروازے کے پاس جاکر ہرگز ہرگز تمکو گھگھوائے بغیر نہ چھوڑتے۔ خیر اب تو جو ہوا وہ ہوا۔ سُننے کم

بعد از جنگ یاد آید کا نقشہ ہی - اب ہم ایسے گئے گذرے ہوے اور سب کے پہلے ہم ہی سے گفتگو ہوئی تھی ٹھیکری ہمارے ہی لیے تجویز کی گئی تھی - اور اب ہمسے پردہ کرتی ہو یہ ساری شرارت نواب کی ہی - ہمکو رنج ہوا انکی طرف سے اور تم تو خیر غمزہ کیا ہی چاہو - مگر محمد عسکری کی عقل کو کیا ہو گیا - ہمین یہ حیرت ہی یارون کا دل دکھانا کیا معنی بالکل یہ خلاف عقل ہی -

قمرن انکی تقریر سنا کی جب یہ خاموش ہوے اُسنے کہا اچھا ہم کنواڑے کھولے دیتے ہین مگر ایک شرط سے قسم کھاو کہ ہم اندر نہ آئینگے دیکھو اب ہم علانیہ ہر ایک کے آگے نہین آسکتے یہ کہکر دروازہ کھولا تو محمد اطہر دن سے کہے کے اندر - رونق جنگ اور محمد عسکری بھی پہونچے

میدان خالی پاکر مہراج بلی نازو کی خوشامد کرنے لگے دیکھو تم کسقدر ظلم ہمپر ڈھاتی ہو - اور ہماری تمپر جان جاتی ہی اور تمھین اسکی ذرا شرم نہین آتی ہی - یہ کیا کچھ اچھی بات ہی مگر تمھاری سمجھ - ع -

سمجھ اپنی اپنی ہی بوجھ اپنی اپنی

راوی - واہ کیا مصرع تصنیف کیا ہی کہ واہی واہ - اور تکبندی تو آپکا حصہ ہی -

نازو - عشق بھی چرایا ہی اور کنجوسی بھی نہین چھوڑتا - عشقبازی کو کنجوسی سے کیا سروکار -

مہراج - اچھا اب تم یہ انصاف کرو کہ اگر ہمکو کنجوسی کا خیال ہوتا تو ہم کاہے کو تمسے دل لگاتے اور نوٹ جو ہمنے دیا تھا خدا گواہ ہی کہ دھوکے سے دیا تھا جان بوجھ کر نہین دیا تھا اگر تمکو یقین نہین آتا تو مجبوری ہی تم ناحق ہمسے بگاڑتی ہو ہم بڑے کام کے آدمی ہین - جس طرح قمرن اس ٹھاٹھ سے رہتی ہین اسی طرح تم بھی رہوگی اور چین کروگی - مگر خدا جانے تم ہمسے اسقدر کیون خلاف ہو اور بے وجہ اور بے سبب لینا ایک نہ دینا دو - افسوس کا مقام ہی - یہ بھی ہماری قسمت کی خوبی ہی اور کیا کہین اچھا اب یہ بتاؤ کہ تم راضی کیونکر ہوگی کوئی صورت بنائی کی ہی یا کسی صورت سے بھی موافقت نہین ہو سکتی -

نازو - ہم ایک دفعہ تم سے بھڑک کھا گئے اب ہم کسی طرح کی بات چیت تمسے نہین کرنا چاہتے بس - جو تم نے اُس دفعہ ہمین جُل نہ دیا ہوتا - تو ہم تم کو خود چاہنے لگتے - اب نہین اب کسی طرح نہین ہو سکتا چاہے ادھر کی دنیا اُدھر ہو جائے تم بڑے حیلیے ہو تمسے خدا بچائے -

مہراج - اچھا نواب سے ضمانت دلوا دین -

نازو - ضمانت کیسی - ہم سے اب مت بک بک کرو -

مہراج - ہماری بھی کیا قسمت ہی - ہم جان دیتے ہین تم پر نازو اور تم جلاتی ہو ہمکو -

نازو - تو اسی قابل ہی - تو باتون کا آدمی نہین ہی لاتون کا آدمی باتون سے نہین مانتا -

مہراج - اب لاتین ہی تو ہان باقی رہگئی ہین - ہاتھ سے تو تم کھو بڑی سہلا چکی ہو -

نازو - (مسکرا کر) اُسی دن تو توبح کیا نہیں تو قسم خدا کی عمر بھر یاد کرتا -

مہراج - اور اب بھی عمر بھر یاد کرونگا - مین بھولنے والا نہین ہون اور پھر ایسی بات -

نازو - اب بک بک کے جان نہ کھاؤ ہماری مغز کھائے جاتا ہی اور بیہودہ خرافات بکتا ہی -

مہراج - ہم تو درد دل کہتے ہین وہ اسکو بک بک سمجھتی ہین

کس مصیبت مین جان ہی۔

نازو ایسون کی یہی سزا ہی۔ موے پر سو دُرّے
ادھر یہ گفتگو ہوتی تھی اور اُدھر ان قمرن سے چہل
ہو رہی تھی، رونق جنگ دل لگی کر رہے تھے کہ تم ہماری بی بی کو
ہمین تمسے دل لگی کا رشتہ ہی قریب آکے بیٹھو ہم چھیڑینگے
نہین نواب کے سامنے محمد عسکری نے منھ بنا کر کہا
جہ خوش بھائی صاحب بس اب آپ تشریف لیجا یئے
ٹھنڈے ٹھنڈے سدھاریے کہنے لگے قریب آن کے
بیٹھو۔ بجا۔ اور طرہ اسپر یہ کہ نواب کے سامنے نہین
چھیڑینگے۔ نواب اس سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ نواب
کی غیبت مین چھیڑینگے ایسے بدمعاشون کے آنے جانے کی
کچھ ضرورت نہین ہی۔ آج سے ڈیوڑھی پر ڈبل پہرہ ہیگا۔
قمرن نواب رونق جنگ کے پاس جا کے بیٹھی اور
محمد عسکری نے للکارنا شروع کیا خبردار۔ ارے یہ کیا
ظلم ڈھاتی ہی سنتی ہی نہین۔
قمرن نے کہا کہ ایک روز ہم بیگم صاحب کو چوڑیان
پہنانے گئے تھے تو نواب رونق جنگ نے ہمپر ایک کنکری
پھینکی تھی اور اشارے سے شہ نشین کی طرف بلاتے تھے
جو ذری اور چھیڑ خانی کرتے تو ہم بیگم صاحب سے کہدیتے
مگر مین نے جو خفا ہو کے آنکھین دکھائین تو دبک رہے
گھر سے ڈیوڑھی تک کوئی پچاس ساٹھ آدمی سنکارتے
تھے اور آوازے کستے تھے۔ اور مین اس طرح جاتی تھی
جیسے تیر جاتا ہی زن سے نکل گئی۔ بازار والون کی یہ کیفیت
کہ کلیجے پر سانپ لوٹتا تھا تلملاتے تھے بہانے سے مجھے بلوا بلوا
بھیجتے تھے مگر مین تاڑ جاتی تھی اور امی جان کو چوڑیان لیکے
بھجوا دیتی تھی۔ ہان نواب صاحب کے یہان تو البتہ جاتی تھی اور کہین
جو گئی ہون تو کوئی بتا تو دے بھلا بیگم صاحب نے جب سنا ہوگا کہ
قمرن بھاگ گئی تو بڑا افسوس کیا ہوگا ہمکو تو بہت چاہتی ہین
کچھ ذکر ہوا تھا نواب صاحب رونق جنگ نے کہا گھر گھر یہی چرچا ہی
مگر جتنے لوگ ہین کسی کو نہین معلوم ہی کہ نواب محمد عسکری کے گھر
پڑ گئی ہین۔
الغرض تھوڑی دیر چہل کر کے یہ سب روانہ ہوے اور کہہ گئے
کہ کل شب کو بہین نشست ہوگی مہراج بلی نبلی نازو سے جانا
چاہی کہ اگر حکم ہو تو روانہ ہون۔ رونق جنگ نے کہا یار بیٹھو
بہت دون کی ہو مگر بات کرنے کا سلیقہ نہ آیا روانہ ہون
کیا معنی رخصت ہون یا روانہ ہون نازو جھنجھلا کر بولی تجھے
بلایا کن نے تھا کہ پوچھتا ہی ہمین تو تیری صورت سے نفرت
ہی شکل ایسی جیسے چڑی مار صورت پر پھٹکار برستی ہی مہراج بلی
ہاتھ جوڑ کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ ای تو اب یہ سب خفگیان
ہم ہی پر ہو رہی ہین سا ایک دھول ادھر بھی۔ رونق جنگ بولے جاؤ
ایک دھول بھی آغا محمد اطہر پر کہو اُسنے کہا کاہے کو کسی پر اوکھی
آتین تو آپ رونق جنگ بہادر تو ہمارے مالک ہین جنکی بدولت
روٹیان کھاتے ہین اُنپر کون اوکھی آیا کرتا ہی اور آغا صاحب نے
کیا بگاڑا ہی ہمارا۔ تو تو جلیا ہی سوا دغا باز سارے زمانے کا
اٹھائی گیرا۔ بڑا نکما آدمی ہی جو تیرا اعتبار کرے وہ خود
ذلیل ہو سایہ جاتی رہی تیری۔ ایک دفعہ بھڑک کھا گئی
مین بس۔ اب بار بار نہین۔ اب سے آئے گھر سے آئے
مہراج بلی نے لاکھ لاکھ خوشامد کی کہ غصے کو دور کر دو اب
ہمسے ایسی ناشائستہ حرکت نہ سرزد ہوگی مگر اُسنے ایک نہ مانی
کہا تیری شکل دیکھتی ہون تو آگ لگجاتی ہی آگ بھبھوکا ہو جاتی ہون
(دانت کٹکٹا کر) یہ جی چاہتا ہی کہ بوٹیان نوچون
مہراج بلی اور بھی قریب جا کھڑے ہوے اور بولے "
جانی یہ تو ہم جانتے ہی تھے کہ تم بوٹیان نوچو" نازو
جانی کے لفظ پر آگ ہو گئی۔ جانی تیری جانی آپر لگے

جو رو اکو جانی بتا جا کے تیری جانی نگوڑی اُپلے پاتھتی ہوگی تو جا کے کنڈے بیچ اسپر بڑا قہقہہ پڑا۔

رونق جنگ اور آغا محمد اطہر اور نواب محمد عسکری نے نازو کو زبردستی گود مین اُٹھایا تو وہ مارے گدگدی کے لوٹنے لگی کہا نواب اسد جانتا ہی مارے گدگدی کے بُرا حال ہی۔ کہا کچھ پروا نہین۔ مہراج بلی ارے بیٹھ جا ظالم۔ تو بیٹھ تو ہم لوگ انکو تیری گود مین بٹھا دین۔

مہراج بلی ان لوگون کے ہاتھ جوڑ کے کہتے تھے کہ یار انکی تکلیف ہمکو گوارا نہین ہی از برائے خدا اب ان کو دق نکرو۔ ہم ایسے ملنے سے درگذرے لوگون نے نازو کو زبردستی انکی گود مین بٹھا دیا مگر ہاتھ سے چھوٹنے ہی کی دیر تھی کہ معاً نکل بھاگی اور گود سے اس طرح دوڑ کے دور چلی گئی جیسے گولہ توپ سے نکلتا ہی

رونق۔ لا حول ولا قوۃ آپ ابھی کہینگے ہم مرد ہے ہین

آغا۔ ارے میان اس وھان پان نازک عورت سے نہ جیت سکے۔

مہراج۔ بھائی مجھے انکی تکلیف کا خیال تھا۔ ۵

دردلم درد نرلیلی کافی ست
خواہش وصل زنا انصافی ست

اپنی اپنی طبیعت ہی حضرت۔

رونق۔ بس ایک شعر یاد کر لیا۔

الغرض تھوڑی دیر بعد یہ سب اپنے اپنے گھر رخصت ہوے۔

سیان بھئے کتوال اب ڈر کاہے کا

دیکھو اگر یہ گلی آج ہی صاف نہو جائیگی تو ہم تم لوگون کو پھانسی دلوادینگے خبردار بڑے شرم کی بات ہی تم سور لو کچھ نہین کرتا۔ کلہے واسطے یہ کوڑا پڑا ہی کاہے واسطے یہ کرکٹ ہی۔ یہ جالا کاہے واسطے ہی۔ سور لوگ تم داروغہ کو سلام دو اور بولو ابھی حاضر ہو۔ اور بیس بائیس قلی جمع کیکے اسکا انتظام کرو اور گلی کو بالکل صاف کر دو کہ سونا اُچھالتا آدمی چلا جائے اگر کوئی صاحب ادھر سے نکلے گا تو کیا کہیگا کہ شہر کی مینوسپلٹی کا انتظام خراب ہی اور جس مینوسپلٹی مین ہم شریک ہو اُسکو ایسا نہین ہونے مانگتا۔

اتنے مین داروغہ صفائی ایک ڈگے اور مریل گھوڑے سوار آئے گھوڑے کی ہڈی ہڈی گن لیجیے۔ ۵

لیکن مجھے زردے تو ارتیخ یاد ہی
شیطان اسی پہ نکلا تھا جنت سے ہوا

گھوڑے سے اُترے اور صاحب سلامت ہوئی

داروغہ ارے یہ گلی اتنی میلی رکھتے ہو ابھی صاف کرو

"این برزن لبیار گندید گی میماند اگر احیاناً کسی صاحب لوگ از قسم ولایتی زا آمدن کند و دید کہ این گندیدگی او خیلے ناراض نمودہ شود و خیلے۔ (ادن) و خیلے (ادن) (ہاتھا ٹھونک کر) فلہذا لازمہ سعادت اینست کہ این گلی کوچک را صفائی نمودہ آید۔ ۶

ہر کریمان کارہا دشوار نیست

داروغہ۔ جی ابھی صفائی ہوئی جاتی ہی چٹکیون مین۔ "در زبان آن ملک کہ سعدی تولد گاہ ست جسم گفتگو نمودہ می شود۔ بعد اوا سے کو دون خوندن کردہ۔

راوی۔ اہو ہو ہو۔ بعد ادا سے کو دون خوندن کردہ ناظرین اس کا مطلب بخوبی سمجھ گئے ہونگے یعنی کیا کو سون دے کے پڑھے ہو۔ اور (در زبان آن ملک کہ سعدی تولد گاہ است) اسکو بھی شاذ ہی لوگ سمجھے ہونگے مطلب یہ کہ جس ملک مین کہ شیخ سعدی پیدا ہوے

تھے یعنی ایران اُس ملک کی زبان مین کیون گفتگو نہین کرتے۔

دیکھو یہ مہتر لوگ۔ فول۔ ڈیم۔ تم لوگ نے اگر آج صفائی نہ کیا تو ہم تم کو پھانسی دے دیگا۔ اور یو سور کالا بھیجے کا تجھپر چار آنہ جرمانہ۔ یو سور سست آدمی۔ کام چور نوالہ حاضر اچھا کچھ ہمارے بیٹھنے کے لیے لاؤ۔ ایک بوڑھی ماما ان کے بیٹھنے کے لیے ایک کھٹیا لائی اور کہا ہجور (حضور) ہمارے محلے مین آئے ہین ہم کو ہجور کی کھاتر (خاطر) کرنی چاہیے۔ یہ صاحب ایک مکان کے دروازے پر کھٹیا پر بیٹھے۔ مگر مہترون کو بیوجہ بے سبب اسقدر ڈپٹتے تھے کہ الامان ماما بازار گئی اور ایک ہندو تنبولی کے ہاتھ سے ایک پیسے کی چار گلوریان بنوا لائی۔ عظیم اللہ خانی حقہ لائی برہمن سے انھین کے سامنے تازہ کرایا چلم بھر لائی آپ مزے سے حقہ پیتے جاتے تھے اور مہترون کو ڈانٹتے جاتے تھے۔

داروغہ ۔ حضور اب کیون تکلیف کرتے ہین۔

”وں۔ آپ اب دوسری سڑک پر جائین۔ ہم یہان ہی بیٹھینگے اور صفائی کرا کے جائینگے۔

داروغہ۔ تو آداب عرض کرتا ہون پھر حاضر ہونگا۔

”یہ گلی اگر صاحب لوگ دیکھ لیتے تو ستم ڈھاتے“۔

داروغہ ۔ حضور پھر اب کہان تک دوڑون۔ فرمایئے۔

”یہ ان جمعدارون کا قصور ہے کاہل آدمی ہے“

داروغہ۔ دیکھو دوپہر مین یہ گلی صاف ہو جائے اور سڑک کی صفائی اسکے مقابل مین شرما جائے۔

جمعدار۔ حضور نشان خاطر رہین سب ہو جائیگا۔

”کاہے کے واسطے ابھی تک نہین ہوا اشتران را بسخرہ می گیرند کسی این بگوید کہ این ہم بچۂ شتر ست۔“

راوی ۔ کیا برجستہ پھبتی کہی ہے کہ واہ۔ جی خوش ہو گیا اسمین تو حضور برق ہین واللہ۔

دوپہر کے وقت مہترون نے جمع ہو کر کہا حضور کے آتے توپ دغ گئی۔ اک دو گھنٹے کی مہلت ملتی تو کھانا کھا لیتے قیدیون تک کو چھٹی ملتی ہے۔ حکم ہوا کہ اچھا اب کل آؤ آج کھانا دانا کھا کر اپنے کام کو جاؤ مگر اُس کالے سور کو بلاؤ تو برابر حاضر رہ۔ یو کالا سور۔

ایک کالے کالے مہتر پر انکا بڑا عتاب تھا اور عتاب بیوجہ تھا اُسنے کہا ہجور سویرے سے ایک دانہ تلک پیٹ مین نہین گیا ایسی جبردتی (زبردستی) حاکم لوگون کو نہ چھیے (چاہیئے)۔

اتنے مین ماما نے دروازے کے پاس آنکر کچھ اشارہ کیا اور یہ بزرگوار مکان کے اندر داخل ہوے تو ایک بوڑھی عورت نے کہا بیٹا اب اسکی خطا معاف کرو۔ اپنے کیے کو پہونچ گیا پیٹ کی مار بڑی بُری مار ہوتی ہے۔ اُس ضعیفہ نے تو ترس کھا کر اُس مہتر کی سفارش کی مگر ایک کم سن نازنین اور خوبروزن جادو جمال جو اُسکے قریب بیٹھی تھی وہ اُس مہتر کی بڑی دشمن تھی۔ کہا ہمارے لہو کی قسم جو تم اس موے کلوٹے پر رحم کرو۔ کو لھو کی طرح جوتو۔ یاد تو کرے موا کہ کسی سے بدزبانی کرنا کیسا ہوتا ہے ضعیفہ تھوڑی دیر بیٹھکر کہین چلی گئی اور کہہ گئی کہ اب ہم شام کو آئینگے۔ ہماری ایک منھ بولی بہن کے ہان پوتا ہوا تھا اُسکی کھیر چٹائی ہے۔ یہ کہکر ضعیفہ رخصت ہوئی۔ تو ان بزرگوار اور اس نوجوان عورت مین یون میٹھی میٹھی باتین ہونے لگین۔

عورت۔ میرے کلیجے مین اس وقت ٹھنڈک پڑی کہ اس

موئے مہتر کو تمنے اسقدر ذلیل کیا۔
"جان من تمھارے لیے جان تک حاضر ہی۔ مگر تم کو
ایسی کچھ نفرت اور دشمنی ہمسے ہی کہ جسکی انتہا نہین۔"
عورت۔ (گلے لگا کر) نہین اللہ جانتا ہی۔ یہ سب
ہمارے غمزے اور نخرے تھے۔
"اس وقت اگر قارون کا خزانہ بھی ملتا تو واللہ اسقدر
خوشی نہ ہوتی۔ تمنے جلا لیا نازو۔"
نازو۔ اب دیکھو مہراج بلی ایک بات یاد رکھو ہم کو تین
پانچ نہین آتا جو کہو وہ کر دکھاؤ بس۔ ہان —
مہراج۔ دیکھو جیسے ہی تمھارے آدمی نے آواز دی اور
کان مین کہا کہ نازو نے بلوایا ہی ویسے ہی مین لپکا۔
نازو۔ نواب صاحب کے سامنے تمھاری وہ تعریفین
کرون کہ خوش ہو جاؤ۔ اب آج ہم تمکو جانے نہ دینگے —
مہراج۔ اور سینے گا اسکے یہ معنی کہ اب ٹھنڈے ٹھنڈے
راہ لیجیے۔ چہ خوش چرا نبا شد سادر بندہ جانے والے کو
کچھ کہتا ہی —
نازو۔ ایک دن اپنی جورو کو دکھا دو۔
مہراج۔ مین جورو سے ڈرتا ہون صاف تو یون ہی
نازو۔ اری ہی۔ کیا وہ بھی چیتیا تی ہین چل جھوٹی
خورے۔ مہترون کے ساتھ خوب بڑھ بڑھ کے
باتین بناتا ہی —
مہراج۔ کیون صاحب یہ عین اختلاط مین گالی گلوج۔
نازو۔ (گال پر آہستہ سے پٹر لگا کر) تیری ایسی تیسی
چلا ہی ہمسے بھی باتین بنانے —
مہراج۔ آج کا دن بھی کیا مبارک دن ہی کہ نازو
اور ہم کو خود بلوا بھیجین —
نازو۔ ہم مے اس مونڈی کاٹے مہتر سے آتا ہی کہا تھا

کہ تو سارے محلے کا کوڑا ہمارے دروازے پر لگا دیتا ہی
الگ ہٹا کے کیون نہین رکھتا۔ بس اتنی سی بات پر ماما
سے الجھ پڑا تم کیا کوئی حاکم ہو کون ہو کون تم۔ یہ ہمکو تو
ماما نے بتایا کہ تمکو بلواؤ صفائی انھین سے ہی۔ جب ہمنے
تمکو بلایا اب محلے بھر مین کوئی چون تو کر نہین سکتا۔
ماما۔ سیان بھئے کتوال اب ڈر کاہے کا۔
نازو۔ ہی ہی۔ اب اتنے کام کے بھی نہون تو کیا چولھے
مین کوئی جھونکے انکو۔
مہراج۔ لے اور سنو۔ کہان تو محبت کی باتین ہوتی تھین
کہان چولھے مین جھونکنے لگین۔
نازو۔ ہمارا کام ہی یہ ہے۔ معشوق ہین کہ نہین —
ماما نے الائچیان دے کر کہا کیون حضور یہ خبر تو
گھر گھر مشہور ہو گئی ہی کہ قمرن بھاگ گئین۔ تنبولی والے لونڈے
کا حال تو اب سب کو معلوم ہو گیا کہ وہ اپنے محلے کی ایک
خراب عورت کو بھگا لایا تھا۔ قمرن کا دھوکا ہی دھوکا تھا۔
مگر اب کیا ہوگا۔ جو یہ کھل گیا کہ نواب صاحب کے ہان ہین
تو اسکا میان نالش جڑ دیگا کہ نہین جڑ دیگا۔ یہ تو سوچو اور
آپ سے کہتی ہون کسی سے ذکر نہ کیجیے گا۔ بات پھیل چلی ہی اور
نواب صاحب نے یہ برا کیا کہ اسی شہر مین رکھا انکو چاہیے تھا کہ کسی کو
کانون کان خبر نہ کرتے اور چھپاتے کانپور یا فیض آباد مین ایک
مکان کرایے کا لیتے اور کسی کے نام سے اسکے میان سے فارخطی
(فارغخطی) دلوا دیتے۔ اب جو وہ نالش کر دے
تو نواب صاحب بندھ جائین۔ کہ نہین بندھ جائین
پھر ایسا کام کیون کرے انسان کو سوچ سمجھ کر کام کرنا
چاہیے ابھی وہ گنڈیری والا کل ہم سے کہتا تھا کہ فلانے
محل سے ایک عورت آج نکلی بالکل تمھاری قمرن
کی سی صورت ہے وہ تو کہو اسنے اچھی طرح پہچانا نہین

اللہ نے کچھ ایسا کیا کہ وہ یہی سمجھا کہ قمرن کی اور اسکی صورت
بجنس سے تمہاری ہی لینے کے لیے نکلی تھی بالکل ہی ملتی
ہو ۔ بڑا فضیحتا ہوگا گنڈیری والے کی طرح اور لوگون
نے بھی دیکھا ہوگا ۔ اور وہ لونڈیا ایسی چلبلی ہو کہ کچھ نہ پوچھو
کہو تیرے محل مین مہریان ماما ئین نوکر چاکر سب ہی ہین
تو اب اپنے آپ بازار مین نکلکر سودا کیون خریدتی ہو ۔
تم تو کبھی کبھی جاتی ہو بی بی ذری سمجھا دیا کرو ۔ یہ جو بات
کھل گئی تو سب سے برا اثر انھین کے حق مین ہوگا
ہم جتائے دیتے ہین ۔

نازو اس بحر طویل سے گھبرا گئی ۔ کہا تم جا کے کھانا
پکاؤ تم کو اس سے کیا مطلب ہو تم ہی ایک بڑی
عقلمند ہو بڑی وہ بنکے آئی ہین ۔ ماما کو برا معلوم ہوا
اور چل دی ۔

نازو ۔ اب بتاؤ تمھاری کیا خاطر کرین مہراج جی
مہراج ۔ بس ہمکو پیار کرتی جاؤ اور کچھ نہین اس سے
بڑھکر ہماری خاطر اور کیا ہوگی ۔
نازو ۔ پیار کرنے مین دام صرف ہوتے ہین ۔
مہراج ۔ کیا پروا ہو جان تک حاضر ہو جانی ۔
نازو ۔ بس سب زبانی داخلہ منہ پر خوشامد ۔
مہراج ۔ اچھا تمکو کیا چاہیے کیا لے بتا چلو ۔
راوی ۔ معلوم ہوتا ہو گھر بھر دینگے ۔ اور لینا دینا
خیر صلاح سب زبانی جمع خرچ ۔
مہراج ۔ یو پوچھ کھانے کو منگوائین ۔ کیا کھاؤ گی
پوریان اور تمکو نے منگوا لو بس ۔ اور منہ میٹھا کرنے
کرنے کے لیے ۔ اسٹری پوجانی کیا خفا ہو گئین ۔
نازو ۔ وہی اپنی اصلیت پر آ گیا تا ۔ کیا دو چار آنے مین
ٹال نے چلا ہو ۔ مگر ہم کب ٹلنے والے ہین لے وہ بیس پچیس روپے لاؤ
تو لاؤ ۔
مہراج ۔ (گلے مین ہاتھ ڈالکر) آج بھیجدینگے ۔
نازو ۔ بھیج دینگے اجب باوا مرینگے ۔ تب بیل بٹینگے ۔
ابھی ابھی لاؤ جہان سے بنے ۔
مہراج ۔ تو کیا مین نوٹ باندھے پھرتا ہون ۔
نازو ۔ اچھا گھر سے منگوا دو ۔ ہم ایک نہ مانینگے منگوا دو
ہمین ہم ہرگز ہرگز تو ماننیگے نہین ۔
مہراج ۔ اچھا ہم خود جا کے لے آئینگے ۔ ذرا تامل کرو
تم تو جان مارے ڈالتی ہو ۔
نازو ۔ کون واہ ۔ یہ حکمے بازی ۔ پھر حکمہ کیا جانے کون
دیتا ہو بے لیے ہم نہ جانے دینگے ۔ کسی مہاجن دوست آشنا
کسی کے ہان سے منگوا لو ۔ کیا بیس روپے کے لیے تم میلے ہو
اتنے امیر ۔ ہمارا جی چاہتا ہو عمدہ بنی ہوئی برفی کھائین
جسپر چاندی کے ورق لگے ہون ۔ ایک روپے کی برفی گھر پر
رکھینگے اور ایک روپے کی اپنی دوگانا کو ضرور ضرور بھیجینگے
ہمین اسکی بڑی چاہ ہو ۔ اور وہ ہمکو دل سے چاہتی ہو
بڑی محبت کی ہماری دوگانا ہو اور پھر جوان اور
خوبصورت ۔

مہراج جی گو ٹکا دوال نہ تھے مگر نازو نے اسقدر
عاجز کیا کہ مجبور ہو کر انھون نے صفائی کے جمعدار کو بلوایا
اور کہا ایک روپے کی تازی تازی برفی جلد بنوا کر لاؤ ۔ مگر
چاندی کے ورق ضرور لگے ہون نازو نے کہا اور ساڑھے
چار گز اطلس بھی منگوا دو پھولدار اطلس ہم دگلا بنوائینگے ۔
مہراج جی نے حکم دیا کہ (اور ساڑھے چار گز پھولدار اطلس بھی
لیتے آنا) مگر اشارے سے کہدیا کہ نہ لانا ۔ نازو نے آنکھ کا
اشارہ دیکھ لیا اور بگڑ کر چٹل خ سے ایک چپت جمائی ہے کنجوس
مکھی چوس تماشبینی کرنے چلا ہو اور خرچتے ہوے دم نکلتا ہو ہمارے

سامنے آنکھ کا اشارہ کیا۔ بس چل دور ہو میرے سامنے سے تیری صورت نہ دیکھونگی اگر کبھی مجھے جو دو گھڑی کی بھی حکومت ہو جاتی تو کھڑا چھڑا دیتی تجھکو۔ موا بے ایمان کہین کا۔ مہاراج علی نے فوراً جمعدار کو پکارا بھئی مرزا کام چھوڑکر تم پہلے ساڑھے چار گز اطلس لاؤ لپکتے جاؤ اور لپکتے آؤ۔ دیکھو نازو تم بیکار کے لیے ہمسے جھگڑتی ہو۔ حق ناحق کو فساد مول لیتی ہو ہمین بڑا رنج ہوتا ہی۔ اللہ جانتا ہی اور تمھاری سمجھ ہی مین نہین آتا بھلا مین اشارہ کیون کر دیتا آخر مجھے کیا ملتا اور ساڑھے چار گز اطلس کی کیا حقیقت ہی تم پر سے ہزار سے کا ہزار صدقے کر دون تم تو کلیجے مین رکھنے کے قابل ہو۔ نازو مسکرائی۔ "اس طرح کی باتین کرتا ہی کہ کوئی جانے گھر ہی تو بھر دیگا"۔

مہاراج۔ کیا تقریر ہی آپکی۔ اس طرح کی باتین کرتا ہی یہ (کرتا ہی) کیا معنی۔ مین چمار یا بھنگی ہون یا کوئی نفرا مجھے مقرر کیا ہی (باتین کرتے ہین) کہنا چاہیے۔

نازو۔ (آہستہ سے چپت جماکر) باتین کرتے ہین تو کیا آپ میرے باباجان ہین۔

ماما۔ (ہنسکر) نا۔ نا بیوی گالیان بکتی ہو۔

نازو۔ اے ہان کیا کچھ جھوٹ کہتی ہون۔

مہاراج۔ ہماری محبت کو دیکھو۔ فوراً اطلس منگوا دی۔ فوراً برقی کو حکم دے دیا اور تم ایک تنکتی اور خفا ہی ہوتی ہو۔

نازو کی مان نے ایک شخص سے جھوٹا موٹا خط لکھوا رکھا تھا تاکہ مہاراج علی سمجھین کہ نازو اپنی میان کی چوری سے اِنسے ملتی ہی۔ ماما سے کہا اماجی خط لے جاؤ۔ ماما اوپر خط لائی اور مہاراج علی کو دیا کہ پڑھو۔

لفافہ۔ یا خدا یہ لفافہ ہذا در بلدۂ لکھنؤ صوبہ لکھنؤ ضلع اودھ دران شہر رسیدہ پاس ساس صاحب ساس چنو کی جورو صاحب کے پاس برسد۔ مراسلہ از برگڑھ سنبھل پور مقام خدو۔

لفافہ کھولا۔ تو جوتے باندھنے کے کاغذ پر خط لکھا ہوا تھا۔

خط۔ ساس صاحب مشفقۂ من سلامت۔ بعد دعا و آداب کے ارض (عرض) حال کمترین کا یہ ہی کہ قرن کا کچھ حال سنا سنایا ہو تو مو تلا (مطلع) کرو اور انکی یعنی ہماری قبیلہ یعنی نازو کی ذرا دیکھ بھال رکھو کہ وہ ہرگز نہ کسو کے ساتھ بھاگ جانے پائین ہماری بدبختی سے آپکی دونون لڑکیان ایسی ہی نکلی ہینگی۔ اور ہم ایک مہینے کے واسطے یہان پر آگئے ہینگے اور تم نازو پر دیکھ بھال رکھنا اور انکو یعنی نازو کو ہماری دوا (دعا) کہنا۔

راقم۔ خدو سانہ برگڑھ سے بھیجا مہیگا۔

نازو۔ موا اور گور خدو دیدہ دلدو۔

مہاراج۔ یہ خدو کون شخص ہین۔ میان تمھارے بگڑ چال معلوم ہوتے ہین۔

نازو۔ مین اپنے میان پر سے صدقے کرون اس موے کو ہمارے میان تو تم ہو۔ ہو کہ نہین۔

مہاراج۔ دل و جان سے جانی۔ مگر جورو کو دعا لکھنے والا آج ہی دیکھا۔ دعا کی بھی ایک ہی ہوئی۔

نازو۔ اے وہ کیا کچھ پڑھا لکھا تھوڑا ہی ہی کسو سے (کسی سے) لکھوا لیا ہوگا۔

مہاراج۔ مگر وہ لکھنے والا بھی عجب چونچ تھا کہ جو اُسنے بتایا وہی لکھ دیا کوئی احمق ہوگا۔

نازو۔ اگر احمق نہوتا تو خدو کو دعا لکھواتا۔

مہاراج۔ اے صاحب مین لکھنے والے کو کہتا ہون اور تم اُلٹا سمجھتی ہو۔ واللہ عورتون کی عقل بھی گُدی کے پیچھے ہوتی ہی

بزرگوں کا کہنا خلاف تھوڑی ہوسکتا ہی۔

اتنے مین جمعدار نے آواز دی مین حاضر ہوں نازو نے جھانک کے دیکھا کہ اطلس لایا ہی یا نہین لایا ہی۔ ماما دھم دھم کرتی ہوئی باہر گئی۔ اور اطلس لیکر اوپر آئی۔

نازو۔ ہان ایسی ہی چاہیے تھی۔ یہی کہی تھی۔

مہراج۔ تمھارے دم کے لیے سب ہی کچھ حاضر ہی۔

نازو۔ جو تم ہماری بات مانو تو ہم تمھاری بات مانین ہی کہ نہین۔ بولو۔

مہراج۔ واہ اچھی بات ہی۔ ہمنے اس سے انکار کب کیا۔ تمنے ذرا اشارہ کیا اور ہمنے فوراً اطلس منگا دی۔

نازو۔ اب اسکی گوٹ اور استر تو منگواؤ۔

مہراج۔ ہان ہان منگوائے دیتے ہین دیکھو ذرا سے اشارے مین اطلس منگوا دی کہ نہین۔

نازو۔ گرنٹ کی گوٹ منگوانا اور شالباف کا استر

مہراج۔ سب آجائیگا۔ تمھارے کہنے کی دیر تھی کہ اطلس فوراً منگوا دی تمھارے واسطے جان حاضر ہی۔

نازو۔ اور وہ برفی کہان ہی پوچھو تو۔

مہراج۔ جمعدار ارے وہ برفی کہان ہی۔

نازو۔ ای لو وہ چمپت ہوا۔ سکھائے پڑھائے آدمی ہین ارے مین تیری باتین خوب سمجھتی ہون۔

مہراج۔ نہین نہین۔ جا سکتا ہی بھلا۔ کیا مجال۔

ماما۔ ای حضور کہہ گیا ہی کہ برفی لے کے ابھی ابھی آتا ہون

نازو۔ ماما جی محلے والے کچھ آج کہتے تو نہین تھے۔

ماما۔ مجھ سے دو ایک آدمیون نے پوچھا کہ یہ کون ہین مین نے کہا انسے اور ہماری بیوی کے میان سے یارانہ تھا۔

نازو۔ تب تو چونکے ہونگے۔

ماما۔ حضور آج محلے بھر پر رعاب (رعب) جم گیا۔

مہراج۔ اجی کہہ تو دیا کہ جہان ہم ہونگے شہر بھر تمھارا غلام ہے اک ذرا سی بات پر ہمنے تمکو اطلس منگوا دی۔

نازو۔ اب ذری لوگ مانینگے ہمین۔

ماما۔ سیّان بھئے کتوال اب ڈر کاہے کا۔

نازو۔ (مسکرا کر) چلو آج رات تمھارے یہان ہین

مہراج۔ ہان ہان چشم ما روشن دل ما شاد۔

نازو۔ مگر جورو (تو نہین چیتیا ئیگی کہ موے یہ کسکو لایا چھاتی پر کودون دلتا ہی۔

مہراج۔ کیا کچھ جورو اکے غلام ہین ہم۔

نازو۔ کیا عمر ہی تیری جورو کی۔ بتا۔

مہراج۔ تم کوئی قاضی ہو چاہے جو ہو۔

مہراج بلی نے کہا تمکو ہماری جورو کی عمر سے کیا غرض ہی مگر اتنا تو ہم ضرور کہینگے کہ ہمکو نکبخت بیوی ملی ہین اور یہ ہزار غنیمت ہی۔ آج اگر تم کو ہمارے ساتھ چلنا ہی تو ایک کام کرو ہم اپنا باغ تمکو دکھا دین باغ ہی مین ہم تم رہین۔ تڑکے تم اپنے گھر آجاؤ ہم اپنے گھر نازو نے پوچھا باغ کتنی دور ہی اسمین کچھ املاک بھی ہی کہا اب اس سے کیا مطلب چل کے دیکھ ہی لوگی۔ اور کچھ دور بھی نہین ہی کوئی بہت ہوگا تو دو میل بس اس سے زیادہ نہین ہی۔

نازو کو تو باغ کا چسکا پڑا ہی تھا سوچی کہ آج مہراج بلی کا بھی کہنا کردو جو اپنے سے صحبت کرے تم اسکے ساتھ صحبت کرنی چاہیے نوٹ دھوکے سے بدل گیا ہوگا۔ کہا اچھا ہم آج تمھارے ساتھ چلینگے۔ تو اب تم شام تک یہان بیٹھو

ہم

مہراج بلی کو اسکی اس سادگی پر ہنسی آئی کہ ہم تو جاہتے
ہین تمام عمر ساتھ نہ چھوٹے یہ کہتی ہین شام تک بیٹھو اور
بھاگا کون جاتا ہی سمجھے کہو ہم شام کیا معنی تمام عمر
بیٹھے رہین۔

نازو نے انسے فرمایش کی کہ کچھ گاؤ۔ یہ گانا کیا جانین
صاف صاف کہدیا کہ گانے کے حق مین ہم بالکل کوڑھ مغز
ہین ہان تم گاؤ تو ہم بڑی خوشی سے سنین۔

نازو۔ اچھا تم بھی کیا یاد کروگے کہ ہمارا کہنا نہ کیا
کوئی عمدہ چیز گائین۔ کیا گائین۔

مہراج۔ جو جی چاہے۔ کوئی چوتالا ہو۔

نازو۔ اخاہ۔ یہ کن فاقون مین سیکھا تھا۔

مہراج۔ نہین اتنا جانتے ہین۔ ہم فارسی خوب
بولتے ہین وزین شہر کہ ادبرای نام لکھنؤ مردمان
منت مر خدای را عزوجل کہ طاعتش موجب قربت
ست وبشکر اندرش مزید نعمت ہر نفسے کہ فرو میرود
ممد حیات ست وچون برمی آید مفرح ذات۔

ای کریمے کہ از خزانہ غیب	گبر و ترسا وظیفہ خور داری
دوستان را کجا کنی محروم	تو کہ با دشمنان نظر داری

راوی۔ سناظرین سمجھے ہونگے کہ منشی مہراج بلی کے دماغ
مین خلل ہو گیا۔ مگر یہ غلطی ہی ۶

دیوانہ بکار خویش ہشیار

نازو سے فارسی بولنے لگے تو ایک مقام پر اٹکے
مگر پھر یاد آگیا کہ نازو فارسی کیا جانے لہذا شیخ سعدی
کی روح پر حضرت نے احسان کیا۔

جب فارسی بول چکے تو نازو کو بغل مین بٹھا کر
کہا کہ اب آج ہمین معلوم ہوا کہ دعا مین اثر ضرور
ہوتا ہی دیکھو ہماری دعانے اثر دکھایا کہ نہین ہمکو
تم سے سچا عشق ہے واللہ جسکو عشق صادق
کہتے ہین۔ ۵

عشق وہ شی کہ انسان کو کرے ہوا نہ ہوا
ٹک سمجھ پیارے کہ آدم کا نتیجہ ہی عدم

راوی۔ ای سبحان اللہ یلیسو ہمارا جھگڑا طے کر لگا
مہراج عشق صادق ہی ہمین جب تو اطلس فوراً ہی
منگوا دی بس حکم کی دیر تھی۔

نازو۔ (اطلس کو دور پھینک کر) چولھے مین گئی
تیری اطلس موا اوچھا جب سے سنو ہی وفان (دفعہ) تو
کہہ چکا ہوگا کہ اطلس دی اطلس منگوا دی۔ فوراً ہی
تو اطلس منگوا دی۔ ایسے تیرے دینے پر نالت (لعنت)
خدا ایسے اوچھے سے کوئی چیز نہ لوائے۔

مہراج۔ تمھاری دوستی شیر کی دوستی ہی بس۔

نازو۔ اچھا کوئی دے کے دکھاتا ہی بھلا۔

مہراج۔ جب دل ملگیا تو پھر کیا خفگی۔

نازو۔ دل ملگیا تو ہمارا تمھارا مال اسباب ایک ہو گیا
جب دل ہی ایک ہی تو مال کی کیا حقیقت ہی۔

مہراج۔ خدا تمکو نیکی دے نازو جانی خفا نہ ہوا کرو
بس تمھارا خفا ہونا غضب ہی۔

نازو۔ تو تو باتین ایسی کیون کرتا ہے۔
مونڈی کاٹے۔

مہراج۔ اچھا تم مار لیا کرو گالیان دے لیا کرو مگر بگڑا
نکرو ذرا ہی سے بین توتے کی طرح آنکھین پھیر لیتی ہو

نازو۔ انسان جو کسی کو کچھ دیتا ہی اسکے سامنے پھر اسکا
نام نہین لیتا سارے آشنائی مین تو لوگون نے سلطنتین بخشدی
ہین تو اس نگوڑی چار گز اطلس پر اتراتا ہی۔

مہراج۔ اچھا گوٹ کس رنگ کی لوگی۔ بولو اب۔

نازو۔ بس معاف فرمائیے بندی درگذری مجھے گوشت ووشت نہین چاہیے۔

مہراج۔ (پانون دباکر) مین صدقے مین قربان خفا نہ ہو ہائے کسی پر دل کا آنا بھی بُری بلا ہی۔

نازو۔ ظاہرداری بہت آتی ہی دنیا سازا!

مہراج۔ یہ مانا۔ گالیان دے لو۔ بُرا بھلا کہ لو۔

> معشوق جو گالی بھی ہمین دے تو مزہ ہی
> کیا جائے کوئی ذائقہ اسکی لبی کا کیا ہی۔

گالی بھی سہانی ہی مگر بس یہ تمھارا خفا ہو جانا اور بے مروتی کرنا یہ بس کلیجے پر تیر کا کام کرتا ہی۔

اتنے مین جمعدار نے آواز دی حضور برفی لایا ہون۔ ماما دوڑی ہوئی گئی اور برفی لیکر کوٹھے پر آئی۔ کہا اوئی یہ کپڑا اُکن نے پھینک دیا ہی۔ ای بیوی تمکو تو چیز کی بالکل قدر ہی نہین ہی لو یہ قیمتی چیز اور کس طرح خاک دھول مین ڈال دیا (اطلس کو اُٹھا کر اور جھاڑ کر) لے اب نہ پھینک دینا نہین تو اسکا رنگ روپ سب جاتا رہیگا۔ مگر برفی اچھی بنواکے لایا ہی۔

مہراج بلی نے ایک برفی کی ڈلی اُٹھا کر نازو کو دی نازو نے مسکرا کے لے لی۔ اب نازو اصرار کرنے لگین کہ بلے خدا تم بھی کھاؤ اور انکی جان عذاب مین کہ ہندو آدمی ہون برفی کیونکر کھاؤن۔ اول تو جمعدار لایا ہی۔ پھر ماما وہان سے یہان تک لائی لیکن اب کرین تو کیا کرین۔

نازو نے کہا ہم ایک نہ مانینگے۔ ادھر کی دنیا چاہے اُدھر ہو جائے برفی کھانی پڑیگی۔ مین مانونگی نہین واہ۔ بس یہی کہتے تھے کہ دل ملگیا دل ملتا تو فوراً برفی کھا لیتے یہ انکار کرنا کیا معنی۔

مہراج۔ ارے ظالم یہ کونسی ہٹ ہی۔

نازو۔ ارے آخر گلوری کھاتے ہو کہ نہین کھاتے ہو پھر برفی کھانے مین کیا بات ہی۔

مہراج۔ پاگل ہو گلوری کھا سکتے ہین بھلا۔

نازو۔ (چپت لگاکر) پاگل تو تیرا کنبا بھر ہی۔

مہراج۔ یہ تو اب ہم سے گئے چپت تو بات بات پر پڑنے لگی۔ یہ عشق بھی کیا بُری بلا ہی۔

نازو۔ اب بات کو ٹالو نہین۔ کھاؤ۔ کھانا ہی کہ نہین یا زبردستی کھلادون۔

مہراج۔ جانی تم سوچو تو کہ یہ کیا ستم ڈھا رہی ہو

نازو۔ اچھا چاہے جو ہو مین کھڑے کھڑے نکلوا دونگی لے اب کھالو۔ ہمارے سر کی قسم۔

مہراج۔ ماماجی۔ ذری تم ہی سمجھا دو۔

نازو۔ ماما۔ میری اچھی ماما۔ اللہ کا واسطہ انکو اک دو کھلا دو ہماری خاطر سے۔

ماما۔ ای بیوی یہ کیونکر کھا سکتے ہین۔

نازو۔ تم بھی انھین کی طرف ہوگئین۔ جاؤ ہم نہین بولتے

ماما۔ کسی کو اپنا ایمان دینا ہی کہ جھوٹ بولے ہمسے ہرگز ہرگز جھوٹ نہ بولا جائیگا۔

نازو۔ اچھا اللہ جانتا ہی جو ہم اب تم سے بولین۔

نازو منھ پھلا کر اور بھوین چڑھا کر بیٹھی اور مہراج بلی کی طرف پیٹھ کر کے کہا اب ہمسے بولیگا تو تو ہی جانیگا ہم ایسے بیمروتون سے بات کرنا پسند نہین کرتے مہراج بلی ہین کہ ہاتھ بھی جوڑتے ہین پانون بھی پڑتے ہین ٹوپی بھی قدمون پر رکھتے ہین پاؤن بھی دباتے ہین ہزار ہزار طرح سے خوشامد

کرتے ہین مگر نازو ایک نہین مانتی - اُنھون نے ٹوپی
قدمون پر رکھی اور اُسنے اُٹھا کر وہ ٹپک دی پائون
کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اُسنے ایک جھٹکا دیا - جب
اُنھون نے بہت دق کیا تو نازو جھلا کر اُٹھی اور سامنے
پانی کی جھجھری جو رکھی تھی اُسکو اٹھا کر سب پانی اُنپر ڈالدیا
اب یہ لاکھ غل مچاتے ہین ہائین ہائین - ارے یہ کیا
غضب ہی سنتا کون ہی از سر تا پا تر - کپڑے اُتارے
لنگی پہنی - انگرکھا پائجامہ کرتا رومال ٹوپی دھوپ مین
سوکھنے کو رکھا - اور نازو کو سمجھانے لگے - دیکھو نازو ہم
تمھارے بھلے کے لیے کہتے ہین اور تم ذرا نہین سمجھتین
نیہ جھجھورے پنے کی باتین کہلاتی ہین - نازو اُس وقت
ڈلی کتر رہی تھی غصے مین بھری ہوئی تو تھی ہی سروتہ
زور سے ہاتھ پر مارا تو مہراج بلی پندرہ منٹ تک
ہائے ہائے کیا کیے -

ماما - ای بیوی یہ ہٹر دنگاپن اچھا نہین ہوتا -
نازو - تو چپ رہ تو کون ہی - موئی بولنے والی -
ماما - مین آپ ہی کے بھلے کے لیے کہتی ہون -
نازو - تمھاری بلا سے ہم اپنا فائدہ نہین چاہتے -
مہراج - پچھتاؤگی نازو بہت پچھتاؤگی -
نازو - تو پھر بولا بھیا موے بے شرم -
مہراج - این ہمہ فتور باعث اصل ست کہ گفتہ اند ؎

عاقبت گرگ زادہ گرگ شود | گرچہ با آدمی بزرگ شود

ای کس برتے پر تتا پانی

چاندنی رات ہی اور جمعرات پیرون کی کرامات ہی ایک
پیرلنے فیشن کی منجھولی جسمین دو ناگوری بیل جُتے ہوے تھے
عاشق و معشوق گلے مین ہاتھ ڈالے مزے مزے باتین
اور چہل کرتے اور چمیان لیتے چلے جاتے ہین چلتے چلتے
گاڑی بان نے ایک دفعہ ہی گاڑی روک لی تو اُسکے آقا
نے پوچھا ہر سجن یہ گاڑی کیون روک لی - کہا مہراج
فوج آتی ہی - مین نے کہا ایک کونے مین روک لون - فوج کا
نام سُنکر ایک بزرگوار گاڑی پر سے اُترے اور ایک زن
جادو جمال سے کہ اُنکے ساتھ منجھولی مین سوار آتی تھی کہا
جان من گورون کا رسالہ ہی ذرا تاک جھانک نکرنا - یہ
بڑے ظالم ہوتے ہین اُسنے اصرار کیا کہ ہمکو بھی دکھا دو
ادھر رسالہ قریب آیا اور گھوڑون کی ٹاپون کی آواز کانون
مین آنے لگی - ادر ادھر قریب تھا کہ یہ مرزا پھوہا تھرا کر
گر پڑین - مگر واہ ری عورت اُسنے منجھولی کا پردہ الٹ
دیا اور ڈٹی بیٹھی رہی اور سیر دیکھا کی جب رسالہ منجھولی
کے قریب سے نکلا تو سوارون نے اس رشک بدر غیرت حور
کو گھورنا شروع کیا تب تو یہ چلائے کہ ہمارا معشوق جو
پردے کے اندر بیٹھا ہی یہ لوگ خواہ مخواہ کے لیے اسکو
گھور رہے ہین منجھولی کی جانب جو نظر ڈالتے ہین تو پردہ
ندارد اور وہ بیحجاب تنی ہوئی بیٹھی ہین - دیکھتے ہی ہوش
اُڑگئے حواس باختہ ہو گئے ہاتھ پائون پھول گئے - ہاتھ
پانون مین کسیقدر کنپکنپیاہٹ یا الٰہی بڑے غضب کا سامنا
ہی - بدھ بد ہوئی معشوق ہاتھ سے گیا - یا خدا اگر آج
بچ گئے تو مین سے کے لڈو تقسیم کرینگے اب عزت تیرے ہی
ہاتھ ہی یا معبود - ایک سوار نے ذرا زیادہ گھور کر دیکھا
تو انکی جان نکل گئی مگر واہ ری عورت تمکن کیا کہ آنکھ
جھپکے جب رسالہ نکل گیا تو اُنھون نے پہلے گاڑی بان کو
ڈانٹ بتائی کہ جان بوجھ کے سڑک کے اسقدر کیون قریب
کھڑا ہو گیا اور جو کوئی گورا ایک گھونسا لگا بیٹھتا تو کیسی ہوتی
پھر لڑنے بیٹھتا اُس سے گاڑی بان بولا اجی مہراج جی اب
بھی کیسی کہتے ہین دس برس کی عمر مین کمسریٹ کی نوکری کی -

چھ برس لال کرتی مین رہا۔ مئو کی چھاؤنی مین رہا۔ گورکھا کی پلٹن مین رہا۔ گورا مارتا تو مین بھی ایک جماتا۔ اسپر یہ بیت بلکڑے سور کا بچہ پاجی بدبخت بڑا پلٹن کا سالا بنا ہی جتنا تو بوڑھا ہوتا جاتا ہی اُتنا ہی بیوقوف ہوتا جاتا ہی۔

گاڑی بان کو ڈپٹ کر آپ منجھولی پر سوار رہے اور اپنے معشوق کا بوسہ لیکر کہا۔ جانی آج تو تمنے ستم ہی ڈھایا تھا غضب کیا تھا۔ اور جو وہ بگڑ جاتے تو مین کیا بنا لیتا۔ اُسنے کہا واہ وا۔ بگڑ جانے کی ایک ہی کہی۔ بگڑ جانا کیا دل لگی ہی مگر سچ کہنا کیسے کیسے خوبصورت جوان تھے۔ ہاتھ پاؤن کتنے خوبصورت اور سڈول۔ دیدار و جوان جسے کہتے ہین اور دو تو بس ہاے کلیجے پر سانپ لوٹنے لگا دونون پر مین عاشق ہو گئی اگر پرستان مین چھوڑ دو تو پریان اُنکے قدم لین۔

یہ تو اُن دونون سوارون کی تعریف کرتی تھی اور اُدھر اُن کے عاشق زار جو بغل مین بٹھائے لیے جاتے تھے جل بھن کے خاک ہو گئے کہ عجب بیباک عورت ہی ہماری بغل مین تو بیٹھی ہی اور اُن سوارون کی تعریف کر رہی ہی۔ مگر اتنا ہم سمجھ گئے کہ یہ ایک جوان اور مست عورت ہی۔

عورت۔ اب یہان سے کتنی دور ہی اوئی۔

مرد۔ وہ سامنے بس اب مار لیا ہی۔ گھبراتی کیون ہو کیا کسی کا ڈر پڑا ہی۔

عورت۔ یہ موئی منجھولی ہی کہ چھکڑا ہی سارے بچکولون کے کمر ٹوٹ گئی۔

مرد۔ گاڑی بان تیز ہانکو چلو جلد۔

راوی۔ گاڑی بان نے جو اپنے مالک کی یہ شہ پائی تو بیلون کی دم دبائی۔ ناگوری بیل اس طرح سے بھاگے جیسے

اچھی ڈیلر کی جوڑی یہ جا وہ جا۔ راستے مین ایک کانسٹبل نے ڈانٹ بتائی روک لے روک لے او گاڑی والے روک لے۔

گاڑی بان نے اپنے مالک سے پوچھا حضور روک لین کہا روک لے کچھ پروا نہین۔ اُسنے گاڑی روک لی کانسٹبل نے کہا یہ کسکی گاڑی ہی۔ اسکا چالان ہوگا۔ یہ سنتے ہی گاڑی سے ایک صاحب اُتر پڑے۔ دل کیا ہی۔ کاہے واسطے تم گاڑی روکنے مانگتا ہی ہم تمھارا چالان بولیگا تم کون ہیگا۔ کانسٹبل نے عرض کیا خداوند اب لے ہمکو کیا معلوم تھا کہ حضور ہین۔ گاڑی بان گاڑی ہانک دے الغرض خدا خدا کر کے گاڑی بان نے کہا حضور اب پہونچ گئے۔ کہا بھئی جان مین جان آئی۔ دو تین منٹ مین منجھولی باغ مین داخل ہو گئی وہ باغ شہر سے کوئی دو میل کے فاصلے پر ایک سنسان میدان مین واقع تھا۔ ارد گرد بستی کا نام نہین۔ ہو کا عالم۔ چو طرفہ سناٹا جن لوگون نے اس قسم کی طبیعت پائی ہی کہ بنی نوع انسان سے دور دور رہنا چاہتے ہین اُنکو یہ مقام رشک بہشت معلوم ہوتا۔ دو میل تک ادھر اُدھر کوئی پور وا تک نہ تھا صرف باغون کی قطار کی قطار چلی گئی تھی اور باغ بھی سرسبز و شاداب نہین ویران ٹوٹے پھوٹے۔ مگر اس کل سمان کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی زمانے مین یہ مقام بھی رہنے کے قابل ہوگا اور یہ باغ جو اب ویران و برباد پڑے ہوے ہین انمین بڑی دل لگی رہتی ہوگی اور انکے مالک بڑے متمول آدمی ہونگے مگر زمانے کے انقلاب سے اب انکے وارث تباہ حال اور پریشان روزگار ہو گئے۔ اس باغ کے محاذی ایک جھیل تھی یہ جھیل عہد شاہی مین بڑی مشہور جھیل تھی۔ اور خود جہان پناہ بجرے پر سوار ہو کر اور کسی خوبرو نور تو محل یا بیگم کو ساتھ بٹھا کر اسمین ہوا کھایا کرتے تھے۔ اس زمانے مین اس جھیل کا

پانی اسقدر صاف شفاف تھا کہ اگر سوئی بھی اسکی تہ پر
ہوتی تو نصف اللیل دیجور کو صاف نظر آتی مگر اب اسمین کھیتی
ہوتی ہے۔ اسکے آگے ایک ٹیلہ تھا بعینہ پہاڑی کے طرز کا
جہان پناہ نے خاص اسی غرض سے بنوایا تھا کہ پہاڑ کا نمونہ
بھی اس شہر مین رہے۔ اُس زمانے مین مہینے مین ایکبار
خاندان شاہی کی یہان دعوت ہوا کرتی تھی اور ظل سبحانی خود
بنفس نفیس قدم رنجہ فرماتے تھے کل بیگمات اور کل محل اور
شہزادیان اور شہزادے جمع ہوتے تھے اور بڑی چہل پہل رہتی تھی
اب وہان بھٹی ہے اور شہر بھر کی شراب یہین کشید ہوتی ہے
بیشتر عطر و عنبر کی خوشبو دور تک مہکتی تھی اب دور ہی سے
مہوے اور دیسی شراب کی بُو آتی ہے باغ کے اُتر کی
جانب ایک بہت بڑا اور وسیع باغ تھا عہد شاہی مین تین
مہینے برابر اسمین میلا ہوتا تھا۔ ہر جمعہ اور جمعرات کے
دن میلا جمتا تھا اور شہر بھر کی ساقنین اور طوائف اور
رقاصہ اور حسینان بے بدل بناؤ چناؤ کرکے آتی تھین
جس شامیانہ مین جائیے ایک پری چہم ساقن بیٹھی چلمین
پلا رہی ہے تماشبینون کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ لگے ہوے ہین

بی بی ساقن دمون کی خیر رہے

خصوصاً اچھے صاحب نامے ایک گوری گوری ساقن
کی دُکان پر تو وہ بھیڑ رہتی تھی اور اسقدر دھکم دھکا ہوتا تھا
کہ الامان۔ آدھا شہر اس فتانۂ عالم پر جان دیتا تھا۔ اسنے
اپنے شامیانے کے پاس ایک تختی لٹکائی تھی اور اسپر
یہ شعر کندہ کرایا تھا۔ ؎

ہر گھڑی سرشار رہتی ہون بڑی بیباک ہون
ساقنون مین مین امین آباد بھر کی ناک ہون

امین آباد لکھنؤ کے ایک محلے کا نام ہے گو
عہد شاہی مین یہ محلہ شہر محلون مین نہ تھا۔ مگر اسکے

ساقن کا وہان ہی مکان تھا جو کیون پر جا بجا تنبولنین
سنگار کرکے بیٹھی تھین اُنپر بھی عالم تھا۔
مِسّی کا مُنہ کالا۔ مہوا گر دکر ڈالا عشاق زار کا ہجوم ہے
اور بی تنبولن کی یہ کیفیت کہ غرور حسن سے کسی طرف آنکھ
بھر کر نہین دیکھتین۔ ابرو کے اشارے سے باتین کرتی مین
درختون مین جا بجا جھولے پڑے رہتے تھے۔ اپنے
اپنے معشوقون کو پاس بٹھا کر بے فکرے بگڑے دل
دن دن بھر جھولے سے اُترتے ہی نہ تھے۔ آکا بھائی
ادھر اُدھر اکڑتے پھرتے تھے ہر وقت اسی فکر مین کہ کسی سے
لڑائی ہو کہین خانہ جنگی ہو تو جوہر دکھلائین۔ ہر میلے مین
تلوار دو ایک جگہ ضرور کھنچتی تھی ذرا سی بات ہوئی اور
میان سے دو انگل باہر دو ایک کے خون ضرور ہوا کرتے تھے
اب اس باغ مین اگلے وقت کی نشانی اور یادگار
صرف بندر ہی بندر رہ گئے تھے۔ وہ چہل پہل کہان
باغ کے جس مقام پر یہ دونون عاشق و معشوق جا کے
بیٹھے یہ وہ مقام ہے جہان جہان پناہ اور بادشاہ بیگم اکثر
چاندنی رات مین ہاتھ مین ہاتھ دے کر چہل قدمی کیا کرتے
تھے اور جس مقام پر یہ جھولے سے اُترے تھے وہان
خواصین زرق برق لباس سے آراستہ ہوکر بڑے ٹھسے
سے خاصدان لیے کھڑی رہتی تھین۔
اب زمانے کے انقلاب سے جہان پناہ کے
عوض منشی معراج علی صاحب اور بادشاہ بیگم کی عوض
بی نازو۔ اور خواصون کی جگہ پر گاڑی بان اور
خدمتگار اور دو ناگوری بیل اور خاصدان کی جگہ پر
بیلون کا گوبر ہے۔ واہ عبرت کا مقام ہے۔
نازو۔ اے یہ کس ہوکے عالم مین آگئے ہو جس سے
کلیجے مین ہوک اُٹھتی ہے۔ چو طرفہ سناٹا ہی پڑا ہے۔

خدا جانے کس جنگل مین لاکے ڈال دیا۔
مہراج ۔ واللہ جنگل کی ایک ہوئی ۔ جانی یہ وہ جگہ ہے
جہان پرندہ پر نہین مار سکتا تھا۔
نازو ۔ جب کیا میرے نزدیک تو اب بھی پرندہ پر
نہین مارتا یہان۔ کیسا سناٹا ہے۔ اُف ۔
مہراج ۔ یہان بادشاہ رہا کرتے تھے اُس
زمانے مین اسپر بھی ایک عالم تھا اس وقت کم سے کم
دو سو خواصین تو خاصدان لیے کھڑی ہو تین عطر اور
پھولون کے گہنے مین بسی ہوئی بڑی وہ نک خوشبو آتی تھی
واللہ تمھارے سر کی قسم آدھا شہر بس جاتا تھا۔
نازو ۔ مگر اس وقت تو کچھ عجب طرح کی بو آتی ہے کہ
دماغ پھٹا جاتا ہے الٰہی توبہ ۔
مہراج ۔ آبکاری یہان سے پاس ہے۔ اسی کی
بو آتی ہے ۔
نازو ۔ آبکاری کیا چیز ہے ۔ ای عجب طرح
کی بو ہے ۔
مہراج ۔ آبکاری اُسے کہتے ہین جہان شراب
کھینچی جاتی ہے ۔ سڑائی جاتی ہے۔ اسی سے بو آتی ہے۔
نازو ۔ اسی کا نام دنیا ہے جہان بادشاہزادیون کے سوا
کوئی پھٹکنے نہین پاتا تھا وہان چنو کی لڑکی مالک بنی بیٹھی
ہے کیا قدرت خدا کی ہے ۔
مہراج ۔ چنو کی لڑکی کون ۔ چنو کون تھے ۔
نازو ۔ ای تمھارے سسر ہمارے آبا تھے ۔
مہراج ۔ (گلے لگا کر) جانی دیکھو جو کہا ہے
اسکو یاد رکھنا ہمارے خسر تمھارے آبا ۔ تو تم ہماری
کون ہوئین ۔
نازو ۔ ہم ۔ ہم ۔ تمھاری جورو ۔ گھر والی ۔

مہراج ۔ (زور سے گلے لگا کر) مین صدقے واللہ
اس وقت دل ہاتھون بڑھ گیا ۔
مہراج جی نے مالیون کے جمعدار کو بلایا ۔ پوچھا
کوئی شے تیار ہے کیا ہے جو ر لکھوٹ ہے۔ کیلا ہے۔ کولا ہے
رنگترا ہے۔ حکم دیا کہ ڈالی بنا لاؤ ۔ تھوڑی دیر مین
جمعدار ڈالی لایا ۔
نازو نے ایک رنگترا چھیلا اور کھانے لگی مہراج جی
نے لکھوٹ کی طرف ہاتھ بڑھایا ۔ نازو بولی ٹھنڈی ہوا
کے جھونکے اسوقت کیا مزہ دے رہے ہین ۔ جو تم روز روز
یہان آؤ تو اسکا جی چاہتا ہے ہم بھی آیا کرین ۔ مگر جب وہ موا
کھدوا آجائیگا تو بڑی مشکل پڑیگی ۔ ہم اب اسکو چھوڑ دینگے
نکما آدمی ہے کچھ مال نہین ۔ اب ہم تمکو نہ چھوڑینگے ۔
مہراج جی تو یہ چاہتے ہی تھے ۔ کہا اب بار بار یہ کیون
کہتی ہو ۔ یہ تو ہمسے تمسے قول قرار ہو ہی چکا ہے کہ تم ہماری
ہوا اور ہم تمھارے ہم تو مرتے دم تک نباہینگے مگر تم
نباہ سکوگی کہ نہین نازو نے جواب دیا ۔ ع

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے

دیکھ لینا گھر کی جورو اتنی خاطر نہ کریگی جتنی
ہم کرینگے ۔
راوی ۔ بیشک بیشک ۔ اسکا ہمکو بھی یقین ہے آپ
ایسی ہی وفادار ہین ۔ کچھ میان کی سی ہو کے رہین اور
کچھ اب منشی مہراج جی کی سی ہو کے رہو گی ۔
اتنے مین گاڑی بان نے پوچھا ۔ سرکار بیلون کو کھول
دون یا چلیے گا ۔ مہراج جی نے ایک ڈانٹ بتائی ۔ کچھ واہی سا
معلوم ہوتا ہے ۔ ابے رہنے آئے ہین کہ چلنے ۔ آدمی ہے کہ خبط الحواس
بیلون کو کھول ڈال ۔ گاڑی بان بڑبڑاتا ہوا چلا ایک آدمی نے
پوچھا کیا ہوا چودھری ۔ اُسنے کہا اجی کیا بتائین جیسے

کچہری مین کمیٹی مین جانے لگے ہین تب سے جمین (زمین پر) کدم (قدم) نہین رکھتے۔ بات کرتے میٹوا لیتے ہین پہاڑ کھاتے ہین۔ سیدھی بات تو بولتے ہی نہین۔ اب ہم نوکری ہی نہ کرینگے۔

ادھر مہراج بلی نے گھڑی جو دیکھی تو ایک پر ستر منٹ آگئے ارے۔ ناز و نے کہا۔ اب چل کے سو رہو نیند معلوم ہوتی ہی اتنے مین مہراج بلی نے ایک قصہ چھیڑ دیا مینونسپلٹی مین صاحب ہر سٹے ہماری ہی طرف مخاطب ہوتے ہین۔ کوئی کام ہو مہراج بلی کے سپرد۔ آج کل ہم ہم پولیس بنوا رہے ہین۔ پرسون دن بھر ہم پاگلخانے مین رہے۔ ناز و نے مسکرا کے کہا (ہو تو اسی قابل) زمانہ کہ شہر بھر مین کوئی مہتر آنکھ اُٹھا کے تو دیکھے۔ ہماری طرف آنکھیں نکال لون۔ ناز و تمھارے سر کی قسم جو ذرا بھی ہین جھوٹ ہو۔ ناز و نے پھر پھبتی کہی۔ اے کیون نہو مہترون کے سردار۔ لیکن اب شہر بھر کی صفائی اور پرگنے بھر کا انتظام بس اسی وقت ہو گا۔ اور کوئی وقت نہین ہی۔ اب چلکے سو رہو ذرا طبیعت الکساتی ہی تمام ملک کی صفائی کا بندوبست کیا آج ہی پر منحصر ہی۔ اور کسی دن پر اُٹھا رکھو۔ وہ ایک نہ سنتے۔ انھون نے ڈنڑ پیلنے شروع کر دیے۔ ڈنڑ تو کیا پیلتے تھے منہ چڑاتے تھے اتنے مین دو بجگئے۔ اب آپنے ایک درخت کی ٹہنی لیکر پیترے بدل بدل کر پھکیتی دکھانی شروع کی یہ طمانچہ ہی اور یہ کڑاک۔ اور یہ بالٹ۔ اور یہ تیسکٹی۔ یہ پیترے بدل ہی رہے تھے کہ جیسے ہی انھون نے کہا (یہ تیسکٹی) ناز و نے لپک کر خوب جیتی دہالا کی سے ایک ٹینپ جمائی۔ اور کہا اسکا نام نہین جانتے یہ سرکٹی ہی۔ اب یہ پرکٹی اٹھائیگا۔ رات بھر یا سوئیگا بھی۔ اتنے مین تین بج گئے۔ تین بجے سے چار بجے تک غشی مہراج بلی مناجات پڑھا کیے اور بی ناز و جھلا جھلا کر رہجاتی تھین۔ میں ہی دفعہ ٹوکا ہوگا۔ مگر وہ اپنی دھن مین تھے۔ اُنھون نے جبتک پوری مناجات ختم نہین کر لی خاموش نہ ہوے اور صرف ایک ہی مناجات نہین کئی مناجاتین۔

اتنے مین ناز و اُٹھکر پلنگ پر لیٹین اور لیٹتے ہی آنکھ لگ گئی مہراج بلی فرش ہی پر سوگئے۔ چھ بجے انکی آنکھ کھلی تو انھون نے ناز و کو جگایا۔ ناز و انگڑائی لیتی ہوئی اُٹھی۔ تڑکا ہو گیا۔ اے تم نے ابھی سے کیون جگا دیا۔ رات بھر تو تو نے سونے نہین دیا۔ اور تڑکے تڑکے جگا دیا۔ مہراج بلی نے کہا منہ دھو ڈالو۔ ناز و نے منہ دھویا اور کہا اب ہم جاتے ہین منجھولی تیار کراؤ۔ منجھولی کی تیاری کا حکم دیا گیا۔ مہراج بلی نے کہا اب ہم شام کو یہان سے جائینگے تم جاؤ۔

ناز و۔ یہان اکیلے کیا کرو گے کیا ان کو اور کسی کو بلاؤ گے

مہراج۔ تمھارے سر کی قسم تمھارے سوا اگر کسی اور کو ٹیڑھی نگاہ سے دیکھون تو آنکھیں پھوٹین۔ ؎

خدا شاہد کسی سے اور الفت ہو تو کافر ہو
تمھین پر جان جاتی ہی تمھین پر دم نکلتا ہی

ناز و۔ یہ سب مردون کی پھوٹی باتین ہین۔

القصہ منجھولی پر سوار ہوئین۔ تو مہراج بلی نے خدمتگار کو حکم دیا کہ (پانی گرم کرو) تو ناز و منجھولی مین سے بولی (اے میان کس برتے پر تتا پانی۔)

یہ مردار بھی شریک صحبت ہوئی

معشوق مہ لقا ہو شب ماہتاب ہو
صحرا ہو چشمہ سار ہو جام شراب ہو

حضرات ناظرین۔ نواب محمد عسکری صاحب کی بربادی کے دن اب قریب آ گئے۔ اب انکے دربار

یہیں اُس مردار نے بار پایا جو خانہ برانداز جمعیت خاطر ہے۔
یہ وہ سبز قدم ہے جسنے لاکھوں گھر برباد کردیے۔ کروڑوں
آدمیوں کو خاک میں ملایا۔ اس ناپاک مردار کی بدولت
بیشمار آدمی پیوند خاک ہوے۔ اب سنیے کہ ایک
روز کوئی دو گھڑی رات گئے بی قمرن کی مجلس آئین میں صاحب
اور اُن کے ہمزلف نواب رونق جنگ اور منشی مہاراج بلی
اور ممن اور اختر چھت پر بیٹھے گپیں اُڑا رہے تھے کہ اتنے
میں نواب چھٹن صاحب تشریف لائے صحن میں آن کر پکارا
(ارے میاں ہو۔ ہو کہ نہیں ہو۔ اور ہو تو کہاں ہو جاگو
جاگو رات کے سونے والو۔ جاگتے رہو کھنکھارو جاگو)
نواب چھٹن صاحب گو کسی قدر رنگین مزاج آدمی تھے
مگر مہذب۔ سب کے سب متحیر کہ یا الٰہی انکو یہ آج کیا
سوجھی۔ ارے میاں ہو اور ہو تو کہاں ہو اور جاگو۔ یہ
کیا ماجرا کہتے ہیں نواب چھٹن صاحب کوٹھے پر آتے ہوے
چلے آئے۔ ہیلو محمد عسکری۔ ہیلو۔ کدھر ہیں۔ بی قمرن جان
صاحب انھا بیٹھی ہیں۔ ادھر آؤ جانی محمد عسکری کی
ایسی تیسی ادھر آؤ اچھا اور کچھ نہیں۔ ایک بوسہ دے دو۔
ایک بوسہ ضرور لینگے چاہے کچھ ہو۔

بوسہ بدہ بوسہ بدہ جان من
بوسۂ لب دلبر جانان من

رونق جنگ نے انکے ہاتھ میں ہاتھ دیا اور پلنگ پر
بٹھایا اور باتیں کرنے لگے۔ بھئی چھٹن صاحب یہ آج
ماجرا کیا ہے۔ ارے میاں قمرن کون ہیں وہ تو نواب
کے گھر پڑ گیئں ہیں۔ اور تم یہ کیا گفتگو کر رہے ہو۔
بوسا اور جانی اور یہ سب کیا اول جلول بک رہے ہو
چھٹن صاحب جھلائے اول جلول ہم اول جلول
بکتے ہیں (ہنسکر) اچھا ذرا قمرن کو بلاؤ۔

اگر یہ چرخ چنبری اور آسمان برین ہزار بار بھی
چکر کھائے اور گردون دون سفلہ پرور ہو جائے تو قمرن
کی سی پری پیدا نہیں ہو سکتی۔
یہ کہتے کہتے اُٹھ کھڑے ہوے اور نواب
محمد عسکری کے قدموں پر ٹوپی رکھکر بھائی نواب
میں تیرے صدقے یار ذرا قمرن کی صورت تو دکھا دے

اپنی صورت دکھا دے ای قمرن
جانی برسوں سے ہم ترستے ہیں

محمد عسکری دنگ کہ یا الٰہی یہ آج انکو ہوا کیا ہے
سکر اکر اصرار کیا کہ بیٹھو اور اپنا حال تو کہو۔ یہ ماجرا
کیا ہے یار۔ ممن نے نواب صاحب کے کان میں چپکے
سے کچھ کہا تو محمد عسکری کے چہرے کا رنگ بدل گیا
رونق جنگ ممن کو علحدہ لے گئے۔

رونق۔ کیا کہا بتاؤ تو آج انکی کیفیت کیا ہے۔
ممن۔ حضور کوئی شک نہیں۔ کہ انھوں نے آج پی ہے۔
رونق۔ ایں۔ لاحول ولا قوۃ۔ لعنت خدا۔
ممن۔ خداوند اب اس وقت اس بات کو پی جائیے۔
رونق۔ لاحول ولا قوۃ۔ ای میاں سوچو تو۔ ہے ہے۔
ممن۔ حضور وہ لڑ پڑینگے اس وقت ضبط کیجیے۔
رونق۔ وہ لاکھ لڑا پڑیں میں کب لڑا ونگا۔
ممن۔ بجا ہے۔ وہ پیے ہوے ہیں۔ حضور تو نہیں پیے ہیں مگر کیا بری شے ہے واللہ۔ ہے ہے۔
رونق۔ انکی نسبت تو کبھی سنا نہیں تھا۔
ممن۔ حضور اتفاق پھنس گئے کیس۔ ہاے افسوس
اتنے میں منشی مہاراج بلی صاحب تشریف لائے۔ ارے میاں محمد

بھئی۔ اب ہم ٹھیک ٹھیک چشم دید تو کہہ نہین سکتے مگر
بھئی اُنھون نے جو اٹک اٹک کے تقریر کی تو رونق جنگ
جھلا گئے کہا بھئی یہ آخر تم اسقدر جھجکتے کیون ہو۔ کچھ کہنا ہے
تو صاف صاف بیان کرو۔ مہراج بلی نے کچھ سوچ کر کہا
بھئی ہماری تو یہ رائے ہے کہ یہ پیے ہوے ہین ۔
رونق جنگ نے سر کے اشارے سے انکی رائے سے
اتفاق کیا بھئی مہراج بلی افسوس کا مقام ہے کہ ایسا لائق
دوست اور آج اسکو ہم اس کیفیت سے دیکھین افسوس
ہے واللہ۔

اُدھر یہ گفتگو ہو رہی تھی اُدھر نواب چھٹن صاحب
محمد عسکری کے قدمون پر بار بار ٹوپی رکھ رہے تھے کہ
یار خدا کے لیے قمرن کو بلاؤ۔ اور لطف یہ کہ بی قمرن سامنے ہی
بیٹھی ہین مگر انکو نظر نہین آتین قمرن کو بھی یقین ہو گیا
تھا کہ میان اس وقت اپنے ہوش مین نہین ہین۔ منشی
اور مہراج بلی تو انکی باتون ہی سے تاڑ گئے تھے کہ یہ
پیے ہوے ہین۔ اور رونق جنگ سے ان دونون نے
کہدیا تھا مگر محمد عسکری اور قمرن اور نازو وغیرہ خاک
نہین سمجھے کہ نواب چھٹن صاحب اسقدر بے کیف کیون ہین

جب نواب محمد عسکری نے دیکھا کہ چھٹن صاحب کسی طرح
نہین مانتے اور گو قمرن سامنے بیٹھی ہے مگر وہ یہی بکے جاتے ہین
کہ قمرن کو بلاؤ تو انکو یقین ہو گیا کہ چھٹن صاحب کے دماغ
مین خلل ہو گیا ہے اور نازو اور قمرن کو بھی یہی یقین تھا
مگر منشی اختر صاحب سب سے زیادہ متحیر تھے کہ یہ کیا بلا ہے

رونق۔ بھائی چھٹن صاحب ذرا ادھر تو دیکھو یار یہ
چھٹن۔ کیون دیکھین نہین دیکھتے۔ قمرن کو بلاؤ۔
نواب۔ قمرن بھی آتی ہین تم باتین تو کرو۔
چھٹن۔ یار اس وقت طبیعت مزے مین ہے۔ واللہ۔

رونق۔ بھئی تم اس وقت آتے کہان سے ہو۔
چھٹن۔ ارے یار مین اس وقت اپنے قابو مین نہ تھا
مگر اتفاق یار تم بھی شریک ہو۔ واللہ شریک ہو۔ مگر
بھائی قمرن کو تو بلاؤ۔ ہاے میری قمرن ۔

اب رونق جنگ اور منشی مہراج بلی انکو سمجھا رہے ہین کہ
یار تم اسوقت واللہ اپنے ہوش مین نہین ہو۔ اور چھٹن صاحب
بگڑ رہے ہین کہ تم لوگ جھک مارتے ہو ہوش مین
ہونا کیا معنی تم خود اپنے ہوش مین نہین ہو۔ محمد عسکری
نے کہا بھائی تم اس وقت کیا چاہتے ہو۔ کہا فقط قمرن
اُنھون نے کہا (تو بھئی قمرن اس وقت کہان سے آسکتی ہے)

رونق۔ اچھا بھئی تم اب ہوشیار ہو چھٹن صاحب۔
چھٹن۔ اچھا۔ مگر قمرن کو بلاؤ عسکری کون چیز ہے
کچھ پروا نہین۔ مگر قمرن۔ ہاے قمرن ۔

تھوڑی دیر کے بعد چھٹن صاحب کا نشہ اُتر گیا
تو اُنھون نے پانی مانگا۔ دو کٹورے بھر کے برف کا پانی پیا
اور کہا بھئی آج بڑے بُرے پھنسے تھے۔ مگر خدا کی قسم
عجب شے ہے۔ مین کیا کہون ایک شخص سے بحث ہو گئی
ہمنے کہا شراب مین بو ضرور ہوتی ہے اور وہ کہتے تھے کہ
بیسون قسم کی ولایتی شرابین ایسی ہین کہ جنمین
بو کا نام نہین ۔ اب اسکا فیصلہ کیونکر ہو اُنھون نے
قسم کھائی کہ تین چار قسم کی شراب ایسی بھی ہوتی ہے جنمین نشہ نہین
ہوتا مولوی آدمی اور مومن مین نے کہا آزماؤن تو لیس
اُنھون نے منگوائی خود بھی پی اور مجھے بھی پلائی نہایت ہی
خوش ذائقہ اور بو کا نام تک نہین اور نشہ بھی نہین ساکت را
یون ہی سا سرور جیسے گرما گرم کافی پی مگر بھائی کھانا
کھانے جو بیٹھا تو دونی بھوک اور ڈکارین جو آتی ہین
تو خوشبو۔

قمرن نے جو اسقدر تعریف سُنی تو منہ مین پانی بھر آیا نواب کے گلے مین ہاتھ ڈالکر کہا میرے اچھے نواب ہمکو بھی منگا دو چھٹن صاحب نے بھی اصرار کیا کہ ہان منگواؤ یار۔ میان ممن کو حکم ہوا کہ جا کے سوداگر کی دکان سے ایک بوتل لاؤ۔ مگر کہنا کہ ایسی شراب دو جسمین نہ شکر ہو اور نہ بو ہو چھٹن صاحب کو نام یاد تھا فرمایا تم جنجر وائن کہنا ادرک کی شراب ۔میان ممن نے ٹمٹم کھنچوایا اور تو روز جی کمپنی کی دکان پر آئے جھٹ ایک بوتل ادرک کی شراب کی دو۔ سوداگر نے ہنسکر پوچھا کیا سرکار پینگے — ممن نے کہا کوئی تو پئے ہی گا۔ بوتل لیکر میان ممن واپس آئے بوتل کھولی گئی تو سب نے سونگھی اور سب کی رائے یہی قرار پائی کہ یہ حرام نہین ہوسکتی - اسکو کون حرام کہہ سکتا ہے۔ بی قمرن نے سب کے پہلے چکھی مگر ڈرتے ڈرتے اور بہت ہی قلیل مقدار مین ۔ بعد ازان نواب کے اصرار سے ممن نے پی اسکے بعد بی نازو نے بھی ایک چسکی لگائی ۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد پھر تھوڑی تھوڑی پی ۔ کبھی کی عادت تو تھی نہین نشہ کسی قدر تیز ہو گیا تو یون گفتگو کرنے لگین۔

نازو ۔ (قمرن کو گلے لگا کر) یہ دو ٹھینا ہے ہماری منہ ڈھانک کے بیٹھو کسکو صورت دکھائے دیتی ہو (الٹی لڑ گئی)

قمرن ۔ نواب صاحب کے حقے پر سے چلم اتار کے پینے لگی) ہم چلم ہی پینگے ۔ حقے مین جی گھبراتا ہے —

نازو ۔ نواب صاحب کو اللہ صحیح سلامت رکھے انکی بادولت (بدولت) سونے کی رکیبیان کھاتے ہین —

قمرن ۔ (نواب صاحب کی جیب سے چاقو نکال کر) سرکار یہ چقو لے لین ہم حکم بتائیے ۔ پھر کہیے۔

نواب ۔ تم کیا کرو گی چاقو لیکے —

قمرن ۔ سرکار چقو سے چقو لڑائینگے بس۔

نواب ۔ اوہو بہت دنون کے بعد ہمین بھی یاد آیا لڑکپن مین ہمنے بھی چاقو لڑائے ہین۔

قمرن ۔ کچھ پوچھا تو نہین ہے۔ ٹوٹ تو نہ جائیگا۔ بولو۔

نواب ۔ کس سے لڑاؤ گی کس سے —

قمرن ۔ اپنی دوگانا سے ۔ مارو انکا نام ہے ۔ بٹیرن ہے تھی مگر وہ کار اب چھوڑ دیا —

نواب ۔ ایسی فاحشہ عورتون کو نہ بلوایا کرو۔

قمرن ۔ ای تو حضور وہ کیا آیگی خانگی تھوڑا ہی ہے۔

ممن ۔ اور نہین تو ہے کون ۔ تمھارے سر کی قسم

قمرن ۔ ای چپ رہو کیا مفت کا سر پایا ہے ۔ کوئی فالتو ہین ہم اپنے سر کی قسم نہ کھاؤ چلے قسم کھانے۔

رونق جنگ نے چھٹن صاحب کے کان مین کہا استاد کیا شی ہے شراب بھی ۔ پیتے ہی اپنی اصلیت پر آگئین کلڑ کی بھی ہین اور حضور بھی کہتی ہین اور چقو لڑانا بھی یاد آگیا اور حقہ چھوڑ کے چلم بھی پینے لگین چھٹن صاحب نے کہا مین کہنے ہی کو تھا اور نہین صرف یہی نہین کہ دھوکے سے یا بھولے سے پی لی ہو ۔ بلکہ اسکے ساتھ یہ بھی ارشاد ہوا کہ حقے مین جی گھبراتا ہے ۔ سنتے جائیے ابھی کیا ہے —

اتنے مین ایک مہری نے کہا بیگم صاحب (بجا) اس کمرے مین ایک چڑیا کا بچہ چھو بچھو سے گر پڑا ہے ۔ چون چون کر رہا ہے) فوراً قمرن اور نازو دونون لپکین ۔ اور بچے کو اٹھا لائین۔ نازو نے کہا ۔ اتنی دور سے چھو بچھے سے گرا اور جیتا جاگتا ہے ۔ قمرن بولی باجی اللہ کے طفیل اللہ ہی جانے ۔ ارے اللہ تیری شان اور اسمین ہے کیا ۔ خون کی بوند ۔ ای یہ چڑیا کا بچہ نہین ہے مینا کا

بچہ ہے۔ مہراج بلی نے اسکی تردید کی ۔ مینا کا چھونچ یہاں کہان چڑیا کا بچہ ہے۔ نازو نے قہقہہ لگایا ۔ کاہے کا چڑیا کا بچہ ہے خاصہ ہے وہ تو کہو یہاں چھت گیر پان لگی ہوئی ہین نہین تو بہت سے جھو بچہ ہوتے ۔ ایک دن سبزی پیو کیون مہراج بلی ضرور پیو ہم پلائینگے ۔ مہراج بلی نے کہا ہم پینگے ۔ اور اختر نے قہقہہ لگایا ضرور پیجیے جب بی نازو پلائین تو کیون نہ پیجیے ۔ اسپر اور سب نے بھی قہقہہ لگایا اور بڑی دل لگی ہوئی ۔

نازو ۔ سبزی کے نشے مین بس یہ معلوم ہوتا ہے کہ یون بیٹھے بیٹھے ہوئے ہو لبس ایکا ایکی یہ معلوم ہوا کہ درخت کی پھنگی پر سے دھم سے کسو نے پھینکدیا نیچے کو ۔

ممن ۔ آپ تو سبزی پیتے ہونگے منشی مہراج بلی صاحب

مہراج ۔ ہان ہان چوتھے پانچوین پیتے ہین ہم ۔

ممن ۔ مگر وو کوڑی کا نشہ ۔ واللہ کچھ نہین ۔

مہراج ۔ لب شراب شراب کا اور بھنگ کا کیا مقابلہ ہے بھلا ۔ شراب تو کل نشون کی بادشاہ ہے ۔ بھنگ بھری کجا ۔ اور شراب کجا کچھ دن ہمنے مدک بھی پی ہے ۔ چرس کے دم بھی لگائے ہین مگر گانجا کبھی نہین پیا ۔

ممن ۔ گانجا پاجیون کا نشہ ہے ۔ چرس تو شاہی ہین سب ہی شریف زادے پیتے تھے جتنے شرفا تھے ۔

نازو ۔ نواب صاحب انکے واسطے سبزی منگواؤ بازار سے ہمارے مہراج بلی کے لیے یہ پینگے ۔

نواب ۔ اخاہ ۔ ہمارے مہراج بلی ! یہ کیا کہا

نازو ۔ ہمارے ہی ہین ہمارے میان ہین کہ نہین

نواب ۔ اے چپت بازی نہین ہوتی کہ ہوتی ہے

نازو ۔ جب جی چاہتا ہے پیار کرنے کرتے کسی وقت چپت بھی لگا دیتے ہین ۔ آشنائی کچھ ہنسی ٹھٹھا ہے لوہے کے چنے چبانا ہے ۔ سب ہی طرح کے مزے ہین ۔

چھٹن ۔ بھئی نواب تھوڑی سی ہم بھی پینگے یار ۔

نواب ۔ ہون ہون پیو ۔ ہم تو چاہتے ہین اتنی پیو کہ تمھارا تماشہ دیکھین ذرا دل لگی ہی سہی دو گھڑی کی

چھٹن ۔ اب ایک دفعہ تو تماشا دیکھ چکے ہین ۔

نواب ۔ نہین ۔ تھوڑا ہی نشہ تھا ۔ ہم اور کچھ چاہتے ہین ذرا بازار مین غل مچاؤ ۔

چھٹن ۔ ایسی تیسی آپ کی ۔ کوئی دھوبی یا کہار مقرر کیا ہے ۔ بازار مین غل مچانے کی اچھی کہی ۔

منشی مہراج بلی تو بھنگ پینے پر راضی ہو گئے مگر حضرت چھٹن صاحب نے ضد کی کہ نہین شراب تم بھی پیو ۔

مہراج ۔ معقول مین اپنا دھرم دون آپ کے لیے

چھٹن ۔ آپ کا دھرم گیا ایسی تیسی مین آپ چوٹے مین

مہراج ۔ نہین یہ دل لگی اچھی نہین ہے بھائی صاحب واہ ذرا کچھ سنبھلے ہوئے ۔

نواب ۔ بھئی زبردستی پلائینگے ۔ اٹھو جی چھٹن صاحب

چھٹن ۔ بسم اللہ ۔ لے منشی مہراج بلی صاحب آئیے ۔

مہراج ۔ کچھ وا ہی ہوئے ہو تم لوگ واہ وا ۔

نواب ۔ ارے جا ہے تو آنکھین دکھا جا ہے غل مچا ۔ ہم بے پلائے چھوڑین تو چار ۔ شریف نہین

مہراج ۔ بھئی تم کیون اصرار کرتے ہو ۔ تم خود پیو تو ہم بھی پیتے ہین ۔ لو جام اٹھاؤ بلا سے ۔

قمرن نے جھپ سے ایک بلورین جام مین تھوڑی سی شراب انڈیلی اور گلے مین ہاتھ ڈالکر اور ایک بوسہ لے کر کہا آؤ اب ہمارا خون پیے جو یہ نہ پیے

محمد عسکری نے چپکے سے جام لے لیا اور پی گئے۔
بھئی واللہ عجیب شے ہے۔ ارے میاں خوشبو اور
خوش ذائقہ۔ لے مہراج بلی صاحب اب پیجیے۔
مہراج۔ پینے والے نہ ہیں حرف بھیجتا ہون مین اپنے
حساب اور کیا کہون۔
ممن۔ نواب صاحب کو تو پلوا دی آپ نے اور اپنے
داؤن (داؤ) کو یون۔ کیا خوب۔
نازو۔ ای بی ہو۔ ہماری جان کی قسم پیو پیو۔
مہراج۔ مذہب مین قسم وسم ایک نہین چلتی۔ یہ تم
مسلمان باز بڑے ذات شریف ہوتے ہو۔
اتنا کہنا تھا کہ چھٹن صاحب نے انکو پچھاڑا اور
نواب صاحب نے انکو مدد دی۔ میان اختر نے ہاتھ
پکڑ لیے۔ ممن نے گردن اور سر تھاما۔ نازو نے
گلاس مین شراب انڈیلی۔ اب مہراج بلی گالیان
دے رہے ہین۔ اور غل مچا رہے ہین۔ ارے
کمبخت مسلمان کے گلاس مین دیتے ہو۔ ارے لیسا ہی
ہے تو بازار سے مٹی کا کورا آبخورا منگا لو سارے مسلمان
کا جھوٹا ہے۔ وہان سنی تکی بلا ہے۔ دو ایک آدمیون
نے منھ چیرا۔ اور نازو نے کوئی چھٹانک بھر شراب
انکے گلے مین اتار دی اور اپنے ہاتھ سے ایک گلوری
بھی منھ مین رکھ دی اور انکو چھوڑ دیا۔
نواب۔ مسلمان باز ذات شریف ہوتے ہین (ہنسکر) پھر کہیگا ہے
مہراج۔ دیکھو معلوم ہوئی جاتی ہے قدر عافیت چھونک دو تنگا ناش
نازو۔ چلو اب تو دھرم گیا تمھارا۔ اب کیا۔
مہراج۔ نازو کے ہاتھ سے پینے مین دھرم نہین جاتا۔
ممن نے کہا حضور یارانہ اور دل ملجانا بھی کیا شے ہے دیکھیے
اتنی بڑی بدت (بدعت) کی گئی مگر مہراج ہنس رہے ہین۔
اگر دوسرا ہندو ہوتا تو ٹیٹوے پر چڑھ بیٹھتا۔ یا زہر کھا کے
وہ مر جاتا۔ یہ ہنس رہے ہین غضب خدا کا میرا جھوٹا اور
اسمین انکو ملائی گئی۔ مگر یارانہ۔
مہراج بلی گو پرانے نشے باز تھے مگر شراب پینے کے
عادی نہ تھے۔ نازو نے جو زبردستی ذراسی پلا دی تو ترنگ
مین آ گئے۔ پہلے تو میونسپلٹی کا ذکر چھیڑا اور لگے واہی تباہی
بکنے۔ کیا کوئی انتظام کریگا جو ہم کرتے ہین۔ اور
کاہے واسطے تم لوگ صفائی کا خیال نہین رکھتا۔
تم لوگ کھراب آدمی۔ بلاؤ مہتر ان کو ایک ایک کا
جائزہ ہم لینے والا ہے۔
ممن۔ حضور چڑھ گئی انکو ذری سنتے جائیے خداوند
مہراج۔ تم مہتر کا بچہ شہر کو صاف رکھیگا۔
نواب۔ ارے بھئی ہو کہان اسوقت حضور کہان ہین
مہراج۔ کاہے واسطے پوچھتا ہے
تم لوگ کا چالان۔
نواب۔ (ہنسکر) یا وحشت۔ ارے بھئی
کیون چالان کیے دیتے ہو خواہ مخواہ کچھ دوستی کا بھی خیال ہے
مہراج۔ اور ول اچھا ممن کا چالان تم سور۔
ممن۔ حضور ہمکو یہ توقع تھی کہ وقت پر حضور سے
مدد ملیگی اور آپ الٹا اور چالان کیے دیتے ہین
مہراج۔ کاہے واسطے تم الٹا پلٹا بولی بولتا ہے۔
رونق۔ کاہے واسطے بہت کہتے ہین کوئی بات ہے
کاہے واسطے ضرور کہینگے۔
مہراج۔ نازو جان ذری سی اور دے دو ہمارے
لہو کی قسم اک ذراسی۔ اخشک بلبل۔
نازو۔ ای نہین۔ اب نہین۔ اب تم سڑی ہو جاؤگے
نواب۔ منشی مہراج بلی۔ یار تم اب ٹھیک نہین ہو۔

مہراج - چپ رہو - کاہے واسطے ٹھیک نہین ہی -
قمرن - اری یہ تم کیا بک رہے ہو واہ - ذری سی مین تو یہ حال ہوگیا - چلو مین اُلّو -
نازو - تم اتلکنے کیون ہو چپ چاپ بیٹھے رہو -
مہراج - چپ رہو کاہے واسطے بکتا ہی تم لوگ -
قمرن - اب نہ انکو دینا - یہ اپنے آپ مین نہین ہین -
ممن - منشی مہراج بلی صاحب بھلا دو اور چھ کتنے ہوتے ہین ذرا بتائیے تو آپ تو بڑے حسابی ہین -
مہراج - دو اور چھ - دو اور چھ بارہ - چھ اکن چھ - چھ دونی بارہ - چھ تیے اٹھارہ - چھ چوکے چوبیس - چھ پنجے تیس - چھ چھکے چھتیس - چھ ستے بیالیس - چھ دہام ساٹھ -
محمد عسکری اور رونق جنگ مارے ہنسی کے لوٹ لوٹ گئے اور مہراج بلی غل مچاتے جاتے ہین کہ کاہے واسطے تم لوگ سور لوگ ہنستا ہی - دانت کھول دیا - گدھے کے موافق ہم تمھارا چالان بول دیگا مت ہنسو تم لوگ - بس ہم بول دیا ہی -
مہراج بلی کی اس بوکھلاہٹ پر قہقہہ پڑا مگر خرابی یہ تھی کہ قمرن اور نازو اور ممن اور چھٹن صاحب سب نشے مین تھے -
ممن - صفائی کیا چیز ہی - صفائی ہی کیا چیز -
مہراج - صفائی کاہے واسطے ہونے نہین مانگتا -
ممن - صفائی ہی کیا شی - صفائی کیا شی ہی -
مہراج - کاہے واسطے ہونے نہین مانگتا چپ رہو
ممن - کہنے لگے صفائی صفائی ہی کون جنور -
مہراج - تم گدھا کیا جانے - کاہے واسطے نہین مانگتا چالان لو سور تمھارا چالان -
نازو - یہ تو بک کیا رہا ہی - کچھ نشہ تو نہین پی کے آیا ہی

ای ہان آپ ہی آپ بک رہا ہی -
ممن - نہین نہین - ہم سمجھ گئے - یہ آج جو اتنی توین دغین تو کوئی لاٹ ضرور آیا ہوگا -
قمرن - تو ین کہان دغین - یہ بکتا کیا ہی -
ممن - حضور اب ہم نوکری نہ کرینگے بس ہمارا استعفا اسکی یہ مجال کہ ہمسے کہے کہ ممن تم بکتے کیا ہو بس استعفا -
نواب - تو کیا ہوا کیا کیا خرابی ہوئی -
ممن - حضور اسکی یہ مجال کہ ہمسے کہے کہ ممن بکتے کیا ہو - ؎

گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنۂ پاکان برد

چھٹن - کیا جھک مارتا ہی بے - تو اور یہ کلام آپ ہین کیا اور اس بچاری نے کہا کیا تھا کہ آپ بگڑ کھڑے ہوے - ای شان خدا - ماشاء اللہ -
اختر - یہ بھی سمجھتے ہین کہ ہمچو من دیگرے نیست -
ممن - بات وہ جو بات ہو - نہ کہ جو خرافات ہو -
نواب (ہنسکر) بھئی اس وقت تو ذہن بڑی جولانی پر ہی واللہ اور قافیہ بندی کا خیال کتنا ہی واہ میان ممن واللہ
ممن - میان کیا معنی ہم کیا کوئی خواجہ سرا ہین - بس بس نہ سنون خبردار کہدیا ہی -
رونق - (قہقہہ لگاکر) جی دل لگی نہین ہی میان ممن کیا معنی کوئی خواجہ سرا شعر کیا ہی -
ممن - شاہی ہین خدا او اللہ کو بخشے الیسا گو بلند انداز گو نہ ہزار کوئی ہو تو لے - وغیرہ مین اسم تھا - حکمی اُتارتے تھے دس منزل سے انکا گولا اترتا تھا -
مہراج - ایسی تیسی تمھاری چپ رہو بیوقوف - گپ اُڑانیوالا

آدمی بس چپ۔ کاہے واسطے جھوٹ بولتا ہی۔

مہراج بلی اور ممن دونون کو چڑھ گئی۔ نازو کو بھی کسیقدر سرور تھا مگر قمرن کو معلوم بھی نہین ہوئی کہ پی یا نہین پی۔

رونق جنگ نے کہا بھئی اس وقت یہ سب مزے مین ہین۔ مگر قمرن نے بہت کم پی ہی۔ قمرن بولی اچھا آپ ہم کو پلائین مگر کوئی ایسی شراب پلائیے جو سب سے بڑھ کر ہو۔

رونق جنگ سوچنے لگے کہ سب سے بڑھ کر کون شراب ہی ایک شخص نے کہا حضور اکشا نمبر ون۔ دوسرا بولا خداوند لاٹ صاحب لوگون کی میم اور مسین تو شامپین پیتی ہین۔ رونق جنگ نے ممن کو حکم دیا کہ جا کے ایک بوتل شامپین کی نوروزجی کی دکان سے لاؤ مگر اپنے ہوش مین ہو کہ نہین ہو ممن فورا اٹھ کھڑا ہوا۔ خداوند نشہ کیسا نشہ پاجیون کو ہوتا ہی اور اتنی سی مین بھلا کیا معلوم ہوتا۔ لاحول ولاقوۃ۔ یہ بھی کوئی شراب مین شراب ہی۔ خداوند یہان تو یہ حال ہی کہ برانڈی کا ادھا منہ سے لگایا اور بوتل دن سے زمین پر یہ اورک کی شراب کچھ تیز نہین ہی اور واللہ جو ذرا بھی سُکر ہو۔

نواب صاحب کا بھی جی للچایا کہ تھوڑی اور پئین کہا بھائی رونق جنگ پھر اب تم بھی لو ملکے شہید دون مین داخل ہو جاؤ میان سنا نہین۔ ؎

زاہد کے مین ضرور ڈرانے سے ڈر گیا
جام شراب لائے بھی ساقی کدھر گیا

ساقی ہو اور دنیا ہو واللہ اور ساقی بھی ہو تو قمرن اور نازو۔ واللہ مزہ ہی۔ ایمان کو چھپر پر رکھدو۔

قمرن ہم تو ذراسی اور پئینگے۔ کیا میٹھی چیز ہی۔

نازو۔ مہراج بلی پلائین تو ہم پئین۔ بلا سے۔

مہراج۔ حاضر ہون جان من۔ نیکی اور پوچھ پوچھ ؎

وہ رند بادہ کش ہون کہ تو کیا ہی زاہدا
قاضی نے نذر دی مجھے بوتل شراب کی

نواب۔ بھئی واللہ کیا شعر پڑھا ہی جی خوش ہو گیا۔

اختر۔ حضور یہ قدر بلگرامی کا شعر ہے خوب کہتے تھے۔

نواب۔ اے سبحان اللہ۔ ؏

قاضی نے نذر دی مجھے بوتل شراب کی

اختر۔ حضور کیا طبیعت پائی تھی مگر افسوس۔

نواب۔ بھئی اب تو ہمکو بھی ذرا ذرا سرور معلوم ہونے لگا۔

اختر۔ حضور رنگ ہی واللہ رنگ ہی۔ تھوڑی اور پیجیے۔ اک ذراسی کیا ہرج ہی۔ جب پی تو پھر اب پرہیز کیا۔

نواب۔ قمرن۔ کہو جانی کیا رائے ہی۔

قمرن۔ بیوی جی۔ یہ تو بڑی عمدہ شی ہی۔

نازو۔ امی جان سے کہین نہ کہنا از برائے خدا کے لیے۔

راوی۔ از برائے خدا کے لیے۔ اے سبحان اللہ۔

ممن۔ از برائے خدا کے لیے کے واسطے کہو صاحب۔

نواب۔ کیا بیہودہ بکتا ہی بے۔ ایک لفظ زبان سے نکل گیا پھر کیا مضائقہ ہی۔

ممن۔ نکل گیا تو پھر خوب شد۔

مہراج بلی اس قدر پی گئے کہ بکنے لگے۔ امد ہمارا ٹم ٹم لاؤ۔ کدھر گیا سائیس کا بچہ ٹم ٹم لاؤ۔ کاہے واسطے لانا نہین سکتا او کالے سور کا بچہ۔

رونق۔ خداوند ٹم ٹم حاضر ہی سوار ہوجیے۔

نواب۔ حضور کا یہ خدمتگار اچھا آدمی نہین ہی۔

رونق۔ خداوند ٹم ٹم بھڑکتا ہی۔

قمرن۔ ٹم ٹم بھڑکتا ہی۔ ٹم ٹم بھی کوئی جنور ہی۔

مہراج۔ کاہے واسطے بھڑکتا ہی۔

نازو۔ سرکار ہاتھی کو دیکھ کر بھڑکتا ہی۔

مہراج۔ دل کچھ پروا کا بات نہین ہی بھڑکنے دو۔

رونق۔ حضور گر پڑینگے۔

نواب۔ (ہنسکر) خداوند حضور کہان ہین اسوقت

مہراج۔ کاہے واسطے۔ غین (بھڑ چونک کر) اہو ہو ہو۔ کیا اچھی چیز ہی۔ ہوری رنگ بھری بن ٹی ہین جانثار۔ واللہ کیا چیز ہی۔

سور داس پر بھوتمرے درس کو نین سبے رہتا ر بیندی ماتھے لگی۔ بن آئی ہین جانثار۔ سچ کہیے گا کہین سے الگ تو نہین ہوے کوئی اسطرح کے تو ٹانگ بس کے راستے نکل جاؤن کیا دل لگی ہے۔

غین۔

ممن۔ واللہ یہ معلوم ہوتا ہی کہ گدھا سیپون سیپون کر رہا ہی یا مینڈک بول رہا ہی۔

نواب۔ (قہقہہ لگا کر) مہراج بلی کو تو چڑھ گئی بھئی۔

اختر۔ مزے مین ہین منشی مہراج بلی صاحب۔

نازو۔ ای اتی کاہے کو پلادی۔

نواب۔ کیا خوب خود تو پلائی اور اعتراض ہم پر۔

رونق۔ ارے یار کیا سو رہے۔

نواب۔ مہراج بلی۔ مہراج بلی۔ ارے میان کہان ہو۔

مہراج۔ مستر کو بلاؤ۔ سور کا بچہ کاہے واسطے غین

ماسقیمان کورے دلداریم	رخ بدنیاے دون نمی آوریم

کس چہ داند۔ کہ من
او فتادہ جدا از گلزاریم

ہشت حرفست آنکہ اندر فارسی ناید ہمی
تا بیاموزی نباشی اندرین معنی معاف

ثین ولام وصاد وضاد وعین وغین وفاو قاف

رونق۔ (قہقہہ لگا کر) ای سبحان اللہ۔

ممن۔ کیون منشی مہراج بلی صاحب فارسی مین لسوڑے کو کیا کہتے ہین۔

مہراج۔ شما فارسی اندر بندہ را امتحان کردی۔ بندہ چہ امتحان امتحان باعث امتحان ست و نمودہ می آید کہ گفتہ اند ؎

ہر کجا چشمۂ بود شیرین
مردم و مرغ و مور گرد آیند

والا آنچہ گرد ہر آنچہ بود بقیاس رفت کہ گفتہ اند ؎

مرا اورا رسد کبریا و منی
کہ ملکش قدیم ست و ذاتش غنی

آنکہ خودی عادت باشد چہ باشد کہ گفتہ اند ؎

بندہ ہمان بہ کہ ز تقصیر خویش	عذر بدرگاہ خدا آورد

ورنہ سزاوار خداوندیش
کس نتواند کہ بجا آورد

واگر کسے را اعتقاد نیست ہمہ کہ شکے باید کافر باشد و دانشمندے را یک حرفی کافی ست چنانکہ گفتہ اند ؎

برگ درختان سبز در نظر ہوشیار
ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار

و امتحان نمودن و کردن کار طفلانست نہ کار خردمندان آیندہ شما اختیار دارید۔

محمد عسکری اور رونق جنگ کے پیٹ مین ہنستے ہنستے بل پڑ پڑ گئے۔ دونون لوٹ رہے تھے۔ ممن کو بھی کسیقدر نشہ ہو گیا تھا مہراج بلی کو ٹوکتے جاتے تھے کہ یہ فارسی غلط ہی

اور نواب صاحب کو اور رونق جنگ کو اور بھی زیادہ
لطف حاصل ہوتا تھا۔

رونق۔ کیون صاحب شمس تبریز کی غزل بھی کسی کو یاد ہی
انکا کلام بھی سننے کے قابل ہی۔

مہراج۔ کیون نہین یاد ہی۔ ہا۔ کہتے ہین ؎

سبھا مین دوستو اندر کی آمد آمد ہی
پری جمالون کے افسر کی آمد آمد ہی

یہ شعر سنتے ہی سب کے سب لوٹ ہو گئے۔ محفل
اُلٹ گئی ایک گھنٹہ تک قہقہہ رہا۔ مہراج بلی نشہ مین تو تھے ہی
تھوڑی دیر کے بعد میان ممن کو اور بھی چڑھ گئی۔ یہ زور
زور سے گالیان دینے لگے۔ باد ہوائی۔ کسی کی کیا
حقیقت ہی کہ ہمارا مقابلہ کرے ہم کسی کو کیا سمجھتے
ہین ہم سے سیانا سو دو انا۔ بس اب دوسرا
بات نہین۔ قمرن کی کیا اصل و حقیقت ہی۔ اسکے بعد
کچھ اور کہنے کو تھے کہ نواب محمد عسکری نے ایک لپڑ جمایا۔
ممن آگ ہو گیا اور اُٹھ کے قصد کیا کہ نواب صاحب
کو چمٹ جائے۔

اختر۔ ہائین۔ ہائین۔ او نمکحرام۔

چھٹن۔ خبردار او پاجی آدمی۔

رونق۔ رونق کیون بے یہ کیا حرکت تھی۔

ممن۔ حرکت کیسی کیا کچھ ذلیل ہین کیا کسکا دیا کھاتے
ہین۔ حرکت کیسی یہ ہین کیا۔

داروغہ۔ یہ کیا ماجرا ہی بھئی ممن۔ ہوش مین ہو۔

ممن۔ تو کیا بکتا ہی بے۔ الگ ہٹ سامنے سے۔

داروغہ۔ اب تم بہت بڑھ رہے ہو ممن۔

ممن۔ ہم کسی شہدے کے دبیل ہین کیا۔

رونق۔ ممن بس ورنہ تم جوتے کھاؤ گے۔

ممن۔ اس جوتے مارنے والے کی ایسی تیسی۔

داروغہ نے ممن کو ایک لپڑ لگایا اور کہا پاجی کمین کا
زبان ملاتا ہی۔ تیرا اور ان رئیسون کا کیا مقابلہ ہی اپنی اصلیت
بھول گیا ممن اور داروغہ مین لپاڈگی ہونے لگی اختر نے
داروغہ کو مدد دی۔ رونق جنگ نے جو یہ کیفیت دیکھی
تو اپنے سپاہی حسین خان کو بلایا اور کہا ممن کو ذرا سمجھا دو
وہ پٹھان آدمی۔ اتنی جوشہ پائی تو ممن سے لپٹ پڑا
اور تین چار پٹخنیان دین۔

قمرن۔ اوئی۔ اللہ یہ آج ہو کیا رہا ہی۔

نازو۔ نواب صاحب اب تو ہم جاتے ہین۔

قمرن۔ ہمارا تو کلیجہ تک دہل گیا۔

نازو۔ اب ان لوگون کو سمجھا دو ذری۔

قمرن۔ باجی بھاگ چلو۔ ارے اسی سے اسکو حرام کر دیا۔

نازو۔ دیکھو چھٹن صاحب نے بھی پی ہی۔ خود سرکار
نے پی ہی۔ بہنے تم نے پی ہی۔ منشی مہراج بلی نے پی ہی
مگر کم ظرف ان سب مین یہی ممن ہی کہ نواب صاحب سے
لڑنے کا قصد کیا۔

اب سنیے کہ ممن کشتی مین تو حسین خان سے ہار
گیا اور کئی پٹخنیان کھائین مگر وہ مغلظہ گالیان
دین کہ الامان۔

رونق۔ اب تم جوتے کھاؤ گے نمکحرام کمین کا۔

ممن۔ جوتے کوئی اور کھاتے ہونگے۔

نواب۔ چپ رہ پاجی۔

ممن۔ ذری زبان سنبھال کے باتین کرنا۔ کہہ دیا ہی ہان

اختر۔ ممن اب اسکے یہ معنی ہین کہ جوتے پڑین تم پر۔

ممن۔ جوتے پڑین تم پر کھود کے دفن کر دونگا۔

مہراج۔ این وعینگا شتی برائے چرا میشود آید۔

نواب - کیا بکتے ہو آئے وہان سے شیرازی کے وہ نیکے چوٹنا مشعلچی کہین -

مہراج - بابا ے جان من این کلمات سقط چراگفتنی نیست خواشما در شان ما -

وہ سوجھی ہی واللہ کہ کبھی پٹ ہی نہ پڑے

نواب محمد عسکری صاحب بہادر صولت جنگ کے دربار مین دور چل رہا تھا اور زمانہ بھر کی بےفکری کی باتین ہو رہی تھین کہ حسین علی خدمتگار نے کچھ جھک کے منشی مہراج بلی کے کان مین کہا سنتے ہی انکی باچھین کھل گئین اشارے سے کہا اسکو رخصت کردو اور کہدو اچھا - لوگون نے پوچھنا شروع کیا بھئی یہ کیا کانا پھوسی ہی ذرا ہم بھی تو سنین - کوئی بات ایسی سنی ہی کہ چہرہ ارغوانی ہوگیا مہراج بلی نے مونچھون پر تاؤ دیتے ہوے کہا کیون بتائین - آپ کیا کوئی قاضی ہین - کہنے لگے صاحب ہمکو بھی بتا دیجیے کوئی اپنے معشوق کا پیغام کسی سے کہتا پھرتا ہی تب تو لوگون نے کہا آخاہ - یہ حضور معشوق کا پیغام سنکر اسقدر محظوظ ہوے یہ کہیے تو بی نازو جان نے کچھ فرمایش کی ہوگی یا شاید بلایا ہوگا - بھئی کہ ڈالو منشی مہراج بلی اکڑ جاکر بولے یاد کیا ہی - کہا ہی تمھارے دیکھنے کو بہت جی چاہتا ہی -

مسخرے نے کہا حضور ہمکو یقین نہین آتا - نواب صاحب نے حسین علی کو بلوایا اور پوچھا تمنے اسوقت انکے کان مین جھک کے کیا کہا تھا - پہلے تو حسین علی نے بتانے سے انکار کیا خداوند کسی کا بھید نہ کہنا چاہیے - مگر جب خود مہراج بلی ہی نے اصرار کیا تو اسنے کہا حضور انکا آدمی آیا تھا کہ وہ جو مہتر بھیجنے کو کہہ گئے تھے وہ کیون نہ بھیجا - اسپر بڑا قہقہہ پڑا اور مہراج بلی جلسے سے باہر اور حسین علی ادھر چلکر - حاضرین دربار لوٹنے لگے اور مہراج بلی کی وحشت اور بوکھلاہٹ دیکھکر اور بھی ہنسی آتی تھی مہراج نے جھلا کر پہلے تو حسین علی کو دو چار سنائین - اسکے بعد نواب صاحب کی لے دے کی کہا کہ ایسے بدتمیز آدمی نوکر رکھے ہین -

مسخرہ - حضور تو اب نیچے جھاڑ کے لڑانے لگے -

مہراج - چپ رہو یو مسخرہ کاہے واسطے بکتا ہی -

مسخرہ - خداوند یہ بدنامی کا ٹوکرہ اٹھانا تھا حضور کو -

مہراج - نواب اب یہ بڑھ چلے - ہان !!! -

مسخرہ - خداوند آپ سردار مہترون ہمارے - ہماری اور آپ کی کیا برابری -

مہراج - بہت سے کتے ایسے بکا کرتے ہین -

مسخرہ - آپ بھی نرے للنڈی رہے - بکا نہین بھونکا کیجیے - بکتے ہم آپ ہین - کتے بھونکتے ہین - بولنا تک نہین آتا بس جانیے بھی -

نواب صاحب نے کہا بھئی اب یہ تحقیقات باقی ہی کہ نازو نے انکو بلوایا ہی - یا مہتر کی فرمایش کی ہی -

مسخرہ - حضور یہ غلام نے جاکے حسین علی کو سکھا دیا تھا کہ کہنا مہتر کو بھیج دیجیے -

مہراج بلی خوش ہوکے بے ایمان مسخرہ - مین دل مین کہتا تھا کہ پہلے تو مجھ سے کہا کہ نازو نے بلایا ہی کہا ہی آج ضرور ملین اور اب کہتا ہی کہ مہتر کو بلوالیا ہی - یہ کیا - اب معلوم ہوا کہ یہ ان مسخر الدولہ کی کارسازی تھی - اچھا بچا ٹھہر تو جاؤ اسنے کہا حضور یہ نہ سکھاتا تو دو گھڑی ہنسی ل لگی کہان سے ہوتی مہراج بلی بولے بجا ہی تو نقل محفل ہم ہی کو مقرر کیا ہی تیر مذاق کے لیے یہی نشانہ تجویز ہوا ہی - ماشاء اللہ -

مسخرہ - مگر اللہ جانتا ہی کیا مزاج پایا ہی مہراج بلی نے

تعریف کرنا فضول ہے۔
نواب ۔ واہ پیدا کہان ہوتے ہین ایسے لوگ یہ اپنا مثل نہین رکھتے ۔
مسخرہ ۔ حضور پیدا تو ہوتے ہین مگر جو غیرت دار ہوتے ہین وہ جلد پنجرہ خالی کردیتے ہین ۔
مہراج ۔ (گھونسا دکھا کر) واللہ سچ کہتا ہون میرے ہاتھ سے پٹوگے ایک دن ۔
مسخرہ ۔ حضور ہمارے مہتر حضور کو اختیار ہے۔
نواب ۔ بھئی اب تو سارے لکھنؤ کے مہترون کے اور خاکروبون کے سردار ہوگئے تم
مسخرہ ۔ اجی حضور بھلا خاکروب کیا خاک نکار عب مانتے ہونگے ۔ محض جھونٹ ۔ لغو ۔
نواب ۔ کیا خوب ۔ واہ صاحب وا ۔ اچھا فقرہ ہوا ۔
مسخرہ ۔ (اکڑ کر) جو کہونگا حضور ایسی ہی کہونگا ۔
مہراج ۔ لے اب رات زیادہ آئی ۔ خدا حافظ ۔
نواب صاحب نے مسکرا کر کہا ہان بھائی پیغام آیا کہ بیتابی کیون نہو ۔ اور روز اُٹھنے کا نام نہین لیتے تھے ڈھئی دے کے بیٹھتے تھے ۔ آج ابھی سے جاؤن جاؤن پکار رہے ہین ۔ بہت اچھا خدا حافظ ۔ کل ملاقات ہوگی ۔ مہراج بلی جی ہان کہکر رخصت ہوے تو مسخرہ بھی انکے ساتھ ہولیا اُنھون نے راستے مین کہا ۔ یار بیوی ہماری ذرا علیل ہین ۔ اور نازو کے پاس جانا فرض ہے ۔ کوئی تدبیر ایسی بتاؤ کہ سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے ۔ بیوی بھی ناراض نہون اور نازو سے بھی ملاقات ہو ۔ مسخرے نے کہا وہ تدبیر بتاؤن کہ کبھی پٹ ہی نہ پڑے تھوڑی دیر سوچ کر کہا ۔

مسخرہ ۔ بھئی کیا تدبیر سوجھی ہے واللہ نہ کہو گے یار ۔
مہراج ۔ کیا بھئی کیا آگیا کچھ ذہن اقدس مین ۔
مسخرہ ۔ حضور وہ سوجھی ہے واللہ کہ پٹ پڑ ہی نہ سکے ۔
مہراج ۔ بھئی یہان پیٹ مین چوہے چھوٹے ہوتے ہین کہہ ڈالو ۔ ذرا کہہ ڈالو ۔
مسخرہ ۔ آپکی زوجۂ مقدسہ کا سن شریف کیا ہے ۔
مہراج ۔ ہماری بیوی کا سن ۔ اے ہمسے چھوٹی ہین ۔
راوی ۔ مسخرہ اس فقرے پر انکو بہت بناتا مگر چونکہ کوئی داد دینے والا نہ تھا دل ہی مین ہنسکر خاموش ہو رہا ۔
مسخرہ ۔ وہ آپ سے چھوٹی ہین ۔ مانا ۔ مگر آخر کیا سن ہوگا
مہراج ۔ یہی چالیس کے پیٹے مین لبسل ورکیا ۔
مسخرہ ۔ چالیس کے پیٹے مین ۔ تو ادھیڑ ہین ۔
مہراج ۔ کاٹھی بہت اچھی پائی ہے مگر دو ایک روز سے بخار آتا ہے ۔ ذرا علیل ہین ۔
مسخرہ ۔ اچھا اور شکل و صورت کیسی ہے ۔
مہراج ۔ گوری چٹی ہین ۔ گول چہرہ ۔ بال جیسے کالا بھونرا کمر پتلی نشیلی آنکھین ۔ کمن ساقن کو دیکھا تھا
مسخرہ ۔ ہان ہان ۔ ابھی کل کی تو بات ہے ۔
مہراج ۔ بس بعینہٖ کمن ساقن کی سی ہین ۔ کمن کو چھپائے اور آنکو دکھائے اور اُنکو چھپائے اور کمن کو دکھائے
راوی ۔ حضرات ناظرین اب ہنسی ضبط نہین ہوسکتی ۔ بس سادہ لوحی کا خاتمہ کر دیا ۔ بیوی کا کل حال مع حلیہ اور سراپا کس صراحت کے ساتھ بتا رہے ہین جیسے کسی کی لونڈی مال لیکے مفرور ہو جائے اور وہ تھانے پر رپٹ لکھانے جائے اور ٹھیک ٹھیک حلیہ بتلائے ۔ ایک تو وہ گرما گرم فقرہ ہوا تھا

کہ بیوی ہمسے چھوٹی ہین - دوسرا لطیفہ یہ ہوا کہ کمسن ساقی کی ہمشکل اور ہموزن ہین - واللہ عجب آدمی ہین لاحول ولا قوۃ -

مسخرہ - اب ایک بات اور دریافت کرنا باقی ہی -

مہراج - ارے یار کہان تو تدبیر بتاتے تھے کہان اب بیوی کا حلیہ دریافت کرتے ہو -

مسخرہ - حضرت بڑے جلد باز آدمی ہین آپ اللہ -

مہراج - اب تم ہی سوچو کہ معشوق بلوائے اور ہم نہ جائین تو کیسی معیوب بات ہی - ہی کہ نہین -

مسخرہ - بیشک - مگر جائیے اور بیچ کھیت جائیے -

مہراج - نا زوسے تو یہ کہنے سے غرض ہے کہ جورو کے خوف کے مارے نہین آسکتے پھر کیا کرین -

مسخرہ - ایک تدبیر سوچی ہی ہمنے - پہلے یہ بتائیے کہ آپکی بیوی نیک پارسا ہین کہ نہین -

مہراج - ہُم اُنکی نیکی کا کیا کہنا - کیا شک بھی ہی -

مسخرہ - اچھا تو سن تو اُنکا ادھیڑ ہی - ایک بات یہ خوف نہین کہ تیرہ چودہ برس کی سن والی ہین نہین کہ جوانی پھٹی پڑتی ہو اور نیک بھی ہین تیسرے کمسن سافتن کی سی پھر اب انکی جانب سے آپ کو نڈر رہنا چاہیے - تو تدبیر یہ سوچا ہون کہ - مگر ایک بات اور غور طلب ہی - اب اس وقت جو دروازہ کھلوائیے گا تو کون کھولیگا -

مہراج - مہری - مگر جوان عورت ہی دروازہ کھولتے ہی بھاگ جائیگی - اور ہم دروازہ بند کر دینگے اور چلکے سو رہینگے - بس -

مسخرہ - نیچے سوتے ہو کہ چھت پر -

مہراج - کوٹھے پر - زینہ بالکل سامنے ہی کھٹ کھٹ چڑھ گئے اور بائین ہاتھ کو راوٹی ہی - وہان پلنگ بچھا ہی گئے اور سو رہے - بس -

مسخرہ - اچھا تو پھر تمھاری بیوی تو نہ آئینگی وہان -

مہراج - نہین اگر ہم بلائین تو شاید آجائین -

مسخرہ - کیونکر بلاتے ہو کیا کہکے پکارتے ہو -

مہراج - مہری سے کہدیتے ہین ذرا بھیجدو -

مسخرہ - تو بھائی صاحب تدبیر یہ ہی کہ آپ تو دروازے پکار لیے آپ کی آواز مہری بھی پہچان لیگی - اور بیوی بھی اندھیری رات - ادھر آواز دی بجے اور لمبے ہوئیے - مہری کنڈی کھول کے بھاگ جائیگی بندہ راوٹی مین دبک کے پڑ رہیگا - اور تڑکے گجردم نکل کے رفو چکر ہوجائیگا - سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے - کیون کیسی تدبیر ہی - وہ تدبیر سوچی ہی کہ کبھی بیٹا ہی نہ پڑے -

مہراج جی سادہ لوح دشمن عقل تو تھے ہی - مسخرے کی پیٹھ ٹھونک دی بھئی کیا سوجھی ہی - مانتا ہون اُستاد بس تم راوٹی مین جاکر پڑ رہنا - اور تڑکے جب سب سوتے ہونگے تو چپکے سے چمپت ہونا -

مسخرے نے اُنسے اتفاق کر لیا کہ ایسا ہی ہوگا - باقی رہا یہ امر کہ آپکی بیوی صاحبہ تشریف رکھتی ہین پھر باشد ہمکو کیا ہم اُنکو بلائینگے ہی نہین اور بلا کے کیا اپنا فضیحتا کرائینگے - وہ غل مچائینگی تو ہم دھر لیے جائینگے -

مہراج جی کو اور بھی تشفی ہوگئی کہ سچ کہتا ہی بیچارہ اول تو شریف بھلے مانس آدمی - دوسرے کیا اپنا فضیحتا کرائیگا اس صلاح پر راضی ہوگئے اور صرف راضی ہی نہین ہوے بلکہ مسخرے کا شکریہ بھی ادا کیا - اب راستے مین جذبۂ انگلیخز دکی خوشامد بھی ہوتی جاتی ہے کہ تم

ہمارے دلی دوست ہو اور ہمارے یار ہو۔ اور ہم تمکو آج سے کچھ طلب بھی دیا کرینگے اور تمکو خوش کر دینگے۔

مسخرہ ۔ آپکی بیوی افیم تو نہین کھاتی ہین۔

مہراج ۔ جی نہین افیم کیسی۔ چانڈو تک تو پیتی نہین۔

راوی ۔ ماشاء اللہ کتنا موزون جواب دیا ہی کہ افیم کیا معنی چانڈو تک نہین پیتین۔ جیسے کوئی شخص پوچھے کہ آپ شراب پیتے ہین۔ اسکے جواب مین کہا جاے کہ شراب کیسی ہم ولایتی پانی تک تو پیتے نہین۔

مسخرہ ۔ چانڈو تک نہین پیتین! یہ کیسے تعجب ہی۔

مہراج ۔ یعنی چوری چھپے پیتی ہون تو مین نہین جانتا مگر میرے سامنے تو کبھی نہین پیا۔

راوی ۔ یہ لطیفہ اور بھی بڑھ گیا طبیعت داری کے یہی معنی ہین کہ ایک سے ایک بڑھ کر لطیفہ ہو۔

مسخرہ ۔ کیا تڑکے گجودم اٹھتی ہین۔

مہراج ۔ ہان کوئی چھ ساڑھے چھ بجے تک۔

مسخرہ ۔ اُنکے پاس رات کو کوئی سوتا بھی ہی۔

مہراج ۔ کیا۔ یہ کیا بات۔ اسکے معنی کیا۔

مسخرہ ۔ کیون اسمین آپ کو تردد کیا ہوا۔

مہراج ۔ اسمین کوئی تردد کی بات نہین۔ درست آپکی بیوی کے ساتھ رات کو کون سوتا ہی۔

مسخرہ ۔ میری لڑکی میرا نواسا۔ کیون کیا عیب ہی۔

مہراج ۔ اوہ ایسا بات ہم اور کچھ سمجھا تھا۔

مسخرہ ۔ اور آپ کیا سمجھے تھے کہ مین پوچھتا ہون کہ نواب رونق جنگ یا محمد عسکری کی نسبت۔ بات کہتا ہون

مہراج ۔ ہان ہان مین سمجھ گیا مگر ــــــــ

راوی ۔ اپنا سر سمجھے۔ دوسرا ہوتا تو گھبرا جاتا۔ سیاپ بک کیا رہے ہین۔ دنیا بھر کی باتین کہکر ٹھنڈا کیا کہ (بات کہتا ہون) اور یہ اسی مین خوش۔

اب سنیے کہ منشی مہراج بلی کا مکان قریب آیا تو انہون نے مسخرے کو تھوڑی دور سے دکھایا اور دروازے پر لیجا کر کہا دیکھو یہ ادھر سے زینہ ہی اور یہ ہماری اوطی ہی۔ بس اسی مین پلنگ بچھا ہوا ہی۔ وہین جاکے سو رہو۔ مگر گجودم اُٹھنا یہ کہکر آپ نے دروازہ دھمدھمایا کون ہی کہا ہم۔ کسی عورت نے دروازہ کھولا اور فوراً کوٹھے پر چلی گئی۔ مسخرے نے جاکر دروازہ اندر سے بند کر لیا۔

مسخر الدولہ میان جیڈ اگلخبزر کو تو یہان چھوڑ آئے انکو وہ تدبیر سوجھی تھی کہ کسی حالت مین پٹہ ہی نہ پڑے اب مہراج بلی صاحب بی نازو جان کے مکان کی طرف خوش خوش جانے لگے۔ بہت ہی بشاش کہ۔ ع

	چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار	

ادھر نازو جان سے ملینگے۔ ادھر بیوی سے بھی کھٹ پٹ نہو گی لڑھکتے پڑھکتے خدا خدا کرکے چنو کی چورو کے مکان پر پہونچے۔ پہلے آہستہ سے پکارا پھر دروازے کو تھپکی دی۔ پھر کنڈی ہلائی۔ کوئی ہی۔ ارے کوئی ہی۔ دروازہ کھولو ایک بجگیا کوئی جواب ہی نہین دیتا۔ آخرکار دو بجے کے وقت آواز آئی (ارے بھئی کون ہی) انھون نے کہا ذری کھڑکی کھولیے۔ ماما نے کھڑکی کھولی۔ پوچھا نازو بین۔ ماما نے اسکا کچھ جواب نہ دیا اور نازو کی چارپائی کے پاس جاکر اسکو جگایا اور کہا بیوی وہ منشی جی آئے ہین۔ مہراج بلی نام ہی۔ کیا نام ہی۔

نازو انگڑائی لیتی ہوئی اٹھی۔ کون ہے۔ کہا ہم ہی وہ جو اسدن مہتر دن پر کھمھا (خفا) ہوے تھے۔ مہراج بلی نام ہے۔ کیا نام ہے۔

نازو۔ (پھر لیٹ کر) موا درگور۔ نیند اچٹ گئی۔

ماما۔ تو کیا کہدون۔ وہ بڑی دیر کے کھڑے ہین۔

نازو۔ کہدو۔ یہان کوئی نہین۔ آج۔ اور اتی رات گئے نہ آیا کرین۔ یہی کہدو۔

ماما۔ حضور آج تو یہان کوئی نہین ہے اور اتی رات گئے نہ آیا کیجیے بدنامی ہوگی۔

مہراج۔ ماما جی ہمکو تو بی نازو نے آج بلوایا تھا۔

ماما۔ ای نہین میان سر شام سے تو لیٹی ہین۔

مہراج۔ اوہم بیوقوف ہی ہین۔ لا حول ولا قوۃ۔

ماما۔ اور آدمی کون گیا تھا آپ کے پاس۔

مہراج بلی سمجھ گئے کہ یار لوگون نے چکمہ دیا اور حسین علی کو سکھا دیا کہ کہنا نازو نے بلایا ہے مگر مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد۔

مہراج بلی بیچارے گرتے پڑتے افتان و خیزان وہان سے چلے مگر ایک تو یون ہی تھکے ہوے تھے۔ دوسرے اس مایوسی نے انکو اور بھی پریشان اور خستہ کر دیا تھا۔ راہ چلنا دوبھر ہوگیا مارے غصہ کے انکی حالت دگرگون تھی کہ ناگفتہ بہ۔ نواب صاحب اور انکے رفقا کو صد ہا گالیان دیتے اور چپکے چپکے کوستے چلے آتے ہین۔

کانسٹبل۔ کون۔ کون کون آتا ہے۔

مہراج۔ ہم ہین مہراج بلی صاحب۔

پھر کچھ دور آگے بڑھے اور کانسٹبل نے للکارا کون کون جاتا ہے۔ ''ہم ہین منشی مہراج بلی صاحب''۔ کون مہراج بلی کہا۔ کون مہراج بلی کیا معنی۔ اسنے کہا ٹھہر جاؤ کہان سے آتے ہو۔ اسوقت دو بجے رات کو یہان کام ہی کیا ہے۔ قریب آنکے لالٹین سے جو دیکھا تو کہا بندگی۔ اس وقت کہان منشی جی۔ مہراج بلی اب کس کس سے بتائین کہ کہان سے آتے ہین۔ اور کیا کام تھا۔ سخت پریشانی مین گرفتار اپنی زندگی سے بیزار۔ یہ کہتے چلے آتے تھے کہ خدا ان لوگون سے سمجھے کہ جنھون نے دھوکا دیا ہمکو۔ ادھر تو یہ ندامت اور صدمہ کہ نازو سے ملاقات نہوئی اور ادھر وہ جھلاہٹ کہ نواب صاحب اور انکے رفقا نے کیا دھوکا دیا۔

دے کے جل لیگیا تصویر موا بادی چور
برف دالے پہ پڑے اوس نگوڑا درگور

معشوقۂ نسرین بدن بی قمرن دو گھڑی دن رہے سے خوب نکھر کر اور ہر ہفت آرایش سے مزین ہو کر مہتابی پر اٹھلا رہی تھین بوڑھی مغلانی جو بادصف پیرانہ سالی ابھی تک مستانی تھی۔ ان کو بتا رہی تھی کہ دیکھیے حضور وہ موتی محل کی عمارت کا برج نظر آتا ہے وہ سامنے ناک کی سیدھ پر دریا لہراتا ہے وہ مارکین کی کوٹھی کا مینار ہے وہ بادشاہ باغ کی دیوار ہے۔ وہ بڑا امام باڑہ ہے۔ وہ عہد شاہی کا پرانا اکھاڑا ہے۔ حضور شہر کی ہر گلی اس زمانے مین بہشت کو شرماتی تھی۔ نسیم سحری سیدھی جنت سے آتی تھی۔ اور سرکار قیصر باغ تو سچ مچ پرستان تھا ہائے کیا سمان تھا حضور دو گھڑی دن رہے ہزار بارہ سو پریان نیلو جیناؤ کے کمرون پر کھڑی رہتی تھین کہ جہان پناہ کی سواری مثل باد بہاری ادھر سے گذرے تو نظارہ بازی اور سحر طرازی ہو جدھر سے کبھی نکل گئی آوازین آنے لگین جانعالم ہم بھی آئین سلطان عالم ہم بھی آئین کوئی بیباک چست و چالاک۔

آنکھیں لڑانے لگی کوئی جہان پناہ کو دیکھکر فرط محبت سے مسکرانے لگی۔ ہر ایک بیگم کی ایک نئی ہی ادا تھی اور ہر ادا دلستان دلربا تھی کسی نے سواری کے قریب آتے ہی ذرا منہ پھیر لیا کسی نے جھانک کر آدھا پٹ بھیڑ دیا۔ اور جب جانعالم کنہیا بنکے پتون مین چھپتے تھے اور وہ پریان انکو اودھر ادھر ڈھونڈھتی پھرتی تھین تو (آہ سرد بھر کے) ہاے وہ دن اب کہان۔ ع

جان عالم کو ڈھونڈھن نکلی

ہاے اور جس خوش نصیب کو کہین تہخانے وہ خانے مین ملگئے بس اسکی رتی بلند ہوگئی۔ ہاتھا پائی ہونے لگی۔ ایک لنکا بھی بنوائی تھی۔ وہ اب تک موجود ہی۔ مگر اودھر کے جو اژدرن کو اللہ جانے کیا سوجھی کہ لنکا کی الٹی کوٹھی مسمار کر کے ایک بد قوار امکان وہان نبوا رہے ہین حضور جن دنون مین وہان میلے ہوتے تھے کیا عرض کرون کہ کیا رنگ اور کیا عالم تھا پرستان کی اصل و حقیقت کیا ہی۔ ای تو بہ اصل پرستان تو یہی تھا اندر کا اکھاڑا کر دیا تھا۔ ہر دہا ملک پر حضور پر بنچی تو پین لگی ہتی تھین اور حبشیون کا رسالہ اور اختری پلٹن اور قندھاریون کا رسالہ مین کیا عرض کرون۔ کیا کوئی شہر اسکی ٹکر کا تھا۔ اسن ملنے مین ای تو بہ اب گو لٹگیا ہی۔ مگر وہی مثل ہی کہ ہاتھی لٹیگا تو کہانتک لٹیگا سارے جو لوگ جنتے تھے قیصر باغ مین بستے سمجھ لیجیے کہ مین نشین ہو گئے گنج اور محلے اور کٹرے آباد کر دیے جو ایک دفعہ آیا بس پارس کی خاصیت تھی پارس کی۔ مین کیا عرض کرون وہ اور ہی زمانہ تھا۔ اب قیصر باغ مین کتے لوٹتے ہین جب کبھی دربار درہار کے لیے کچھ تعلقدار آ گئے تو ذرا چہل پہل ہو گئی۔ اور وہ بھی کیا۔ اف کیا دھما چوکڑی مچا کرتی تھی۔ ایک پوری پلٹن کی پلٹن تو ان دو لڑکون ہی کی تھی۔ ذرا خوش ہوے اور دولہ کا خطاب دیدیا۔ اب وہ باتین کہان۔ افسوس۔

قمرن ہمنے آٹھ دس دفان (دفعہ) قیصر باغ دیکھا ہی۔

مغلانی۔ ای سرکار بھلا آپ کہان سے دیکھ سکین اول تو ابھی کوئی بہت ہو بہت ہو شاید سولہ برس کا سن ہو دوسرے پرندہ پر تو مار نہین سکتا تھا۔ مگر ایک بات ہی جان بخشی ہو تو عرض کرون اگر کسی بادشاہ یا وزیر کی آنکھ اس زمانے مین حضور پر پڑتی تو بیشک آپ بھی کسی محل کے نام سے مشہور ہو جاتین دشمنون کی آنکھون مین خاک وہ شکل صورت پائی ہی حضور نے۔

قمرن۔ ای یہ میری تعریفین ہو رہی ہین۔ ادئی۔

مغلانی۔ کیا آپ اس قابل نہین ہین۔ واہ چندے آفتاب چندے مہتاب۔

قمرن تمکو محبت سے معلوم ہوتا ہی۔ ہم ہین کیا۔

اتنے مین آواز آئی (ملائی کی برف) (ملائی کی برف کے)

قمرن تو خدا ہی سے دعا مانگتی تھین کہ اس نکین گبھرو کی صورت دیکھین۔ مغلانی کو کسی بہانے سے ٹالا اور نیچے پہونچین اور اسی مقام پر کھڑی ہو کر برف والے کو دیکھکر مسکرانے لگین۔ آج یہ بھی شہوتی کا گلنار رنگا ہوا انگرکھا ڈانٹ کے آئے تھے گندھی کی دکان پر بیٹھ کر کے کا مصالح کا تیل بھی بالون مین ڈالا تھا تکے دار ٹوپی بھی سر پر تھی سلمانی کی آکا دکا بوٹیان چھوٹے نخے کا مخملی جوتا بھی پانون مین تھا گھٹنا بھی چست کمر سے ایک چادر بھی لپٹا ہوا۔

برف والا (جھک کر سلام کیا) حضور۔

قمرن۔ ارے چپ موے لنوارہ ہوئے ہوئے بول۔

برف والا بہت کھوب (خوب) آج کی برف تو کھائیے

قمرن۔ آواز سنتے ہی مین دوڑی آئی۔

برف والا۔ ہاں ہجور کو ہمسے محبت ہو نا ہم بھی اسی کے بھوکے ہین کھداوند (خداوند)۔

قمرن۔ کیا!۔ اور سنو۔ ایڑی چوٹی پر صدقے کرون اب یہ گھمنڈ ہوگیا کہ ہمکو اس موے ناچیز سے محبت ہی۔ جاکے گڑھیا مین منھ دھو آ۔

برف والا۔ ای ہجور (حضور) آدمی ہی سے آدمی محبت کرتا ہی۔ اللہ جیتا رکھے۔

قمرن۔ تو تو۔ آدمی ہی۔ ع۔

جیسے دھونسا نگوڑا نوبت کا

برف والا۔ اچھا تو ہجور پھر دھونسا کیسا گرجتا ہی۔

قمرن۔ جو گرجتا ہی وہ برستا نہین۔

برف والا۔ سرکار کو کلپھیاں دو ل۔ مکھڑا خالی کرا دیجیے کھدا (خدا) ہجور کو سلامت رکھے۔

قمرن۔ اچھا دے جا۔ مہری دیکھو ایک برف والا آیا ہی اُس سے قلفیان لے لو۔

مہری جو دروازے کے قریب گئی اور برف والے کو سر سے پانؤن تک دیکھا تو آہستہ سے قمرن سے کہا۔ سرکار یہ برف والا کاہے کو ہی یہ تو کوئی۔ ذری آڑ سے دیکھیے تو کیا صورت پائی ہی۔

قمرن نے کہا ہان ہان پرسون ہم دیکھ چکے ہین وہ دوسری مہری ساتھ تھی۔ اسمین ہی کیا۔ ہان ذرا لونڈا ہی ابھی۔

مہری بولی سرکار عجب کرتی ہو۔ یہ کہکر دروازے کے پاس سے کہا او لونڈے برف کی کلفیان نکال اُسنے کہا بہت خوب مہری صاحب مگر سرکار تو مکھڑا کا گھڑا لینے کو فرماتی ہین۔ حکم ہوا ہان ہان سب کھائینگے ملکہ نے دگانا اوپر سے نہین اُترین۔ برف والے کا آدمی گھڑا دونو ہاتھوں کی طرف سے لیگیا تو اودھر قمرن اکیلی رہگئی قریب بلاکر کہا مین صدقے اپنی تصویر تو اُتروا کے ہمین دے دے کسی اچھے مصور سے اُتروانا۔ دام ہم دینگے۔ اُسنے کہا ہجور اپنی تصویر تو مجھے دین جیب سے تصویر نکال کر دیدی اُسنے کہا اب مین جاؤنگا کوئی دیکھ نہ لے۔ کچھ سوچ کر قمرن نے تصویر واپس لی اور اُسکو رخصت کیا۔

تھوڑی دیر مین چاندنی نام ایک عورت اُنکی دگانا کے پاس آئی اور کان مین کچھ کہا۔ دگانا نے قمرن سے پوچھا۔ ای بہن کیا تم اتنی سادی ہوگئین کہ اپنی تصویر اُس موے بے ایمان نٹ کھٹ کو دے دی۔ قمرن نے کہا نہین نہین دے دینے کو تو مین نے دے دی تھی مگر پھیر لی۔ یہ کہکر دھم دھم کرتی ہوئی دھم سے زینے سے نیچے کے کمرے مین گئی تو کیا دیکھتی ہی کہ دروازہ کھلا ہوا اور تصویر جہان رکھی تھی وہان سے غائب معلوم ہوا کہ دروازے کی کنڈی ڈھیلی ہی اور لوہے کی سلاخون کی راہ سے تصویر لیکے چلدیا۔

اوپر جاکر اُنھون نے بدحواسی کے ساتھ کہا بہن وہ تو جُل دے گیا موا کیا جانے کس کس کو دکھائیگا۔

دگانا۔ وہ کہتا پھرتا ہی کہ اگر بیگم صاحب دس ہجار (ہزار) روپیہ دین تو کھیریت (خیریت) ہی نہین تو ہم نواب صاحب کو دکھائینگے اور جو جی مین آئیگا کہینگے

قمرن۔ اب مین کسکے آگے جاکے دکھڑا روؤن مغلانی سے تو ضرور ہی کہونگی۔ بی مغلانی۔

مغلانی۔ حاضر ہوئی حضور کیا حکم ہوتا ہے۔

قمرن نے گھبراہٹ کے ساتھ کیفیت بیان کی اور بڑا

خوف یہ تھا کہ اگر قادر یا محلے والون کے ہاتھ تصویر
پڑجائیگی تو غضب ہی ہو جائیگا اور پھر قادر فوراً فوجداری
مین نالش جڑ دیگا ذرا انہین مُرکیگا کہ ذرا رُکے اور یہ
عیش اور چین سب جاتا رہیگا۔ اور کیا کرایا خاک
مین ملجائے گا۔

مغلانی۔ اُس برف والے کی عمر کیا ہوگی بیگم صاحب

قمرن۔ اے ہی ہمارا اتنا سن ہو گا۔ سولہ سترہ برس کا۔

مغلانی۔ اور شکل صورت کیسی ہے۔ کالا ہے گورا ہے۔

قمرن۔ نہین سانولا سانولا ہے۔ مگر بہت نمکین ہے

مغلانی۔ تو اب بڑا خیال یہ ہے کہ لوگ ہاتھ دھو کر پیچھے پڑینگے

قمرن۔ اللہ کرے میرا وبال پڑے نگوڑے پر میرا
تو بڑا بیری نکلا اب مین کیا کرون لوگو۔

مغلانی۔ بڑی بیڈھب ہوئی۔ مگر گھبرایئے نہین
مین سوچ لون۔ آپ خاطر جمع رکھین۔

قمرن۔ کوئی آتا ہے اب کسی اور کے سامنے کا نا پھوسی
نکرنا جسمین اور لوگ بھی تاڑ جائین۔

اتنے مین مہری آگئی تو مغلانی ہٹ گئی۔ اور مہری
سے کہا دیکھو نیچے تہ خانے کے پاس کوڑے کا ڈھیر لگا ہوا
ہے اُسکو صاف کراؤ جا کے اُدھر قمرن اور اُنکی مُنہ
بولی بہن اور چاندنی مین یون باتین ہونے لگین۔

قمرن نے کہا بڑا اچنبھا دے گیا دگانا۔ موا چلتا
کس طرح ہے نکلنے کی طرح بل کھاتا ہوا۔ خدا سمجھے
مونڈی کاٹے سے۔

دُگانا۔ ہمنے تو پہلے ہی دن کہدیا تھا بہن تم سمجھین
چلا ہے سے کہتی ہین۔ تمنے ہمارا کہنا نہ مانا۔

قمرن۔ اے تو ہم یہ اُس موے کے مسکھنڈے کیا جانتے
تھے اور سوتیا ڈاہ۔ اور بھلا یہ سب تمھارا خیال ہی خیال ہے

دُگانا۔ ہمنے کیا پھل پایا تھا بہن جو تم پاتین۔

قمرن۔ اُسکی اُجڑی برف کو آگ لگے اللہ کرے کیا جانے
کس کس کو دکھاتا پھریگا۔

دُگانا۔ (کان مین) کچھ آگا پیچھا بھی سوچتی ہو کہ ہوگا کیا
ہے ہے کیسے چین سے نکالی جاؤگی۔ یہ چین ہر کوئی کو نصیب
ہو سکتے ہین بھلا۔ مگر ایک کام کرو۔ بہت گھبراہٹ انکو
دل ہی دل مین رکھو کاہے سے زمانہ بہت بُرا جاتا ہے
بہت بُرا وقت آ لگا ہے۔ یہی جو نوکر چاکر ہین اگر اُنپر
بات کھُل جائیگی تو یہی دبا کے کچھ لے مرینگے بہن۔ ہو
کس خیال مین تم۔ ذرا ہنسو بولو تو جسمین انپر بات
نہ پھوٹے۔

قمرن۔ کیا ہنسو بولون بہن۔ دل تو رو رہا ہے۔ اے
بی مغلانی یہان آؤ تمھین کچھ گانا وانا بھی آتا ہے۔
کچھ گاؤ کہ دو گھڑی دل ہی بہلے

مغلانی۔ حضور بے تالی بے سُری ہون مگر حکم بجا لاتی ہون۔

جان تک تجھسے نہین کہتے ہین پیارے مرزا ۔۔۔ اسطرح بھولے مجھے یاد تمھاری مرزا
مجھ زلیخا کو خدا نے دیا تمسا یوسف ۔۔۔ شکر ہے تمپہ مین سو جان سے واری مرزا

لاکھ پریون پہ شرف رکھتی ہے کہتی سچ ہون
آپ کے پوچنے کی ہر ایک کہاری مرزا

قمرن۔ یہ مرزا کون تھے بی مغلانی (ہنسکر)

مغلانی۔ سرکار تو دل لگی کرتی ہین مجھ بوڑھی سے۔

قمرن۔ وہ جسمین لیس معلوم ہوا کسی مرزا پہ دل آیا تھا۔

مغلانی۔ پھر جوانی مین تو سب کا دل آتا ہے کوئی ایسی ہی
موئی بگلی ہو تو نیک پارسا بنی رہے۔

قمرن۔ کہی تو ہمارے دل کی اللہ جانتا ہے۔

دُگانا۔ تم کیا کم آدمانی ستاتی ہو۔ ایکسے ہی بس کی گانٹھ ہو
کاٹے کا منتر نہین۔ کیا جانے کتنے ہی گھر گھالے ہونگے۔

مغلانی — یہ تو عورت کے لیے فخر ہی حضور —
راوی — ماشاء اللہ بیگم صاحب کو خوب راہ پر لارہی ہو —
قمرن بھی اس درجے کو تو پہونچ گئیں — اور ابھی دیکھیے کیا جانے
کیا کیا ہوئیگا — جب ایسے لوگ پٹی پڑھانے والے اور بہکانے
والے جمع ہوں تو کس طرح سے عورت نہ بگڑ جائے —
بی قمرن سوچتی تھیں کہ یا اللہ میں کیا کروں اور
درد دل کہوں تو کس سے کہوں — اس موے برف محلے
سے خدا سمجھے — بڑا ننٹ کھٹ — ایک ہی کائیاں نکما —
کیا جل دیکے تصویر لیگیا اللہ اس سے سمجھے اور اسپر ہمارا
صبر پڑے مجھے یہ ہو گیا کہ چلمہ کھا گئی — اور ایسا چکمہ
ہم سمجھتے تھے کہ تصویر تو ہمنے واپس لے ہی لی ہی — اب
کاہے کا ڈر ہی — مگر بیعقلی یہ ہوئی کہ لوہے کے سیخچوں کا
خیال نہیں رہا — بس اسنے ہاتھ ڈال کے تصویر نکال
لی اور لمبا ہوا — اور اب موا دھمکاتا ہی —
انھیں ننھی بولی بہن کی طرف مخاطب ہو کر کہا دگانا جان
اب بتاؤ تو ہم کیا کریں کچھ کرتے دھرتے بن نہیں پڑتی ہی
گو مگو کا معاملہ ہی — مگر پھر جو کچھ ہوگا وہ بھگت لینگے —
سنگ آمد و سخت آمد — ان کی دگانا نے کہا ہاں اب
بس ایک ہی تدبیر ہی — کچھ دے دلا کے وہ تصویر اس
موے پاجی سے واپس لو وہ بڑا ننٹ کھٹ ہی — اللہ
جانتا ہی اسکے کاٹے کا منتر ہی نہیں — وہ خدا جانے
کیا کیا جعل فریب کریگا اور کیا کیا جل دیگا — اچھے گھر
بیاہ نہیں دیا ہی — اور کیسی چکنی چپڑی باتیں کرتا تھا
کہ توبہ ہی بھلی کوئی جانے تین پانچ کچھ جانتا ہی نہیں ہی
مگر بس کی گانٹھ ہی — اللہ اس سے بھلے مانس کو سابقہ
نہ ڈالے اُفوہ — ایک ہی موذی ہی —
قمرن نے کہا بہن ہمارے جی میں تو آتی ہو کہ ہم نواب صاحب
سے صاف صاف کہدیں — یہ تو کبھی حشر تک نہیں کہینگے کہ
ہمارا اسپر دل آیا تھا — ارے توبہ — ہاں یہ کہدینگے کہ وہ سیخچوں
سے ہاتھ ڈال ہماری تصویر اڑا لے گیا اور دور و پدوان
رکھے تھے وہ بھی بیکیا —
دگانا نے کہا کہ یہ بھی ترکیب اچھی ہی — اگر نواب
چاہیں تو دو سو جوتے اس موے پر پڑ جائیں وہ ہی کیا —
کیا بدی اور کیا بدی کا شوربا — اسکی بھی کچھ اصل اور
حقیقت ہی — یہ ہی کس کھیت کی مولی — تم اگر ذری بھی
اشارہ کردو تو چندیا موے کی گنجی کر دیجائے مگر بہن جو
کام کرو ذری سوچ سمجھ کر — ہاں دیکھو ایسا فعل انسان
کو نہ کرنا چاہیے جسمیں بدنامی ہو — اور اس سے بڑھکر
بدنامی اور کیا ہوگی — اور تمکو تو پھونک پھونک کے قدم
رکھنا چاہیے — کہ اگر تمھارے میاں کو معلوم ہوا کہ تم
یہاں ہو تو توبہ ہی بھلی ابھی ابھی تو نالش کریگا اور تم کو
جانا پڑیگا — سرکار دربار سے کوئی لڑ سکتا ہی بھلا — کسکی
مجال اور طاقت ہی —
قمرن — بہن کھانا پینا حرام ہو گیا — میں کیا کہوں اب
دگانا — وہ بات ہی ایسی ہوئی مگر بادی چور ہی موا —
قمرن — دیکھتی کیا ہو جل دے کے تصویر غائب کر دی —
دگانا — اللہ اس سے سمجھے — اسکا جنازہ نکلے موئے کمبخت
قمرن — اور اب غرض بتاتا ہی کہ دس ہزار روپیہ دو —
دگانا — جوتیاں کھائیگا موا — اب اسکا سر کھجلاتا ہی
قمرن — اور یوں اگر آتا جاتا تو ہمسے بہت کچھ پاتا —
دگانا — ہاں ہاں کیا میں جانتی نہیں ہوں — یہ تو ہی ہی
جب دل دیا تو مال کیا چیز ہی —
قمرن — اب ہمسے تو ٹکا نہ ملیگا — چاہے جو ہو —
دگانا — پانچ جوتے اور حقے کا پانی موا در گور —

قمرن - ہی ہی نواب اگر نہین تو کیا حال ہو۔
دُگانا - حال کیا آگ ہو جائین بگڑ جائین ۔
قمرن - بی مغلانی کے سوا اور تو کسی کو معلوم نہین ہی اور ہمین یقین نہین آتا کہ بی مغلانی کسی سے ذکر کرین ۔ اس موئے برف والے سے اللہ سمجھے اور اُسپر ہمارا صبر پڑے کس مزے سے ہم یہان رہتے تھے اُسنے آن کے یہ گل کھلایا ۔ اب کھانا پینا سب حرام ہی ۔ نہ کھانا اچھا معلوم ہوتا ہی نہ پینا ۔ اب مین کیا کرون میرے اللہ ۔
دُگانا - بہن اللہ پر شاکر ہو بس ہر گھڑی اسی کی یاد رہے
قمرن - تم تو وہی بات کہتی ہو بہن جو ۔
دُگانا - اللہ سے بڑھکر بھی کوئی ہی ۔ اوئی تم بھی کیا باتین کرتی ہو ۔ وہی بیڑا پار کریگا ۔ بس ۔
قمرن - اگر اُس موندی کاٹے کو پاؤن تلے تکے اڑاؤن بوٹیان نوچ نوچ کے چیلون کو دون ۔
دُگانا - اچھا ذری بی مغلانی کو بلاؤ پکار لو ۔
قمرن - اے بی مغلانی ذری یہان تو آنا ۔
دُگانا - ذرا ضروری کام ہی کچھ کہنا ہی ۔

قمرن نے دگانا سے پوچھا کیون بہن ہم اپنی باجی سے کہین تو ہرج تو نہین ہی ۔ کہا ضرور کہو وہ اُنسے بڑھکر کون ہی وہ درد دُکھ کی جیسی شریک ہونگی ویسا کوئی اور ہو سکتا ہی انکو ضرور بلاؤ اور اُنسے صلاح لو ۔ اتنے مین نازو خود آگئین ڈولی سے اترین اور پوچھا کہان ہین ۔ کوٹھے پر آن کے کہا اے آج یہ کیسا سناٹا پڑا ہے ۔ اری کوئی بولتا ہی نہین ۔ یہ بی مغلانی کہان ہین ۔ قمرن نے کہا باجی جان سلام بی مغلانی سو رہی ہین اُنکی طبیعت اچھی نہین ہی ۔ آؤ آؤ ۔ پوچھا نواب کہان ہین کہا نواب اپنے یارون دوستون مین ہونگے ۔ دگانا کی طرف مخاطب ہو کر نازو مزاج کا حال پوچھنے لگین وہ بہت محبت سے پیش آئین ۔

نازو - مزاج تو اچھا ہی ۔ اے کہان رہتی ہو ۔
دُگانا - کیون یہ کاہے سے پوچھا تم نے ۔
نازو - آج کتنے دنون بعد دکھائی دی ہو ۔
دُگانا - بجا ہی ۔ تمکو اپنے مہراج بلی سے کہان مہلت ملتی ہی جو کسو سے ملو ۔ ہم سب سُن چکے ہین ۔
نازو - تمھارا سر ۔ چلو بس ہمسے یہ باتین نہ کرو ۔
دُگانا - (مسکرا کر) اے ہی ای ای ہی ۔ ذری سنبھلی ہوئی ۔
نازو - جیسی تم آپ ہو ویسا ہی سب کو سمجھتی ہو ۔
دُگانا - اب تمھارے دروازے پر تو کوڑا نہ رہتا ہوگا ۔
نازو - کیا صفائی کے داروغہ کے پاس ہو اُنکے گھر بیٹھی ہو ہمسے یہ باتین کروگی تا تو ہم ایک کی دس سنائینگے ۔
دُگانا - اب مُنھ نہ کھلواؤ ۔ مہراج بلی کو نہین جانتی ہو ۔ کیا ننھی بنتی ہین ۔
نازو - کون! کوئی ہوگا موا مہراج بلی مین ایسی بلی کو کیا جانون میری جوتی کی نوک سے ۔
دُگانا - صورت تو ذری دیکھو اپنی جھینپی ہوئی ۔
نازو - اوئی ۔ جھینپی ہوئی ۔ یہ کاہے سے ۔ ارے تو بڑی ستا ہی ۔ مین تجھے خوب جانتی ہون ۔
دُگانا - پوریان اور کچوریان اور موہن بھوگ تو خوب کھانے مین آتا ہوگا ۔ میری سر کی قسم سچ کہنا
نازو - اب تم پٹو گی ۔ یہ کیا واہی تباہی اول جلول بکتی ہو کچھین ہو گیا گیا ہی ۔ شرم حیا سب بھون کھائی ہی کیا

دگانا۔ شرماتی نہین اور اوپر سے غراتی ہی۔
نازو۔ (ہنسکر) یہ بہت ہوئی اور اوپر سے غراتی ہے۔
قمرن۔ ای کہان کا جھگڑا انکالا ہی تم لوگون مین بڑی دیر سے جھائین جھائین ہو رہی ہی۔
نازو۔ دیکھتی ہو اسنے مغز لکھا رکھا ہی۔ واہی تباہی بک رہی ہی اسے نہین معلوم کیا ہو گیا ہی۔

اتنے مین مہری نے عرض کیا حضور سرکار آتے ہین پوچھا نواب۔ کہا ہان۔ تھوڑی دیر مین نواب صاحب تشریف لائے۔

"بی نازو جان صاحب کو ہمارا سلام ہی" اب بُرا نہ مانو تو ایک بات کہون تم بھی ہمارے گھر بیٹھ جاؤ۔ کہان کا جھگڑا۔ نازو نے انگوٹھا دکھا کر کہا۔ ای ہشو بھی۔ لو اور سنو ایک بہن تو تمکو دیدی اب کیا گھر بھر تمھارے حوالے کردین۔ نواب صاحب کو یہ ادا اور تقریر بہت ہی پسند آئی "بی نازو جان صاحب آپ ہمارا مطلب نہین سمجھین مین نے یہ کہا کہ آپ بھی ہمارے گھر پڑ جائین جسمین قمرن کا جی بہلے" قمرن تنک کر بولی جاؤ اب ہم نہین بولتے تمسے اُنکو تو کہتے ہو نازو جان بی نازو جان صاحب اور ہمکو خالی خُولی قمرن۔ جاؤ بس اب ہم نہ بولینگے۔ ہمکو بی قمرن جان صاحب کیون نہ کہا کیا ہم مفت کے ہین۔ نواب صاحب نے گلے لگایا "بی قمرن جان صاحب آپ تو ذری سی بات پر خفا ہو جاتی ہین" سامنے مین آواز آئی (دو ہیرامن توتے کا بچہ) سنتے ہی اُٹھ کھڑی ہوئین۔ مہری اسکو بلاؤ "ارے توتے والے او توتے والے" اب نواب صاحب ہان ہان کہہ رہے ہین ارے یہ کیا غضب ہی یہ کیا ستم ڈھاتی ہو۔ از برائے خدا ذرا تو سمجھو یہ اتنی عورتین جو نوکر ہین یہ کس لیے ہین خواہ مخواہ غل مچاتی ہو ایک مہری جاکے توتے کے تین بچے لائی تو بی قمرن کی باچھین کھل گئین اب انکو چرانے لگین چون چون چون چون۔ مول سے لو۔ چکانا دکانا نہین آتا۔ بس مول لے لو مہری نے عرض کیا سرکار دام دے دیے گئے حکم ہوا کہ آٹا لگول کے لاؤ۔ توتے کے بچون کو آٹا کھلانے لگین۔ ای مہری دودھ جاکے لاؤ۔ ایک روپیکا دودھ لاؤ جاکے۔ نازو نے ہنسکر کہا ایک روپیکے دودھ مین کیا ہوگا ایک اشرفی کا منگواؤ نا۔

نواب۔ (ہنسکر) ہان اور کیا ایک اشرفی کا تو ہو۔
نازو۔ جی ہان اور کیا ایک روپی کا تھوڑا ہوگا۔
قمرن۔ بنا ئو بناؤ۔ روپیہ خرچتے ہوے جان نکلتی ہی۔
نازو۔ انکے دشمنون کی۔ کیا بکتی ہو واہیات۔
نواب۔ کہنے دو۔ انکی گالیان سر آنکھون پر۔
قمرن۔ یہی کہتے ہو کہ ہم پڑھے لکھے ہین گالیان کہ کوسنا گالی گلوج کی ہمکو عادت نہین گالی ہوئی بسیو ائین بکتی ہین
نواب۔ اہاہاہا۔ کیا خوشبو آئی ہی۔ کوئی کیوڑے کا پھول لیے جاتا ہی۔ شاید۔
قمرن۔ محلہ بھر بس گیا۔ کیا مہک ہی واہ واہ۔

مہری نے عرض کیا سرکار میان اختر آتے ہین کہا بلا لو میان اختر تشریف لائے مجرا عرض کرتا ہون حضور مزاج مقدس یہ اسوقت تو واللہ معلوم ہوتا ہی کہ کیوڑے کے جنگل مین بیٹھے ہین۔

اے گل اندام یہ خوشبو جو چلی آتی ہی
کہین عطار کے کیوڑے کا قرابا ٹوٹا

نواب صاحب نے اس شعر کی بڑی تعریف کی۔ بھئی کیا کہا ہی واللہ۔ ہان کچھ اور شعر پڑھیے مزہ آگیا اسوقت اختر نے عرض کیا۔ ع

کیا ہون آئینے کا تا دان سکندر بیگم
چار آنے کا موا شیشہ تھا ٹوٹا ٹوٹا

قمرن نے مہری کو حکم دیا کہ بوتل لاؤ۔ نواب صاحب مسکرا کر بولے یہ ستم ہی بس۔ اُٹھکر ایک کمرے مین تشریف لیگئے قمرن اور نازو کو بلایا ایک چسکی لگا کر قمرن کے لب زور سے چومے۔ اُسنے تنک کر کہا ای ہٹو بھی واہ۔ جو بات ہی وہ نری گنوار پنے کی۔ لیکے ہونٹھ چچوڑ لیے پھوہڑ پنے کے سوا اور کوئی بات نہین نواب صاحب نے ہاتھ جوڑکر پھر پیشدستی کرنی چاہی تو وہ چھپاک کرا لگ ہٹ گئی کہا پیٹ سے پانون نکالے ہین۔ ذری سنبھلے رہو۔ رتی بھی حیا نہین کہ باجی کے سامنے پیار کرتے ہین۔ پی کے پھر ہوش نہین رہتا واہ۔ ایک ہی چلو مین الو ہو جاتے ہین۔ اور اُس دن چھٹن صاحب اور مہراج بلی کو ہنستے تھے آج یہ کیفیت ہی۔

نواب صاحب کے دل مین آئی کہ آؤ دوگال اِنکی دُگانا سے بھی ہنس بول لین۔ پوچھا یہ عورت کون ہی ہمارا جی سکو ہمارے پاس لاؤ۔ ہم اسکی صورت دیکھنے مانگتا ہی۔ قمرن نے کہا چپ رہو ہم چلا جائے یہان سے۔
"دل اگر یہ صورت نہین دکھائیگا تو ہم نکال دیگا"
"تم کیا بچارا ہی ہم خود تم کو نکال دیگا۔"
"دیکھو ہم نواب صاحب بہادر ہی تم چپ رہیگا"
"دیکھو ہم بیگم صاحب ہی۔ نواب قمرن بہو"
اِس فقرے پر نواب صاحب بہت ہنسے۔

کہا قمرن بہو کی ایک ہی ہوئی۔ اب آج سے ہمنے تمھارا نام ہی رکھدیا۔ قمرن بہو ہی کہا کرینگے۔ اُسنے کہا۔ پرائی بہو بیٹیون کو تکتے ہو۔ تمھین شرم نہین آتی دُگانا جان تم اندر چلی جاؤ۔ نواب صاحب دل لگی تو چاہتے ہی تھے فرمایا ای دُگانا جانی ذری صورت تو دکھاؤ جان من۔ پانون تو گورے گورے دیکھ لیے۔

دُگانا۔ صورت دیکھنے مین جمع خرچ ہوتی۔ صورت دیکھنا ایسا ہنسی ٹھٹھا نہین ہی۔

نواب۔ اچھا دو مولے دیتے ہین۔

دُگانا۔ ککڑیان کھاؤ دو پیسے کی۔

نواب۔ اچھا ککڑیان بھی منگا دینگے۔

قمرن۔ (ہنسکر) ای مین کہتی ہون تمکو ہو کیا گیا ہی واہ بن ناحق کی چھیڑ خانی۔ خدا واسطے کو۔

نواب۔ دُگانا جان۔ آؤ ہم تم کو گھر ڈال لین۔

قمرن۔ یہ آج سب کو گھر ہی ڈالے لیتے ہین۔

نواب۔ بلاؤ اپنی سب گیان کو سب کو تمھاری سوت بنائینگے۔

دُگانا نے کہا کیا عورتون کا ہار پہنیے گا۔ دو بہتا ہین اور مردون کا کون ٹھکانا۔ نہ دس پہ بند نہ بیس پہ بند ہر دیگی پیچھے۔ نواب صاحب نے پوچھا اچھا سچ بتاؤ تم پر کون مرتا ہی آج کل کوئی نہ کوئی تو پھنسا ہی ہوگا وہ بولی ای مجھ بڑھیا پر کیا کوئی مریگا۔ جوان ہوتی تو سو سیکڑون مرتے اور مرتے ہی تھے۔ راہ چلنا مشکل کا سامنا ہو جاتا تھا مگر مین بھی خوب گالیان دیتی اور کوستی اور برا بھلا کہتی تھی مگر موندی کاٹے غضب کے ہوتے ہین۔
پوچھا بھلا کبھی کسی کو تصویر دینے کا بھی وعدہ کیا تھا کیون دُگانا سچ کہنا۔

تصویر کا لفظ سننا تھا کہ بس ستم ہو گیا قمرن کے ہوش حواس غائب۔ ہی ہی اب کیا ہو گا۔ نکالی کی نکالی جاؤنگی اور ذلیل کی ذلیل ہونگی۔

دُگانا بی مغلانی کا مُنھ دیکھنے لگین اور وہ اُسکا منھ
تعجب یہ ہوا کہ یہ اسقدر جلد انکو کیونکر معلوم ہو گیا۔
نواب صاحب اُٹھکر ایک دوسرے کمرے مین گئے
اور وہان بی قمرن بھی بلوائی گیئن۔

مغلانی ۔ یا میرے اللہ۔ رحم کرنا۔ تو ہی مالک ہی اِس وقت بیچاری کی آبرو تیرے ہاتھ ہی۔

دُگانا ۔ اے بڑی بی کچھ دال مین کالا کالا ضرور ہی تمھین تو ضرور معلوم ہوگا۔

مغلانی ۔ تو بیوی بھلا مجھے کیون معلوم ہونے لگا مین بیچاری نوکر آدمی اب مجھ سے کیا دل کا حال کہا کرتے ہین۔

نازو ۔ یہ انکو تصویر کا حال کیونکر معلوم ہو گیا دیکھئے اب کیا ہوگا۔ کیون دُگانا۔

دُگانا ۔ ہمارے تو ہوش قابو مین نہین ہین اسوقت میرا تو کلیجا دھڑک رہا ہی۔

نازو ۔ مجھے تو رہ رہ کے یہ خیال آتا ہی کہ یہ کیونکر خبر پا گئے اور کس سے سُن لیا۔

قمرن کے دل مین تو چور تھا یقین ہو گیا کہ نواب صاحب نے یہی پوچھنے کو بلایا ہو گا۔ حالانکہ اُنکے فرشتے خان کو بھی خبر نہ تھی۔ اصلیت اسکی یہ تھی کہ بی قمرن کی دُگانا پر ایک دفعہ نواب صاحب عاشق ہوے تھے پیغام بھیجا تو اُسنے آنے سے انکار کیا۔ مگر اپنی تصویر بھیج دی اور کہلا بھیجا کہ یہ تصویر دیکھ دیکھکر جیلا کرو۔ کمرے مین جاکر نواب صاحب نے وہی تصویر قمرن کو دکھلائی اور کہا اب جاکے ذرا چھپاؤ اپنی دُگانا کو۔

قمرن ۔ اے یہ تمھارے ہاتھ کہان سے آ گئی۔

نواب ۔ اب اِسکا حال تمسے پھر کہینگے۔

قمرن ۔ تو یہ کہیے آپ اُنپر بھی عاشق ہوے تھے یہان ہمکو معلوم ہی نہ تھا (بگڑکر) اب تمھارا اعتبار ہمکو بالکل نہ رہا یہ جو حضور غائب رہتے ہین تو شاید کسی اور پر دل آیا ہی ہم تو دن دن بھر صورت دیکھنے کو ترسین اور آپ اورون کی بغل گرمائین۔

نواب ۔ تم سے تو کوئی بات بھی کہنا گناہ ہی۔ لے اب جاکے اپنی دُگانا کو چھپاؤ (پیار کرکے) پھر ہمپر خفا ہونا۔

قمرن ہنستی کھلکھلاتی ہوئی کمرے سے نکلی تو سب کو حیرت ہوئی کہ یہ کیا ماجرا ہی۔ ہم تو سمجھے تھے کہ مار پیٹ ہوگی۔ اور یہ ہنستی ہوئی نکلین۔ آتے ہی دُگانا کو تصویر دکھاکر سلام کیا اور کہا بڑی نیک پارسا بنتی تھین اور جتنی وہان بیٹھی تھین سب سے کہدیا۔ دُگانا بہت ہی جھینپین اور نازو نے بنانا شروع کیا۔

قمرن کے میان قادر

قمرن سی شوخ و شنگ اور چلبلی پری چہرہ بیوی کی مفارقت سے اُسکے میان قادر کا بہت بُرا حال تھا جدائی کے صدمے سے نہین جلتے تھے کھانا پینا سب ترک دیوانون کی طرح تنکے چننے لگا تھا۔ ہر دم مصروف گریہ و زاری ہر وقت بکا و بین شیون دشتن ہاے قمرن واے قمرن دن رات بس یہی غل مچایا کرتا تھا۔ ہر روز اُس کی خبر کو جاتا تھا ایک دن دیوار سے سر ٹکرایا تو سر پھٹ گیا اور خون بہنے لگا ایک دن ریل کی سڑک پر جاکر عین پٹری پر لیٹ رہا تاکہ ریل کے نیچے دبکے مرجاوے پہلے تو لوگون نے اسکو یہ بہکایا تھا کہ للتو اتنبولی بھگا لے گیا اور میان تک اُڑا بنایا کہ کالا بھور دو ڑا دیا وہان مار پیٹ بھی ہوئی اور ذلت بھی اُٹھائی بعد اسکے

دو چار آدمیون نے کہدیا کہ وہ تو بھٹیاری ہو گئی سرا
مین ٹکی ہی سرا مین بھی گیا ادھر اُدھر تلاش کی مگر قمرن
تو محل سرا مین تشریف رکھتی تھین سرا سے کیا بحث وہان سے
بھی مایوس آیا۔ اُسکے دو ایک دوستون نے سمجھایا کہ یار وہ
تو تجھکو چھوڑ کے چل دی اب تو کیون اُس کے پیچھے لٹو
ہی اب وہ تیرے کام کی کہان رہی اب اگر وہ آئے بھی
تو تو نکال دے تجھکو تو چاہیے کہ اُس کا نام بھی زبان پر
نہ لائے اُسنے یہ دغا کی اور تو اُس کے واسطے اتنا بیقرار
ہی بڑے شرم کی بات ہی سکدرا اسقدر لٹو تھا کہ کسی کی
نہین سنتا تھا اگر قمرن اُسکو ملتی تو لڑائی جھگڑا کیا حسنی
آدھی بات تک نہ کہتا اُس کو قمرن سے عشق تھا۔ دلی عشق
مگر اس بیوفا کو نواب کا سا کہان ملتا یہان وہ باتین
کہان۔ مغلانی اور مہریان اور پیشخدمتین اور محلدار اور
سپاہی اور جواہرات اور زیور یہان کہان۔ یہان وہی
لاکھ اور چوڑی باقی اللہ اللہ خیر صلاح۔ سکدرا کے ایک
دوست نے اس سے کہا کہ یار اب ایک کام کرو نواب
رونق جنگ کے گھر مین آتی جاتی تھی ایسا نہ ہو نواب ہی
کی آنکھ پڑ گئی ہو تو ان تاجب (تعجب) ہی کدرا نے کہا یار
تم بھی بے پر کی اُڑاتے ہو کہان نواب صاحب اور
کہان کمرن (قمرن)۔

منتے — ہائے ہائے ارے جالم (ظالم) یہ شکل
صورت مجرے کی چیز ہی یار—

کدرا۔ نواب رونک جنگ ایسے آدمی ہی نہین ہین۔
یہی تو سکتے ہین کہ بیوکوف—

منتے۔ تم تو پاگل ہو کہنے لگے ایسے آدمی ہی نہین ہین
ارے جالم کھوب صورت (خوب صورت) عورت
کے سب گاہک ہوتے ہین—

کدرا۔ تو رونک جنگ (رونق جنگ) کے کیا گھر پڑ گئی۔

منتے۔ اُنکے آدمیون سے چلکے ٹوہ تو جلو جری (ذری)

کدرا۔ تو ایک کام کرو۔ اپنے آپ نہ چلو سمجھے۔

منتے۔ پھر کون جائے گا تم تو پاگل ہو۔ ابے چل کے
ٹوہ تو لا مٹڑی کہین کا—

کدرا۔ ہم اماں کو چوڑیون کے بہانے بھیجین۔ ہی
کہ نہین—

منتے۔ اچھا یہ کھوب سوچے یہی ٹھیک ہی—

کدرا۔ اماں چوڑیون کے بہانے جائین تو ٹوہ لین۔

منتے۔ اُنکو سکھا پڑھا کے بھیجنا۔ بلاؤ ہم سمجھا دین۔

کدرا۔ نہین یار۔ اب ہم عورت کی طرف
سے کھٹک گئے—

منتے۔ پاگل ہی کون تو اب اپنی مان کا بھی اعتبار
نہین رہا تجھے جنکا ساٹھ پینسٹھ برس کا سن
ہونے آیا—

کدرا۔ عورت کا جو اعتبار کرے وہ مٹری ہی بس۔

منتے۔ یار تو کہتا سچ ہی مگر پانچون اُنگلیان برابر نہین
ہوتین عورت عورت مین بڑا پھرک (فرق) ہی۔

کدرا۔ بھیا یہ چار پیسے کی آشنا ہی اور کچھ نہین۔

منتے۔ تو اب اپنی امان کو بھیجو دیر نہ کرو—

کدرا۔ امان امان ذری یہان آؤ۔ آئین—

منتے۔ یہ بوڑھی عورت ہی اس سے کچھ نہ ہوگا۔

کدرا۔ اچھا ہم اپنی بھابی کو بلاتے ہین مہتاب جا کے
ہماری سالی ناجو کو تو بلا لاؤ—

مہتاب — اجی وہ باتین سناتی ہی برا بھلا کہتی ہی۔

کدرا۔ تو جا تو کہنا کدرا نے ابھی ابھی بلایا ہی—

مہتاب — جانے کو مین جاتی ہون پر وہ آئیگی نہین

کدرا۔ آئے اور بیچ کھیت آئے نہ آنا کیا معنی۔
منّے۔ ہان ہان جی کیون نہ آئینگی آئے اور پھر آئے

مہتاب چنو کی جورو کے مکان پر گئی کہا کادر نے
ناجو کو بلایا ہی۔ بوڑھیا نے پوچھا کیون بلایا ہی۔ کہا اب
یہ تو ہم کو نہین معلوم ہی مُل بلایا ہی جرور کر کے کہا ہی
کہ ہین ایک جروری کام ہی پوچھا ارے کچھ قمرن کا بھی
حال ملا ہی قمرن کہان ہی۔ قمرن ہاے قمرن۔ ارے
لوگو اب مین کیا کرون میری عمر بھر کی کمائی لُٹ گئی گذری
اس کدرا سے اللہ سمجھے۔ ہاے اری میری بچی ارے
مین تیری صورت دیکھنے کو ترستی ہون۔ ہاے اب
مین تجھے کہان پاؤن۔ میری بچی کو کہان لے گئے
لوگو۔ اری قمرن تیری امی جان رو رہی ہی۔ ذرا صورت
تو دکھا دے۔ مہتاب نے اُنسے ہمدردی کی آخر یہ ہوا کیا
کچھ سمجھ مین نہین آتا پہلے للتوا بچارے پر لوگون نے
تہمت لگائی تھی اب کیا جانے کس کس پر شک ہی۔ اللہ
جانے کہان ہین اور کہان نہین مل گئی کسی شے کے ساتھ ضرور
ہی۔ للتوا سے تو بڑے مینگ بڑھے ہوے تھے۔
اُسکی دکان پر بھی جاتی تھی ساس نے ٹوکا مگر اُسنے
ایک نہ مانی۔ لونڈا اچھا ہی۔ بڑھیا بولی نہین بہن
للتوا کا جھوٹ ہی موٹ نام بد ہی۔ اسکو کوئی باہر
کہین لیگیا ہی اور کوئی پھسلا کے لیگیا ہی۔ ہاے ارے
اللہ مین کیا کرون مین تو کہین کی نہین رہی نہ دین کی نہ دنیا کی

ماما۔ ہجور جو لکھا ہوتا ہی وہی ہوتا ہی۔
ضعیفہ۔ ہاے میری قسمت کیسی پھوٹی لوگو۔
ماما۔ اور ایسی تو تھی نہین۔ یہ کیا ہوا۔
ضعیفہ۔ ہوا کیا کوئی پھسلا کے لے گیا ہاے ہاے
ماما۔ مرد کی صورت دیکھ کے [illegible] تھی۔

مہتاب۔ کیا ہم نہین جانتے ہماری تو بہو ہی تھی ؎

دنیا دو رنگی نکا تماسہ را کہین کھوب کھوبا کہین ہاے ہاے	

قمرن کی مان نے مہتاب کو تو باتون مین لگایا اور ایک
آدمی کو بھیجکر نازو کو بلوایا۔ نازو جو آئی تو مہتاب کو دیکھا
مہتاب نے کہا تمھارے بہنوئی نے تمکو بلایا ہی کوئی
جروری کام ہی۔ نازو اور مہتاب روانہ ہوئین۔ قمرن کی
سسرال پہونچین تو کدرا نے کہا بہن یہ ہم پر کیا جلم
ہوا۔ مگر اب منّے کی راے ہی کہ قمرن شاید نواب صاحب
کے گھر بیٹھ گئی ہون۔

نواب صاحب کا لفظ سُنکر نازو کے چہرے کا رنگ
فق ہوگیا مگر اپنے تئین سنبھال کو بولی۔ کون نواب صاحب
نواب صاحب کون؟ کدرا نے کہا نواب ونک جنگ
نازو۔ تمھاری بھی کیا باتین ہین۔ وہ بھلا چوڑی والی کو
گھر ڈال لیتے۔ ایسا ہو سکتا ہی بھلا۔
کدرا۔ ارے کون تاجب (تعجب) ہی۔
نازو۔ اے ہٹو بھی۔ کہان نواب صاحب کہان قمرن
منّے۔ تم جا کے ٹوہ تو لو۔ جری دیکھ بھال کرو۔
نازو۔ ہان ہان جانے کو مین جاتی ہون اچھا۔
منّے۔ جا کے پہلے تم نہ چھیڑنا۔ دیکھو کیا کہتے ہین
نازو۔ اوئی تو کیا مین نواب صاحب کے پاس
جاؤنگی مین تو محل خانے جاؤنگی۔
منّے۔ کیون کیا کچھ عیب ہی کوئی ہرج ہی۔
نازو۔ اے نہین ہم لوگ مردون مین نہین جاتے۔
چوڑیاں عورتین پہنتی ہین کہ مرد۔
کدرا۔ پھر ٹوہ کیونکر لوگی جنانے (زنانے) مین کہان
نازو۔ تمکو اس سے کیا۔ ہمکو جانے تو دو۔

نازو چمکتی ہوئی چلین۔ راستے مین للتوا تنبولی کی
دکان ملی۔ نازو یہ کیا غضب ڈھاتی ہو۔ ہماری کھرابی
ھُتھت (مفت) ہوئی مجے (مزے) اور لوگ لوٹین
پیٹے جائین ہم۔ دس بارہ آدمی ملکے لڑنے آئے تھے۔
ہم اکیلے بھلا کیا بنا لیتے کچھ کرتے دھرتے نہ بن پڑی
کمرن سے ہمکو محبت تو ہی۔ مل سوا ایک مرتبہ کے اور
کبھی جو گالون پر بھی ہاتھ پھیرا ہو تو قسم لو۔ تمکو سب
حال معلوم ہی بن نابک کو ہے تمسے بھڑ پڑے اور ہم
انجان کیا کرین۔ اُپتاد (افتاد) آخر کچھ معلوم ہوا کہان
گئی کہان ہی کہ راسالے سے وہ راجی نہ تھی یہ گھامڑ ہی
وہ کسی کے ساتھ بھاگ گئی ہی اب تم ایک کام کرو نا تم
تم سچ مچ ہمارے ساتھ چلو۔ آگھر بار تمام تو ہے ہی ہی
نازو ہنسنے لگی۔ منہ نبوا جاکے ہم اور تیرے ساتھ چلین
مواڈھا۔ بڈھے کے لفظ پر للتوا ہنس دیا اچھا پان تو کھاتی
جاؤ۔ ایک عمدہ گلوری بنا کر للتوا نے نازو کو دی اور
کہا اس گلوری کا مجا تو چکھو کیوڑے کا بسا ہوا کتھا
اور چھوٹی الائچی ہی جو گھڑے کی۔
نازو۔ للتوا کہین تو پتا لگا کمرن کا۔
للتوا۔ کس سے پوچھون۔ بڑا غضب ہی۔
نازو۔ ہم آپ کسی کو صورت دکھانے کے قابل نہین رہے
للتوا۔ پھر تم اسکو کیا کرو۔ تمھارا کیا کسور ہی۔ جب
عورت ہی بری ہو تو کوئی کیا بنا لیگا۔
نازو۔ ارے بری سے خاک نہین چل سکتی وہ مثل ہی کہ
رہے تو آپ سے نہین تو سگے باپ سے یہ ٹھیک ہی۔
عورت کسکی ہوتی ہی۔ ہائی توبہ۔ دوسرے توتے کی طرح آنکھین
پھیر لین جانو کبھی کی جان پہچان ہی نہ تھی۔ ان تلون تیل ہی
نہ تھا۔ مگر کمرو سے تو یہ امید نہ تھی معلوم ہوتا ہی کہ کوئی بھگا کے لیگیا

للتوا نے کہا اب کا در ہم سے بہت جھینپتا ہی آکے
ہمارے ہاتھ جوڑے کہ بھائی لوگون نے ہمین بہکا دیا تھا
ہمارا ہمین کیا کسور ہی ہمنے کہا مرد آدمی انسان اپنی اکل
(عقل) سے بھی کام لیتا ہی کہ نہین عجیب طرح کے آدمی
ہو میان۔ کہنے لگا بھائی اب ہم کیا کہین تمسے۔ ہم پر تو
بڑا غضب ہو گیا۔ کمرن سی جورو ہاتھ سے گئی گذری اور
الٹو بھی بنے۔ سوا الگ۔
نازو۔ لے اب ہم جاتے ہین للتوا دیر ہوگی۔
للتوا۔ (ہاتھ پکڑ کر) ایک گلوری اور کھائے
جاؤ۔ ایک تو مُہت (مفت) مین گلوریان کھاتی ہو
نازو۔ مفت مین کھاتے ہین سگو رتا نہین ہی۔
للتوا۔ گھورتا کیسا۔ ہمکو آپ عورتین گھورتی ہین۔
نازو۔ ای دُر موے در گور۔ ان کو عورتین گھورتی ہین
سمجھ مین ہی کیا۔
للتوا۔ ہی کیا اچھی کمرن کو بھگا لیگیا تھا۔
نازو۔ اپڑی چوٹی پر صدقے کر دون۔
للتوا۔ اور جی مین تو دعا مانگتی ہوگی کہ اللہ کرے
للتوا گھر مین ڈال لے۔
نازو۔ (دھول لگا کر) چلین اب پھر آئینگے۔
للتوا۔ ایک دھول لگائی ہی یاد رکھنا ایک دھول کے
اوج (عوض) دو مچھیان لونگا بھولی کس بھروسے پر ہو
نازو۔ (دور سے) کیا لیگا مچھلیان مچھلیان
کسی مچھلی والی سے لے جا کے بڑا تنبولی کا وہ
بنا ہی مچھیان لیگا۔
نازو چمکتی ہوئی چلین تو راستے مین لچ گل انپڑ دار سے
کہنے لگے کدھر کدھر آج بھول پڑین انھون نے پیچھے
پھر کے دیکھا۔ دُر نگوڑے جان پہچان خالہ جی سلام دہرے نے

آو انکسا - ادچمکو - ای بی چمکو - انھون نے ادا کے ساتھ جواب دیا - چمکو تیرے گھر مین ہوگی - کسی نے ہاتھ کے اشارے سے بلایا - ادھر ادھر - جواب دیا - ہٹ تجھے خدا غارت کرے - موندی کاٹے راستہ چلنا مشکل کر دیتے ہین آ اپنی کس کس سے جو کبھی لڑتی پھرون - ایک فقیر نے کہا مائی کچھ ہمکو دیے جاؤ - کہا سائین تم جو کچھ لائے ہو ہمارے ہاتھ دھرو - ہنسکر جواب دیا مائی ہمارے پاس کیا ہے - ایک لنگوٹا ہے - کہو وہ تمھاری نذر کرون -

الغرض جب طرف سے نکل گئی قتل عام کر دیا اسی طرح چمکتی ہوئی نواب رونق جنگ کے محل مین پہونچین بیگم صاحب نے قمرن کا حال پوچھنا شروع کیا کہو کہین پتا دو تا لگا - ہمارے بہنوئی صاحب کی بھی اسپر آنکھ پڑتی تھی مجھ سے پوچھا یہ کون ہے مین نے کہا تمکو اس سے کیا غرض ہے مین کیا کہتی ہون تم کیا کہتے ہو - سوال دیگر جواب دیگر - مین نے ڈانٹ بتائی تو چپ ہو گئے - نازو نے بیگم صاحب سے کہا حضور قمرن نے ہمین کہین کا نہین رکھا دین و دنیا دونون سے گئے گذرے - باہر کہین نہین نکلنے پاتی تھی صرف حضور کے یہان تو آتی تھی اور یہان کبھی نواب نے نظر اٹھا کر بھی نہین دیکھا - بات تک نہین کی - بیگم صاحب نے فرمایا ایک دن بس ہمارے بہنوئی صاحب کی نظر تو پڑی تھی مگر انھون نے کبھی نہین چھیڑا - قمرن کو تو ہم پہلے ہی سمجھ چکے تھے کہ اسکو کوئی رئیس امیر بھگا لیگا وہ رہ نہین سکتی تھی ہنے تو ایسی شکل آج تک نہین دیکھی - آنکھ - ناک - گال چہرہ - منھ - ہونٹھ - سر عضو دین سانچے [illegible] ڈھلا ہوا کسی کی آنکھ پڑ گئی بھگا لیگیا - قمرن نے سنا کہ تم لوگ تلاش بھی

نہین کرتے ہو اور نہ تم کو ملال ہوا - لوگ کہتے ہین سچ جھوٹ اللہ کو معلوم ہے اور یہ بھی مشہور ہو گیا ہے کہ چنو کی جورو کا خرچ اب بہت بڑھ گیا ہے پہلے سے کہین زیادہ خرچ ہے - یہ آخر آیا کہان سے کسی کسی کی تو رائے ہے کہ تم لوگون کے علم مین ہے مگر تم جان بوجھ کے چھپاتے ہو اور عین کرتے ہو

نازو - ای حضور یہ سب جھوٹ ہے -

بیگم - جسکا پاپ اُسکا باپ -

مہری - حضور ایسا نہین ہو سکتا - ماں بھلا لڑکی کا بُرا چاہیگی -

بیگم - بُرائی اسمین کیا ہے کسی رئیس کے گھر پڑ گئی تو چین سے بسر کریگی - موئے منیہار کے یہان کیا دھرا ہے انکار رہے اگر کسی لکھ پتی کے یہان ہے تو اچھی ہے اور جو کوئی شہدا لیگیا ہے مفلس قلاش تو زندگی خراب کی تھوڑے دن ٹھکر نکال باہر کریگا -

تھوڑی دیر بیٹھ کر نازو رخصت ہوئی قادر سے جاکے دھڑسے کہدیا کہ وہان کہین پتا ہی نہین - سارے مین ڈھونڈھ آئی - قادر نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہا - ہائے بڑا غجب ہے اب کہان جاکے ڈھونڈھون - ہائے میری لڑکی مین کہان تلاش کرون اور یہ بھی ہم کہے دیتے ہین کہ وہ کھد (خود) اپنے آپ نہین گئی اسکو کوئی بہرا بھگا لیگیا کوئی اپنے لیے لیگیا ہو - کھواہ (خواہ) کوئی رئیس امیر کے لیے اب ہمکو کیا معلوم ہے مگر ہین وہ اپنے آپ نہین گئی -

نازو بولی اب یہ تو مین اپنے آپ کہتی ہون اسمین کیا کرتی شک بھی ہو سکتا ہے - وہ بڑی پاک پارسا عورت ہے - مگر کوئی جل دے کے لے گیا ہو ہائے مین اب کیا کرون -

نازو - اب اسقدر ہلکان نہو -

قادر یہان جان پر بنی ہے اور انکو دل لگی سوجھتی ہے یا مین کیا کرون

نازو۔ سارے تو رونے دھونے سے کیا ہوتا ہی۔ ذرا دل کو سنبھالو اور صبر کرو۔

قادر۔ تو جب دل بھی مانے۔

نازو۔ ہان پھر یہ تو یہی ہی۔ کل امی جان دن بھر روئی ہین کہ ہائے قمرن تم کہان گئین۔

قادر۔ ہائے کمرن۔ بڑا اجل دے گئین تم۔

نازو۔ اور ہمکو وہ دن تلک معلوم نہین۔

قادر۔ ہم تم دونون دھوکے مین رہے۔

نازو۔ وہ تو ہونا یہ تھا۔

قادر۔ بڑے افسوس کا مقام ہی۔

نازو۔ میرے کھاندان (خاندان) کا نام بدکر گئی اور عزت اور آبرو کو خاک مین ملا دیا۔

قادر۔ کیسا کچھ۔ مجھے تو کہین کا نہین رکھا نہ ادھر کا اور نہ اُدھر کا۔ اب مین اپنے ہمجنسون سے چار آنکھین برابر نہین کر سکتا۔ ہائے میرے خدا۔

نازو۔ اب مین جاتی ہون۔ دوڑ دھوپ کچھ کرو ہائے ہائے۔

دھر لیے گئے

چور چور لینا لینا جانے نہ پائے پکڑ لینا نکلجانے نہ پائے چور ہی چور محلے بھر مین غل مچگیا۔ نیند سے لوگ چونک چونک پڑے ارے کیا ہی ارے کون ہی۔ چور چور۔ کہان کہان دیکھو بھاگنے نہ پائے۔ کسی نے چراغ جلا کر اپنی کوٹھری کو دیکھا کسی نے اپنی چھتون پر ادھر اُدھر دیکھ بھال شروع کی کتے ہین کہ بھونک رہے ہین سناتے ہی نہین تمام محلے مین چل پون مچی ہوئی ہی۔ ارے میان خیریت ہی۔ ایک پڑوسی نے کہا۔ ہان خیریت ہی منشی مہراج بلی کے گھر مین چور گھس آیا تھا

پہلے تو حضرات ناظرین متحیر ہوے ہونگے کہ یہ چور صاحب کسکے ہان تشریف لیگئے تھے مگر اب سمجھ مین آگیا ہوگا کہ منشی مہراج بلی صاحب کے ہان کیا واردات ہوئی وہ تو مسخرے کو داخل دفتر کرکے نازو کے گھر پہونچے اور میان کا حال سنیے کہ اتفاق سے اسی روز منشی مہراج بلی کی صاحبزادی اور داماد آگئے جیسے ہی میان مسخرے صاحب زینون پر گئے لڑکی فوراً بغلگیر ہوئی یہانتک تو مسخرے صاحب مزے مین رہے داماد نے اُٹھکر بندگی عرض کی۔ ایہ تو کوئی اور ہی ہی۔ اتنا کہنا تھا کہ مسخرالدولہ کے ہوش و حواس پترا ہوے آؤ دیکھا نہ تاؤ دوڑ کر بھاگے۔ داماد نے انکا پیچھا کیا اور زینون پر جاکر ٹٹوا لیا۔ چور چور پکڑ لیا۔ گرفتار کر لیا۔ مسخرہ دُبلا پتلا آدمی اور لڑنے بھڑنے سے اسکو کیا سروکار پکڑے گئے۔ پہلے تو مہراج بلی کے داماد بجرنگ بلی نے اُنکو خوب گدیایا اور بعد ازان باہر لے گیا برقنداز کو بلایا اور یہ گرفتار ہوے اب دروازے پر بھیڑ لگ گئی دو کانسٹبل آئے محلے کے سب لوگ جمع مگر مسخرے کی صورت سے یہ نہین معلوم ہوتا تھا کہ چور ہی۔ آپسمین ہنڈیا پکنے لگی بھئی چور کی سی تو صورت نہین ہی۔

" یار صورت پر نہ جاو چور نہین تو کیا شاہ ہی۔

" شاید چور ہو۔ ہم جانتے ہین آشنائی ہی۔

" اجی ساٹھ باسٹھ برس کا سن ہوگا اسکا

بھائی صاحب چوری کرنا تو اسکی صورت سے ظاہر نہین ہوتا یہ کچھ اور ہی معاملہ ہی سمجھے صاحب۔

کانسٹبل۔ آپ کیا کرنے آئے تھے رات کو۔

مسخرہ۔ بھئی فال کھلوانے آئے تھے سچ تو یون ہی

کانسٹبل - کیا فال کھلوانے آ یہان کس سے فال
کھلوانے آئے تھے - یہ فرماتے کیا ہین آپ یہ تو منشی
مہراج بلی کا مکان ہے پھر فال کیسی یہان -
مسخرہ - بس اتنی ہی چوک ہو گئی - ذرا سی -
کانسٹبل - تو چلو چوکی پر -
مسخرہ - بھائی صاحب مالک مکان کو آنے دو -
کانسٹبل - یہ کیا کھڑے ہین آپکا کیا بیان ہے -
بجرنگ - مین لیٹا ہوا اپنی ساس سے باتین کرتا
تھا کہ ایک آواز آئی بعینہ یہ معلوم ہوا کہ میرے خسر کی
آواز ہے مہری نے کنڈی کھول دی تو ایک صاحب
تشریف لائے پہلے تو میری ---- خیر ---- (راوی)
(اب اس مقام پر یہ نہین کہتے کہ انکی زوجہ مقدسہ مسخرے
سے بغلگیر ہوئین خیر کہکے وہ بات چبا گئے) مین نے
کہا کون - بس مجھے دیکھتے ہی یہ بھاگا تو مین نے زینون پہ
جاکر انکو دبوچا -
کانسٹبل - اب بعضی بات کہنے کی نہین ہوتی - انکی
یہ جرأت کیونکر ہوئی کہ پرائے مکان مین بے جانے
بوجھے دھس جائین کچھ دال مین کالا کالا ضرور ہے -
۱ - (دکان مین) یار معلوم ہوتا ہے مہراج بلی کی
جورو ---
۲ - ہان ہان جی مجھ سے کیا کہتے ہو صاف ظاہر ہے
۳ - ہم تو پہلے ہی سمجھ گئے تھے جی - ہو نہہ - !!!
۴ - بھائی صاحب خدا بد عورت سے پالا نہ ڈالے -
۵ - ایک نہین چلتی ہے بھائی صاحب - اب دیکھیے بھلا یہ
بھلا ممکن تھا کہ اگر پہلے سے سانٹھ گانٹھ نہوتی تو یہ
اندر چلا جاتا - لاحول ولا قوۃ -
بجرنگ بلی نے مسخرے کو واقعی ایسی لودی لکڑ دی تھی
کہ اس بیچارے کا دل جانتا ہوگا - مگر قہر درویش بجان
درویش - اتنے مین منشی مہراج بلی صاحب گرتے پڑتے اور
کوستے کاٹتے بیان دیتے ہوئے تشریف لائے - آئیے !
بھئی یہ بھیڑ کیسی ہے - ذرا تیز تیز چلے اور قریب آئے تو
دیکھا کہ پولیس کے لوگ بھی کھڑے ہین اور مسخرہ بھی دغدغہ
کر کے دیکھتے مین تو بجرنگ بلی بھی موجود اب یہ سمجھ گئے کہ بجرنگ
نے مسخرے کو گرفتار کر لیا اور پولیس والے موقع
واردات پر آگئے - یہ اُلٹے پاؤن بھاگے اور دوسرے
راستے سے مکان کو گئے انکی بیوی نے کہا تم خوب
وقت پر آگئے - ایک چور آیا تھا - وہ تو کہو یہ آگئے تھے
بجرنگ بلی نے پکڑ لیا - بیوی کی باتون کا جب انھون نے
جواب نہین دیا تو وہ جھلائین - کہا یہ پڑے کیا اُٹھ بیٹھے ہو
ارے باہر جاؤ وہان کی چوکی کے سپاہی آئے ہین اُس موئے
چور کو دھر دیا دُو - اب وہ دھر دیا دین خود ہی تو بھیجا
تھا دھروا اُسکو دین مگر واقعی منشی مہراج بلی گدھون کے
قبلہ گاہ احمقون کے پشت پناہ تھے غضب خدا کا
ایک اجنبی آدمی کو اپنے گھر مین بھیجدیا اور جورو گھر مین
موجود - اور طرہ یہ کہ بڑے شکر گزار ہوے شکریہ بھی
ادا کرتے جاتے ہین کہ بھئی کیا تدبیر بتائی ہے اُس نے
پوچھا کہ آپکی بیوی تو افیم نہین کھاتی ہین فرمایا افیم کا کیا
ذکر ہے چنڈو تک تو پیتی نہین - مگر پھر گریز کی اور کہا کہ
بھئی چوری چھپے پیتی ہون تو مجھے نہین معلوم اُس کا
حال خدا جانے مجھے کیا اسکی فکر رہتی ہے - مین ایسی ایسی
باتون پر کبھی غور نہین کرتا کہ دیکھون بیوی کیا کرتی ہین
خلاصہ یہ کہ کل بیوی کا چھٹا مہراج بلی صاحب نے جسدم
گلی وسے کہ سنا یا مکان پر پہونچکے آواز دیکر مہری کو
بلوایا خود الگ ہٹ گئے اور مسخرے کو گھر مین بھیجدیا یہان انکی احمقانہ

مرمت ہوئی کہ تمام عمر جیتے زندگی ہر دم وہر لحظہ کبھی انکو
نہ بھولیگی اور علاوہ برین پولیس کے سپرد کر دیے گئے مگر
خیر جانے جو ہوا کم سن عورت کو اسکے میان کے سامنے
گلے تو لگا لیا یہ کیا کم ہے۔

خیر اب آپ نیچے نہین اترتے کچھ سوچ سوچ کے
شرماے جاتے ہین مہری نے بجرنگ بلی سے کہدیا کہ (اوئی
تون آبے گیتے) بجرنگ بلی نے انکو آواز دی ۔ اب مجالہ
جانا پڑا کانسٹبل نے بندگی عرض کر کے کہا یہ کون ہین صاحب
ایک بجے کے وقت یہ آپکے یہان آئے تھے ساٹھ برس
کا سن ہے اور تو کسی امر کا گمان ہو ہی نہین سکتا ۔ مگر چور
بھی انکو نہین کہہ سکتے ۔

مہراج بلی جھینپے ہوے تو تھے ہی ۔ کہنے لگے یہ ایک بجے
کاہے واسطے آئے ۔ اور کیونکر آئے کہا دروازہ کھلوا لیا
چلے گئے مہراج بلی بگڑ کھڑے ہوے ۔ ہرگز نہین ہو
نہین سکتا بالکل غیر ممکن ہے معلوم ہوتا ہے محلے والون کو
اس پیر مرد سے عداوت اور دلی عناد ہے سب نے ملکر
اسپر مقدمہ قائم کر دیا ہے اور ہم ہرگز اسکا اجازت دینے
نہین سکتا کاہے واسطے کو ہم لوگ بولا برائے چہ این غل
غپاڑہ بھیڑ بھڑکا بر در من نابکار روسیاہ خلائق شدہ است
خود خود خانہ برویدہ (یعنی اپنے اپنے گھر جاؤ) کانسٹبل نے
کہا آپ یہ کیا اندھیر کرتے ہین یہ صریح آپکے مکان مین پکڑا
گیا ۔ داماد نے آپکے اسکو گرفتار کیا ۔ محلے والون سے
کیا مطلب ہے یہ چور ہے اسپر رحم کرنا کیسا چلو چوکی پر

مسخرے نے کانسٹبل کی خوشامد کی بھائی ہم
چور نہین مین بابا ۔ از برائے خدا ہمکو چھوڑ دو ۔ ہم
دھوکے سے اس مکان مین چلے گئے افیم کی پینک
مین تھے ۔ ہم بوڑھے آدمی ہین آج مرے کل دوسرا
دن ۔ ہمپر کیون جبر کرتے ہو غشی مہراج بلی نے بھی اسکی
تائید کی ۔ میان ہم اور یہ دونون ایک ہی سرکار مین
جاتے آتے ہین ۔ یہ نواب محمد عسکری صاحب کے دربار مین
نوکر ہین اور مین بھی وہان آتا جاتا ہون یہ میرے پاس
اکثر آتے رہتے ہین ۔ دھوکے سے اندر گھس گئے کانسٹبل
نے کہا اچھا جیسی راے ہو ہمکو کیا ۔ ہمکو کہیے تو ہم ابھی
تو انکو چوکی پر رکھین اور صبح کو چالان کر دین سزا ہو جائیگی
محلے بھر مین غل سنکر اب اسکا چھوڑ دینا بڑی غلطی ہے
آیندہ آپکو اختیار ہے ۔

بجرنگ ۔ اجی تم چوکی پر لے چلو ایک نہ سنو ۔

مہراج ۔ نہین صاحبزادے یہ میرا یار ہے ۔

بجرنگ ۔ (اپنے دل مین) اچھے اچھے آپکے یار
ہین سر کاٹ ڈالون مردود کا ۔

راوی ۔ انکی بیوی کو گلے لگا چکا ہے نا ۔

مسخرہ ۔ ارے بابا مین چور نہ چور کا پڑوسی ۔

بجرنگ ۔ مگر یاد ہی تو کرتا ہوگا ۔ ہات تیرے کی ۔

مسخرہ ۔ تھوڑا سا پانی پیونگا ۔ پیاسا ہون ۔

مہراج ۔ مین لاتا ہون (مٹی کے ایک آبخورے
مین ٹھنڈا پانی لائے) لو بھئی پی لو ۔

کانسٹبلون نے اپنی اپنی راہ لی محلے والے جا کے
سو رہے ۔ چلو اگلیجزو نے خدا خدا کر کے نجات پائی اور توبہ
کی کہ آیندہ ایسی حرکت نہوگی ۔ اب سنیے کہ مہراج بلی اور انکی
بیوی مین جو تا چلا کہ تم نے کیون اس چور کو چھوڑ دیا ۔ غرایا
یہ ایک قصہ طلب بات ہے کہا معلوم ہوتا ہے اسکی کسی لڑکی وڑکی
سے تم سے کچھ ہے جبھی چھوڑ دیا ۔ مین تاڑ گئی ہون
بہت بری حرکتین ہین تمھاری بھی پچھتاؤ گے ۔

مہراج ۔ سب جھوٹ بات ہے بالکل

غلط - یہ خواب اور خیال ہی تمھارا بس - ع

ما را چہ ازین قصہ کہ گاؤ آمد و خر رفت

راوی - ای سبحان اللہ - کیون نہ خوشی مہراج بلی صاحب -

بحرنگ - آخر یہ تھا کون مردود - کچھ سمجھ مین نہین آتا بڑے افسوس کی بات ہی -

مہراج - بابلے من - فرزند ارجمند من - این دوست صادق ہست و یار شاطر نہ بار خاطر - فہمیدی یا نچہ شند شد -

اب سنیے کہ دوسرے روز نواب محمد عسکری کے ہان جو دربار گرم ہوا تو کسی شخص نے کہا خداوند اڑتی سی خبر آئی ہی کہ چنڈا گلیخرو کسی علت مین پکڑے گئے ہین - ذری خبر تو منگوائیے رونے کو حکم ہوا جا کے خیر و عافیت تو دریافت کرو وہ تھوڑی دیر مین مسخرے کو ساتھ لیکر آیا مسخرے نے آتے ہی کان پکڑنے شروع کیے توبہ توبہ - حضور توبہ کی - ہَرِہَر خداوند غضب ہی ہوگیا حضور شیر کے منہ سے نکل کے آیا ہون - ستم کا سامنا تھا مگر اللہ نے بڑا فضل کیا اور بچا لیا - اف نہین تو کہین کا نہ رہتا -

پوچھا بھئی کچھ کہوگے بھی - کہا خداوند لوٹ لوٹ جائیے گا واللہ دربار الٹ جائیگا - مین کیا عرض کرون آپ سے بس لوٹن کبوتر بنجائیے گا - یہ کیفیت ہوگی - خداوند یہان سے مہراج بلی صاحب کے ساتھ غلام بھی شب کو گیا تھا - نواب صاحب نے کہا ہان یاد ہی - کہا حضور کہنے لگے کہ نازو نے بلوایا ہی اور بلوایا و لوایا کسی نے نہ تھا - آپس ہی کا فقرہ تھا یارون کا مجھ سے کہنے لگے کہ اگر نہین جاتا ہون تو دل نہین مانتا اور جاتا ہون تو بیوی کا خوف ہی کوئی تدبیر ایسی بتاؤ کہ سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے مین نے بیوی کا سن دریافت کیا تو فرمایا مجھ سے چھوٹی ہی - اس فقرے پر کل حاضرین دربار ہنس پڑے -

نواب - لاحول ولا قوۃ کیا بے شعور آدمی ہی -

ممن - گنوار کا لٹھ - عقل سے تو سروکار ہی نہین ہی - واللہ ایسا آدمی کم دیکھنے مین آیا ہوگا -

داروغہ - مجھ سے چھوٹی ہی - لاحول ولا قوۃ

ممن - تم ہنس دیے ہوگے تو شرما گئے ضرور ہونگے -

مسخرہ - آپ بھی نرے چونچ ہین - ارے مان ہنستے تو معاملہ نہ پھر بھنڈ ہو جاتا -

نواب - اچھا صاحب پھر کیا ہوا - یہ تو بڑے مزے کی دل لگی ہوئی - واہ چنڈا گلیخرو -

مسخرہ - مین نے پوچھا صورت شکل کیسی ہی فرمایا بس بعینہ جلیبی وو امین آباد کی سا قن سے -

اسپر پھر قہقہہ پڑا اور لوگ لوٹنے لگے -

مسخرہ - پوچھا افیم کا شغل تو نہین کرتی ہین - آپ کی بیوی فرمایا افیم کا کیا ذکر ہی چنڈو تک تو پیتی نہین اور بھئی چوری چھپے پیتی ہون تو کیا معلوم -

اسپر بڑے زور سے قہقہہ پڑا -

مسخرہ - مین نے کہا اسوقت جو آپ جائینگے تو دروازہ کون کھولیگا - فرمایا - مہری - بس کنڈی کھولتے ہی وہ بھاگ جائیگی کیونکہ جوان عورت ہی مین کنڈی بند کر کے اوپر جا کے سو رہونگا مین نے پوچھا آپکی بیوی کے ساتھ سوتا کون ہی پہلے تو چراندھے ہوے - اور جھلا کر بولے آپ کی بیوی کے ساتھ کون سوتا ہے مین نے کہا میری بیوی کے ساتھ میری لڑکی سوتی اب ذرا ٹھنڈے ہوے تو مین نے کہا ہماری صلاح تو یہ ہی کہ تم دروازے پر سے آواز دو اندھیری رات ہی ہم اللہ

لگیں جانینگے اور تڑتڑ کے گھر دم چلدینگے فوراً راضی ہوگئے۔

نواب۔ اجی نہین نہین۔ ایسا پاگل نہین ہی۔

داروغہ۔ خداوند اُس سے کچھ بعید نہین ہی۔

مسخرہ۔ حضور سُن تو لین مین جو کہتا ہون۔ بڑا نفیحتا ہوا۔ کیا عرض کرون خداوند۔ وہ تو چیت ہوے اور بندہ درگاہ مکان کے اندر۔ اتفاق سے مہراج بلی کا داماد آیا ہوا تھا اُنکی لڑکی اُٹھکر مجھ سے بغلگیر ہوئی وہ سمجھی کہ مہراج بلی ہین اُنکا داماد جو اُٹھا کہا کون۔ کون کا کہنا تھا کہ بندہ بھاگا اور وہ میرے پیچھے زینے پر اُسنے مجھے آکے پکڑا اور اسقدر مارا کہ ہڈی پسلی ہی جانتی ہی۔ اور پولیس کو بلایا۔ اب مین چور بنا ہوا کھڑا ہون محلے کے کچھ لوگ بھی جمع ہوگئے۔ چور چور سب نے غل مچانا شروع کیا اب کوئی تو کہتا ہی چور ہی بھئی صورت سے برستا ہی اور کوئی کہتا ہی نہین۔ چور نہین ہی یہ کچھ اور ہی بھید ہی۔ معلوم ہوتا ہی آشنائی واشنائی ہی۔ کسی نے کہا نہین جی چوری کرنے آیا تھا بوڑھا آدمی ہی۔

نواب۔ لاحول ولا قوۃ بڑا نفیحتا ہوا۔

ممن۔ دراصل چور بنگئے گھر مین گرفتار ہوے۔

نواب۔ لاحول ولا قوۃ مگر یہ مہراج بلی اسقدر پاگل ہی کیا معنی عقل چھو ہی نہین گئی ہی توبہ توبہ۔

مسخرہ۔ حضور ہین بڑا شکریہ ادا کیا کہ کیا تدبیر بتائی ہی۔ بس خداوند ادھر تو دروازہ پوٹا رُا ادھر پولیس کا خوف سنتے ہین مہراج بلی آگئے پولیس والے چوکی پر لیجاتے تھے اور اُنکا داماد جلا ہوا کہ چور دولہن لوٹ گئی تھی مگر مہراج بلی نے بچا لیا دل مین تو چور تھا ہی کہ خود کردہ را چہ علاج سمجھا بجھا کر برقندازون کو رخصت کیا۔ اور بندۂ درگاہ بہزار خرابی گھر آئے خداوند اسقدر درد ہو رہا ہی کہ غلام کیا عرض کرے اب سے آ سے تے گھر سے آئے۔

نواب۔ مگر واللہ یہ مہراج بلی بھی یادگار ہین۔

ممن۔ دوسرا تو ایسا نہین پیدا ہوا ہی۔

داروغہ۔ اب کوئی شخص اپنی جورو کے پاس دوسرا مرد کیون بھیجنے لگا۔

ممن۔ لاحول ولا قوۃ خیر میان گلے تو لگا لیا۔ یہ کیا کم ہی۔

مسخرہ۔ اجی اُلٹی باہین گلے پڑین اور۔

نواب۔ اور تمکو بیٹھے بٹھائے یہ کیا سوجھی ہنسکر تم واللہ مانتا ہون واہ رے مہراج بلی میان کسی کو بھیجکر ذرا منشی مہراج بلی کو تو بلواؤ کہو بلایا ہی۔ جلدی چلیئے بھئی عجیب قطع کے آدمی ہین۔

مسخرہ۔ حضور پہلے آپ نہ ذکر فرمایئے گا۔

ممن۔ ہان دیکھیے کچھ کہتے ہین یا نہین۔

مسخرہ۔ مین جانتا ہون نہین کہینگے آپ سے۔

ممن۔ اجی وہ ایک ہی بچھا ہین ضرور کہینگے بغیر کہے تو اُنکو چین نہ پڑیگا۔

اب سنیئے مہراج بلی صاحب مسکراتے ہوے نواب صاحب کے دربار مین تشریف لائے۔ نواب صاحب اور حاضرین جلسہ سے صاحب سلامت ہوئی۔ نواب صاحب نے کہا بھئی مسکراتے کیون آتے ہو۔ فرمایا عرصے کے بعد آپ کو دیکھا بے اختیار ہنسی آگئی۔ یہ بھی مہراج بلی ارے یار تمھاری بیوی کا سن کیا ہوگا بھلا۔ مہراج بلی نے جمائی لی۔ کہا اجی کچھ ہوگا بھی مگر ہان خوب یاد آیا۔ ارے یارو تم لوگون کو کیا سوجھتی ہی کہ خواہ مخواہ ایک شخص کو پریشان کرتے ہو۔ مین نے تمھارا کیا بگاڑا ہے۔ کے شب کو تمنے مجھے اسقدر

حیران کیا کہ الامان - مین دوڑا ہوا نازو کے یہان گیا
اور وہان مجھے معلوم ہوا کہ نازو نے مجھے نہین بلوایا تھا
یہ سب آپ لوگون کی شرارت تھی - یار اُس وقت مینے
تم سب کو گالیان دین اور سیکڑون صلواتین سنائین
کہ خدا تمکو غارت کرے تمنے مجھے دوڑا کر مار ڈالا -
ایک ہی شریر النفس ہو نواب صاحب نے اپنی لاعلمی
ظاہر کی - کیسی نازو اور کیسے آپ کچھ پاگل ہوے ہو
یہان تو نازو کا ذکر بھی نہ تھا - مہراج بلی جھلا گئے -
آپ کی ایسی تیسی - صرف یہ آدمی نے آن کے کان مین کہا
کہ نازو کا آدمی آیا ہی آپکو بلایا ہی اور مینے خود کہا کہ لو
اب تو چین لکھا ہی اور ہم جو وہان جاتے ہین تو سناٹا
اور اوپر سے کہتے ہو کہ کیسی نازو اور کیسے تم - نواب صاحب
مسکرائے - یار کچھ یاد تو آتا ہی مگر ہمنے واللہ کہنہ نہین دیا -
یہ کسی اور کا فقرہ ہوگا - مہراج بلی بگڑے - نواب صاحب
خدا گواہ ہی مین دوستی کے سبب سے بولتا نہین ہون
ورنہ واللہ جبکو کہو پولیس کے سپرد کردون - مگر مین
صرف بھلمنسی کے لحاظ سے خاموش ہون مگر شکر
دیدم دم نہ کشیدم کہون کس سے اور سنون کس سے ؎

گفتہ گفتہ شد دلم بسیار گو
ور شما تن ہم نشد اسرار جو

راوی - صرف اچھا کیا شعر کے بھی پچھتر لگا دیے
ممن - کل رات کو یہ آپ کے دروازے پر بھیڑ کیسی تھی
مہراج - (جھینپکر) بھیڑ - ا یہ بھیڑ کیسی بھئی -
ممن - بہت سے لوگ جمع تھے اور پولیس کے لوگ بھی تھے -
مہراج - دیکھو اکی غلط ہی - پولیس سے کیا بحث ہی
ممن - سارے صاحب کل رات کا ذکر ہی مین نے خود دیکھا
مہراج - سالو ہو - لاحول ولا قوۃ - ہمارے پڑوس مین ایک
ڈاکٹر صاحب رہتے ہین اُنکے ہان شادی تھی وہی سب
لوگ جمع ہوے تھے -
نواب - (مسکرا کر) ارے یار کل ایک شخص کے ہان
چور کودا تھا معلوم نہین کہ کیا ہوا -
مہراج - (بات کو ٹال کر) بھئی کچھ شعر و شاعری ہو -
مسخرہ - ہان حضور غلام کا بھی جی چاہتا ہی - ؎

کودا کوئی گھر مین ترے یون دھم سے نہ ہوگا
جو کام ہوا ہم سے وہ رستم سے نہ ہوگا

اور سب تو ہنسنے لگے مگر منشی مہراج بلی کہ گول آدمی
تھے ذرا سمجھے کہ یہ شعر کیون پڑھا گیا -
نواب - بھئی اچھا شعر کہا ہی - دھم سے نہ ہوگا -
ممن - حضور سنا کل کسی کے مکان مین چور بیٹھا تھا اور
بڑا جھگڑا ہوا منشی مہراج بلی صاحب آپنے تو نہین کچھ
سنا یہ کس کے گھر مین کودا تھا -
مہراج - (سمجھ گئے) ہم نہین جانتے
ہوگا بھئی -
نواب - ارے یار مہراج بلی تمھاری بیوی کا
سن شریف کیا ہی - بڑھیا ہوگئی ہونگی -
مہراج - بڑھیا ! ہون نہ جی وہ آپ ایسے
جوانون سے ٹانٹھی ہین کہنے لگے بڑھیا ہوگئی ہونگی -
پرسون ہی کا ذکر ہی کہ ہیزم سوختنی منگوائی تھی سو
بھائی صاحب پورا گٹھا اُسنے آنگن سے اُٹھا کر
رسوئی مین رکھ دیا -
نواب - بھئی بیشک بڑا کام کیا اور بڑی شہزوری دکھلائی
مگر سن تو بہت ہوگا - کمال کیا -
ممن - شریف زادیان ایسی ہی ہوا کرتی ہین -
مسخرہ - حضور ایک دفعہ منشی مہراج بلی صاحب کی بیوی نے

ہاتھی کا پا ٹھا اٹھا لیا تھا۔

مہراج ۔ واللہ بھئی مجھے نہین معلوم ہی واللہ۔

نواب ۔ یار اُنکی بڑی تعریف سُنی ہی کہ بڑی لائق آدمی ہین اور سُنا ہی کہ خوبصورت بھی ہین۔

مہراج ۔ (اکڑ کر) ہونھ! خوبصورت! ارے خدا کی قسم وہ جو آغا میر کی سرا مین مشہور بھٹیاری ہی کیا نام ہی اسکا۔ یاد نہین آتا۔ لاحول ولا قوۃ۔ ارے میان وہی۔ توبہ۔ وہ مشہور بھٹیاری جی بھلا سا نام ہے۔

ممن ۔ ہان مین سمجھ گیا مدارو کو کہتے ہین آپ۔

مہراج ۔ مدارو مدارو۔ بس مدارو مین اور انمین کوئی فرق نہین ہی۔ بالکل ایک۔

ممن ۔ مدارو تو بٹرن تھی اب بھٹیارے کے گھر پڑ گئی ہی مگر اچھی صورت ہی واللہ۔

مہراج ۔ اجی وہ مہترانی سہی مطلب تو تشبیہ سے ہی۔

راوی ۔ خدا کی مار تیرے اوپر پہلے تو تشبیہ دی تھی امین آباد کی ساقن سے اب بھٹیاری اور بٹرن سے

نواب ۔ کیون بھئی تمھارے یہان افیم کا شغل تو نہین کرتی ہین سیا ہی کچھ شغل۔ تھوڑا تھوڑا۔

مہراج ۔ نہین بھئی چنڈو تک تو پیتی نہین۔

نواب ۔ چال کیسی ہی آپکی بیوی کی بھائی صاحب۔

مہراج ۔ کس سے مثال دون۔ اہاہا۔ بھئی خوب یاد آیا دیوانی کی کچہری مین ایک چھوکری ہی جو چلمین بھر بھر کے پلاتی ہی۔ بس بعینہ اُسی کی سی چال ہی فرق فقط اسقدر ہے کہ وہ چھوکری اچھی چال سیکھتی ہی اور ہماری بی بی کھیلی کودی ہین۔

نواب ۔ یار ہم کیونکر دیکھین بھلا ایک نظر دیکھ سکتے ہین کیون منشی مہراج بلی صاحب۔

مہراج ۔ بھائی صاحب ہم ذکر کرینگے مگر وہ منظور نہ کرینگی اور بھئی سوچو تو کیونکر منظور کرین۔

نواب ۔ کیا آدمی ہو بھئی ارے میان دور سے دکھانے مین بھی بخل ہی۔ لاحول ولا قوۃ۔

مہراج ۔ اچھا مین دریافت کرون بھائی صاحب یہ عزت آبرو کی بات ہی ہان دیکھو جھوٹ کیون بولین۔

ممن ۔ یہ کیا چپکے چپکے مسکوٹ ہوتی ہی۔

مسخرہ ۔ ہاے مرا۔ اُف حضور درد نے مار ڈالا

نواب ۔ یہ درد کیسا۔ کیون خیریت تو ہی۔

مسخرہ ۔ خداوند کل بہت پٹا۔ خوب ہی مارا گیا۔

ممن ۔ کیا ایکون کسی کا مال چرایا تھا۔

مہراج ۔ اچھا اب رخصت ہوتا ہون کل آؤنگا۔

نواب صاحب نے اُنکا دامن پکڑ لیا۔ کہان چلے کہان۔ آمدن بہ ارادت رفتن باجازت۔ کیا دل لگی ہی کہنے لگے اب رخصت ہوتا ہون بیٹھو دو گھڑی دل بہلاتے ہین باتین کرتے ہین بھاگے کہان جاتے ہو مہراج بلی رسیان تڑا کے بھاگے جاتے تھے مگر نواب صاحب نے زبردستی بٹھایا اور کہا آج ہمارے پاس ایک پولیس کے سب انسپکٹر آئے تھے انھون نے ہم سے بیان کیا کہ منشی مہراج بلی صاحب کے گھر مین کل ایک چور کودا تھا۔ نواب صاحب یہ بیان کر رہے تھے کہ مسخرے نے یہ بات کاٹی اور کہا حضور غلط ہی مین تو کل رات کو کوئی تین بجے تک انھین کے مکان پر تھا نہ چور تھا نہ چکار محض لغو کسی نے کہا ہی تین بجے کے بعد چور آیا ہو تو آیا ہو اسکا حال مجھے نہین معلوم ہی مگر اتنی رات جاکے چور

بھلا کیون آتا۔ کوئی بات بھی ہی خواہ مخواہ کا بلڑ طغل
چپاڑہ کر رکھا ہی۔
منشی مہراج بلی نے مسخرے کی طرف مخاطب ہو کر کہا
خوش ہوے آپ یار لوگون نے کیا باندھنو باندھا ہی۔
واللہ میری تو عقل حیران ہی کہ یہ ماجرا کیا ہی۔ کہنے لگے
کل رات کو منشی مہراج بلی کے ہان چور کو داتھا۔ خدا
کرے کہنےوالے کے گھر مین چور کودے جب دل لگی ہو۔
ممن نے کہا ای حضور یون نہ کوسیے یون کیہکہ
راست و دروغ برگردن راوی اول ہم لوگ تو
سُنی سنائی کہتے ہین ہمکو کیا معلوم۔ مگر مشہور یہ ہی
کہ چور گیا اور آپ کی (اب مین عرض نہین کرسکتا
آپ کی بیوی۔ حضور۔ آپکی بیوی۔ نہ کہونگا۔
سنتے ہین کہ آپ کی بیوی سے بغلگیر ہوا۔
مہراج۔ (بہت ہی چڑاندھے ہوے) کیا بکتا ہی
سور بے ایمان۔ بدذات۔ نامعقول۔ اگر ابکی یہ
گفتگو کی تو جہنم کو پہونچا دونگا۔
نواب۔ بھئی ممن تم بہت بڑھ جاتے ہو۔ ہمکو پسند نہین
ایسی باتین نہ کیا کرو جسمین رنج ہو۔
ممن۔ خداوند تو وہ چور خود انھین کی قطع بنا کے
گیا تھا انکی بیوی کو کیا معلوم کہ کون ہی۔
مہراج۔ تو پھر اب اسمین اُنکا کیا قصور ہی بھلا
مسخرے کی طرف مخاطب ہو کر) کیون بے یہ
کیا بات تھی۔ نامعقول تیری دُم مین نمدا باندھون
مسخرہ۔ سب غلط۔ بالکل جھوٹ۔ محض مہمل و بیہودہ
یہ سب بکتے ہین بکنے دو۔
مہراج بلی کا مسخرے کی طرف مخاطب ہو کر یہ
کہنا تھا کہ نواب صاحب اور ممن کھلکھلا کر ہنس دیے
کہا ارے گدھے یہ تو نے گلچھرے سے کس بات کی شہادت
چاہی تو تو اپنے آپ دھر لیا گیا۔ لاحول ولا قوۃ
واللہ مارے ہنسی کے بُرا حال ہی بھئی خدا کی قسم
سیدھے آدمی بہت دیکھے مگر حضور سب کے قبلہ گاہ ہین
مہراج بلی نے جھلا کر کہا۔ سیدھے کوئی اور ہوتے
ہونگے ہمسے اور مذاق۔ ہونہہ۔ ع۔

مجھکو نادان نہ سمجھ دور ہون دانا ہون مین

مرا یار بارہ ہرزہ گرد نی توانی کرد بندہ را چہ یارا
کہ بگوید یا ہیچ نگوید۔ پس حنبان می گویند۔ ع

بندہ ہمان بہ کہ ز تقصیر خویش
عذر بدرگاہ خدا آورد
ورنہ سزاوار خداوندیش
کس نتواند کہ بجا آورد

کہ گفتہ اند النکاح من سنتی فمن رغب۔
نواب۔ (مسکرا کر) ارے یار تم عربی بھی پڑھے ہو
مہراج۔ ہونہہ! عربی بھی پڑھے ہو۔ انا۔ انا تعلیم
عربیہ فہو اعراب۔ ولا تدخلون معرب۔ فی لسان العیب
آپکے ہان عربی زبان مین ہی۔ فغلقتہ الا بواب۔ یعنی
پس بند کرو تم اپنی زبان کو۔
داروغہ۔ (ہنسکر) کیا ترجمہ کیا ہے
واللہ۔ ابواب کے معنی زبان کے ہین۔ اور
لسان عربی مین دروازے کو کہتے ہین۔
مہراج۔ ہمین کیا سکھاتے ہو۔
نواب۔ پاگل ہین داروغہ صاحب۔
مہراج۔ ایک عرب مجھ سے کہنے لگا
ہذا انت عرب مقیم۔ یعنی کیا عرب کے
باشندے ہو۔

داروغہ۔ (قہقہہ لگا کر) یہ اُنت نے کیا مزہ دیا۔
مہراج۔ مزہ۔ بامزہ کیسا۔ کیا یہ بھی کوئی پکوڑی ہی
نواب۔ آگیا اپنی اصلیت پر۔ ہندو ہی نا۔ آخر پکوڑی یاد آگئی۔ ارے پلاؤ کہا ہوتا۔ کباب کا نام لیا ہوتا۔ ترکاری کہتا۔ یہ پکوڑی کیا معنی۔ بیوقوف۔
مہراج۔ تم کیا جانو اُردو زبان کسے کہتے ہین۔
نواب۔ آمین کیا شک ہی یہان پر ہم بھی قائل ہوگئے
مہراج۔ مارا در زبان اُردو ملکہ ہست کہ گفتہ اند زبان اُردو آن داند کہ زباندان بودہ باشد و الا دانستن وندانستن وے ہیچ و پوچ ست۔ لیشہر وامانند۔ کہ در دیار غریبش بہ نیم جو نخرند والا بندہ را در صرف و نحو حفظ شدہ

نہ پلائم نہ شتر بر نجم فقط و الم مسورا

راوی۔ واہ منشی مہراج بلی صاحب۔ ای سبحان اللہ
اتنے مین میان اختر آئے اور نواب صاحب کی خدمت مین جھک کر آداب عرض کیا اور کہا حضور ذرا منشی مہراج بلی صاحب کے گھر پر آدمی بھیجد یجیے سُنا اُنکے یہان واردات ہوگئی۔ حاضرین جلسہ مسکرانے لگے نواب صاحب نے کہا بھئی کیا گرمی چڑھ گئی دماغ پر۔ حضرت یہ سامنے تو تمھارے منشی مہراج بلی صاحب بیٹھے ہین۔ اختر نے افسوس کیا سنتے ہین سب لوٹ لے گیا جھاڑو دے گیا۔ افسوس کیون صاحب کیا کیا لیگیا۔
مہراج۔ (بہت ہی بگڑ کر) تمھارا اسسر یو سور کا بچہ کاہے واسطے ہمکو دق کرتا ہے بلڈی فول۔
اختر۔ ہی ہی غضب ڈھا گیا آخر کچھ تو چھوڑ گیا یا بالکل صفایا ہی کر گیا۔ غضب کیا واللہ۔

نواب۔ بھئی۔ وہ بگڑ جاتا ہی چوری کے نام سے۔
ممن۔ حضور اس زمانے مین یہی ٹھیک ہی۔
اختر۔ منشی مہراج بلی صاحب ہمین بڑا افسوس ہوا۔
مہراج۔ افسوس تو ہونا چاہیے۔ آپ کے باپ مر گئے نا۔
نواب۔ بھئی یہ کیا خوب کہا ہی واللہ۔
ممن۔ اب تو اَپریج کی لینے لگے حضور۔
مہراج۔ (مسکرا کر) ہمسے اور دل لگی۔
اختر۔ حضرت اس وقت تو ہم بہت ہی جھینپے۔
مہراج۔ آپ جھینپنے والے نہین ہین آپ محفلون سے اُٹھائے گئے تب تو جھینپے نہین۔
نواب۔ یار آج تو خوب خوب آوازے کس رہے ہو۔
مہراج۔ مگر میان اختر تو چکنے گھڑے ہین۔
اختر۔ حضرت اب یہ سب ہین پر تو چھا رہی ہی۔
مہراج۔ اختر کی بیوی ہماری سلہج ہین۔
اختر۔ خداوند غلام اب رخصت ہوتا ہی۔ یہ تو بے طور پھبتیان کہہ رہے ہین آج۔
مہراج بلی بڑے ہی خوش کہ آج پالا ہمارے ہاتھ رہا مار لیا ہی کوئی کیا کھا کے مقابلہ کریگا جو مین کہتا ہون چھا جاتی ہی۔ واہ رے مین۔
اتنے مین مسخرے نے کہا خداوند کل کی سرگذشت سنیے مہراج بلی کے چہرے کا رنگ فق "حضور ایک دوست نے اپنے گھر پر آواز دی کنڈی کھولو"
مہراج بلی نے مسخرے کا مُنھ بند کر دیا اور کہا یہ چھوٹا ہی مردک جھک مارتا ہی۔ کیون بچہ ایک تو بجوا دیا اور ہم ویسے ہمین دھروا تے ہو بھجدیے گئے ہوتے دو پہر کو۔ یہ ہمکو دعا دو کہ

مسخرہ - تو بس حضور پھر کیا ہوا کہ -

مہراج - ابے چپ - او ترے مسخرے کی ایسی تیسی دُم مین گھنگھرا چُپ - ساری عزت و آبرو خاک مین ملائے دیتا ہی نامعقول -

نواب - یہ ماجرا کیا ہی - یہ آبرو کی لفظ سے تو کچھ دال مین کالا کالا ضرور معلوم ہوتا ہی -

ممن - بس حضور وہی بات ہی جو مین نے پہلے کہی تھی کہ چور اُنکی بیوی سے بغلگیر ہوا -

اختر - این ! توبہ یا میرے اللہ سب کی آبرو بچانا واللہ یہ تو جان دینے اور مر جانے کی بات ہی -

ممن - اور یہ جانتے ہین کہ منشی مہراج بلی کا سا غیرت دار اور اُسکی جورو سے چور گلے ملے اور وہ زندہ رہے - ارے یہ اِس غم مین گھٹ گھٹ کے مر جائینگے -

نواب - واللہ سچ کہتے ہو غیرت دار کے لیے بُرا سامنا ہی - یا اللہ توبہ -

مہراج - یہ اِس مسخرے نامعقول کی شرارت ہی مین نے ناحق بچایا - جب دو برس کو بھیج دیا جاتا تو معلوم ہوتا -

نواب - کیا کیا - بھیج دیے گئے ہوتے دو برس کو یہ کیا -

مسخرہ - حضور سُنا نہین آپ نے - ع -

جا دو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے

شراب کی دعوت

منشی مہراج بلی نے خدا جانے کیا جاتی دنیا دیکھی کہ کل احباب کو اپنے گھر مدعو کیا - جب سب احباب جمع ہوے تو کہا کہ ہمنے آج کسی قسم کی شراب منگوائی ہی خوب پیو - پہلے مذاق کی باتین ہونے لگین -

چھٹن - شراب ! ای لعنت خدا -

نواب - بھئی ہمکو شراب کی صحبت سے نفرت ہی -

رونق - بیشک ہمکو بھی علیٰ ہذا -

داروغہ - ای حضور مسلمان اور بھلا یون شراب پیے کا لستھ یا برہمن پیے تو پیے -

چھٹن - منشی مہراج بلی صاحب پانی منگوائیے -

مہراج - اچھا تو کسی مسلمان کے ہاتھ سے پانی آنا چاہیے -

چھٹن - اسمین کیا شک ہی -

رونق - کیا خوب - اور نہین تو کیا آپکے گھڑے کا پانی پینگے - سبحان اللہ -

مہراج - بھئی مین کب کہتا ہون مگر واللہ تم لوگون نے اُس دن بڑا ہی جبر کیا - ارے ظالم اپنے گلاس مین پلوا دی اور اپنی جھجری کا پانی -

چھٹن - اب ہندو نے کی نہ لینا کبھی -

مہراج - ہی ہی واللہ غضب کا سامنا تھا -

چھٹن - ارے اب کچھ پلاتا ہی یا نہین -

مہراج - یا الٰہی آخر یہ گھبراہٹ کیا ہی -

داروغہ - دیکھین منشی مہراج بلی صاحب نے کیا کیا سامان کیا ہی بڑا دل کیا واللہ -

چھٹن - ارے بھئی اب لاتے ہو یا باتین بناتے ہو - اتنے مین منشی مہراج بلی صاحب ایک خوبصورت کنٹر مین ہوسکی لائے - لوگون نے پوچھا بھئی یہ کون شراب ہی - کہا ہوسکی - اور اللہ کی عنایت سے سب نو سکھے کہا ہوسکی نہین اور کوئی شراب گلاب کی ولایتی منگواؤ - مہراج بلی نے سپاہی کو بلایا اور حکم دیا کہ دوڑ شراب جلد

جا کے لاؤ - مگر یار روز شراب تو عورتون کے لیے ہی
لیڈیان پیتی ہین جنٹلمین تو ہوسکی پیتے ہین تھوڑی دیر
مین روز شراب آئی - بالکل گلاب کی خوشبو -
مہراج - ارے بھئی اب لگا دگاؤ -
چھٹن - پہلے تو ہم سونگھینگے استاد - کوئی پیے یا نہ پیے
رونق - واللہ اسکی بو سے نفرت ہی - خدا گواہ ہی
چھٹن - آپ پاگل ہین - اسکو بو نہین خوشبو کہتے ہین
رونق - شیطان کی پھٹکار -
چھٹن - عسکری نواب یار اسکو نکالو یہان سے -
آغا - ہان - تو پھر رون گردنا -
رونق - قسم خدا کی ایسی بو آتی ہی کہ توبہ ہی بھلی - دماغ
پھٹا جاتا ہی - معاذ اللہ -
آغا - بھئی تمھین قسم ہی واللہ اسپر چھڑک دو -
چھٹن - (ایک چلو چھڑک کر) لے پاک ہوگیا -
رونق - اُلو - سور - یہ دل لگی ہمین پسند نہین -
چھٹن - آپکی ایسی تیسی - چوٹا اٹھائی گیرا -
نواب - یار افسوس ہی کہ قمرن اس وقت نہین ہی
مہراج - اور ناز و بھی نہین - پھر کیا فکر کرین -
نواب - بابو ادجی دو گھڑی دل لگی رہیگی -
مہراج - مگر زنانہ مکان قریب ہی -
نواب - آپ تو پاگل ہین دو گھڑی بیٹھینگی پھر
چلی جائینگی اسمین نقصان کیا ہی -
چھٹن - اپنی بیوی سے کہہ دینا کہ شہد سے
جمع ہوے تھے -
داروغہ - حضور معلوم ہوتا ہی - یہ جورو سے
بہت ڈرتے ہین جورو کے مرید ہین -
مہراج - کون ہین نا - ہان بھئی

بیشک ڈرتا ہون -
نواب - ڈرتے ہوتے تو یہ فعل نہ ہوتے جناب -
مہراج - ارے یار -

کسکی رہی اور رہے گی کسکی -

چھٹن - بس یہی ٹھیک ہی -
نواب - دو روزہ زندگی کے لیے کیا فرش اور
کیا خاک -
سب کے پہلے چھٹن صاحب نے لی - اہا ہا بھئی
بہشت کو دور ہی سے سلام ہی - واللہ کیا مزہ آیا ہی
اس وقت - کہ کیا عرض کرون - جی خوش ہوگیا - ہائے
دنیا ہوا اور شراب ہو مہراج جی نے بھی ایسے اتفاق
کیا - یار حق تو یون ہی کہ بہشت مین جائین یا دوزخ
مین اس سے ہمین کوئی بحث نہین مگر واللہ شراب
بھی کیا نادر شی ہی - بے نظیر چیز ہی - اُس دن یار
تم لوگون نے بڑا ہی غضب ڈھایا - ارے ظالم
مسلمان کا گلاس اور جھوٹا میرے سامنے کا پیا ہوا
گلاس اور پانی مسلمان کا اور مجھے پلا دیا - اگر بیوی
سن لین تو واللہ میرے ہاتھ کا پانی نہ پیین -
چھٹن - ارے بھئی ہم کیا اپنے مذہب پر قائم ہین -
نواب - مسلمان اور شراب لاحول ولا قوۃ
مہراج - توبہ تو کر سکتے ہو - یہان تو توبہ کی بھی گنجایش
نہین ہی - ہماری قوم کے لوگون کو اتنا معلوم ہوجائے کہ اسنے
مسلمان کے جھوٹے گلاس مین پانی پی لیا بس فوراً حکم ہو
کہ یہ برادری سے خارج - اور ابھی سچ کہون مین اب تک خود
جھجکتا تھا مگر اب تم لوگون سے کوئی پردہ نہین رہا -
نواب - میان ایک حمام مین سب ننگے -
مہراج - سچ ہی - اگر بھائی سن لے تو مار ہی ڈالے -

آغا - کیا آپ کے بڑے بھائی ہین کوئی -

نواب - کیا خوب - یہ بھی کوئی گناہ ہی -

چھٹن - بھئی اب ہمین کو پلا کے اُلو بناؤ گے تم لوگ کیون نہین پیتے -

نواب - (گلاس لیکر) لے انڈیل دے جتنی جی چاہے بس اب تو خوش ہوا -

> گزک کے واسطے جا کر کباب لا جھٹ پٹ
> مین کل سے پیاسا ہون ساقی شراب لا جھٹ پٹ

مہراج - یار پیتے تو تم لوگ ہو نہین مگر واہیات باتین بہت بناتے ہو - اُڑا جاؤ -

نواب - تم تو شروع کرو - یہ نہوگا بھئی کہ ہم تو پیین اور آپ نہ پیین لے شروع کیجیے -

مہراج - کون (مسکرا کر) مین پینے والے کو کچھ کہتا ہون آپ ہین پاگل ہین اور شراب -

نواب - اب آپ پیئینگے جناب یہ سمجھ لیجیے کہ اُسی دن کا سا حال ہوگا پھر شکایت نہ کیجیے گا -

مہراج - کون میرے مکان پر اور مجھی سے تپاڈگی واللہ یہ دل مین خیال بھی نہ کیجیے -

نواب - پی - پی - ابے پی - (ہاتھ سے گلاس دے کر) پیتا ہی کہ نہین - نامعقول لے پی جاؤ میان -

مہراج جی نے اُنکے ہاتھ سے گلاس لیا اور غٹاغٹ کر کے پی گئے - کہا اوفوہ بڑی گرمی معلوم ہوتی ہی خدا جانے کتنی انڈیل دی ساب ہم اپنے ہاتھ سے لینگے بھائی نواب محمد عسکری صاحب بہت دیدی اوفوہ چھٹن صاحب کو جو کسی قدر حیرت ہوگئی تو اُنھون نے داروغہ کو زبردستی پلا دی - اُسنے ہاتھ جوڑے حضور مین مرجاؤنگا مجھے نماز پڑھنی ہی - خداوند کل پر رکھیے - مگر کسکی سنتے ہین زبردستی پلا دی - اور کہا صحبت مین بیٹھ کر یہ قلاوذیاپن کیا معنی - تمھارے باپ کو پلائین - اور دادا کو پلائین ستم کیا ہو - آپ بھی کوئی سنی ہین ہیچون دیگرے نیست - جب محمد عسکری کو پلا دی تو پھر تم کس کھیت کی مولی ہو - چلے وہان سے نہ پیونگا -

داروغہ کو بجز اسکے اور کوئی چارہ نہ تھا کہ پی لو - پی کر کہا اب حضور ایک شرط ہی - مین گھر نہ جاؤنگا - جورو کو اسکی بو بُری معلوم ہوگی اور آپس مین مفت مفت مین لپاڈگی ہوگی یہ ٹھیک نہین ہی - اب بندہ یہین سوئیگا - صبح کو جا کے کہدونگا نواب صاحب کے کام کو یہان گیا تھا وہان گیا تھا - آئین بائین شائین بتا دونگا - یہ تو بائین ہاتھ کا کرتب ہی - لاحول جورو کو کیا معلوم کہ یہ کیا کرتا ہی اور کہان رہتا ہی -

مہراج - اجی تم مزے سے یہان سوؤ - تڑکے چلے جانا -

داروغہ - کچھ تکلف کی ضرورت نہین ہی -

نواب - تکلف کرتا کون ہی یہ تو وہی مثل ہوگئی کہ مان نہ مان مین تیرا مہمان -

مہراج - تکلف کیا معنی - پلنگ بچھوا دینگے بس -

چھٹن - خالی خولی پلنگ ہی بس (مسکرا کر)

مہراج - ہان جی - بجا - اور نہین کیا -

چھٹن - بھئی اب پوچھنا بھی کوئی گناہ ہی - یار -

نواب محمد عسکری نے تین بار اپنے ہاتھ سے انڈیل کے پی اور نشے مین چور ہو گئے -

نواب - ممن دیکھو جوڑی گاڑی کو بول دو -

چھٹن۔ بول دو۔ یو بلڈی فول۔
مہراج۔ دونون غبی ہین۔ دھت۔
داروغہ۔ ع

خوب گذریگی جو مل بیٹھینگے دیوانے دو

چھٹن۔ چپ ہو یو سور بلڈی فول چپ رہو۔
مہراج۔ داروغہ خاموش رہو۔ کیون بکتے ہو۔
خواہ مخواہ جھگڑا مول لینا۔ اس روز مین کو سمجھاتے
تھے آج خود ہی پاگل ہو گئے۔
داروغہ۔ ع۔ عقل گم ہی ہر قسمت مسٹر فریزر چاندنی۔
چھٹن۔ تیرا سر چاندنی۔ سور کہین کا۔
مہراج۔ بھئی چھٹن صاحب یار اب تم نہ بہو۔ اب تم
بکتے ہو یار۔ اور خاکسار کا مکان ہر۔ واللہ بڑی
بدنامی ہوگی بے غضب ہر۔ یارو ذرا ہوشیار رہنا۔
چھٹن۔ ابے جا ڈرپوک۔ واہی کہین کا۔ پوری
بوتل پی جاوین واللہ اور نشہ نہو۔
نواب۔ کیون ڈینگ کی لیتے ہو۔ پاگل کہین کا۔ ع

پاگلون مین بھی فرد ہے چھٹن

داروغہ۔ خداوند کیا خوب برجستہ
فرمایا ہے۔
چھٹن۔ سالے ایسی تیسی فرمایا ہے تم
خوشامد کرنے والے سور لوگ ہمارا مزاج
درہم برہم کر دیتے ہو یو سور۔
داروغہ۔ حضور اب زیادہ نہ بڑھیں بندہ بھی
شریف زادہ ہر سمجھے بس اب یارا ضبط نہین
ہر۔ ابکی بندہ جواب ترکی بترکی دیگا۔
چھٹن صاحب کو اسقدر چڑھ گئی کہ پی کے غل
مچانے لگے یو مہراج بلی تم ادھر حاضر ہو۔ یو سور مہراج بلی
خود بیہوش ہوے تھے۔ انھون نے بھی ڈانٹ بتائی
مہراج۔ کاہے واسطے یو سور بولنے مانگتا ہر بس
چپ رہ پاگل آدمی۔
چھٹن۔ تو چپ رہ نہین تو اب تو پٹنے لگے گا۔
مت بولو کالا سور۔
مہراج۔ پٹو گے تم مین ابتک جان بوجھ کے خاموش
تھا۔ اب اگر ذرا تم بولے تو مین پیٹ چلونگا۔ ع

سفلہ چو جاہ آمد و سیم و زرش	سیلی خواہد بضرورت سرش
آن نشنیدی کہ فلاطون چہ گفت	مور ہمان بہ کہ نباشد پرش

چھٹن۔ او کالا مین مت بکو بس۔ نکال دو۔ آدمی
یو سور کو نکال دو۔
مہراج۔ کاہے واسطے بک بک لگاتا مانگتا ہر۔
چھٹن۔ اب مین چانٹا رسید کرتا ہون نہین تو بس
اب چپ رہ پاگل گدھا۔
داروغہ۔ حضور اب بات بڑھ جاویگی۔
مہراج۔ جی نہین۔ مین انکو راہ پر لے آؤنگا۔
نواب۔ بھئی اس وقت تو واللہ ہم بھی بگڑ گئے تھے۔
مہراج۔ یار خواہ مخواہ جو گالی دیتا ہر تو برا معلوم
ہوتا ہر اور طبیعت جھلا اٹھتی ہر۔ کہ گفتہ اند۔ ع

چرا گوید سخنے لفظے درشتے
کہ خواہ مخواہ شود ناگوار طبعے

داروغہ۔ کیا موزون طبیعت پائی ہر
حضور نے۔
مہراج۔ این ہمہ مہر بانیہاست
کہ گفتہ اند۔ ع

گلچین بہار تو ز دامان گلہ آید

این ہمہ امور از دانی موقوف برآید ندانی نشانی نمودہ می آید

عاقلان پیروی نقط نکنند

نمودار ماراز آہ عطا | گذر کن کہ از ناتوانی بجا

کہ مہراج بلی نادر جواب

نگہدار مارا ز راہ خطا
خطا در گذار و ثواہم نما

داروغہ۔ کیا خوب۔ کیا خوب۔ تہ مصرعی ہوئی ہے
نواب ۔ یہ تہ مصرعی کیا معنی بھئی۔
داروغہ۔ حضور اور سب دو مصرعون کا شعر کہتے ہین حضور نے تین مصرعون کا شعر کہا ہے۔
نواب ۔ (اشارہ کرکے) بھئی ۔ ع۔

طبع موزون را عروض و قافیہ درکار نیست

داروغہ ۔ ع قافیے کا بھی قافیہ ہے تنگ۔
نواب ۔ کیا خوب اسپر مصرعے لگاؤ بھئی مہراج بلی ۔
مہراج ۔ ابھی تو صاحب ۔ یہ تو گھر کا علم ہے۔
نواب ۔ یہ حضور کے گھر کا علم ہے۔ ماشاء اللہ۔
مہراج ۔ اجی تم لوگون کو تو یہ جری ہوئی ہے کہ ہندو کیا کہہ سکتا ہے جی۔ اور یہان خاقانی سے ٹکر لڑانے کو تیار ہین مگر آپ لوگون کے نزدیک دل لگی ہے۔
چھٹن ۔ واہ بھئی دھوتیا پرشاد واہ۔
مہراج ۔ یار تم لوگون کو اب ہم کیا کہین۔ بڑی نامعقول صحبت ہے ۔ واللہ۔
چھٹن ۔ آپ خود نامعقول ہین قبلہ۔
مہراج ۔ تو ہم دھوتیا پرشاد ہین ۔
چھٹن ۔ اور ہین کون آپ۔
مہراج ۔ بھلا قتیل کے قائل ہو کہ انکے بھی قائل نہین
چھٹن ۔ وہ بھی دھتیا فرستاد لوٹیا رسید تھے وہ کیا تھے

غالب ہمیشہ لالہ قتیل کہا کیے ۔
داروغہ ۔ حضور شاعر تو بس غنی تھا۔
نواب ۔ یہ کشمیری تھا نا۔ اپنے ہی والون کی تعریف کرینگے ۔ اور طغرا کیا برا تھا۔
چھٹن ۔ طغرا ے کشمیری بھی اچھا تھا۔
نواب ۔ ع اد دلی کی کیا تعریف کی ہے۔ اور کشمیر کی کیا تعریف کی ہے۔ قلم توڑ دیے ہین ۔
چھٹن ۔ بھئی خدا اس خطے کو سلامت رکھے کیا کیا لوگ گذر گئے ہین ۔ یادگار زمانہ۔
داروغہ ۔ حضور قدردان ہین واللہ۔
چھٹن ۔ بھائی ہم تو منصف مزاج آدمی ہین ۔ انصاف کو نہ چھوڑینگے ۔ انصاف مقدم ہے۔

اب سنیے کہ منشی مہراج بلی کو نسنے مین نازو کا جو خیال آیا تو محمد عسکری سے اصرار کرکے نازو اور قمرن کو بلوایا۔

تھوڑی دیر مین چھما چھم کی آواز آئی اور سب کے کان کھڑے ہوے ۔

مہراج ۔ می آید۔ آن عروس کہ من برشان فدا ہستم آمدن میکند و دل و جان مارا کہ نثار طرۂ تابدار و لیست پامال خرام ناز کردہ مے آید کہ گفتہ اند۔ ع ۔

ہر شبے خوش باد نا خوشہاے دنیاے دنی

واللہ کہ او کافر ہندوکش می آمدہ است ۔

بنزی قزم زرن

قمرن ۔ ازررزی مزا مزا۔
ماما ۔ حزاز ضر ہنرد تزی ہنزدن گزی ۔
قمرن ۔ تزو تزو جزدن کزی سزی چزال چز لتزی ہزہے گزی
ماما ۔ ازا ازی سرزکزار ۔ حزک کزم۔

قمرن - جزا کزے نزودزاب صزاحزب کزوبزلزالزا۔

یاما - از چھزا جزا تزی ہزدن۔

قمرن - کزہنزا کزہ ازاپ کزد بزبزا یزا ہزے جزلدزی ازاو نزو ضزرززور۔

مغلانی - ازاج نزو بزو تزی نزو ئزی ہزے۔

قمرن - نزم تزو بزدل سزکت تزی ہزو۔

مغلانی - مزین لزرڑزک پزن ہنزے بزدل تزی ہزن

قمرن - بھزنڈزا بزانزی نزد پزیوزا ئوزو۔

مغلانی - ازرززی مزہزری ازاب خزاضزالزا۔

بی قمرن کی سمجھ مین نہین آیا کہ (ازاب خزاضزالزا) کے کیا معنی - مغلانی نے مہری کو حکم دیا کہ آب خاصہ لا۔ قمرن نے آب خاصہ کو نہین سمجھا۔

قمرن - ازاب خزاضزا کزدن مزانگنزا ہنزے گزا - پزانزی مزانگنزی ہزن گزی - نزم ازاب خزاضزا کزہنزی ہزد۔

مغلانی - مزہزری لزاتزی ہزی۔

بی مغلانی سمجھ گئین کہ یہ کوئی نیچ قوم ہین کہ آب خاصہ تک نہین سمجھ سکتین - مہری پانی ڈھک کر لائی تو قمرن نے کہا یہ جو نچلے ہمکو اچھے نہین معلوم ہوتے - آبخورے سے پہلے برف نکالکر کر چبائی - اسکے بعد پانی پیا - او گلوری کھائی مغلانی نے بھی برف کا پانی اپنے واسطے منگوایا اور پی کر کہا پانی تو پیتے ہین جہان پناہ اسقدر کا سرد کہ مین کیا عرض کرون کوئی اور وہ پانی نہین پی سکتا سا ہی وہان تو گرمی کے دنون مین اگر کوئی سلطان خانے مین جائے تو کانپ اُٹھے اللہ جانتا ہی ٹھٹھر جائے لوگ رزائیان اوڑھ اوڑھ کے جاتے ہین اور تسپر سردی معلوم ہوتی ہی۔

قمرن - بزاد شزاہ ہزین گزے کزابزا تزین۔

مغلانی - ازدوکیسزا - بزاد شزاہ ہزین۔

قمرن - ازب تزک مزہزری نزہ ہزین ازائزی

مغلانی - نزدوزاب صزاحزب کزے پزاس گزئزی ہزن

قمرن - ہزان - ازا تزی ہزدگزی۔

مغلانی - بزے شزک ازاتزی ہزدگزی۔

قمرن - ونہ بزرززت وزالزا نزہ ہزین ازا یزا۔

اتنے مین نواب محمد عسکری صاحب مع احباب تشریف لائے - آغا محمد اطہر اور چھٹن صاحب اور منشی مہراج بلی اور ممن ساتھ - محمد اطہر نے کہا مزاج شریف بی قمرن بہو صاحب۔

قمرن - عزن نزا یزت ازاپ کزی۔

نواب - این! یہ زرزری بولی بولنے لگین۔

قمرن - نزم بزدل سزکتزے ہزو۔

نواب - ہزان بزدل سزکتزے ہزین۔

پھزرتزم ازنیزامز طلزب کزہ ہزو۔

ممن - حضور ایک مرتبہ بڑی دل لگی ہوئی جلسہ ہو رہا تھا اور مشتری گا رہی تھین ایک بنگالی بابو کے ہان جلسہ تھا - تو کسی بنگالی نے شراب کے نشے مین کہا - بس اب دوسرا یدو - تم بھاگ جاو تو بی مشتری کے سازندے نے کہا یزہ بزنگزالزی بزرڑزے آزئلزوہزو نزے ہزین گزے - اسپر ایک بابو صاحب ہنسکر بولے (سزرج کزہتزے ہزوگزے) اسکی نانی ہی تو مر گئی - وہ سمجھا تھا کہ یہ بھی کوئی معمولی بنگالی ہی ایسا ویسا - مگر جب انھون نے یہ تقریر کی تو وہ بھی چکرایا کہ یہ بابو صاحب بڑے واقف کار ہین۔

قمرن - نزدوزاب ہزم کزوگزانز امزن وزا ئوزد۔

نواب - کز دل بزڑ زی بزات ہزے۔
قمرن - کزب گزانزا ئسز نوزا وزوگزے۔
نواب - جزب کزہ ہزو۔
ممن - حضور اُسی جلسہ مین ایک دیہاتن کسبی نے ایک گیت بنگلہ زبان مین گایا تھا۔ حضور مین کیا عرض کرون کیا سُریلی آواز تھی اور پھر پاٹ دار۔ بس جتنے بنگالی تھے سب اُسپر عاشق ہوگئے اور اسقدر انعام دیا کہ وہ مالا مال ہوگئی مگر واللہ کیا صورت تھی۔ ہاے ۔
نواب - بھئی وہ گیت تمکو یاد ہی۔
ممن - مین نے یہ چالاکی کی کہ پنسل سے لکھتا گیا اور زبانی بھی یاد کر لیا۔ حضور کیا عمدہ گیت ہی۔
نواب - بھئی خدا کا واسطہ جلدی سُناؤ۔
ممن - حضور اُسنے گایا تھا کہ۔

تم دلشی دلشی مت بو لو بنگالہ آمر نام رے۔
آمر باڑی باش بے مو دو جا بو نا گر پان رے۔ بوشن پور
شیٹلپاٹی جو ین ڈوبے دان رے۔ بنگالہ آمر نام رے

بس اسکو اس مزے سے گایا کہ ساری محفل محو ہوگئی۔
نواب - بھئی کیا عمدہ گیت ہی۔ قمرن تم اسکو گاؤ۔
قمرن - ہمارا کہنا تو کرتے نہین پھر ہم تمھارا کہا کیون مانین۔
نواب - بھئی ممن اسی وقت روتا نے کو حکم دو کہ منےخان گویے کو بلا لائے۔
ممن باہر گئے۔ ڈیوڑھی پر حکم دیا کہ ایک روتا نے کو بلاؤ۔ روتا۔ حاضر ہوا کہا سرکار کا حکم ہی کہ جاکے منے خان گویے کو بلالاؤ۔ روتا فوراً روانہ ہوا۔
قمرن - مزن شنری مزہزاج بزلزی ازاج جزپ کزیزون ہزین پزد چھزد۔
نواب - بزہ مزت بزو چھزو۔
قمرن - خزیر بزت تزو ہزی۔
نواب - ازن کزی جزو رزو۔
مہراج - بھئی اُلجھن ہوتی ہی واللہ۔
نواب - میان تو بات چیت کیون نہین کرتے۔
مہراج - بات چیت کس سے کرون تم لوگ تو بنگالی بول رہے ہو اب ہم کیا بولین۔
نواب - (ہنسکر) بنگالی بولنے کی کیا کہی ہی واللہ
ممن - اَیَن - یہ زرزری بولی انکے نزدیک بنگالی ہی۔
قمرن - سزی دھزے ازا دمزی ہزین۔
نواب - سزی دھزے انادمزی نزہ ہزین ہزین گزدھزے انادمزی ہزین۔
اس پر قہقہہ پڑا۔
مہراج - یہ کیا ہنسے کیا بھئی۔
نواب - آپ ہی کی تعریفین ہو رہی ہین۔
مہراج - جی بندہ ایسی تعریفون سے درگذرا۔
نواب - بی قمرن نے کہا یہ بیچارے سیدھے آدمی ہین۔
مہراج - جی کیسے کچھ ہمسے سیانا سو دیوانہ ۔ ع ۔

مجھکو نادان نہ سمجھ دردہون دانا ہون مین

نواب - آمین کیا فرق ہی۔ ایک ہی خرانٹ ہو۔
ممن - حضور اُس حق تو مجھ ایسی ایسی پھبتیان کہین کہ میرا دل ہی جانتا ہی۔
نواب - جب کہتے ہین ایسی ہی کہتے ہین۔
آغا - صاحب بہت ہی خوب سوجھ بوجھ ہی واللہ۔
مہراج - نہین پہلے تو مین کچھ کہتا نہین مگر جہان جھلایا

بس پھر سنانے لگتا ہون۔

نواب۔ بھئی یہ خداداد بات ہی واللہ۔

مہراج۔ اور نہین تو کیا سکھانے سے آتی ہے۔

آغا۔ میان کیا سچ مچ زرزری نہین بول سکتے۔

مہراج۔ زرزری کیا بھئی یہ کس ملک کی زبان ہے۔

نواب۔ جی یہ کامروپ دیس کی زبان ہے۔ کبھی ادھر گذر نہین ہوا ایکبار تو ضرور ہو آؤ قابل دید ہے۔

مہراج۔ اچھا بی قمرن بولو تو کچھ۔

قمرن۔ ازاب کزامزراج ترواز جھزاہزے۔ کزیزون مزہرزاج ضراحزب۔

مہراج۔ پوچھتی ہو مزاج اس وقت ہم کیون ہے۔

ممن۔ خوب سمجھے طبیعت داری اسیکا نام ہے۔

نواب۔ پھر کیون کہتے تھے کہ ہمکو یہ بولی نہین آتی۔

آغا۔ بھئی کیا خوب بوجھے ہین۔

قمرن۔ (ہنسکر) خزوش ہزرے۔

نواب۔ بزل کزل ازل لزدہزی۔

مہراج۔ آپ لوگ بالکل گدھا ہی سمجھ لیے ہین۔

نواب۔ ای لاحول۔ آپ واہی ہین۔

آغا۔ اور سنیے گا۔ کہنے لگے آپ لوگ بالکل گدھا ہی اور بالکل سمجھتے ہین۔

ممن۔ بالکل کا لفظ تو حضور بیان پر صحیح ہے۔

قمرن۔ عزق قزل تزو جھزدہزی نزہ ہزین گزدزہزی ہزیزے۔

مہراج۔ ان نے کہا پان مین چونا زیادہ ہوگیا ہے۔

نواب۔ (کھڑے ہوکر) دوہا دیا واللہ۔ مار ڈالا ظالم انھو کہنے لگے پان مین چونا زیادہ ہوگیا ہے۔

مہراج۔ نہ کہو گے جی۔

قمرن۔ ای کیونکر سمجھ گئے۔

آغا۔ میان عجب گدھے ہو تم۔ قمرن تک زرزری بول لیتی ہین اور تم اتو کے اتو ہی بنے ہوے ہو۔

قمرن۔ مگر کیا تیے کی کہی ہے واہ واہ۔

ممن۔ خوب پہونچے۔

چہ خوش گفت ست سعدی در زلیخا
الا یا ایہا الساقی ادر کاسا وناولہا

ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ۔

قمرن۔ مزہرزاج بزل لزی ازل لزدہزین گزدے۔

مہراج۔ ہمارا نام لیا اور کہا یہ بڑے دور ہین کیون کچھ ایسا ہی کہا۔ مین فورا تاڑ جاتا ہون مجھسے کوئی بھلا کیا اڑے گا۔ اڑکے جائیگا کہان۔ ع

اڑکے جائیگا کہان مجھسے کون

مصرع ہو گیا۔

نواب۔ کیا موزون طبیعت پائی ہے۔

ممن۔ حضور یہ اپنے آپ ہی نظیر ہین۔

نواب۔ انکے گھر مین چور کودا تھا قمرن۔ ذرا حال تو دریافت کرو۔ بہت بچ گئے بیچارے۔

ممن۔ حضور نے ناحق یہ ذکر چھیڑا۔

مہراج جی بہت ہی جھلا کے کہا بڑے لوگ ہین آپکا ہے واسطے ہمارا خاکہ اڑاتا ہے اور ہمارے دل کو دکھاتا ہے۔ یہ بلڈی فول۔

قمرن۔ بزرزڑزے بزگ ڑزرزے ہزین گزرے۔

نواب۔ ہزرزاز رزے عزمہ زرزرے کزہ گزز بھزیج وزیزا

قمرن - ذری صاف صاف کہو نواب کیا ہوا کیا تھا
نواب صاحب نے ساری سرگذشت کہہ سنائی کہا ہوا
کیا تھا نازو کی طرف سے ہم لوگون نے ایک آدمی بھیجا تھا
کہ نازو نے بلایا ہی - رستیان تڑا کے بھاگے - مگر جورو کا
خوف - مسخرے سے پوچھا کوئی تدبیر ایسی بتاؤ کہ گھر کی
جورو بھی ناراض نہون اور نازو سے بھی ملین - اُسنے کہا
اندھیری رات ہی دروازے پر آواز دو دروازہ
کھولنے کے وقت مین اندر چلا جاؤنگا اور تیا جہان کا
دو وہان پڑ رہونگا - گھر مین سب یہی سمجھینگے کہ مہراج بلی
ہین - آپ نے منظور کر لیا -

قمرن - ای ہٹو بھی ایسا اُتو نہین ہی -

نواب - قمرن کے سر کی قسم - منظور کر لیا -

قمرن - ای تو پاگل ہی پھر - توبہ توبہ -

نواب - اور پاگل نہین تو اور ہی کیا -

قمرن - اِتنا سید ھاپن تو پاگل پنا ہی -

نواب - دوسرا ہوتا تو مار بیٹھتا کہ تو پاگل ہی -
اور یہ اُلٹے شکر گزار ہوے - اُسنے پوچھا آپکی
بیوی گوری ہین کہ کالی - کہا امین آباد کی سباقن
سے بالکل صورت ملتی ہی - ذرا فرق نہین ہی -
دونون جیسے بہنین بہنین - ایک رنگ ایک قد
ایک شکل - پوچھا عمر کیا ہی کہا مجھسے بہت چھوٹی ہی -

قمرن - اُئین - بھائی بہن ہین (قہقہہ لگا کر)

مہراج - ہم جاتے ہین - بس اب نہ بیٹھینگے -

قمرن - نہین نہین تمھین قسم ہی جو جاؤ - سنو -

نواب - بھائی بہن کی ایک سی ہی ہوتی -

قمرن نے کہا کہ پھر مسخرے کو اندر گھر کے بھیج دیا -
نواب صاحب نے کہا ہان سنتی جاؤ - دروازے پر
جاکے آواز دی - اُنکی آواز نہ مہری اور نہ انکی بیوی نے
پہچانی - دروازہ کھولا - اندھیری رات - مہراج بلی تو
چلے نازو کے ہان اور یہ مکان کے اندر داخل - اوپر
گئے اور مہراج بلی کی لڑکی آئی ہوئی تھی - اَبّا سمجھکر
وہ گلے ملی - اُنکے داماد نے بندگی عرض کی مگر دیکھا
تو کہا کون - بس کون کا لفظ سنتے اور مرد کی صورت
دیکھتے ہی یہ بھاگے - اُنکے داماد نے میان مسخرے
کو گرفتار کیا اور خوب ہی بودی مار دی -

قمرن نے کہا مار کھانے کا تو کام ہی کیا تھا وہ تو
مہراج بلی ہی ایسا اُتو تھا کہ ایسا ہونے دیا - دوسرا تو کھا ہی
جاتا کچا - اور سنو - کیا سچ ہی - ہمین یقین نہین آتا -
نواب صاحب نے کہا اور سنیے گا - تمھارے سر کی قسم
بھلا مین جھوٹ لکھاتا یہ کیا کہتی ہو - ایسا نہین ہوسکتا
برقنداز جمع ہو گئے تھے دروازے پر -

قمرن - مہراج بلی تمھاری صورت سے
نفرت ہو گئی -

مہراج - تو آخر ہمنے کیا کیا ہی -

آغا - نواب کا نا پھوسی کر رہے ہین کچھ جڑ دی ہو گی -

مہراج - ہان تو حضور قصور تو اپنے بہنوئی کا بتائین کہ وہ
کونسا قصور سرزد ہوا ہی -

قمرن - ای غضب خدا کا ایک مرد دے کو اپنے گھر
بھیج دیا کہ جاکے وہان سو رہے -

مہراج بلی (بہت ہی چراندھے ہوئے) خدا جانتا ہی
ہم اس صحبت مین اب نہ بیٹھینگے - بس جو نام بھی لین تو اسے
پاجی سمجھنا - کاہے واسطے تم لوگ جھک مارنے مانگتا ہی

نواب - کیون صاحب یہ قمرن سے بھی ایسے کلام -

مہراج - شما خر ملکہ از خر بدتر چرا چغلی من مخورد ندسے تم

این برائے چہ - کاہے واسطے -

آغا - یہ کاہے واسطے بہت بولتے ہین -

قمرن - ہان جب غصے مین ہوتے ہین مگر اللہ جانتا ہی انسے بڑھ کر گدھا کوئی نہوگا گدھون کو بھی انھون نے بات کر دیا یہ وہ گدھے ہین - اُلو کا پٹھا -

نواب - واللہ خوب ہوئی -

قمرن - ترزم ہزار زری عرق قزل کر دن لزنے گزی یرا ہری -

مہراج - آخر یہ کہان کی بولی ہی - یہ کون زبان ہی بھئی

مغلانی - اے حضور لکھنؤ مین رہ کے اور یہ حال ہی -

قمرن - کیا کابل مین گدھے نہین ہوتے -

مہراج - اب آپ بے طرز سخت کلامی کرتے ہین - جی ہان اب ہم بھی سخت کلامی کرینگے آپ سے کہدیا ہی -

قمرن - مجال ہی سخت کلامی کروگے -

نواب - سخت کلامی کروگے تو پٹوگے -

مہراج - دیکھا نہین کسی کو کیا دل لگی ہی -

ممن - اور یہ ہاتھ پاؤن تو آپ کے ننھے ننھے ہین آپ یہ اکڑتے کس برتے پر ہین -

نواب - یہ بھی اپنے وقت کے خوجی ہین - خواجہ من بدیعا -

ممن - فسانہ آزاد والے - وہ بھی عجیب شخص ہین -

نواب - یہ انکے بھی چچا ہین -

آغا - یہ انکو بھی نہین سوجھی کہ اپنے گھر مین اجنبی آدمی کو بھیج دین اور جو رو گھر مین موجود ہو -

نواب - ارے میان مہراج بی صاحب یہ حضور کو سوجھی کیا - ہائے ظالم -

قمرن - ڈوب مرجا کے بڑے شرم کی بات ہی -

رانڈ ہو گور کا منھ یا ارے ممن دیکھے
نوج غم سوت کا دنیا مین سہاگن دیکھے

لفافہ انشاء اللہ تعالی لفت ہذا در بلدۂ کلکتہ بمحلہ مٹیا برج متصل کوٹھی شاہی بری منزل رسیدہ ازانجا بہ انامل بندگان حضور پر نور فیض گنجور نواب نادر جہان بیگم صاحب شرف نذیرائی یابد

لفافے پر تو یہ عبارت درج تھی مگر کلکتہ شہر اسکے پڑھنے مین دقت واقع ہوئی - ڈاک خانے کے محرر اور منشی جھلانے لگے کہ ہم نہین جانتا یہ سالا گول مال کیا ہیگا - آخر کار مٹیا برج ہی کے ایک باشندۂ لکھنؤ نے لفافہ پڑھ کر پتا بتادیا کہ فلان مقام پر لیجاؤ اسکو ڈیوڑھی پر لفافہ دیا گیا مہری کو پہرے والے نے بلایا اور خط اندر بھیجا گیا بیگم صاحب نے مہری کو حکم دیا ذری جاکے فرخندہ خانم کو بلا لاؤ مہری جاکے فرخندہ خانم کو بلا لائی سرکار نے یاد کیا ہی - حکم - یہ آج آتے دنون کے بعد حضور نے یاد فرمایا کہا ایک خط آیا ہی - ذری اسکو پڑھ دو - فرخندہ خانم نے لفافہ پڑھ کر کھولا تو خط مین یہ لکھا تھا -

ای بی دوگانا جان تم تو مٹیا برج مین موجین لے رہی ہو مگر یہان کا حال بھی کچھ معلوم ہی کہ یہان کیا گل کھلا ہی ای بی بڑی ناوان ہو - نواب نے پیٹ سے پاؤن نکالے ہین بہت چل نکلے ہین - او بردا لون نے یہ بس بویا ہی ایک منہارن کی چھوکری پیش کردی - نواب سر لٹو ہوگئے اور اسکو گھر ڈال لیا اب سنتی ہون کہ نکاح کرنے والے ہین - جھوٹ بولے تو دیدے پٹم ہو جائین - یہ تمھارا پھوہڑ پنا ہی کہ تم وہان جاکے بیٹھ رہین - اپنے میان کا حال تو جانتی ہو پھر یہ کیا واہیات

حرکت کی یہین ہم تمھارے بھلے کے لیے کہتے ہین نہین
ہمین اسمین کیا غرض تھی بھلا - مگر تم سے دلی محبت ہو ہمسے
دیکھا نہین جاتا کہ نواب کے گھر مین تمھاری سوت بھی رہے
اور موئی چوڑی والی سنتی ہون کہ بڑی حسین عورت ہو اور
ابھی بالکل چھوکری ہو - اب تم اس خط کے دیکھتے ہی
سیدھی لکھنؤ آؤ جسمین ایسا نہو کہ کہین ٹھگ ڈال لین پھر کچھ
بنائے نہ بنیگی - اُس چھوکری کو تمنے دیکھا ہوگا - تمھارے ہی یہین
گھر اکثر آتی تھی قمرن اُسکا نام ہو نازو اُسکی بہن ہو نواب
اُسکی بڑی خاطر کرتے ہین اور کوٹھی مین اُتارا ہو اُسکو اور
کئی خواصین اور مغلانیان اور آتو اور مہریان اور نوکر
چاکر ہین بڑے ٹھاٹھ سے رہتی ہو - اور نواب کی تو اُسپر
جان ہی جاتی ہو - لٹو ہین لٹو - یار - دوست - رفیق -
مصاحب یہ سب اُسی کے گھر مین رہتے ہین - اور وہ موئی
منیہارن نا - کبھی کبھی ڈیوڑھی پر بھی آن کھڑی ہوتی ہو
اور کبھی بازار بھی نکل جاتی ہو -

تم اس خط کے دیکھتے ہی روانہ ہو بہن - یہ آنچ
بڑی بُری آنچ ہوتی ہو - تم تو جانتی ہو ماشاءاللہ
شعوردار ہو پڑھی لکھی ہو اور یہان کے نوابزادون
کا حال تو جانتی ہی ہو - گھر کی مرغی دال برابر جورو اچھی
کیسی ہی پاکیزہ طینت ہو دو کوڑی کی - ان نگوڑی
بیسواؤن مالزادیون پر لٹو رہتے ہین کیا جانے
کیسی طبیعتین ان لوگون نے پائی ہین - مگر تمکو یہ کیا
سوجھی کہ جاکے کلکتے مین بیٹھ رہین اور اگر گئی تھین
تو واپس آنا تھا تمنے وہان چھاؤنی چھائی یہان اَورون
نے میدان خالی پاکر یہ گل کھلایا -

نواب رونق جنگ بھی شریک صحبت ہین چھٹن صاحب
جو بڑے مہذب اور پارسا مشہور تھے وہ بھی جاتے ہین
غرض کہ کوئی سمجھانے والا نہین ہو سب بگاڑنے والے
اور لٹوانے والے ہین تم اگر ایسے مین آجاؤ تو خیریت ہو
ورنہ تمام عمر پچھتاؤ گی - اُس چھوکری نے انکو فریفتہ کر لیا ہو
اب یہ اُسکو حشر تک نہ چھوڑینگے - مگر یہان آؤ تو ہم کچھ
کارستانی کرین وہان سے کیا ہو سکتا ہو بھلا -

یاد رکھو بہن زمانہ بہت نازک جاتا ہو - کوئی کسی کا
نہین ہو اپنے اپنے دم کی سب خیر مناتے ہین دنیا
اسی کا نام ہو اب نواب محمد عسکری کی صحبت مین ہر قسم کے
لوگ بیٹھتے ہین یار دوست بھی عزیز بھی بھائی بند بھی ملازم بھی
مگر کوئی سمجھانے والا نہین ہو سب بگاڑنے والے -
ولمعن جان کو بندگی کہدینا - لاڈو اب اُنکے یہان
نوکر ہو یا نہین -

تمھاری پیاری بہن حشمت بہو از لکھنؤ -

بیگم - ارے اب مین کیا کرون - میرا یہان
آنا بس قیامت کا سامنا ہو گیا - بڑا غضب
ہوا دیکھیے اب کیا ہوگا -

ددا - حضور ابھی اس خط کا کچھ ٹھیک نہین ہو
شاید نواب صاحب ہی نے لکھوا کے بھیجا ہو -
جسمین جلد چلی جایئے -

بیگم - ددا جی اُنسے کچھ یہ بعید نہین ہو - اب ہمارے قدم
یہان کیسے جمتے - ہان مین سچ کہون -

ددا - حضور اس خط کا جواب بھیج کے دریافت
کر لیجیے - تا کون بڑی بات ہو -

بیگم - ہان سچ کہا دیکھین وہ کیا لکھتی ہین سچ جھوٹ
کا حال دریافت ہو جائیگا - اور ایک ٹھوارے کے اندر ہی جواب آجائیگا

ددا - جی اور کیا - ای لکن چھٹے ہی دن -

بیگم - نہ ہم یہان آتے نہ سوت نگوڑی کا ذکر سنتے -

دوا۔ ایسی بات نہین ہی کہ نواب صاحب آپکے
جانے پر بھی تو تاسّف نہ کرین۔
بیگم۔ یہ تو ہم کو بھی تسلی ہی دوا جی۔
دوا۔ مگر نواب صاحب تو ایسے تھے نہین پہلے
مہری۔ ای بس اب چپکی رہو اب اور زیادہ کیا ہوگا
اب کیا کہو لو۔ ایک مرتبہ۔ نہ کہونگی۔
بیگم۔ نہین۔ کہہ کہ۔ تجھے میرے سر کی قسم کہہ ڈال۔
دوا۔ ای ہان چوری کیا ہی انہین۔ سٹرن سی ہی۔
مہری۔ سرکار ایک دفعہ ڈیوڑھی مین پکڑ لیا اور
اسقدر پیار کیا کہ میرے گال سُرخ ہوگئے۔
بیگم۔ تو تم نے ہمسے کیون نہ کہدیا آن کے۔؟
دوا۔ سرکار۔ بھلا یہ کیا فرماتی ہین حضور۔!!!
بیگم۔ ارے آخر مجھسے تو بیان کردیتی آکے۔
دوا۔ حضور کیا آپ کو نواب صاحب سے لڑواتی
بیگم۔ اب مجھے بہت نہ اڑو مین خوب سمجھتی ہون۔
یہ اوپر کر خوش ہوئی ہوگی کہ نواب صاحب نے
پیار کیا۔
دوا۔ اب حضور جو سمجھین نوکر پھر نوکر ہی۔
بیگم۔ تو کیا نوکری کرکے موئی شرم وحیا
نہین رہتی۔
دوا۔ حضور امیرون اور رئیسون سے مہریان
اور خدمتی عورتین بھلا کچھ کہہ سکتی ہین۔ کیا مجال۔
بیگم۔ سارے تم سب ملی ہوئی ہو ملی بھگت ہی۔
دوا۔ ای لو اور سنو۔ ای مین بوڑھیا تو ہوگئی ہون
سرکار قبر مین پانوءن لٹکائے بیٹھی ہون۔
مہری۔ اور مین کیا کچھ جوان ہون۔ مین بھی تو بڑھیا
ہون سر ہلنے لگا۔

بیگم۔ تو بڑھیا ہی۔ مردار بوڑھیا بنی ہی۔
مہری۔ حضور تو پھر اب مانتی ہی نہین ہین کیا کرون
اور حضور میری خطا کیا ہی۔
بیگم۔ اب یہ باتین تو ہوا ہی کرینگی۔ مگر دل پر اب
ہمارا قابو نہ رہا۔ جن لوگون نے یہ بس بویا اللہ کرے
اُنپر بجلی گرے میرا صبر اُنپر پڑے موندی کا لٹوون پر
اچھا مہری جاکے ذری بشیر الدولہ بہادر کو تو بلا لاؤ۔
مہری چمک کر چلی تو بیگم صاحب نے کہا ارے جلد چلو ری
قدم اُٹھا۔ تو تو جون کی چال چلتی ہی۔ نواب بشیر الدولہ بہادر
تھوڑی دیر مین تشریف لائے۔
بیگم۔ (پردے سے) ذری یہ خط تو پڑھیے۔
بشیر الدولہ۔ (خط لیکر) لاحول ولا قوۃ بڑا رنج ہوا
افسوس بڑے شرم کی بات ہی۔
بیگم۔ این گل دیگر شگفت۔ اب بتائیے۔
بشیر الدولہ۔ شاید اُنکے دشمنون نے لکھ مارا ہوگا۔
بیگم۔ یہ میری بیماری میری جان کی بیری نکلی کلمُہون
نے ہوکس ہوس کے بیمار کردیا۔ نہ بیمار آتا نہ مین یہان
اتنے دن رہتی۔ ہائے مجھے یہ کیا معلوم تھا۔
بشیر الدولہ۔ آپ پریشان نہون اگر سچ ہی تو
ہم فوراً چڑھ دوڑینگے لکھنؤ۔ اُس چوٹری والی
کی ایسی تیسی۔ کھڑے کھڑے حرامزادی کو نکال دونگا
بیگم۔ ای تم سلامت رہو اب میرا دل شیر
ہوگیا۔ بس انہین ضرور ضرور دوا دوش کردین
لونڈی ہوجاؤن تمھاری خدا کا واسطہ کوشش
کرو۔
بشیر۔ مگر آپ نے بھی تو غضب کیا کہ ایسے
ہر دلعزیز میان کو چھوڑ کے یہان آ کے

رہین۔

بیگم۔ ای نواب ماندگی کو کوئی کیا کرے۔

بشیر الدولہ۔ کوئی سر کا تو ہیان نہین تھا حضور (دبے دانتون)

بیگم۔ ای ہٹو بھی کچھ سبزی پی کے آئے ہو یا کالا پانی لو اور سنو۔ مزاج تو اچھا ہے۔

بشیر الدولہ۔ اب اس پردے کی کیا ضرورت ہے۔

بیگم۔ نہین نہین تم ایسے نٹ کھٹ آدمیون سے ڈرنا چاہیے خدا بچائے۔

بشیر الدولہ۔ اب آپ کی کل تو ہمارے ہاتھ ہے۔

بیگم۔ کل کیسی۔ یہ تمکو آج ہوا کیا ہے۔

بشیر الدولہ۔ کل یہ کہ نواب محمد عسکری کو لکھ بھیجین کہ ہمنے سنا ہے کہ تمنے کوئی عورت گھر ڈال لی ہے بھائی جان اگر یہ خبر سچ ہے۔ تو اب ایک کام کیجیے کہ نباہیے ورنہ آپ کی بڑی بدنامی ہوگی۔

بیگم۔ اچھا جاؤ لکھدو۔ میری جوتی کی نوک سے۔

بشیر۔ ایک بوسے مین ہم راضی ہو جائینگے بس

بیگم۔ ائین۔ ا بڑے مزے مین آگئے۔

بشیر۔ اللہ جانتا ہے ذرا سی جھلک تمھارے گورے گورے مکھڑے کی دیکھ لی ہے۔ بس جی بیقرار ہے

بیگم۔ ای مُنہ بنوا جا کے مردوے چل ہٹ۔

بشیر۔ اللہ اللہ اب ہم ایسے گئے گذرے ہوے۔

بیگم۔ ای تم بھی اپنے تئین کچھ سمجھتے ہو کہ من ہم چیزے ہستم شان خدا۔ ذری مُنہ کو تو دیکھو۔

بشیر۔ دنیا بھر تو ہمپر عاشق ہے۔ آپ ہین کیا شئے۔ نہ تو حسن اور نہ جوانی۔

بیگم۔ (مسکرا کر) وہ ہم بالکل۔ بد قوارے سی بڑھیا کھٹیٹ سی۔ آپ سے کیا۔ آپ ہین کون۔

بشیر۔ حسن پرست آدمی ہین حسین عورت دیکھی گھورنے لگے بُرا ماننے کی کیا بات ہے اسمین۔

بیگم۔ خدا سے ڈرو۔ بڑے پارسا عصمت دار آدمی ہین آپ مگر ہر کسی پر دل آجاتا ہے۔

بشیر۔ یہ وہ دل نہین ہے جو ہر کسی پر آجائے۔

بیگم۔ اوئی۔ سچ کہنا بڑے پاکیزہ شرب ہین آپ۔ وہ تو صورت سے ظاہر ہے۔

بشیر۔ کیون کیا اسمین کچھ فرق بھی ہے۔

بیگم۔ ای بس بہت باتین نہ بناؤ ہمنے تو بلایا اس غرض سے تھا کہ ہمارے درد دکھ مین شریک ہوگے تم آکے ہمین پر ڈورے ڈالنے لگے۔

بشیر۔ یہ تو آپ خود اپنے منہ سے کہیے مین تو فقط صورت دیکھنے کا عاشق ہون۔

بیگم۔ اے تو صورت مین کیا رکھا ہے۔

بشیر۔ ذرا دکھا دو۔ وہ کچھ نہین رکھا سہی۔

بیگم۔ (پردہ ہٹا کر) اے لو صورت بھی دیکھ لو۔

بشیر۔ ہاے مار ڈالا ظالم۔

بیگم۔ اَئین! اب یہ نخرے کرنے لگے۔

بشیر۔ قتل کر ڈالا ظالم۔ اب ایک کام کرو ایک گیت ہے سیّان نے بوئی کاکڑی ہم بوئینگے بھوٹ۔ سیّان نے راکھی جاتنی ہم راکھین رجپوت۔

بیگم۔ ای واہ دونون اچھے ملے۔

بشیر۔ اب آپ انکا نام بھی نہ لیجیے ہم اور آپ ملکے رہین۔

انھون نے تمکو جلایا ہی - تم بھی بدلہ لو -
بیگم - (ہنسکر) یہ ! کیون نہین ! بڑے استاد ہو -
بشیر - عقل کے تو یہی معنی ہین - ؎

در پردہ تم جلاؤ جلاؤن نہ مین چہ خوش
سیر ابھی تمام داغ ہے گر تم حجاب ہو

بیگم - بس آپ اپنی صلاح اپنے پاس ہی رہنے دین -

بشیر الدولہ نے جو جوان اور حسین عورت کو مستعد بے تکلف پایا تو مٹھارنے لگے اور وہ ایک استاد اپنا مطلب نکالنے کے لیے وہ بھی گھل گھل کے باتین کرنے لگین اور اس طرح پر پیش آئین گویا بشیر الدولہ پر فریفتہ ہی ہوگئین - پوچھا آخر اسکا کیا بندوبست کرتے ہو - بشیر الدولہ نے کہا ہم نواب کے نام خط لکھتے ہین - دیکھو کیسا ذلیل کرتا ہون قلم دوات کاغذ منگوا کر خط لکھا -

مائی ڈیر نواب - کہیے وہ آپکی چوڑی والی تو اچھی ہی ای لعنت خدا پھٹے منھ - عاشق بھی ہوے تو چوڑی والی پر اب یہ باجی پنا چھوڑ دو ورنہ ذلیل ہوگے آپکی بیوی نے یہان وہ ادھم مچائی ہی کہ الامان کہتی ہین مین بعید اعلیٰ زہر کھاونگی کسی طرح مانتی ہی نہین ہین اب یہان انکو کون سمجھائے - بھئی خدا کے لیے لطور خود مجھکو لکھو تو کہ یہ ماجرا کیا ہی وہ چوڑی والی کون ہی جسپر حضور کا دل آگیا ہی سُنا آپ بالکل لٹو ہوگئے ہین یار ذرا سنبھلے ہوے دیکھو زمانہ بہت نازک ہی -

راقم بشیر الدولہ از مٹیا برج -

دیگر آنکہ دس سیر تمباکو دو سیر اس خط کے دیکھتے ہی روانہ کرنا تمباکو ہو چکا ہی - ارے یار تمنے خربوزے بھیجنے کا وعدہ کیا تھا - مگر اب تک آتے ہی ہین - کیا آدمی ہو واللہ - مگر ہان خوب یاد آیا - تمکو اس چوڑی والی سے فرصت کہان ملتی ہوگی - دن بھر اُسی کے پاس رہتے ہوگے -

بیگم - اچھا خط لکھا ہی - اگر تکلیف کرکے ہمارے ساتھ چلے چلو - لکھنؤ تک تو بڑا احسان ہو عمر بھر احسان مانون اور لونڈی ہو جاؤن -

بشیر - ایک بوسے پر فیصلہ ہوتا ہی - ؎

ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا
بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہی فیصلہ دل کا

بیگم - اچھا دیکھا جائیگا حلبہ بازی کاہے کی ہی -
بشیر - ای سلامت رہو جی خوش ہوگیا ہمارا -
بیگم - مگر بوسہ اُسی حالت مین ملیگا جب ہمارا کام نکلیگا - وہ موئی چوڑی والی نکلے گھر سے -
بشیر - مین بڑی تنگ دو دکرونگا اسمین -
بیگم - تمکو مانتے بھی ہین - مین کہتی ہون یہ دولھا بھائی کو کیا ہوا انھون نے بھی نہین سمجھایا -
بشیر - خود را نصیحت و دیگران را نصیحت -
بیگم - کیا وہ خود بھی ایسے ہی ہین
بشیر - انسے بدتر - مگر اب ذرا سُدھر گئے ہین -
بیگم - یہ نگوڑا من میری دونون آنکھون مین کھٹکتا ہی - اسکو اُڑوا دو کسی طرح سے -
بشیر - مین لکھنؤ جاکے سب کو سیدھا بناؤنگا - مگر اللہ جانتا ہی کیا صورت خدا نے آپ کو عطا کی ہی - چندے مہتاب اور چندے آفتاب -
بیگم - اب بہت بنائیے نہین -

بشیر۔ دل مین تو کہتی ہو گی اسوقت کہ کیا صورت ہی
نکھرون تو جدھر نکل جاؤن قتل عام کر دون مین مین
کچھ منھ پر کچھ مین تو اس گردن پر عاشق ہو گیا تو مصرع کہا ہی

مین تو اس گردن پہ عاشق ہو گیا

بیگم۔ ماشاء اللہ سے شاعر بھی ہین آپ۔ بہت
خوب کہا۔
بشیر۔ شاعر تو نہین ہون مگر آپ کی ادا اور آپکے
سراپا نے موزون طبع کر دیا۔
نواب بشیر الدولہ بہادر بیگم صاحب سے رخصت
ہوے اور گھر جاکر اپنی بہن سے کہا کیا آج نادر جہان بیگم
کو مرثیہ سننے نہ بلواؤ گی۔ انھون نے کہا (کیون
نہ بلوائینگے) اور مہری کو حکم دیا کہ نادر جہان بیگم سے
کہو کہ بیگم صاحب نے بلایا ہی۔ یہ فوراً فنس پر سوار
ہوئین دو سپاہی اور ایک مہری فنس کے ہمراہ۔
فنس پہونچی تو مہریون نے اٹھا کر اندر پہونچائی
اب اُنسے اور بشیر الدولہ کی بہن سے باتین ہونے لگین
بیگم۔ بہن تمنے کچھ اور بھی سُنا ہی۔
بہن۔ سُنا سنا۔ سنا کوئی چوڑی والی گھر ڈال لی ہی
بیگم۔ خط تو اسی مضمون کا آیا ہی۔
بہن۔ کیا تعجب ہی۔ ان لوگون کا اعتبار کیا۔
بیگم۔ اب ہمکو کیا صلاح دیتی ہو۔
بہن۔ چوکو نہ بہن۔ بس یہی توقع ہی۔ چڑھ دوڑو فوراً
روانہ ہو جاؤ ایسا نہو کہ وہ موئی منہارن جم جائے
تو پھر کچھ بنائے نہ بنیگی۔
بیگم۔ اگر تمہارے بھائی بھی چلتے تو بڑا مطلب نکلتا۔
بہن۔ لیجاؤ یہان کیا بنا رہے ہین۔
بیگم۔ ذرا تم بھی سفارش کر دو۔
بہن۔ انکو مین سفارش کی کیا ضرورت ہی انھون نے
تو مجھسے اسوقت کہا کہ نواب نادر جہان بیگم کو
نہ بلاؤ گی۔
راوی۔ بیگم صاحب سمجھ گئین کہ بشیر الدولہ بے طور
ریجھے ہین جبھی بلوایا۔ چونکہ بشیر الدولہ کا کہنا محمد عسکری
بہت مانتے تھے لہذا یہ چاہتی تھین کہ بشیر الدولہ کو
ساتھ لکھنؤ لیجائین۔ بیگم صاحب کی چچا زاد بہن انکو
بیاہی تھین۔ انھون نے بڑی خوشامد درآمد کی
کہ بشیر الدولہ بھی ساتھ جائین۔ اپنی چچا زاد بہن
عسکری بیگم کی بھی خوشامد کی۔ الغرض بشیر الدولہ بلوائے
گئے اور انکی بہن نے سفارش کی۔ اور بشیر الدولہ
راضی ہو گئے۔ اور تھوڑی دیر کے بعد مرثیہ شروع
ہوا اور کوئی ڈیڑھ گھنٹے مین ختم ہوا۔ اور بڑی رقت
ہوئی۔ دو گھنٹے کے بعد نواب بشیر الدولہ بہادر
تشریف لائے۔ انکو چین کہان۔ وہان انھون نے
آکے کہا ہماری رائے یہ ہی کہ نواب رونق جنگ کا خط
آلینے دو۔ اتنے مین رونق جنگ کا خط آگیا۔ مہری
باہر سے چار خط لائی اور ایک اخبار۔ کہا لو خط آگیا
جلدی سے کھولا۔
خط۔ جناب برادر صاحب سلامت۔ مدت کے بعد آپکا
خط آیا۔ خیر صلاح دریافت ہوئی طبیعت خوش ہو گئی
آپ کے دیکھنے کو بہت دل چاہتا ہی۔

اشتیاقیکہ بدیدار تو دارد دل من	دل من داند و من دانم و داند دل من

آپنے نواب محمد عسکری کا حال دریافت فرمایا ہی محض
غلط کسی نے لکھ مارا آپ اطمینان رکھیے۔ چوڑی والی کی
نسبت جو لکھا گیا ہی وہ سراسر غلط ہی۔ جس نے لکھا وہ
ضرور سزا پائے گا۔ خدا کے گھر سے سزا پائیگا۔

خدا کے غضب سے ذرا دل مین کانپ
چغلخور کے منھ کو ڈستے ہین سانپ

خدا جانے یہ کن صاحب کی عنایت تھی۔ چھٹن صاحب اور پیارے صاحب بندگی عرض کرتے ہین۔

آپ کا نیاز مند نواب رونق جنگ بہادر

بشیر۔ غلط خبر ہی جی۔ کسی دل لگی باز نے فقرہ کیا ہی یہ بڑا ابکیہ حسب آدمی ہی۔

بیگم۔ دولھا بھائی جھوٹ کبھی نہ بولتے۔

بہن۔ ای بہن اور اسقدر جھوٹ۔

بیگم۔ چلو اب ذری ڈھارس ہوئی۔ یا اللہ توبہ۔

بہن۔ اللہ نے اپنا بڑا فضل کیا۔ ایک وہی اس علت سے بچے ہوئے تھے اور تو سب کے دو دو چار چار بلائین لگی ہوئی ہین۔ خدا جانے یہ موئی چڑیلین کہان سے ملجاتی ہین۔

بشیر الدولہ نے کہا لو مرزا صاحب کا بھی خط آگیا انکو بھی مین نے لکھا تھا۔ دیکھون یہ کیا لکھتے ہین۔

پیر و مرشد دام اقبالہٗ۔ بعد عرض میرساند۔ پروانہ حضور شرف ورود لایا۔ حضور نے جو امر دریافت فرمایا ہی وہ بالکل صحیح ہی۔ قمرن نامے چوڑی والی دقتالۂ عالم اور بہت کم سن ہی۔ نواب صاحب کے گھر پڑ گئی ہی۔ ابھی نکاح نہین ہوا ہی۔ مگر نواب اُسپر شیدا ہین۔ نواب رونق جنگ بہادر کی سرکار مین چوڑیان لیکر آتی جاتی تھی وہین ایک تقریب مین نواب صاحب اس زاہد فریب پر نظر پڑ گئی بس دل ہاتھ سے جاتا رہا عاشق ہو گئے۔ ع

دل گیا ہاتھ سے لوگون نے کہا دل آیا

آج کل نواب رونق جنگ اور چھٹن صاحب ومرزا جی وغیرہ سے خوب پینگ بڑھے ہوے ہین۔ سب وارفتہ مزاج ہین۔ آراستگی اور اصلاح کسی کے مزاج مین نہین ہی۔ سب اپنے اپنے رنگ مین مست ہین۔

آپ کا خادم مرزا عبد الستار

بشیر۔ ائین۔ یہ تو کچھ اور ہی گا رہے ہین۔

بیگم۔ یہ ہی کون۔ کیون بشیر الدولہ۔

بشیر۔ یہ ہماری سرکار مین تین پشت سے نوکر ہین اور بڑے معزز اور معتبر آدمی ہین۔

بہن۔ ای وہ مرزا تو نہین ہین جنھون نے تمبا کو بھیجا تھا کیون وہی نا۔ وہ تو بہت سچے ہین۔

بشیر۔ وہی ہین۔ بڑے بوڑھے اور معتبر آدمی ہین۔

عسکری بیگم۔ اب کسکو سچا جانین۔

بشیر۔ مرزا صاحب تو لکھتے ہین کہ نواب رونق جنگ بہادر سے خوب پینگ بڑھے ہوے ہین۔ رونق جنگ سے تو ساٹھ گانٹھ ہی نا۔ بس۔

بیگم۔ چور کا ساتھی گٹھ کٹا۔

بشیر۔ چلو بہن پھر آج تیاری کر دو۔

بیگم۔ ہان اب قدم نہین جمتا دل گھبرا رہا ہے۔

بہن۔ اللہ کرے اس موئی قمرن کو ہیضہ ہوا ہو۔

بیگم۔ اللہ کرے ڈنگو بخار آئے۔ اخاہ مین سمجھ گئی۔ اُنوہ۔ باجی جان کے یہان جب بھیّا کی موچھون کا کونڈا تھا تو قمرن آئی تھی چوڑی والی ہی۔

بہن۔ کیا کچھ خوبصورت ہی۔

بیگم۔ کہان گرے جا کے منہارن کو گھر ڈالا اوہ واہ واہ اہی واہ پھٹے سے منھ۔

راوی — سدہ پوچھتی کیا ہین — اور یہ جواب کیا دیتی ہین
وہ پوچھتی ہین کیا کچھ خوبصورت ہی — یہ کچھ اور ہی جواب
دیتی ہین — سوت کے حسن کی کیا تعریف کرین —

نادر جہان بیگم رخصت ہوئین کہ جاکے سامان سفر کرین
کیونکہ شب ہی کو جانا تھا اور بشیر الدولہ دل مین محظوظ کہ
مارلیا ہی پالا — نہایت ہی خوش تھے اور ہر دم دست بدعا
کہ یا خدا جلد کام ہو —

بشیر — (خواص سے) رحیم بیگ لکھنؤ کی ریل کے بجے
روانہ ہوتی ہی ہمکو ٹھیک وقت معلوم ہی —

خواص — ای خداوند یہی بس بارہ پر ایک بجے
جاتی ہوگی مجھے ذرا دھوکا ہی حضور —

بشیر — نہین نہین کوئی سات بجے

خواص — سات ہی بجے جاتی ہوگی مجھے کچھ صاف
حال نہین معلوم خداوند —

بشیر — ذرا دریافت تو کرو — کسی سے جاکے ٹھیک
وقت دریافت کرکے آنا —

خواص — حضور خان صاحب کہتے ہین نو بجے شب کو
جاتی ہی مگر حضور سویرے سے چلنا چاہیے —

بشیر — تو یہان سے کوئی آٹھ بجے چلنا چاہیے —

اب سنیے کہ بشیر الدولہ نے ایک خط مرزا صاحب
کے نام لکھکر بھیج دیا —

مرزا صاحب آپ کی عرضی آئی جس روز آپ کی
عرضی آئی اسی روز اتفاق سے رونق جنگ کا خط بھی
آیا وہ فرماتے ہین کہ محض جھوٹ اور لغو ہی — اور ادھر
آپ کا خط پڑھا تو آپ صحیح بتاتے ہین یقین ہوگیا کہ
رونق جنگ نے چکمہ دیا تھا — لہذا آج شب کی گاڑی پر
ہم مع نواب نادر جہان بیگم کے روانہ ہونگے — آپ
کوٹھی اور مجلس اصاف کروا رکھیے اور سج دہجیے اور
نئی خس کی دس بارہ ٹٹیان بنوا رکھیے اور سقے اور
پنکھا قلی کو نوکر رکھ لیجیے کم سے کم چار پنکھے والے
ہون ریل پر کرایے کی دو فٹین اور چار پالکی گاڑیان
ضرور بھیجیے اور آپ خود بھی آئیے مگر خدا کے لیے
ایسا نہ کرنا کہ نواب یا رونق جنگ یا اُنکے کسی جلیس و
انیس کو خبر ہو —

بشیر الدولہ بشیر

خدمتگارون نے ضروری ضروری اسباب باندھا
اور اپنے یار دوستون سے مل آئے —

خواص — حضور کب تک لکھنؤ مین قیام رہیگا

بشیر — یہی کوئی مہینہ بھر — بس اور کیا —

خواص — حضور چودہ برس سے لکھنؤ نہین دیکھا
ترس گئے — اب حضور کی بدولت دیکھ لینگے —

بشیر — اچھا تم بھی ساتھ چلے چلو —

خواص — (آداب بجا لاکر) حق تعالی دلی مرادین
پوری کرے حضور کو ہم غریبون کا خیال تو ہی —

خان صاحب — حضور وہ مرثیہ آج اچھا پڑھا تھا
اور بڑے بین تھے — آج خوب رقت ہوئی — مگر پڑھے
بھی وہ خوب ہی دل لگا کے ذرا آخر مین آواز پڑ گئی تھی —

لکھے یہ خوان سکینہ نے جو کھولا جلدی
خون مین ڈوبا نظر آیا سر سبط نبی
ہائے بابا کہا اور خوان پہ اک بار گری
منہ کبھی چومتی تھی سوکھے ہوئے ہونٹھ کبھی
شہ کی پیشانی سے پیشانی لگائی اُسنے
ہائے بابا کہا اور جان گنوائی اُسنے

بشیر — بڑا پُرانا مرثیہ ہی —

خان صاحب۔ حضور منشی دلگیر کا مرثیہ ہی۔

بشیر۔ مرثیہ گوئی کے تو بادشاہ دبیر اور انیس گذر گئے بس انپر خاتمہ ہوگیا۔ ہان میر انیس کے بعد انکے بیٹے میر نفیس نے فن مرثیہ گوئی کو زندہ کر دیا۔

خان صاحب۔ ای سبحان اللہ حضور کیا کہنا ہی۔ واللہ خدائے سخن کہنا چاہیے اب دوسرا ہی کون۔

شام کو نواب نادر جہان بیگم نے ایک آدمی بشیر الدولہ کے یہان بھیجا کہ جاکے دریافت کرو نواب صاحب تیار ہین یا نہین۔ نواب صاحب نے کہلا بھیجا کہ بندہ تو تیار ہی مگر ایک بات ضروری اسوقت یاد آئی ہی وہ سُن لیجیے اُنھون نے بلوا بھیجا نواب بشیر الدولہ نے کہا۔ بیگم صاحب ایک عرض خاص ہی وہ کیا وہ یہ کہ اگر مین حضور کے ساتھ چلا تو مبادا محمد عسکری کو دل مین کوئی شک پیدا ہو۔ اُنھون نے تنک کر جواب دیا ای ہٹو بھی اُنکے فرشتے خان کو تو خبر ہوگی نہین تم وہان چلکے یہ کیون کہو کہ ہمارے ساتھ آئے ہو۔ تم الگ چلو ہم الگ چلین۔ بس چھٹی ہوئی۔ اب تو کوئی خوف نہین ہی۔

نواب محمد عسکری کا دربار

نواب قمر رکاب پیچوان پی رہے ہین اور مصاحبین و رفقا کی صحبت گرم ہی کہ اتنے مین منشی مہراج بلی صاحب تشریف لائے ارے یارو کچھ اور بھی سُنا بھئی واللہ ہی۔ اہاہاہا کچھ پوچھیئے نہ واہ واہ واہ۔ اب کسی کی سمجھ مین نہین آتا کہ کیا ہے کی تعریف کر رہے ہین اور انکی یہ کیفیت ہی کہ تعریفون کے پل باندھ دیے اہاہاہا۔ واہ وا کھٹ ارے توبہ واللہ وہ ٹھاٹھ کے کی آواز آئی تھی کہ الامان۔ توبہ ہی بھلی حاضرین جلسہ متحیر کہ یہ بک کیا رہا ہی۔ آخر کار محمد عسکری نے کہا میان یہ کیا بک رہے ہو فرمایا۔ صمبران مین نازو کے فراق مین کل پھکل تھا

نواب۔ ای سبحان اللہ۔ کل بے کل تھا کیا خوب۔

آغا۔ واہی واہ بھئی واہی وا۔ کیا اُپج کی لی ہی

ممن۔ حضور بڑے بذلہ سنج اور لطیفہ گو ہین۔

مہراج۔ (بہت اکڑ کر) بھئی مین کہین پر نہین چوکتا واللہ کہین نہین چوکتا۔ کل کا ذکر سنیے۔ ہماری جورو صاحب نے ہمپر ایک پھبتی کہی کہنے لگین اب تم کانکھ کے اٹھتے ہو بوڑھے ہو گئے۔ واللہ مین نے بھی برجستہ جوابدیا کہ تم بھی تو اب ہماری امان جان کی ساتھی ہو گئین۔ تم بھی تو بچہ کش ہو اور ہمارے محلے مین ایک کٹنا رہتی ہی برفی اُسکا نام ہی اور وہ اب بڑھیا ہو گئی ہی مگر کوئی پچاس پلے جن چکی ہی مین نے کہا تم بھی اب دوسری برفی ہو گئی

نواب۔ (قہقہہ لگاکر) بھئی کیا کہی ہی واللہ۔

ممن۔ حضور اب اس سے بڑھ کے اور کیا کوئی کہیگا۔

مہراج۔ بھائی واللہ ہی میری بیوی کی یہ کیفیت تھی کہ جھینپ گئین۔ اور لطیفہ سنیئے اُنکا نام امرتا ہی۔ امرتی اور امرتا کے لیے برفی کتنا موزون لفظ تھا۔

نواب۔ (قہقہہ لگاکر) مار ڈالا ظالم۔ اُفوہ۔

ممن۔ حضور آداب عرض ہی۔ (ہنستے ہوے) بُرا حال ہی مارے ہنسی کے۔ امرتا اور برفی کی کیا کہی ہی۔

اختر۔ حضور بی امرتا کی روایت نے منشی مہراج بلی کو نقل محفل بنادیا۔ واللہ۔ ہنسکر۔

نواب۔ کیا خوب امرتا کے لیے نقل محفل سبحان اللہ

اختر۔ حضور مگر کسقدر صاف گو ہین منشی مہراج بلی صاحب۔

آغا۔ ہان بھی آمین تو شک نہین صاف گو ضرور ہین

اختر۔ مگر کیا پھبتی کہی ہے واللہ برفی اور امرتا۔
آغا۔ بھئی نواب تمہاری صحبت میں اسقدر صاف گو
کوئی نہیں ہے واللہ راست باز آدمی ہے۔ جھوٹ سے
سروکار ہی نہیں۔ ایسے لوگ پیسہ کہاں آتے ہیں۔
مہراج۔ بھئی سن تو لو۔ انھوں نے کیا جواب دیا
ہمنے جو کہا کہ تم نواب دوسری برفی ہو تو وہ ہنسکے کہتی
ہیں۔ تو تم بھی نواب شیرا ہو گئے ہو۔
ممن۔ شیرا کسی کتے کا نام ہے کیوں حضور۔
مہراج۔ ہاں ہاں شیرا اندھے کتے کا نام ہے۔ اور کمر
بھی ٹوٹی ہوئی ہے اور بوڑھا ہو گیا ہے۔
نواب۔ (لوٹ گئے) بھئی ہنسی کے مارے برا
حال ہے۔ اُفوہ مار ڈالا ظالم۔
اختر۔ بھئی بڑی لطیفہ گو معلوم ہوتی ہیں۔
ممن۔ خداوند اللہ جانتا ہے مارے ہنسی کے برا
حال ہے۔
آغا۔ انھوں نے برفی کتیا کی اُنپر پھبتی کہی تو انھوں
نے بھی انکو شیرا بنایا۔ جی کیا دل لگی ہے کچھ۔
اختر۔ کیا سوجھی ہے واللہ۔ خوب ہی کہی۔
مہراج۔ بھئی وہ برجستہ کہتی ہے۔ یہ جو آغا میر کی سرا
میں بھٹیاری نہیں رہتی ہے۔ نام ــــ لاحول ولاقوۃ
یار بھلا ہی سا نام ہے۔
ممن۔ بہت سی رہتی ہیں اب کسکا نام لیں۔
اختر۔ کلمن۔ اللہ رکھی۔ چندو۔ منی۔
نواب۔ امامن۔ کسی کا پتا تو بتاؤ۔
مہراج۔ چندو چندو۔ بڑی حاضر جواب
ہے کہیں پر چوکتی ہی نہیں واللہ کہیں پر نہیں
چوکتی۔ ایک دن ہمارے گھر کے لوگوں سے

بھڑوا دو۔
نواب۔ کیا یہ جیت جائینگی۔ ای لاحول۔ ہونہہ۔
مہراج۔ آپ واہی ہیں آپ الیسعن کو وہ
راستہ بتائیں۔
اس فقرے پر کل حاضرین جلسہ لوٹ گئے بھئی
بس اب از برائے خدا کوئی اور تذکرہ چھیڑو۔ لٹا دیا
قسم خدا کی لٹا دیا۔ میرا اس وقت برا حال ہے۔ کہنے لگے
چندو بھٹیاری کی کیا اصل حقیقت ہے۔ واہ۔ آپ بھی
کوئی چیز ہیں۔
اختر۔ حضور ایک روز ساقن سے مقابلہ کیا تھا۔
نواب۔ اجی وہ مہترانی سے بھی مقابلہ کرینگی۔
ممن۔ حضور بڑی حاضر جواب ہیں بھلا ہم سے
تو زبان لڑائیں۔ جب جانیں ہم۔
مہراج۔ (بڑی سہولت کے ساتھ) مردوں سے نہیں
راوی۔ خدا غارت کرے لاحول ولاقوۃ۔ وہ کہتا ہے
ہمسے تو زبان لڑائیں بھلا۔ اور یہ اسکے جواب میں فرماتے
ہیں کہ مردوں سے نہیں۔ واہ واہ وا۔
نواب۔ واللہ بڑے حاضر جواب آدمی ہو۔
مہراج۔ بھائی بندہ چوکتا نہیں کہیں واللہ نہیں چوکتا
کہوں اور ہزاروں میں کہوں سچ۔ جی والد بزرگوار سے
بھی نہیں چوکتا تھا۔ ایک مرتبہ باپ صاحب نے کہا۔
ممن۔ باپ صاحب بھی کیا خوب۔ ماشاء اللہ۔
نواب۔ ارے ٹوکو نہ یار۔ بھئی کہنے تو دو۔
مہراج۔ باپ صاحب ایک ہی حرام زادے۔
نواب۔ (لوٹ گئے) بھئی اب ہنسی ضبط نہیں ہو سکتی
لاحول ولاقوۃ باپ صاحب کی کیا کہی ادا اسپر
طرہ یہ کہ حرام زادے۔

مہراج - اب ہم نہ کہینگے واللہ نہ کہینگے۔
نواب - (ہاتھ جوڑکر) بھائی خدا کے لیے کہو۔
مہراج - باپ صاحب فرمانے لگے ابے تو بڑا گدھا ہی - برجستہ جواب دیا کہ حضور تو کانٹون مین گھسٹتے ہین بڑے تو حضور ہین بندہ تو خرد ہی۔
نواب - (ہنسکر) بھبتی واللہ کیا کہی ہے - مانتا ہون۔
ممن - حضور خوب سوجھی بڑے تو آپ ہین۔
اختر - وہ بڑے گدھے یہ چھوٹے گدھے - واہ۔
نواب - بھبتی کے معنی ہی یہ ہین کہ باپ نہین دادا پردادا ہو تو نہ چوکے - جناب منشی مہراج بلی صاحب بھی اپنے وقت کے مُلّا دو پیازہ ہین۔
مہراج - بھئی مُلّا دو پیازہ کو اسقدر سوجھ بوجھ نہ تھی۔
ممن - کیا شک ہی اسمین ذرا شک نہین حضور۔
اختر - بیشک۔
مہراج - ہمارے گھر کے لوگون کو ہمسے بڑی محبت ہی جاب ع

	از من محبت میکند زد جاسے من	

اختر - اچھا مصرع پڑھا ہی۔
ممن - فارسی کا تو خاتمہ ہی - واہ حضور منشی مہراج بلی صاحب بہادر - خوش گفتۂ برادر من۔
مہراج - از من فارسی بگوئید - من انچہ شرط بلاغ ست با تو میگویم تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال۔
اختر - کیا طبیعت پائی ہی واللہ خدا کی دین ہی۔
مہراج - ہمارے گھر کے لوگون کو ہمسے بڑی محبت ہی۔
نواب - یا وحشت - اسکا اس وقت کیا ذکر تھا۔
ممن - حضور وہ لطیفہ واللہ کبھی نہ بھولے گا - کہنے لگے ایمم کیا چنڈو تک تو پیتے نہین ہین - اہی سبحان اللہ
اختر - اہی لعنت خدا - واہ واہ واہ۔
داروغہ - پھر کیا کوئی بڑی بات کہی انھون نے۔
اختر - جیسے کسی سے کوئی پوچھے کہ آپ شراب پیتے ہین اور وہ گم سکے جواب مین کہے کہ شراب کیا معنی ولایتی پانی تک تو پیتا نہین ہون - اور عمر کیا خوب بتائی ہی کہ بیوی مجھسے چھوٹی ہین - مگر (ہنسکر) واللہ گھر مین بھیجد نیا یہ سب پر فوق لیگیا خدا کی قسم - لاحول ولا قوۃ۔
نواب - واللہ عمر بھر نہ بھولیگا - یہ سب پر طرہ ہی ایک نئی بات ہوئی نا۔
اختر - مگر حضور چڈا گلخیرو کا پٹنا ستم ہوگیا۔
ممن - بھئی ہان ہمکو بھی بڑا رنج ہوا - دوسرے دن یہ حال سب کو معلوم ہوا تو بڑی دل لگی ہوئی۔
اختر - یہ واقعہ تو تواریخ مین لکھنے کے قابل ہی۔
داروغہ - چڈا گلخیرد کی ہڈیان یاد کرتی ہونگی - وہ بودی مار پڑی کہ توبہ ہی بھلی۔
ممن - تو اسنے بھی تو غضب کیا کہ منشی مہراج بلی اب کیا کہون گلے سے لگا لیا۔
مہراج - (بہت بگڑکر) اب ہم یہان نہ بیٹھیگا کاہے واسطے یہ سور لوگ ہمکو چھیڑنے مانگتا ہی - یہ شالا لوگ کاہے واسطے ہمکو ٹوک (دق) کرنے مانگتا ہی - یہ ملیدہ پی فعل کاہے واسطے ہمکو چھیڑنے مانگتا ہی تم لوگ - سور لوگ - برائے چہ من را ادن - ادن - برائے چہ - من نخواہم گفت۔

	بیگم صاحب کی روانگی	

نواب نادرجہان بیگم اور بشیر الدولہ اس قطع سے

کلکتے سے چلے کہ ایک پالکی گاڑی پر بیگم صاحب اور ایک مصاحب اور مہری سوار ہوئین اور دوسری پالکی گاڑی پر بی مغلانی اور دو مہریان اور دو خواصین اور تیسری پالکی گاڑی پر دداجی اور دو خواصین اور ایک بہرے والی چوتھی پالکی پر دو خدمتگار اور ایک روتنا اور ایک چپراسی۔ نواب بشیر الدولہ بہادر کے ہمراہ دو خاصہ برز تھے۔ دو خواص دو چپراسی اور ایک داروغہ۔

تین پہلے درجون کا پہلے ہی سے بندوبست کر لیا تھا۔ ایک درجے مین بیگم صاحب اور ایک خواص اور دداجی اور ایک مہری۔ باقی درجون مین اور سب بیٹھین۔ مگر یہ تینون درجے پاس پاس تھے اور ان دونون درجون مین ایک ایک چپراسی بیٹھا تھا۔ نواب صاحب اور انکے داروغہ ایک درجے مین تھے۔ اور ایک خواص ساتھ تھا باقی سب تیسرے درجے مین۔

ریل گھر پر نواب صاحب نے بیگم صاحب سے کہا اب ہم اور آپ اگر ایک ہی درجے مین بیٹھین تو بڑا لطف ہو اسمین ملکہ تدبیرین سوچین کہ اب کیا کارروائی کرنا چاہیے بیگم صاحب نے کچھ جواب نہ دیا مگر اتنا کہا ہم پر بڑا احسان کرو اگر اس موئی چھپتیر کو گھر سے نکلوا دو۔ چوڑی والی پر عاشق ہوے ہین (پیشانی پر ہاتھ ٹیک کر) کیا خوبی قسمت ہی۔ یہ جبھی۔ خیر۔ نہ ہم یہان آتے اور نہ یہ گل کھلتا۔ اچھا پھر اب تو جو ہوا سو ہوا اب فقط تمھارا ہی سہارا ہی تم مدد دو تو لونڈی ہو جاؤن۔ نواب بشیر الدولہ نے کہا اچھا۔

خیر اسباب وسباب تلوا کر سوار ہوے پہلے اسٹیشن پر نواب بشیر الدولہ بہادر اتر کر بیگم صاحب کی گاڑی کے پاس آئے خیر صلاح کسی شی کی ضرورت تو نہین ہی برف ساتھ ہی کہا۔ ہان ہان۔ کیا چاہیے تمھین؟ برف کا پانی پیو گے۔ فرمایا جی نہین۔ دس سیر برف مین خود اپنے ساتھ لایا ہون بیگم صاحب نے خواص سے کہا خاصدان لاؤ خاصدان سے دو گلوریان نکال کر اپنے ہاتھ سے نواب بشیر الدولہ کو دین پوچھا تمباکو کھاتے ہو۔ کہا خوب۔ یہ سوال آپ روز کرتی ہین اور مین آپ کے تمباکو پر عاشق ہون۔ یہ خوشبو کسی اور تمباکو مین کہان۔

بشیر۔ اب ریل کا وقت آگیا۔ بندہ رخصت ہوتا ہے۔

بیگم۔ خدا حافظ۔ ہم بڑے آرام سے ہین نواب۔

بشیر۔ مین دوسری تیسری چوکی پر ضرور ملا کرونگا

بیگم۔ اب جاؤ۔ کہین ریل نہ چل کھڑی ہو۔

بشیر۔ دو گلوریان اور دے دیجیے تو مہربانی ہی۔

بیگم۔ خاصدان لاؤ۔ (خواص سے) لیجیے گلوریان۔

بشیر۔ واللہ کس مزے کی گلوریان بنی ہین۔

نواب بشیر الدولہ بہادر اپنے درجے مین گئے ہی تھے کہ ریل چلی۔ داروغہ نے کہا خداوند میری اسوقت بُری حالت تھی۔ مین دل مین سوچتا تھا کہ یا الٰہی یہ ہمارے حضور چل کہان دیے۔ مین سمجھا کہ شاید زنانی گاڑیون مین سے کسی گاڑی پر بیٹھ گئے ہون (مسکرا کر) بارے حضور تشریف لائے۔ نواب صاحب مسکرانے سے مطلب سمجھ گئے کہا بڑے بدمعاش ہو۔ اب ہم کیا اتنا بھی نہین سمجھتے کوئی پاگل مقرر کیا ہی آپ نے۔

اب وہان کی کیفیت سنیے کہ ایک خواص نے بیگم صاحب سے کہا حضور نواب بشیر الدولہ کا بھی کیا اچھا مزاج ہی کہ مین کیا عرض کرون۔ ایسے رئیس (رئیس) پیدا کہان ہوتے ہین بات کی بات مین ہزارون خرچ کر ڈالے اور اُف تک نہ کی

بڑے رئیس ہین ایسے ویسے نہین ہین اور حضور شکل صورت بھی اچھی ہی ہزار دو سو مین ایک۔

بیگم صاحب کہ بڑی طبیعت دار تھین اسکی تقریر سے سمجھ گئین کہ یہ لٹنا پا کرتی ہی۔ کچھ جواب نہ دیا مگر خواص سے کھٹک گئین اور دل ہی دل مین سوچنے لگین کہ یہ تو کیا ہی اگر اسکے سے ہزار آئین تو بھی ہم اپنی عصمت و آبرو کے خلاف نکرینگے۔ اس وقت ہم پر مصیبت پڑی ہی اس سے ہم بشیر الدولہ کی یہ باتین بھی سنتے ہین نہین تو بہین تو کھڑے کھڑے ذلیل کروا دیتی سکر مصلحت کے خلاف ہی

چوتھے اسٹیشن پر پھر نواب صاحب تشریف لائے خیر صلاح آفت جب گاڑی رک جاتی ہی تو بڑا اطمینان ہوتا ہی بیگم صاحب نے فرمایا۔ جی ہان امس تو ضرور ہی مگر یہان پنکھا چل رہی ہی برابر۔ یہ بچارے تیسرے درجے والے کس مصیبت مین ہونگے نواب صاحب نے کہا انکو کیا مصیبت ہی وہ تو اس بات کے عادی ہین مصیبت تو ہملوگون کو ہی جو خسخانہ و برف آب کے عادی ہین اور جنھون نے ناز و نعم مین پرورش پائی ہی۔

بیگم۔ اور تم گھڑی گھڑی آتے ہو کہین ریل نہ نکل جائے تو پھر معلوم ہو۔ لے اب جاؤ۔

بشیر۔ جی نہین ریل کہان جا سکتی ہی۔ کیا مجال۔

بیگم۔ ای مجال کے بھروسے بھی نہ رہنا کہین اگر ریل چلی تو پھر کچھ بنائے نہ بنیگی۔

بشیر۔ (گھڑی دیکھکر) ابھی تین منٹ کی کسر ہی۔ اور اگر کہیے تو یہین بیٹھون دو گھڑی دل بہلتا ہی آپ سے۔

بیگم۔ بسم اللہ مگر بدنامی کا ڈر ہی۔

خواص۔ ای نہین سرکار بدنامی کاہے کی ہی۔

بشیر۔ ہمارے نزدیک تو بدنامی نہین ہی کچھ۔

بیگم۔ ای تو ضرورت ہی کیا ہی اسکی۔

بشیر۔ وہان جی نہین بہلتا باتین کس سے کرین۔

بیگم۔ (ہنسکر) اچھا تو اس خواص کو لیجاؤ۔

خواص۔ اوئی واہ سرکار لونڈی ایسی نوکری سے درگذری جسمین آبرو جائے۔

بشیر۔ ے چلو بی چاندنی۔ بس اب ہم نہ مانینگے۔

خواص۔ بجا ہی حضور۔ ای مین وہان مردون مین کیا کرون جاکے۔ واہ خداوند واہ۔

بشیر۔ اور کچھ نہین ایک تو گلوریان بناؤ۔ دوسرے باتین کرو بے عورت کے جی گھبراتا ہی۔ واللہ بہت جی گھبراتا ہی۔

بیگم۔ ای چلی نہین جاتی اور یہ اسکا نام تمکو کیونکر معلوم تھا پہلے یہ تو بتاؤ۔

بشیر۔ مین اسکی ذات بنیاد سے واقف ہون۔

بیگم۔ سمجھی۔ ہون ہون !!! سمجھی ہین۔

بشیر۔ کیا۔ یہ ادا ہماری سمجھ مین نہ آئی۔

بیگم۔ ارے تو سب سمجھتا ہی۔

تو اور سمجھتا ہی۔ اور ارے سان بے تکلفی کے الفاظ سے نواب بشیر الدولہ بہادر کو یقین ہو گیا کہ بیگم صاحب کا بھی ہم پر دل آیا ہی۔ چونکہ ریل چلنے کو تھی لپک کر اپنے درجے مین ہو رہے تو اسی خواص نے کہا ای حضور کیا اچھا مجاز (مزاج) ہی اللہ جانتا ہی اور دیدار و جوان ہین بیگم صاحب تو پہلے ہی تاڑ گئی تھین۔ کہا پھر ہمنے تو تمھارا اٹھکانا کرنے کی فکر کر ہی دی تھی اب سہی۔ اب آئین تو چلی جاؤ گلوری بنا بنا کے کھلاؤ اور باتین کرو۔ خواص کو بشیر الدولہ ہی نے انکے ہان نوکر رکھوایا تھا اور اسی شرط پر کہ بیگم صاحب کو راہ پر لائے مگر یہ بڑی ہی

پارسا عورت تھیں۔خواص کی بات کو کاٹتی نہ تھیں لیکن
دل ہی دل مین اسکو بُرا بھلا کہتی تھیں۔اگر ریل پر نہوتین
تو فوراً موقوف کر دیتین۔خواص نے تھوڑی دیر کے بعد
پھر وہی ذکر چھیڑا۔سرکار ابکی آئین تو جانے نہ دیجئے ذری
پردہ کر لینگے۔بس اور کیا اور پھر آپ کے عزیز ہین۔
کیا غیر تھوڑا ہی ہین۔اے ہان۔انہون سے اِتنا پردہ کیا۔
اور پھر اسلئے دیکھیے آپ کے ذری سے اشارے سے
لکھنؤ تک ساتھ دیا پھر یہ ہر کوئی کریگا۔اور شکل صورت
کتنی اچھی پائی ہے۔

نواب بشیر الدولہ بہادر نے داروغہ سے کہا بھئی
میری تو اس عورت پر جان جاتی ہے۔درم ناخریدہ غلام
ہون واللہ کیا تقریر اور کیا ادا ہے واللہ مین کچھ کہہ نہین سکتا
عجب حسن گلو سوز ہے۔اہا ہاہا۔اور اسکے ساتھ شوخی اور بھی
مارے ڈالتی ہے۔کوئی تدبیر ایسی بتاؤ کہ ہتھے چڑھے
اُستاد داروغہ تو یہ چاہتا ہی تھا کہ نواب صاحب
بے تکلف ہو جائین سوچ کر عرض کیا حضور نے تو خواہ مخواہ
الگ الگ بٹھایا بیکار بے وجہ اے ساتھ ہی بٹھانا
تھا۔مزے سے دل لگی ہوتی جاتی اور گلوریان کھاتے
کھاتے جب وہ منظور بھی کرین۔اتنے مین ریل کی
چوکی آئی۔

نواب۔اللہ رے بھئی یہان کتنی دیر ریل ٹھہرتی ہے۔
سپاہی۔حضور دس منٹ ابھی بڑی دیر ہے۔
نواب۔تو ہم ٹیک کے اس درجے مین باتین کرلین۔
سپاہی۔سارے حضور ابھی بڑی دیر ہے۔ہو آئیے۔

نواب صاحب نے دروازہ کھولا اور بیگم صاحب
کی گاڑی کے پاس پہونچے۔

نواب۔کیا ہو رہا ہے کسی شہر کی صورت تو نہین ہے۔
بیگم۔(خواص کی طرف اشارہ کرکے) کہو سوتی ہین۔
خواص۔سرکار آرام مین ہین۔
نواب۔اور کوئی جاگتا ہے۔یا سب سوتے ہین۔
بیگم۔(اشارے سے) سب سو گئے۔
خواص۔حضور سب سو گئے۔
نواب۔کہو ڈھب پر آنے والی ہین یا نہین۔پھر لو پر
انعام لو۔مگر۔

راوی۔نواب صاحب سمجھے کہ اصل مین سب سو گئے
ہین تو میدان خالی پاکر خواص سے پوچھا کہو ڈھب پر آنیوالی
ہین یا نہین۔خواص نے اشارے سے کہا خاموش رہیئے
یہ انکی سمجھ مین نہ آیا۔اور بیگم صاحب سب دیکھ رہی تھین
خواص تو پہلے ہی سے کُٹتی ہوئی تھی لاکھ لاکھ سمجھاتی ہے۔
مگر بشیر الدولہ کو عشق نے اندھا کر دیا تھا اشارہ خاک
نہ سمجھے اپنی ہی کہے گئے۔

نواب۔تم تو بولتی ہی نہین ہو جانی ندنی۔
خواص۔اے حضور کیا بولون کیا۔

نواب سمجھ گئے۔دانتون کے تلے اُنگلی دباکر۔ارے!

بیگم۔اے مین کہتی ہون کہین ریل نہ نکل جائے۔
نواب۔کیا مجال ہے۔ریل نکل جانے کی ایک ہی ہوئی
کیا دل لگی بازی ہے۔

ادھر نواب صاحب نے کہا ایک ہی ہوئی اور ادھر
ریل چلی اور یہ دوڑے ریل لین چھوڑ چکی تھی۔
سپاہی نے کہا ریل سے الگ رہیئے۔چلیے تڑکا ہو گیا
اب یہ کیا کرین۔سر پر ٹوپی تک نہ تھی۔ادھر
پیاس کے مارے بُرا حال۔اور کسی شہر کی چوکی نہین
ذرا سا گانون۔اسٹیشن ماسٹر نے کہا آپ اِتنا بیزار ہا
کہان۔کیا پساب (پیشاب) کرتا تھا۔کہا جی نہین

اب کیا بتاؤن کہان رہا - لاحول ولاقوۃ - وہ بولا شوباباب لاحول بلیا سے مطلب نکلتے نہین ہوتا - کہا صاحب ٹوپی تک تو ہی نہین -

بابو - ٹرا افسوس (افسوس) لیسے تو ہو نے نہین مانگتا اب آپ اپنے کیا کرنے سکے -

بشیر - اب ہمکو ایک چھپر کھٹ بچھائے تو بیٹھین - نیند تو آ آئیگی نہین - بڑا غضب ہوا ہمسے بڑی بیوقوفی ہوئی مگر مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید برکلہ خود باید زد -

بابو - وہ دیکھو کلاشی (خلاصی) نواب صاحب کو ٹھنڈو -

بشیر - بھئی کوئی مسلمان ہو تو ذرا سا پانی پلا دو -

ایک شخص پانی لیکر آیا تو انھون نے پوچھا - کون ہو - کہا پٹھان - یہ عادی نفیس نفیس اور صاف ستھرے برتنون مین آپ خاصہ پینے کے چھنا ہوا اور برفاب ہو - وہان یہ تکلفات کہا وہ ٹین کے ایک تام لوٹ مین پانی لایا - مگر نہایت سرد تھا - پی کر اسکو ایک روپیہ انعام دیا اب تو انکی خاطرین ہونے لگین سپلنگ بھی بچھا اور قالیچہ بھی آیا اور اسٹیشن ماسٹر نے ایک سفید چادر بھی منگوائی اور انکے گھر سے تکیے بھی آئے نئے نئے غلاف چڑھے ہوے - ایک کٹورا گھڑا تپائی پر رکھا گیا - اب کیا تھا اب انکی خاطرین ہونے لگین - مگر پھر بھی وہ آرام کہا -

نواب صاحب لیٹے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اور ٹھنڈا ٹھنڈا پانی پینے سے روح کو تازگی ہوئی - مگر حقے کے بغیر بیچین تھے اور خاصدان بھی ساتھ نہ تھا - کیا کرین اب آپ شعرخوانی کرنے لگے -

تا امیسی کے سخن کیون نہ کہے دل ہمسے
تیغ کے ساتھ کشیدہ ہو جو قاتل ہمسے

ایک شخص جو یون ہی سا لکھا پڑھا کرتا تھا وہ بھی کھڑا ہو گیا اور کہا حضور کچھ فرمائیے - ؂

یون جسم زار اپنا پنہان ہوا کفن مین
خوشبو تھی جس طرح سے یوسف کے پیرہن مین

اسنے بڑی تعریف کی انھون نے نام دریافت کیا اسنے کہا رضا حسین - نواب صاحب نے فرمایا - ؂

تمھاری مانگ نے دہشت یہ اپنے دل مین ڈالی ہے
کہ کیون اس زلف کے حبشی نے تیغ اپنی نکالی ہے

یہان تو شعر شاعری ہوتی تھی اور ادھر بیگم صاحب افسوس کر رہی تھین کہ نواب بشیر الدولہ بہادر بیچارے رہگئے بڑی تکلیف اٹھائینگے - ایک آدہ مرتبہ ہنسی بھی آئی کہ بہت اکڑ کر کہا (یہ ریل چل دینے کی ایک ہی ہوتی) اور بس اتنا کہنا تھا کہ ریل یہ جا وہ جا - خواص نے کہا کچھ دور دوڑے بھی تو تھے - مگر ریل کو پا سکتا ہے کوئی رہگئے -

شام کو کھایا دہی رات کو جوڑی آئی
ٹوٹکا ہمکو بتا دو کوئی بی ہمسائی

صبح کو کوئی نو بجے کے وقت معشوق نسرین بدن بی قمرن کی ڈگانا جان خوب بن ٹھن کے پٹیان جما کے آنکھون مین خوب سرمہ لگائے کھلکھلاہٹ کے ساتھ آئین اے ڈگانا جان اے ڈگانا جان - بہن کہان ہو بی مغلانی نے کہا حضور آرام مین ہین - اے جگا دو مغلانی - مغلانی نے کہا حضور جگا سکتے ہین ہم لوگ نوکر چاکرون کی یہ جرأت نہین ہوسکتی کہ کہین اٹھو بس اب سو چکین - اور سرکار یہ دن کا اتنی دیر سونا منحوس ہوتا ہے -

ڈگانا جان نے قمرن کو جاکے جگانا شروع کیا اے بہن

اُٹھو۔ اوئی ای نو بجگئے۔ اب دن کا عمل ہی۔ کیا غافل نیند ہی (شانے ہلاکر) ای اُٹھو۔ قمرن۔ قمرن۔ اُئی جیسے کوئی متوالا ہوتا ہی۔ ای اُٹھو بہن۔ کیا رات کو کچھ شغل کیا تھا۔

اتنے مین نازو کی آنکھ کھل گئی۔ کہا تم ہو بہن۔ دُگانا بگڑی ہوئی بیٹھی تھی بولی واہ واہ اچھی باتین ہین خوب گھروندا کرو گی۔ بس بس ایک دن نکالی جاؤ گی نواب کو جو معلوم ہوا کہ تم پیتی ہو تو کھڑے کھڑے نکال دینگے تم تو نازو اب مین کیا کہون۔ ارے یہ مزے یاد کرو گی اور رووگی۔ چلن کے ساتھ چلو۔ ہاے کیا کر رہی ہو۔" نازو نے کہا تم تو بہن سٹرن ہو۔ نواب سُن لینگے کہ پیتی ہین تو ہمکو کھڑے کھڑے نکال دینگے؟ بجا۔ اری بیوقوف اُنھین نے تو زبردستی پلائی۔ یہ سُننا تھا کہ دُگانا حیرت سے نازو کو دیکھنے لگی۔ کیا! نواب نے پلائی اُنکے یہان شراب آئی کہان سے۔ کیا پیتے ہین۔ نازو مسکرائی۔ اور نہین تو کیا کوئی پارسا یا مولوی ہین۔ تم بھی کتنی سادہ مزاج ہو دُگانا کو اور بھی حیرت ہوئی اللہ جانتا ہی نازو ہمکو نہین معلوم تھا

قمرن کا پلنگ جو چھت پر بچھا تھا اُسپر دھوپ آگئی تو قمرن انگڑائی لیتی ہوئی اُٹھین۔ کیا دُگانا آئی ہین ای بہن یہان آؤ۔ اوئی نگوڑی دھوپ سارے مین پھیل گئی فوراً پلنگ سے اُٹھکر طرارہ بھرا تو کمرے مین ہو رہین اور دُگانا کو لپٹکر بوسے لینے شروع کیے۔

دُگانا جان ہم تمپر عاشق ہین۔ اللہ جانتا ہی ہم تمپر عاشق ہین۔ ہمکو تمسے عشق ہی۔ دُگانا نے جھجک کر کہا اے تو نچلی بیٹھو ذری۔ یہ تمھارے منھ سے بھبک کیسی آ رہی ہی۔ ہم اب تمسے ملنا ترک کر دینگے۔ بس۔

قمرن۔ کیون کیون بگڑ کیون گئین خدا کے واسطے۔

دُگانا۔ بہن دیکھو زمانہ بُرا جاتا ہی۔

قمرن۔ اوئی اس سے کیا مطلب۔ پھر اچھا پھر کیا

دُگانا۔ پھر تو بہن سمجھ کا ہی۔ بس۔

قمرن۔ اوئی (انگڑائی لیکر) طشت منگوا کر منھ دھونے لگین (منھ دھوکر کہا دُگانا) تم آج لڑی کیون پڑتی ہو۔

دُگانا۔ ہمین بڑا صدمہ ہوا بہن۔ اللہ جانتا ہی۔

قمرن۔ یہ کاہے سے (پلنگ پر پھر لیٹکر)۔

دُگانا۔ ایسی نیند کیا۔ نو بجے کے بعد تم اُٹھی ہو!

نازو۔ ای تو آج ایسا ہو گیا بہن۔

دُگانا۔ بس چلو منھ نہ کھلواؤ۔

نازو۔ اوئی۔ یہ تو کاٹے کھاتی ہین جیسے۔

قمرن۔ ای مہری گلوریان لاؤ۔ خاصدان لاؤ۔

مہری۔ سرکار رکھا ہی خاصدان۔ لونڈی نے تو سویرے ہی سے سب سامان لیس کر دیا تھا۔

قمرن۔ دُگانا جان کو گلوری دو۔

قمرن پھر پلنگ پر لیٹین تو خراٹے لینے لگین۔ نازو نے انکو جگایا۔ ای اوئی۔ اُٹھو بہن۔ واہ اتنا دن چڑھا سارے مین دھوپ پھیل گئی اور تم سو رہی ہو۔

قمرن بڑی خرابی سے اُٹھین۔ منھ دھویا اور بی مغلانی سے کہا اسوقت صفرے کی بڑی شکایت ہی کوئی شے ایسی بتلاؤ کہ ذرا طبیعت ٹھکانے لگے۔ مغلانی نے کہ بڑی تجربہ کار عورت تھی دو کھٹے انار توڑے۔ دونون شاداب اور بڑی صفائی کے ساتھ انکا افشردہ بنایا اور شاہجہان پور کی اعلیٰ قسم کی شکر ملاکر چھانا اور برف کا بڑا سا ٹکڑا اسمین گلا لا اور جب افشردہ

خوب ٹھنڈا ہو گیا تو کیوڑا ملا کر چاندی کے کٹورے مین
لے گئی بی قمرن نے پیا تو کلیجے تک ٹھنڈک پہونچی بڑی
تعریف کی کہا اسوقت تمنے جلا لیا باجی جان کو بھی پلاؤ
ہمنے تمکو ایک اشرفی انعام دی اسوقت ۔ مغلانی نے
آداب عرض کیا اور ایک کٹورا اسی طرح بی نازو کو بھی پلایا
افشردہ پینے کے بعد قمرن نے کمرے کا ایک دروازہ
کھولا جو پچھم کی طرف تھا ۔ کھولا تو وہ ہے کے سینچے دیکھا
تو ایک مکان ہے اور ایک عورت بیٹھی کچھ سی رہی ہے ۔ کہا
بی ہمسائی سلام ۔ وہ عورت اٹھ کھڑی ہوئی کہا بندگی
ہمنے تو بہن کئی بار چاہا تھا کہ پکارین مگر پھر ہمنے کہا کیا جانے
کیا کرتی ہونگی بُرا مانین بھلا مانین کوئی مرد بیٹھا ہو قمرن
نے نام پوچھا ۔ کہا ہمارا نام شہزادہ بیگم پوچھا کچھ وثیقہ
ہے کہا ہان بہن ستاسی روپے ملتے ہین ۔ پوچھا تمہارے
میان کہان ہین بہن ۔ کہا ہمارے میان خدا گنج پہونچے
کہا ارے ابھی تمہارا سن ہی کیا ہے ۔ پھر کوئی فکر نہین کی
قمرن اور شہزادہ بیگم مین تھوڑی ہی دیر مین
گہری چھننے لگی کہ گویا برسون کی ملاقات تھی شہزادہ بیگم
کی بندریا دیکھکر قمرن نے کہا بہن ہماری ایک
گویان کی بندریا نے بچہ دیا ہے اُسکی صورت ایسی چمکتی
ہے جیسے ستارہ چمک رہا ہے ۔ اور مانگ تو وہ جوبن
دکھاتی ہے کہ مین کیا کہون ــ
اے ہمسائی تمہارے یہان بھی بہت چوہے ہونگے
ہمکو تو بڑا دق کرتے ہین ــ
شہزادہ بیگم ــ چوہے تو ہمارے یہان آتے
نہین ہین بہن مگر کیا کہون بس کھٹملون نے تو ناک مین
دم کر دیا ہے بہن ــ رات بھر نیند نہین آتی ہے
عذاب مین جان ہے ــ

قمرن ــ اے تو دونون گھرون کے چوہے ہمارے ہی یہان
آگئے ہین ــ اوئی ــ
شہزادہ ــ اور کھٹمل دونون گھرون کے ہمارے یہان
آگئے اچھی دل لگی ہوئی ــ
قمرن ــ تو مین آج آدھے چوہے تمہارے گھر بھیجے
دیتی ہون بہن
شہزادہ ــ (ہنسکر) اچھا تو ہم آدھے کھٹمل تمہارے
یہان بھیجے دیتے ہین ــ جاؤ یون ہی سہی ــ
قمرن ــ ہمسائی شربت پیو گی ۔ اللہ جانتا ہے
گڑھل کا شربت ہے برف ڈال کے پیو کیوڑے
کے ساتھ ــ
شہزادہ ــ گڑھل تو نہین کیوڑے کا
شربت پلواؤ تو کیا مضائقہ ہے ۔ برف ہے
برف تو جان ہے آج کل ــ
قمرن ــ ہان ہان برف بھی ہے ۔ بی مغلانی کیوڑے کا
شربت ہماری ہمسائی کو پلاؤ ــ
مغلانی نے کیوڑے کے شربت مین برف کا بہت بڑا
ٹکڑا ملایا اور پھر کیوڑا ملایا جب خوب ٹھنڈا ہو گیا تو کہا
حضور حاضر ہے مگر دون کس طرح سے کہا اے اس دیوار کے
پاس کھڑی ہو جاؤ اور برآمدے کی طرف سے دے دو
کٹورا بھر کے شربت پیا تو جی خوش ہو گیا کہا اوہ
آنکھون مین تراوٹ آ گئی ــ
قمرن ــ بہن ہم مین تم مین خوب نبھیگی ــ اور اگر خدا نے
چاہا تو زندگی بھر نبھ جائیگی ــ
شہزادہ ــ کیون نہ نبھیگی ۔ آدمی آدمی سے ملتا ہی ہے ہمین
کیا معلوم تھا کہ تم ایسی خوش مزاج ہو ۔ نہین ہم چھیڑ کے
ملتے بہن ۔ یہ دو گھڑی کا ہنسنا بول لینا ہی بجا تا ہے اور بس

اتنے مین شہزادہ بیگم نے کہا ہم نماز پڑھ لین تو پھر باتین کرین - ذرا ٹھہر جاؤ -

قمرن بولی اخاہ! نماز بھی پڑھتی ہو - کیا گناہ بہت کیے ہین - ستر چوہے کھا کے بلی حج کو چلی - کہا بہن ہم بچپنے سے نماز پڑھتے ہین - ناغہ نہین ہونے پاتی مجال کیا کہ قضا ہو جائے باقی گناہ کی نسبت گنا ہگار کون نہین ہی شرع کے مطابق کون چلتا ہی بہن -

قمرن نے کہا بی ہمسائی ہم یہ چاہتے ہین کے بیچ نکلوا دین جسمین ہم تم ایک جگہ بیٹھ کے باتین کیا کرین مزے مزے سے - ای بہن یہ کتا تمنے پالا ہی کیا اچھا کتا ہی ہمارے پاس بھی ایک کتا تھا مر گیا بچارا - دن بھر مین پانچ پانچ چھ چھ چوہے مارتا تھا -

شہزادہ بیگم نے اپنے نوکر عبد اللہ خان کو بلایا اور کہا نیچے سے پاندان لے آ - گلوریان بنا کر قمرن کو سلا خون مین سے دین قمرن نے بڑی تعریف کی - اللہ جانتا ہی ہمکو یہ گلوریان بہت پسند آئین - اچھا آج شام کو ہمارے یہان دعوت ہی - اب یہ بتاؤ کہ کسی سے دل بھی ملا ہی -

شہزادہ بیگم ہنسنے لگین - کہا بہن دعوت کی ابھی کون جلدی ہی دیکھا جائیگا - اب تو ہم تم ہمسایے ہی ہین ہین - اور بہن یہ جو تمنے پوچھا اسکا حال یون ہی کہ ہمکو یہ ہرجائی پنا اچھا نہین معلوم ہوتا - ہان اگر کوئی وضعدار شریف زادہ ہو سلسلۂ وضع کا پابند بات کا دھنی تو خیر کیا مضائقہ ہے - پڑوس مین وہ سامنے ایک صاحب رہتے ہین خوبصورت اور حسین آدمی ہین اور دل کے چالاک وہ بھی ڈورے ڈالتے ہین مگر ابھی ہمسے انسے یکجائی کی نوبت نہین آئی ہے - آدمی اچھے معلوم ہوتے ہین

اتنے مین کوٹھری سے دھماکے کی آواز آئی اور مغلانی نے کہا ان چوہون کو خدا غارت کرے - قمرن نے بہ آواز بلند کہا ای ہمسائی دیکھو دن دہاڑے نگوڑے چوہے اودھم مچاتے ہین -

یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ ایک آواز آئی اجی میر صاحب آپ نے مثل نہین سنی کہ قاضی کے گھر کے چوہے بھی سیانے - قمرن جو دیکھتی ہی تو ! (ارے ای ہمسائی یہ کون ہی -) کہا بہن یہی ہین - کیا اچھی صورت ہی - گوری گوری - بات چیت کتنی اچھی ہی بڑا وضعدار آدمی ہی اور سیر چشم -

قمرن - اللہ جانتا ہی ملاقات کے قابل ہی -

شہزادہ - کیا جوان خوبرو ہی چشم بد دور -

قمرن - ڈورے ڈالتے ہین معلوم ہوتا ہی -

شہزادہ - ڈورے ڈالتے ہین کہ لٹو ہی مردوا -

قمرن - اچھا پھر خالی خولی تاک جھانک سے کیا فائدہ -

شہزادہ کچھ دیکھتی بھی ہو ذرا کنکھیون سے دیکھو -

قمرن - ہاتھ جوڑ رہا ہی - ہاے لگی بھی کیا بری ہوتی ہی کسی پر دل آنا ستم ہی -

شہزادہ - اب اس وقت یہ گھنٹون ہمین کھڑا گھورا کریگا اور ٹہلیگا اور شعر پڑھیگا اور بار بار ہاتھ جوڑیگا ہمارے -

قمرن - کیون صاحب یہ اتنی لمبی چوڑی تو نماز پڑھتی ہو اور باتین یہ - یا اللہ توبہ -

شہزادہ - ہمین ایک ہندنی کی بات اسوقت یاد آئی بنارس مین تھی اور ہم بھی وہین تھے - ہمنے پوچھا کیون بہن یہ روز تو تم مندر مین جاتی ہو اور وہین سے تم ڈر بھی جاتی ہو ادھر ادھر پھر ایسے مندر جانے سے کیا فائدہ - کہا بہن نے

تو اچھے ہین جو بدی بھی کرتے ہین اور سندر نہین جاتے ہین

قمرن۔ ہم بھی آج سے نماز پڑھا کرینگے۔

شہزادہ۔ ضرور چاہیئے بہن چاہے جو فعل کرے مگر نماز روزہ نہ چھوٹنے پائے۔

مغلانی۔ کیا بات ہو اس سے بہتر اور کیا ہو۔

قمرن۔ روزہ دان مین تو دم الجھتا ہو ہمارا۔

شہزادہ۔ (گلوری بناتے ہوے) ارے! یہ آج چوڑیان آپ ہی آپ ٹھنڈی ہوئی جاتی ہین۔

قمرن۔ اللہ کرے کوکھ مانگ سے ٹھنڈی رہو۔

شہزادہ۔ ہمین کل جوڑی آگئی ہو کوئی ٹوٹکا تو بتاؤ بہن

قمرن۔ ہم بتائین تمسے سنو ایک کام کرو۔

مغلانی۔ اے حضور بکھیڑا کاہے کو کرے کوئی۔ برگد یا پیپل کے درخت کو سات سلام کرلو۔ اور جب یہ نیت کرو۔ تو بولو نہ کسی سے بات نہ کرو۔

شہزادہ۔ تو پیپل کا درخت تو تمھاری بغیا مین ہو ہمسائی کیون بولو بہن۔

قمرن۔ ہان ہان آؤ گھر ہی تمھارا۔

شہزادہ بیگم نے عبداللہ خان کو پکارا کہا ذرا ڈولی تو جاکے لاؤ۔ پوچھا کہان تک کے لیے۔ کہا اوہی ذرا بی ہمسائی کے یہان تک ساتھی بغیا جائینگے۔ جوڑی کا ٹوٹکا کرنے۔ اتنے مین نازو اور اُنکی دوگانا بھی سیچون کے پاس آئین۔ یہ کون ہین۔ قمرن نے کہا یہ بی ہمسائی ہین شہزادہ بیگم۔ شہزادہ بیگم کی مہری نے دوگانا کو دیکھکر کہا مین نے شاید آپ کو ایلچ خان کے میدان مین دیکھا ہو۔ وہ بولی نہین تو ہم تو نواز گنج مین رہتے ہین۔ ایلچ خان کا میدان تو شاید کشمیری محلے کے پاس ہے کہین۔ ہم تو

اُدھر گئے بھی نہین۔

عبداللہ خان نے آکے کہا حضور ڈولی تو آج کہین نہین ملتی۔ کہارون نے پنچایت کی ہو اسوقت کوئی نہین آتا۔ کہا اچھا خیر کل سہی بی ہمسائی۔ اتنے مین ایک مہری نے کہا حضور سرکار آتے ہین۔

نازو اور قمرن نے کہا اب ہم رخصت ہوتے ہین بہن اور دروازے بند کرکے کمرے مین آئین۔

نواب۔ یہ دروازہ کیسا بند کیا۔ (کچھ کھٹکے)

نازو۔ اُدھر ایک نواب رہتے ہین اُنسے اور قمرن سے باتین ہوتی تھین جاکے دیکھو لو۔

نواب۔ (بدظن ہوکر) ہان ہو تو کچھ ایسا ہی۔

نازو۔ ہمنے انھین لاکھ لاکھ منع کیا یہ نہین مانتین۔

نواب۔ سچ بتاؤ قمرن یہ کیا ماجرا ہو۔

نازو۔ چھپی ہوئی آنکھ نہین دیکھتے۔

قمرن۔ ہو کیا ایک مردوے کی صورت پسند آگئی گیا کسی کا اجارہ ہو۔

نواب۔ بی مغلانی یہ اُدھر دروازے کے پاس کس سے اشارہ بازی کررہی تھین۔ سچ بتاؤ۔

مغلانی۔ حضور یہ تو وہی مثل ہوئی کہ کہون تو مان ماری جائے نہ کہون تو باپ کتا کھائے۔ گو مگو کا معاملہ ہو۔

نواب۔ اچھا ہم خود جاکے دیکھتے ہین۔

راوی۔ نواب صاحب خود تشریف لیگئے اور دروازہ کھولکر دیکھا تو شہزادہ بیگم بیٹھی کچھ کاڑھ رہی ہین سن کوئی بیس اکیس برس کا شکل صورت بہت اچھی۔ نک سک سے درست۔ اب قمرن ہاتھ جوڑتی ہین قسمین دیتی ہین کہ

آج ہی اُنسے پہلی ملاقات جان پہچان ہوئی اور آج ہی
یہ ستم اُنھون نے ڈھایا نواب صاحب نے کہا ہون ہون
شہزادہ بیگم ہین۔ بس اتنا سننا تھا کہ وہ چونک
پڑین دیکھا تو خود بدولت انھون نے جلدی سے درواز
کسی قدر بھیڑ لیا بس اللہ دے اور بندہ لے بیگم صاحب
نے خوب خوب سنائین مہری ذری نیچے سے جا کے
سمجھا دو کہ ہم عصمت دار ہین کوئی بازاری نہین ہین
بہو بیٹیون کو اس طرح گھورنا کیا معنی۔ کیا انکے بہو بیٹی
نہین ہین ہمنے فقط یہ ملاحظہ کیا کہ پی ہمسائی سے
اسوقت ملاقات ہو چکی ہو نہین ساری نوابی دکھا دیتی
مین کوئی ایسی ویسی نہین ہون۔ اسکے کیا معنی
ہمسایہ ان کا جایا جوا لیسے ہی ایسے شہدے پڑوسی
ہوا کرین تو کاہے کو کسی کی عصمت رہے سب اپنے
اپنے گھر نہ چھوڑ دین —

قمرن نے دروازہ کھول کر کہا اری بہن۔ اتنی خفا کیون
ہوتی ہو۔ سن تو لو پہلے شہزادہ بیگم نے کہا بہن خفا
ہونے کی بات نہین ہو۔ یہ بھلمنسی کے خلاف ہو۔ کیا
ہم کوئی بازاری عورت ہین سے ابھی بدنامی ہو جائے
تو شیقے کے لالے پڑ جائین کہ نہ پڑن۔ اور رسوائی
گھاتے ہین ہو دیکھتی ہون تو داڑھی موچھون والا
اور پٹ کو ذرا بھیڑا کر ڈٹے کھڑے ہوے ہین
لشے اللہ ماشے اللہ —

نازو — اری بہن تم پڑوس کے سبب ہماری بہن ہو کہ نہین پھر
وہ ہمارے بہنوئی ہین تمھارے بہنوئی لگی ہوے کہ نہین ہوے
پھر سالی کو دیکھا تو کیا گناہ کیا تمسے دل لگی اور ہنسنے کا رشتہ ہو۔

شہزادہ — (قمرن کی طرف اشارہ کر کے) جو خوش انکے میان
ہین ہ۔ یہ تو نواب محمد عسکری ہین صولت جنگ انکا خطاب ہو۔

نواب — اور مین حضور کی تصویر دیکھ چکا ہون —

شہزادہ — اے ہٹو بھی کیسی تصویر —

نواب — ذری چار آنکھین تو کیجیے —

شہزادہ — دیکھو اوئی۔ پھر دروازے کے پاس آ کے (ہٹ کر) اے یہ کیسا مردوا ہو — کوئی اتنا بھی ڈھیٹ نہین ہوتا اب ہم کل دروازے مین تیغا چڑھا لینگے —

قمرن — بہن یہ تو کچھ دال مین کالا کالا معلوم ہوتا ہو

نازو — اور ننگی کسقدر تھین پہلے —

قمرن — بس بس قلعی کھل گئی —

شہزادہ — کیا۔ اللہ جانتا ہو جو ہم سے کسی قسم کی گفتگو ہوئی ہو۔ یہ تو مین۔ اب کہا کہون تمھارے میان اور انکے بہنوئی —

نازو — نہین نہین کہو شوق سے —

قمرن — کہو کہو پرانی جان پہچان ہو —

شہزادہ — اے کچھ خیر ہو جو منہ مین آتا ہو بک دیتی ہو —

قمرن — بہن تمکو تو ہمسے سوتیا ڈاہ ہو گی —

شہزادہ — اے اوئی ذرا سنبھلی ہوئی —

نازو — وہ چھین۔ بڑی پرانی جان پہچان نکلی —

شہزادہ — کیا مجال جو پرندہ پر مار سکے —

نازو — اور ابھی تک بڑھ بڑھ کے ہانک رہی ہین —

شہزادہ بیگم نے اس فقرے پر قہقہہ لگایا اور کہا بہن تم بڑی شوخ ہو اور ہم ہین الڑھ بلّلی۔ پھر بھلا ہم مین تم مین کیسے بنے۔ مگر یہ تو ہمنے ٹھان لی ہو کہ چاہے جو ہو کل دن کو تیغا ضرور چڑھاؤنگی۔ اے غضب خدا کا ہمارا تو ٹھہرا مکان کبھی کسی طرح بیٹھے ہین کبھی دوپٹا سرک گیا کبھی ذرا پائنچا سرک گیا

اور تمہارا مزاج ہی ہنسوڑ۔ میاں تمہارے ڈھیٹ
دل لگی باز آدمی سا ور ہمکو یہ باتین گوارا نہین۔ نازو
مسکرائی ای تمکو تو سونے کی چڑیا ملگئی بہن یہ باتین
گوارا نہین (منہ چڑا کر) ایسی بڑی وہ نیکے آئی ہین بڑی
عصمت دار۔

نواب۔ کیون صاحب آپ نے ہمکو نہین دیکھا ہی۔
شہزادہ۔ ای یون دیکھنے کو سو دفعہ دیکھا ہی محلے ہی
مین رہتے ہو۔ پھر دیکھنے سے کیا ہوتا ہی۔
نازو۔ بہن ہم سمجھ گئے تم جھوٹ بولتی ہو۔
قمرن۔ تمہارے جوہر تو اب کھلے۔
نازو۔ اللہ جانتا ہی بڑا جی خوش ہوا تمسے ملکے آؤ آؤ
ادھر آؤ اب وہ گئے بڑا دل لگی کا مزاج ہی۔
شہزادہ۔ ای بہن ہنسی دل لگی کا تو ہم بھی برا نہین مانتے
مگر ایکا ایکی نامحرم سے بات کرنا عصمت دارون کو نہ چاہئے
بڑے عیب کی بات ہی۔
قمرن۔ ای نواب کب تک چھپی رہوگی۔ اوئی ہمسے بھی
اب پردہ ہی۔ شہزادہ بیگم چھم چھم کرتی ہوئی سامنے آئین
تو نواب صاحب دروازے کی آڑ ہی سے گھورا کیے
اسکے بعد سامنے آن کھڑے ہوے تو شہزادہ بیگم
جھیپ کے بھاگین۔ اے واہ بہن تم بھی اچھی ملین اور
سنو یہ کہان کی دل لگی ہی ہم ہنسے چلے جاتے ہین بہن
یہ دل لگی نہین بھاتی۔
نازو۔ اچھا اچھا ادھر آؤ تمھین قسم ہی جو نہ آؤ۔
قمرن۔ ای بہن ادھر آؤ ہمسائی ای بی ہمسائی۔
نازو۔ آؤ ہم جوڑی کا ٹوٹکا بتاوین۔
قمرن۔ ای بہن یہ ٹوٹکا ہی تھا۔
راوی۔ یہ نیا ٹوٹکا ہی۔

قمرن۔ بی ہمسائی دیکھو بگڑ جائیگی۔
شہزادہ۔ بگڑ جانے دو ہم ایک نہ سنینگے۔
قمرن۔ یہان رہنا مشکل ہو جائیگا۔
شہزادہ۔ دیکھا نہین ہی کسی کو۔
قمرن۔ ای اس بھروسے بھی نہ رہنا
کھڑے کھڑے نکلوا دونگی۔
شہزادہ۔ اللہ اللہ اتنی ہوئین آپ بھی۔
قمرن۔ ای اے اب آتی ہو کہ نہین یہ نخرا الگ چھانٹو
شہزادہ۔ بس بس رہنے دیجیے۔
قمرن۔ ای ہمسائی یہ ٹوٹکا تھا۔
شہزادہ۔ ٹوٹکا تھا آپ رہنے دیجیے بس۔
قمرن۔ اب ہم یہ بوجھے کی سلائین
توڑ کے چلے آئینگے۔
شہزادہ۔ آج جو چاہو بدعت کر لو کل سے تیغا ہو جائیگا۔
قمرن۔ ای مین کہتی ہون یہ تم گھڑی گھڑی تیغا تیغا
کیا کہتی ہو پرائے دروازے مین تم تیغا دینے والی کون
شہزادہ۔ ہم اہم زبردست اور کون۔
قمرن۔ آؤ ہمسائی تمھین کہین کی قسم سمجھ جاؤ۔
شہزادہ۔ بھلے کو ہم چلے نہ گئے وہ تو کہو اچھا ہی ہوا
کہ ڈولی نہ ملی۔ ہی ہی نہین کیا جانے کیا ہو جاتا ایک
آدمی کی جان پر بنتی اچھا ٹوٹکا بتاتی تھین۔
مہری نے کہا حضور یہ جاڑا نہ آتا۔ یہ اس سبب سے
آیا کہ سرکار نے شام کو تو چکا دہی کھایا اور پھر شب کو کھانے
کے ساتھ بورانی کھائی اور پلنگڑی پہ پانی چھڑکوایا بس
جوڑی آ گئی۔
قمرن۔ ای بی ہمسائی۔ ای وہ گئے۔
نازو۔ گئے گئے اللہ جانتا ہی گئے۔

شہزادہ بیگم جھٹ پر آئین کہا بہن تم تو خواہی نخواہی لڑائی مول لیتی ہو۔ ناحق کی ٹھائین ٹھائین۔ آخر اس سے فائدہ۔ بیکار لڑائی جھگڑے سے کیا مطلب نکلتا ہی۔ ہمارے تمھارے نبھتی جائے تو کیا کہنا۔ دو گھڑی ہنسنے بولنے کو تو ہوگا۔ اور نہین کچھ۔ اور جو ٹھائین ٹھائین ہوئی تو کیا لطف رہا۔

قمرن اور شہزادہ بیگم مین باتین ہو ہی رہی تھین کہ آواز آئی۔ ملائی کی برف۔ شہزادہ بیگم نے ایک موکھے سے جھانک کر دیکھا اور قمرن نے دروازہ ذرا یون ہی سا کھول دیا اور دیکھنے لگی شہزادہ بیگم نے پوچھا۔ بہن برف کھاؤگی کہا نہین۔ اسوقت خواہش نہین ہی کہا اچھا تم تو ہمین ٹوٹکا بتا چکین اب ہم تمھین ایک ٹوٹکا بتاتے ہین۔ ذری ادھر کے کواڑ کھول کے دیکھو تو۔ قمرن تو اس البیلے برف والے پر جان دیتی تھین۔ دروازہ کھول کر گھورنے لگین۔ ملائی کی برف ملائی کی برف۔ دروازہ کھلنے کی آہٹ جو پائی تو کہا کیا پھسلے ہین آج کے کلیجا ٹھنڈا کرنے والے قمرن کی طرف دیکھکر۔ ہجو رکھو لون۔ شہزادہ بیگم کی طرف مخاطب ہو کر کہا ای میرے موکھے سے جھانکنے والے سلامت رہو۔ کھو لون ہجو کیا سمجھے گے ہین۔

ش۔ (ہنسکر) بڑا موا مسخرہ ہی۔

ق۔ شکل وصورت تو کچھ ایسی بُری نہین ہی۔

ش۔ بُری سای داہ ہی۔ بُری کی ایک ہی ہوئی۔

ق۔ اچھی صورت ہی بہن۔

ش۔ ای پریزاد لونڈا ہی بہن۔

راوی۔ قمرن پھر اس ستمگر کے تیر نظر کی گھائل ہوئی۔

ق۔ ہمنے پہلے تمسے چھپایا تھا اب جب تم کھلین تو ہم بھی کھل پڑے۔ اسمین شک نہین کہ پریزاد لونڈا ہی۔

مہری سے شہزادہ بیگم نے کہا جا کے دو قفلیان لے آ۔ اور یہ دونون یعنی قمرن اور شہزادہ بیگم اُسکو گھورنے لگین اچھا لونڈا ہی۔ ہنسی تو دیکھو کیا ہنسی ہی۔ بڑی خوش نصیب وہ عورت ہی جسکو یہ بیاہ کے لایا ہوگا۔ جو اسکا بیاہ ہوا ہو تو تو۔ جھینپکر قمرن بولی بس اب تو تو نہ کرو۔

مہری قفلیان لیکر اندر آئی اور جھٹ پر آنکر بیگم صاحب کو دین۔ انھون نے کہا بہن مل جل کے کھانا اچھا جس ترکیب سے شربت دیا تھا اُسی ترکیب سے یہ بھی لو۔ برف کھاکر دونون نے بڑی تعریف کی۔

اتنے مین شہزادہ بیگم نے پوچھا ای بہن تمھاری باجی جان کہان غائب ہوگئین۔ اور وہ بی دُگانا۔ کہان ہین۔ کہا مہری دیکھو باجی جان کیا کرتی ہین۔ مہری نے عرض کیا حضور نواب صاحب سے گنجفہ کھیلتی ہین۔ اخاہ گنجفہ ہو رہا ہی چکمہ ہو رہا ہی۔ بی ہمسائی آؤ تم بھی آؤ۔ تمھین قسم ہی ای ذری دیر کے لیے آجاؤ آؤ ہم ٹوٹکا کرین گے۔

شہزادہ۔ بس تم اپنا ٹوٹکا رہنے دو۔ کچھ عقل گئی ہی۔ پرائے مردوے کے سامنے کوئی ہوتا ہی۔

قمرن نے کہا اچھا بہن ہم رخصت ہوتے ہین اب کہا اچھا بی ہمسائی خدا حافظ ہی۔

قمرن۔ کیا کیا بدا ہی۔ کیا کیا تپا ہی۔

نازو۔ آپ مزے مین آگئے تھے۔

قمرن۔ کیا کیا۔ ہم تاڑ گئے بوسہ تپا کہا ہوگا۔

نازو۔ جی ہان ایسے مزے مین آئے۔ قمرن سے بد دیکو تپتا

قمرن۔ ہمسے بدنے کی کیا ضرورت ہی۔

نازو۔ اور وہ ٹوٹکے والی کہان ہین۔ بہت چکرائین

مگر دل لگی اچھی ہوئی

قمرن - وہ نہین آئین کہتی ہین ہم نہ آئینگے -

نازو - ای بلا بھی تو کہو بہت نخرے نہ بگھارو -

نواب - لے اب گنجفہ کھیلتی ہو یا باتین کرتی ہو -

نازو - ای مین نے اشرفیان لوٹین تمسے -

نواب - منہہ دھو کے آؤ تو مین نہون کہین -

نازو - اچھا یہ کیسا سر تماشہ کا

نواب - یہ ٹیپ لی اور دیکھو اتنے چنگ کے سر کھیلونگا -

نازو - اوئی ہم سر نہین کرتے -

نواب - رودو - رودو - ہم سر نہین کرتے -

نازو - اوئی اللہ بڑا غضب ہو گیا ہم سر نہین کرتے میرے پیارے نواب خدا کے واسطے ہمارا پتا ہمین دے دو نہین ہم سچ مچ ہی رو دینگے -

قمرن نے نواب صاحب کے ہاتھ سے پتے چھینکر ملا دیے تو نواب بہت ہی جھلا کے کہا قمرن اللہ جانتا ہی ہم یہ تم سے بھر لینگا اسکے کیا معنی - واہ واہ یہ جھوٹ کارو پیہ نہ لینا گالی ہی - ہم گالی نہین کھانے والے ہین

قمرن - ای ہان ہمارا تو جی الجھتا ہی اس موے گنجفے سے -

نازو - ای تو تمکو برا معلوم ہوتا ہی یا ہر کوئی کو -

قمرن - ای باتین کرو باتون مین لطف ہی یا پتے چپکانے مین

نازو - کیا یہ بھی کوئی ٹوٹکا تھا تم بھی بڑی وہ ہو -

قمرن - (ہنسکر) کہنے لگین - اچھا ٹوٹکا تھا -

نازو - نواب دو طعا یہ تمھین سوجھی کیا - اوئی کوئی ایسا کرتا ہی سامنے ڈٹے کھڑے ہین -

قمرن - مگر برا نہین مانا انھون نے -

نازو - پہلے تو لگی تھین - مگر پھر دھیمی ہوئین -

قمرن - ای باجی وہ برف -

راوی - برف کا لفظ کہکر خاموش ہو گئین اور چہرے کا رنگ فق ہو گیا جب نواب صاحب کسی ضرورت سے اُٹھے تو میدان خالی پاکر یون دونون بہنون مین گفتگو ہونے لگی اور قمرن اپنے دل مین بہت شرمندہ ہوئی -

نازو - کئی بھوہڑ ہو قمرن -

قمرن - ای باجی زبان تک نام آ گیا تھا -

نازو - وہ تو کہو خیریت ہوئی -

قمرن - ہئے ہئے مجھے یہ ہوا کیا تھا اسوقت -

نازو - جلد بازی - جلد بازی - اور کیا ہوا تھا ہوا ہوا یا اور کچھ نہ تھا -

قمرن - مگر نواب ذرا بھی سر نہ ہوے -

نازو - وہ کیا سمجھین ہان تو آج پھر آیا تھا موا گھر پر گیا تم نکلی تو نہین تھین اسکے سامنے ایسا غضب نہ کرنا - خبردار خبردار - دیکھو ہمنے جتا دیا ہی -

قمرن - ای باجی اسپر تو نئی ہمسائی بھی عاشق ہین -

نازو - اوئی وہ کہان کہان پہونچتا ہی موا -

قمرن - اسنے تو کہا ہی تھا باجی کہ مین روز نہ نہین آسکتا مگر باجی اب کان اینٹھے -

اتنے مین نواب صاحب آ گئے - ۵

ہست کلید در گنج حکیم
بسم اللہ الرحمن الرحیم

نازو - لاؤ کھلاڑ کا تو ہم وہ گنجفہ حکیم -

نواب - ماشاء اللہ بڑی حاضر جواب ہو -

نازو۔ اے حضور مین کس لایق تھی اعلایہ آپ اپنی تعریف فرماتے ہین ۔

قمرن۔ یہ اگر امی جان کی طرح پڑھی لکھی ہوتین ۔

نواب۔ وہ آپ کی امی جان کیا پڑھی لکھی ہین

نازو۔ واہ تم بھی غضب کرتے ہو ۔

نواب۔ غضب نہین مین سچ کہتا ہون ۔

نازو۔ اے کیا کہتے ہو اچھے اچھے مولوی اُنسے پوچھنے آتے ہین ۔

نواب۔ ایسی تیسی اُنکی ۔

قمرن۔ (بگڑ کر) تمھاری ایسی تیسی ۔ اب سنا

نازو۔ کیا واہیات باتین ہونے لگین ۔

اب سنیے کہ دوسرے روز تڑکے گجردم بی قمرن نے شہزادہ بیگم کے مکان کی طرف کا دروازہ کھولا دیکھا کہ وہ چھت پر غافل سو رہی ہین اور مہری پنکھا جھلتی ہے کہا انکو جگا دے مہری ۔ بی ہمسائی ۔ اے بی ہمسائی ۔ اوئی کیا بجر کی نیند ہے اے اٹھو بہن ۔ شہزادہ بیگم کی آنکھ کھل گئی ۔ اے ہے اتنے سویرے کاہے کو جگا دیا ۔ ہم تو دن چڑھے اٹھتے ہین ۔ مجاز تو اچھے رہے بہن ۔ یہ پرچھائین کسکی پڑتی ہے دیکھو اللہ جانتا ہے جو کوئی مرد ہوا تو پھر ہم آج سے نہ بولینگے ۔ بس ہمارے آپکے کھٹ ہو جائیگی ۔ قمرن کسیقدر تنک گئین ۔ اے اوئی ۔ ہوا سے لڑتی ہو بہن مرد کا کیا ذکر ہے بچہ تک تو یہان ہے نہین ۔ جب دیکھ لیا کہ تم خفا ہوئی جاتی ہو تو کیا خواہی نخواہی لڑائی مول لینی ہے ہم یہ کہنے آئے تھے کہ اسوقت ہمارے ہان چلی آؤ اور جوڑی کا ٹوٹکا کرلو ۔ بغیا مین پیپل کا درخت موجود ہے ۔ وہ بولین بہن آنے جن تو کچھ سرج نہین ہے مگر ہمین خوف ہے کہ مبادا کوئی ایسی بات ہو جس سے ہمارے آپکے کچھ رنجش پیدا ہو اور ہم اس سے ڈرتے ہین بلکہ منزلون دور بھاگتے ہین ہم تمھارے ہان گئے فرض کرو اور کوئی بات ایسی ہوئی جس سے ہمارے تمھارے درمیان مین کوئی رنج پیدا ہو گیا یہ اچھی بات نہین ہے اب کل ہی ہم تو تمسے باتین کر رہے ہین اور تمنے اپنے میان کو لا کے کھڑا کر دیا سا اب ہمین بُرا معلوم ہو کہ نہ معلوم ہو ۔ ایسا کوئی کرتا ہے ۔

قمرن نے ہزارہا قسمین کھائین کہ آج ہم اُنسے اطلاع بھی نہ کرینگے ۔ تم آؤ ہم فنس بھیجتے ہین فنس پر سوار ہو کر شہزادہ بیگم تشریف لائین ۔ قمرن نے بڑی تواضع اور خاطر کی بہن خوب ہوا کہ تم ہمکو یہان مل گئین ہم مین تم مین خوب بنیگی جیسا ہمارا مجاز ویسا تمھارا مجاز ۔ اور کل کی جو کہتی ہو وہ ایسے سادے مجاز کے ہین کہ انکو بدی کا خیال ہی کبھی نہین آتا ۔

شہزادہ بیگم بولین ۔ یہ سچ ہے مگر آنکھون کا لحاظ تو ضرور رہنا چاہیے شرم اور حیا بھی تو نگوڑی کوئی شے ہے یا بالکل بھون ہی کھائی مغلانی نے جھک کر سلام کیا حضور تو باتین کر رہی ہین اس ٹوٹکے مین تو سویرے سویرے نہار منہ بس منہ ہاتھ دھو کر سات بار درخت کو برگد ہو تا پیپل سلام کرنا پڑتا ہے ۔ شہزادہ بیگم نے کہا نہین اب ٹوٹکے ووٹکے کی ایسی ضرورت بھی نہین رہی کل طبیعت اچھی رہی حکیم صاحب بھی آئے تھے ٹھنڈائی سویرے پی لی تھی

نازو۔ اے بی ہمسائی کیا بالکل خالی ہی خولی رہتی ہو ۔

شہزادہ۔ خالی خولی کیا معنی ہماری سمجھ مین نہین آیا ۔

نازو۔ ٹھیک تمھاری سمجھ مین اور نہ آئے ۔ ہونہو

قمرن۔ کس سے رسم ہے تمھین ہمارے سر کی قسم ۔۔

نازو - ای لو اسمین چوری کیا ہی - بتاؤ ہمسائی -
شہزادہ - ای تو کوئی بات ہو تو بتاؤن بہن
نازو - تو تمسے کسی سے رسم نہین ہی - بجا درست ایسی بڑی
نیک بنتی ہین - تمھارا بہن دن تمھاری شکل صورت کیے دیتی ہی
شہزادہ - اب نگوڑی یہی باتین رہگئی ہین بس یا کچھ اور
بھی - کچھ اور اچھی اچھی باتین کرو -
قمرن - (کان مین) سچ کہنا بی ہمسائی وہ برف والا
لونڈا کیسا ہی - ای کیا آنکھین ہین جیسے ہر دم نشے مین
ہی اور بے پیے آنکھون کی یہ کیفیت ہی - ہمنے تو ایسا
حسین مرد آج تک نہین دیکھا کیا شکل و صورت ہی کہ اہا
وا - ایک دن تمھارے ہان اُسے بلوائین - یہان تو
اتی صورتین بھری ہوئی ہین -
نازو نے کہا یہ رسان رسان کیون باتین ہونے لگین
بہن کیا کفر کی باتین کرتی ہو - پھر یہ رسان رسان بولنا
کیا معنی شہزادہ بیگم نے کہا - تمکو کیا مطلب - ہم اپنی کہیان
سے کچھ باتین کر رہے ہین تمکو کیون بتائین ایک بات
نہین کہنے کی ہی - نازو بولی ہم سمجھ گئے تمنے اُڑائی ہین تو
ہمنے بھی بھون بھون کھائی ہین - قمرن نے اصرار کیا - اچھا
بتاؤ باجی جان ہم کیا باتین کرتے تھے - بتلاؤ نہین نہین بتاؤ
ہمکو دم دھاگا دیتی ہو - ہم ان بھرّون مین آنے والے
نہین ہین - جی کیا دل لگی ہی - سنا نازو مسکرائین کل کی چھوکری
اور ہمسے اُڑتی ہی - ایک دفعہ جُل دے گیا ہی اور اب پھر
اُسی کی چاہ ہی - قمرن کو بڑی حیرت ہوئی کہ یہ کہان سے
تاڑ گئین مگر ابھی کھُل نہین پڑی کہ شاید نازو دل لیتی ہو
باجی تم غلط سمجھی ہو - جُل کیسا - ادئی کچھ کھوگئی بھی نازو
نے کہا کیون کیا ہم سمجھ گئے بہن تمھارا جی اس وقت
برف کھانے کو چاہتا ہی - شہزادہ بیگم ہنس دین - خوب

سمجھین - بڑی دور ہو - دونون بہنین آفت کی پڑیا
بڑی چھوٹی دونون کلان - اتنے مین شعر خوانی
ہونے لگی -
شہزادہ - ای کون پڑھتا ہی کیا اچھی آواز ہی -
نازو - نواب صاحب وہ سامنے والے کوٹھے پر بیٹھے ہین
وہین لوگ جمع ہوے ہین - شعر پڑھ رہے ہین -
شہزادہ - ذری چپ رہو سننے تو دو ہمین - کان لگا کر

ٹپکتے ہین گلابی اشک میری چشم پُر نم سے
کوئی رگ دل کی شاید کھُل گئی ہی نشتر غم سے

حضور علی میان صاحب کامل لکھنوی کا شعر ہی -
خوب فرماتے ہین - کتنا اچھا مطلع ہی -
داروغہ - مجھے بھی اس غزل کا ایک شعر یاد ہی - کہتے ہین

سنا کرتا ہون ساری رات لیکن کچھ نہین کھلتا
دہان زخم کیا باتین کیا کرتے ہین مرہم سے

نواب - دونون شعر اچھے ہین - ع

دہان زخم کیا باتین کیا کرتے ہین مرہم سے

بالکل جدید مضمون ہی اور وہ مطلع بھی بیمثل کہا ہی -
اختر - حضور اب انھین کے کلام مین دوسرے
رنگ کو ملاحظہ فرمائیے گا - بالکل اس رنگ سے
الگ - ہ

رات کس کے ہجر مین برہم مزاج چنگ تھا
شور نغمے کا نمک ریز مئے آہنگ تھا

نواب - (سمجھے نہین) یہ بلاغت ہی اسکو
بلند پروازی کہتے ہین - چنگ اور آہنگ -
راوی - ماشاء اللہ کیا خوب داد دی مطلب
کو خوب سمجھے حضور فرمانے لگے چنگ اور آہنگ
یہ اس شعر کی تعریف ہی -

داروغہ ۔ نمک ریز کے لیے شور کا لفظ کتنا موقع کا ہے

نواب ۔ بھئی مین اسی کی تعریف کر رہا تھا دل مین

راوی ۔ بجا ارشاد ہوا ۔ مین بھی گوش دل سے سن رہا تھا ۔

اختر ۔ یہ شعر غور سے سنیے گا کیا کہا ہے واللہ ۔

کیا طراوت خیز تھی سال گذشتہ کی بہار
تازگی مین بال طوطی آئنے کا زنگ تھا

نواب ۔ کیا کہا ہے ۔ بال طوطی تو ملاحظہ فرمائیے ۔

اختر ۔ حضور آئنے پر جب مورچہ آجاتا ہے تو مورچے مین طراوت اور تازگی کہان ۔ تو شاعر کہتا ہے کہ موسم اسقدر تازگی بخش تھا کہ پارسال کے آئنے کا زنگ بال طوطی کی طرح تازہ معلوم ہوتا تھا ۔ بڑی نازک بات پیدا کی ہے ۔

نواب ۔ بھئی چنڈا گلچھرو ریختی مین کچھ شعر عرض کرو ۔

مسخرہ ۔ حضور ریختی کا رنگ تو واللہ بالکل پھیکا پڑ گیا جبسے لونڈی کی سوت نے قضا کی خوب ہی کہتی تھی حضور

نواب ۔ لونڈی کی سوت ۔ آپکی لونڈی کی سوت بھی

مسخرہ ۔ نہین حضور میری سوت مجھ نابکار کی سوت ۔

نواب ۔ کیا خوب وہ کون تھین آپ کی سوت

مسخرہ ۔ اے صدقے جاؤن ۔ جان صاحب میری سوت تھی

اسپر بڑا قہقہہ پڑا ۔ اور دیر تک ل لگی رہی نواب صاحب نے فرمائش کی اچھا ریختی مین کچھ اشعار اسپر کہو مگر اچھے ہون ۔ ایسے ویسے نہون ۔ ع ۔

خاسل کعبے مین بت پرستی خدا خدا کر خدا خدا کر

مسخرہ ۔ حضور دم کی دم مین (ذرا سوچ کر)

نہ سن کہانی الہے گمانی قران خوانی ثواب کیا کر
لگی ہے چنے تو کالا پانی دوگانا جانی خدا خدا کر

نواب بھئی کتنا اچھا کہا ہے طبیعت دار آدمی ہے ۔

مسخرہ ۔ حضور کوئی کہے تو ٹانگ کی راہ نکل جاؤن لونڈی نے بڑے بڑے ریاض کیے ہین جب جاکے یہ درجہ پایا ہے ہر کوئی کا کام نہین ہے استادون کی جوتیان سیدھی کی ہین ان نازک نازک ہاتھون سے چلمین بھر بھر کے پلائی ہین بوا ممن کی طرح ہڑدنگی تھوڑا ہی تھی لونڈی ۔

اختر ۔ حضور یہ قرآن خوانی کیا معنی قرآن کا لفظ تو عمدہ ہے

گر تو قرآن بدین نمط خوانی
ببری رونق مسلمانی

مسخرہ ۔ اے مین کہتی ہون اس مردوے کو ہو کیا گیا ہے ۔ سبزی پی کے آیا ہے کیا سارے تو ہماری زبان کیا جانے موندی کاٹے (ممن کی طرف مخاطب ہوکر) اے بچی اماں اسے ہوا کیا ہے ۔

داروغہ ۔ مگر سجع کی تعریف تو کرو کہانی اور گمانی اور قرآن خوانی اور پانی اور جانی ۔ اس سجع کو ملاحظہ فرمائیے ۔

ممن ۔ حضور یہ جانی کا لفظ فحش ہے بالکل ۔

مسخرہ ۔ اوئی جانی کا لفظ فحش ہے ۔ ارے یہ تو آنکھ کھولتے ہی بچون کو سکھایا جاتا ہے ۔ ابا جانی ۔ اما جنیا ۔ پھر فحش کہان سے رہا چلی ہین وہان سے

شہزادہ بیگم نے نازو سے کہا بہن قلم دوات کاغذ منگواؤ تو ہم بھی کچھ لکھین ۔ ہم ایک مصرع لکھے دیتے ہین بس وہ مصرع تم اپنے نام سے نواب کے پاس بھیجدو ۔ ایک کاغذ پر لکھا ۔

جانی نواب ۔ اس طرح پر تم غزل کہلواؤ اس موئے مسخرے سے ع

کبھی کو ٹھے پہ تو آیا کرو لی ہمسائی

مگر ذرا عمدہ غزل ہو ۔ قمرن جان

مہری نے یہ رقعہ نواب صاحب کو دیا تو بہت ہنسے کہا بھئی محل خانے سے فرمایش ہوئی ہے۔ اور رقعہ آیا ہے کہ اس طرح پر شعر کہو۔ ع

کبھی کو ٹھے پہ تو آیا کرو بی ہمسائی

مسخرہ ۔ ابھی لیجئے حضور اسی دم تازہ بہ تازہ۔

ممن ۔ ہان اسیر کچھ کہو تو جانین۔

نواب ۔ کون۔ یہ کہدینگے۔

داروغہ ۔ وہ دُگانا جانی والا شعر خوب ہوا۔

مسخرہ ۔ سنیے گا۔

جان کیون کھاتی ہو آ دُگی مین آتے آتے
پانی پی لیون زناخی ارے آئی آئی

اختر ۔ یہ لیون کیا معنی۔ یون کہو۔ ع

پانی پی لون مین زناخی ارے آئی آئی

نواب ۔ اچھی اصلاح دی۔

مسخرہ ۔ یہ مونڈی کاٹا اپنڑھ مور کھ کاٹھ کا اُلو کیا مجھے اصلاح دیگا مین اپنے وقت کی زیب النسا ہون حضور یہ بھی مصرع ہو گیا۔ ع

مین اپنے وقت کی زیب النسا ہون

اختر ۔ کیا خوب کیا موزونیت طبع ہے۔

کہون کیا تمسے لوگو مین کہ کیسا ہون
مین اپنے وقت کی زیب النسا ہون

نواب ۔ یہ یہین دونون مصرعون مین اچھا نہین ہے۔

اختر ۔ حضور بجا ارشاد ہوا یون سہی۔

کہون کیا اپنے منھ سے لوگو کیا ہون
مین اپنے وقت کی زیب النسا ہون

نواب ۔ ماشاء اللہ کتنا صاف مطلع ہوا ہے۔

اختر ۔ آداب بغرض ہے حضور قدردان ہین

ممن ۔ اور خوب سمجھتے ہین ایک دن سرکار نے ذوق کا سارا دیوان کاٹ ڈالا۔

راوی ۔ حضور خاقانی کے کلام کی کیا حقیقت سمجھتے ہین۔

ممن ۔ اللہ نے دولت کے ساتھ عقل بھی دی ہے۔

داروغہ ۔ کیا شک ہے۔ اللہم زد فزد۔

ممن ۔ آمین حق تعالے اور روزافزون کرے۔ ع

این دعا از من و از جملہ جہان آمین شد

راوی ۔ اے سبحان اللہ کیا موزون کردیا ہے مصرعے کو۔ خوب ہوا یون نہ کہا۔

این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

نواب ۔ ہان بھئی کلیجنرو۔ ع

کبھی کوٹھے پہ تو آیا کرو بی ہمسائی

مسخرہ ۔ سنیے گا۔

گورے گورے سے وہ کون آتے ہین چھپکر ہر روز
بیگما جان سے کہدو نگی مین بی ہمسائی

کل وہ پھبتی جو لگی کہنے دُگانا یہ مری
مین نے لپٹر دیا اور پوچھا کہ منھ کی کھائی؟

تڑکے اُٹھکر کوئی لیتا نہین نام اُسکا بھی
ایسے منحوس پہ ہے ہے مری طبیت آئی۔

اختر ۔ کیا آئی طبیت طبیت کس بلا کا نام ہے میان کچھ احمق ہوے ہو۔ طبیعت لفظ ہے یا طبیت۔

مسخرہ ۔ ادئی اس مردوے کی باتون سے تو دم الجھتا ہے ہمارا ارے ہم بہو بیٹیان کچھ ملا تھوڑا ہی ہین اور سنیئے خدا و نہ عالم۔

ایسا ہٹرو نگا پیا ہمکو نہین بھاتا ہے
نکلے مردہ ترا مرجا تو موے ہرجائی

نواب - کوئی پھڑکتا ہوا شعر نہین ہوتا -
مسخرہ - اب سہی - لو -

کل زناخی نے مرے ہونٹھ چچوڑے ایسے
خون بہنے لگا اس پیار سے مین باز آئی

نواب - یہ خوب کہا ہے - صاف -
مسخرہ - اہا ہا - ذرا سنیے گا -

بڑھ گئے ہین مرے ناخون خلیفہ ممن
کال ہے شہر مین ملتا نہین کوئی نائی

ممن - اب یہ مجھی پر سب بوچھار ہوگی -
اختر - ناخون غلط - ناخن صحیح ہے -
مسخرہ - (جھلا کر) تیرا سر غلط ہے مونڈی کاٹے -
نواب - یہ سر کے لیے مونڈی کاٹے کیا خوب -
مسخرہ - آداب عرض ہے - لونڈی جو کہنے والی ہے بھلا -
نواب - خلیفہ ممن - کیا ممن خلیفہ ہے -
مسخرہ - حضور یہ خلیفہ شاکر کا لڑکا ہے -
ممن - واہی ہے کچھ - پاگل کہین کا -
مسخرہ - اچھا صاحب آپ نواب
کے لڑکے سہی - اب خوش
اسپر بڑا فرمایشی قہقہہ
نواب - یہ نوا
کون تھے -
مسخرہ - جی
ممن - حضور
داروغ
پھکڑ ہونے لگی

ممن - سوائے پاجی پنے کے اور کوئی بات نہین
داروغہ - تم دونون پاجی ہو -
ممن - آپ نہ بولیے - ع -

اگر قحط الرجال افتد ازین - اُنس کم گیری

داروغہ - ایسی تیسی آپ کی -
اتنے مین نواب صاحب نے اس طرح کے کل شعر
اختر سے لکھوا کر مہری کے ہاتھ قمرن کے پاس بھیجے
مگر حیرت مین تھے کہ قمرن اور شعر شاعری تعجب ہے -
تھوڑی دیر مین مہری ایک اور پرچہ لائی -
جانی نواب - اور شعر تو خیر اچھے ہوئے ہین - مگر
خدا خدا کر کے والا شعر جو ہم سن رہے تھے سب سے
بڑھ گیا مگر اسمین ذری اص

نہ سُن کہانی اری گمانی ت
اگر یون ہو تو لے ع
اری ا

عمن - کیا خوب - خدا خدا کر دو بیان کتنا موزون ہی -
داروغہ - مجھے تو اُس موئی دوانی کے جملے نے
پھڑکا دیا -
مسخرہ - اُدئی کس غضب کی اصلاح دی ہی بی بین
صدقے اپنی آنو جی کے - مگر اُستانی جی کو ذری آنکھون
سے بین دیکھ تو لون -
نواب - چوٹے بس ذرا سنبھلے ہوے مار کھاؤ گے اب -
مسخرہ - اِی حضور بغیر اُستانی کی مار کھائے ہوے مطلب
نکلنا معلوم - سنا نہین حضور نے - ع

بادشاہے پسر بمکتب داد	لوح سیمینش در کنار نہاد
بر سر لوح او نبشتہ بزر	جور استاد بہ ز مہر پدر

شعر کہے نہین رہا جاتا -
س طرح پر غزل کہو - ع

کی ایسی ہی

ن تو تو سند

کیون پردہ کرتی ہین - بہینہ کیا کیا ؟!
نازو دروازے کے پاس آنکر بولین اِی وہی ٹوٹکے
والی ہین بی ہمسائی - نواب صاحب نے کہا اُنسے کہو
ہمکو ایک ٹوٹکا بہت اچھا یاد ہی - دو گھڑی کسی نامحرم
کو بے نقاب ہوکر گھورین - مگر دور سے تو جوڑی
عمر بھر نہ آئے -
شہزادہ بیگم تنک کر بولین بہن تمھارے یہان تو
مرد عورت سب بیحیا بیباک ہین - اور ہم کو شرم آتی ہی
تمنے تو شرم نگوڑی بھون کھائی ہی - یہ بڑے غضب
کی بات ہی کہ اپنے گھر مین بلوا کے مہمان کو ذلیل کرو
اور اُسکی آبرو لو - اچھا بس اب سے آئے گھر سے
آئے - کیا اب نہ بلواؤ گی - اُس آنے والے پر دو
حرف بھیجتی ہون اس دق کرنے سے مطلب !-
نازو نے کہا بھئی یہ تو بڑی تیکھی ہو رہی ہین -
اب زیادہ دق نہ کرو انکو بہت ہی خفا ہو گئین نواب صاحب
نے کہا چراندھے ہونے کی تو کوئی بات نہین ہی - مگر
انکو خدا جانے کیون آدمیون اور بھلے مانسون کی
ت سے نفرت ہی ذرا انسے کوئی پوچھو کہ آخر
کیا ہی -
نے مسکرا کر جواب دیا اب اور کیا کہون
حال کیا کیجئے - اسکا تو آپ پر اطلاق
سے تعجب ہی -
ادر کھیے گا - بی ہمسائی جان صاحب
ن صاحب کے فقرے پر
ورنازو نے کہا وہ ہنسی آئی

ین ہو اس سے گال ہم ہنس لول

لیتے ہین نہین تو ہمکو کیا پڑی تھی ہمین غرض کیا کہ ہم خواہ مخواہ آپ کو چھیڑتے ۔

شہزادہ ۔ حضور دو گال کسی اور سے ہنس بول لیا کرین مجھے معاف ہی رکھین تو اچھا ہی ۔

نواب ۔ کیا خوب ۔ ع

آدمی را آدمیت لازم ست

جو اپنے سے محبت کرے اُس سے ضرور محبت کرنی چاہیے اتنی انسانیت تو ضرور ہونی چاہیے ۔

شہزادہ ۔ اے وہ ہم انسان نہین حیوان ہی سہی ۔

نازو ۔ اچھا اب زیادہ دق نہ کرو بھائی بھلا اس سے کیا فائدہ وہ بُرا مانتی ہین ۔

نواب صاحب نے دروازے کی درازون سے شہزادہ بیگم کو خوب گھورا تو مغلانی نے آہستہ سے عرض کیا سرکار کون مشکل بات ہی ۔ ایک بھرے مین تو انگلیون پر نچا دون اور صورت کیے دیتی ہی مجھسے یہ چھوکریان بھلا کیا اُڑینگی نواب نے مغلانی کی خوشامد کرنی شروع کی ۔ دیکھو بی مغلانی واللہ نہال کر دونگا اچھی عورت ہی ۔ دو باتین ہمکو اس کی پسند ہین ایک تو نمکینی ۔ دوسرے آن ۔ مغلانی نے نواب صاحب کی پسند اور شناخت کی بڑی تعریف کی ۔

نواب صاحب رخصت ہوے اور دربار مین جا کر بیٹھے تو ادھر نازو نے قمرن کو اشارہ کیا اور نچلے مین جا کے یون باتین کین ۔

"بس ہم اور تم دونون بیوقوف بنگئے"

"دیکھا ہے سے باجی جان کیا بیوقوفی کی آخر"

"اے اب اس سے بڑھکر اور بیوقوفی کیا ہوگی قمرن"

"ہماری تو سمجھ مین نہین آتا کہ کیا بیوقوفی ہوئی ہمسے"

"ایک تو یہی بیوقوفی ہوئی کہ بی ہمسائی اور نواب صاحب کا سامنا کرا دیا ۔ اس سے بڑھکر اور بیوقوفی کیا ہوگی جوان عورت اور حسین بھی ہی"

"اوئی تو ہمسے تمسے بڑھ کے ہین باجی جان ۔"

"اے ہی تو تو سیدھی سادی چھوکری ہی ۔ اری بیوقوف چلبلی تو ہی ۔ طرار اور پڑھی لکھی تو ہی ۔ شوخ مزاج تو ہی اور ان مردُون کا حال جانتی ہو"

"تو کیا اسکو گھر ڈال لینگے باجی ۔ اے نہین ۔"

"کیا تعجب کیا ہی آخر یہ کون تعجب کی بات ہی"

"تو پھر اب جو ہوا وہ ہوا اب سے کان پکڑے"

"اور یہ اسکی جتنی رکاوٹ اور رکھائی ہی سب بناوٹ ہی یہ بڑی اُستاد عورت ہی ۔ اس سے ذرا بچی رہو اسکے کاٹے کا منتر نہین ہی"

اتنے مین شہزادہ بیگم نے کہا اے یہ دونون کس فراق مین ہین کہان چلدین ۔ ع

طاقت مہمان نداشت خانہ بمہمان گذشت

لو خدا حافظ ہم بھی رخصت ۔

نازو ۔ اے بیٹھو بہن ۔ آتے ہین ۔ واہ دا رخصت کیسی خفا ہوگئین بڑی نازک مزاج ہو ۔

قمرن ۔ کوئی یاد آگیا معلوم ہوتا ہی ۔ یا کسی سے وعدہ ہوگا جبھی یہ جلدی ہی ۔

شہزادہ ۔ ہان وہی یاد آگیا (کان مین) برف والا ۔

نازو ۔ ہمنے سُن لیا ۔ اُس موے کے پھیر مین نہ آنا وہ مونڈی کاٹا بڑے غضب کا ہے آگے تمھین اختیار ہی ۔

شہزادہ بیگم بڑی ہی طرار عورت تھی اگر نازو ہوتین
تو وہ قمرن کو چٹکیون پر اُڑاتی اور نواب صاحب کو کب
کی اسیر طرۂ تابدار کر چکی ہوتی۔ مگر نازو کھٹک گئی اور اسکا
کھٹکنا حق بجانب تھا۔ قمرن تو الڑھ پنے کے سبب سے
اب بھی کچھ نہ سمجھی اگر سمجھی تو صرف اسقدر کہ نواب شہزادہ بیگم
پر ریجھ نہین سکتے ہمارے حسن کے مقابل مین کوئی کیا
ٹھہر سکتی ہی مگر نازو کو اب یہ فکر پیدا ہوئی کہ کسی طرح
ہمسائی کا رنگ پھیکا ہو۔

نازو نے اپنی دُگانا سے مشورہ لیا۔

نازو۔ بہن ایک بات سے ہم اس وقت ذری کھٹک
گئے مگر بیا اپنے ہاتھون کیا۔

دُگانا۔ ہم پہلے ہی سے کھٹک گئے ہین۔

نازو۔ اچھا پہلے تم بتاؤ۔ پھر ہم بتاوینگے۔ مگر ذرا
اپنے ہی تک رکھنا۔

دگانا۔ تمکو ایسا کہنا چاہیے نہین۔ مین تمھاری بات
بھلا کسو سے کہونگی۔

نازو۔ تمسے امید تو یہی ہی۔ اچھا لے پہلے تم بتاؤ۔

دُگانا۔ یہ بی ہمسائی اور نواب صاحب سے دل لگی
کیسی بھلا۔

نازو۔ بس بس تم بات کو سوچ گیئن دُگانا۔

دُگانا۔ اِئی اِئی تمکو تو چاہیے تھا کہ پرچھائین تک
نہ دکھاتین نہ کہ خود نواب کو لگا لگا کے لیجاتی ہو۔

نازو۔ بڑی بیوقوفی ہوئی۔ یہ سوجھی کیا ہمکو۔

دُگانا۔ قمرن تو خیر چھوکری ہین اِن باتون کو کیا جانین
مگر یہ تمکو کیا ہوا۔

نازو۔ بنگئے بیوقوف۔ مگر اب بھی خیر ہی۔

دُگانا۔ اور کیا بن ٹھن کے آئی ہین ہمسائی اور پاکباز
کیسی بنتی ہین۔

نازو۔ اسپر بھی جوبن ہی اچھی شکل ہی۔ اور بناؤ چناؤ جو
کیا تو اور بھی حسن دونا ہو گیا۔

دُگانا۔ ای کیون نہین۔ رنگت کتنی اچھی ہی۔

نازو۔ نواب لٹو ہو گئے ہین۔ بُری ہوئی۔

دُگانا۔ اچھا اب ہم ترکیبین بتائینگے۔

نازو۔ اب اسوقت تو اسپر کچھ ظاہر نہ ہونے دو شام کو
بات چیت ہوگی۔ ع

گر گڑ سے جو مرے تو زہر کیون دو

یہ اچھے لینے کے دینے پڑے ٹوٹکے والی ہمسائی
صلا لشد بلا شد۔ خود ٹوٹکا پوچھنے آئی تھین اور ایسا
ٹوٹکا کر دیا کہ نواب صاحب ہی لٹو ہو گئے۔

شہزادہ بیگم انکی کانا پھوسی سے تاڑ گیئن کہ کچھ دال مین
کالا کالا ہی۔ مگر ایک ہی استاد تھی۔ ذرا نہ ظاہر ہونے
دیا اور قمرن کے دل مین جگہ کرلی سمجھایا بہن دیکھو ایسا کوئی
کام نہ کرنا جس سے معاملہ پھر جھنڈ ہو جائے پھونک پھونک
کے قدم دھرو۔ ارے بڑا نازک زمانہ جاتا ہی
بہن قمرن اپنے دل میں سوچنے لگین کہ یہ دُگانا
اور نازو کی غلطی ہے۔ یہ تو ہماری خیر خواہی
کرتی ہین۔ اور وہ انکو سوت بنائے دیتی ہین۔
نیکی کا زمانہ ہی نہین ہی نیکی کے عوض بدی ملتی
ہی۔ کیا زمانہ ہی۔ شہزادہ بیگم کی محبت انکو اور
بھی زیادہ ہوگئی اور کہا بہن نواب ہمکو اسقدر
کا پیار کرتے ہین کہ کہا [illegible] صاحب ایک دن ہم
تمہارے ہان [illegible] ہے اور وہان تمسے ہمسے بات چیت
ہوگی۔ ہمکو تمسے بہت کچھ کہنا ہی۔ اللہ نے چاہا تو
ہم تم نہین بنکے رہینگے۔ چاہے سارا زمانہ دشمن ہو جائے

اور ادھر کی دنیا اُدھر ہو جائے۔

شہزادہ ۔ اللہ جانتا ہی ہمکو تمسے ایسی محبت ہی کہ اپنی سگی بہن سے بھی نہ ہوگی۔

قمرن ۔ اللہ قسم باجی ناز و کم اور تم زیادہ ہمین سے تم وہ محبت ہوگئی ہی کہ کیا کہین بس خدا خوب جانتا ہی مگر لوگ زبردستی بھی دیکھکر جلتے ہین۔

قافلہ داخل لکھنؤ ہوا

ای حضور اُٹھیے اسٹیشن آگیا۔ ہم تو سمجھے تھے کہ دن چڑھے پہونچینگے مگر اچھا ہوا کہ تارون کی چھاؤن مین ٹھنڈے ٹھنڈے پہونچ گئے۔ حضور اُٹھیے منھ دھو ڈالیے پھر ہڑ بڑاہٹ مین کچھ نہو سکیگا۔ وہ سیٹی ہوئی۔ اب لکھنؤ یہان سے کوئی دو کوس ہوگا۔ مارٹین کی کوٹھی وہ سامنے نظر آئی دیتی ہی۔ اہا ہا کیا جھونکا آیا ہی ٹھنڈی ہوا کا۔ جی خوش ہو گیا معلوم ہوا کہ جیسے سیدھی بہشت سے ہوا آئی۔ دوسری بولین ای لو بہشت یہان سے کتنی دور ہوگی۔ کہا بہن ہوگی کوئی ٹکے ڈولی۔ دونون ہنسین اس نوک جھونک اور لطیفہ بازی کے بعد انھون نے نواب نادر جہان بیگم کو جگایا۔ انمین ایک تو بی مغلانی تھین دوسری مہری بیگم صاحب انگڑائی لیتی ہوئی اُٹھین۔ ای ابھی تو تارے چھٹکے ہوے ہین ابھی سے کاہے کو جگا دیا۔ آج کا تڑکا تو سونے کے قابل ہی۔ مہری بولی سرکار۔ ڈیشن آگیا ڈیشن کے لفظ پر بیگم صاحب اور بی مغلانی دونون ہنسین ٹرین لی شن نہین اسٹیشن کہا کرو۔ کوئی کوئی [illegible] کہتے ہین تھوڑی دیر مین اسٹیشن آگیا اور مہریون نے پردہ کیا۔ [illegible] ایک دوست محمد مرزا کو لیکر آئے تھے ڈھونڈھتے ہین تو بشیر الدولہ بہادر کا پتا نہین مہری کو دیکھکر کہا ارے مہری نواب صاحب کہان ہین مہری نے کہا ای لو وہ آگئے بندگی حضور نواب صاحب مگیشن پر اترے تھے وہین رہ گئے۔

اَئین ای اسٹیشن پر رہگئے لاحول ولا قوۃ۔ یہ کس اسٹیشن پر رہگئے بڑا بُرا ہوا۔ بیگم صاحب کو کوئی تکلیف تو نعیب اعدا نہین ہوئی بڑا صدمہ ہوا اسوقت۔"

"نہین بہت اچھی طرح سے آئین کوئی حرج نہین ہوا مگر نواب صاحب کے رہجانے سے بڑا ہی ملال ہوا بڑی تکلیف ہوئی ہوگی۔

سرکار سے کہدو کہ فنسین بھی غلام لایا ہی اور دو فٹن ہین اور پالکی گاڑیان ہین۔

سرکار دریافت کرتی ہین کہ نواب محمد عسکری صاحب کو تو ہمارے آنے کی اطلاع نہین ہی۔

"ای سرکار کسی کے کان مین بھنک تک تو پڑنے نہین پائی کانون کان کسی نے نہین سُنا"

" سرکار پوچھتی ہین اب یہان کے رنگ ڈھنگ کیا ہین یہ کیا سُننے مین آیا۔"

"غلام نے جو عرض کیا تھا وہ غلط ہو تو جو چور کی سزا وہ ہماری سزا افسوس ہی"

بیگم صاحب فنس پر سوار ہوئین دو مہریان ادھر اُدھر ساتھ اس قطع سے فنس پالکی گاڑی کے پاس آئی۔ یہان پردہ کرایا گیا۔ بیگم صاحب سوار ہوئین۔ ڈولیون پر مغلانی اور ساتھ کی خادمہ عورتین اُترین اور دو پالکی گاڑیون مین سوار ہوئین تیسرے درجے مین جو لوگ تھے انکا انتظار نہین کیا مرزا صاحب نے محمد رضا وغیرہ کو بلٹیان دے دین اور کہا سب کو لیکر پیچھے سے آؤ اب سنیے

کہ گاڑیان ہنڈولے کے ناکے کے پل تک نہ پہونچنے پائی تھین کہ حکم ہوا روک لو تین چار بار آواز آئی روک لو۔ روک لو۔ گاڑی رُکی تو مرزا صاحب اُتر پڑے کیون خیریت ہی۔ یہ گاڑی کیون روکی گئی مہری نے کہا سرکار کچھ دریافت کرینگی۔ ارے سائے مین گاڑیان کھڑی کر۔

بیگم صاحب نے مرزا صاحب کو قریب بُلایا اور جھلملیان کسیقدر رکھول کے پوچھا کہ نواب یہان ہین یا باہر کل حال کہہ چلو۔ مرزا صاحب قریب گئے۔ آداب بجالائے اور دست بستہ عرض کیا۔ حضور کیا عرض کرون مجھے جسقدر افسوس ہی کسو کو نہوگا۔ جیسے ہی مین نے نواب بشیر الدولہ بہادر کا خط پایا ویسے ہی عرضی بھیجی کہ یہ خبر بالکل صحیح ہی وہ ایک چوڑی والی قمرن اُسکا نام ہی بس اُسی پر لٹو ہین گھر ڈال لیا ہی۔ ابھی اُسکے میان کو خبر نہین ہوئی ہی اگر خبر ہوجائیگی تو بڑا فضیحتا ہوگا۔ دن رات اُسکے مکان پر ہو حق ہوا کرتی ہی۔ اور اُسکا مکان کیا معنی کیا کچھ اُسکے باپ کا مکان ہی وہ بازار والون کے حوالی موالی کثرت سے رہتے ہین۔

بیگم صاحب کو سخت افسوس ہوا۔ ارے یہ دو لھا بھائی کو کیا سوجھی۔ وہ تو ایسے نہ تھے اوغضب خدا کا ہمکو لکھتے ہین کہ یہ خبر غلط ہی۔ اچھا تو اب باجی کے یہان بھی نہ رہینگے۔

مرزا صاحب نے کہا حضور نواب سطوت بہو کے یہان چلکے رہین۔ اُنکو کل امور کی خبر ہی۔ پرسون مجھے بلا کر دو گھنٹے تک یہی گفتگو کیا کین انکو بڑا افسوس ہی۔

بیگم۔ ای افسوس اب اُنکو بھی نہو تو حد ہی بس۔

مرزا۔ سرکار بڑی محبت ہی آپ سے واللہ۔

بیگم۔ نواب سطوت بہو کی ڈیوڑھی پر چلو سیدھے۔

مرزا صاحب نے گاڑی بان کو حکم دیا کہ نئے گانون چلو۔ راستے مین مغلانی سے بیگم صاحب اپنے افسوس کا اظہار کرتی جاتی تھین اور کبھی کبھی آنسو بھی ڈبڈبا آتے تھے مغلانی سمجھاتی جاتی تھی کہ سرکار اس سے کیا فائدہ دیکھیے اللہ نے چاہا تو موئی منحیارن کو گھڑے گھڑے نکال دیجائیگی ایسی بات ہی بھلا نواب بشیر الدولہ بہادر ایسے ویسے آدمی نہین ہین۔ بیگم صاحب نے کہا مغلانی یہ آدمی اچھا نہین ہی بات نیچے کرتا ہی بوسہ پہلے مانگتا ہی یہ بڑا ستم ہی اسکا کیا جواب دون بات ہوئی بوسہ لاؤ۔ مغلانی نے بہت سمجھایا کہ حضور ذرا صبر کیجیے دیکھیے تو خدا کو کیا منظور رہی۔

بیگم۔ اللہ مالک ہی۔ مگر آدمی بیڈھب ہی۔

مغلانی۔ دم دھاگے مین رکھو۔ ہان ہان کرتی جاؤ۔

بیگم۔ مجھے بڑی ہنسی آتی ہی۔ وری بوسہ دو۔

مغلانی۔ کہو آج نہین کل۔ کل نہین آج کے کل۔

بیگم۔ وہ تو زبردستی ہونٹھ چوسنے پر آمادہ ہی۔

مغلانی۔ اگر ایک آدھ دفعہ چوم بھی لے تو خاموش ہو رہنا زیادہ روکھاپن بھی نہ ظاہر ہو۔

بیگم۔ ای نہین پھر تو شیر ہوجائیگا۔ سمجھیگا کھا بری۔ یہ تم کیا صلاح دیتی ہو۔

مغلانی۔ تو سرکار اگر دو چار بار چوم لین اور آپکا جو اصل مطلب ہی کہ وہ موئی چوڑی والی نکال دیجائے وہ حاصل ہوجائے تو پھر ہرج کیا ہی۔

بیگم۔ واہ ایسا مطلب نکلنا نہین چاہتے جو ہوا تم آبرو کے آبرو ریزی ہوئی تو کیا۔ بوسہ سے کے کام نکلا تو کیا نکلا ہمین پسند نہین۔

مغلانی۔ اچھا تو پھر ایک کام کیجیے۔ اب سامنا نہ کیجیے

جو گفتگو ہو ہمارے ذریعے سے کہدنجیے کہ سطوت بہو
کے گھر پر ملنے کا موقع نہین ہی۔
بیگم۔ یہ بات وہ بات بیگم جانی۔ ذرا چومنے دو۔ ایئن!
ادئی چومنا کیا دونون وقت کی ررولی ہوگئی۔
اتنے مین گاڑی رکی سطوت بہو کی ڈیوڑھی آگئی۔
پردہ ہوا بیگم صاحب اندر تشریف لائین انمین اور سطوت بہو
مین بڑی محبت تھی اس طرح پر دونون ملین جیسے برسون
کے بچھڑے ہوے ملے۔ تہ خانے مین جاکر دونون بیٹھین
صرف ایک خواص اور ایک مصاحب حاضر رہی سطوت بہو
نے افسوس کرنا شروع کیا بہن اس بلا سے اک تھین دونون
بہنین بچی ہوئی تھین کہ سوت کی آنچ نہین دیکھی تھی سو تیا
ڈاہ سے ایک تھین ہمارے خاندان مین بچی ہوئی تھین
گلاب رنگ بدرنگ ہی ای تمنے تو دیکھا ہوگا بہن دہی قمرن
اک ہزار ہی دفعہ دیکھی ہوگی انھون نے کہا ہان ہان خوب
یاد ہی گوری گوری چلبلی سی۔ مگر کہتی ہون یہ دوطھا بھائی
کو کیا ہوا مجھے اسی کا تعجب ہی۔ دوطھا بھائی تو ایسے تھے نہین
خواص۔ حضور وہ کہان کے بڑے پارسا ہین۔
مہری۔ ای سرکار ان رئیسون مین کسی کا
اعتبار نہین۔
خواص۔ انمین چاہے چوڑی والی ہو چاہے
کہاری کسے باشد۔ جوان ہو۔
سطوت۔ تو نواب عسکری اور رونق جنگ سب
اسی رنگ مین آگئے۔
مصاحب۔ حضور وہ درزن پیاری نامے۔
خواص۔ ای چپ بھی رہ انمین بدنامی ہی۔
بیگم۔ انمین بدنامی کاہے کی ہی۔
سطوت۔ (س) مین تمکو سارا حال نہ بتادون تین چار

آدمیون کا گٹ ہی۔ ایک عسکری دوطھا۔ دوسرے رونق جنگ
تیسرے وہ آغا۔ چوتھے چھٹے صاحب نواب۔
ب۔ نواب رہتے اسی گھر مین ہین۔
س۔ تمھارے لبنیا والے مکان مین رہتے ہین۔
ب۔ بہن کیا کرون اب یہ سب کے سب ایک ہوگئے
ہمارا ساتھ دینے والا کون ہی اب۔ بجز خدا کے کوئی
نہین اسی کی کریمی پر سہارا ہی۔
س۔ بہت بڑا سہارا تو وہی ہی بہن۔
ب۔ کیا شک ہی (آہ سرد بھر کر) میرا کلکتہ کا قیام
بس غضب ہوگیا۔ نہ مین بچتون چلی جاتی اور نہ یہ دن دیکھتی
کہ سوت کے گھر رہتے ہین۔

رانڈ ہو گور کا منہ یا اری کمن دیکھے
نوج منہ سوت کا دنیا مین سہاگن دیکھے

س۔ ہی تو یہی اور پھر وہ جسکو اسکی عادت نہو۔ ہم تو
یہ سب پاپڑ بیلے ہوے ہین بہن۔ دونون بیاہتا بیوین
ہین میان کی ہمارے۔ ایک مین اور ایک اختر محل
اور ایک دھوبن گھر ڈال لی ہی۔
ب۔ ہمپر تو بہن یہ نئی مصیبت پڑی ہی۔
س۔ بیشک تمپر نئی نئی مصیبت پڑی ہی۔
ب۔ اچھا بھلا اب وہ دانے چھوٹ
سکیگی۔
س۔ یہ اللہ جانے۔ یقین تو نہین
ہے بہن۔
ب۔ سچ کہون یقین تو مجھکو بھی نہین ہی۔ اور یقین کا ہے
سے ہو بھلا یقین آنے کی کون بات ہی۔ جو دل آگیا ہی تو کوئی
ہزار کوشش کرے کچھ نہ ہونے کا۔ اور جو دل نہین آیا ہی تو
ادھر مین بھی آگئی ہون کیا عجب ہی کہ دل اس سے ہٹ جائے

اب معلوم ہی ہو جائیگا۔ مین چھپا کے آئی ہون ذری جا چھی ننّا کو بلواؤ۔ انکو اللہ جانے معلوم ہی یا نہین۔

مہری کو حکم ہوا اور بموجب حکم وہ نواب رزق جنگ بہادر کی ڈیوڑھی پر آئی محلسرا مین جا کر عرض کیا کہ حضور کو بلایا ہی مگر اُس سے کہدیا گیا تھا کہ نواب نادر جہان بیگم کے آنے کا حال خبردار نہ بتانا۔

بیگم صاحب فنس پر سوار ہوئین چار سپاہی اور ایک مہری ساتھ پیچھے ڈولی پر ایک مصاحب جب ڈیوڑھی پر فنس پہونچی تو پردہ کر دیا گیا اور بیگم صاحب داخل ہوئین۔

ائین اِتم کب آئین بہن خیریت تو ہی۔ تمھارا کھو چہرہ کیون اُترا ہی اور یہ تم آئین کب ہماری سمجھ مین نہین آتا کچھ۔ نادر جہان بیگم ہنسنے لگین۔ اور سطوت بہو نے کہا اے عفت آرا واہ (رزق جنگ کی بیوی) بہن۔ کے اوپر خدانخواستہ چھُری پھیری جاتی ہی اور تم کانون مین روئی ڈالے بیٹھی ہو۔ یہ کلکتے سے دوڑی آئین اور تمکو ذرا خبر نہین اور تمھارے ہی محلے کی بات ہے۔

عفت آرا کے چہرے کا رنگ فق ہو گیا اور گھبرا کر استفسار حال کیا اَی بہن یہ تم کیا کہ کیا رہی ہو۔ اللہ خیر کیجیو ہمارے پانٔون تلے سے مٹّی نکل گئی۔ یہ چھُری پھیرنا کیا معنی اب پہیلیان نہ بجھو اَؤ صاف صاف کہ چلو۔

سطوت ۔ وہ قمرن چوڑی والی کہان ہی۔

عفت ۔ قمرن کہین بھاگ گئی کسو کے ساتھ۔

سطوت ۔ کسکے ساتھ؟ وہ کون ہی۔

عفت ۔ ہمنے نہین سُنا۔ سُنا کسو تنبولی کے ساتھ بھاگ گئی۔ پھر سُنا کوئی اور بھگا لیگیا۔

سطوت ۔ (جھلا کر) تمھارا سر وہ تمھاری بہن کی سوت بنی ہوئی ہی اور تمکو خبر نہین۔

عفت ۔ اوئی اَی یہ تم کیا بکتی ہو۔

سطوت ۔ مین سچ کہتی ہون انھین کے سر کی قسم۔

عفت ۔ ہٹو بھی ہمارا سر کیا کدو ہی کچھ۔

سطوت ۔ تمھارے سر کی قسم بہن۔ بھیا کے سر کی قسم کوئی اپنے لعل کی قسم جھوٹی کھاتا ہی کچھ سُن ہوئی ہو کیا۔

عفت ۔ (ہاتھ ملکر) اب کیا ہوگا۔ سا ری یہ ہوا کیا۔ اور مجھ کمبخت کو اتنے دنون تک خبر ہی نہ ہوئی اور دیوار سے دیوار ملی ہوئی ہی۔ یہ کیا ہوا کیونکر ہوا۔ کچھ کہو تو ہم سے یہ بیٹھے بٹھائے کیا گُل کھِلا۔

نادر جہان ۔ اور دولھا بھائی کو بھی معلوم ہی۔

عفت آرا بیگم کو اس خبر وحشت اثر کے سننے سے سخت قلق ہوا اگر قلق سے زیادہ حیرت تھی کہ یہ قمرن کیونکر وہان پہونچی۔ اب سب کی صلاح یہ ہوئی کہ سطوت بہو کے ہان چنو کی جورو اور نازو اور قمرن بلوائی جائین۔ چنانچہ مہری کو حکم دیا گیا اور تاکید کی گئی کہ خبردار خبردار انکے آنے کا مطلق ذکر نہ کرنا۔ اتفاق سے جس وقت مہری گئی اُس وقت نازو بھی وہین موجود تھی۔ نازو کی مان نازو کو لیکر چلی مہری نے کہا اور چوڑیون کا ٹوکرا۔ کہا اب ہمنے یہ کار چھوڑ دیا ہے مگر بیگم صاحب کا نمک کھایا ہے۔ اُنھون نے ہمکو یاد فرمایا ہے۔ نمکحرامی ہے جو نہ جائین مہری سمجھ گئی کہ وہ خبر صحیح ہی ورنہ چوڑی والی اور اپنا کام چھوڑ دے ہنسوڑ اور ٹھٹول تو تھی ہی۔ پوچھا پھر اب کون کار کرو گی تنبولن کی دُکان رکھو تو ہمارے بھی خوب مزے سے گلوریان کھانے مین آئینگی کہان کا جھگڑا۔ اور ہان خوب یاد آیا۔ ای لو بھول ہی گئی تھی۔ قمرن کو تو لے چلو۔ کہا قمرن کا

حال تمنے نہین سُنا۔ اے لو اسکو تو آج اتنے دن ہو گئے
مہری کو دل لگی سوجھی حیرت کے ساتھ بولی۔ اے ہے یہ
کب جاتی رہی۔ نازو بگڑکے کچھ جواب دینے ہی کو تھی کہ اُس
بڑھی نے کہ خرانٹ اور تجربہ کار تھی کہا۔ بین ہمارے
نزدیک تو مرجانے سے بھی بدتر ہے کیا جانے کسکے ساتھ
بھاگ گئی بڑا غضب ہو گیا مہری —

مہری نے حیرت کے ساتھ کہا۔ کیا۔ ہا رے
بھاگ گئی ہے ہے۔ یہ بڑا غضب ہو گیا۔ اور بھاگی کسکے
ساتھ۔ کہا کیا معلوم کنوون مین بانس پڑ پڑ گئے
مگر اُسکا پتا نہ ملا۔ کیا جانے کون پھُسلا لیگیا
اور تم بھی اتنے دن سے اُسکو دیکھتی تھین کبھی کوئی
بات بُری دیکھی۔ کبھی بُری راہ چلتے دیکھا۔ کبھی نہین
وہ اوپر سر اُٹھا کے چلتی نہ تھی۔ نیچے نظر کیے
آنا اور نیچی نظر کیے ہوے جانا۔ کسی سے مطلب اور
نہ سروکار۔ اور سوا نواب کے اور کوئی بتا تو دے
کہ میرے یہان آئی تھی۔ مگر ہماری قسمت۔ اُسکو
ہم کہان لیجا کے پھوڑین۔ پھنس گئے۔ اُسکو
یا تو کوئی زبردستی بھگا لیگیا۔ یا دم دھاگا دے کے —

مہری نے بڑا افسوس ظاہر کیا۔ پوچھا نازو تمکو کسی پہ
شک ہے۔ یہ بولی اب ہم کسکا نام بتائین۔ کس پر شک کرین
للتو اپر لوگون نے تہمت لگائی تھی۔ مگر وہ بھی جھوٹ نکلا

مہری۔ کیا جانے بچاری کہان ہو گی اور کسطرح سے ہو گی

نازو۔ بس کچھ پوچھو نہ بہن۔ کیا کہین۔ افسوس —

مہری۔ اور شاید کسی میر کے ہان چین کر رہی ہو —

خدا خدا کرکے چھوٹی بیوی مع نازو کے سطوت ہو کے
ہان ہو چکین۔ دونون نے جھک کے سلام کیا۔ اور زرینہ
بیٹھ گئین۔ اور جب سطوت ہونے اشارہ کیا تو جا کے
پائین بیٹھین۔ حضور کو بہت دن بعد دیکھا۔

سطوت۔ قمرن کہان ہے چھٹو کی جورو۔

ضعیفہ۔ حضور کیا عرض کرے لونڈی۔

سطوت۔ (اے نازو قمرن کیون نہ آئی)۔

نازو۔ حضور — (گردن نیچی کرلی)

سطوت — اے چوڑیان نہ لائین۔

ض۔ سرکار مین تو مرتے مرتے بچی۔ میرے بچنے
کی کسکو امید تھی۔ مگر اللہ نے ان بچون پر رحم کیا۔

سطوت۔ ارے تو چوڑیان کہان ہین۔ کیا بیمار
ہونے سے چوڑیان بھی بیمار ہو گئین —

ض — حضور مین اپنا حال کیا بیان کرون
(گردن نیچی) —

س۔ کیون کیون آخر کچھ کہو تو۔ خیریت تو ہے۔
یہ ہوا کیا۔ کچھ کہکے رُک کیون جاتی ہو —

ض۔ حضور کیا عرض کرے لونڈی۔ میرے
اوپر تو آسمان پھٹ پڑا۔ ہاے ہاے —

عفت آرا۔ اے کیا قمرن بھاگ گئی۔

ض — (کانپتی ہوئی) ہان حضور کئی دن
ہوے —

عفت۔ یہ کون بھگا لیگیا۔ آخر یہ ہوا کیا کچھ
پتا بھی لگا۔ وہ تو ایسی تھی نہین —

ض۔ حضور ایک دن اُسکا میان آیا کہا لینے کو آیا
ہون مین نے کہا وہ یہان کہان وہ تو تمھارے ہی یہان
ہے بیٹا۔ کہا واہ واہ ہمارے یہان تو برسون سے نہین
ہے بس چوطرفہ شہر بھر مین ڈھونڈھتے پھرے —
ہاے ارے قمرن دغا دے گئی —

نازو۔ حضور کو تو معلوم بھی ہو گا —

عفت - ای ہاں سُنا تو تھا مگر سنتے ہین کسی نواب
کے گھر پڑ گئی ہی -
ض - (بڑی حیرت کے ساتھ) کیا ! -
نازو کے چہرے کا رنگ بدل گیا - مگر ضعیفہ خوب
سنبھلی قطعی انکار کیا - نہ معلوم کس نواب کے ہان
ہی - کیا پکی خبر ہی حضور - مین تو انگارون پر لوٹ
رہی ہون -
عفت آرا نے کھود کھود کے پوچھنا شروع کیا کہ آخر
کچھ پتا لگا کہ قمرن کہان ہی - کہین ٹھکانا ہی - کسی پر شک ہی -
اتنے دنون مین کچھ تو معلوم ہوا ہوگا -
چنو کی جورو نے منھ اس طرح بنا لیا کہ گویا بڑی ہی
افسوس ناک حالت ہی - سرکار جب سے - بس تب سے
پتا نہین ملا - اللہ جانے کیا ہو گئی وہ - معلوم ہوتا ہی یا تو
کسی پر فریفتہ ہو گئی - اور یا کوئی جل دے کے دم دلا کر
بھگا لیگیا - چھوکری تو اچھی ہی تھی - چکمہ چل گیا - اُسکا نام
لیتے ہوئے ہمین - اب کیا عرض کرون - خاندان
بھر کا نام ڈبو گئی - اور ہمکو کہین کا نہ رکھا اب کچھ
کرتے دھرتے بن نہین پڑتی -
عفت آرا بیگم نے مُسکرا کر پوچھا اور یہ جو افواہ ہی کہ
کسی نواب کے گھر پڑ گئی ہی اور چین کرتی ہی - اور نازو بھی وہین
رہا کرتی ہی - اور کبھی کبھی تم بھی جاتی ہو یہ غلط ہی سب نازو
کی مان کے چہرے کا رنگ بدل گیا - سرکار اب خلق خدا
کی زبان کون روکے کس مین اتنی طاقت ہی - مگر ہمارا
اللہ ہی جانتا ہی کہ ہمکو اُس روز سے آج تک جو خبر بھی ہو
کہ جیتی ہی یا مر گئی - لکھنؤ مین ہی یا باہر -
سطوت بہو نے اُنسے بڑی ہمدردی کی تمنے کس کس
دقتون سے پالا تھا چنو کی جورو - آپ فاقہ گوارا کیا - ان دونو
کو سہنے کا لقمہ کھلایا آپ پھٹا پُرانا پہنا انکو نیا کپڑا پہنایا
آپ دھوپ مین دوڑین - انکو ٹھنڈے مین رکھا -
سردی کو سردی گرمی کو گرمی نہین مانا - مگر ان سب کا
ثمرہ یہ پایا - یہ اپنی قسمت ہی - اوس پر آ گئی تہمت - اس سے
تو مر ہی جاتین تو اچھا تھا - بال بچہ خدا دے تو نیک
چلن دے نہین تو نہ دے -
خواصون مین سے ایک نے کہا حضور مین تو اُسکی وضع
چال ڈھال اور چلبلاہٹ ہی دیکھکر سمجھ گئی تھی کہ یہ
چھوکری ٹھیک نہین ہی - سو وہی ہوا - گلی تو بیٹھتی ہی نہ تھی
اور بازار مین تو توبہ ہی بھلی - بس کیا کہون مردون سے
خود چھیڑ کے جگت اور پھکڑ لڑاتی تھی - کوئی چھیڑے
یا نہ چھیڑے وہ خود چھیڑنے کو تیار رہتی تھی - اور
ململوا تنبولی سے تو گہری چھنتی تھی - گھنٹون ہنس ہنس کے
دونون مین باتین ہو رہی ہین - وہ گلوری پر گلوری
بنا کے دیتا جاتا ہی اور یہ چکھتی جاتی ہین اور کھلکھلاتی
جاتی ہین اور وہ موا اُسکا میان دیکھتا ہی اور ٹال
جاتا ہی - ایسا بے شرم ہوتا تو یہ ہوتا ہی کاہے کو -
عفت آرا نازو کو علیحدہ کمرے مین لے گئین اور یون
باتین کرنے لگین -
ارے نازو سچ سچ بتا دے قمرن کہان ہی اگر اُسکو
بھاگ ہی جانا ہی اور میان پسند نہین ہی تو ایک کام کرو
اُسکے میان سے فارخطی (فارغخطی) دلوا دین اور کچھ
لے دے کے یہ کارروائی ہو جائے - پھر اسکے بعد ہمارے
بہنوئی نواب محمد عسکری سے نکاح پڑھوا دین - ہماری
بہن کے لڑکا بالا نہین ہوا اور اب کوئی امید
باقی رہی ہی - شاید قمرن سے کوئی لڑکا ہو جائے
نازو دم مین آ گئی - کہا او جو سرکار نواب صاحب نے نکاح

نہ منظور کیا تو اُدھر میان بھی چھوٹا اور ادھر سے بھی گئی
گذری۔ نہ ادھر کی نہ ادھر کی۔ یہ بلا کدھر کی عفت آرا بیگم
اب اس سے بے تکلفی کی باتین کرنے لگین دیکھو نازو یہ مین
بڑی بات یہ ہے کہ قمرن بلجائے بلجانا شرط ہے۔ بس پھر ہم اسکو
سب ٹھیک کر لینگے اور ہم جانتے ہین کہ قمرن کو نواب
پسند بھی کرینگے نازو کی زبان سے نکل گیا۔ (پسند اے دیکھتے ہی
ریجھ جائینگے) ایسی بات ہے بھلا۔ لٹو ہو رہے ہین۔ وہ۔
(بات بنا کر) میرا مطلب یہ تھا کہ لٹو ہو جائین اچھا
تو مین قمرن کو ڈھونڈھ نکالون پھر اگر اپنے قول پر پوری
رہیے گا۔ بدل نہ جائیے گا۔

عفت آرا نے اور بھی دم دھاگا دیا۔ تمھارے کہنے
کی بات ہے۔ قول جان کے ساتھ ہے تم قمرن کو یہانتک
لاؤ تو پھر ہم سب ٹھیک کر لینگے۔ مگر دیکھو چپکے گھر
پڑ گئی ہے اسکو کانون کان خبر نہونے پائے خوبصورتی سے آئین

نازو اپنے دل مین ہنسی اور سوچنے لگی کہ یہ ترکیب
سب سے اچھی ہے مزے سے کمرا کو روپیہ دے کے
فارخطی (فارغخطی) ہو جائے اور نواب نکاح پڑھا لین
انکے مرنے کے بعد آدھی دولت کی یہ مالک ہو گی اور
آدھی کی بیگم صاحب۔ چین ہے بس۔

عفت۔ تو اب قمرن کو کب تک لاؤ گی نازو۔

نازو۔ اے حضور یہی دو ایک روز مین بس۔

عفت۔ مگر رات کے وقت لانا۔ دن نہو خبردار۔

نازو۔ نہین حضور دن کو کیونکر آسکتی ہے بھلا۔

عفت۔ دن کے آنے مین پکڑی جائیگی سمجھین نا۔

نازو۔ سرکار اب کیا اتنا بھی نہین سمجھ
سکتی ہون۔

عفت۔ مزے سے شادی ہو جائیگی۔ پرسون ہی نکاح ہو
چٹ مری منگنی پٹ مرا بیاہ۔

نازو۔ اے تم سلامت رہو گاڑھے وقت آڑے آئینوالی
کیا تدبیر بتائی ہے۔

عفت۔ مگر اس خوبصورتی سے لاؤ کہ کسی کو خبر نہ ہو۔

نازو۔ حضور ڈولی پر سوار کرا کے بس لے آؤنگی۔

عفت۔ ہان مگر آفتاب غروب ہو گیا ہو شام کے بعد
اسکا ذرا خیال رہے۔

نازو۔ اے یہی کوئی دو گھڑی رات گئے بس اور کیا

عفت۔ دیکھو تو تمکو کیسا مالا مال کر دیتی ہون۔

نازو۔ حضور ہی کا دیا نمک کھاتے ہین کسو اور کا۔

عفت۔ اللہ سب کا دینے والا ہے۔

نازو۔ حضور بس ایسا کرین کہ وہی ایک دن مین
فارغخطی بھی ہو جائے اور نکاح بھی ہو جائے جسمین پھر
کوئی جھگڑا نہ رہنے پائے۔

عفت۔ سب ہو جائیگا گھبراؤ نہین۔

نازو۔ اللہ کرے نکاح کے بعد لڑکا ضرور ہو۔

عفت۔ انشاءاللہ۔ اُسکی کریمی سے کیا بعید ہے
اُسکو دیتے کچھ دیر لگتی ہے۔

چنو کی جورو کے حواس غائب تھے کہ نازو
دیکھیے کیا ستم ڈھاتی ہے۔ عفت آرا بیگم
بے طور اس چھوکری کو علحدہ لیکر گئی ہین۔ ایسا
نہو دم مین آجائے اور قبول دے تو بس
کیا کرایا سب مٹی مین مل جائے اور بدنامی اور
جگت ہنسائی ان سب پر طرہ۔

عفت آرا بیگم نے اسکا بھی دفع دخل کیا۔ کہا سنو نازو
تمھاری بوڑھی دادی اس بات کو نہ مانیگی مگر بیوقوفی ہے
بوڑھی عورتون کے حواس تو ٹھیک رہتے نہین مین اونچ نیچ

کچھ نہین سمجھ سکیتن - اور چڑچڑی ہوجاتی ہین - انسے کہنے نہین
معاملہ سب پھر بھنڈ ہوجائیگا اور پھر کچھ بھی نہ ہوسکیگا - ع

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہین -

نازو کے دل پر اس امر کا نقش بخوبی منقوش ہوگیا کہ
عفت آرا بیگم قمرن کی خیر طلب ہین بدخواہ نہین ہین اور
ضرور ضرور نکاح ہوجائیگا - دل مین سوچی کہ امی جان
سے کہنا فضول ہے چپ چپاتے ہی یہ کارروائی کرو -
جسمین امی جان بھی پھر خوش ہوجائین کہ ان چھوکریون نے
اپنی کارستانی سے نکاح بھی کرلیا -

الغرض عفت آرا بیگم اور نازو بڑی دیر تک گفتگو
کرکے وہان جاکے بیٹھین جہان سب بیٹھے تھے -
چنو کی جورو چاہتی تھی کہ رسیان تڑا کے بھاگے -
کہا سرکار اب اجازت ہے؟ حکم ہو تو جائین -
سطوت بہو نے کہا اچھا سکر کبھی کبھی آیا کرو چنو کی جورو
نازو تونے تو آنا ہی چھوڑ دیا - کہا سرکار اب ضرور
کرکے حاضر ہوا کرونگی -

جب یہ دونون چلی گئین تو عفت آرا نے کہا بس
اسمین ذرا شک نہین ہے کہ وہ خبر صحیح ہے نازو سے صاف
قبولوا لیا ہے - بس اب دیکھو تو ہوتا کیا ہے -
اسکے بعد ساری داستان بیان کی اور کہا بے
نواب بشیر الدولہ کے آئے کوئی کارروائی نہین
ہوسکتی ہے - اور وہ آج پہونچ بھی جائینگے کیونکہ
بشیر الدولہ اور عسکری دولھا بھائی بھی چچازاد بھائی ہین
بلکہ ان دونون مین بڑا یارانہ ہے - اور مینگ بہت
بڑھے ہوے ہین اور انکا کہنا بھی مانتے ہین مگر
داوری قمرن کہان سے کہان پہونچی بیت گی موچھون
کے کونڈے کے دن سے یہ اسپر ریجھے ہوے تھے

میدان خالی پاکر چلو بس خوب کھل کھیلے - افسوس
نادرجہان بیگم نے کہا باجی جان کیا نازو صاف
صاف قبول دی کہ نواب کے گھر بڑ گئی -

عفت آرا بولین اے تم تو عجب طرح کی باتین
کرتی ہو بھلا وہ کوئی دیوانی ہے کہ قبول دیتی - اچھا
تمکو اس ٹھائین ٹھائین سے کیا مطلب ہے
آج کے تیسرے روز نہ میدان خالی کرادیا ہو تو سہی
نادرجہان بیگم کی جان مین جان آئی کہ مار لیا ہے -

اب سنیے کہ نازو کی مان نے تھوڑی دور جاکر
پوچھا کہ بیٹا تم سے بیگم صاحب کیا دریافت کرتی تھین
اسنے کہا امی جان تمسے دھر دھر کے پوچھتی تھین
کہ قمرن کہان ہے اور انکو یہ شک ہے کہ قمرن کو نواب
رونق جنگ بہادر نے گھر ڈال لیا ہے جبھی تو بیقرار ہین
اور بیقراری آخر کیا ہے مین نے لاکھون قسمین کھائین
تو انکو یقین آگیا کہنے لگین کہ اگر ایسا ہی ہے
تو میرے میان پر رحم کرو - عسکری دولھا کے
گھر بڑ جائے ہم اپنی بہن اور بہنوئی کو اس
بات پر راضی کرلینگے بس -

بڑھیا حکیمہ کھاگئی خوش ہوکے بولی
اچھا تو ہے - اگر نکاح ہوجائے تو پھر کیا
بات ہے - مگر -

نازو نے کہا امی جان اگر مگر رہنے دو نکاح
اب ٹل نہین سکتا - ہو اور رہو -

ضیعفہ - یا خدا ہم غریبون کی
سن لے - ۵

ندارم غیر از تو فریاد رس
تو ئی عاصیان را خطا بخش و بس

بس اگر نکاح ہوجائے تو کیا کہنا ہے۔ بکھیڑی جھنجھٹ
نہ باقی رہے اور پھر کسی کے کرتے دھرتے کچھ نہ بن پڑیگی
جیسے بیاہی بیوی ویسے یہ۔ فرق کیا ہے۔ مگر گھر پڑ جانے
سے کیا ملیگا۔ جیسے اور بازاری عورتین ویسے یہ۔ جب
چاہین ہاتھ پکڑ کے نکال دین۔ داد نہ فریاد۔ کوئی پوچھنے
والا نہین۔ مگر نکاح کے بعد پھر سولہون آنے کی مالک ہین
ضعیفہ تو مکان گئی اور نازو قمرن کے پاس ہو پہنچین۔ سنتے
سے ڈولی پر سوار ہوئی تھین اور ایک جان پہچان عورت
کو ساتھ لے لیا تھا۔ ڈیوڑھی پر ڈولی سے اُترین اور
چھم چھم کرتی ہوئی کوٹھے پر گئین۔ دیکھا تو قمرن بیٹھی ہوئی
مغلانی سے باتین کرتی ہین۔ تھوڑی دیر بیٹھکر مہتابی پر
لے گئین۔ کہا بہن مبارک لو اب چین ہی چین ہے۔ نواب
کہان گئے ہین۔ کہا کیا جانین کہان گئے ہین
کہہ گئے تھے کہ ابھی آتا ہون اور یہ مبارکباد دی کہ ہے کی
ہو" نازو مسکرائی۔ مبارکباد دی تمھارا اور نواب صاحب
کا نکاح پرسون تک ہوجائیگا۔

قمرن۔ (خوش ہوکر) یہ کہان سے معلوم ہوا۔

نازو۔ مگر نواب سے اسکا ذکر نہ آنے پائے۔

قمرن۔ یہ کیون۔ اچھا ہم نہ کہینگے۔

نازو۔ اور جو وہ خود بھی چھیڑین تو تم بات کو ٹال دینا۔
کہنا نکاح تو اُسی دن ہوا جب ہم گھر بار تج کے تمھارے
گھر آئے میان کو چھوڑا۔ برادری کو چھوڑا عزیزون کو
چھوڑا سارے مین بدنام ہوے۔ اب اور اس سے
بڑھ کر کیا ہوگا۔ اور یہ کہکر رونے لگنا۔

قمرن۔ اچھا باجی۔ تم سکھا دو بس پھر ہم سب
سمجھ لینگے۔ مین بھی بڑی وہ ہون۔ اس طرح
بیان کرون کہ نواب کا دل پانی ہوجائے۔

نازو۔ بہن اب جیت ہمارے ہاتھ ہے۔ نادر جہان بیگم
تو کلکتہ مین جلے بیٹھی ہین اُنکو کیا خبر کہ یہان کیا ہو رہا ہے
یہی موقع ہے۔ اصل یون ہے کہ عفت آرا بیگم کو کسو نے
یقین دلا دیا ہے کہ قمرن کو نواب رونق جنگ نے گھر ڈال
لیا ہے تو اب وہ کوشش کر رہی ہین کہ کدرا کو کچھ لے
دے کے نواب عسکری کے ساتھ تمھارا نکاح ہوجائے

قمرن۔ اور اسکا کچھ خیال نہین کہ بہن کی
سوت آئے۔

نازو۔ زمانہ نازک ہے کسکی بہن اور کسکا بھائی اپنے
حلوے مانڈے سے مطلب ہے۔

قمرن۔ بیشک زمانہ تو ایسا ہی جاتا ہے۔

نازو۔ اور دیکھو اغلانی مغلانی کسی پر ظاہر نہ کرنا۔
خبردار خبردار نہین تم ہی پچھتاؤگی۔ میرا کیا ہوگا۔
ہمنے تو اپنی سی کوشش کی۔ اب آگے تمھاری قسمت۔

قمرن۔ تو مین کہنے ہی کیون بیٹھونگی۔ کیا مجھے تمنے
بالکل بیوقوف ہی سمجھا ہے۔

نازو۔ اس بات پر کیا فرض ہے کوئی بھید کسی سے
نہ کہو۔ سمجھ گئین بس اس بات کو گرہ دے لو۔

قمرن۔ اچھا ہم پھر یاد رکھونگی۔

نازو۔ تم تو اپنا سمجھ کے کہو اور وہی اُلٹے دشمن
اور بیری بنجائے۔

قمرن۔ سنا بہن۔ اب جو کسو سے کہون
باجی جان تو گنہگار تم ہمارے ہی بھلے کے لیے
کہتی ہو۔

نازو۔ اچھا اب یاد رکھنا اسمین فرق نہو عمر بھر چین
کروگی اور بیگم بنی رہوگی۔

قمرن۔ جو کہو سو کرون۔ مجھے کچھ عذر نہین ہے۔ مگر ہان گھر کی

جھڑکی نہین سنو گی۔

نازو۔ (گلے لگا کر) اچھا یہ بھی مانا۔

قمرن۔ امی جان کو آج بلوا ئینگے دیکھنے کو بہت جی چاہتا ہی تم اپنے ساتھ کیون نہ لیتی آئین۔ اب آج ضرور بلوا ئینگے۔

نازو۔ اب آج نہین اور کوئی دن۔

قمرن۔ ہمارا تو اسوقت بہت دم گھبراتا ہی۔

نازو۔ بس ابھی تو تم مین عادت خراب ہی کسو کا کہنا بھی آدمی مانتا ہی۔

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

کدرا۔ میری پیاری کمرن تم کہان چلی گئی تھین جانی اے اللہ تری شان۔ ہم اور کمرن آج پاس پاس بیٹھے ہین

قمرن۔ اللہ جانتا ہی جو ہمین چھوا تو ہم بگڑ جائینگے بس فورا الگ ہی الگ رہو تیری صورت سے مجھے نفرت ہی

کدرا۔ (ہاتھ جوڑ کر) جانی جان جاتی ہی ساری کمرن تنے مار ڈالا (پھر ہاتھ جوڑ کر) ارے تو بھاگ کہان گئی تھی مین تیرے صدکے (صدقے) تو کہے تو مین اپنی جان تک تجھپر سے صدکے (صدقے) کر دون۔

قمرن۔ الگ ہٹ مونڈی کاٹے۔

کدرا۔ ارے تو تو میری جورو ہی۔

قمرن۔ ایڑی چوٹی پر قربان کیا تجھکو۔

کدرا۔ اچھا کمرن سنو تو۔

قمرن۔ (جھٹک کر) یا میرے اللہ یہ مجھے کیا ہوا۔

کدرا۔ (پانون پر سر رکھکر) مجھے اپنا گلام سمجھ۔

قمرن۔ اچھا ایک بات سن لے ارے جب مین تیرے یہان سے بھاگ گئی تو پھر اب تو کیون مجھے چاہتا ہی مین تیری بیاہتا بیوی اور بھاگ گئی تو مین اس قابل ہون کہ تو مجھے گھر سے نکال دے۔ جو کچھ حمیت اور غیرت ہی

راوی۔ حضرات ناظرین! کیا نازک بات ہی۔ بیوی میان سے کہہ رہی ہی کہ مین تیرے گھر سے نکل گئی اب تو کیون مجھے بیوی کہتا ہی اور میان ہاتھ جوڑ کے کہتا ہی کہ مین صدقے مین قربان مین اپنی جان تجھپر سے نثار کر دون

کدرا۔ (آنکھون مین آنسو بھر کر) مین تیرے لیے کیسو گیا وہان لوگون سے لڑا۔ پلٹوا کو مارا۔ اور کیا جانے کیا کیا پاپڑ بیلے مگر شکر اللہ کا کہ پھر ہم اور تم ایک جگہ بیٹھے ہین ہمسے لوگون نے کہا تھا کہ کسی نواب کے گھر پڑ گئی ہین۔ مگر تمنے جو چاہا سو کیا اور سب اچھا کیا۔ مگر اب ذرا ہم سے بولو چالو۔ ہم تو تمسے ہاتھ دھو بیٹھے تھے مگر۔ ع

میرے اللہ نے پھر شکل دکھائی تیری

قمرن۔ ارے میری قسمت پھوٹ گئی۔

کدرا۔ میری پیاری کمرن۔ سن تو۔ اچھا ایک بات سن لو تم چاہے جاؤ اور چاہے جو کرو۔ مگر۔

قمرن۔ آہ سرد کھینچکر) ارے مین کہان تھی اور اب کہان ہون۔ اری مہری۔ ہی ہی۔ بی مغلانی۔ دداجی ارے داروغہ۔ ائین کوئی بولتا نہین۔ یہ کیا ماجرا ہی۔

کدرا۔ معلوم ہوتا ہی کسی نواب کے ہان تھین تم۔ تم جہان تھین جانی ہمکو اسکی کچھ پروا نہین۔ مگر میری پیاری ایک بات یاد رکھو کہ (قدمون پر سر رکھ کے) ہمکو چھوڑ نہ دو۔ یہ نہ مشہور ہو کہ تم ہمارے گھر سے نکل گئین اور دوسرے کے گھر پڑ گئین۔ بس۔

قمرن۔ سن مین تیرے گھر نہین رہ سکتی۔ مین تو جہان ہون وہان ہون۔

مگر تیرے یہان بھی آتی جاتی رہونگی اگر تجھکو بھی منظور ہو تو خیر۔

کدرا۔ اچھا ہاتھ پر ہاتھ مار و ساری تو تو میری جورو ہی مین تو نالش کر سکتا ہون۔ کیا مین کوئی گدھا ہون۔ مگر تیری صورت ایسی ہی کہ (صدقے ہو کر) جانی ارے میری تو جان جاتی ہی۔ مین تو یہان تک کہتا ہون کہ جو تیرا جی چاہے سو کر مگر مجھے بد نام نہ کر۔ تو میرے گھر مین رہ۔ اب مین اور زیادہ کیا کہون۔

قمرن۔ ایک تو مجھے تیری صورت پسند نہین۔

کدرا۔ (پلنگ پر بیٹھ کر) سُن لو۔

قمرن۔ ہٹ پلنگ سے۔ تو اور میرے پاس بیٹھے!!

کدرا۔ (زمین پر بیٹھکر) اچھا جو حکم ہو۔

قمرن۔ حکم یہ ہی کہ برف منگوا۔ اور اولے منگوا۔ اور کیوڑا منگوا اور شربت بنوا۔ ٹھنڈا ٹھنڈا شربت پلوا۔ جس سے کلیجے کو ذری تراوٹ پہونچے۔ ہاے مین کہان تھی اور کہان آئی ہی ہی۔

کدرا بیچارہ تو ہاتھ جوڑتا ہی اور یہان تک اصرار کرتا ہی کہ تو جہان چاہے جا کے بیٹھ۔ جہان چاہے جا۔ جو چاہے کر۔ مگر رہ ہمارے گھر مین جسمین ہماری بد نامی نہو ہم تو تمپر عاشق ہین۔ ہاے ہم تو آپمے نہین رہے۔ ہلدی ہڈی گل گئی ہی ہڈی ہڈی گن لو۔ مگر تمھارے عشق مے ہمکو مار ڈالا۔ ہاے سکرن ارے تو بھاگ گئی تھی اور قمرن اس سب کے جواب مین کہتی ہی کہ الگ ہٹ مین کہان تھی اور اب کہان ہون۔ ہاے مجھے کیا ہو گیا ہار اور پھول اور پھولون کی بدھیون اور طوق کی فرمایش کرتی ہین۔ کدرا بھلا یہ کیا جانے۔

قمرن۔ اچھا گاڑی کرایے کی منگوا۔

کدرا۔ لے اب مین گاڑی کہان سے منگواؤن۔

اتنے مین قمرن کی ساس آئی۔ اور کدرا الگ جا کے بیٹھا۔ قمرن کو دیکھتے ہی وہ حیرت مین ہوئی۔ کون؟ بہو۔ ارے قمرن ہی؟ کدرا کدرا۔ ارے ادھر آ۔ یہ کہان سے آ گئی۔

قمرن۔ (ساس کے قدمون پر گر کر) میری کھتا (خطا) ماپھ (معاف) کیجیے مجھسے بڑا کسور (قصور) ہو گیا۔

ساس۔ ارے اللہ تری سان۔

قمرن۔ مجھسے بڑا کسور (قصور) ہوا۔

ساس۔ ارے میرے اللہ۔ ارے تو تھی کہان یا اللہ مین کیا کھواب (خواب) دیکھ رہی ہون۔ اوہ لوگون نے کیا کیا بد نام کیا ہی۔

قمرن۔ میری کھتا (خطا) کچھ نہین ہی۔

کدرا۔ ارے اسکو ایک آدمی پھسلا لے گیا تھا کہ کوئی بادشاہ مین کیا جانے کہان کے اُنکے پاس تجھے لیجاؤنگا اور تم بیگم ہو جاؤ گی اور یہ اور وہ۔ مگر یہ بچاری موکا (موقع) پا کے بھاگ آئی اسکا کون کسور (قصور) ہی یہ کیا کرے بچاری (بیچاری)

ساس۔ سچ ہی۔

حضرات ناظرین آپکو سخت حیرت ہوگی کہ قمرن اور کدرا کی گفتگو کیسی تھی قمرن کجا۔ اور کدرا کجا۔ مگر یہ گفتگو بھی قابل سننے کے ہی

قمرن۔ ارے تو مجھے فارغخطی لکھدے۔

کدرا۔ تو پیاری کاہے کی ناراضی ہی۔

قمرن۔ اچھا ارے ہان ناراضی نہین۔ مین تو فارغخطی کہتی ہون تو ٹونٹی

کدرا۔ پھارگ گھتی کیا۔ ارے مین سمجھا نہین۔
قمرن۔ تو فارغخطی لکھدے کہ مجھسے اور قمرن سے اب کوئی واسطہ نہین ہی بس۔
کدرا۔ جانی ہم نہین لکھ سکتے۔
قمرن۔ سارے گدھے مین تیری ہی ہو کے رہونگی۔
کدرا۔ جانی تم جو کرو سوچا ہو مگر۔
قمرن۔ ارے وہ برفا اور کیوڑا کہان ہی۔
کدرا۔ آتا ہی۔ ارے کون گیا ہی۔
قمرن۔ ارے مین جہان تھی وہان تیرے واسطے کبھی بدی نہین کی۔ مگر اب ہم تیرے یہان نہین رہ سکتے یہ تو اپنے دل مین خوب سمجھ لے۔
کدرا۔ سنو۔ ارے تو تو میری جورو ہی۔
قمرن۔ الگ ہٹ کیا بکتا ہی۔
کدرا۔ ہائین۔ ارے تو میری جورو نہین ہی۔
قمرن۔ ہاے۔ ارے مین تیری جورو نہین ہون تو کون ہی مونڈی کاٹے۔ خدا تجھکو غارت کرے۔
کدرا۔ تو پھر تم میری کون ہو۔
قمرن۔ ارے ہم امیرون رئیسون کے ہان کے بیٹھنے والے ہین تیرے کوئی نہین۔
کدرا۔ اچھا تو پیاری تم جاہے جہان بیٹھو۔
قمرن۔ تیرے کپڑون کی بو مجھے بُری معلوم ہوتی ہی ذرا ہٹ کے بیٹھ۔
کدرا۔ اچھا تو اگر حکم ہو تو مین نہا کے آؤن۔
قمرن۔ ارے وہ مغلانی۔ وہ خواص۔ وہ محلدار وہ مہری کہان ہی۔
محلے مین بھی خبر ہو گئی کہ قمرن اپنی سسرال مین آگئی۔ دو چار آدمی آئے اور سب کے پہلے للتوا آیا۔
للتوا۔ ارے کدرا۔ کیون بے ہمکو مفت ہی مین بدنام کیا تھا۔ اور پھر ہمسے لڑا بھی۔
کدرا۔ یار اب ہماری گھتا (خطا) ماپھ (معاف) کرو۔
للتوا۔ کمرن جری بات سنو۔
قمرن۔ دور ہو موے نگوڑے۔
للتوا۔ اتی مار کھائی تمھاری بدولت کہ ہمین جانتے ہین کئی دن تک درد نہین گیا۔
کدرا۔ یار یہ ہمسے چوک ہوئی۔
للتوا۔ چلو سُکر ہی کہ کمرن آتو گئین۔ تمنے تو ور دکے اپنی جان دی تھی۔ یہ گئین کہان تھین۔
قمرن۔ اچھا اب اس سے کیا مطلب ہے۔ کچھ اور باتین کرو۔ ہاے یہ کیا ہوا۔ میرے اللہ۔
للتوا۔ مطلب کیا کہین جوتیان ہمنے کھائین پٹے ہم اور پھر کچھ مطلب ہی نہین۔
قمرن۔ پھر خوب ہوا۔
کدرا۔ للتوا یار اب اسکو سمجھا دو کہ اب گھر سے کہین نہ بھاگے گھر مین رہے۔
للتوا۔ اچھا تو جری ہٹ جاؤ۔ ہم پوچھ تو لین کہ یہ بات کیا تھی آکھر (آخر)۔
کدرا۔ اچھا تو ہم چلے جاتے ہین۔
قمرن۔ یہ تو موا پاگل ہی۔
للتوا۔ اتنا بتا دو پیاری کہ تم تھین کہان کیا ہم سے بھی پردہ ہی۔ بولو۔
قمرن۔ دگالون پر ہاتھ پھیر کے) چل ہٹ۔

للتوا۔ (ہاتھ جھٹک کر) اور ہمارے گالون پر
ہاتھ پھیر دکھڈاکی سان۔
قمرن۔ ای دُور ہو مونڈی کاٹے۔ تو ہر کیا۔ کیا
اُس برف والے سے اچھا ہی۔
للتوا۔ برف والا کون۔ اخاہ۔ رذ بھلے۔
(فضلے) بھی پہونچا یہ کہو۔
قمرن۔ تیری ایسی تیسی۔ ارے تیرے ایسے
ایسے تو ہمارے لاکھون نوکر ہین۔
للتوا۔ اچھا یہ بتادو کہ تم تھین کہان۔
قمرن۔ زمین کے اوپر آسمان
کے نیچے۔
للتوا۔ ای تو کہان۔
قمرن۔ یہ کیا معلوم ہی۔
للتوا۔ اچھا اب ہمارے ساتھ بھاگنے پر
راضی ہو۔ دیکھو تو پھر کیا مجے (مزے)
ہوتے ہین۔
قمرن۔ نہین آغا صاحب آپ خدا جانے
کیا فرماتے ہین۔
آغا۔ تم یہان کیونکر آئین۔
قمرن۔ میرا خواب کبھی جھوٹ نہین پڑتا۔ ذرا
یہ خوب یاد رکھو۔ جو دیکھون وہی ہو۔
آغا۔ تو نواب وہان چلو بی قمرن جان۔ چلو نواب
محمد عسکری کے ہان۔
قمرن۔ اوفوہ۔ تمکو بھی چڑہ گئی۔ اور یہ بتاؤ کہ
مین ہون کہان آخر۔
آغا۔ تم تو اپنے میان سے باتین کر رہی ہو۔ اور ہمین
کہتی ہو کہ چڑہ گئی۔

قمرن۔ میرا میان کون۔؟
آغا۔ کدرا۔ یہ تم باتین کس سے کر رہی ہو
آخر پہلے یہ تو بتاؤ۔
قمرن۔ اپنے جی سے۔
آغا۔ نواب وہان تڑپ رہے ہین۔
قمرن۔ ارے چپ ظالم کیا غضب کرتا ہی۔
آغا۔ کیون صاحب یہ باتین۔
قمرن۔ کیون کدرا اب ہم وہین جاتے ہین۔
کدرا۔ للتوا دیکھو پھر وہی بات نکالی۔ خدا کا
واسطہ اور جو چاہو کہو مگر یہ بات منھ سے نہ نکالو۔
للتوا۔ ارے واہ رے ترے نکھرے (نخرے)
کہنے لگین ہم وہین جاتے ہین۔
قمرن۔ دیکھ پھر ہم بھی باتین سنائینگے
ہزارون گالیان دینگے۔
للتوا۔ سوک (شوق) سے دو۔ اہے یہ گالیان
نصیب کہان ان گالیون سے دل ساد (شاد) ہوجاتا ہی
قمرن۔ دُر مونڈی کاٹے۔ خدا تجھے غارت کرے۔
کدرا۔ اے قمرن جانی ذرا ادھر تو آؤ۔ سن لو۔ اے
جالم (ظالم) کیون دل دُکھاتی ہی۔ واللہ گلام (غلام)
ہو کے رہونگا تیرے۔
قمرن۔ تیرے منھ کو جھلسا لگے بس نہین ہی کہ تیرا منھ
جھلسا دون موا درگور خدا غارت کرے۔
کدرا۔ ہاے اللہ کیا کرون جو قمرن کا دل پھر جائے۔
قمرن۔ اے اب ہمکو جانے دو۔ ارے مین کہان آکے
پھنس گئی میرے اللہ۔
کدرا۔ (ہاتھ جوڑ کے) ارے تو کہان جاؤگی پہلے ہمکو
اپنے ہاتھ سے مار ڈالو۔ پھر جہان جی چاہے جاؤ۔

قمرن۔ تجھکو مارے خدا میری جوتی کی نوک کو کیا غرض پڑی ہی موے۔

کدرا۔ دیکھو کمرن ہم تو زہر کھاکے مر ہی جاینگے مگر جو تمھاری عجت ہمارے ساتھ مین ہی وہ پھر نہ رہیگی اور تمھاری مان بہنین تمھارا نام کسی کے سامنے چار آنکھین کرکے نہ لے سکینگی۔ تمھاری کہین عجت نہ ہوگی سب تمکو ہرجائی کہینگے۔ لے کمرن جانی تیرا عاسک میان تیرے اوپر سے صدکے ہوکے مرجاتے اب راضی ہوجا۔ اور میرا کہنا مان لے۔

قمرن۔ ارے اب یہ امید اپنے دل سے نکال ڈال مین اب تیرا ساتھ نہ دونگی۔

قمرن کی ساس نے جو یہ حال دیکھا۔ پہلے تو ذرا خاموش رہی مگر جب دیکھا کہ کدرا اب بھی جورو پر لٹو ہی تو بہت بگڑی تیرا مردہ دیکھون کمرن۔ تیری لاش نکلے اللہ کرے ارے تیری کھاٹ لچکتی نکلے۔ تجھے کھدا گارت کرے تونے میری آبرو مین بٹا لگایا۔ مجھے کہین کا نہ رکھا۔

کدرا کہنے لگا امان اب تو جو ہوا سو ہوا اب چپ رہو اور [illegible] قمرن کسی رشتہ دار کے یہان [illegible] جسمین برادری کو رودلی نہ دینا پڑے۔

ساس۔ ارے موے کدرا یہ تیری ہی ساری کھرابی ہی ناؤ تو کھاجبر کھدرہی کی ڈوبی ہوئی ہی اگر تو ایسا جورو کا مرید نہوتا تو یہ دن کاہے کو دیکھتی۔

کدرا۔ (آواز سے روکر) ارے مین کیا کرون۔ میرے اللہ ہاے اس دل نے بے بس کردیا۔

کدرا کی مان نے کدرا کو گلے لگایا اور چیخین مار مارکے دونون رونے لگے۔

کدرا کی مان۔ ارے مین کیا کرون میرے اللہ میرے بچے کو یہ کیا ہوگیا میرے کھدا (خدا)۔

کدرا۔ ارے مین اب زہر کھاکے مرجاؤنگا۔ ہاے ہاے اللہ۔ اری میری امان مین کیا کرون۔

للتوا۔ اب لے اس سے کیا پھائدہ (فائدہ)

کدرا۔ ارے یار اس حرام جادی (حرام زادی) کے پیچھے مر گئے اور پھر ہماری نہوئی (ٹھنڈی سانس بھرکر) افسوس دنیا مین بس کچھ نہین ہی۔

للتوا۔ ارے یار عورت کی جات (ذات) تو بے بپھا (بے وفا) ہوتی ہی ہی۔ یہ تو تے چسم (چشم) لوگ ہوتے ہین۔

کدرا۔ تو مئی کہان۔

قمرن۔ ارے اب یہ نہ پوچھ۔

کدرا۔ آکھر (آخر) کہہ تو کچھ ماجرا کیا ہی۔

قمرن۔ مجھپر جادو کردیا تھا کسونے۔

کدرا۔ جادو کسنے کیا تھا۔

قمرن۔ اللہ جانے وہ کون تھا۔

کدرا۔ ارے گجب۔ (غضب)

کدرا کی مان نے جب دیکھا کہ پھر وہی باتین ہونے لگین تو مارے غصہ کے الگ جاکے بیٹھی اور کہا اے کدرا جو تیری کسمت (قسمت) مین تھا وہ ہوا۔ تیری موت اسی بہانے ہی۔ اے میرا بچہ مین کیا کرون میرے اللہ۔

کدرا۔ ارے میری تکدیر (تقدیر) میرا دل نہین مانتا مین کیا کرون۔ میری پیاری کمرن لے اب مان جا۔ مین تیرے صدکے (صدقے)۔

قمرن۔ ارے میرے کلیجے مین آگ لگی ہی خدا کے لیے

برف منگوا دے ۔جلد منگوا۔

کدرا۔ ابھی ابھی آئی جرا (ذرا) ٹھہر تو۔

للتوا۔ ای اللہ تیری سان (شان) عورت بھی کیا چیز ہی نہین ماوم (معلوم) اسمین کیا شو ہے کہ مرد سا کھوب صورت جوان اسپر مرتا ہی اور جان دیتا ہی ۔اب دیکھو کدرا ہاتھ جوڑتا ہی اور بی کمرن جان کے پانوٴن پڑتا ہی مراوہ ایک نہین سنتین اور کہتی ہین الگ ہٹ ۔

قمرن ۔(بگڑکر) واہ کیا خوب سبھون نے ملکے مجھکو نکو بنا لیا ہی مین غیر دن کی تھوڑی سنونگی ۔

کدرا ۔(ہاتھ جوڑکر) تمکو ہمسے مطلب ہی ان لوگون سے کیا واسطہ ۔للتوا یار تم ناحق بنا ہک بیچ بولتے ہو

للتوا۔ بڑا پاگل آدمی ہی بے ۔ہم تو تیری طرف سے بولتے ہین اور تو اُلٹے ہم ہی سے بگڑتا ہی ۔جورو کا مُریدرا۔ اے تیری جگہ ہم ہوتے تو ـــــ بے اب کیا کہین ۔

کدرا ۔ ہان بھائی جو چاہو کہو ۔کھدا نکرے کسی پر دل آجائے عورت صورت دار ہی ۔بس ۔

للتوا۔ اس سے پوچھو کہ جادو کسنے کیا اسپر ۔

کدرا ۔ ہان کمرن جانی یہ جادو تمپر کسن نے کر دیا ۔

قمرن ۔ خدا جانے اب یہ کیا معلوم ۔

کدرا ۔ (گلے مین ہاتھ ڈال کر) ارے کمرن مین تو تیرا ایمان ہون مجھسے یہ باتین ۔

قمرن ۔ (جھٹک کر) الگ ہٹ ۔ دماغ پھٹا جاتا ہی ۔کیا بدبو ہی ۔ اوہ جلدی ہٹ ۔

کدرا ۔ ای کھدا کی سان ساب ہم مین بدبو آنے لگی اور پہلے تو ہم مین بدبو نتھی ۔کیون کمرن ۔

قمرن ۔ (تھپڑ لگاکر) ارے خدا تجھے غارت کرے دور ہو سامنے سے موے ۔

کدرا ۔ کمرن تیرے صدقے ۔ایک مرتبہ اور مار لے ۔ اس تھپڑ سے کلیجے مین ٹھنڈک پڑ گئی ۔

کدرا کی مان ۔ ارے کمرن تیرے ہاتھ ٹوٹین یہ کبر (قبر) مین جائین ۔ جیسے میرے بچے کو مارا ہی ۔ ویسے تیرے اوپر کھدائی مار (خدائی مار) پڑے ۔

قمرن ۔ تیرے اوپر خدا کی مار پڑے موئی چڑیل ۔

کدرا ۔ اے مان تم اب نہ بولو نہین تو مین ابھی ابھی اپنی جان دے دونگا ۔

کدرا کی مان ۔ ارے گجب (غضب) یہ کدرا بھی اُسی کا دم بھرنے لگا ۔ ارے لوگو مین کیا کرون میرا بچہ مجھ سے چھوٹا جاتا ہی ۔ہاے میرے اللہ

قمرن ۔ ارے واہ ری عورت ۔ بڑی نخرے باز ہے کیا فیل مچائے ہین بڑی وہ ہے ـــ

کدرا ۔ ساری چپ ۔

للتوا۔ (قہقہہ لگاکر) واللہ بڑی دل لگی دیکھنے مین آئی بھئی ہمنے تو کبھو ایسا تماشا نہین دیکھا ۔

قمرن ۔ اوئی اللہ کیا مین خواب دیکھ رہی ہون ۔

للتوا ۔ واہ ری عورت ۔ ارے کمرن بس اب نہین رہ جاتی ہمارا کہنا مانو ۔

کدرا ۔ ارے یہ سچ مچ کا خواب ہی ہی مگر واہ رے للتوا کیا کام کیا ہی ۔شاباش پٹھے ۔

قمرن ۔ ارے وہ نفضلے برف والا کہان ہی ۔

کدرا ۔ کیا برف کھاؤگی ۔

قمرن ۔ (اپنے دل مین) یہان کلیجے مین آگ لگی ہوئی
ہے اچھا برف گھلواؤ تفلیسان ۔ ای بی ہمسا ۔۔۔
ہمسائی ۔ کہنے کو تھی کہ یاد آگیا کہ یہان وہ ہمسائی کہا
اتنے مین کوئی گانے لگا ۔ ؎

برسون بچے کو نہین پیار کبھو کرتی ہین ۔
پیار بھی کرتی ہین تو کان مین تو کرتی ہین
ساس ہون پر مین خدا لگتی کہون گی بیٹا ۔
پاس مرزا ترا امراؤ بہو کرتی ہین

قمرن ۔ ہائے اللہ ارے برف کا پانی لا ۔
کدرا ۔ ابھی لو ۔
ساس ۔ انگارے کھا ۔ برف کا پانی مانگتی ہے ۔
انگارے لے ۔ موئی برف کا پانی پیے گی ۔
قمرن ۔ انگارے تو کھا چڑیل ۔
کدرا ۔ اری چپ ۔
قمرن ساس سے لڑ پڑی ۔ ہم تجھے سمجھتے کیا ہین
تو ہی کیا مال ہے تجھ سے تو اچھی اچھی میرے گھر کی مہریان
اور مغلانیان اور خواصین ہین تیری سی ہزارون کو
تو مین مول لے لون تو اپنے تئین سمجھتی کیا ہے ۔
کدرا ۔ ارے چپ رہ ۔
قمرن ۔ تو آپ چپ رہ ۔
کدرا ۔ اب بن ناحق کو لڑائی مول لیتی ہو ۔
قمرن ۔ مین تجھسے راضی ہی نہین ہون ۔ مین
صاحب کے سامنے نبیڑ کہہ دونگی ۔
کدرا ۔ تمھارے ساتھ نکاح کیا کیا عذاب
جان کا ہو گیا ۔
ق ۔ مجھے دور موے جل دے کے ڈولی
اُتروا لی ۔

ک ۔ نواب تو کہین جا بھی نہین سکتی ہے تو ۔
ق ۔ تو ہی کیا مال ۔
ک ۔ ہماری قسمت پھوٹ گئی ۔
ق ۔ قسمت جا کے پھوڑ اپنی ۔
ک ۔ مین تیرا گلام ہو جاؤن قمرن ۔
ق ۔ غلام نہین تو اور ہے کیا تو ۔
ک ۔ ارے مین گلام کے گلام کا جو لام ہون ۔
ق ۔ ہائے مین کہان پہونچ گئی تھی ۔ اور اب
کہان ہون ۔
ک ۔ تو تھی کہان پیاری ۔ ؟ ۔
ق ۔ جہان جی چاہا وہان رہی ۔
ک ۔ ارے وہ تو سب اچھا کیا اب یہ تو بتا
کہ اب کیون بھاگون بھاگون کرتی ہے ۔
ق ۔ مجھے تیرے یہان جی ہی نہین ۔ جی
بہلتا ہی نہین ۔
ک ۔ جو کہو وہ حاضر کرون ۔
ق ۔ (کھڑے ہو کر) جی گھبراتا ہے ۔
کدرا ۔ تجھ مین سب باتین اچھی ہین مگر ۔
قمرن ۔ ارے ہٹ ہوش کے ناخن لے ۔
کدرا ۔ اچھا ایک بات سنو ۔
قمرن ۔ اسوقت ہم چاندی کے پایون کے پلنگ پر
لیٹے ہوتے بیس بائیس مشکون سے چھت چھڑکی جاتی
خوب تر بتر چھڑکاؤ ہوتا اور پنکھا جھلا جاتا ۔ برف کا پانی
کیوڑا ڈال کے پیتے مزے ہوتے ۔ کہان اُن کے چھٹنے
میرے اللہ یہ کیا ہوا بابا جی جان نے ہمین کس حالت کو پہونچایا ہے
کدرا ۔ اچھا اب ایک بات بتاؤ ۔
قمرن ۔ الگ ہٹ ہمسے نہ بات کر بس ۔

کدرا۔ سن تو جانی۔ کبھا (خفا) نہ ہو۔
قمرن۔ جانی کو تیری آگ لگے۔
ک۔ کیا غضب ہے۔
قمرن کی ساس بگڑ گئی اور بگڑ جانے کی بات ہی تھی اسکے لڑکے کو خواہ مخواہ کوسنے لگی تو اسکو بُرا معلوم ہو یا نہ ہو خواہ مخواہ بُرا معلوم ہوگا قمرن تو اپنے نزدیک بادشاہ زادی کی بھی اصل حقیقت نہین سمجھتی تھی آگ ہو گئی۔ کدرا اُن مریدِ جورو کا تابع حکم۔

ہر چہ جورو گی بفرماید رواست

ساس نے اُٹھکر کہا اری کمرن نچی تجھے اللہ گارت کرے۔
ق۔ (ہاتھ پھیلا کر) تجھے اللہ غارت کرے۔
س۔ تو مرا اللہ کرے۔
ق۔ تیرا کنبا بھر مرے اور تیرا جنازہ نکلے مردار۔
س۔ ارے لوگو مین نے کیا گناہ کیے تھے کہ اس چڑیل سے سابکا (سابقہ) پڑا۔ آتے دن گائب گلہ رہی اور اب اُن کے لڑتی ہے۔ بیحیا مردار بے شرم۔
ق۔ تو بے شرم تو بیحیا تو مُردار۔
ک۔ (ہاتھ جوڑ کر) کمرن جان پیاری۔
س۔ (دوہتڑ مارکر) ارے کم بکھت (کمبخت)
ک۔ اب اودھر تم مارو اور اودھر کمرن بگڑے۔
راوی۔ قمرن انکی بیوی کیا امان سے بڑھکر ہین
س۔ ہاے لوگو میری زندگی۔
ک۔ اری چپ امان محلے بھر مین بدنامی ہوگی۔
س۔ ہان! بڑی نیکنامی ہوئی ہو نا
ک۔ یا اللہ مین مرجاؤن۔

ق۔ تیری رتی دراز ہو نگوڑے۔
س۔ (دوہتڑ لگا کر) ارے عورت ہے کہ ڈائن۔ ارے اپنے مرد کو چٹ چٹ کوس بیٹھتی ہے۔
ق۔ مرد کی پروا ہے ہمین۔؟
ک۔ اچھا اب جانے دو مین صدکے (صدقے)۔
قمرن بہت ہی بیچین تھی۔ بار بار کہتی تھی کہ ہاے وہ چمن کی ٹھنڈک یہان کہان۔ ٹھنڈے ٹھنڈے پانی سے چھڑکا ہوا وہ باغ یہان کہان سے لاؤن۔ وہ برف کا پانی کہان۔ وہ عطر وہ پھولون کا گہنا کہا۔ یہان تو صفایا ہے بلکہ صفو۔
ک۔ پیاری دیکھو تو اللہ کیا کرتا ہے۔
ق۔ تیرا سر کرتا ہے۔
ک۔ اچھا برف ہم لادین۔
ق۔ ارے دور ہو مونڈی کاٹے۔
ک۔ پھر اب تم ٹہوگی۔ لاتون کا آدمی باتون سے نہین مانتا ہے منتین کرتے ہین سُنتی ہی نہین۔
ق۔ ذری زبان سنبھال کے بولنا۔ مین اپنے یہان کے سیئسون سے بٹوا دونگی تم اپنے دل مین سمجھا کیا ہے۔
ک۔ کیا سمجھا کیا ہون۔ بیاہی عورت کو کوئی بھگا لیجا سکتا ہے دل لگی ہے کچھ۔ واہ کیا خوب۔
ق۔ اور جو عورت آپ ہی سے بھاگ جائے تو پھر کوئی کیا کر سکتا ہے۔
ک۔ اے اب ایسی باتین نہ کرو۔ اسکا جواب اور ہے۔ اگر تمپر دل نہ آیا ہوتا تو بتادیتے۔
ق۔ ارے جا کیا بتا دیتا تو ہے کیا۔
ک۔ جورو ہو ہماری کہا مان۔

اسپر قمرن بے اختیار ہنس دی اور سوچنے لگی کہ کہا
نواب صاحب اور چھٹن صاحب اور رونق جنگ اور
بجا یہ۔ یا الٰہی مین خواب دیکھ رہی ہون۔ یہ مجھے ہوا کیا ہے
ابھی تک تو مین نواب صاحب کی محفل مین تھی لاکھون
آدمی منتظر تھے کہ دیکھین کہان ہین بی قمرن جان صاحب
اور آج مین کہان پڑی ہوئی ہون۔

ک۔ قمرن تمنے جو کچھ کیا سب اچھا کیا مگر اب ہمارا
کہنا مانو۔ اور ہمارے پاس رہو۔

ق۔ اب ہم تیرے پاس نہ رہینگے۔ تیرے ساتھ مین
وہ مزے اور عیش کہان۔

ک۔ قمرن دوسرا مرد ہوتا تو تمکو قتل کرکے
دھر دیتا۔

ق۔ آ آ۔ماریگا۔ مار ڈالیگا۔ آ سامنے آ۔

ک۔ ہم بات کہتے ہین جیسے۔

ق۔ ارے تیری بات کو آگ لگے۔

ک۔ تم کو سنے لگتی ہو۔

ق۔ تو مرجا ابھی ابھی۔

ساس۔ (کدرا کی مان) مرین تیرے ہوتے سوتے
مُردار مر تو چڑیل ہائے کیا ہمارے کھاندان مین آن نے
آن کے بٹا لگا دیا کبھی کا ہمین نہین رکھا۔

ک۔ امان تم سو رہو اب جو ہوا سو ہوا۔

س۔ ارے مین اسے کچا چبا جاؤنگی اب
مین سوؤنگی بھلا۔

ق۔ ذری زبان سنبھال کے بول مُردار۔

ک۔ ارے چپ قمرن۔

ق۔ تو چپ رہ مونڈی کاٹے۔ اللہ کرے تیرا جنازہ
نکلے ارے کدرا تو جوان مرے۔

ک۔ لے قمرن جانی اب جانے دو۔ جو کچھ ہوا
سو ہوا۔

س۔ (رو کر) ارے کھدا اس عورت کو گارت
کرے۔ اسکی میت مین دیکھون کس طرح میان کو
اپنے کوس رہی ہے مُردار۔ ارے یہ عورت ہے یا چڑیل

ق۔ میان نکھٹو کی کیا مجھے پروا ہے کچھ۔

س۔ تو تو جا کے چوک مین کمرہ لے مُردار۔

ق۔ لون ہی گی۔ نہ لینا کیا معنی۔

ک۔ ارے چپ رہ۔

س۔ اور یہ لونڈا بے حمیت ہے کدرا۔ دوسرا
ہوتا تو زہر دے کے مار ڈالتا اور یہ کم لٹا جورو کی
خوشامد کر رہا ہے۔ زروف ہے تجھپر۔

ک۔ سارے تو مار ڈالون۔

ق۔ شامتین نہ آئین مونڈی کاٹے سائیسون سے
بُوا دونگی بہت چل نہ نکل اللہ جانتا ہے حرکٹون سے کہدون
تو پیٹ کے دھر دین۔ تو بھولا کس بھروسے پر ہے مجھے
بھی کوئی ایسی ویسی سمجھا ہے۔ ابھی ابھی کہہ تو تجھے دل لگی
دکھا دون ایک اشارے مین دو سو آدمی جمع ہوتے ہین

جب قمرن اور اسکی ساس مین لڑائی ہونے لگی تو
محلے والون کی نیند اچٹ گئی۔ ایک پڑوسی نے کہا ارے
تم بھٹیارے ہو یا کوئی اور ہو بھٹیارون کی طرح لڑ
رہے ہو محلے والون کو سونے نہین دیتے۔ یہ تو بھاگ
گئی تھی کسی کے ساتھ اب یہ چڑیل پھر کہان سے آ گئی۔

قمرن۔ چڑیل تیری امان ہو گی تیری جورو ہوگی۔

پڑوسی۔ کیا! زبان داغ دونگا آ کے۔

کدرا۔ کچھ بیدھا ہے بے۔ سر کھجلاتا ہے کیا۔

پڑوسی۔ کیا شامتین آئی ہین۔

کدرا۔ اتر آ بڑا مرد ہی۔

پڑوسی۔ لے آتے ہین۔

ک۔ آ۔ اور کسی کو لیکے آ ساتھ۔

پڑوسی۔ اپنی قبر کی فکر کر۔

اتنے مین وہ پڑوسی اُتر پڑا اور ادھر سے کدرا چلے پڑوسی دُبلا پتلا آدمی تھا اور میان کدرا لڑ نیتے پہلوان جاتے کے ساتھ ہی ایک لپوٹا دیا۔ اور اُٹھا کے دے مارا اتنے مین اُسی پڑوسی کے یہان سے اُسکا مہان نکلا۔ سیدی عمر بڑا موٹا تازہ آدمی۔ کدرا کو ایک لپڑ دیا۔ اور دونون مین کشتی ہونے لگی دو منٹ مین سیدی نے کدرا کو پٹخنی دی اور اتنا مارا اتنا مارا کہ ہوش و حواس غائب ہوگئے

سیدی۔ کیون نے پھر لڑیگا پہلوانون سے

پڑوسی۔ یہ کیا لڑیگا نامردا۔

سیدی۔ دون ایک گھن ٹپی اور

پڑوسی۔ ارے اب جانے دے۔

سیدی۔ یہ ہی کون۔

پڑوسی۔ اُلو کا پٹھا۔ یہ منیھار ہے۔ جورو بھاگ گئی ہے۔

سیدی۔ ہان! یہ کہیے۔ تو ایسے سے لڑنا ہی بیکار تھا۔

پڑوسی۔ اب عمر بھر نہ بولیگا تمسے۔

کدرا غصے مین تو تھا ہی اور بھی جھلا گیا پھر سیدی کو لپٹ پڑا اور ابکی جان پر کھیل گیا۔ سیدی نے خوب چلتی کی مگر کدرا نے اُٹھا کے دے ہی مارا۔ گوا تو پٹ۔ کدرا چت کرنے کی فکر مین تھا کہ قمرن نے پکار کر کہا ارے گدھے چت کرنے سے کیا ملیگا۔ کچھ بدی ہوئی کشتی تھوڑا ہی ہے۔ اکھاڑے کی سنلے بس ہر ہی۔ اوپر سے ڈنڈے مار رہی دیر مین آدھ مرا ہو جائیگا۔ کدرا نے اوپر سے ڈنڈے لگانے شروع کیے۔ اب پڑوسی بھی کدرا سے چمٹ گیا اور ادھر سیدی نے چیچی کی تو کدرا مغلوب ہو گیا اور سیدی نیچے سے نکلا۔ نکلتے ہی تان کر ایک لپڑ رسید کیا پھر تیسرے دونون پھر گتھ گئے۔ اور داؤ پیچ ہونے لگے۔ دیر تک کشتی رہی۔ اور دونون نے خوب پھکیتیان دکھائین۔

سیدی۔ مار ہی ڈالونگا سالے۔

کدرا۔ کھون (خون) نہ پیا ہو تو سہی۔

پڑوسی۔ (گال) کا جیتے۔ (گالی) کا ہارے۔

کدرا۔ (ڈنڈا لگا کر) ایک۔

سیدی۔ (ڈنڈے کا جواب دیکر) دو۔

کدرا۔ (ابکی گھاوا دے کر) ٹھہر تو جا۔

سیدی۔ کہان ہی جاؤنگا۔

کدرا۔ ابکی جیتا تو چھوڑیگا نہین۔

سیدی۔ یا تو ہین یا ہم نہین۔

کدرا۔ دونون مین ایک نہ ہوگا۔

سیدی۔ ایک منٹ مین پکڑ لاؤن تو سہی۔ تو ہے کس بھروسے مین۔

سیدی کدرا کو پکڑ لایا تو قمرن دھم دھم کرتی ہوئی اوپر سے اُتری اور مقراض سیدی کے بدن مین بھونک دی تو وہ تڑپ گیا اور اُٹھکر کدرا نے ایک لپوٹا دیا۔

قمرن۔ (کدرا کا ہاتھ پکڑ کر) بس اب چل۔

پڑوسی۔ اچھا سمجھ لیا جائیگا۔

سیدی۔ یہ عورت کے منھ کون لگے۔

قمرن۔ لگ جا کے رو بیٹون سے۔

سیدی۔ اب تم عورت ہو تمسے کون کہے اور کیا کہے۔

قمرن ۔ چلو اب گھر جاکے سو رہو۔

کدرا ۔ (گھر مین آکر) دیکھو ہماری مان چند روز کی مہمان ہیں انسے کیون لڑتی ہو جانی ۔

قمرن بے چین تھی کھیٹا سے کوئی سنو ہتی دفعہ اٹھی اور کدرا سے بار بار کہتی تھی ارے تو میرے ساتھ ذرا ڈیوڑھی تلک چلا چل مین تجھے دو اشرفیان دونگی ۔ کدرا حیران کریا الٰہی یہ ڈیوڑھی کیسی اور یہ کہتی کیا ہے ۔ پاگل تو تھا ہی دروازے مین قفل لگا دیا ۔ مگر اسکی مان نے کئی بار سمجھایا کہ ذری جاکر ڈیوڑھی تو دیکھ آ معلوم تو ہو کہ یہ تھی کہان ۔ مگر کدرا نے بات کو ٹال دیا ۔ اسکی رائے یہ تھی کہ چاہے ادھر کی دنیا اُدھر ہو جائے مگر قمرن ہاتھ سے نہ جانے اُسنے ٹھان لی تھی کہ قمرن کے پاؤن سے پاؤن باندھکر بیٹھونگا ۔ آنکھون کے سامنے سے علٰحدہ نکرونگا

قمرن ۔ ارے تیرے یہان پنکھا تک نہین ہی ظالم ۔

کدرا ۔ ہجور پنکھا ہیں آپ بنا جاتا ہون بس ۔

راوی ۔ میان بیوی کی باتین کتی اچھی ہین ۔

قمرن ۔ یا اللہ یہ کس عذاب مین مین پڑی

کدرا ۔ جانی کچھ عجاب (عذاب) نہین ہی ۔ تمکو ہم ۔

ساس ۔ ارے اس موئی ہرجائی کو کنوئین مین ڈھکیل دے ۔

قمرن ۔ اور اس موئی بڑھیا کی بوٹیان چیلون کو دے ۔ انڈے بچے والی چیل چلو ۔ انڈے بچے والی چیل چلو ۔

ساس ۔ بوٹیان دے چیلون کو اپنی مان کی ۔

قمرن ۔ تیری ۔ تیری ۔ تیری بوٹیان ۔

کدرا ۔ امان تم نہین مانیتن ۔ ایک تو اللہ اللہ اور کھدا کھدا کر کے یہ ملی ہین اور اوپر سے تم اُلٹے لڑتی ہو ۔

قمرن ۔ ارے اس زیٹ بڑھیا کی عمر بڑھتی جاتی ہی اور یہ مرتی نہین ۔ اس موندی کالی کو سنکھیا دے دے ۔

کدرا ۔ کمرن دیکھو محلے مین سب لوگ دشمن ہین ۔

قمرن ۔ کیسا محلہ ۔ جو بولے تو باندھ کے پٹوا دون ۔

اتنے مین للتوا کی آواز آئی ۔ دروازے پر سے اسنے للکارا کدرا کدرا جری (ذری) دررا جا (دروازہ) کھول دے یہ مین ہون للتوا ۔ ارے جوت (زوت) ہی تیرے اوپر دو بجگئے اور اب تلک تیرے گھر مین گل و غل مچ رہا ہی محلے سے نکالا جائیگا تو ۔ کدرا نے دروازہ کھول دیا ۔ للتوا اندر آیا پوچھا کمرن کہان ہین ۔ کہا بھائی کوٹھے پر آؤ ۔ للتوا کو لیکر کدرا اوپر آیا للتوا نے کہا کمرن سلام قمرن کسیقدر شرمائی کدرا کو حکم دیا کہ جاکے منشی مہراج بلی کو بلا لاؤ اسنے پوچھا کہ منشی مہراج بلی کون اُسنے کہا جو صفائی کا ٹھیکہ لئے ہوئے ہین

کدرا ۔ سپھائی کا ٹھیکا کیسا ۔

للتوا نے کہا ہم بتائین جی ۔ تم یار محمد کھان (یار محمد خان) کو ساتھ لیجاؤ ۔ وہ بھی سپھائی مین نوکر ہی ۔

کدرا نے جاکے یار محمد خان کو جگایا اور کہا منشی مہراج بلی سے ہمین کچھ کہنا ہی ہمارے ساتھ چلو ۔ اُسنے کہا کچھ سٹری ہوا ہی بے ۔ دو بج گئے اور اس وقت منشی جی کو جگائیگا ۔ کہا یہ ضروری کام ہے یہ دونون تو منشی مہراج بلی کے ہان گئے ۔

اب ادھر کا حال سنیے کہ قمرن للتوا کے ہاتھ مین ہاتھ دے کر کوٹھے کے نیچے اُتریں ۔ للتوا کو حکم دیا کہ ڈول بھر کر صحن مین چھڑکاؤ کر اُسنے کہا مسلمان کا ڈول ہی ہم نہ چھوئینگے قمرن نے جھلا کر ایک چپت جمائی موندی کاٹے ابھی بھر ۔ للتوا نے ڈول بھرا اور چھڑکاؤ کیا ۔ چٹائی بچھا کر قمرن بیٹھ

للتوا کو بھی بٹھایا۔

للتوا۔ اور تو چلی کہان گئی تھی کمرن۔ وہ۔

قمرن۔ (گالون پر ہاتھ پھیر کر) نکھے گیا۔

للتوا۔ ہم پیٹے گئے۔ جوتیان پڑین۔ اور۔

قمرن۔ خوب ہوا۔ چلو للتوا بھاگ چلین۔

للتوا۔ ہمکو کدرا مار ہی ڈالیگا۔ وہ پہلوان ہے اور ہم دبلے پتلے آدمی۔

قمرن۔ مورا دن دن بڑھت سہاگ سیان نہین آئے رے
ارے مورا دن دن بڑھت سہاگ سیان نہین آئے رے

للتوا۔ بھلے کو جانتی ہو۔ برف والا کبھلے (فضلے)۔

قمرن۔ (گلے لگا کر) میرا للتوا مین تیری لونڈی ہو جاؤن اسکو بلا دے۔ میری تو اسپر جان جاتی ہے ہائے مین کیا کرون مین اسکی لونڈی ہو کے رہونگی۔

للتوا۔ اچھا اسکے گھر پڑ جاؤگی کمرن۔

قمرن۔ ابھی ابھی اسی دم تو اسکو بلا تو دے۔

للتوا۔ کدرا کو آ لینے دو تو ہم بلا لائین۔

قمرن۔ جب وہ مونڈی کاٹا آئیگا تو پھر کیا ہو سکیگا۔ ارے اب وہ پھڑک کھا چکا ہے۔ وردہ کا جلا اٹھا پھونک پھونک کے پیتا ہے لیسے مین وہ نہین ہے مین تیرے صدقے فضلے کو بلا دے۔

للتوا۔ اے ہم تو راجی (راضی) کر لینگے۔ کدرا سالا بڑا بیوکوف (بیوقوف) ہے ایک جھکے مین تو آ جائیگا۔

قمرن۔ نہین جانی مین تیرے صدقے ابھی ابھی فضلے کو بلا دے اچھا ایک کام کرو۔ جو ہم کہین مانوگے۔

للتوا۔ جو کہو ہماری جان تک تمپر سے قربان ہے جانی

قمرن۔ اچھا تم اپنے ساتھ ہمین بھگا لے چلو کانون کان جو کسیکو معلوم ہو۔

للتوا۔ کدرا سے ڈرتا ہون جانی مین تو ابھی ابھی راجی ہو جاتا۔

قمرن۔ اے جانی دیکھ پچھتائیگا پھر ایسا وقت ملیگا۔

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہین

اسوقت ہم تمھارے ساتھ چلنے کو راضی ہین پھر نہین معلوم دل مین کیا آئے اور ایسا موقع ملے یا نہ ملے۔

للتوا۔ اب ہم تو بڑی مشکل مین پڑے ایک دل تو کہتا ہے کہ کمرن سی معسوک (معشوق) کو بھگا لے چلین اور ایک دل کہتا ہے کہ ابے کیون شامتین آئی ہین۔ وہ جوتے کدرا برسائیگا کہ چاند مین ایک بال دیکھو نہ پڑیگا۔

قمرن۔ اس وقت جی گھبرا رہا ہے ہائے کیا کرون۔

للتوا۔ اے تو جلدی کاہے کی ہے۔ اچھا کمرن یہ بتاؤ کہ تم تھین کہان۔ ہمکو اچھا تمنے جلیل (ذلیل) کیا ہے۔

قمرن۔ میری تو تیرے اوپر جان جاتی ہے۔

للتوا۔ پھر ہمارے ساتھ نکل چلو کسی طرح۔

قمرن۔ ہم اب تیار ہین کسی روز کیا معنی۔

کدرا جا کے مہراج بلی کو بلا لایا۔ آئین! قمرن! تم یہان کہان۔ یہ کیا ماجرا ہے۔ بھئی۔ کدرا نے کہا۔ جی ہجور ماجرا کیا ہماری عورت ہے۔ ہمین ماجرا کیا ہے آپ ہی لوگ رئیس سردار لوگ جو ایسا کرین تو ہم گریبون (غریبون) کا کہان ٹھکانا ہے۔

قمرن نے ڈانٹ بتائی۔ تو الگ ہٹ مونڈی کاٹے۔ اللہ کرے تیرا مردہ دیکھین۔ تیری کھاٹ کھٹکتی ہوئی نکلے تجھپر بجلی گرے آسمان پھٹ پڑے۔ کدرا آنکر پیچھے ہو رہا چلم بھر کر للتوا کو دی اور باتین کرنے لگا۔

ادھر منشی مہراج بلی صاحب نے کہا ہان یہ داستان تو سناؤ
کہ تم یہان کیونکر ہو پہنچین ۔ قمرن نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہا کیا
کہون منشی جی ہماری باجی ہماری جان کی دشمن نکلین ۔ یہ
انھین کی عقل سے ہمنے یہ بُرا دن دیکھا نہین تو کانون کان
کوئی خبر بھی نہ ہوتا ۔ انھین نے کہا کہ نواب رونق جنگ کی بیوی
نے کہا ہی کہ قمرن کو ہمارے پاس لاؤ تو ہم محمد عسکری کا
اور انکا نکاح کرادین ۔ انکی عقل کیا جانے کہان تھی ۔
منظور کر لیا ایک ڈولی پر ہم سوار ہوے ایک پر باجی ۔
راستے مین آندھی آئی ڈولی سے اُترتی ہون تو اس مردار
کا مُنھ دیکھا (ساس کی طرف مخاطب ہو کر) اللہ کرے
یہ ڈائن کہین مرے ۔

اتنا کہنا تھا کہ اُسکی ساس گرج کر بولی ۔ ڈائن تو تیری
امان ۔ وہ مردار جنکی خالہ ۔ ڈائن تیرا کنبہ موئی ہرجائی
تو تو اس قابل ہی کہ کھڑے کھڑے چنوا دے ۔

قمرن اور اُسکی ساس مین آدھ گھنٹے تک گلغپ رہی اسکے
بعد مہراج بلی نے قمرن سے دریافت کیا کہ کیا کدرا کو
یہ بھی معلوم ہی کہ نواب محمد عسکری کے گھر پڑ گئی ہو کہا
نہین مجھسے دھر دھر کے پوچھتا ہی مگر مین بتاتی نہین ہون
اور نہ بتاؤنگی ایسی کچی نہین ہون ۔

مہراج بلی ۔ تمنے یہ کیا غضب کیا کہ مجھکو بلوایا اسوقت

قمرن ۔ اب کوئی ترکیب ایسی بتاؤ کہ اس سے چھٹکارا
ملے مین تو مر جاؤنگی یہان ارے (زور سے) برف کا پانی
لا چھلا ہوا پانی لا کیوڑا ڈال کے آب خاصہ چھان کے ۔

للتوا ۔ ہان ہان بیت ارے کدرا یہ تیرے کابل کی قابل نہین

کدرا ۔ ہماری تو جان اسر جاتی ہی چاہے مارے چاہے کوٹے
چاہے گالیان دے چاہے کوسے ۔ چاہے سو کرے ۔

للتوا ۔ اجی اب برف دو کیوڑا ڈال کے پانی تو لیجاؤ

منشی مہراج بلی نے کہا لے اب ہم رخصت ہوتے ہین مگر جو
ہمنے کہا ہی وہ یاد رکھنا ۔ لے خدا حافظ ۔

اب سنیے کہ جس دن شام کو نازو اور قمرن ڈولیون سوار
ہو کر چلی تھین اُس روز نواب محمد عسکری صاحب کے دربار
مین مسخرے صاحب اشعار تصنیف کر رہے تھے اور نور الصفا
کے فرشتے خان کو بھی خبر نہین کہ گھر مین کیا ہو رہا ہی تھین
اس گفتگو اور شعر خوانی کے وقت قمرن اور نازو خوش
خوش ڈولیون پر سوار ہوئی تھین ۔

خیر اب سُنیے کہ مہراج بلی اور للتوا جو دکان سے گئے تو
کدرا نے دروازہ بند کر لیا اور قمرن کے ہاتھ جوڑے اور
کہا دیکھو جفیا اب نہ بھاگنا ۔

کدرا ایک پہر رہے پر سو رہا ۔ صبح کو جو اُٹھا تو قمرن
کو نہ پایا نہایت تشویش ناک ہوا کہ یا اللہ کیا تھا
اور کیا ہو گیا ۔

جلسہ درہم و برہم ہو گیا

نواب محمد عسکری صاحب ہوا کھا کر شام کو جو ڈیوڑھی پر
آئے تو پہرے کا سپاہی پُرانے سپاہیون مین سے نہ تھا ۔
انھون نے اسکا چندان خیال نہ کیا ۔ دو ایک اور آدمی
ڈیوڑھی پر بیٹھے تھے وہ بھی سب نئے ۔ محلسرا مین گئے تو
ایک دالان مین نواب بشیر الدولہ اور رونق جنگ کی بیوی
پر بیٹھے باتین کر رہے ہین ۔ این ۔ ارے یہ بشیر الدولہ
کب آئے محمد عسکری دنگ کہ بشیر الدولہ یہان کہان اور
لطف یہ کہ قمرن کے پاس بیٹھے ہین ۔ انسے دو دو باتین
کر کے کہا مین ذرا کپڑے اُتار دون تو ابھی آتا ہون ٹھٹھک
کرتے ہوے کوٹھے پر گئے تو اور بھی دنگ ہوے ۔ اپنی
قمرن نازو ۔ ارے یہ دونون کدھر چل دین دیکھتے ہین تو حضرت ا

ائین! تم یہان کہان ہین۔ وہ مسکرائین۔ آؤ۔ آؤ اندر آؤ
کمرے مین گئے تو نادر جہان بیگم۔ ائین ایہ کیا ماجرا ہی بھئی کیا
خواب دیکھ رہا ہون۔ ائین او اللہ میری عقل نہین کام کرتی۔
عفت آرا بیگم نے کہا یہ تمنے ابھی کس کا نام لیا تھا۔ قمرن
اور نازو۔ یہ کون ہین۔ قمرن تو جوڑی والی ہی۔ پہلے تو نوابصاحب
کا رنگ فق ہو گیا۔ بعد ازان مارے غصے کے منہ لال ہو گیا
آنکھون مین خون اُتر آیا۔ نہ قمرن نہ نازو نہ وہ مغلانی نہ وہ
مہریان نہ وہ خواصین۔ سب نیا کارخانہ۔ نازو کے عوض
عفت آرا۔ اور قمرن کی جگہ نادر جہان بیگم۔ اللہ اللہ خیر صلاح
غصے مین نیچے اُترے بشیر الدولہ نے چھیڑنا شروع کیا کہیے
حضور بیگم صاحب سے ملاقات ہوئی؟ کہا ہان۔ مگر ہماری
کچھ سمجھ مین نہین آتا ہی کہ آپ کتنی دیر سے یہان تشریف
رکھتے ہین (رونق جنگ کی طرف مخاطب ہو کر) بھئی میرے
پاس ابھی ایک آدمی گیا کہ نواب رونق جنگ صاحب نے
بلایا ہی اور بڑا ضروری کام ہی جلد چلیے یہان جو آیا تو بشیر الدولہ
بہادر بیٹھے ہوے ہین کوٹھے پر گیا تو آپکی بیوی اور ہماری
بیوی اب میری سمجھ مین خود نہین آتا کہ یہ معاملہ کیا ہی یہان
جو لوگ رہتے تھے وہ کہان بھاگ گئے اور یہ کیا ماجرا
بشیر الدولہ ہین اور ہم اور آپ۔
نواب صاحب نے حسین علی خواص کو بلوایا اور
کل حال اُس سے بیان کیا۔ اسکو بھی حیرت ہوئی کہ یہ
کیا اسرار ہی۔ کہا خداوند حکم ہو تو نازو کے میکے
جاؤن اور وہان دریافت کرون کہ یہ کیا طلسم ہی
حکم ہوا کہ ضرور جاؤ اور جلد آؤ حسین علی قمرن
کے میکے گئے تو دیکھا کہ چنو کی جورو کھچڑی کھا رہی ہی
کہا آؤ کھچڑی کھاؤ۔ بسم اللہ کر کے حسین علی
ایک مونڈھے پر بیٹھ گیا۔

ضعیفہ۔ کہان بھول پڑے آج اتنے دفت حسین علی
حسین علی۔ آج خیریت نظر نہین آتی۔
ض۔ کیا ایہ کیون۔ کیون یہ کاہے سے۔
ح۔ قمرن اور نازو کہان ہین۔
ض۔ تمھارے یہان۔ تم آتے کہان سے ہو۔
ح۔ وہان تو نہین ہین۔
ض۔ کیا وہان نہین ہین!۔
ح۔ نواب صاحب جو ابھی ہوا کھا کے آئے تو نہ نازو
کو پایا نہ قمرن کو۔ نواب صاحب کی بیوی اور سالی اور
نواب بشیر الدولہ اور رونق جنگ بیٹھے تھے۔ نوابصاحب
کو بڑی حیرت ہوئی اور حیرت کی بات ہی ہی۔
ض۔ ہی ہی۔ ارے لوگو مین اب کیا کرون۔
ح۔ کچھ سمجھ مین نہین آتا۔
ض۔ مین تو اسی ڈیوڑھی پر اپنا سر پھوڑونگی ارے
لوگو یہ کیا سنائی سنائی۔ ارے دونون کی دونون
غائب ہو گئین ہاے مین کیا کرون۔
ح۔ اب ڈھونڈھین تو کہان ڈھونڈھین۔
ض۔ آخر گھر مین کوئی اور رہے یا سب
مر گئے۔
ح۔ سب نئے نئے آدمی ہین پرانا ایک
نہین۔
ض۔ یہ ہوا کیا! یا اللہ مین خواب دیکھ رہی
ہون ارے یہ کیا ہوا لوگو۔
ح۔ نواب صاحب خود ہکا بکا ہین۔
ض۔ تمھلکے نواب کو ذری یہان تک تو لے آؤ۔ یہ سب
انکی بیوی اور سالی کا فتور ہی۔ ان ہی دونون نے
ملکر یہ گل کھلایا ہی۔ ہم سمجھ گئے مگر خدا جانے کہان غائب

کردیا (روکر) کہین مرد اتو نہین ڈالا۔ کیا تعجب ہی۔ یہ کمبخت سوتیا ڈاہ بُری ہوتی ہی۔

ح ۔جی نہین ۔ایسا ہوسکتا ہی بھلا۔

ض ۔ارے تم کیا جانو یہ سوتیا ڈاہ بُری ہوتی ہی مثل نہین سُنی کہ سوت چون کی بھی بری ہوتی ہی۔

ح ۔ کہتی تو تم سچ ہو۔ مگر ایسا نہین سکتا۔

ض ۔ارے مین کیا کرون لوگو یہ کیسا غضب ہو گیا میری بچیان کہان غائب ہو گئین۔

ح ۔گھبراؤ نہین اللہ کو یاد کرو

ض ۔ ارے میرا دل تو اسوقت میرے قابو مین نہین ہی ہاے مین کیا کرون میرے اللہ۔

ح ۔ مگر بڑے تعجب کی بات ہی کہ یہ غائب کہان ہو گئین کچھ سمجھ مین نہین آتا۔

ض ۔ارے مین سمجھ گئی یہ عفت آرا بیگم کی چالاکیان ہین۔ ہاے مین تو جیتے جی مر گئی۔

اتنے مین ماما بازار سے آئی تو دیکھتی کیا ہی کہ بیوی پیٹ رہی ہین اور آنکھون سے آنسو جاری ہین۔

ماما ۔ارے بیوی خیریت تو ہی۔ ہی ہی یہ کیا ماجرا ہی ابھی ابھی تو مین اچھا چھوڑ گئی تھی سیا میرے اللہ خیر کیجیو کچھ طور بیطور ہین۔

ض ۔ ہاے نازو قمرن تمکو کہان ڈھونڈھون ارے یہ چاند سی صورتین کہان چھپ گئین میرے اللہ (سینے پر دو ہتڑ مار کر) ہاے کیا کرون۔

ماما ۔(زمین پر بیٹھکر) ہی ہی یہ کیا ہوا کیا۔

ض ۔ارے میرے اوپر آسمان پھٹ پڑا۔ قمرن اور نازو دونون غائب ہو گئین۔ خدا جانے یہ کیا معاملہ ہی سمجھ مین نہین آتا۔

ماما ۔ای تو کہین پتا نہین ملتا یہ عجب گو مگو کا معاملہ ہی خدا خیر کرے۔

ض ۔ارے مین سمجھ گئی یہ عفت آرا بیگم کا سارا کیا دھرا ہی۔ مجھے خوف یہ ہی کہ کہین مروا نہ ڈالا ہو ہاے میری بچیون پر کیا بنگئی۔

ماما ۔حضور یہ آپ کا خیال ٹھیک ہی سوتیا ڈاہ بُری ہوتی ہی کون تعجب ہی۔

حسین علی ۔ایسا ہو نہین سکتا۔

ماما ۔اے میان کیا کہتے ہو۔ ہزارون سانحے ایسے ہوے ہین ۔یہ آگ بہت بُری ہوتی ہی۔

ان سب نے ملکر لاکھ فکر کی کہ کوئی معقول تدبیر نکلے مگر ایک نہ چلی ضعیفہ نے حسین علی سے کہا کہ اب تم نواب صاحب کو ذرا یہان بھیجدو تو شاید کوئی تدبیر نکلے بغیر اُنکے آئے کچھ نہ ہو سکیگا۔

حسین علی نے واپس آنکر نواب صاحب سے عرض کیا کہ خداوند وہان تو رونا پیٹنا ہو رہا ہی۔ چھوٹی جورو کو ذرا بھی حال نہین معلوم کہ نازو اور قمرن کہان ہین وہ بچاری ڈاڑھین مار مار کر رو رہی ہی۔ مگر حضور یہ ہوا کیا۔ قمرن اور نازو اور اتنی عورتین مغلانیان مہریان۔ اور وہ سب ندارد اندر سے باہر تک سب تیتے نئے آدمی مین اتنے مین چنڈا گلنیز ور آئے۔ کہا حضور سنا قمرن بھاگ گئین نواب صاحب نے کہا بھئی ہماری عقل تو کام نہین کرتی کہ یہ کیا معاملہ ہوا۔ نواب صاحب نے بشیر الدولہ اور رونق جنگ کو وہین چھوڑا اور مسخرے اور چھبن صاحب اور آغا محمد طاہر کو لیکر باغ گئے اور وہان مسکوٹ ہونے لگی۔

مسخرہ ۔حضور نواب بشیر الدولہ کو للکارین۔

نواب ۔وہ پیٹ چلیگا بڑا ہتھ چھُٹ ہی۔

مسخرہ - تو کیا حضور ڈرتے ہین ایسے -
نواب - میرا لنگوٹیا یار ہی -
چھٹن - وہ انکے بگڑنے سے کیا ڈر جائیگا -
نواب - وہ لیوٹا دے بیٹھے گا بھائی -
مسخرہ - اچھا نواب رونق جنگ سے دریافت کرو کہ یہ کیا اسرار نہانی ہی - نہ قمرن نہ نازو نہ کوئی خادمہ اور پہرے والے تک بدلے ہوے - یونان کا تختہ بھی یون ہی غرق ہو گیا تھا - اچھی دل لگی ہی -
نواب - ہماری تو جان پر بنی ہوئی ہی انکو دل لگی سوجھتی ہی یا خدا یہ اتنے آدمی سب کے سب کہان اُڑ گئے طوفان آیا تھا آندھی آئی - یہ ہوا کیا - ذرا سمجھ مین نہین آتا واللہ - کہ یہ کیا ماجرا ہی -
آغا - یہ سب کارستانی اُس بوڑھی مغلانی کی ہی واللہ مین سچ کہتا ہون
مسخرہ - بس بس ہزار بات کی ایک بات کہی - ع

لوگو مین پہلے ہی سے کہتی تھی ڈنکے کی چوٹ بوڑھی مغلانی یہ دھڈو موئی ہی کٹھن پیڑی

نواب - نہین یار یہ سب کرتوت اِس بشیر الدولہ کے ہین بڑا اودہ ہی -
مسخرہ - ہان اسمین بھی شک نہین - شرارت تو انکے چہرے سے برستی ہی - ع

تیرے ہی سب ہین یہ کرتوت ارے نواب بشیر سچ زناخی نے کہا تھا تو مرا بیری ہے

نواب - بھئی یہ باتین اسوقت ہمین اچھی نہین معلوم ہوتین ہمارا اس وقت دم گھبرا رہا ہی
چھٹن صاحب - یار ممن اور داروغہ کو بلواؤ -

حسین علی خدمتگار نے ایک مالی کو حکم دیا کہ جا کر داروغہ صاحب اور ممن کو بلا لاؤ کہو کہ ٹم ٹم مین آئین - مشکی گھوڑا جُتوا نا تیز آئیگا - مالی کے کہتے ہی ممن اور داروغہ ٹم ٹم پر سوار ہوے اور باغ مین آ گئے - نواب صاحب کو اُداس دیکھکر پوچھا کیون خیر باشد - یہ سناٹا کیسا ہی - نازو اور قمرن کہان ہین یہ کیا - نواب صاحب نے کہا - ع

ہر بلائے کز آسمان آید

کیا ؟ - ہر بلائے ؟ بلا دشمنون کے گھر مین - مسخرے نے افسوس کے ساتھ دبے دانتون کہا غضب ہو گیا -
کیا ؟ غضب ! بھئی یہ کیا ماجرا ہی یارو سب کے سب چپ اور قمرن اور نازو ندارد حضور فرمائین تو آخر یہ کیا بات کیا ہی -
داروغہ - خداوندا اب تو یارا ے ضبط نہین -
ممن - آغا صاحب یہ کیا بات کیا ہی خداوند -
مسخرہ - ارے یار قمرن اور نازو کا پتہ نہین ہی
ممن - واللہ کیا گھر کے اندر سے بھاگ گئین -
نواب - نازو اور قمرن کی جگہ ہماری بیوی اور عفت آرا موجود ہین -
غرض کہ ان سب نے ملکر لاکھ فکر کی مگر کوئی عمدہ تدبیر نہ نکلی - اور سب بار بار یہی کہتے تھے کہ یہ ہوا کیا - بی قمرن کے حال سے تو ناظرین بخوبی واقف ہین کہ وہ کہار کے مکان مین داخل ہوئین اور وہان گلچھرے ہونے لگی - اب بی نازو کا حال سنیے کہ جسوقت زور سے آندھی آئی قمرن کی ڈولی تو کہار کہار کے ہان لیگئے سکھائے پڑھائے تو تھے ہی اور کہار کو بھیجا لوگون نے

خبر کردی تھی - جب ڈولی کہ ر اکے دروازے پر پہونچی
اور قمرن اُتریں تو کہ رانے پکڑ لیا - کہار سیدھے تنبے
ہوے اور نازو کی ڈولی کہارون نے سطوت بہو کی ڈیوڑھی
پر پہونچائی نازو نے کہارون کو تاکید کی کہ قمرن کی ڈولی
بھی ڈھونڈھ لاؤ - دو گھنٹے تو ہوے تھے ہی سیدھے
اڈے پہونچے اور کسی نے اُن سے کہدیا کہ قمرن آندھی
کے سبب سے نواب صاحب کے یہان لوٹ گئیں اُنکو
تلاش کروانا بیکار ہی -

نازو نے کہا تو اچھا اب مین کل حاضر ہونگی مگر سطوت بہو
نے کہا بھلا کون عقل کی بات ہی کہ اس آندھی پانی
مین ماری ماری پھر دکیا سرا مین ہو - آندھی نکل جائے
تو چلی جانا -

نازو - سرکار کام ہی ایک جلدی کا -

سطوت بہو - جھوٹی ہو کوئی کام وام نہین ہی -

نازو - حضور اللہ جانتا ہی ضروری کام ہی -

سطوت بہو - ذرا آندھی کم ہو جانے دو پھر چلی جانا

نازو - حضور دیر ہو جائیگی -

سطوت بہو - اے تو ذرا ٹھہر جاؤ - آدمی کسی کا
کہنا بھی مانتا ہی بڑی وہ ہو -

نازو - اے حضور تو خفا ہوئی جاتی ہین اللہ قسم بڑی ضروری کام ہی

سطوت بہو - اچھا اے اب کب آؤگی -

نازو - کل پرسون تک پھر آؤنگی حضور - اور اگر
کسی ضروری کام مین پھنس گئی تو مجبوری ہی -

سطوت بہو - ارے ابھی مینھ برس رہا ہی ذرا
ٹھہر جا آخر جلدی کس بات کی ہی -

نازو - کچھ نہین بیگم صاحب مجھے قمرن کی طرف سے تشویش
ہوئی تھی مگر اب معلوم ہوا کہ نواب صاحب کے ہان پہونچ گئین

ابھی بچہ ہی طرح طرح کا ڈر معلوم ہوتا ہی خدا وند -

س - نواب لٹو ہین اُسپر - مین سنتی ہون بہت
ترچھے ہوے ہین - کیون نازو -

نازو - (بات کو ٹال کر) سنا ہی کہ نواب محمد عسکری صاحب
کی بیوی ابھی کلکتہ ہی مین رہینگی -

س - ہان پارسال آئینگی -

نازو - (دل مین بہت خوش ہو کر) پارسال آئینگی -

س - ہان پارسال آئینگی -

نازو دل مین بڑی خوش ہوئین کہ نادر جہان بیگم اب
ایک سال تک غائب رہینگی - اور یہ خبر ہی نہ تھی
کہ محل سرا مین نادر جہان بیگم دندنا رہی ہین -

دو گھنٹے کے بعد نازو کو سطوت بہو نے رخصت کیا
کہارون نے پوچھا ڈولی کہان لیچلین -

نازو نے کہا تم چلو ہم راستہ بتا دینگے
نواب محمد عسکری صاحب کے مکان پر ڈولی
اُتروائی اور دوڑتی ہوئی اندر آئین - تو نواب
بشیر الدولہ اور رونق جنگ کو دیکھا کہ بیٹھے
باتین کر رہے ہین -

بشیر الدولہ کو دیکھکر شرمائین کہ یہ اجنبی یہان
کون آ گیا رونق جنگ نے کہا کوٹھے پر چلو - قمرن
اور نواب دونون بیٹھے ہین - نازو اوپر گئین تو - ع

کچھ اور ہی گل کھلا ہوا ہے

قمرن نہ نواب نہ وہ بوڑھی عورت مغلانی نہ وہ
مہری بالکل کایا پلٹ ہو گئی -

جبشن - اے کسکے پاس آئی ہو
اور کون ہو -

نازو - قمرن - قمرن - بی مغلانی - آئین !

مہری - بہن کسکو پوچھتی ہو۔

نازو - کسکو بتاؤن -

مہری - ایئن! یہ عجب تماشا ہی -

نازو - کوئی ہمارے دل سے پوچھے -

عفت آرا - (کمرے مین سے) مہری کون ہی بلاؤ -

نازو نے جو کمرے کے اندر قدم رکھا تو کٹ گئی - جھک کے آداب عرض کیا -

عفت آرا بیگم نے کہا آؤ آؤ اندر آؤ - اس وقت تم یہان کہان نازو - ع -

کاٹو تو لہو نہین بدن مین

گھبرا گئی حضور ہی کے سلام کو آئی تھی یہین نے کہا ذرا جاکے حضور کی زیارت کر آؤن -

عفت آرا - ہمارے سلام کو آئی تھین - اے یہ قمرن کہان چلی گئین سنتے ہین کسی کے ساتھ بھاگ گئی ہی بڑا افسوس ہوا -

نازو اسکا جواب دینے بھی نہین پائی تھی کہ نادر جہان بیگم چھم چھم کرتی ہوئی آئین - نازو انھین کا نام ہی اور وہ ہماری سوت بی قمرن کہان ہین ہمین اُنکے دیکھنے کا بڑا اشتیاق ہی - یہ اسوقت کہان بھول پڑین -

نازو بہت ہی شرمائی گویا سیکڑون گھڑے عرق انفعال کے پڑے -

نادر جہان - کیون کیون یہ پسینا کاہے سے آیا -

نازو - سرکار - حضور -

نادر جہان - قمرن کو تو بڑا عروج ہوا - نوکری ہے کے پائین بیٹھی تھی آن کے - بازار کی پھرنے والی عورت مہنار کی چھوکری - اور ہماری سوت! اُسکی کسر باقی ہی اب کہان ہی

علحدہ مکان لیا ہوگا اُسکے لیے -

نازو مارے شرم کے بھاگی اور سیدھی اپنے گھر پہونچی بڑھیا نے کہا ارے بابا بتاؤ تو یہ ہوا کیا قمرن کہان ہی نازو رونے لگی - امی جان ہمکو قمرن کا حال کچھ نہین معلوم ہی خدا جانے کہان ہی اس وقت ہم تو بُرے پھنسے -

نازو نے پوری سرگذشت بیان کی غرض کہ سنائی تو ضعیفہ نے دو ہتڑ پیٹنا شروع کیا ہای ہای مین کہین کی نہ رہی ارے مین تو اُسی وقت تاڑ گئی تھی جب تجھ سے اور سطوت سے ہو سے کانا پھوسی ہوئی تھی - بس مین سمجھ گئی - نادر جہان بیگم کو کسی نے خط یہان سے بھیجا ہوگا کہ اسکے دیکھتے ہی تم چلی آؤ - وہ وہان سے چڑھ کے دوڑین تم اور قمرن تو دو ڈولیون پر سوار ہوئین اور راستے مین تفرقہ پڑ گیا تو کہین وہ کہین اور گھر مین جو عورتین نوکر تھین اُنکا بھگا دینا کون بات تھی عفت آرا اور نادر جہان سب مکان پر آکے قابض ہو گئین - اب نواب کی بھی وہان دال نہین گلتی اور جو اُسکے میان کو معلوم ہو گیا تو نالش تماشا ہوگا اور فضیحتا ہوگا اور قمرن کو وہ لیجائیگا اور ہماری روٹیان جائینگی تیری بدعقلی سے یہ ہوا ہمنے کہا تھا کہ قمرن کم سن ہی تو اُسکو عقل سکھائیگی مگر اُلٹی ہو گئی - ہم سمجھے کچھ تھے ہوا کچھ اور -

نازو - امی جان وہ اب ہوگی کہان اسوقت -

ض - وہ سیدھی پہونچی ہوگی اپنی سسرال -

نازو - ہی ہی - تو پھر اب وہ کاہے کو آنے دیگا -

ض - معلوم ہوتا ہی کہ کہارون کو سکھا دیا تھا کہ قمرن کی ڈولی لیکے یہان لیجانا - اچھا تیری ڈولی کہار کہان لیگئے تھے

نازو - سطوت ہو کے یہان - اور کہا قمرن آندھی کے ... پلٹ گئین - دو ڈھائی گھنٹے ہمکو اُٹھنے نہ دیا اسکے بعد

آتے ہین تو نادر جہان بیگم اور نواب رونق جنگ کے گھر کے
لوگ ہمسے نادر جہان بیگم نے پوچھا کہ ہماری سوت بی قمرن
کہان ہین ۔ مجھے بڑی شرم آئی کٹ گئی مین ۔

ض ۔ یہ بھی لڑکپن کیا ۔

نازو ۔ پھر کیا کہتی امی جان ۔

ض ۔ اب کل ہم چلینگے ۔

نازو ۔ ای ہے ۔ کچھ کہ نہ بیٹھین ۔

ض ۔ وہ کیا کہینگی ۔ کہینگے ہم ۔

نازو ۔ مین تو ڈر گئی امی جان ۔

ض ۔ اسمین کوئی شک نہین کہ قمرن ہین اپنی سسرال
ہی مین ۔ اور کہین اگر ہون تو ہم کچھ ہارتے ہین جسکا
جی چاہے بدلے ہمسے ۔ اور کدر اب بھلا کہان بھیجیگا
توبہ توبہ ۔ یہ دل سے دور رکھو ۔

نازو ۔ رات کو وہ بھاگ بھی نہین سکتی ۔ کل کی چھوکری
دوسرے ڈرپوک تیسرے پہنے اوڑھے چور چکار ملے
تو لینے کے دینے پڑین ۔

ض ۔ اب بھاگنا واگنا سب دل سے
دور رکھو ۔

نازو ۔ دیکھیے خدا کیا کرتا ہی ۔

کل وہ باجی نے مری جان پہ آفت ڈھائی
مرتے مرتے مین بچی لو گو بہت گھبرائی

باجی اور ہم جو ہوے ڈولیون پر چلکے سوار
بس کوئی دو ہی قدم ہیو نچے کہ آندھی آئی
کیا بتاؤن مین زنا خی وہ ہوا اندھر تھا
ہاتھ کو ہاتھ نہین دیتا تھا کچھی نظر آئی
اور وہ مہرا موے درگور گنوارون کے لٹھ
لے کے ڈولی کو جو بھاگے تو نہ پھر ٹھہرائی
گھر بھی چھوٹا مرے نواب بھی مجھسے چھوٹے
کس مصیبت مین پڑی ہاے مین بی ہمسائی

خاتون برق دم پری چہرہ نواب شہزادہ بیگم غافل سو رہی
تھین بچی پلنگڑی چاندی کے پائے ۔ نواڑ بنی ۔ بریلی
کی دری ۔ سوتی قالیچہ ۔ اور سفید لگتے کے برکی سی چادر
کے اوپر بیلے چنبیلی کے پھول سرہانے پر ایک جھجری
کوری ۔ اسپر چاندی کی کٹوری ۔ کیوڑے کا شیشہ
کیوڑا منشی نثار حسین نثار کی دکان کا کہ اگر دو بوند ایک
گھڑے مین ڈال دیجئے تو ہفتے بھر تک مہکا کرے
ایک حبشن بیٹھی پھولون کی پنکھیا جھل رہی ہے
کوئی پانچ بجے ہونگے کہ دروازے پر کسی نے
دستک دی اور شہزادہ بیگم کے ولایتی کتے نے بھونکنا
شروع کیا ۔ عبد اللہ خان خدمتگار کی آنکھ کھل گئی ۔
پوچھا کون ۔ آواز تو نہین آئی مگر پھر کسی نے
دستک دی اور کتے نے اور بھی بھونکنا شروع
کیا ۔ عبد اللہ خان نے کتے کو للکارا ۔ چپ رہ ہائین
ہائین ۔ ارے چپ ۔ پھر کسی نے دستک دی ۔ تو
عبد اللہ خان دروازے کے پاس گئے ۔ کون صاحب مین
حبشن نے دوڑ کے کہا ارے کھولتا نہین عبد اللہ خان
پوچھ تو پہلے اتنے مین کسی نے بڑے زور سے دروازے
تھپکی دی تو عبد اللہ خان نے کہا ارے صاحب کون ہو
اتنے مین پانچ بجے تب تو عبد اللہ خان بھی شیر ہو گئے
جھٹ دروازہ کھول دیا تو ایک کمسن نوعمر عورت چھم چھم کرتی
ہوئی اندر آئی ۔ عبد اللہ خان نے پہچانا نہین کہ یہ کون ہین
مگر صورت شکل چال ڈھال لباس نے ایسا رعب جمایا کہ الگ
ہٹ گیا اور کہا حضور کسکی تلاش مین ہین ۔ انھون نے جواب نہین دیا

اور کہا ہمکو زینہ بتادو عبداللہ خان نے سات دفعہ سلام
کیا حضور یہ زینہ ہے۔ یہ کوٹھے پر گئین جہان شہزادہ بیگم
آرام کر رہی تھین حبشن دنگ کہ یا اللہ یہ کون ہین اور
اس وقت کہان سے آئین۔

اس پری پیکر غیرت قمر نے جاتے ہی شہزادہ بیگم کا
شانہ پکڑ ہلایا تو وہ گھبرا کر اٹھ بیٹھین۔ اخاہ مولا بیگم ہین
ای بہن اس وقت کہان انھون نے کہا۔ اپن چہ خوش
چلی جاؤن تو جاتے ہین جیسے ہی یہ جانے لگین۔
شہزادہ بیگم نے ہاتھ پکڑ لیا۔

شہزادہ۔ اوئی یہ آئین کیا اور بھاگی کیا جاتی ہو۔

ممولا۔ تمنے بات ہی ایسی کہی اسوقت کہان ؟

شہزادہ۔ ای تو بہن یہ تو بات کہنے مین آتی ہے۔

ممولا۔ ہمکو ذری پانی پلواو۔ بڑی پیاس
لگی ہے ٹھنڈا ہو۔

شہزادہ۔ ای ٹھنڈا ایسا ہو کہ دانتون مین لگے۔ گوا
سوسن پانی پلادو ہماری بہن کو۔

سوسن۔ بہت خوب حضور۔

راوی۔ سوسن نے جھجری سے شیشے کے گلاس
مین پانی انڈیلا اور دوسرے گلاس مین چھانا اور
برف توڑ کر ملائی اور کیوڑا ڈالکر ممولا بیگم کو دیا انھون
نے پیا تو بڑی ہی خوش ہوئین۔ کہا اللہ جانتا ہے ہمین
بڑی پیاس اسوقت لگی تھی۔ مگر کیا ٹھنڈا پانی ہے
بوا سوسن تمھین ہم انعام دینگے یہ ایک روپیہ۔

سوسن۔ سرکار لونڈی ہرگز نہ لیگی۔ بندی کا فرض
نہین ہے کہ پانی پلائی لے۔ ہندوستان تو آج کل یو سالہ
بٹھاتے ہین لوگ سبیلین لگتے ہین ہم حضور کو پانی پلائین
اور انعام لین۔ یہ ہرگز نہوگا۔

شہزادہ۔ کیا اچھی صبح ہے۔ اہا ہا۔

ممولا۔ ہم اس وقت بڑی دور سے آتے ہین۔

شہزادہ۔ کیا پیدل۔ نہین نہین۔

ممولا۔ تمھارے سر کی قسم پیدل۔

شہزادہ۔ یہ کیون۔ یہ کاہے سے۔

ممولا۔ ایک ہماری گیان ہین قمرن۔

شہزادہ۔ قمرن۔ ای یہ پڑوس مین رہتی ہین۔

ممولا۔ رہتی تھین۔ اب نہین ہین یہان۔

شہزادہ۔ کیا اب اٹھ گئین۔ ابھی کل تک تو ہمسے
بات چیت ہوئی۔ ای یہ ہین کون ہین۔

ممولا۔ بیگم ہین کوئی نواب محمد عسکری کی بیوی۔

شہزادہ۔ نازو انکی بہن ہین۔ دونون اچھی عورتین
ہین اور بڑی ملنسار ہین۔ اللہ جانتا ہے۔

ممولا بیگم نے کہا بہن دنیا مین یہی رہجاتا ہے۔ کوئی
دولت کاندھون پر لیکے نہین جاتا۔ بادشاہ ہوجاہے
فقیر۔ بہن دل عجب شے ہے۔ اگر تم ملنسار نہوتین تو ہم کاہے
کو تمھارے گھر اس وقت آتے۔ حبشن بولی حضور مین تو
لونڈی ہون بیگم صاحب کی مین اگر تعریف کرون تو
لوگ یہی سمجھینگے کہ خوشامد کرتی ہے۔ مگر اللہ جانتا ہے
کہ مین نے تو کوئی بیگم ایسی نہین دیکھی۔ اب حضور
مین کیا عرض کرون کس قدر ملنسار ہین۔ اور اللہ
کا دیا سب کچھ ہے ستاسی روپے وثیقے کے ہین
مگر جواہرات اور زیور بیچ بیچ کے کھاتی ہین۔

شہزادہ۔ بہن تم آخر اسوقت آتی کہان سے ہو۔

ممولا۔ اب صبح کو کہینگے۔

شہزادہ۔ اوئی ابھی تمھارے نزدیک تڑکا نہین ہوا۔

سوسن۔ اے حضور تڑکا پھر اب اور کیسا ہوگا۔ اب تو کل

تڑکا ہوتو ہو۔ حضور کے نزدیک ابھی رات ہی ہے۔
ممولا۔ اے کوّے تک تو نگوڑے بولتے نہین۔
شہزادہ۔ بہن بالکل تڑکا ہوگیا۔ وہ دیکھو سپیدۂ صبح نمودار ہے۔
ممولا۔ تمسے اور اُنسے یہ جواب آن کے رہی ہین ای یہی جو پڑوس مین ہین۔
شہزادہ۔ ہان ہان کہو کیا کہتی ہو۔
ممولا۔ تمسے اُنسے ملاقات ہے۔
شہزادہ۔ نہین بہن ابھی بات چیت بھی نہین ہوئی۔
ممولا۔ اور وہ جو پہلے رہتی تھین۔
شہزادہ وہ تو ہماری گیان تھین۔
ممولا۔ وہ چلی کہان گئین۔
شہزادہ۔ ہمنے ابھی کل تک اُنکو دیکھا تھا اور باتین ہوئی تھین مگر تم کہتی ہو کہ وہ کہین چلدین۔
ممولا۔ قمرن۔ ہان بیشک وہ اب یہان نہین ہین۔
شہزادہ۔ یہ گئین کہان۔ اور اب یہ کون آئی ہین۔
ممولا۔ یہ کیا جانین کون ہین۔
شہزادہ۔ لو اب تو کوّے بولے۔ اب تو تڑکا ہوا کہ اب بھی رات ہی ہے۔ اب سویرا ہے بہن۔ رات کیسی بالکل تڑکا ہوگیا۔ لو۔ مرغ اذان دے رہا ہے۔
اتنے مین پڑوس سے آواز آئی۔ اے مغلانی بی مغلانی اوئی یہ نیند موئی کیا موت کی ہے۔ مغلانی آنکھین ملتی ہوئی اُٹھی۔ حضور اب اس وقت لونڈی سے کیا کام ہے۔ کہا وہ محرم تیار ہوئی کہ نہین۔
مغلانی ہنس کے بولی "سرکار بھلا یہ کون وقت ہے" بیگم صاحب نے کہا ارے پہر ہے اتنا کہکر وہ موئی

چوڑی والی سڑ آنے پائے۔
شہزادہ۔ سنتی ہو بہن۔
ممولا۔ ہان سنتی ہون۔
شہزادہ۔ آخر یہ ماجرا کیا ہے۔
ممولا۔ اللہ جانے۔ مین خود حیران ہون۔
شہزادہ۔ اے یہ کون ہین۔
ممولا۔ یہ کوئی بیگم ہونگی۔ مگر بڑی بدّھب ہین
شہزادہ۔ اچھا تو ہم اُنسے بہناپا کرینگے۔
ممولا۔ اوئی۔ پہلے سمجھ تو لو کہ یہ ہین کیسی۔
شہزادہ۔ کیسی ہین اچھے جیسی ہون۔
ممولا۔ اے تم پڑوس مین رہکر اتنا بھی دریافت نہین کرسکتی ہو کہ وہ کہان گئین اور یہ کون ہین
شہزادہ۔ اچھا تو ہم ابھی دریافت کیے دیتے ہین۔
ممولا۔ ارے نہین نہین بہن۔
شہزادہ۔ (دروازے پر ہاتھ مارکر) اچھا اُنکو بلالین۔
ممولا۔ نہین نہین۔ سُن تو لو۔
شہزادہ۔ سُن اِکیا کوئی ہم اُنکا دیا کھاتے ہین۔ ہمکو آخر ڈر کیا ہے۔ اوئی تم تو ناحق ڈری جاتی ہو۔
اتنے مین کسی نے پڑوس کے مکان مین کہا اے حضور وہ موئی قمرن تو نو بجے اُٹھتی تھی۔ بس جہان سوئی وہین کی ہو رہی۔ اور اُسکی بہن نازو بھی دونون مستانی اُدماتی ہٹر دنگیان اور اسقدر کی پینے والی کہ مین کیا عرض کرون حضور بڑی پینے والی۔
ممولا بیگم اور شہزادہ بیگم دونون نے یہ تقریر سُنی تو شہزادہ بیگم نے کہا بہن سنتی ہو۔ اُنھون نے کہا ہان بہن سنتے ہین۔

آخر یہ کیا ماجرا کیا ہی۔

اتنے مین شہزادہ بیگم نے دروازہ کھولا اور سلاخون سے جھانکنے لگین تو ایک مہری نے نادر جہان بیگم سے کہا سرکار وہ دیکھیے کون جھانک رہی ہین۔ انھون نے جو دیکھا تو اُٹھ بیٹھین۔ پہلے تو کہا ارے یہی تو کہین قمرن نہین ہی اُسنے کہا حضور مین قمرن کو خوب پہچانتی ہون وہ اُنسے زیادہ گوری ہی اور سن دن مین بھی اُنسے کم ہی۔

نادر جہان۔ یہ کون جھانک رہی ہین۔

شہزادہ۔ تمھاری ہمسائی۔

نادر۔ (اُٹھکر) تم اسی مکان مین رہتی ہو ہمسائی۔

شہزادہ۔ جی ہان۔

نادر۔ کب سے ہو اس مکان مین۔

شہزادہ۔ ای کوئی دو برس کے قریب ہوے ہم تو تمکو پہچانتے ہین تمھین نہین یاد ہی۔

نادر۔ ہان کچھ خیال تو ہی۔ مگر ذہن سے اتری ہوئی ہی بات کچھ پتا دو۔

شہزادہ۔ عفت آرا بیگم کو جانتی ہو۔

نادر۔ تو جاننے کی ایک ہی ہوئی۔

اتنے مین ممولا بیگم دل مین خفا ہو کر چلی گئین۔ اور حبشن سے کہا ذری جا کے شہزادہ بیگم کو بلا لاؤ۔ کہو ایک ضروری کام ہی اور جو وہ نہ آئین تو کہنا وہ چلی جاتی ہین۔

حبشن فوراً آئی اور کہا حضور وہ بلا رہی ہین ایک ضروری کام ہی۔

شہزادہ۔ کہو آتی ہین۔ جلدی کاہے کی ہی۔

حبشن۔ حضور وہ کہتی ہین مین جاتی ہون۔

شہزادہ۔ (نادر جہان بیگم کی طرف مخاطب ہو کر) بہن مین ابھی ابھی آئی۔ ٹھہری رہنا۔ تم تو ہماری جان پہچان نکلین تمسے ہمارا دل بہت بہلیگا۔

نادر۔ ای کونسا ایسا ضروری کام ہی۔ جو اس قدر گھبرا گئین۔ ٹھہر کر چلی جانا۔

شہزادہ۔ ہماری ایک دُگانا آئی ہوئی ہین ممولا بیگم وہ اکیلی گھبرا رہی ہین۔ اُنھون نے بلایا ہی مین اُنسے دو دو باتین کر کے ابھی ابھی آئی۔

نادر۔ ای تو اُنکو بھی بلا لو۔

شہزادہ۔ شاید وہ آئین یا نہ آئین۔

نادر۔ یہ کیون۔ نہ آنے کی کیا وجہ۔ ای بُلا بھی لو بہن تم بھی کیا باتین کرتی ہو۔

شہزادہ۔ ای وہ ذرا شرماتی ہین۔

نادر۔ شرمانے کی کون بات ہی۔ میری سمجھ مین نہین آتا۔ ای بہین بُلا بھی لو۔ ہم بھی ذرا دیکھین کیسی ہین۔

ای چمپئی ساری والی ہین صدقے ذرا ہمین بھی مکھڑا دکھا دو

مرے آرام جان زار ہی ہی
یہ کیا تقدیر نے مجھکو دکھایا
نہ سمجھے تھے کہ پیش آئیگا یہ حال
یہ مکھڑا جسپہ سَو جانین تصدق

مرے پیارے مرے دلدار ہی ہی
کہ جینا ہو گیا دشوار ہی ہی
فلک دیگا مجھے آزار ہی ہی
وہ ہو شمشیر سے انگار ہی ہی

یہ آنکھین جو نہ جھپکین تیر سے بھی
نہ پہچانین وہ روے یار ہی ہی

ایک نوخیز مہر لقا لالہ رخ کمسن حسینہ جادو جمال پری تمثال لب بام کھڑی ہو کر مثنوی کی دُھن مین اشعار حسرت بار [illegible] بالا لہرا لہرا کر گا رہی ہین چمپئی رنگت اور چمپئی رنگ کی ساری

زیب بدن ہی سسر سے چمپئی رنگ کی کھنسی ہوئی کرتی آستینون دار بال بکھرے ہوئے سر تک لٹکے ہوئے عطر حنا سے از سر تا پا معنبر صورت وہ کہ پریان گھورا کرین اداؤن کی عالم فریبی وہ کہ ملائکۂ نورانی تک فریفتہ ہو جائین زہاد کس گنتی مین ہین ۔ نور کا تڑکا تھا چمپئی رنگ ورجھی جوبن دیتا تھا اتنے مین بادل گرجا اور ہوا کا جھونکا چلا اور بڑے زور سے آندھی آئی ۔

شہزادہ بیگم اور ممولا بیگم کمرے کے اندر چلی گئین اور دروازے بند کر لیے آندھی کے تھمتے ہی مینہ موسلا دھار برسنے لگا اور بجلی برابر چمکنے لگی اور ادھر ممولا بیگم نے دروازہ کھولکر تان لگائی ۔

مورا دن دن بڑھت سہاگ سیان نہین آئے رے

اس حسرت سے یہ تان لی کہ شہزادہ بیگم کے دل مین ہوک اُٹھنے لگی اور پڑوس مین وہ جو گورے گورے رئیس رہتے تھے وہ بھی ہزار جان سے انکی خوش الحانی پر عاشق اور فریفتہ ہو گئے ۔ ہاے ۔ ع

مزہ دیجائیگی جو دل سے ہوگی

دل سے لگی تھی نہ ۔ ایک تو خود خوش الحان دوسرے مینہ جھم جھم برس رہا ہی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے جھونکے چل رہے ہین اور تڑکے کا وقت ۔

اس عندلیب موزون ترانہ طوطی شیرین فسانہ کے اس نغمۂ دلکش نے پڑوسیون کے دلون پر اثر کیا اور ابھی صورت کسی نے نہین دیکھی تھی ۔ ع

کیا گل ہی ہزار دیکھیے تو
سنیے تو ہزار داستان ہی

شہزادہ بیگم کو کسی قدر حیرت ہوئی کہ ممولا بیگم کو یہ آج کیا سوجھی کہ اس بے تکلفی کے ساتھ کمرے کا دروازہ کھولکر لہرا لہرا کے گانے لگین اور آواز اس وقت کیون بدلی ہوئی ہی قریب آ کے دیکھا تو کھلکھلا کے ہنس پڑین ۔ اوئی ہمکو اس وقت ہو کیا گیا تھا ایک تو اندھیاری تھی ۔ دوسرے نیند کے جھونک تیسرے تمھارے آنے کا سان گمان بھی نہ تھا چوتھے ممولا بیگم کبھی کبھی اس طرح پر آیا کرتی ہین ۔ تڑکے تڑکے اکثر آئی ہین اے لو اچھا ہوا جو نادر جہان بیگم کے بلانے سے تم سامنے نہ ہوئین ۔

قمرن نے کہا مجھے بڑی ہنسی آتی تھی کہ تم ہمین ممولا بیگم ہی کہتی جاتی تھین اور مین نے بھی صورت ایسی چھپائی کہ مین کیا کہون اور یہ ساری اور کُرتی انھین کی ہے شہزادہ بیگم ہنسنے لگین ۔ اے بھی تو دھوکا ہو گیا ۔ یہ آخر ماجرا کیا ہی تمھارا اور نازو کا حال تو ہمکو معلوم ہو گیا کہ نواب محمد عسکری تم پر عاشق ہوے اور ایسے لٹو ہوے کہ تمکو گھر ڈال لیا مگر اب یہ کیا ہوا ۔ قمرن نے کہا بہن ذری سستا لین تو اپنی ساری سرگذشت تمسے بیان کرین ۔

مورا دن دن بڑھت سہاگ سیان نہین آئے رے

سکھ سے چین گئے نواب کی بدولت کہ دل ہی جانتا ہی مگر اب سناٹا ہو گیا ۔ ہاے ۔ ع

صراحی ہی نہ بادہ ہی نہ ساغر	پڑی ہی اوس ساقی میکدے پر
جو یاد آتا ہی مجھکو خندۂ جام	ٹپکتے چشم سے ہین اشک گلفام
دکھایا گریۂ شیشہ نے یہ رنگ	کہ تیغ موج مے سے دل ہی دو رنگ
مے گلگون جو تازہ رنگ لائی	نئی آنکھون کو کیفیت دکھائی

قمرن نے شہزادہ بیگم سے کہا کیون بہن ہمکو دو تین مہینے اپنے یہان ٹھہرنے کی اجازت دوگی یا نہین ۔ کہا دو تین مہینے نہین جب تک مرضی ہو گھر ہی تمھارا بہن ۔

اتنی شہ جو پائی تو قمرن نے عبداللہ خان سے کہا اگر ہمارے گھر پر جا کے ہماری بہن سے چپکے سے کہدو کہ قمرن نے بلایا ہی تو بڑا احسان ہو ہم تمکو انعام دینگے۔

عبداللہ خان نے کہا مین حضور کا نمک کھاتا ہون انعام اتنی سی بات کے لیے کیسا۔ میرا کو بھیجے دیتا ہون کہا نہین تم خود ہی جاؤ اور سمجھا کے کہنا۔ پوچھا مکان کا پتا۔ اُنھون نے ٹھیک ٹھیک پتا بتا دیا اور تاکید کردی کہ خبردار کسی پر ظاہر نہونے پائے۔

عبداللہ خان پتا پوچھتے ہوے مکان پر پہونچے پوچھا نازو کسکا نام ہی نازو سے کہا تمھاری بہن نے بھیجا ہی اور بلایا ہی نازو نے اُس آدمی کو غور سے دیکھا تو کہا ای یہ تو عبداللہ خان ہین شہزادہ بیگم کے نوکر۔ کہا ہان حضور فوراً ڈولی منگوائی جان مین جان آئی۔ ضعیفہ بھی خوش ہوئی کہ بخیر گذشت۔ نازو ڈولی پر سوار ہوکر شہزادہ بیگم کے ہان اُترین۔

نازو۔ اُف۔ جان مین جان آئی توبہ توبہ۔

قمرن۔ یہ سب تمھاری عقل کا فتور ہی باجی جان

نازو۔ ای توبہ اب مین کیا کہو کے پیٹ مین بیٹھی ہون۔ بڑا دم دیا اللہ جانتا ہی۔ بڑی دم باز ہین

قمرن۔ اب نواب کو کیونکر پتا لگے ہمارا۔

نازو۔ ای کون مشکل بات ہی بہن۔ اور تم یہان کس طرح پہونچین۔ اپنا حال تو کہو۔ کیا گذری۔ رات کو کہان رہین۔ ہی ہی بڑی بیوقوفی ہوئی۔

قمرن۔ اچھا تم کیا سوچتی تھین۔ ہم کہان تھے بھلا۔

نازو۔ امی جان کی راے ہی کہ تم سسرال مین تھین

قمرن۔ ای ایسی بُری پھنسی کہ توبہ۔ مگر پہلے تو مین نے ساس مردار کو خوب سُنائین۔ پھر اُس مونڈی کاٹے کو رات کو جب سویا تو مین نے دروازے کی کنڈی کھول کے راہ لی۔ مگر اسمین تمھارے مہراج بلی نے بڑی مدد دی اُنکے دو آدمی آگے تھے۔ وہان سے مولا بیگم کے یہان گئی وہان کپڑے بدلے اور ڈولی پر یہان آئی۔

ادھر تو یہ گفتگو ہوتی تھی۔ اب ذرا کدرا قمرن کے میان کے یہان کا حال سُنیے کہ جب کدرا صبح کو اُٹھا اور قمرن کو غائب پایا تو بدحواسی کے ساتھ چو طرفہ ڈھونڈنے لگا۔ ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے ہار گیا تو للتوا کے پاس پہونچا کہا یار دیکھو دوستی یارانے مین ایسا نہ چاہیے۔ ابکی جرور (ضرور) تم نکال لائے ہو

للتوا نے کہا ارے کیا پھر بھاگ گئی۔ یار تم بڑے ہی بے گاپھل رہتے ہو۔

کدرا۔ ہمارا دل گواہی دیتا ہی کہ تمھارے ہی پھیر مین گئی ہی ابکی دپھا (دفعہ)۔

للتوا۔ اچھا بھائی ابکی پھر مار پیٹ کر۔ اور کیا۔

کدرا۔ آکھر (آخر) پھر کہان گئی۔

للتوا۔ ہماری جانے جوتی۔ کہان گئی۔

کدرا۔ بڑی بدجات عورت ہی۔

للتوا۔ اور تم اپنے تئین تو کہو۔ یہ نہوا کہ پکڑ کے جھپٹ کے ایک بیس جوتے لگاتے کہ حرامجادی کہان گئی تھی تو اور رسی سے ہاتھ پانون باندھتے۔ اور دروجا (دروازہ) کردیتے بند۔ بس چلو سیدھی ہوجاتی۔ تم اُلٹے ہاتھ جوڑتے تھے اور وہ کہتی تھی الگ ہٹ نگوڑے۔ سائیسو کی بیٹوا دو نگی چرکٹون سے پٹوا دونگی۔ اُسی وقت پکڑ کے بیس لگاتے اور نہین ہمارے سپرد کر دیا ہوتا۔ پھر دیکھتے کہ ہم کیسا سیدھا

بنا دیتے حرامجادی کو۔

کدرا۔ کیا کہین یار اب کہان جا کے ڈھونڈھین بڑا گجب (غضب) ہو گیا۔

للتوا۔ اُسکے میکے جاؤ وہین آئی ہوگی سمجھے۔

کدرا۔ سچ کہتے ہو یار۔ چلو وہین چلین۔

کدرا نے للتوا کو بھی ساتھ لیا۔ وہان پہونچے تو چنو کی جورو فوراً بھانپ گئی۔ کہ معلوم ہوتا ہی رات کو اسی کے ہان گئی تھی۔ مگر بھاگ کھڑی ہوئی اور یہ پھر موچی کا موچی ہی رہا۔

کدرا نے کہا وہ کہان ہی ضعیفہ نے استقلال کے ساتھ جواب دیا اپنی بھاوج کے یہان گئی ہوئی ہی۔ کہا نازو کو نہین پوچھتا اُسکو پوچھتا ہون۔ ضعیفہ نے بڑی حیرت کے ساتھ دریافت کیا اُسکو کسکو قمرن کو۔

کدرا۔ کل تو ہمارے یہان تھی رات کو۔

ضعیفہ۔ (متحیر ہوکر) ارے قمرن قمرن۔

کدرا۔ ہان کمرن۔ تمھاری۔

ضعیفہ۔ مین تو اب اُسکی صورت نہ دیکھونگی سمجھا دینا کہ خبردار میری دہلیز پر قدم نہ رکھے۔ میری دہلیز پر قدم رکھیگی تو کوچے کاٹ ڈالونگی۔

راوی۔ کدرا پر چلمہ چلگیا۔

کدرا۔ کیا جانے اُسکو کیا ہو گیا ہی۔ کل پھر بھاگ گئی

ضعیفہ۔ لے اور سنو۔ باندھ کیون نہ رکھا۔

کدرا۔ باندھ کیا رکھتا۔ کچھ بچہ ہی جو باندھ رکھون۔

ضعیفہ۔ ارے دروازے مین قفل کیون نہ لگا دیا بڑا بیوقوف ہی۔

کدرا۔ کلپھ (قفل) تو تھا مگر کنجی بھولے سے وہین رہ گئی۔

للتوا۔ اُلو تو ہو ہی۔

کدرا۔ اور کلپھ اور کنجی بھی لیگئی۔

للتوا۔ واہ ہی تاجب (تعجب) ہی کہ تمکو چھوڑ گئی

چنو کی جورو نے کہا ایک ہی خرانٹ مکار عورت تھی بڑی دیر تک آنسو بھی بہائے۔

کدرا یہان سے اُٹھا تو للتوا سے مشورہ کرنا شروع کیا کہ اب کیا کرنا چاہیے یار۔

للتوا۔ یار چلو چلکے بھال (فال) کھلوائین۔ یہ دونون تو فال کھلوانے گئے۔

اب اُدھر کا حال سُنیے کہ قمرن جان پھر بدستور لہرا لہرا کے گانے لگین۔

درد جوا اُٹھاری رہون۔ پیا کے آدن کی جھئی برلان
درد جوا اُٹھاری رہون۔

اتنے مین پڑوس سے آواز آئی (وا ای بی چھپی ساری ہی مین صدقے ذری مکھڑا تو دکھا دو)۔

یہ آواز شہزادہ بیگم اور نازو اور قمرن اور بوا سوسن سب نے سنی۔ اور قمرن جھک کر ایک کرسی پر کھڑی ہو گئی تو جس شخص نے آواز دی تھی اُسکو صاف اُنکا چاند سا مکھڑا نظر آیا۔ اور ہاتھ جوڑ کر کہا "جان جاتی ہی۔ ہاے عورت ہی یا پرستان کی پری۔ کیا شان دلبری ہی۔ اب جان کا خدا ہی حافظ ہی"

قمرن کی عادت مین داخل تھا کہ اگر کسی کو دیکھا کہ بہت ہی لٹو ہی تو اُسکو بہت ہی بناتی تھی اور اس طرح پیش آتی تھی کہ گویا یہ بھی اُس پر تجھی ہوتی ہین کہ سنیے ہاتھ جوڑے تو اُنھون نے بھی گھورنا شروع کیا نازو نے بھی مونڈھے پر کھڑے ہوکر دیکھا اور شہزادی بیگم نے بھی۔ تو اُسکو یقین ہو گیا کہ یہ پرستان ہے اور یہ سب کی سب خراب عورتین ہین اور

بہت جلد مین کامیاب ہو جاؤنگا یہ بزرگوار عاشق تخلص کرتے تھے ۔

عاشق ۔ مین صدقے ۔ کیا صورت پائی ہر خدا کے واسطے ذرا ہمارے اوپر ترس کھاؤ ایک بوسہ کو دل چاہتا ہر مگر کیونکر لین ۔

قمرن ۔ گڑ حقیا مین منھ دھو آؤ ۔

ع ۔ جو حکم ہو ۔ جان جاتی ہر ۔

ق ۔ یہ ڈھکو سلے سُنے ہوے ہین سب ۔

ع ۔ جب جان نکل جائیگی تب تو یقین آئیگا ۔ ارے ظالم تیرے اوپر ہمارا خون ہوگا ۔ دیکھو پھر پچھتاؤ گی ۔

ق ۔ مین سمجھو نگی کہ مکر کیے پڑا ہر ۔

ع ۔ اتنی بدگمانی ۔ واہ حضور واہ ۔

ق ۔ واہ وا کی پھلیان ہوتی ہین ۔

اتنے مین مہری چھوٹی سی گڑ گڑی بھر کر لائی تو اسقدر خوشبو آئی کہ کمرہ بھر مہک گیا عاشق نے کہا یہ تنبا کو آپ کے مُنھ کی خوشبو سے کیا مہک رہا ہر کہ تمام محلہ خوشبو ہو گیا ۔ کہا یہ شیخ اعظم علی و محمد علی کی دکان کا ہر لکھنؤ بھر مین اس سے بہتر تنبا کو کی دکان نہین ہر ۔ بادشاہون اور وزیرون کے قابل یہ تنبا کو ہے ۔

ع ۔ حضور کے پاس جو شی ہر بے نظیر ہر ۔

ق ۔ تم بڑے ڈھیٹ ہو جی ۔ کیا ڈٹے ہوے کھڑے ہین ۔ بیحیائی کی کوئی حد ہی نہین تمھارے بہو بیٹی کوئی نہین ہے کیا کیا ڈرے سے پرائی بہو بیٹیون پر ڈورے ڈال رہے ہین آنکی ایسی حرکتون پر آدمی مار کھاتا ہر ۔

ع ۔ آپ یہ گھر کتی کیا ہین ۔ اگر تلوار سے بوٹیان اُڑاؤ تو بھی واللہ مزہ ہی آئے ۔ ہم تو عاشق تن آدمی ہین جس سے محبت ہوئی اُسکے غلام ہو گئے ۔

میان عاشق بڑی دیر تک پاگل بنے ہوے کبھی ہاتھ جوڑتے تھے کبھی صدقے ہونے کا اشارہ کرتے تھے اور ادھر یہ سب کی سب جو اُنکے بنانے کے لیے ہنستی کھلکھلاتی تھین تو وہ سمجھتے تھے کہ رنگ جم گیا اب مار لیا ہر اور یہ خبر ہی نہ تھی کہ دلّی ہنوز دور ست ۔

نازو خفا ہونے لگی ۔ تمکو تو قمرن ل لگیان سو جھتی ہین اور یہان خون خشک ہو رہا ہر کہ اب کیا ہوگا ۔ اُفوہ کیا حکم دیا ہر ہمکو ۔ ائین ایک ہین کو تو سلطنت ہو کے یہان لیکے اور ایک کو اُسکی سسرال ۔ اور گھر اپنا قبضہ کر لیا مین جو اندر گئی ۔ تو رونق جنگ نے اشارہ کیا اور پر جاؤ وہان نہ قمرن نہ مغلانی ۔ نہ وہ مہری سب نئے نئے آدمی ۔ یا اللہ یہ اتنی ہی دیر مین کایا پلٹ کیسی ہو گئی دیکھتی ہون تو عفت آرا بیگم اور نادر جہان بیگم مجھسے پوچھتی ہین کہ قمرن کہان ہر ہماری سوت

قمرن ۔ ارے ! یہان تک نوبت آ گئی ۔

نازو ۔ ارے اسقدر کی شرارتی ۔

شہزادہ ۔ شرمانے کی بات ہی ہر ۔

قمرن ۔ اب خدا کے لیے یہ دروازہ آج نہ کھلنے پائے ۔

شہزادہ ۔ ہمین کوئی احمق مقرر کیا ہر ۔

قمرن ۔ اچھا اب ایک آدمی بھیجکر نواب کو بلواؤ ۔

نازو ۔ اول تو آدمی کہان ۔ دوسرے بھیجین کہان ۔

قمرن ۔ للتو ابتنون کو بلوالو ۔

نازو ۔ ای ہر کہین ایسی حماقت بھی نہ کرنا چاہیے سوا جا کے کہدیگا بس یہ یاد رکھنا جو کہنے والا نہیں ہر وہ جاتے ہی جڑ دیگا ۔

شہزادہ - عبد اللہ خان کو بھیج دو بہت ہوشیار آدمی ہی اور بڑا سمجھ دار ہی -

نازو - ای تو بھیجو نگی کہان - اچھا بلواؤ "عبد اللہ خان تم نواب محمد عسکری کو پہچانتے ہو"

جواب - جی ہان خوب پہچانتا ہون -

سوال - بھلا انسے چپکے سے کچھ کہہ سکتے ہو جا کے -

جواب - جی ہان کہہ کیون نہین سکتے کیا ہوا ہین ہمارا تو بھائی اُنکی سرکار مین نوکر ہی -

سوال - کیا نام ہی "کہا حسین علی چچا کا لڑکا ہی"

نازو - لے بس بس بات نکلی - تم جا کے حسین علی کو بلا لاؤ کہو نازو جان نے یاد کیا ہی -

عبد اللہ خان جا کے حسین علی کو بلا لایا - آہستہ سے حسین علی نے کہا یہ کیا ہو کیا گیا - یہ کیا تفرقہ پڑ گیا ہی کسی کو کسی کی خبر نہین یہ ہوا سب کیا - ہماری کچھ سمجھ مین نہین آتا راتون رات ہمین سرکار نے آپ کے میکے دوڑایا - وہان بھی آپ کا پتا نہین - اور سرکار اس طرح سے تڑپ رہے ہین جیسے بن پانی مچھلی - مین کیا کہون جو جو حال ہو گیا ہی -

غم غلط کرنے کی تدبیر

نواب صاحب کو لوگون نے بھرون پر چڑھایا کہ حضور غم غلط کرنے کی تدبیر اس سے بہتر اور کوئی نہین ہے کہ دَور چلے شغل سیکشی ہو - کیسا ہی درد دُکھ کیون نہو ایک جام دُور دور کر دیتا ہی - نواب صاحب سیدھے آدمی فوراً حکم دے دیا کہ جا کے لاؤ -

میان ممن تو چاہتے ہی تھے کہ شراب کا دَور ہو - فوراً گاڑی تیار کرائی اور سوار ہو کر نوروزجی کمپنی کی دُکان پر پہونچے کہا بھئی دو بوتل تو دو اکشا نمبرون کی اور دو بوتلین شامپین کی اور آدھی درجن لمینڈ اور آدھی سوڈا - جھٹ پٹ بوتلین لیکر گاڑی پر سوار ہوے مگر کوچبین سے کہا بھئی ذرا روک لینا اُتر پڑے اور کہا بھئی ایک پگ پلا دو - برانڈی کا ایک جام ٹھنڈے پانی کے ساتھ پیا - اور چلے - گاڑی پر سوار ہوتے ہی کو تھے کہ پھر کوٹھی مین آئے کہا بھئی یہ تو کچھ معلوم ہی نہین ہوتی ایک پگ اور دو - کہا - برانڈی کی بوتل تو خالی نہین ہی - رم ہی - کہا رم ہی لاؤ - رم کا ایک پگ پیا - اسکے بعد ایک اور پگ پیا - یہان سے گاڑی پر سوار ہوے تو ایک اور کوٹھی مین پہونچے جنجروائین یعنی ادرک کی شراب لی - پھر گاڑی پر سوار ہوے تو ہوش و حواس ندارد - باغ مین پہونچے تو غین -

سائیس - ممن میان - ممن میان -

کوچبین - ای میان ممن - اُٹھن -

سائیس - ممن میان - ممن میان -

کوچبین - ارے تو گنوار ہی یار - ممن میان کون ہین ممن میان -

اتنے مین چھٹن صاحب آواز سنکر آئے -

چھٹن - ممن ارے یہ ممن کہان ہین - کیا کہین اور چلے گئے یہ ہین کہان -

کوچبین - حضور یہان آکے لاحظہ فرمایئے گاڑی مین غین پڑے ہین

چھٹن - این - اہاہاہا - بھئی نواب - ذرا یہان دوڑ آو تمھین قسم ہی واللہ ایک دل لگی دکھائین -

نواب - خیر تو ہی یار -

چھٹن - خیریت پیچھے پوچھنا پہلے ذرا چلے آو بڑی دل لگی ہی

نواب - یار بڑے وہ ہو - بتلاؤ تو -

چھٹن ۔ بتلائیں کیا ممن بیہوش پڑے ہین ۔

نواب ۔ این یہ کیا ہوا کیا ۔

سائیس ۔ حجور (حضور) اب کیا کہی ۔

کوچبان ۔ خداوند کسی مقام پر اترکے پی ۔

نواب ۔ بالکل غین ہی ۔

چھٹن ۔ ممن ای ممن ۔

نواب ۔ افسوس یہ کیا ستم کیا ۔

چھٹن ۔ اب کیا ہوگا ۔ ایسا نہو کہ مرجائے ۔

نواب ۔ اب اسکو لیچلو کسی ترکیب سے ۔

چھٹن ۔ مین حیران ہون کہ یہ اسنے اسقدر پی کیون

یہ کیا سوجھی کیا اسکو ۔

نواب ۔ شامت اعمال ۔

چھٹن ۔ اللہ سچ ہی ۔ مگر بُری شی ہی ۔

نواب ۔ مگر عادت ۔ خدا نکرے کسی کو اسکا

چسکا پڑجائے ۔

چھٹن ۔ اس وقت اسکو دیکھ کے عبرت ہوتی ہی ۔

اتنے مین ممن کو استفراغ ہوا اور سر پر پانی ڈالنے سے ذرا ذرا تسلی ہوئی ۔ تھوڑی دیر کے بعد ممن کو ہوش آیا اور کوئی تین بجے نواب صاحب نے ممن کو حکم دیا کہ مہراج بلی کو جاکے بلالاؤ ۔ حالانکہ ممن کا حال اچھا نہ تھا ۔

اب سنیے منشی مہراج بلی شب کو کدرا کے ہان سے ہوکر سیدھے نواب صاحب کے مکان پر پہونچے وہان نواب صاحب ندارد "وہ کہان گئے ہین بھئی" "حضور ہمسے کہہ نہین گئے ۔ گاڑی پر گئے ہین ۔ اور گاڑی بھی لوٹی نہین" سوچے کہ غالباً اُس کوٹھی مین ہونگے جہان قمرن کو نکالا تھا وہان گئے وہان بھی پتا نہین "وہ یہان نہین ہین کچھ معلوم ہی کہان گئے ہین" "نہین حضور یہ تو نہین معلوم ہی" "اچھا حسین علی ہی" "نہین صاحب وہ بھی نہین ہی"

اب یہ گھبرائے کہ یا الٰہی یہ کیا ماجرا ہی ۔ نہ یہان نہ وہان ۔ یہان سے ممن کے گھر پہونچے "ممن نہین ہین معلوم نہین کہان گئے ہین" نواب صاحب کی ڈیوڑھی پر ۔ "لاحول ولا قوۃ ارے یہ سب کے سب چل کہان دیے" اب چلے نواب چھٹن صاحب کے مکان پر نواب صاحب ہین ۔

پہرے والے نے جواب دیا ۔ جی نہین نہین ہین کہان گئے ہین ۔ یہ نہین معلوم خدا جانے کہان گئے ہین ہمسے کچھ کہکے نہین گئے ہین حضور ۔

اب انھون نے جھلا کے قسم کھائی کہ کہین نہ ڈھونڈھینگے اور گھر مین آکے سو رہے ۔

چار بجے کسی شخص نے انکو آواز دی ۔ انکی بیوی جاگ رہی تھین انھون نے انکو جگایا ۔ کہا دروازے پر ایک گاڑی رُک گئی اور کوئی تمکو پکارتا ہی ۔ کمرے کا دروازہ کھولا کون ہی بھئی حضور سرکار نے یاد کیا ہی ۔ کون ممن ؟ جی حضور ارے میان نواب کہان ہین ۔ اب حضور تو بالاخانے پر ہین بعضی بات زور سے کہنے کی نہین ہوتی ۔ مگر کپڑے پہن کے آیئے میرے ساتھ جانا ہوگا کہا اچھا آتا ہون منھ دھوکر کپڑے پہنے اور گاڑی پر سوار ہوکر ممن کے ساتھ چلے ۔

کوچبان ۔ حضور ذرا سنبھالے رہیگا ان کو ۔

مہراج ۔ کیون کیا پیے ہوے ہین اسوقت ۔

کوچبان ۔ تین دفعہ بیہوش ہوچکے ہین

ممن ۔ چپ رہو تم جھوٹ بولنے والا ۔

کوچبان - بیجا ہو بس کہنے لگے چپ رہو —
ممن - دیکھو ذرا سمجھ بوجھ کے تقریر کرو —
کوچبان - ارے صاحب ہم تمھارے ہی بھلے کے لیے کہتے ہین - ہمکو کیا تم پی کے دریا مین پھاند پڑو ہمارا کچھ نقصان ہی بھلا —

مہراج بلی نے کہا بھئی اب اس تقریر سے کیا مطلب ہان جی ممن یہ تو کہو - یہ ہربونگ کیسا ہو گیا - یہ تفرقہ کیونکر پڑا - ممن نے کل داستان کہہ سنائی - منشی مہراجبلی تو قمرن سے مل ہی چکے تھے ممن کی تقریر سنکر خاموش ہو رہے مگر صرف اسقدر بیان کیا کہ ممن بھئی اگر قمرن کو کوئی ڈھونڈھ نکالیگا تو وہ مہراج بلی ہی (موچھون پر تاؤ دیکر) مگر یہ کہو کہ سب ہین کہان یہ راستہ تو باغ کو گیا ہی — ہم تو تمھارے ہان گئے تھے اور نواب صاحب کے ہان اور چھٹن صاحب کے ہان کہین تپا نہین ملا - باغ کا ہمکو خیال نہین رہا ورنہ وہان بھی ہو لیتے - اب وہان ہی کون کون - کہا وہان نواب صاحب ہین اور چھٹن صاحب اور آغا صاحب اور کچھ ارباب نشاط - ارباب نشاط کے لفظ پر تو منشی مہراج بلی چکرائے - یہ ارباب نشاط کا کون موقع تھا - تو یہ بڑی خوشی کی بات ہی کہ قمرن چھن گئین —
ممن - غم غلط کرنے کے لیے بلوایا ذرا —
مہراج - معقول ! تو کیا ناچ بھی ہی —
ممن - ای تو دل کیونکر بہلے ناچ کے بغیر —
مہراج - خدا کرے بیگم صاحب بھی یون ہی چلدین تو غم غلط کرنے کے لیے برسون دھما چوکڑی رہے —
ممن - (منھ بنا کر) ہان نواب صاحب بھی کسی مسخرے کو اپنے گھر بھیج دین کہ تو ہمارا قائم مقام بن —

راوی - بس اتنا سننا تھا کہ مہراج بلی آگ ہو گئے بھنویں چڑھائے ہوے - روک لو گاڑی - بس روک لو - کوچبان نے کہا خداوند اب جانے دیجیے حضور اپنی جانب سے کھین کہا نہین نہین - کاہے واسطے یہ گول مال بات بولنے کا بلڈی فول - چھوٹا آدمی - دو کوڑی کا - کاہے واسطے ہم بڑے آدمی سے دل لگی کیا - ہم نواب صاحب کے برابر کا ہی یہ بلڈی فول ہمارا برابری کرنے نہین سکتا —

> یون ہی ای مرگ عدو باعث احسان ہو جاے
> پھیر نے پھر مجھے ہنگامۂ فریاد آیا

یا تم نہین یا ہم نہین - یو بلڈی فول —

ممن نے مسکرا کر قدمون پر ٹوپی رکھدی کہا حضور سرکار سے نہ کہیے گا ورنہ وہ اپنے دل مین کہینگے کہ ان لوگون کو یہ بیفکریون کی سوجھتی ہی حضور کو غلام کچھ شعر سنائے کہ طبیعت خوش ہو جائے —
مہراج - یون ہی جی خوش کر دیا جو کہو انعام دین —
ممن - ہاتھ پر ہاتھ مار دیے ہو گئی شرط —
مہراج - ہو گئی - لے مانگ اب کیا مانگتا ہی —
ممن - پھر جھلایا نکیو —
مہراج - مسکرانے لگے - (بہت مسکرائے) —
ممن - لے ہاتھ آئے - کہان تو ابھی اسقدر چراند ہوے تھے کہ کاہے واسطے - اور بلڈی فول - اور کاہے واسطے دل لگی کیا اور کہان اب ریشہ خطمی ہو گئے آدمی ہو کہ —
مہراج - بس بس زیادہ بے ادبی نہین مانگتا - دو کا اڑینا بس چپ ہونے مانگتا —

ممن - خداوند ضرور کہونگا - ذہن کند ہوا جاتا ہی آدمی ہو کہ پنساری کی دُکان (ریشہ خطمی کی رعایت) -

مہراج - (مسکرا کر) ارے بھئی یہ تمھارا مطلب تھا -

ممن - اور آپ کیا سمجھتے تھے -

مہراج - بھئی ہم کچھ اور سمجھے تھے وہ یہ کہ تم کہو گے آدمی ہو کہ چونگا یا پائجامہ -

ممن - حضور اصل تو یہ ہی کہ واللہ مین بھی یہی کہنے کو تھا مگر ڈر گیا خوف کے مارے نہ کہہ سکا -

مہراج - اجی ہم تو چٹکیون مین تاڑ جاتے ہین -

اتنے مین گاڑی باغ مین داخل ہوئی - تو مالیون نے روک لی - پوچھا کیون خیر ہی - کہا خداوندا ہان تو خون خرابہ لہو لہان ہو گیا ہی دیکھئے یہ بلائی اور شرابخواری کیا کرتی ہی اسکا انجام اچھا نہین ہی سا ب اسوقت سب کے سب وہ ہلڑ مچا رہے ہین کہ توبہ ہی بھلی -

مہراج جی کو سخت افسوس ہوا کہ ادھر تو قمرن ہاتھ سے گئین - ادھر نواب صاحب پیے پڑے ہین یہ وقت دوڑ دھوپ کا ہی اور یہ انٹا غفیل پڑے ہوئے ہین - اور صفتین اللہ کی عنایت سے کون اچھی تھین کہ یہ کمبخت شرابخواری اور مسنزاد ہوئی - افسوس صد افسوس اگر یہی باتین رہین تو ایک دن بُرا سامنا ہو گا -

ممن - مین حیران ہون کہ یہ ہوا کیا میرے سامنے تو سب اچھے بھلے تھے -

مہراج - بھائی جب پی تو پھر طبیعت ٹھیک نہین رہتی ہمنے تو ہزارون بار تجربہ کیا ہے -

ممن - پھر اسکا نتیجہ ایکدن بہت بُرا ہو گا پچھتا ئینگے

مہراج - اب انجام بخیر نظر نہین آتا ہی -

یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ ایک دفعہ قہقہے کی آواز آئی - اور اُسکے ساتھ ہی ایسا معلوم ہوا کہ دو تین آدمیون مین ہاتھا پائی ہو رہی ہی - منشی مہراج جی نے کہا بھئی جلکے دیکھو تو یہ ہو کیا رہا ہی - مین بڑا حیران ہون کہ ان لوگون کو ہو کیا گیا ہی اپنی عزت کا بھی خیال نہین - ارے جاؤ جلدی مالیون نے کہا سرکار ہو کیا رہا ہی گالی گلوج مار پیٹ جوتی پیزار - دھول دھپا - اور کیا ہو رہا ہی -

مہراج جی گو بیوقوف اور سادہ مزاج آدمی تھے مگر اسقدر ضرور سمجھ سکتے تھے کہ اب نواب صاحب کے دربار مین شرابخواری کی ایسی کثرت ہو گئی ہی کہ الامان اگر کوئی معشوق ہو تو بھی بے شراب کے لطف صحبت نہین - اگر سردی ہو تو شراب پینا فرض ہی اگر برسات ہو تو سبحان اللہ - ع

	موسم برشگال آپہونچا	

اگر غم ہو تو اسکے غلط کرنے کی اس سے زیادہ اور کیا چیز ہو گی - اس سے بڑھ کر کوئی تدبیر نہین -

اتنے مین آواز آئی - کھا جاؤنگا - مار ڈالونگا - کچا نگل جاؤنگا - تب تو مہراج جی سے نہ رہا گیا - اتر پڑے اور سیدھے اُس کمرے مین پہونچے جہان یہ سب ٹہرونگا مچا رہے تھے -

مہراج تسلیمات عرض کرتا ہون نواب صاحب بہادر -

نواب - (زبان کو لکنت) یہ دونون بیٹھی ہین -

مہراج - دو عورتین ہین - واللہ اعلم کون ہین -

نواب - ایک قمرن دوسری نازو - (نشے مین چور)

مہراج - قمرن اور نازو وہین یہ ؟ -

فرمایا خاص الخاص قمرن اور نازو دہین اسمین فرق ہو ہی نہین سکتا

قمرن جان ہمکو کھلادے ایک ہی پان ۔ پان کھاکے سورہیے ۔ خواب مین دیکھا کا لاکتا ۔ یہ کُتے کا پلا ڈرتے کے ہاتھ ۔ ممن نے کہا چڑھ گئی نواب مردود کو بھی اسیر داروغہ نے کہ ہوش مین تھا ۔ کہا یہ کیا واہیات حرکت ہی اسقدر نشہ پینا کیا معنی کہ انسان اپنے آپے مین نہ رہے پیے اُسقدر جس قدر ضبط کر سکے ۔ ورنہ ہمارے نزدیک ایسے پینے پر تین حرف ۔ کیا راے ہی منشی مہراج بلی صاحب ۔ ع ۔

	نہ چندان بخور کز دہانت برآید	

اسقدر نہ پیو کہ دم نکلجائے یا ہوش جاتا رہے ۔

نواب صاحب کو جو غصہ آیا تو اُٹھ کے ممن کے ایک لپوٹا جمایا ۔ ممن بھی جھلا کے اُٹھ کھڑا ہوا ۔ مگر لڑکھڑا کے گر پڑا آغا صاحب سمجھے کہ نواب صاحب کو ممن نے لوے مارا ۔ جھلا کے ہاتھ کاٹ کھایا ۔ اب یہ سمجھتے ہین کہ ہمنے ممن کو کاٹ کھایا اور ممن غلین پڑے ہوے ہین ۔ اور نواب صاحب زخم کے سبب سے ہاے ہاے کر رہے ہین ۔ بتیسون دانت جم گئے تھے ۔ داروغہ نے کہا اب تڑکا ہو گیا ۔ سب صاحب نہا ڈالیے اور ترو تازہ ہو جیے ورنہ یہ رات بھر کی چڑھی ہوئی دماغ سے نہین نکلیگی آیندہ آپ سب صاحبون کو اختیار ہی مگر وہ سب سنتے کسکی تھے ۔

نواب ۔ حسین علی ۔ ارے یار آغا نے مجھے کاٹ کھایا تھوڑی سی اور پلا دو تو ذری درد دور ہو ۔ دور نہو تو کم تو ضروری ہو جائے خدا کے لیے پلا دو ۔

حسین علی ۔ خداوند اب نہ پیجیے ۔

نواب ۔ لا ۔ لا جا کے (تھوڑی دیر کے بعد) لاؤ جا کے

حسین علی ۔ سرکار لاتا ہون ۔ لکول لون ذری ٹھہریے ۔

نواب ۔ آدھ گھنٹے کے بعد) ابے (گالی دیکر) لاتا ہی کہ مین اُٹھون پھر ۔

حسین علی ۔ سرکار اب نہ پیجیے ۔

نواب ۔ (اُٹھکر) لے (گالی) اور لیگا ۔

حسین علی ۔ سرکار میرا استعفا ۔

نواب ۔ (لاتین مار کر) دور ہو (گالی) نکل یہان سے (گالی) سور بڑا خدمتگار کی دُم بنا ہی (گالی)

حسین علی ۔ ذرا زبان سنبھالیے ۔

مہراج ۔ ہائین حسین علی عقلمند ہو کے بیوقوف ہوے جاتے ہو تم بھی ممن ہو گئے ۔

حسین علی ۔ (ڈپٹ کر) تو ہم کسی کی گالی نہین کھا سکتے ایسے شرابی کی نوکری پر لعنت (لعنت)

نواب صاحب کو جو غصہ آیا تو جیب سے چاقو نکالکر حسین علی کی طرف جھپٹے ۔ ہان ! ہان ! لینا نواب ۔ نواب ۔ ممن بھی جاگ اُٹھا اور آغا صاحب کا نشہ بھی ہرن ۔ اور چھبن صاحب اور داروغہ صاحب بھی جھپٹ پڑے ۔ نواب صاحب نے حسین علی کی بانہہ زخمی کر ہی دی مگر بڑی خیریت گذری کہ زخم گہرا نہین لگا تھا ۔ خون کو لوگون نے بہت جلد بند کر دیا اور خوب زور سے کپڑا اتر کر کے باندھا ۔

مہراج بلی کو سب سے زیادہ ملال تھا حسین علی بہت کراہتا تھا اور کہتا جاتا تھا کہ کھانے پر نہ دھوایا ہو تو بھی حسین علی نام بدل ڈالون اس واردات سے نشہ سب کا ہرن ہو گیا تھا ۔ مگر خمار کے سبب سے پتلا حال تھا نواب صاحب کی آنکھین چڑھی ہوئین ۔ بشرے سے غصہ اور شرمندگی عیان ۔ نشے مین چور ۔ دل مین افسوس کہ اتنی

کیون پی۔ آغا صاحب کو چار دست آئے۔ معدہ
از بس ضعیف پانی پیا تو بھی مارے گرمی کے پیٹ مین
نہ رہ سکا فوراً دست آیا طبیعت انتہا سے زیادہ مضمحل
گرے پڑتے تھے سخت تاسف کہ اس قدر کثرت سے
کیون پی۔ مگر اب پچھتانا پڑتا ہے۔ توبہ کی کہ اب نہ پینگے
بلکہ اس قسم کی صحبت ہی مین نہ بیٹھینگے۔ ممن از بس
خجل کہ یہ کیا پچھڑاپن ہوا کہ نواب صاحب سے
لڑ بیٹھے۔ اٹھتے ہین تو اٹھا نہین جاتا کھڑے ہوے
اور لڑکھڑانے لگے کسی سے چار آنکھین نہین کر سکتے
اور دل مین سوچتے ہین کہ اب ہرگز ہرگز نہ پینگے
اب پیین تو سور کا پیشاب بس یہ آخر دن تھا جو کسی
سے باتین کرتے ہین تو نیچی نظرون سے۔ چھٹن صاحب
بڑے خوش کہ ہم سب نشے سے اچھے رہے نہین تو ہم بھی
خرابی مین پڑتے۔

مہراج بلی نے کہا اب ایک کام کیجیے کہ کوئی چھ آنے
کے تو کاغذی نیبو (لیمون) منگوائیے اور چار سیر
برف اور ایک شیشہ کیوڑے اور دو سیر سفید چینی
اور کوئی سیر بھر کھٹے انار۔ اور افشردہ پیجیے۔

چھٹن۔ بات تو معقول کہی مگر حماقت کے ساتھ۔

مہراج۔ آپ کا سر۔ افشردہ عمدہ شے ہے۔

چھٹن۔ ارے تو ظالم جب باغ مین انار ترش اور
لیمون موجود ہی ہے تو خریدنے کی کیا ضرورت ہے آپ بھی
واللہ نرے چوغے ہی ہین۔

مہراج۔ اچھا اس سے کیا بحث ہے۔

آغا۔ ہم تو انار ترش کا افشردہ نہ پینگے۔

مہراج۔ تو کیوڑا اور برف اور شکر تو منگواؤ۔

آغا۔ سب حاضر ہے سفید چینی بھی اور برف بھی اور
کیوڑا بھی ہے۔ تو بھی کوئی رئیسون مین رئیس ہو بے۔ چلا ہے
وہان سے منگوائیے۔

الغرض۔ نواب صاحب اور چھٹن صاحب اور داروغہ
صاحب نے تو افشردۂ لیمون پیا اور باقی سب نے افشردہ
انار ترش خوب کیوڑا پڑا ہوا تھا اور برف بھی کثرت
سے تھی کہ دھوان نکلتا اور دانت بجتے تھے۔

افشردہ پینے سے سب کو ذرا تسلی ہوئی مگر ممن سب سے
زیادہ بے کیف تھا کئی بار استفراغ ہوا اور کئی دست
آئے اور مارے گرمی کے کوئی دس بارہ مرتبہ پانی
پیا۔ مگر آگ کم نہ ہوئی۔

نواب صاحب کی صلاح ہوئی کہ ڈاکٹر کو بلوائین
اور اس سے صاف صاف کہدین کہ ہم لوگون نے شب کو
بڑی کثرت سے شرابخواری کی تھی جسکا خمیازہ یہ ہوا
مگر لوگون نے سمجھایا کہ بڑی بدنامی ہوگی اور ڈاکٹر پر
کھل جائیگا دو چار پہر مین یون ہی سب کے سب
اچھے ہو جائینگے۔

ڈس گئی اسکی کھجوری چوٹی ناگن کیطرح
ہے بلا سر پر اسی کم بخت کی لائی ہوئی

دوسرے روز جو اس حور وش زیبا شمائل گل اندام یاقوت لب
رنگین کلام سرو جویبار رعنائی۔ تذرو چمن زار شیرین ادائی
نواب نادر جہان بیگم نے خبر پائی کہ نواب محمد عسکری صاحب بہادر
صولت جنگ شجاعت قدرہ زیب دہ کوٹھی ہوے ہین تو انکی
باچھین کھل گئین مہری کو خوش خوش حکم دیا کہ جاکے نواب سے
کہدو کہ بیگم صاحب حضور کو تھوڑی دیر کے لیے بلاتی ہین اور
کہتی ہین کہ آج کھانا ہمارے ہی ساتھ کھائیے گا۔ جب کی
نوچندی کے دوسرے روز ہم کلکتے گئے تھے کوئی چار مہینے تو

ہوے ہونگے سید جلال کا کونڈا کر کے گئے تھے۔ مہری تھوڑی دیر مین واپس آئی کہا حضور نواب صاحب آرام مین ہین اُنکو بڑی ہی مایوسی ہوئی کچھ دیر بعد پھر بھیجا۔ مہری نے آکے عرض کیا حضور ابھی آرام ہی مین ہین۔ بیگم اپنے دل مین سوچین کہ آج خوب نکھر کے بن ٹھن کے بیٹھنا چاہیے تاکہ نواب اپنی قمرن کو بھی بھول جائین اور ہمارے سوا اور کسی سے دل نہ لگائین پہلے ٹھنڈے پانی سے خوب نہائین۔ جب جاڑا معلوم ہونے لگا تو عورتون نے جسم سیمین کو پوچھا اور لباس سادہ سے آراستہ ہوئین۔ زلف مشاطہ نے مشکبار و مشابو کھچڑی چوٹی کی گوندھاوٹ سے جوبن کو دوچند کر دیا۔ بیگم صاحب کی اس وقت بالکل سادی وضع تھی۔

ململ کا باریک دوپٹا اور پھولون کا گہنا۔ آئینہ دیکھا تو دل مین سوچنے لگین۔ یا میرے اللہ مین غرور سے نہین کہتی ان تیری کریمی کے صدقے۔ ایک ایک پیان گلی کوچون مین ایسی پڑی ہونگی کہ اُنکے تلوے اور میرا مُنھ مگر کیا قمرن ایسی بدمنی ہر کہ مجھپر بھی شرف ہی اُسکو۔ مانا کہ اُسکے گال بھی گورے گورے ہین مگر یہ نشیلی آنکھین کہان سے لائی ہوگی یہ سلجے کی ڈھلی کلائی اُسکے پاس کہان۔ اُنگلیان ایسی نرم نرم کہان پائین چوڑی والی ہر تو ہر آخر موئی۔

مغلانی نے بلائین لیکر کہا سرکار اتی اجازت دین کہ لونڈی زری سدتے ہو جائے کالا دانہ ضرور کر کے جلایا جائے اللہ جانتا ہی ساٹھ اور پانچ پینسٹھ برس کی میری عمر ہونے کو آئی مین نے اس شکل صورت کی پری آپ چھٹ جو اگر کوئی اور دیکھی ہو تو دیدے پٹم ہو جائین۔

حضرات ناظرین! بھلا بتلایئے تو یہ مغلانی کون ہین یہ وہی ہین۔ جو قمرن کے ہان نوکر تھین اور جنھون نے گنڈیری کے تلازمے سے محمد عسکری کو لبھایا تھا اور سب تو نکال دی گئین مگر بس ایک یہ رہگئین۔

یہ ٹوہ لگا کے نواب بشیر الدولہ بہادر کے پاس پہونچین اور اُنسے بات چیت جو کی تو وہ بھی ریجھ گئے اُنسے یہ شرط ہو گئی تھی کہ اگر ہمکو اس سرکار مین نوکر رکھا دیجئے تو تمھارا مطلب ہمارے ذریعے سے حاصل ہو جائیے۔

اتنے مین نواب بشیر الدولہ اوپر تشریف لائے بیگم صاحب کمرے مین چلی گئین اور پردے کے پاس سے باتین ہونے لگین اب دن کوئی دو گھڑی سے بھی کم ہوگا بیگم صاحب نے مہری کو پھر بھیجا تھا کہ نواب کو بلا لاؤ۔ اُسنے آکے عرض کیا کہ حضور وہ تو سوار ہو گئے۔ اب نواب بشیر الدولہ نے یون گفتگو شروع کی۔

"ایمان سے کہنا بیگم صاحب کیا حکمہ چلا ہون۔ سچ کہنا کیا کام کیا ہر۔ دوسرے کو سوجھتی بھلا۔ کبھی حشر تک نہ سوجھتی جب سوجھیگی کمبو کو یا کشیری کو"

(حضرت ناظرین۔ یہ بشیر الدولہ کمبو تھے) ہتیلی پر سرسون جاتی ہر۔ واللہ ہتیلی پر سرسون جاتی ہر۔ چٹ مری منگنی اور پٹ مرا بیاہ۔ لوگون کو حیرت ہر واللہ کہ یہ بشر کا کام ہر۔ قمرن اور وہ چڑیل نازو اور اُغلانی مغلانی سب غائب دنیا ہی دوسری ہو گئی۔ قمرن اپنی سسرال پہونچی نازو اپنے میکے گئی سب ترپھر۔ اور یہ ہمارے ہی سبب ہر کہ کوئی چون تک نہین کرتا ورنہ توبہ اتنا تک تو محمد عسکری نے آسمان کاندھون پر اُٹھا لیا ہوتا خدا جانے کیا کچھ ہو گیا ہوتا میرے چلے جانے کے بعد پھر کیا کرو گی۔"

بیگم صاحب نے ایک عمدہ گلوری بنا کر

دی تو نواب بشیر الدولہ نے کہا صاحب ہم یون گلوری
نہ کھانے کے یا تو اپنے پیارے پیارے ہاتھ سے کھلایئے
یا ایک بوسہ دیجیے۔
راوی۔ آدم بر سر مطلب۔ بوسہ کوئی انکے نزدیک
گلوری ہی یا الایچی ہی۔ جھٹ کا دم ہی۔ بات ہوئی اور بو
بیگم۔ دیکھو پھر وہی اول جلول باتین بکنے لگے نا تم۔
بوسا اور مجھی اور یہ اور وہ۔ ولہ۔
راوی۔ بشیر الدولہ نے ہاتھ جوڑے اور کہا مین
صدقے یہ پردہ تو ہٹا دو۔
بیگم۔ اچھا لو گلوری تو لو صاحب اوئی۔!!!
بشیر۔ مین صدقے بیگم۔ اتنی ہماری خاطر بھی کرو۔
بیگم۔ (ہنسکر) اللہ جانتا ہی ہنسی ہی آجاتی ہی
بشیر۔ جانی ہنستے ہی گھر بستے ہین سنا نہین۔
بیگم۔ بیہودہ ہو۔
بشیر۔ ہاے یہ کھچوری چوٹی اور ململ کے دوپٹے کا
گوری گوری گردن سے سرک جانا کیا ستم ہے۔
مین تو اپنی جان دے دونگا جانی روپیہ نہین مانگتا
جواہرات نہین مانگتا صرف ایک بوسہ لب کا
اور ایک گال کا۔
بیگم۔ (مسکرا کر) اوئی۔ بس۔ اور
آنکھون کا نہین۔
بشیر۔ اوہ تم سلامت رہو۔ بوسے دینے کی
جاہو تم طاق۔ واللہ اس وقت دل خوش ہو گیا
بیگم۔ اب یہ بتاؤ کہ نواب کل کہان تھے۔
بشیر۔ یہ ابھی ہمکو نہین معلوم ہوا ہی۔ مگر۔
بیگم۔ اچھا ڈھونڈھا بھائی اب کدھر ہین۔
ادھر کہ اُدھر انکو تو اُدھر چھوڑو۔

بشیر۔ رونق جنگ اُس جلسے مین شریک تو تھے مگر اب
ہماری طرف ہین۔ مجال ہی اُس طرف ہون۔
یہ باتین ختم نہ ہونے پائی تھین کہ بی مغلانی آئین
نواب بشیر الدولہ سے کہا حضور۔ ع

برگ سبز ست تحفۂ درویش

ابھی یہ کچھی مین مین لکڑیان خریدی تھین کوئی
قاش حضور بھی کھائین نواب صاحب نے کہا بیگم صاحب
کو دو۔ مغلانی سے بیگم صاحب نے لکڑیان اور نمکدانی
لی اور کھانے لگین تو نواب صاحب نے پوچھا بیگم صاحب
سچ کہنا ہمنے جو یہ احسان تمھارے ساتھ کیا اسکی شکر گزار
ہو یا نہین اگر ہم ساتھ نہ آتے تو یہ بات ممکن تھی۔
بیگم۔ ناگر بیل کی طرح رونگٹا رونگٹا دعا دیتا ہی۔
بشیر۔ یہ ہمارے ہی دباؤ کے سبب سے
آنا ہوا۔
بیگم۔ اوئی انکی تو جیسے کایا پلٹ گئی ہی۔ آگے مجھسے
اسقدر کا ڈرتے تھے۔ کہ مین کیا کہون۔ نواب صاحب
میرے گرم ہوتے ہی ٹھنڈے ہو جاتے تھے اب اللہ
جانے کیا ہو گیا۔
بشیر۔ ہاے اسوقت کھچوری چوٹی کی گوندھاوٹ کیا مزہ دکھا
رہی ہی۔ لے بیگم اب بوسہ دے ڈالو۔ بی مغلانی تم الگ ہٹو
بیگم۔ ایئن یہ کیا باتین کرتے ہو صاحب بندی درگذری
اے واہ چہ خوش یہ گفتگو کیا۔
راوی۔ بیگم صاحب نے اپنی غرض کے لیے کہ انھین کے
سبب سے قرن نکالی گئی تھی بہت ضبط کیا۔ تخلیے مین جب
کبھی انھون نے کچھ کہا تو خاموش ہو رہین یا ملامت کے کلمے
جھڑک دیا۔ یا مسکرا دین یا کبھی جواب دیا کہ دیکھا جائیگا
کبھی مسکرا کر کہا اوئی بس ہونٹھ اور گالون کے بوسے لوگے

آنکھوں کے نہ ہوگئے۔ مگر یہ جو شیر ہوگئے تو مغلانی کے سامنے بھی وہی باتین کرنے لگے انکو اسکی تاب کہان بگڑ گیئن۔ نہایت ہی ناگوار گذرا۔

بشیر الدولہ کو یقین کامل تھا کہ جب اسپر اسقدر سلوک ہوے ہین تو ممکن نہین کہ پھندے مین نہ پھنس جائین۔ بیگم صاحب کی طرف مخاطب ہو کر ہنسکر کہا کہو تو ایک دل لگی کرون۔ قرآن کو مین خود ہی ٹال جاوٗن بڑی دل لگی ہو گی۔

بیگم صاحب نے تھوڑی دیر مارے غصے کے سکوت کیا۔ مگر پھر سوچین کہ مار پیٹ گستیان تو ری آس کہا لیجے گلوری تو کھائیے۔ بشیر الدولہ نے کہ گھڑ کی کھا کر ڈرے ہوے تھے گلوری لے لی مگر گلوری لیتے وقت ذرا انگلی زور سے دابی۔ بیگم صاحب نے اپنے دل مین کہا خیر یہان تک بھی مضائقہ نہین کوئی اور تو نہین دیکھتا۔ غضب تو یہ ہی کہ مغلانی کے سامنے انھون نے ذلیل کرنا شروع کیا تھا۔

بشیر الدولہ نے گلوری کھا کر کتھا مانگا۔

بشیر۔ کتھا ذری کم ہی اس گلوری مین بیگم صاحب۔

بیگم۔ غلط ہی۔ کتھا دیا تھا کچھ کم نہین ہی۔

بشیر۔ کیا حضور کا اسمین کیا حرج ہی۔

بیگم۔ ہم سمجھتے ہین جو آپ کا مطلب ہی۔

بشیر۔ یہ بدگمانی بیگم صاحب۔ اوئی۔

بیگم۔ (ہنسکر) بڑے مسخرے ہو۔

راوی۔ بیگم صاحب سمجھ گئی تھین کہ اوئی کا محاورہ جو عورتون کا محاورہ ہی نواب صاحب نے استعمال کیا اور اپنے نزدیک بڑا لطیفہ بولے انکے بشرے سے سمجھ گئین کہ اس مقام پر اگر انکی تعریف کیجائے تو ضرور خوش ہونگے لہذا بناوٹ کی ہنسی کے ساتھ کہا بڑے مسخرے ہو۔ اب بشیر الدولہ از بس مسرور ہوے کہا واللہ بیگم تم تو اس قابل تھین کہ ہم ایسے بامذاق طبیعت دار کے ساتھ تمھاری شادی ہوتی مگر کیا کہین پھر اب سہی۔ ہم میان تم بیوی۔

بیگم کو یہ باتین بُری معلوم ہوئین کہا سنو صاحب دل لگی کی بھی کوئی حد ہی۔ یہ بیجا اور بے موقع الفاظ اور ایسی بھونڈی دل لگی ہمین پسند نہین۔ یہ دل لگی جسکو پسند ہوگی اسکو ہوگی کیا کوئی بازاری عورت مقرر کیا ہی۔

بشیر۔ یا میرے اللہ اب بگڑین تو ایسا بگڑین۔

بیگم۔ بگڑنے کی بات ہی ہی ہمکو یہ باتین پسند نہین۔

مغلانی اور خواصین اور گھر کی اور عورتین تو گھٹنی ہوئی تھین ہی سب ایک ایک دو دو کر کے ادھر ادھر چلدین۔ صرف یہ موذی بشیر الدولہ اور بیچاری بیگم صاحب رہگیئن اور اللہ کی ذات۔ بیگم صاحب جو ذرا بگڑین تو بشیر الدولہ نے طنز آمیز ہنسی کے ساتھ کہا۔ تمھارے ہوش بھی ٹھکانے ہین کچھ یہان کھٹکا تو ہی نہین اس وقت سواے میرے اور تمھارے۔ پھر

جب ملے دو دل مخل پھر کون ہی بیٹھ جاوٗ خود حیا اُٹھ جائیگی

ہاے اس کھچوری چوٹی کی بلائین نہ لون بھلا کیا مجال بیگم صاحب بوچھرے دیکھتی ہین تو مغلانی کا سایہ تک نہین پکارا مہری۔ مہری ادھری۔ جواب ندارد اور بھی گھبرا گئین زلفن۔ اے زلفن۔ آئین اب وحشت بڑھنے لگی بشیر الدولہ ہنسکر بولے اور جو جو یاد ہون سب کے نام لے لیکے پکارو مین نے وہ منتر پڑھ دیا ہی کہ انشاءاللہ چاہے تو ایک نہ بولے بیگم صاحب گھبرا کر اٹھین اور جھٹ دروازہ بند کر کے کنڈی لگا دی تو بشیر الدولہ

دوسرے دروازے کی جانب جھپٹے لاکھ لاکھ بیگم صاحب
نے کوشش کی کہ وہ دروازہ بھی بند ہو جائے
مگر نہ بند ہو سکا نہ بند ہو سکا۔ بشیر الدولہ تڑ سے
گھس پڑے۔

بشیر۔ اب فرمایئے بیگم صاحب۔ ای حضور ادھر۔
بیگم۔ (ہکا بکا) ای مغلانی یہان آ و جی۔
بشیر۔ حضور مین ہی مغلانی حاضر ہون حکم؟
بیگم۔ دیکھو نواب دق نہ کرو۔ مین آدھی جان کی ہون
کیون مجھے زہر کھلواؤ گے۔ مجھے معاف کرو۔
بشیر۔ انگرکھا اتار کر۔ ارے یہان کوئی نہین ہے۔
بیگم۔ (ہاتھ جوڑ کر) خدا کا واسطہ۔ نواب دق نہ کرو۔
بشیر۔ (اور آگے بڑھکر) تم یہ بکتی کیا ہو۔
ہائے یہ کھجوری چوٹی ہائے اسنے مار ڈالا۔ لپک کر
بوسہ لے لیا اور ذرا الگ کھڑے ہوے۔
بیگم۔ (روتی ہوئی قدمون پر سر رکھکر) نواب
ارے خدا دیکھتا ہے تجھے اُسی کے رسول پاک کی قسم
باہر جا۔
بشیر۔ کیون حجت کرتی ہو جانی۔ ۵

بات کو تم بڑھا دیا ہے کھاؤ
طول بھی ہے یہ مختصر بھی ہے

بیگم۔ (غصہ بھری ہوئی چتون سے) مین اپنی جان
دے دونگی بس یہ سمجھے رہنا۔
بشیر۔ دیکھو میرے گال کیسے گورے گورے ہین
تمھارے میان کیا حسن مین ہمارا مقابلہ کر سکتے ہین
بیگم۔ ہمکو وہی پسند ہین۔ تمھارے گورے
گورے جائین بھاڑ مین اور چولھے مین جاؤ تم۔
سُن لیا۔

بشیر۔ (ٹوپی بھی پھینکدی) اب تم بیوقوفی کرتی ہو۔
بیگم نے نہایت ہی منت و سماجت سے رو رو کر اور
عجب بیکسی اور بے بسی کا منھ بنا کر کہا مجھے چھوڑ دے
اللہ تجھے اسکا اجر دیگا۔

بشیر الدولہ نے کہ شرم کا بھی چچا تھا اس بیچاری عفیفہ
پاکدامن کی منت و سماجت ایک کی پروا نہ کی جس بیکسی کے
ساتھ اس بے بسی کی حالت مین اُنھون نے روتے ہوے
ہاتھ جوڑ کر کہا تھا اگر سنگدل اور انتہا کے ظالم آدمی
سے بھی کہتین تو اُسکو رقت آجاتی۔ مگر اس بیچاری کے
منھ سے اتنی آواز آئی۔ یا علی مشکلکشا میری مدد کو آیئے
معاً ایک چاقو تکیے کے پاس دیکھا جو کھلا ہوا تھا
زور سے جو بھونکتی ہین تو نواب کی ران کے پار ہو گیا
بشیر الدولہ لہو لہان ہو کر بڑے غصے مین بھاگے
اور کہا بیگم یاد رکھنا اسکا بدلا نہ لیا ہو تو کچھ نہین۔
اُنھون نے کہا کیا ہمارا خدا ہماری مدد نہ کریگا۔ اب
آج سے خبردار کسی عصمت دار کو نہ چھیڑنا۔ دیکھو ہم
شریف زادیان ایسی عفیفہ ہوتی ہین ہمارا نواب
چاہے سترہ عورتین گھر ڈال لے کچھ پروا نہین مگر یہ نہین
ممکن ہے کہ ہمپر کوئی ڈورے ڈالے اور ہم خاموش
ہو رہین جاؤ عمر بھر یاد رکھنا۔

بشیر۔ اچھا بیگم دیکھو تو سہی۔
بیگم۔ لے بس اب جاؤ ہمارے گھر سے۔
بشیر۔ روؤ نہ عمر بھر تو سہی۔
بیگم۔ روئے ہمارا دشمن۔
بشیر۔ روتے نہ بن پڑے۔
بیگم۔ اُف۔ مار کے ہلکان ہو گئی۔
بشیر۔ ئے اب ہوشیار رہنا۔

یہ کہکر بشیر الدولہ تو لنگڑاتے ہوئے نیچے آئے اور فوراً ڈاکٹر بلوایا۔ ٹانگ کو مضبوط کپڑے سے خوب کسکر باندھا اور تیل اور پانی سے خوب تر کیا۔

مغلانی ساری کیفیت دروازے کی درار سے دیکھ رہی تھی اُسکے ہوش اُڑ گئے کہا فتد اللہ ایسی ایسی پاکباز عورتین بھی ہوتی ہین۔ دروازہ کھولکر اندر آئی تو کہا۔ بی بی یہ پلنگڑی پر لہو کیسا ہے۔ کہا نواب بشیر الدولہ گتا کھیل رہے تھے چاقو بھونک گیا بلبلا رہے ہین بیچارے۔ ظاہر مین افسوس کیا مگر دل مین کہا خوب شد ایسے ملعونون کی یہی سزا ہے بلکہ اگر گلے پر چاقو چل جاتا تو اور بھی اچھا ہوتا لیکن پھر ڈری کہین ایسا نہو کہ مین باندھی جاؤن تو بھی آبرو خاک مین ملجائے ادھر کی رہو نہ اُدھر کی۔ آبرو اور عصمت دار کی ہر طرح خرابی ہے۔

مغلانی نیچے گئی تو ڈاکٹر کو دیکھکر اُلٹے پاؤن بھاگی کہا وہان تو بہت سے لوگ جمع ہین اور سرکار بھی آگئے ہین اب بشیر الدولہ بھی سب سے یہی کہتے ہین کہ لونڈا چھیلتا تھا حالانکہ لونڈا کوئی ایک ہفتے سے گھر کے اندر نہین آیا تھا۔ بھونکتے تو بیگم صاحب نے چاقو بھونک دیا اب پچھتاتی تھین کہ یہ ہمنے کیا کیا لیکن یہ بھی سوچتی تھین کہ اسکے سوا چارہ ہی نہ تھا

قمرن پھر غائب ہو گئی

محمد عسکری اپنے عزیز اور دوست بشیر الدولہ کی مرہم پٹی مین ایسے مصروف ہوئے کہ قمرن کو بھی بھول گئے۔ اور یہ خبر ہی نہین کہ حضرت ہی کی زوجۂ مقدسہ پر ہاتھ صاف کرنا چاہتے تھے۔ ان کرتوتون کی خبر ہی نہ تھی۔ جس طرح سے انکو تشفی ہو گئی کہ زخم جلد اچھا ہو جائیگا۔ اندیشے کا مقام نہین ہے۔ تو منشی مہراج بلی کی طرف مخاطب ہوئے۔ یار اسدن بڑی نالائق حرکتین ہوئین۔ اگر ایسی ہی پارٹی اور ہوئی تو ایک آدھ کی جان پر بن آئیگی غضب خدا کا کس قدر پی ہے کہ سننے سے ہوش اُڑتے ہین۔ یار بری مُنہ لگی ہے بغیر جان لیے نہ چھوڑیگی۔ خیر یہ بتاؤ کہ اب کیا رائے ہے۔ یہ بشیر الدولہ مردود کو سوجھی کیا۔

مہراج بلی نے کہا کچھ کھلواؤ تو پتہ لگاتے ہین۔ نواب نے قدمون پر ٹوپی رکھدی۔ یار از برائے خدا کچھ بندوبست کردو مین تمکو جو کہوگے کھلواؤنگا۔

بشیر بھئی یہ کیا قدمون پر ٹوپیان رکھی جاتی ہین۔ منتین ہوتی ہین ہم بھی تو کچھ سنین صاحب آخر یہ کیا معاملہ ہے

عسکری۔ آپ سے یہ باتین کہنے کی نہین ہین۔

مہراج۔ ہان! یہ سب حضور ہی کے تو کانٹے بوئے ہوئے ہین۔ اور آپ ہی پوچھتے ہین۔

ب۔ ہمسے کہنے کی باتین نہین ہین تو کیا کفر کی باتین ہین۔

ع۔ تم بڑے نالائق ہو۔

ب۔ مہراج بلی۔ اُمیٹھو تو کان اسکے۔

مہراج۔ کیون بھئی اُمیٹھون۔ قمرن کو بلوا لیجئے وہ اُمیٹھے

ع۔ ہان! ہان! کیا کہی ہے۔

ب۔ اُس مردار کا نام نہ لینا میرے سامنے۔

ع۔ خدا کرے ٹانگ سڑکے رہجائے۔ آمین۔

ب۔ چار کے کوسے بیل نہین مرتے۔

ع۔ ارے ظالم یہ تونے کیا کیا۔ واللہ غضب ہو گیا۔

ب۔ کیا کیا اُن دونون چڑیلون کو ڈولی پر سوار کرکے نکلوا دیا اور گھر کے جو نوکر چاکر تھے۔ اُغلانی مغلانی اُنکا حساب کر دیا۔

اور کہا کھڑے کھڑے نکلجاؤ نہیں ہمین قبر بنا دونگا —
مہراج — اور ہمین معلوم ہے کہ قمرن کہان ہین —
ب — یار تمھین لوگ صحبت کے بیٹھنے والے خراب کرتے ہو
یہ سب تمھین لوگون کی خطا ہے —
مہراج — تم پاگل ہو تمھین انسان کون کہتا ہے کیا
خراب کیا کرتے ہین۔ وہ رئیس کیا جسکے پاس معشوق
نہو۔ رئیسون کی شان یہی ہے —
ع — آخر اگر ہماری بھی ایسی ہی جورو ہو تو پھر ہم مین
اور غریب مفلس آدمیون مین فرق کیا ہے —
ب — عقل کے ناخن لو۔ واہ بس ریاست اسی مین رہگئی
ہے کہ چوڑی والی کو گھر مین ڈال لے اور کنچن کو عقد مین
لائے اور ڈومنی کے نام جاگیر لکھ دے۔ ای سبحان اللہ
کیا ریاست ہے ایسی ریاست پر تین حرف —
بشیر الدولہ کی طبیعت زخم لگنے اور خون نکلنے کے سبب
سے بہت سست تھی کروٹ پھیر کر لیٹے تو آنکھ لگ گئی —
اب مہراج بلی اور نواب محمد عسکری کو مسکوٹ کرنیکا
خوب موقع ملا۔ مہراج بلی نے کہا بھائی صاحب شراب
کی اب کسقدر کثرت ہوتی جاتی ہے کہ توبہ ہی بھلی۔ اسدن
واللہ دو ایک خون ہو گئے ہوتے اب نوابی تو ہے نہین
کہ آج یہان تلوار چل گئی کل وہان خانہ جنگی ہو گئی —
کس مپرسی کا زمانہ گیا — اب اور ہی ہوا چل رہی ہے
واردات کے احتمال پر حوالات ہو جاتی ہے خون اور
قتل کا کیا ذکر ہے — لاحول ولا قوۃ — آپنے حسین علی
کو مار ہی ڈالا ہوتا اور ایک آپ پر کیا فرض سب کے
سب بے کیف تھے — ممن مین کہ رات بھر مین چھ دفعہ
بیہوش ہو گئے — آغا صاحب وحشت پڑے ہین — لاحول
ولا قوۃ — اب آپ دیکھیے کہ اگر آپ کی یہ کیفیت اُس روز
نہ ہوئی ہوتی تو قمرن آپ کی بغل مین بیٹھی ہوتین —
محمد عسکری متحیر ہو کر بولے اسکے کیا معنی۔ قمرن کا حال
کیونکر معلوم ہو سکتا تھا۔ مہراج بلی مسکرائے اچھا تمکو اس سے
کیا مطلب ہے تم تو نشے مین بات بھول بھول جاتے ہو۔ قمرن
کو ہمنے صرف ڈھونڈھ ہی نہین نکالا بلکہ وہ بات کی ہے کہ
تمام عمر احسان مند رہو گے — جی دل لگی نہین ہے آپ ہین
کس فکر مین وہ خود اپنے منھ سے قبول دین تو سہی —
محمد عسکری کی باچھین کھل گئین — یار مہراج بلی مین
تجھ سے صدقے ہو جاؤن — بتا تو یہ کیا اسرار ہے — اور
قمرن کہان ہین — کہا قمرن تو یہان سے دور نہین ہین
مگر انکی صندلی ساری پر ایک اور بھی لوٹا ہوے اور
آپ کے رقیب بنے ہین —
پہلے تو محمد عسکری بہت خوش ہوے تھے کہ بی قمرن جان
کا پتا لگا — اب رقیب کا لفظ سنکر چکرائے — یہ
رقابت کی بُری سُنائی اُستاد — اور وہ ہین کون صاحب
جو رقیب بنے ہین — ہین بھی رقابت کے قابل —
مہراج بلی نے کہا بھئی ہمنے صورت تو اُن بزرگوار
کی دیکھی نہین ہے — مگر اُڑتی سی خبر پائی تھی کہ صندلی ساری
پہنکر قمرن کھڑی تھین اور کوئی پڑوسی اُنپر ڈورے ڈالتا تھا
محمد عسکری جھلا اٹھے — آپ کی بھی وہ لغو حرکتین ہین
کہ بس — ارے صاحب آخر بتاتے کیون نہین ہو کہ قمرن
ہین کہان — اور آپ کو کیونکر ملین اور اب ہم جو ملنا چاہین
تو کس تدبیر اور کس صورت سے مل سکتے ہین —
مہراج بلی نے کہا ہمارے ہمراہ چلیے جھٹپٹے
وقت یہ دونون تنہا چلے — خدمتگار کو بھی ساتھ نہ لیا —
جب بی ہمسائی یعنی شہزادہ بیگم کے پھاٹک
پر پہونچے تو نواب نے کہا ارے یار یہ تو پڑوس مین ہین

عبداللہ خان نے سلام کیا اور کہا حضور کسکی تلاش مین ہین۔ منشی مہراج بلی نے چپکے سے کہا یہان ذرا ادھر آؤ۔ (آہستہ سے) وہ جو تمھارے ہان آ کے ٹکی تھین صندلی ساری پہنے ہوے وہ کہان ہین اُنسے کہو کوئی آپ کے پاس آیا ہی۔ اُسنے کہا حضور یہان توساری واری کوئی نہین پہنتا ہین کس سے عرض کرون ہماری سرکار مین اور دو چار عورتین خدمت کے لیے ایک مین ہون۔ ایک چوکیدار ایک بہشتی صندلی ساری اور دھانی دھوتی والی یہان کہان —

منشی مہراج بلی نے کہا اچھا تو تم کو اس حجت سے کیا سروکار ہی۔ تم جا کے شہزادہ بیگم سے اتنا کہدو کہ نواب محمد عسکری صاحب آئے ہین۔ اُسنے کہا بہت اچھا۔ کہنے کو کہیے مین عرض کر دون مگر بے سود اور بیفائدہ بات ہی۔ کوٹھے پر آیا بیگم صاحب تو یہ سب تقریر سُن رہی تھین۔ عبداللہ خان کو جواب دیکر بھیجا اُسنے پھر سلام کیا خاصدان دیا کہ حضور گلوری نوش فرمائیں اور مہراج بلی کو ڈلی الایچی دی اور کہا حضور غلام جیسا بیگم صاحب کا نوکر ویسا سرکار کا۔ ایلچی تو ایلچی ہوتا ہی سرکار نے فرمایا ہی کہ آپ کو جو کچھ دریافت کرنا ہو وہ کسی عورت کے ذریعے سے دریافت کیجیے۔ آپ کے یہان آنے مین ہماری بدنامی کا کھٹکا ہے کہ ہم بھی جوان اور حضور بھی ماشاءاللہ سے جوان ہین۔ ہم بھی عزت آبرو دار ہین آپ بھی۔ اور وہ جنکو آپ پوچھتے ہین اُنسے بیگم صاحب سے ملاقات نہین ہی۔ فرمایا کہ ہم نہین جانتے کہ وہ صندلی ساری والی کون ہین —

مہراج۔ تم کچھ انعام ہمسے لے لو خان صاحب —

عبداللہ۔ تو حضور جب کچھ حال معلوم بھی ہو —

مہراج۔ صریح ہم تو اپنی آنکھ سے دیکھ گئے تھے۔

عبداللہ۔ خداوند دھوکا ہوا ہو گا حضور کو شاید —

مہراج۔ نہین صاحب دھوکا کیسا۔ دھوکا کسے کہتے ہین۔

عبداللہ۔ صندلی ساری ہماری سمجھ مین نہین آتی بات بالکل عقل کے خلاف ہی —

مہراج۔ (مسکرا کر) تم سب سمجھتے ہو —

عبداللہ۔ خیر پھر اُسکا حال تو حضور اللہ جانتا ہی —

مہراج۔ اچھا قسم کھاؤ گے ہمسے اُڑتے ہو —

عبداللہ۔ اب آپ کو یقین ہی نہین آتا —

جب یہان سے مایوس ہوے اور نواب کو لیکر ایک گلی مین گئے تو نواب صاحب نے کہا۔ یار یہ اس گلی مین منصوبہ کرنے آئے ہین کیا۔ بندے کے پاس صرف گھڑی ہی گھڑی ہی اور وہ بھی جرمن سلور چھوٹی چاندی کی سکٹ۔ خیر مہراج بلی نے گلی مین آواز دی تو ایک آدمی سر ننگا اندر سے نکلا۔ جھک کے سلام کیا۔ تو مہراج بلی نے ڈانٹ کر کہا۔ دل تم کاہے واسطے دروغ بولنے مانگتا۔ وہ دروغ کا لفظ نہ سمجھا یہ پھر جھلا کے کہا اس روز جس عورت کو کدرا کے گھر سے بھگایا تھا وہ کہان گئی جلدی بتاؤ —

سپاہی نے کہا ہجور (حضور) وہ جون جھتے والا مکان ہے اسمین گئی تھی اور پھر وہان سے دھوتی پہنکر ایک اور مکان مین گئی تھی اُس مکان کا پتا جو دیا تو بعینہ وہی جسمین شہزادہ بیگم رہتی تھین —

مہراج۔ اُس مکان کے کسی نوکر کا نام یاد ہی —

سپاہی۔ ہان ہجور عبداللہ خان نام ہی —

مہراج۔ (نواب سے) یار اُسنے نام مخفی رکھا نام کیا معنی کل حال پوشیدہ رکھا افسوس کا مقام ہی —

نواب - یار پھر اب کیا تدبیر کی جائے قمرن ملکے پھر غائب ہوگئین - ہائے اب کیا کرون -

مہراج - مجھے اُسی شب کو بُلوایا تھا کدرا کے ہان بھی اس طرح پر اُسکو ٹٹی پتی تھی کہ مین کیا کہون - اور اُس مردود کدرا نے مجھے بتایا بھی نہ پوچھا کہ آپ کون ہین اور کیون آئے ہین خود آنکے لیگیا - مین نے چار سپاہی تعینات کیے وہ راتون رات نکال لائے - تم کمبخت کو تلاش کیا کہین پتا نہ ملا اب پھر ڈھونڈھنا پڑا -

نواب - یار تمھارے احسان اور عنایت اور محبت کا شکریہ ادا کرتا ہون مگر اپنی قسمت کو کیا کرون اور کہان لیجا کے پھوڑون - اب کسقدر مصیبت پڑگئی ہو کہ ہائے ہائے -

یہ باتین کرتے ہوے گھر پر آئے - منشی مہراج علی صاحب رخصت ہوے اور وعدہ کر گئے کہ ضرور ضرور پتا لگاؤنگا مگر یار یہ اور بھی بُری ہوئی -

نواب محمد عسکری کے دل کا عجب حال ہوا - ادھر تو سرور اور نشے کے سبب سے اسقدر ہوش نہ تھا کہ قمرن یاد آتین اور جب نشہ اُترا تو سستی اور کاہلی اور شدت صفرا اور شدت تشنگی اور اضمحلال طبع کے سبب سے قمرن کی جُدائی کا چندان خیال نہ تھا اب جو ذرا طبیعت ٹھیک ہوئی تو قمرن یاد آئین مصاحبون مین اس وقت صرف ممن ہی من تھے کہا بھئی حسین علی تو بچارے ہو تم اتنا احسان کرو کہ قمرن کے میکے جاؤ اور اُسکی مان سے دریافت کرو - نازو اگر ہون تو اُنسے پوچھو اور تشفی دو کہ پھر وہی کارخانہ جاجاتا ہی - اور بیس مکان کوٹھیان بنگلے موجود ہین -

ممن وہان گئے تو چنو کی جورو نے کوٹھے پر بلوالیا آؤ آؤ بیٹا نواب کا مزاج کیسا ہی دیکھو کیسا بنا بنایا گھر غارت ہوگیا - ممن نے کہا سرکار نے بھیجا ہی کہ جا کے دریافت کرو کہ قمرن کا کچھ پتا لگا یا نہین - چنو کی جورو نے نازو کو کہ غافل سو رہی تھی جگا دیا - اور شب کا وقت تو تھا ہی - ممن کے ساتھ شہزادہ بیگم کے ہان بھیجا اور کہلا بھیجا کہ جہان نواب صاحب تجویز ین وہان چلی جا تاکہ کوئی کانون کان خبر نہ ہو اور مطلب کا مطلب حاصل ہوجائے -

نازو شہزادہ بیگم کے ہان گئین اور ممن کو دروازے پر بٹھایا اندر گئین تو اُنھون نے پوچھا واہ آج دو بجے دن کے آئے کا قمرن وعدہ کر گئی تھین اب تک آتی ہین -

نازو - کیا قمرن ا قمرن ہین کہان -

شہزادہ - ہین کہان اوہ تو کل شام ہی کو چلی گئین کیا وہان نہین گئین -

نازو - ہنستی ہو بہن تم -

شہزادہ - نہین اللہ جانتا ہی ہنستے نہین -

نازو - بہن تمھارے خون کی قسم بہن قمرن ہمارے یہان نہین ہی

شہزادہ - تو یہ گئی کہان ہین -

نازو نے بے اختیار رونا شروع کیا - پوچھا یہ آخر بہن کچھ بتا سکتی ہو کہ کہان گئین -

شہزادہ - اللہ جانتا ہی ہمین ذری بھی نہین معلوم -

نازو بیقرار ہو کر نیچے اُتری اور ممن سے یہ سرگذشت بیان کی ممن کو بھی افسوس ہوا اور شہزادہ بیگم سخت ملول کہ نیکی برباد گنہ لازم - وہی مثل صادق آئی - ہمنے ٹوٹکا یا جگہ دی اور اُلٹی آنتین گلے پڑین -

شہزادہ - لینے کے دینے پڑے -

نازو - نہین بہن ہم تمکو تھوڑا ہی کہتے ہین -

شہزادہ ۔ ہم تو ہین جیسے چور بنگئے ۔

نازو ۔ مگر یہ ہوا کیا ۔ یا میکے جاتی یا نواب کے یہان باشمس الدولہ کدر ابھی ابھی سر ٹپک کے گیا ہی ۔ ممن ابھی آئے اور یہان بھی ندارد ۔ تمھارے ہان سے جب گئی تھین تو کس سواری پر ۔

شہزادہ ۔ ڈولی پر ۔

نازو ۔ اکیلی تھین ؟ ۔

شہزادہ ۔ نہین ایک عورت ساتھ تھی ۔ اُسی مے آنکے کہا کہ امی جان نے تمھاری تھین ذری بلایا ہی اوس اُسی سے کل سے سانٹھ گانٹھ بھی ہوتی تھی مین اسکی گفتگو اور آنکھین مٹکانے ہی سے تاڑ گئی تھی کہ یہ بس کی گانٹھ ہی ۔ اور بھلا سا نام ہی بھولی جاتی ہون سو وقت کئی دفعہ وہ آئی اور قمرن کے حسن اور جوبن اور کم سنی کی تعریف کی اور دیر تک بیٹھی رہی ۔ ایک دفعہ ہمکو دیکھکر اُلٹے پانون بھاگ گئی تھی ۔ جو اگر ہمین یہ معلوم ہوتا تو ہم آنے ہی کاہے کو دیتے ۔ کیا جانے کیا اُسمین گفتگو ہوئی اور شاید نواب محمد عسکری ہی کے پھیر مین گئی ہو ۔

نازو ۔ اے بہن ہین وہان ہوتی تو ہمکو نہ بلواتی اور ممن کاہے کو دوڑے ہوے آتے ۔ وہان جاتی تو پھر کیا تھا گھی کے چراغ نہ جلتے ۔ اللہ کرے نواب کے یہان چلی جائین یہ تو عین آرزو ہی ۔ از ین چہ بہتر ۔ مگر کیا جانین ہمارا ستارہ کس گردش مین ہی آج کل کہ ذرا چین نہین لینے دیتا ۔ ایک نہ ایک بات ایسی پیدا ہو جاتی ہی کہ بس توبہ ہی بھلی ۔ امی جان الگ گھر مین بیتاب اور بیقرار ہو رہی ہین ۔ اور ہم الگ تڑپتے ہین ۔

راوی ۔ ابکی یہ بیڈھب ہوئی نہ کدر اکے ہان نہ چینو کی جورو کے گھر مین نہ شہزادہ بیگم کے پاس ۔ ادھر نواب تڑپ رہے ہین ۔ اُدھر چینو کی جورو بدحواس ہی ۔ ماتم پڑا ہوا ہی کہ عمر بھر کی روٹیان گئین ۔ شہزادہ بیگم کو یہ خفت ہی کہ میرے مکان سے گم ہوگئین ۔ نازو روتی ہی کہ اب وہ چین کہان ممن کو یہ رنج کہ سرکار کی دو گھڑی کی دل لگی گئی ۔

نازو نے ممن سے کہا کہ جاکے نواب کو بلا لاؤ کہو مسکوٹ کرینگے ۔ شہزادہ بیگم نے ہاتھ جوڑے ہین ہمارے مکان پر جو یہ بھیڑ ہو گی تو ہماری بدنامی ہوگی گھر ہی تمھارا مگر ہم اپنی رسوائی کو ڈرتے ہین آبرو بڑی شی ہی ۔ آبرو جاکے پھر ہاتھ نہین آسکتی ۔

نازو نے سمجھایا کہ بہن اندھیاری رات ہی کون دیکھتا ہی دستی نہ روشن کرینگے چپکے سے چھپ کے چلے آئینگے اسمین کون حرج کی بات ہی ۔

شہزادہ بیگم ایک باوضع اور ذی مروت عورت تھین کہا جو تمھاری یہی مرضی ہی تو خیر ۔ کیا مضائقہ ۔ مگر ہم اُنکے سامنے ہرگز نہ ہونگے ۔

نازو مسکرانے لگی ۔ اوئی تم اُنکے سامنے ہو گی گڑ کھائے گلگلون کا پرہیز ۔ پچاس دفعہ تو وہ دیکھ چکے ہین اب پردہ کرنے چلی ہین ۔ ستر چوہے کھاکے بلی حج کو چلی ۔

شکر ایزد کہ میان من و او صلح فتاد حوریان رقص کنان ساغر و پیمانہ زدند

بی مغلانی کون ہی ۔ اے بی کچھ منہ سے بولو سر سے کھیلو ۔ اے وہ مسکرا رہی ہین اور بات کا جواب نہین دیتین مغلانی نے مُسکرا کر جواب دیا سرکار خود آنکے ذری تکلیف کرکے دیکھلین میری سمجھ مین تو ایسا آتا ہی کہ جیسے رات کو آفتاب نکل آیا ۔ نواب نادر جہان بیگم چھم چھم کرتی ہوئی آگے بڑھین اخاہ ۔ اے بی مغلانی یہ کون مرد وا ہو بہیٹون مین گھس آیا

صاحب ہم پردہ نشین عورتین ہین اتنے مین نواب محمد عسکری صاحب بہادر صولت جنگ کھٹ کھٹ کرتے ہوے آنکے پلنگڑی پر بیٹھے فرمایا خدا گواہ ہی بیگم مجھے اسقدر کا ملال تھا جسے کہ بیان سے باہر غضب خدا کا ایک مہینا کہکے گئین اور اتنے دن جا کے کان مین تیل ڈال کے بیٹھ رہین۔ میا برج ایسا بھایا کہ نکلنے کو جی ہی نہین چاہتا تھا۔

بیگم صاحب بھری ہوئی تو تھین ہی۔ بہت ہی بگڑ کر کہا بس بس میری زبان نہ کھلوانا۔ بس کہدیا ہی زبان مین بھری ہوئی بیٹھی ہون اس وقت جلی بھُنی مجھے چھیڑا اور لیس مین آپے سے باہر ہو جاؤنگی۔ ایک تو جلاؤ اور اوپر سے غراؤ نہ شرماؤ نہ شرمانے دو مین سب سُن چکی ہون اور سننا کیا معنی اپنی آنکھون دیکھ چکی ہون ــ چار آنکھین کرتے ہوے شرم نہین آتی ہی تمکو بڑے غیرت دار ہو واہ۔ اللہ کی قسم جتنی ہمکو تمھاری محبت ہی اُتنی تمکو ہماری محبت نہین ہی۔ اور اُتنی کیا معنی اُسکی چوتھائی محبت بھی تو نہین ہی اور ہمکو جو محبت ہی اُسکا حال ہم جانتے ہین۔

یا ہمارا دل یا ہمارا خدا خوب جانتا ہی ؎

تہا دھو کے بڑی رُلی اُٹھاؤ ✤ مرا کہنا اگر باور نہین ہی

نواب صاحب نے جو دیکھا کہ یہ اس وقت بہت ہی تیز اور گرم ہو رہی ہین تو اُنکو ٹھنڈا کرنا شروع کیا سنو بیگم آتے ہی نہین برس پڑتے مین ٹھنڈی کرکے کھانا اچھا ہوتا ہی گرما گرم کھانے سے منھ جل جاتا ہی شکایت تو مجھکو کرنی چاہیے نہ کہ اُلٹی تم شکایت کرو۔ بڑی استاد ہو واللہ اچھا خیر اب اس جھگڑے کے ڈربے ہی کو پھو دو پیار کی باتین کرو لڑائی جھگڑا القط۔

بیگم تنک کر بولین جھگڑے لڑائی سے ہم بہوٹیون کو کیا مطلب رکھانے بھر کو دیے جاؤ اپنے اللہ کے آسرے پر بیٹھے رہینگے۔ یہ جھگڑا اور لڑائی اور لگائی بجھائی تو اُن موئی مالزادیون کا کام جو پیال کے کُٹھے پر لیٹتے لیٹتے عرش پر پہونچ جاتی ہین جنکے لیے یہ عروج ہی کہ بیاہتا خصم نگوڑے کو دھتا بتائین اور پرائے مردون کو تکتی پھرین جو ہمارے فرش کے پائین بیٹھنے والی ہون وہ ہماری برابری کرین تو ہم جل بھُن کے خاک ہون یا نہ ہون۔ اب تم خبردار خبردار ہمین ہاتھ نہ لگانا اب منہارون کی برادری مین جاکے بیٹھو (اس جملے پر بیگم صاحب ہنسی ضبط نکر سکین ذرا یون ہی سی ہنسی لب پر آگئی) نواب بہت ہی جھینپے۔ مغلانی گردن پھیرکے مسکرانے لگی۔

بیگم صاحب نے بڑی شوخی کے ساتھ کہا ہمنے سنا یانی کے عوض اب آپ بھی آب خاصہ کہتی تھین۔ مین سنتی تو منھ جھلس دیتی موئی کا۔ جنو کی چھوکری اور آب خاصہ ع

چھچھوندر لگائے چمیلی کا تیل

یہ دونون بہنین جب آتی تھین تو اکثر دن میٹھی تھین لیے بی قمرالنسا بیگم اور بی نازو جان صاحب ہوئین۔

نواب صاحب نے چھیڑنے کے لیے کہا۔ اخاہ ارے یہ نازو اور قمرن کا ذکر ہی وہ دو چھوکریان کالی کالی سی۔

بیگم صاحب بہت ہی جھلائین۔ کہا نواب اگر اسوقت تمنے دل لگی کی یا ہنسی کی کوئی بات کہی تو اللہ کو گواہ کرکے کہتی ہون کہ مین کرٹھے پر سے پھاند پڑونگی نواب صاحب نے کہا ارے کہین ایسا غضب بھی نہ کرنا بیگم اچھا اب اس بات کو جانے ہی دو۔ مگر بہنے تو اُن موئی چوڑی والیون کی ہجو کی تھی کہ کالی کالی ہین۔

بیگم صاحب بولین چلو بس اب خاموش ہی رہو اور جلاتے ہو ہمکو وہ گوری چٹی ہوئین تو کیا ۔ موئی نالزاد یا ستر خصمی ۔ ایسے گورے پنے پر بھی تین حرف ۔ زوف ہی ایسے حسن پر خدا اس چڑیل کو غارت کرے جو میری سوت بنی ہی اڑھائی گھڑی کی سوت آئے موئی کو ۔

مغلانی ۔ اے حضور اب کچھ اور باتین کیجیے ۔

نواب ۔ غصے کو تھوک دو بیگم صاحب تمھین قسم ہی ۔

اب بیگم صاحب بھی ذرا دھیری ہوئین کہا کیون نواب افسوس تو بڑا ہوا ہوگا دشمنون کو تمھارے کہ یہ بلا کہان سے نازل ہو گئی مگر کیا کرو نواب بشیر الدولہ کی دوستی کا لحاظ آگیا نواب صاحب نے کہا بشیر الدولہ کی حماقت دیکھیے آپ ران پر پونڈا رکھکر جھیلنے لگے ۔ بس چاقو پیر گیا ۔

بیگم صاحب کے چہرے کا رنگ اس بیان سے کسی قدر متغیر ہو گیا اور اسکی وجہ سے ناظرین کتاب خود ہی واقف ہین اسکا بیگم صاحب نے کچھ جواب نہ دیا اگر نواب صاحب ذرا بھی قیافہ شناس ہوتے یا انسان کی خلقت سے انکو کچھ بھی واقفیت ہوتی تو معاً سمجھ جاتے کہ کچھ دال مین کالا کالا ضرور ہی مگر وہان سمجھ سے کیا سروکار ۔

نواب ۔ ہم تڑپتے تھے تمھارے بغیر بیگم واللہ ۔

بیگم ۔ اے ہی کیسا کچھ راتون کو نیند نہین آتی تھی ۔ مین نے سنا دشمن بیمار ہو گئے تھے ۔

نواب ۔ تمسے یہ تپے کی بات کہی کسنے

بیگم ۔ ہائین ۔

بیگم ۔ ہمسے ؟ قمرن کی انا ۔ اس بوڑھی چوڑی والی نے اور کسنے ۔

نواب ۔ اس بوڑھی چوڑی والی کو صدقے کیا تمسے ۔

بیگم ۔ اور اسکی دونون چھوکریون کو وہ جو کالی کالی ہین ۔ (مسکراکر) خدا غارت کرے انکے کہنے کو ۔ آلہی قمرن جوان مرے

نواب ۔ کیون اپنی زبان سے کسی کو برا کہو بیگم ۔

بیگم ۔ اللہ کرے مرین دونون آج کے دسوین دن ۔

مغلانی ۔ (ہنسکر) اے بڑی مہلت دے دی سرکار

بیگم ۔ نواب کی خاطر سے یہ انکو چاہتے ہین نا بہت سیدھی دوزخ کو جائین گی وہ دونون ۔ اور وہ موئی دقاقہ ڈھڈو بھی ۔ نیک بیبیان حضرت شبیر کے روضے کی سیر کرینگی ۔ ان دونون کا حشر کافر نیون کے ساتھ ہوگا ۔

نواب ۔ (ہنسکر) اب بتاؤ تمنے چھیڑ کی کہ ہمنے ۔ سچ سچ کہنا ۔

بیگم ۔ تمنے کالی کالی کہکے اور آگ لگا دی ۔

نواب ۔ تو کیا کالی کالی ہین یا نہین ہین ۔

بیگم ۔ پڑین چولھے کی جڑ مین ۔

الغرض نواب اور بیگم مین دو دو چونچین ہو گئین مگر روک لیے گئے ۔ گتھنے کی نوبت نہین آئی ۔ نواب کو یہ خوشی تھی کہ بیگم خفا نہین ہوئین ۔ اور بیگم کو یہ خوشی کہ نواب صاحب بن بلائے آئے ۔

بیگم صاحب چاہتی تھین کہ تخلیہ ہو جائے تاکہ باتون باتون مین نواب کا دل ٹٹولین کہ اب بھی قمرن کی چاہ باقی ہی یا نہین ۔ مغلانی سے انھون نے گھرک کے کہا یہ کیا آنا جانا لگایا ہی اے واہ ادھر سے ادھر ادھر سے ادھر آخر یہان کیا کام ہی اس وقت خواہی نخواہی آنے جانے سے کیا مطلب بڑی بیہودہ ہو ۔

مغلانی تو بقول شخصے گرگ باران دیدہ تھی ہی ۔ فوراً سمجھ گئی نیچے اتر کر مہریون اور خواصون اور پیشخدمتون

سب کو پٹی پڑھادی کہ اب اوپر نہ جاؤ نواب صاحب بیٹھے ہین
اگر یاد کرین یا بیگم صاحب بلوائین تو خیر مضائقہ نہین اب
نواب صاحب اور بیگم صاحب کی گفتگو سنیے ۔

نواب ۔ اب ایسی خطا نہ ہوگی ۔ بیگم اب توبہ کی
جان من ہر ہی ۔ واللہ پھر اگر ایسا قصور رہو تو جو چور کی
سزا وہ میری سزا ۔

بیگم ۔ یہ سب پھسلانے کی باتین ہین نواب ۔

نواب ۔ قرآن اٹھاؤن تب تو مانوگی بیگم ۔

بیگم ۔ تم تماشبینون کی بات کا یقین کون مانے ۔

نواب ۔ خدا گواہ ہی کہ اب سب باتین چھوڑدین ۔

بیگم ۔ ہان ہان ۔ کیون نہین تمنے کہا اور ہمنے مانا ۔

نواب ۔ اب بے اعتباری اور بدگمانی کو تو کوئی کیا
کرے مگر سچ کہتا ہون بیگم کہ تم پر جان جاتی ہی اچھا یہ
بتاؤ کہ تم مٹیا برج مین اتنے دن کیون بیٹھ رہین ہمین
رنج ہو یا نہ ہو کتنے دن کا وعدہ کر کے گئی تھین اور
اب کتنے دن ہو گئے جو تمکو ہماری الفت اور محبت
ہوتی تو تم ایسا کرتین بھلا ۔ کبھی نہین کرتین ۔

بیگم ۔ اے اب خدا کے لیے لڑائی کی باتین نہ کرو
بس اب خاموش ہی رہو تو بہتر ہی ۔ اس نگوڑی
چوڑی والی پر تو ریجھے تھے ۔ شرماؤ ذری ۔ ابھی کیا ہی
اے تم تو مہترانی اور چماری تک پر ریجھوگے جیسی
روح ویسے فرشتے ۔ بڑے افسوس کا
مقام ہے ۔

نواب ۔ بیگم دیکھو برسون کے بعد تمھین پایا ہی اور
بڑی بڑی منتون کے بعد آج ہمنے یہ دن دیکھا کہ تم اور ہم
بغل بغل بیٹھے ہین ۔ اور تم بے وجہ بے سبب لڑتی اور
جھگڑا کرتی ہو خدا کے لیے ہمپر رحم کرو اچھا ایک کام کرو
آج رات کو تو پیار اور ہنسی خوشی کی باتین کرو ۔ کل شکایت
کر لینا ۔ مگر خدا نے چاہا تو یہ موقع ہی ہم نہ دینگے کہ تمکو شکایت
کرنی پڑے کیا مجال ۔ شکایت کیسی ہم تمکو سمجھا دینگے کہ یہ
کیا معاملہ تھا ۔

بیگم ۔ اپنے مطلب کے کیا ہوشیار ہین ۔ چلو بس الگ ہٹو
تم جا کے منہارون مین بیٹھو ۔ اے ذری تو شرماؤ منہارن
سے ملکے تم سبھی مین بد ہوے ۔ اور اب بھی باز نہین
آتے ہو تمھین کیا ہو گیا ہی ۔ نواب ۔ ہائے مجھ بدبختی کی
قسمت پھوٹ گئی اور خاتون جنت کی قسم مٹیا برج
مین جو تم رہی تا اتنے دن تو مجھے تمھاری جدائی
اسقدر کھلی ہی کہ میرا اللہ ہی جانتا ہی ۔

نواب کے منھ سے بیساختہ نکل گیا ۔ مگر ایک بات تو
ضرور کہینگے بیگم ۔ تمھاری محبت مین شک نہین بلکہ
محبت ہی نہین ۔ تمکو ہمسے ایک قسم کا عشق ہی ۔ مگر
پھر بھی پری ہی پری عجب صورت پائی ہی ۔

اٹھتی کونپل ہی جوانی کا نیا ہی انداز
چودھوان سال ابھی نام خدا ہی آغاز
گل سے گالون پہ نہین پھولا سماتا ہی ناز
چشم بد دور رہے نام خدا خوش آواز
ایسی لو سو کھنے کا کیون نہ مین ارمان کرون
سیب جنت کا بھی اس ٹھوڑی پہ قربان کرون

مگر تمھارے حسن کے مقابل مین کیا حقیقت ہی
اسکی تم بدرجہا اس سے اچھی ہو ۔

بیگم صاحب سمجھ گئین کہ اس گلبدن مہروش چھوکری
پر نواب کی جان جاتی ہی مگر یہی ہزار غنیمت ہی کہ میرا
اسقدر تو خیال ہی کہ بن بلائے چلے آئے اور اسکی
تعریف بھی کرتے ہین تو دبی زبان سے ۔ گو دل مین

بہت ہی بُرا مانین - مگر فہمیدہ سمجھدار عاقبت اندیش
تھین شربت کے گھونٹ کی طرح پی گئین اور اُف تک
نہ کی ایسی نیک بیبیان بھی کم ہین - اللہ رے خیال
عصمت اور نواب پر تو واقعی انکی جان جاتی تھی مگر
انکی یہ کیفیت تھی کہ اور ون پر ڈورے ڈالے لیتے
پھرتے تھے -

نواب - بیگم تم اس وقت شاید خفا ہو گئین -
بیگم - اوئی خفگی کی کون بات ہے بھلا -
نواب - نہین تمھارے بشرے سے پایا جاتا ہے
واللہ - تم اس وقت خفا ہو گئین -
بیگم - ہم ایک پر عاشق ہوے ہین نواب - ایسا
خوبصورت جوان ہے کہ دیکھو تو غش کر جاؤ - ہاے مین تو
اُسکی بانکی ادا پر عاشق ہو گئی -
نواب - (ذرا سنبھلکر) کیا - (بہت بڑھا کر) -
بیگم - ہمکو ایک شخص کا عشق ہوا ہے آج کل -
نواب - عشق! تمکو؟ کسکا عشق!!!
بیگم - کاہے کو بتائین - واہ - ہونہہ - !!!
نواب - (گھبرا کر) آخر ہم بھی تو سنین -
بیگم - بتانے کی بات نہین ہے - تم تو پیچھے پڑ گئے
میرے مُنہ سے ناحق نکل گیا -
نواب - اچھا سُن تو لین سننے مین کیا حرج ہے -
بتاؤ کس پر عاشق ہوئی ہو -
بیگم - ہم ایک چوڑی والی کے چھوکرے پر عاشق
ہوے ہین ہاے کیا صورت پائی ہے -
نواب - (شرما کر) بڑی ایک ہو تم -
بیگم - تمھارا اجارہ ہے - تمکو ہمارا خوف نہین
تو ہمکو تمھارا خوف کیون ہونے لگا - بھلا -

نواب اور بیگم مین یہ نوک جھونک ہو رہی تھی
کہ نواب عفت آرا بیگم آ گئین - آہا عسکری دولھا مین
یہ آج کدھر سے چاند نکلا - یہ کہان بھول پڑے آنکھین
ترس گئین دیکھنے کو تمنے سب کی محبت چھوڑ دی ہے -
بھیانے کئی دفعہ تمکو یاد کیا مگر تمھارا تو پتا ہی نہین
لگتا کہ رہتے کہان ہو ایسی بیمروتی اور طوطے چشمی
بھی نہ چاہئے - دروازے پر سے ہمارے جاتے تھے
مگر یہ توفیق کبھی نہ ہوئی کہ ذرا جھانک تو لین خیر صلاح
تو دریافت کر لین - ملنے کی تو قسم کھالی ہے انھون نے
ذرا انکو ہماری محبت نہین رہی ہے - افسوس -

محمد عسکری کسیقدر شرمائے - کہا بہن خدا گواہ
ہے طبیعت گرمی کے سبب سے بڑی پریشان تھی
ورنہ ضرور آتا -

عفت آرا بیگم نے کہا اے تو کبھی خیر صلاح کو آدمی ہی
بھیجا ہوتا - کسی مہری سے کہا ہوتا کہ جیتے مرنے کی
خبر تو لا دو جا کے اور نہین تو کسی چوڑی والی کو بھیجا ہوتا -

اسپر بیگم صاحب اور مغلانی نے قہقہہ لگایا
اور نواب صاحب سخت پشیمان ہوے -

اب سنیے کہ نواب صاحب نے بیگم کی
بڑی خوشامد کی اور کئی بار شرعی قسمین کھائین کہ اب
ہر گز ہر گز کسی سے دل نہ ملائینگے - بیگم کو گو انکے اس
اقرار کا مطلق یقین نہ تھا مگر بات مین ہان ملائی جاتی
تھین کہ چلو اب تک تو جو کچھ ہوا وہ ہوا - اب
آیندہ سے توبہ کر لو - مگر جب اُس موئی
قمرن چڑو کی چاہت پیچھا چھوڑے نا - اسوقت تو تمھا
بیٹھے باتین بناتے ہو جہان وہ یاد آئی بس سب بھول
جاؤ گے - نواب صاحب نے کہا کیا مجال بھول جانا کیا معنی

ہم ایسے نہین ہین - وہ بھول جانے والے کوئی اور ہی ہوتے ہونگے - اچھا مہریون کو حکم دو کہ پلنگڑی اوپر مہتابی پر لیجائین اُسکی دیوارین اونچی ہین - بیگم صاحب نے مہریون کو بلا کر حکم دیا کہ اُس مہتابی پر خوب پانی چھڑکو اور فرش بچھاؤ - اور یہ پلنگڑی لیجاؤ اور دو جھجریان رکھدو اور برف اور کیوڑا دونون جھجریون مین ڈالدو اور پنکھے والی کو بلاؤ وہان پنکھا لٹک رہا ہے جب سب سامان لیس ہوگیا تو نواب صاحب مہتابی پر جاکے بیٹھے اور تھوڑی دیر کے بعد بیگم صاحب بھی تشریف لیگئین

دوسرے روز دوپہر کو بیگم صاحب کے گوئندون نے پھر اُسے آگے کچھ کہا اور نواب صاحب کی طلبی محلسرا مین ہوئی - گئے تو دیکھا کہ بیگم صاحب منہ بنائے ہوے بہت ہی خفا بیٹھی ہوئی ہین - پوچھا کیا خدا نخواستہ کچھ طبیعت علیل ہے کہا بس اب ہمسے نہ بولو - اُسی سے جاکے بولو - مردار سے جسکے لیے ٹھنڈی سانسین بھر رہے تھے -

نواب - ارے ! بگڑ گئین !!! -

بیگم - تمکو تو اُسکے بغیر چین ہی نہ آئیگا -

نواب - آخر یہ تمسے کہا کسنے -

بیگم - میرے سامنے ٹھنڈی سانسین بھرین تمنے اور اوپر سے باتین بناتے ہو - ذرا تو شرماؤ -

نواب - تم تو ہوا سے لڑتی ہو بیگم -

بیگم - میرے کلیجے مین اسوقت ٹھنڈک پڑے جب مین سنون کہ اُسکی کھاٹ مچپاتی ہوئی نکلی -

نواب - کیون کسی کو کوستی ہو بیگم اس سے کیا فائدہ

بیگم - مین کوس کوس کے کھا جاؤنگی -

نواب - اچھا کوسو - مہری ذرا سا پانی لا دو بیگم کو -

بیگم - ہمارے ساتھ مٹیا برج چلے چلو -

نواب - لکھنؤ کو چھوڑ کر تو بہشت جانے کی بھی اُمنگ نہین ہے لکھنؤ ہو اور دنیا ہو -

بیگم - لکھنؤ موے مین رکھا کیا ہے -

نواب - اپنا شہر تو ہے -

بیگم - پھر ایسے شہر کو لیکر کوئی چاٹے -

نواب - اچھا چلو نینی تال چلین -

بیگم - چلو اللہ جانتا ہے چلو - واہ نیکی اور پوچھ پوچھ جہان کہا ہو وہان چلو - مگر اس شہر کو چھوڑو کچھ دن کے لیے - یہان تمھاری آوارگی بڑھتی جائیگی اور تم خراب ہوتے جاؤگے اور یہ موے درگور ساتھ کے بیٹھنے والے اور بھی تمکو چلپہ دیتے ہین تمنے اپنے کو کیا سے کیا کردیا کہین موئی قرن ہے اور کہین نگوڑی نازو - اگر تھوڑے دن اور اسی طرح رہے تو خدا ہی مالک ہے اور آج ہمنے یہ سُنا کہ تم کالا پانی بھی پینے لگے ہو - اللہ جانتا ہے یہ بڑی بُری بات ہے - سب مین بدنام ہو جاؤگے اور کوئی تمکو اپنا حقہ تک پینے کو نہ دیگا - نواب بڑے شرم کی بات ہے -

نواب - بالکل جھوٹ ہے یہ کسنے کہا تمسے - ہمارا سامنا کراؤ - ورنہ ہم بگڑ جائینگے -

بیگم - اللہ قسم تم تو آنکھون مین گھر کرتے ہو ذرا تو شرماؤ - نواب - افسوس -

نواب - یہ باتین ہمکو پسند نہین آتین - جھوٹ سے میرے تن بدن مین آگ لگ جاتی ہے -

بیگم - اللہ قسم ذرا سچ کہنا -

نواب - آخر یہ تمسے کہا کسنے - وہ کونسا میرا دشمن پیدا ہوا ہے

جو ہر وقت میری طرف سے تمکو بھڑکایا کرتا ہی اور جھوٹ سچ باتین کہتا ہی۔ مین ایسے آدمی کا اپنے یہان رہنا پسند نہین کرتا تم بتا تو دو کہ تمسے کسنے کہا۔

بیگم — لے ذرا سنبھلو سنبھلو بہت باتین نہ بناؤ۔ پھر جو ہمکو غصہ آجائیگا تو ساری شیخی کرکری ہو جائیگی ایک تو چوری دوسرے سینہ زوری۔

نواب — بیگم خدا کے لیے اب وہ باتین کرو کہ ہمارا دل بہلے ایسی باتون سے ملال ہوتا ہی۔

بیگم — یہ کیون دشمنون کو کیا سودا ہو گیا ہی جو دل بہلنے کی باتین کرون۔ نواب تمکو اُس کمبخت کا عشق نہ چھوڑیگا خدا اُسکو غارت کرے۔

نواب — (آہ سرد بھر کر) افسوس۔ ہاے کیا کرون۔

بیگم — لے میرے سامنے تو یہ ٹھنڈی سانسین بھر و نہین سیدھی طرح بیٹھنا ہو تو بیٹھو۔ نہین تو باہر جا کے اُن موذیون کا ٹون مین دل بہلاؤ جنھون نے تمکو اُبھار اُبھار کے ان دہاڑون کو پہونچایا۔

نواب — اچھا بیگم تم بھی باتین سُنا لو جو جی مین آئے کہہ لو۔

محمد عسکری کی بیتابی

کچھ روز تو نواب ہلال رکاب لٹھولے دینا بامید قائم چندان پریشان نہین رہے۔ مگر جب انکو مایوسی ہو گئی کہ اب بی قمرن نہ ملینگی تو واقعی انتہا سے زیادہ قلق ہوا ایہ کیفیت ہو گئی کہ کھانا پینا حرام باہر باورچیخانے مین خاص پُر عمدہ عمدہ کھانے پکاتے ہین اور اندر سے بھی کھانا آتا ہی۔ مگر اُنکو بھوک نہین مصاحب ور رفقا ہرے سے حکمتے ہین بیگم صاحب بار بار بلواتی ہین اور سمجھاتی ہین

کہ نواب یہ تمکو کیا ہو گیا ہی۔ مگر بے سود۔ گو بیگم صاحب کے پاس بیٹھنے سے اک ذرا تشفی ہوتی تھی لیکن قمرن کا غم بیچ مارے ڈالتا تھا۔

اب سُنیے کہ مصاحبون کو لوٹنے کا اچھا موقع ملگیا میان ممن نے آنکے کہا حضور ایک عورت کلان کوٹھی مین رہتی ہی واللہ اس شہر کا قطب ہی مجذوبہ ہی۔ اور کوئی تیئیس برس کا سن ہوگا۔ پہلے ہندنی تھی اب اُسکا کوئی مذہب نہین ہی مگر جو کہتی ہی وہی ہوتا ہی۔ اُسکی بات ٹل نہین سکتی مین نے ہزارون بار تجربہ کیا ہی اور اللہ کی عنایت سے کبھی میرا تجربہ ہیٹا نہین پڑا۔ حضور ایک دفعہ مین اپنی نانی کو لیکر اُس عورت کے پاس گیا پردہ کرا کے مین نے کہا کہ انکو جلندھر ہو گیا ہی انکے حق مین کچھ دعا کیجیے۔ کہا پرسون اچھی ہو جائیگی اچھے اچھے کپڑے پہنینگی اسکی برات نکلیگی۔ جا بس جا یہان سے۔ مین کچھ سمجھا نہین۔ اتفاق سے تیسرے روز میری نانی نے انتقال کیا اور جنازہ نکلا۔ اُس وقت ایک دوست نے مجھے یاد دلایا کہ مجذوبہ کی بات کتنی صحیح نکلی کہ پرسون بلا اچھی ہو جائیگی۔ اور اسکی برات نکلیگی برات اسی جنازہ سے مراد ہی۔

نواب صاحب بھرے مین آ گئے۔ آخر بھی ممن سے گٹھے ہوئے تھے دونون نے اُس مجذوبہ کی تعریف کے پل باندھ دیے نوبت بانیجا رسید کہ نواب صاحب نے داروغہ کو اُسکے پاس بھیجا اور پانچ اشرفیان نذر کے طریق پر بھیجین اور کہا جہانتک ممکن ہو اُسکو اپنے ساتھ لاؤ اور نہ آئین تو ہم خود چلینگے۔

داروغہ صاحب ممن اور اختر کو ہمراہ لیکر مجذوبہ کے یہان پہونچے دیکھا تو ایک سُرخ و سفید عورت کلان کوٹھی کے ایک برج مین بیٹھی ہی۔ پانوکن دریا کی جانب لٹکے ہوے ہین

قریب گئے تو دیکھا کہ خوبصورت اور کم سن عورت ہی۔
ان لوگون نے تو بتیس برس کا سن بتایا تھا مگر داروغہ
کے نزدیک کوئی بائیس برس کا ہی۔
ممن نے قریب جاکر جھک کے سلام کیا۔ بڑے
غرور کے ساتھ ان سب پر انھون نے نظر ڈالی تو ممن
نے داروغہ کو اشارہ کیا کہ اشرفیون کی نذر دکھاؤ۔
داروغہ نے اشرفیون کی نذر دکھائی۔
مجذوبہ۔ ہٹ ہٹ ہٹ ہٹ۔ الگ ہٹ۔
داروغہ۔ اگر یہ نذر قبول نہوئی تو غضب ہو جائیگا
مجذوبہ۔ قمرن کی چاہ ہی۔ ہان! قمرن!!!۔
داروغہ۔ (کانپتے ہوے) حضور یہ نذر ہی۔
مجذوبہ۔ نازو کی بہن قمرن ہی۔ ہان! یہ!۔
ممن۔ تو اب یہ نذر تو قبول فرمائیے۔
مجذوبہ۔ ہان! قمرن کی بہن نازو ہی۔ نازو۔
ممن۔ موج مین ہین اس وقت۔
مجذوبہ۔ قمرن اور نازو۔ نازو اور قمرن۔
اختر۔ مگر کیا مقام ہی واللہ۔ کیا بہار ہی۔
ممن۔ مردہ آئے تو زندہ ہوکے جائے یہان
سے واللہ کیا مقام ہی۔ سبحان اللہ۔
مجذوبہ۔ مردہ اور زندہ۔ ہان! یہ!!۔
ممن اور اختر تو گٹھے ہوے تھے مگر داروغہ
رازدان نہ تھا۔ اس سے ان دونون نے چھپایا
تھا۔ انکی خواہش تھی کہ نواب صاحب کو لوٹین
مگر داروغہ کے سبب سے دال نہین گلتی ہی۔
مجذوبہ نے گردن ہلا ہلا کر کوئی دوسو دفعہ
(ہان!) کہا ہوگا یہ انکا تکیہ کلام تھا۔ اور تکیہ کلام
کیا ستی۔ مجذوبہ کی بڑا سی کا نام ہے۔ مجذوبہ

اسی طرح بڑبڑا رہا ہی۔
مجذوبہ بیٹھے بیٹھے اٹھ کھڑی ہوئین اور برج سے نیچے
اُتر کر دریا کے اندر کود پڑین۔ اور پیرنے لگین۔
اور پیرتے پیرتے یہ بکتی جاتی تھین۔ (قمرن کا عشق
اور نازو بغل مین ہان! نازو کی بہن قمرن اور
قمرن کی بہن نازو۔ ہان! ہان!)
اختر نے داروغہ سے پانچ اشرفیان لیکر خود نذر
دکھائی تو ممن نے کہا بھئی کیا وحشی جانکلو ہو۔ وہ تو
پیر رہی ہین۔ اور آپ زینون سے کھڑے اشرفیان
دکھاتے ہین۔
اتنے مین مجذوبہ نے ایک غوطہ لگایا اور ابھر کے
جھپٹی مار کر اشرفیان لے لین اور ان سب کے سامنے
دریا کے اندر پھینک دین اور کہا قمرن کی چاہ اور نازو
کا بیاہ۔ ہان! اور اشرفیان ہان! اور قمرن اور نازو
اور نازو اور قمرن۔ ہان۔ اللہ۔ اللہ۔ مولیٰ۔ داتا
اچھا نواب کو قفس پر لاؤ۔ بکھی پر مت لاؤ۔ لاؤ قفس پر
مگر قمرن اور نازو۔ ہان!۔
تھوڑی دیر کے بعد یہ سب نواب صاحب کے ہان
واپس آئے انکو دیکھتے ہی نواب صاحب کھڑے ہو گئے
اور بڑے اشتیاق سے پوچھا۔ کہو بھئی کیسی گذری۔
داروغہ۔ سرکار وہ تو ایک عجیب دربار ہی۔
نواب۔ ہان! رسیدہ ہین۔ باکمال۔!۔
داروغہ۔ حضور غلام تو کانپنے لگا۔
ممن۔ خداوند غلام کیا عرض کرے۔
نواب۔ میان اختر۔ اعتبار کے قابل ہی یہ بات؟
اختر۔ اب حضور راستے مین باتین ہونگی۔ حضور
کو یاد فرمایا ہی۔

ممن - ہم لوگ جب وہان پہونچے تو دیکھا کہ ایک برج
مین جلوہ فگن ہین - سلام کیا - بس دیکھتے ہی ذرا برافروختہ
ہوئین کہ مین نے اشارہ کیا اور داروغہ صاحب نے
معاً نذر دکھائی - بس نذر دکھاتے ہی اسنے رٹ لگائی
واللہ قمرن اور نازو - نازو اور قمرن -

نواب - (متحیر ہو کر) واللہ !!! -

ممن - حضور کے نمک کی قسم - خداوند جو ذرا تصنع ہو

اختر - خداوند اک دو سو دفعہ کہا ہوگا - قمرن اور
نازو - نازو اور قمرن -

داروغہ - ہان حضور صحیح ہی - ایک دفعہ لہر جو آئی
تو جھم سے دریا مین کود پڑین - اور پیرنے لگین -

ممن - پہلے تو نذر نہین لی - مگر دریا مین غوطہ
لگا کے جس طرح چیل جھپٹا نہین مارتی ہی اسی طرح
جھپٹا مار کے پانچون اشرفیان ہاتھ سے چھین لے گئین
اور دریا مین پھینک دین اور کہا نواب کو بلاؤ
مگر کبھی پر نہ آئین - نفس پر آئین -

نواب - تو کیا آپ لوگون نے کہا تھا کہ نواب صاحب
نے ہمکو بھیجا ہی -

ممن - بات کرنے تک کی نوبت تو آئی نہین -

داروغہ - آپکا تو کوئی تذکرہ بھی نہین آیا -

نواب - بھئی ہمکو اب اشتیاق پیدا ہو گیا -

داروغہ - اشتیاق - اے حضور نفس کو حکم
دیجیے - ایسے موقع ملتے کہان ہین -

نواب - حسین علی کہارون کو حکم دو کہ
نفس نکالین -

حسین علی - بہت خوب خداوند - مہر افنس
نکالو سرکار سوار ہونگے ابھی لاؤ -

ممن - حضور پھڑک جائینگے -

اختر - اسمین تو شک نہین واللہ -

داروغہ - اور مقام کتنا اچھا ہی کہ واہ وا -

اختر - جی خوش ہوتا ہی روح کو بالیدگی ہوتی ہی عجیب
مقام ہی واللہ - اور میرے دل کو یقین ہی کہ انسے مقصد دلی
ضرور حاصل ہوگا -

نواب صاحب نے جلدی جلدی کپڑے پہنے اور نفس
مین سوار ہوے اور کہا بھئی تم لوگ ٹمٹم پر آؤ - تینون
ٹمٹم پر سوار ہوے - جب کلان کوٹھی پہونچے تو لب دریا
نفس رک لی - اور نواب صاحب اتر کر سیر کرنے لگے -
اتنے مین ٹمٹم بھی آیا ممن اور داروغہ ہنستے ہوے
اترے اور میان اختر بھی نواب صاحب کے قریب آ کے
کھڑے ہوے حضور سچ کہیے گا روح کو بالیدگی ہوتی ہی
یا نہین عجب فرح بخش مقام ہی واللہ ای سبحان اللہ
مین تو عاشق ہون اسپر - دریا کی موج زنی کیا مزہ دکھاتی
ہی کہ باید و شاید واللہ جی خوش ہوتا ہی -

نواب صاحب نے وجد مین آن کر فرمایا بھئی ہمنے
اس وقت برجستہ ایک شعر کہا ہی -

ممن - ہان حضور فرمائیے واللہ مزہ آجائیگا -

داروغہ - ضرور کہیے خداوند -

اختر - حضور کی طبیعت داری مین
کیا شک ہی -

نواب - بھئی سنتا -

ممن - جان لڑی ہوئی ہی سرکار -

نواب - عرض کیا ہی -

جس طرف پیک نظر جاتا ہی
سبزہ ہی سبزہ نظر آتا ہی

اختر - سبحان اللہ حضور سبحان اللہ -
ممن - کیا کہا ہے واللہ - ع

سبزہ ہی سبزہ نظر آتا ہے

داروغہ - کس دبدبے کا مطلع ہوا ہے -
ممن - حضور کہتے نہیں کہیں تو خوب کہیں -
نواب - اور سنیے گا عرض کیا ہے - ٥

ہم کھڑے ہین لب دریا صاحب
دل تری دید کو لہراتا ہے

اختر - اعجاز ا - اپنی جان کی قسم کیا خوب کہا ہے - ع

دل تری دید کو لہراتا ہے

واہ واہ - ای سبحان اللہ -
داروغہ - لہرانے کے لفظ نے جان ڈال دی -
نواب - یہ آپ کی قدر دانی ہے سنیے گا - ٥

ٹھنڈے ٹھنڈے یہ ہوا کے جھونکے
دل مرا قابو سے اب جاتا ہے

راوی - املی کی جڑ سے نکلا تینگا -
ممن - اور برجستہ فرماتے ہین حضور - یہ دوسرا تکلف ہے واللہ -
نواب - بھئی آردو مین لطف سخن کجا -
اختر - حق ہے پیر و مرشد - بجا ارشاد ہوا -
نواب - کہوں تو سب کچھ مگر فرصت کہاں -
راوی - چند دوسے فرصت بھی ملے جب -

تھوڑی دیر دریا کی سیر کرکے یہ چار دن آدمی کلان کوٹھی مین داخل ہوے تو دیکھا کہ زعفرانی ساری پہلے ہوے ایک عورت بیٹھی توتے سے باتین کر رہی ہے -

میان مٹھو پڑھو حق اللہ پاک ذات اللہ - پڑھو تو پڑھو نہین تو پنجرا خالی کر دو بیٹھے بیٹھے - اور اسمہ کو کسی نے دیکھا تو ہی نہین مگر سب کے سب اللہ ہی اللہ پکارتے ہین - اور پانی جو دریا مین قحط آجاتا ہے تو حسب الحکم اعلیٰ اور نظم و نسق ممالک نشو و نما از رتق فتق صحو وغم وحل وعقد شگوفہ وثمر و انتظام مداخل و مخارج از امطار و ازہار و تعمیر مرز و بوم ہر زمین و توفیر کشت و کار و ہا تعین ماثر فراوان و آثار نمایان بر روے عرصۂ روزگار بظہور رسانیدہ -

نواب صاحب نے آگے بڑھ کر ڈرتے ہوے جھک کے سلام کیا تو مجذوبہ نے تین چار بار (ہان) کہکر اشارے سے کہا کہ بیٹھ جاؤ -
نواب - نذر تو قبول ہو -
مجذوبہ - نہین قبول ہوگی -
ممن - بس اب اصرار نہ کیجیے گا -
مجذوبہ - کہان بھگا دیا قمرن کو -
نواب - کیا معلوم کہان چلی گئی -
مجذوبہ - قمرن اور نازو ہان !-
نواب - (ہاتھ جوڑتا ہون)
مجذوبہ - اس مکان کو پکا بنادے اور آج کے دسوین دن قمرن کو یہین لیکر بیٹھ - بنادے پکا بنا دے پکا - پکا بنا کے نازو اور قمرن ہان !-

نواب صاحب کا کلیجہ گز بھر کا ہوگیا چہچہی اور دو دو اب کیا پوچھنا ہے - یہین فکھتا ہے - فوراً حکم دیا داروغہ صاحب بس کل ہی سے مرمت شروع ہو جائے اور ایسا بنواؤ کہ دوسرا مکان اس قطع کا شہر بھر مین نظر نہ آئے - نواب صاحب نے ہاتھ جوڑکر کہا حضور یہ نذر قبول ہو -

اور یہ کہکر دس اشرفیان قدمون پر رکھ دین۔

مجذوبہ نے کہا قمرن اور نازو ہان!۔

نواب صاحب سمجھتے تھے کہ یہ کوئی بوڑھی یا ادھیڑ عورت ہوگی مگر آنکھ سے دیکھا تو جوان بیس بائیس برس کا سن اور جوانی کے علاوہ خوبصورت پاکیزہ طلعت اور صباحت کے ساتھ نمکینی غضب ڈھاتی تھی۔ یہ اُس مہ لقا پر ریجھ گئے اور ممن اِنکی چتون سے تاڑ گیا کہ سرکار کا دل آگیا۔ مجذوبہ بک رہی تھی۔ قمرن اور نازو۔ ہان! ہان!!۔ اور نواب اُسکی ایک ایک ادا پر لوٹ ہوے جاتے تھے۔ کہا اگر آپ کی رائے ہو اور آپ کے خلاف نہ گذرے تو مین ہر روز حاضر ہوا کرون روز پہر ڈیڑھ پہر آپ کی خدمت مین بیٹھا کرون۔

مجذوبہ ۔ دنیادار کا یہان کیا کام ہی۔

نواب ۔ صحبت کا فیض۔

مجذوبہ ۔ ہوا و ہوس! ہان! ریجھ گیا!!!۔

اختر ۔ کیا بات ہی خدا گواہ ہی یہ قطب ہین۔ ورنہ لکھنو اب تک کب کا ستیاناس ہو گیا ہوتا۔

نواب صاحب نے داروغہ کو حکم دیا کہ جا کے میر شہزادہ علی اور سفیر کو بلا لاؤ۔ اور ممن سے کہا تم ڈیوڑھی جاؤ اور خاص پز کو فوراً اپنے ساتھ لاؤ۔ کہو برتن اور جنس اور گوشت لیتا آئے کھانے کا کل سامان ساتھ لائے دس بارہ آدمیون کا کھانا ہوگا۔ اور اختر کو حکم ہوا کہ چوک سے جا کر ہر قسم کے میوے اور مٹھائی لاؤ۔ جب یہ سب رخصت ہوگئے تو اب باقی کون رہا مجذوبہ اور نواب صاحب۔

اب نواب صاحب ڈورے ڈالنے لگے۔

نواب ۔ غلام ہون حضور کا۔

مجذوبہ ۔ قمرن! قمرن! ہان!!!

نواب ۔ اس تیری ہان کے صدقے۔

مجذوبہ ۔ ایمان ساتھ جائیگا۔ ہان!۔

نواب ۔ (قدمون پر ٹوپی رکھکر) مین صدقے ذری دیکھو ہاے کیا آنکھین ہین۔

مجذوبہ ۔ جا جا پانی بھر لا۔

نواب ۔ پانی بھر لاؤن؟۔

مجذوبہ ۔ جا جا پانی بھر لا۔

نواب ۔ جو حکم دودھ بجا لاؤن۔

مجذوبہ ۔ پانی بھر لا۔ پانی بھر لا۔ جا جا بھر لا پانی۔

اب سنیے کہ میدان خالی پاکر نواب صاحب نے جو اظہار عشق کیا تو مجذوبہ نے پہلے تو کچھ نہین کہا صرف دو ایک باتین کہکر خاموش رہی مگر جب اُسنے دیکھا کہ نواب صاحب کو عشق بہت ہی چرایا ہوا ہی تو ذرا للکار دیا اور مجذوبہ تو تھی ہی کہا ایمان ایمان ٹھکانے رکھ او غافل۔ ہان! اللہ نے ایمان دیا۔ مولی نے ایمان دیا۔ خدا نے ایمان دیا۔ یہ ایمان دیا ہی مگر ٹھکانے رکھ ایمان۔ ہان!!! ساتھ کیا جائیگا مکان پیوند زمین ہوگا املاک پیوند زمین ہوگی۔ جواہرات پتھر ہین۔ روپیہ ہاتھ کا میل ہی۔

سب ٹھاٹھ پڑا رہ جائیگا جب لاد چلیگا بنجارا

ہان ایمان البتہ ساتھ جائیگا۔ مگر دیدنی ہی کہ باغ مین چاندنی اور اُسکی مالک چاندنی خانم اور زر نقو اور زر لفت دونون بہنون نے بل کی لی۔

لٹ گئے ہوکے مُسن زلف معنبر والے
بل کی لیتے ہی رہے بال وہ گھونگھر والے

نواب صاحب نے اس شعر کی بڑی تعریف کی کہ اُف کیا
خوب فرمایا ہی۔ مگر مجذوبہ نے ذرا شنوائی نہ کی اور نہ
انکی داد دینے کی داد دی بلکہ بہت ہی بگڑ کر اپنے
ایک کتے سے باتین کرنے لگین۔

سن رے شیرا چاہے تو چلا ہے تیری پھینی۔ سمجھا۔
پھٹکے پھٹکے۔ الگ الگ۔ دور دور رہئین کہ ہونچا
دیتے ہی ہاتھ پکڑ لیا۔ ہان ماتر کی کو اشارہ بس ہی
کہے کسی سے سمجھے کوئی۔ ہان! اور اللہ والے لوگ
پہونچے ہوے اللہ والے لوگ۔ رسیدہ صاحب کمال
صاحبدل اللہ میان کے پہچاننے والے لوگ بُری
باتون سے دور دور۔ اور اگر چاہون تو ابھی ابھی
جلا دون۔ سوخت کر دون نیست نابود کر دون۔
بھسم کر دون۔

راوی۔ اس بھسم کے لفظ سے انسان اگر ذرا بھی
ذکی الطبع ہوتا تو سمجھ جاتا کہ یہ عورت تو مسلم ہی ورنہ
بھسم کا لفظ زبان پر نہ لاتی۔ مگر نواب صاحب تو
عشق کے مارے اندھے ہو رہے تھے۔ انکو یہ خیال
کہا۔ لیکن انکے دل مین ذرا خوف پیدا ہوا کہ اُسکی
بددماغی سے ڈرنا چاہیے ایسا نہو دعا ے بد دے بیٹھے
تو خدا جانے کیا کا کیا ہو جائے۔ انکے نزدیک
مجذوبہ کو یہ قوت حاصل تھی کہ جو دعا دے دین کہ تو
مرجا تو وہ ضرور فوراً ہی مرجائے۔ اب انکو قمرن کا چندان
خیال نہ تھا۔ مجذوبہ پر بہت ریجھے ہوے تھے۔ گو قمرن
اس سے کہین زیادہ حسین تھی مگر مجذوبہ کی نمکینی واقعی
ستم ڈھاتی تھی اور نواب صاحب کی اُسپر جان جاتی تھی
یہ قریب بیٹھے ہوے کنکھیون سے گھور رہے تھے کہ دو
عورتین اور آئین دو نون بوڑھی ہاتھ جوڑ کر کھڑی ہو گئین

تو مجذوبہ نے ہنسکر کہا کیون دانے نکلے۔ دانے نکلے جھڑ گئے
مالن والن کیا کرتی باگ مُرجھا گئی باگ مُرجھا گئی۔ ہان! اچھا
بس جاؤ۔ بس جاؤ۔ جاؤ بھاگ جاؤ۔ ان دونون عورتون
کو بھاگتے ہی بن پڑی۔ مگر انمین سے ایک نے اسقدر
البتہ بڑی جرأت کر کے کہا کہ اب آپکی مہربانی سے
لڑکا اچھا ہی۔

راوی۔ اس لڑکے کو دو دن بخار آیا تیسرے
روز اُسکی مان مجذوبہ کے پاس لائی۔ مجذوبہ نے کہا دانے
نکلینگے مُرجھا جائینگے باگ مُرجھا جائیگی۔ اُسی روز لڑکے
کو چیچک نکلی مگر اچھا ہو گیا تھوڑے دن کے بعد اُسکی
مان ایک عورت کو ساتھ لیکر شکریہ ادا کرنے آئی۔
اور دو روپے بھی بطریق نذر لائی تھی۔ مگر چونکہ مجذوبہ
کا رخ بدلا ہوا تھا۔ اور اُنھون نے باصرار متواتر کہا کہ
بھاگ جاؤ بھاگ جاؤ۔ لہذا یہ دونون چلی گئین کہ مجذوبہ
تو ہی ہی خدا جانے کیا اسکی زبان سے نکلجائے۔

نواب۔ یہ دونون کون تھین۔ سرکار۔

مجذوبہ۔ عیسیٰ بدین خود موسیٰ بدین خود۔

نواب۔ مجھے اپنا غلام بلکہ غلامان غلام سمجھیے۔

مجذوبہ۔ ایمان پاک۔ آدمی بیباک۔ ہان!۔

نواب۔ کہیے تو حضور کے پانون دباؤن۔

مجذوبہ۔ اللہ کا جلال کیا۔ آفتاب۔ اللہ کا جمال
کیا مہتاب۔ جلال جمال دونون موجود۔ دن کو جلال
رات کو جمال۔ چاندنی رحمت ہی تو اندھیری غضب۔
بہشت اور دوزخ سب اسی دنیا مین ہی۔

نواب۔ بجا ارشاد ہوا تعجب ہی کہ اس سن مین اور یہ
باتین حاصل کرلین۔

مجذوبہ۔ دشمن کو بھی دوست سمجھے واہ۔

اگر صد سال گبر آتش فروزد
چو یکدم اندران افتد بسوزد

آگ کا فعل جلانا ہی۔

نواب۔ سبحے ہمارا باورچی تو آ گیا۔ اب جو فرمائیے وہ پکواؤن۔

مجذوبہ۔ دریا کی لہر اور اللہ کا قہر دونون کو دیگچی مین چڑھاؤ۔ تو واہ واہ۔

اتنے مین دو آدمی اور آئے۔ ایک ضعیف دوسرا ادھیڑ یہ دونون بھی ان کے تھوڑے فاصلے پر ہاتھ جوڑ کر خاموش کھڑے ہوے۔ انکو دیکھتے ہی مجذوبہ نے کہا لایا لایا ڈھوا لایا۔ اتنا کہنا تھا کہ بوڑھے آدمی نے اپنے نوکر کو پکارا اور اس سے بوتل لیکر سامنے رکھدی

مجذوبہ نے بوتل منھ سے لگائی تو نصف کے قریب پی گئی اور مرد پیر نے تعریف کرنی شروع کی۔

پیر۔ (ادھیڑ سے) کچھ دیکھا حضور نے۔

ادھیڑ۔ حضرت عقل نہین کام کرتی۔

پیر۔ غضب خدا کا آدھی بوتل چڑھا گیئن۔

ادھیڑ۔ جی۔ اور کس صفائی کے ساتھ۔

پیر۔ جو جسکو کہدیا وہی ہوا۔

ادھیڑ۔ مجذوب کی بڑ تو ہی ہی۔

نواب۔ کیا آپ لوگ عرصے سے جانتے ہین۔

پیر۔ جانتے ہین بلا ای خداوند ہماری تو الکہ مین یہ ہم تو انکے غلامون سے بدتر ہین۔

ادھیڑ۔ حضور کو ابھی انکے حالات معلوم نہین ہوے ہین شاید۔ یہ تو بڑی خدا رسیدہ ہین۔

پیر۔ کیا کوئی بیان کر سکتا ہی۔ ہزارون کرامتین ہین انمین ایک ہو تو کوئی بیان کرے۔

ادھیڑ۔ صاحب کرورون وصف ہین۔

پیر۔ مجسم اوصاف سمجھیے۔

نواب۔ مین خوب سمجھتا ہون۔

اتنے مین مجذوبہ نے باقی ملندہ شراب بھی پی لی اور بوتل الٹا دی۔ کہا ڈھوا ہی ڈھوا ہی۔ قمر اور ناز و ہان! ناز و اور قمرن۔ ہان۔ !!! ہ

اے کہ در شوخی نداری ہمسرے
مے نمائی ہر دمے از منظرے

یہ شعر سنکر نواب صاحب کا عقیدہ اور بھی جم گیا کہ واقع مین رسیدہ اور با کمال عورت ہی

نواب۔ مین تو انکا معتقد ہو گیا ہون حضرت جو بات ہی انکی وہ کرامات سے خالی نہین ہی

پیر۔ آپ خوش عقیدہ اور فہمیدہ اور برگزیدہ ہین۔

نواب۔ میرا دل ہی کچھ مزے لوٹ رہا ہی حضرت مین تو اب انکا غلام ہو گیا۔

پیر۔ حضور رئیس اور رشہزادے ہین۔ کیون نہ بارگی کو پہونچینگے آپ۔

مجذوبہ۔ جملو اور رحمن اور اختر۔ ہان !!!

نواب۔ واہ وا۔ اللہ رے کمال۔

مجذوبہ۔ اور بشیر الدولہ اور مہراج بلی۔

نواب۔ ان سب کو بلواتا ہون۔

مجذوبہ۔ نہین نہین کسی کا کام نہین نکل جاؤ یہان کیا کام کسی کا۔ مگر قمرن کو لے ہان۔ ا۔

نواب۔ (قدمون پر ٹوپی رکھکر) اب تو حضور کی عنایت

پیرے حال پر ہی اُس سے اچھے اچھے لوگ بلبلا جاینگے
مین نواب آپکا غلام ہو چکا ۔

مجذوبہ کچھ بڑبڑاتی ہوئی اُٹھی اور لب دریا جا کر
کھڑی ہوگئی اور پیر مرد کو حکم دیا کہ دریا کے اُس پار
جاؤ ۔ ابھی جاؤ ۔

پیر مرد نے کہا حضور غلام کو پیرنا نہین آتا ہی ۔

مجذوبہ ۔ جا جا ۔ دریا مین پھاند پڑ ۔

پیر ۔ (کپڑے اُتار کر) پیرنا نہین آتا ہی حضور ۔

مجذوبہ ۔ آتا ہی ۔ آتا ہی ۔ پار جا ۔ اللہ بیڑا پار کرتا
ہی ۔ اللہ بیڑا پار کرتا ہی ۔

انکے دوست نے کہا یہ بڑی مصیبت ہی ۔ اگر دریا مین
اُترتے ہو تو گہرے مین جا کر خواہ مخواہ ڈوب جاؤگے
پیرنا جانتے نہین اور نہین جانتے ہو تو عمر بھر کا ریاض
کیا کرایا مٹیا میل ہوا جاتا ہی ۔

پیر مرد نے جی کڑا کر کے کپڑے اُتارے اور کانپتے
ہوے دریا کی طرف چلے پہلے تو جھجکے ۔ مگر اللہ اللہ
کہکر کود پڑے تو ایک سکنڈ تک غائب ۔ احباب
اور پیر مرد کے دوست کو یقین ہوگیا کہ یہ ڈوبے مگر
تھوڑی دور پر جا کے اُبھرے اب اِن دونون کی جان
مین جان آئی کہ ابھی تک زندہ ہی مگر دونون کو انتہا کی
مایوسی تھی اور سمجھتے تھے تابکے ۔ اسوقت نہین ڈوبا
تو اور تھوڑی دیر مین ڈوبیگا ۔ بکرے کی ماں کبتک
خیر منائیگی ۔ مگر دیکھتے ہی دیکھتے پیر مرد اُس پار ہو گئے
اب اِن لوگون کو سخت حیرت تھی کہ یا خدا یہ کیا اسرار ہی
ایک شخص پیرنے سے محض نا واقف ہی ۔ اور اِس
صفائی کے ساتھ اُس پار چلا گیا نواب صاحب کو
یقین نہین آیا سمجھے کہ دریا پایاب ہے ۔ کپڑے
اُتار کر پیر مرد کے دوست کا دوپٹا باندھا اور دریا مین
کود پڑے بیچ دھار مین گئے تو پانی ہاتھی ڈباؤ پایا ۔
بس انکے دل پر بات جم گئی کہ یہ سب مجذوبہ کے کمال
کا سبب ہی ورنہ پیر مرد ضرور ڈوب گئے ہوتے ۔

نواب صاحب دریا مین خوب پیرا کیے اور بڑی تفریح
حاصل ہوئی ۔ جب خوب پیر چکے تو باہر آئے کہ اتنے مین
داروغہ صاحب تشریف لائے اور ممن بھی آگیا اور
خاص بُز مع سامان کے موجود ۔ تھوڑی دیر مین میان
اختر بھی آئے اور بہت سے آدمی جو کلان کوٹھی کے
گھاٹ پر پیرنے آتے تھے جمع ہو گئے اور اُس زن
جوان زعفرانی پوش کو دیکھکر متحیر ہوے اور باہم
یون گفتگو کرنے لگے ۔

۱ ۔ بھئی یہ کیا نسخہ ہی ۔

۲ ۔ کوئی جوگن معلوم ہوتی ہی ۔

۳ ۔ ذری دریافت کرنا چاہیے ۔

پیر ۔ جوگن نہین مجذوب ہی ۔ اور خدا رسیدہ عورت
باکمال جو کہے وہی ہو ۔

۱ ۔ ہان ! کیون نہین بھئی ایسے لوگ ہین نہین تو
دنیا کیونکر قائم ہے

۲ ۔ بھلا ہمکو بھی کچھ دعا دینگی ۔

پیر ۔ یہ موج کی بات ہی جیسی لہر آجائے ۔ کچھ اجارہ ہی
کسی کا کبھی اچھی بات منہ سے نکل گئی ۔ کبھی بُری بات
مجذوب تو ہی ہی ۔

اتنے مین پیر مچھلی پیراک آئے ۔ یہ آج دریا کے کنارے
کہان آنکلے بیٹھ گئین ۔ کیا دم ہی ۔ اور جو زبان سے ایکبار
کہدین ممکن نہین کہ ٹل سکے ۔ قیامت کا آنا جس طرح برحق ہی
اسیطرح یہ بھی برحق ہی ۔ کہ جو انکی زبان سے نکلجائے وہی ہوا اللہ

ایسے مجذوب کم دیکھنے مین آئے ہین ممکن کیا کہ بات ٹل سکے مین چودہ برس سے انکو جانتا ہون۔ لڑکپن ہی سے انکا یہ رنگ تھا۔ کیا دم ہے۔ واللہ ہم تو روز ایک دفعہ دیکھ لیتے ہین گرمی بھر۔ کیونکہ ہر روز یہان آنا ہوتا ہے۔

۱۔ مگر استاد صورت کتنی اچھی پائی ہے اور آنکھین کیا غضب کی اللہ نے دی ہین۔

۲۔ اور ابھی کم سن بھی ہین۔

۳۔ ارے مان جو باخدا لوگ ہین انکی نسبت ایسے بیہودہ کلام نہ کرنے چاہیے۔

۴۔ (بگڑے دل) بجا ذبھی۔ ایسی عورتین باخدا ہون تو جلدی ہی دنیا سے اٹھ جائین یہ بھی ثبوت ہے۔

فصل بہار آگئی موسم بدل گیا
خار غم و الم مرے دل سے نکل گیا

نواب نادر جہان بیگم صاحب کے بشرے اور باتون سے پایا جاتا تھا کہ نواب صاحب نے کوئی ایسی بات انسے کہدی ہے کہ انکی روح تک وجد کر رہی ہے باچھین کھلی جاتی ہین۔ بات بات پر قہقہہ لگاتی ہین۔ اسکا کوئی سبب خاص ضرور ہے بیوجہ بے سبب یہ نہین ہو سکتا۔ اور لطف یہ کہ گھر مین بھی عورتین خوش و خرم معلوم ہوتا ہے کہ جس خوشی نے نادر جہان بیگم کی پژمردگی و افسردگی دور کر دی تھی اُس سے ان سب کو اطلاع تھی۔ خیر اسکا حال آگے چل کر کھلیگا اب سنیے کہ مغلانی اور بیگم صاحب مین کچھ کانا پھوسی ہوئی۔ پھر عفت آرا بیگم اور بیگم صاحب دونون بہنون مین آہستہ آہستہ کچھ بات چیت ہوئی اسکے بعد سطوت بہو اور ان دونون بہنون نے بشیر الدولہ بہادر کو بلوایا اور پردے کے پاس سے آہستہ آہستہ گفتگو کرنے لگین۔ بی مغلانی کے سوا اور سب کو ہٹا دیا تھا۔ یہ مغلانی وہی پرکالۂ آتش تھی جو ضلع جگت مین شہرۂ آفاق تھی اور پونڈے کی گنڈیری کے لیے چاندی اور چرب زبان اور پور پور چھلے تلا زبولی تھی۔

بشیر الدولہ نے کہا ذرا زخم اندمال پر آئے تو مین قمرن و مرن سب کو شہر بدر کرا دون مگر جو تدبیر مین نے کی ہے اسکا اگر ذرا سا بھی حال کھلا تو ستم ہو جائیگا۔ اور عسکری سے اور ہم سے پھر ٹھن جائیگی۔ عمر بھر نہ بنے گی۔ گو وہ چون نہین کر سکتا ہمارے آگے۔ مگر لگی بری ہوتی ہے۔ اتفاق ہے شاید بگڑ گیا تو کی کرائی بات بھی گئی گذری اور جھگڑے کا جھگڑا مفت مین پیدا ہو گیا۔ مین اس خوبصورتی سے یہ کارروائی کرونگا کہ کسیکو خبر نہونے پائیگی۔ اور نون لگے نہ پھٹکری اور رنگ چوکھا برسون پاپڑ بیلے ہین۔ عسکری بیچارہ ہمارا مقابلہ نہین کر سکتا وہ تین پانچ کیا جانے۔

سطوت بہو نے کہا بھائی اب تمھارا ہی سہارا ہے چھٹن صاحب اور رونق جنگ تو ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہین۔ ایسے گاڑھے وقت آڑے آنا ہنسی نہین ہے مگر تمنے وہ کام کیا ہے جو کسی سے نہ ہو سکتا۔ مجھے بڑا تعجب ہے کہ چٹکی بجاتے قمرن تو سسرال پہونچی۔ ناز و میکے مین داخل ہوئی۔ مغلانیان خواصین مہریان نشچندیتین یہ وہ سب تر بتر کسی کا پتا ہی نہین۔ تعجب ہے کہ یہ ہو کیا گیا اور آج تلک اچھی طرح سے کسی پر حال نہین کھلا۔

عفت آرا بیگم بولین سدہ تو اب عسکری دولھا کا ساتھ نہ دینگے قسم کھائی ہے اور بہت شرمائے ہوے ہین کہ ہمنے کیون انکا ساتھ دیا مگر ہان نواب چھٹن صاحب البتہ گئے گذرے

سطوت بہو نے کہا بہن ایک تمھارے رونق جنگ کی تو بڑے اچھے ہین - اپنے کو لوگون ہی کہا کرتے ہین چھٹن صاحب کیا اور کوئی کیا - ارے یہ سب ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہین کوئی کم اور کوئی زیادہ مگر یہان انکے (بشیر الدولہ) سب سے کوئی تدبیر اب اِن لوگون کی چلنے نہ پائیگی - لاکھ ہاتھ پانون مارین کوئی اُنکے سامنے دال نہ گلیگی - اب بھی جو اُنھون نے کر دکھایا وہ بڑی تعریف کے قابل ہی -

بشیر - یہ ممن اور اختر و ختر سب پاجی ہین -

بیگم - نہین اختر ایسا نہین ہی ممن البتہ ہی -

سطوت بہو - ہم تو جانتے ہین کہ سب اسی ایسے ہین -

بشیر - مگر خدا کو کچھ اچھا ہی کرنا منظور رکھا -

بیگم - ای ہی میرا تو تسمہ تک نہین باقی رکھا تھا -

بشیر - غضب ہو جاتا - خدا جانے کیا ہو جاتا -

بیگم - ہو کیا جاتا وہ گھر کی مالک بنجاتی اور ہم اُسکی لونڈی بن کے رہتے یا زہر کھا کے سو رہتے - اللہ نے بڑی خبر کی کہ ہمین اطلاع ہوگئی مگر اُنھون نے بھی اسقدر کا ضبط کیا ہی کہ واہ - اس زمانے مین باپ کا لحاظ بیٹا نہین کرتا اور بڑے بھائی کو چھوٹا بھونی مونگ کے برابر نہین سمجھتا یہ وہ زمانہ آن پڑا ہی - انکا اتنا لحاظ جو کیا کہ اُف تک نہ کی یہ بڑے ہی تعجب کی بات ہی -

بشیر - پرسون تک تم سب پر کھل جائیگا جاؤ کہدیا

سطوت بہو - کیا کھل جائیگا - ای کھل کیا جائیگا

بشیر - ابھی سے کیون بتائین - اٹھا رکھا رہتا ہی

عفت آرا - ہم سمجھے اگر ایسا ہو تو پھر کیا پوچھنا ہی

بشیر - ابھی آج کے تیسرے دن تجربہ کر لو -

عفت آرا - اللہ کرے تم دلی مراد پاؤ -

بشیر - دلی مراد کو تم کیا جانو - یا خدا ہماری دلی مراد پوری ہوجائے

عفت آرا - مگر اپنے دل کو ذرا لیے ہوئے ایسا نہو کہ ذرا دہ کھٹک جائین آدمی نازک مزاج اور عالی دماغ ہین اُنکو لیے رہیے گا ذرا للکارنا بھی - اور پھر ذرا انکی سی بھی کہنے لگنا دو ایک دل لگی کی باتین کر دالین دل جبین بہلتا رہے اور بیتے پرسے ٹوٹ نہ جائے -

بشیر الدولہ نے ان سب کو تشفی دی کہ گھبرانیکی کوئی وجہ نہین ہی آپ لوگ ناحق گھبراتے ہین مین اس خوبصورتی سے بند و بست کر دونگا کہ پھڑک جائیے گا - جوڑی والی اور ہمارا مقابلہ - کیا مجال - ممن جولاہہ تانا بانا جانے اسکو اِن حکمتون سے کیا سروکار ہی - اختر زل قافیہ جوڑنے تون کی بانی جانے اور ریختی نہ کارروائی ہی عسکری بیچارے مین یہ چالاکی کہان سیدھے سادے مسلمان کی ٹھاٹھ سے اُنکو کیا سروکار یہ تو ہم ایسے چھٹے ہوئے شہدون کا کام ہی کہ گھر بیٹھے بیٹھے چٹے بٹے لڑایا کرتے ہین افسوس ہی کہ عین اس وقت نازک مین جاقو نے زخمی کر دیا ورنہ اب تک قمرن کب کی گنگا پار ہو گئی ہوتی - اس فقرے پر نواب دلہن بیگم کے چہرے کا رنگ سرخ ہو گیا اور پیشانی پر عرق آ گیا -

نواب بشیر الدولہ بہادر رخصت ہوے تو یہ سبکے سب خوش کہ قمرن گھر سے نکالی گئی اب باہم ہنسی اور مذاق ہونے لگا -

سطوت بہو - بشیر الدولہ کے کاٹے کا منتر نہین ہی

عفت آرا - انکا یہان آجانا بہت اچھا ہوا -

سطوت بہو - اُس دن انھون نے غضب ڈھایا کہ نازو کیسی لدھڑن کہین اور اغلانی کہین اور مغلانی کہین

بیگم - نواب کے مزاج مین تلون بہت ہی -

اتنے مین مغلانی نے کہا حضور آج تو رتجگا ہونا چاہیے نواب بشیر الدولہ وہ بات کہہ گئے جسکی ہمین امید نہ تھی ہم سمجھتے تھے کہ اب قرن نواب صاحب سے تمام عمر نہ چھوٹیگی مگر انھون نے کیا جانے کیا ٹوٹکا جادو سحر کر دیا کہ قرن الگ وہ الگ - لٹو تھے نواب صاحب مگر بڑا کام کیا - ہمین تو امید نہ تھی کہ حشر تک وہ موئی منہارن انسے چھوٹے گی اللہ کی شان اُنکی کرمی کے صدقے

اتنے مین بیگم صاحب کسی ضرورت سے صحن مین آئین تو دیکھا کہ دو تین عورتین بے اختیار کھلکھلا کر ہنس رہی ہین انھون اصرار کیا کہ ہمکو بتا دو یہ کیون ہنس رہی ہین کیا پڑا پایا - ایک مہری نے ہنستے ہنستے کل امور بیان کیے بیگم صاحب بھی ہنسنے لگین -

بیگم - ای بوا چاندنی خانم اس موئی دائی دوانی کا دوان ہین دیکھا پنساری کی دُکان پر جاکے گاڑی کی چون چون مانگتی ہی - موئی بیوقوف

چاندنی - اوئی ای کیا ایسی گنوارن ہی

مہری - مجھسے سُنو نا - مین تو ساتھ ساتھ گئی تھی پنساری سے جاکے کہا بھیا ایک چھدام کی گاڑی کی چون چون تو دیدے وہ سخر انھٹول آدمی - اُسنے کہا گاڑی کی چون چون رنگریز کی دُکان پر بکتی ہی - آپ جو تیون کوسٹ شاتی ہوئی رنگریز کی دکان پر پہونچین کہا ایک چھدام کی گاڑی کی چون چون دیدینا - اُسنے جو مجھے ہنستے ہوئے دیکھا تو کہا بڑی بی میرے یہان تو کپڑا رنگا جاتا ہی گاڑی کی چون چون تنبولی کے یہان ملیگی - اب آپ بہت بگڑین بہت تیلی پیلی ہوئین کہ مارے تھک گئی اور یہ موے ادھر سے ادھر دوڑاتے ہین تنبولی کی دُکان پر جاکے پھر وہی ایک چھدام کی گاڑی کی چون چون تو دے دو - وہان سطوت بہو کی دو مہریاں بیٹھی تھین ایک سے ایک ہنسوڑ - اور تنبولن بھی ٹھٹول عورت تنبولی بھی ہنسوڑ بڑی ہنسی ہوئی اور ایک شیدی ہے سبحان خان کے اکھاڑے کا اُسنے انھین بڑا دق کیا کچھ نہ پوچھو - اُسنے کہا گاڑی کی چون چون چرخا کاتنے والیون کے پاس ملیگی جب ہر طرح سے ہارین تو یہان آکے کہا موئی گاڑی کی چون چون کی تو شہر بھر مین ہرتال ہی کال پڑ گیا ہی - مارے تھک گئی کوئی موا قبولتا ہی نہین - کوئی پچھم کہتا ہی کوئی پورب

دائی - تم سب نے ملکے ہمین دوانہ بنا دیا ہی -

مہری - یہ چونڈا کیا دھوپ مین سفید کیا ہی -

مغلانی - ای ہان بوڑھی ہونے کو آئین اور ابھی اتنی عقل نہین کہ گاڑی کی چون چون کون جانور ہی

دائی - اب ہم کیا جانے کون جانور ہی -

بیگم - اور ہمسے کہا کرتی ہی کہ مین بادشاہ کے یہان محل مین نوکر تھی - تین دفعہ جہان پناہ سے اور مجھسے بات چیت ہوئی کیا جانے کیا جھوٹ سچ اُڑایا کرتی ہی -

مغلانی - سرکار یہ اسکی بس ڈینگ ہی ڈینگ ہی -

مہری - تنبولی کی دُکان پر انکی بڑی ہنسی ہوئی اور یہ جو ذری بھی سمجھتی ہون کہ یہ کیا ہو رہا ہی اور وہ سب کے سب ملکے انکو بناتے تھے - گاڑی کی چون چون نہ ملی نہ ملی -

دائی کچھ تو بیوقوف تھی اور کچھ بنتی بھی تھی جیسا کہ اکثر عورتون اور مردون کا قاعدہ ہی - کہ اپنے مالک کے خوش کرنے کے لیے خوشامد مین آن کے پاگل بن جاتے ہین مگر دائی کی بناوٹ ظاہر نہ ہوتی تھی اس طرح پر پاگل بن جاتی تھی کہ ممکن کیا

دس بیس سکے۔

بیگم صاحب ایک تو یون ہی محظوظ ہو رہی تھین دوسرے بی نبوٹ اور گاڑی کی چون چون اور مہری کی فقرہ بازی اور بھی لے اُڑی۔

بیگم۔ بی مغلانی تو بی قمر النسا کی مغلانی ہین۔

مغلانی۔ قمر النسا! موئی چوڑی والی کی چھوکری۔

ب۔ اور اُسکے مُنھ پر کیا کہتی ہوگی۔

م۔ حضور نواب صاحب سے دریافت کرلین۔

ب۔ اُسکی خو بو تو کاہے کو گئی ہوگی۔

م۔ توبہ کیجیے۔ وہ تو گُھٹی مین پڑی ہے۔

ب۔ اور کھانے کی کیا فرمایش ہوتی تھی۔

م۔ مُجّی کی روٹی اور چھینڈے۔

ب۔ واہ کیا بھاری پلاؤ بتایا ہے۔

م۔ اور لونڈی کیا عرض کرے ایک دن گنڈیری والا جو پھیری دیتا آیا۔ تو ڈیوڑھی مین جا کر بازار مین نکل گئی اور چلا کے آواز دینے لگی۔ گنڈیری والے۔ او گنڈیری والے۔

بیگم صاحب کھلکھلا کر ہنس پڑین کہا نواب کو خبر ہوئی تھی یا نہین ہوئی۔

مغلانی بولی اور ایک روز اُنکے سامنے دوڑتی ہوئی نیچے گئین اور دربان سے کہا جلکے گلاب پاپڑ والے کو بلا لا۔ اُسنے کہا حضور پہرے پر کوئی نہین ہے کہا اچھا تو جا۔ ہم پہرا دے لینگے۔

نواب کو خبر ہوئی تو افسوس کرنے لگے اور سمجھانے لگے مگر وہ کسکی سُنتی ہین ایک غصہ دیوار پر ہاتھ رکھکر تان لگانے لگین۔

مورا دن دن بڑھت سہاگ سّیان نہین آئے رے

بیگم صاحب اور بھی کھلکھلائین۔ کہا ادئی ایسی دیدہ دلیل نواب کو تو وہ بدنام کردیتی۔

مغلانی نے کہا سرکار ایک بڑھنا والے پر جان دیتی تھی بڑی دقافہ ہے۔

بیگم۔ نواب اُسپر بہت ریجھے ہوئے تھے کیون بی مغلانی دیکھو سچ کہنا۔

مغلانی۔ حضور ریجھے ہوے تھے یا یہ کہیے کہ اُسپر جان فدا کرتے تھے۔

بیگم۔ خوش تو ہم بہت ہین آج۔ مگر دل ہول کھاتا ہے اور خوف ہے کہ مبادا پھر قمرن داخل نہ ہوجائے۔

م۔ ای نہین سرکار اب اُسکا خیال نہ کیجیے۔

مہری۔ حضور اب وہ پہونچی جمنا پار۔

م۔ وہ کسی رئیس کے قابل تو تھی نہین۔ وہ تو بس یہی ارت برتنا والے تنبولی۔ تیلی۔ انھی پر مرتی تھی لسی بنانے والے یا ڈوم دھاڑی کے ساتھ چھیت ہوئی چھینڈے کی ترکاری تو کھلائیگا۔ اُسکو وہی پسند ہے وہ تو کمبخت چھینڈے پر جان دیتی ہے۔ حلیم پینے مین لطف آتا ہے۔ حقہ سے دم گھبراتا ہے۔ انتہا ہوگئی۔

مہری۔ حضور ایک تنبولی پر بھی جان دیتی تھی اور نواب صاحب سے بڑا اصرار کیا کہ اسکو ہماری ڈیوڑھی کا دار وغہ مقرر کرو۔ وہم سے بی مغلانی نے یہ سب باتین کہین اور نواب صاحب کو اسی وقت (وقت) کھٹکا تھا کہ ایک مرد وے کو دار وغہ بنانے کو کہتی ہے۔ اور پھر اُسپر طرہ یہ کہ تنبولی۔ موئی بے شرم اور اُسپر جان دیتی تھی۔ اور ہزار باتون کی ایک بات تو یہ ہے

کہ جسنے بیاہتے مرد سے اور اپنے میان کو چھوڑ دیا تو وہ
بھلا کسی اور کی کیا ہو کے رہیگی موئی ہرجائی۔
مغلانی۔ توبہ کرو۔
عفت آرا۔ جب ان مردون کو اتنی عقل ہونا۔
سطوت بہو تمھارے میان نے تو موئی اُجلی کو
گھر ڈال لیا ہو۔ وہ کہان کے نیک ہین۔
مغلانی۔ حضور وہ بھی پرائی استری تھی۔
راوی۔ بہت ہی خوب۔
مغلانی۔ قمرن کو ہم لوگون نے سوکھے گھاٹ اُتارا۔
راوی۔ ماشاء اللہ۔
مغلانی۔ قمرن بھلا حضور کے دشمنون کو کلپاتی۔
عفت آرا۔ بی مغلانی بڑی حاضر جواب ہین۔
م۔ ہم غریب آدمی دھوبی کا کتا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا۔
عفت آرا۔ خوب۔ چوکتی نہین ہو کہین پر۔
م۔ ای حضور ہان آپ ہی شہزادیون مین سفید کیے۔
اتنے مین ایک مچھلی والی آئی اور مسکراتی
ہوئی اُس نے کہا ای حضور ایک خوشخبری سناؤن
وہ موئی قمرن بھاگ کھڑی ہوئی وہان سے۔
بیگم۔ اسے لو اور سنو۔ !!!
م۔ حضور کے نمک کی قسم۔
بیگم۔ کہان سے بھاگ گئی وہ تھی کہان۔
م۔ ای حضور کہین انھون نے چھپا رکھی تھی
سرکار نے سو اب وہ موئی وہان سے
بھاگ گئی۔
مغلانی۔ اللہ کرے جہان سے اُٹھ جائے۔
مہری۔ آمین۔
مچھلی والی۔ کسو نیچ قوم کے ساتھ
نکل گئی۔
مہری۔ ای ایسے ہی لوگون کے ساتھ تو نکلنے
کے قابل ہی تھی۔ بھلے مانسون کے ساتھ رہنے
کے قابل نہ تھی ہرگز ہرگز نہ تھی۔
مغلانی۔ نہین۔

اصل بد از خطا خطا نکند

بدی بد کے ساتھ نیکی نیک کے ساتھ۔
مہری۔ ایسا ہی ہو۔ اسمین کیا فرق ہو۔
مغلانی۔ ای حضور جیسی بدی اُسنے کی تھی ویسا
بھر پایا۔ ہاے جہان پناہ کے ہان ایک خواجہ سرا
کہا کرتا تھا۔ (کہ کرد کہ نہ یافت)
الغرض بیگم صاحب کے گھر مین آج خوشی کے
شادیانے بج رہے تھے کہ قمرن جمنا پار پہونچی اور
نواب صاحب کا دل اُس سے بھر گیا۔ اب اُسکو ہرگز
ہرگز گھر نہ ڈالینگے۔ چلو خوب ہوا۔ یہ تو
مطلب ہی تھا۔

سڑک کا چالان کردے

ول کاہے واسطے تم ہمکو پکڑ لیا ہم تمھارا چالان
بولے گا نہین نہین ہم تمھارا چالان بولدیگا۔ یو بلڈی فول
کاہے واسطے گاڑی لڑ گیا۔ کون بولنے سکتے کہ گاڑی
لڑ گیا گاڑی والی کچھ نہین لڑا۔ اور گاڑی کاہے
واسطے لڑنے مانگتا۔ چرا خصم من گرفتار شدہ است
کہ من چہ دانم ہمہ علت بر سر سائیس چرا نباشد کہ گفتہ اند

ہمہ از دست دیگران پر شور
سعدی از دست خویشتن فریاد

ناظرین فسانہ بخوبی سمجھ گئے ہونگے کہ یہ کن بزرگوار کی؟

طبع مواج کا لہرا ہی مگر یہ سمجھ مین نہ آیا ہوگا کہ یہ کس پر خفا
ہین کیونکہ کاہے واسطے منشی مہراج بلی صاحب اسوقت
کہتے تھے جبکہ کسی پر بہت ہی خفا ہوتے تھے اور یہ
گاڑھی والا فقرہ بھی سمجھ مین نہ آیا ہوگا - فارسی تو خیر انکی
مادری زبان ہی - یا یون کہین کہ منشی مہراج بلی کے باپ
کی زبان فارسی ہی اور کہ گفتہ اند تو تکیہ کلام ہی - اور
شعر مین اصلاح دیے بغیر تو حضرت رہین ہی کے نہین
اب سنیے کہ جناب مکرمی منشی مہراج بلی صاحب بہادر
جو نواب صاحب کی ڈیوڑھی پر آکے تو سنا کہ نواب صاحب
سوار ہو گئے ہین بڑی مایوسی ہوئی - اُس روز
بدلی تھی اور گھنگھور گھٹا چھائی ہوئی تھی اور انکو شوق
چرایا تھا کہ شراب ناب لنڈھائین - یہان جو آئے
تو سناٹا یہان سے آغا صاحب کے ہان گئے اُنسے جا کر
کہا یار عسکری کا تو پتا ہی نہین ہی - مگر اسوقت شوق میگساری
چرایا ہی کچھ ملواتے نہین - آغا صاحب نے کہا اچھا
ابھی منگواتا ہون مگر کس قسم کی ہو -
منشی مہراج بلی کو جنجر وائن یعنی ادرک کی شراب
بہت پسند اور مرغوب تھی - فرمایا ادرک کی شراب
منگواؤ - آغا صاحب نے سوداگر کے نام چٹھی لکھی
اور ادرک کی شراب منگوائی - اب منشی مہراج بلی کی
کیفیت یہ ہی کہ انتہا کے بیقرار ہین اتنا بھی انتظار
نہین کرسکتے کہ بوتل کا کاگ کھولا جائے - کہا بھئی
بوتل کا سر توڑ ڈالو - میری تو جان نکل رہی ہی - اس
بیتابی کو ملاحظہ فرمائیے - الغرض جب تک خدمتگار کھولے
کھولے یہ چھ دفعہ کرسی پر سے اُٹھے اور چھ ہی دفعہ
بیٹھے اور جب بوتل کھلی تو فرمایا کہ مٹی کا برتن
منگوانا -

آغا صاحب نے کہا آپ کی ایسی تیسی اور منگوانے
والے کی بھی ایسی تیسی - شیشے کے گلاس مین پیجیے جیسے
ایک دفعہ پیا ویسے ہزار دفعہ پیا - نخرے بگھارتے ہو
مگر منشی مہراج بلی نے اپنے کہار سے ایک آبخورہ منگوایا
اور ایک صراحی کوری مٹی کی منگوائی -
اب سنیے کہ مہراج بلی صاحب سوچے کہ آج بدلی کا
دن ہی ذرا زیادہ پینی چاہیے - آغا صاحب بھی شریک
ہوے اور نواب چھٹن صاحب بھی بلوا لیے گئے اب فکر یہ
ہوئی کہ نواب محمد عسکری کو کسی طرح ڈھونڈھ نکالین یا الٰہی
یہ چلے کہان گئے ڈیوڑھی پر آدمی بھیجا کہ جا کے دریافت
کرو کہ نواب صاحب کہان ہین - لوگون نے کہا خدا جانے
کہان ہین کیا ہمسے کہکے جاتے ہین - مگر شاید کہین دریا کی
طرف گئے ہین کیونکہ بنسی اور رنگی منگوائی ہی - آدمی نے
آنکے آغا صاحب سے کہا حضور وہان تو کسی کو اچھی طرح
نہین معلوم ہی کہ کہان گئے ہین - مگر قیاس سے کہتے ہین
کہ شاید دریا گئے ہونگے کیونکہ بنسی اور رنگی منگوائی ہے
آغا صاحب نے کہا لوہے کے پل جاؤ - وہی ہم لوگونکا
ٹھیکہ ہی - وہین ہونگے -
آدمی کو لوہے کے پل روانہ کیا کہ اتنے مین چھٹن صاحب
تشریف لائے گھوڑے سے اترتے ہی کہا بھئی آج تو بدلی
ہی کیا اچھا دن ہی -
آغا - آؤ - آؤ - یہان پہلے ہی سے اُڑ رہی ہی
تمھارا بڑی دیر سے انتظار تھا -
چھٹن - کیون نہو دوست - دم غنیمت
ہی تمھارا -
مہراج - اجی نواب صاحب بندگی
عرض ہے -

چھٹن - ہیلو - آپ بھی ہین - پورا جلوس -
مہراج - وہ محفل بے رنگ جہان اینجا نباشد -
چھٹن - بہت ہی خوب - بھانڈ ہو گئے -
مہراج - کیا بھانڈ کیسے - ارے بھئی کہتے نہین ہین کہ
وہ محفل بے رنگ جہان - لاحول - بھول گیا -
آغا - وہ محفل بے رنگ جہان بھانڈ نباشد -
مہراج - کل یار آندھی جو آئی تو ہم اور ہماری قبیلہ اُسوقت
بہلی پر سوار باغ سے آتے تھے - اب جائین تو کہان
جائین وہ جو پور وہ نہین ملتا ہی اسمین گاڑی لے گئے
ہمارا نام سُنکر مستون آیا تو ایک مکان مین ہمین اور
ہماری قبیلہ کو لیکا یا - تو اب اُس مکان مین ایک تو بوڑھا
آدمی تھا مستون کوئی ستر برس کا اور ایک اُسکا لڑکا
کوئی پچاس برس کا اور ایک اُسکا داماد کوئی ستترہ
برس کا - مگر قبیلہ صاحبہ کی جب نظر پڑتی تھی اُسی کبھر
پر مین نے کان مین کہا - تو بہت ہی شرمائین ہماری
قبیلہ صاحب - کہا ای ہٹو تمکو بدی ہی کی سوجھتی ہی
میرے لڑکے کے برابر ہی تم بڑے بدگمان آدمی ہو -
راوی - اس فقرے نے آغا صاحب اور نواب
چھٹن صاحب کو لوٹا لوٹا دیا - مارے ہنسی کے بُرا حال
تھا اور قبیلہ کا لفظ یاد کرکے اور بھی لوٹتے تھے کس
صفائی کے ساتھ حضور اپنی زوجۂ مکرمہ کی تعریف کرتے
ہین کہ واہ واہ کہنے لگے جب نظر پڑتی تھی اُسی کبھر
پر پڑتی تھی - کیون نہو مہراج بلی ماشاء اللہ - ماشاء اللہ
آغا صاحب نے کہا بھئی اس وقت ساقی نامہ کہنے کو
جی چاہتا ہی - مگر شاعری کی جانب سے کئی مہینے سے
ذہن کُند ہی بالکل کہنے کا اتفاق ہی نہین ہوا -
چھٹن - فرمائیے - فرمائیے - واللہ اس وقت
ساقی نامہ مزہ بھی خوب دیگا -
آغا - اچھا لیے سنیے - ۵

پلا ساقیا بادۂ خوشگوار | کہ ہی وقت عیش و نشاط و بہار

شراب فرحناک لا ساقیا
صراحی کی جھلکی دکھا ساقیا

چھٹن - شعر گفتن چہ ضرور - بھائی جان -
آغا - تمکو کیا تمیز ہی ہمین نظر حقارت سے دیکھتا ہی
تم دل کا لا ہین ۵

خاکساران جہان را بحقارت منگر
تو چہ دانی کہ درین گرد سوارے باشد

چھٹن - اچھا بحر خفیف کراچی گوئید -
آغا سائین - آپ بھی مہراج بلی ہین اپنے وقت کے
مہراج - (آگ ہو کر) تو اب ہم بیوقوفی مین
ضرب المثل ہین - یہ کیسے - یہ بلڈی فول -
چھٹن - واللہ اس وقت یہ بڑی سخت
بات کہہ گئے -
آغا - اب آپ لڑوائیے -
چھٹن - تمنے ہی کہا ہی بھئی ہمارا کیا قصور ہی -
مہراج - کاہے واسطے تم ہمکو بُرا سمجھکر
تشبیہ نامہ دیا - کاہے واسطے ہمارا نام لیا تم
کہ گفتہ اند - ۶

دشمن دانا بہ از دوست نادان -

آغا - (ہنستے ہوئے) آئین یہ بھی کوئی مصرع ہی
آپ کے نزدیک - ماشاء اللہ -
مہراج - (جام اُنڈیل کر) او صاحب
کچھ پروا نہین - ۶

مانی خواہیم ننگ و نام را

ننگ و نام را ما نمے خواہیم —

آغا۔ ارے یار اور سب باتین تم مین اچھی ہین — بس ایک بات بُری ہی۔ پوچھو و کیا۔ وہ یہ کہ تم لی کے بگڑ بہت جلد جاتے ہو اور جہان تمنے کلہے واسطے کہا بس بڑا ہی خوف معلوم ہوتا ہی۔ کاہے واسطے کے معنی یہ ہین کہ منشی مہراج بلی صاحب بگڑ کھڑے ہوئے اب کسی کے منائے نہین منتے کوئی لاکھ منتین کرے وہ ایک نہین سُنتے۔ لاحول ولا قوۃ۔ بس بگڑ گئے

چھٹن۔ اُنکی دوستی بھی بلڈ ہانگ کتے کی دوستی ہی —

آغا۔ خوش ہوے اب کُتا بنایا آپکو —

مہراج۔ نہین نہین گلڈ انک کہا ہی —

آغا اور چھٹن دونون نے قہقہہ لگایا کہ گلڈ انک کہنے پر کیا خوش ہوے ہین آپ۔ فرمایا کہ ایک دن ہماری قبیلہ نے ہمسے کہا کہ تم تو کُتے کی دم ہو بس ہم بگڑ گئے کہ کاہے واسطے یو بلڈی فول ایسے بولنے مانگتا۔ تو وہ ہنسکے کہنے لگین لینڈی کُتا نہین ولایتی کُتے کی دم تمکو بنایا ہی ہم نے — جی خوش ہو گیا —

منشی مہراج بلی صاحب کو نشے مین یہ سوجھی کہ گاڑی پر سوار ہو کر ہوا کھانے جائین آغا صاحب اور چھٹن صاحب نے روکا مگر انھون نے ذرا بھی شنوائی نہین کی کہا کاہے واسطے تم لوگ ہمکو روکنے مانگتا ہی آغا صاحب نے کہا بھئی اس وقت تم نشے مین دھت ہو —

چھٹن صاحب نے بھی سمجھایا مگر یہ کسیکی سُننے والے ہین کہا اگر تم اپنا گاڑی دینے نہین سکتا تو دل ہم اپنا گاڑی اپنے آپ منگواتا ہی۔ دیکھو مہرا فول گاڑی کرایہ لاؤ مہرا نے کہا بہت اچھا۔ مگر باہر جاکے بیٹھ رہا۔

آغا صاحب کے خدمتگار نے کہا کہین جانا وانا نہین یہ اس وقت اپنے ہوش مین نہین ہین بن ناحق کو گر پڑین تو اور فجیتا (فضیحتا) ہو۔ مہرا نے کہا اتبک تو نہین پیتے تھے اب ہی کچھ پینے لگے ہین —

خدمتگار۔ آوان کا آوان بگڑا ہوا ہی —

مہرا۔ کیا آغا صاحب بھی پیتے ہین —

خدمتگار۔ ارے یہ سب پیکڑ ہین —

مہرا۔ ہمارے مہراج تو ابھی پینے لگے ہین —

خدمتگار۔ تم دیکھتے جاؤ چپ چاپ بس —

مہرا۔ اور جو اس وقت کہین یہ گھر چلین تو بڑا ابرا ہو۔ کہین راستے مین گر پڑین —

جب تھوڑی دیر مین آغا صاحب کو بھی چڑھی اور چھٹن صاحب بھی غین ہوے تو سب کی صلاح ٹھہری کہ چلو ہوا کھائین حکم دیا کہ چوپہیا ٹمٹم کسواؤ اور مشکی اسمین جوتو —

خدمتگار تو دیکھ ہی رہا تھا کہ سب کے سب دھت ہین اُسنے کوچبان سے کہا بھئی حکم تو چوپہئیے کا دیا ہی مگر تم فٹن لاؤ سرکار اس وقت عالم بالا کی ہوا کھا رہے ہین اور جتنے ہین سب مزے مین ہین۔ کوچبان فٹن مین مشکی گھوڑا جوت لایا۔ کہا سرکار گاڑی تیار ہی —

اب سُنیے کہ سب کی یہ صلاح ہوئی کہ بوتل ساتھ رکھین بوتل کو جو اٹھاتے ہین تو سنا ٹا ہی لاحول ولا قوۃ آغا صاحب نے جھلا کر بوتل کو پٹک دیا تو بہتر ٹکڑے ہو گئے۔ گاڑی پر سوار ہونے گئے تو دیکھتے ہی فٹن آگ ہو گئے اور جھلا کے کہا

آغا۔ ہمنے تو ٹمٹم کا حکم دیا تھا —

خدمتگار۔ حضور ٹمٹم کا موکا (موقع) نہیں ہے
آغا۔ (ایک پٹر لگایا) ابھی بول لاؤ۔
مہراج۔ ٹمٹم لاؤ خود ہانکتے چلینگے۔

تھوڑی دیر مین اونچی چوپہیا ٹمٹم آئی۔ آغا صاحب نے راس لی اور چلے تو بگ ٹٹ۔ چابک منشی مہراج بلی کے ہاتھ مین چابک پر چابک جماتے جاتے ہین اور گھوڑا اسکر کہتا ہے باتین کرتا جاتا ہے۔ ایک پل کے پاس ایک اِکّے سے ٹکرایا۔ اکّے کو صدمہ بھی پہونچا۔

گہری ندیا پرانی ناؤ کھیون والا متوارا۔ لگا ڈ ہولے بیڑا پار۔ اسکا مفہوم صادق آتا تھا۔ موڑ اسی طرح ہانکی کہ گھوڑا ٹھوکر لیتے لیتے بچ گیا اور دل لگی یہ کہ تینون صاحب خوش ہین کہ جبھی کیا گھوڑا جا رہا ہے پھر ایک اِکّے سے گاڑی لڑ گئی اور اکّے والا دھم سے گرا تو آغا صاحب فرماتے ہین وہ مارا۔ چھیٹن صاحب بولے رہ گھڑے ہین مہراج بلی نے کہا یہین کی مٹی۔ سائیس کا مارے ہنسی کے برا حال تھا مگر چوکس بیٹھا ہوا تھا کہ ذرا کوئی صدمہ ہو تو اچک کے الگ ہو رہے۔

اتنے مین برف کی ایک گاڑی آ رہی تھی گاڑی کا ہے کو گاڑیون کی خالہ جان تھی دور تک گڑگڑاہٹ کی آواز جاتی تھی جیسے ہی قریب آئی آغا صاحب نے کہا۔ (ہون) ہون کے سنتے ہی مہراج بلی نے شڑاپ سے ایک چابک بیل پر رسید کیا تو آغا صاحب نے کہا ول ڈن (شاباش) چھیٹن صاحب بولے (یہ بات) مہراج بلی نے کہا اے بھئی ذرا ہمارے ڈنڈ تو تول دو۔

تھوڑی ہی دور اور چلے تھے کہ ایک اونٹ گاڑی ملی اونٹ اس وقت بگڑا ہوا اور بلبلاتا ہوا جاتا تھا اور شتربان اور ایک اور آدمی دونون طرف کی نکیلین لیے ہوے سنبھالے لیے جاتے تھے گھوڑا جو اونٹ کے بلبلانے سے بھڑکا تو آغا صاحب کے بنائے کچھ نہین بن پڑتا قریب تھا کہ گاڑی واڑی کو توڑ تاڑ کے رکھدے مگر سائیس مٹا کو دپڑا اور گھوڑے کو جون تون کر کے روکا خدا خدا کر کے سوداگر کی دکان پر پہونچے اور دو بوتلین پھر جنجر وائن یعنی ادرک کی شراب کی خریدین اور کھلوائین تینون نے پھر پی۔ تو دس منٹ مین ایک بوتل کا صفایا کر دیا اور دوسری بوتل کھلوائی اور دو شیشے کے گلاس اور ایک کوری صراحی مین پانی رکھ لیا اور برف دو سیر ساتھ لی یہان سے چلے تو عیش باغ مین دم لیا اور ایک درخت کے سایے مین کھڑے ہو کر ٹھنڈے ٹھنڈے پانی کے ساتھ شراب ممزوج کر کے پی اب نشہ سب کو تیز ہوا اور راس مہراج بلی کے ہاتھ مین ایک درخت کے تنے سے جو گاڑی ٹکرائی تو آغا صاحب دھم سے نیچے آ رہے۔ ارے! سائیس نے اٹھایا کانکھتے ہوئے اٹھے کہا اف یار مار ڈالا اس ظالم بجرنگ بلی نے ایک تو نشہ تیز دوسرے چوٹ۔ مہراج بلی کے عوض بجرنگ بلی زبان سے نکل گیا۔ اب چھیٹن صاحب نے راس لی اور چابک شڑاپ سے رسید کیا گھوڑا اور ہوا ہو گیا اب انکو نہین سوجھتا ہے کہ جاتے کدھر ہین۔ اتفاق سے ایک اور گاڑی سامنے سے آتی تھی دونون ٹکرا گئین دونون کے پرخچے پرخچے اڑ گئے انجر پنجر سب الگ اسپر ایک صاحب سوار تھے گاڑیون کے ٹکراتے ہی ایک برق انداز دوڑا آیا صاحب نے اس سے کہا دیکھو دریافت کرو یہ کون لوگ ہین ۔ انسے کہو کہ اپنا نام لکھدین ۔ یہ نوٹ بک ہی لو یہ پنسل یہان

یہ لوگ ہوا کے گھوڑون پر سوار تھے کیسی نوٹ بک
اور کہان کی پنسل ۔
مہراج ۔ ول کاہے واسطے تم ہمکو پکڑا یا ہم تمہارا
چالان بولیگا ۔ یہ بلڈی فول سکا ہے واسطے گاڑی
روکنے مانگتا ہی کون بولنے سکتا کہ گاڑی لڑ گیا
چرا گاڑی مین گرفتار شدہ است ۔
آغا ۔ دیکھو سڑک کا چالان کر دو ۔
چھٹن ۔ ول کانسٹبل کا چالان بول دو ۔
برق انداز ۔ (صاحب سے) حضور متوار ہین سب
صاحب ۔ ہان ہم سمجھ گیا ۔
آغا ۔ سڑک کا چالان بول دیا ۔
برق انداز ۔ معلوم ہو جائیگا ۔
اتنے مین ایک اور صاحب کی گاڑی آئی ان لوگون
کو بدست پاکر برق انداز سے کہا انکا چالان کر دو
دوسرے صاحب نے جنکی گاڑی سے گاڑی لڑ گئی
تھی بہت سمجھایا مگر انہون نے چالان کر ہی دیا ۔
مہراج ۔ کاہے واسطے ہم تمہارا چالان کریگا
تھانے پر پہونچے تو انسپکٹر صاحب جگائے
گئے کہا کیون رات کو جگاتے ہو ۔ چالان مین لوگ
آئے ہین حوالات مین لیجاؤ ۔ یا ضمانت پر رہا کر دو
کہا حضور اسراف لوگ (اشراف لوگ) ہین مسٹر لوگ
اچھا سامنے لاؤ ۔

مجذوبہ کی بڑ

نواب ہلال رکاب نے دست بستہ مجذوبہ کی خدمت
مین عرض کیا کہ مہربانی کر کے کلان کوٹھی کے اندر چل کے
بیٹھیے مجذوبہ نے نواب صاحب کا ہاتھ پکڑا اور دوڑتی
ہوتی چلی وہان بیٹھنے ہی کو تھی کہ ایک ٹھاکر آیا اسکو
دیکھتے ہی مجذوبہ نے بڑ شروع کر دی ۔ سرسون کے برابر
دانے ہونگے ۔ ہان ! بخار آئیگا ۔ ہان ! تپ ہوگی چھ
روز اور چھ دن ۔ سب خیر ہے ۔
نواب صاحب نے اس ٹھاکر کو اپنے پاس بلایا
اور کہا تم یہان کس منشا سے آئے ہو ۔ اُسنے کہا میرے
بھتیجے کو تین دن سے بخار ہے اور نہایت تیز بخار ہے
انہون نے جو کہا کہ دانے اور سرسون برابر والے
اور بخار ۔ اور چھ روز اسکا مطلب ہم سمجھ گئے
اسکا مطلب یہ کہ چیچک نکلے گی ۔
نواب صاحب نے کہا اچھا اگر چیچک نکلے تو
ہمین ان کے اطلاع دینا ۔
مجذوبہ ۔ بے اعتباری ۔ ارے بے اعتباری ۔ بجا
بر حرف حالی ۔ تھیبا کی لڑائی سب بے اعتباری ۔ ہان
ٹھاکر ۔ آپ کے دل مین جو ذرا شک ہوا تو
وہ سمجھ گئین ۔
نواب ۔ لاحول ولا قوۃ ۔
مجذوبہ ۔ لاحول بلا ۔ لاحول بلا ۔ ہان !
ٹھاکر ۔ تو مین لڑکے کو لے آؤن جا کے ۔
مجذوبہ ۔ کاہے کو ۔ کیا کام ہے ۔ اچھا ہے ۔
ٹھاکر ۔ جو آپ کا حکم ہو وہی اچھا ہے ۔
نواب ۔ سچ ہے درین چہ شک ۔

روے مقصود کہ شاہان بدعا می طلبند
سببش بندگی حضرت درویشان ست

آپ لوگ قطب ہین ۔ قطب ہو دنیا کی ۔ تم لوگ اگر
نہو تو دنیا قائم نہین رہ سکتی ۔
اتنے مین ایک عورت آئی اور آتے ہی قدمون پر

گر پڑی اور رونے لگی۔

مجذوبہ بہت ہنسی کہا بچہ تو پیدا ہو گیا۔ لڑکی ہوئی لڑکی دو دن جیے گی۔ بس بھیرو کہاں اور تم کہاں۔

نواب صاحب نے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ اُس عورت کی بہو کے لڑکا ہونے والا تھا۔ اسکے گھر آدمی بھیجی تو وہ پیغام لایا کہ لڑکی پیدا ہوئی۔ نواب صاحب کو اور بھی عقیدہ ہو گیا۔ اور کیونکر نہ ہوتا انکے سامنے مجذوبہ کے کمال کا حال صاف ظاہر ہوتا تھا۔

جب سب لوگ چلے گئے اور تخلیہ ہوا تو نواب صاحب نے مجذوبہ سے کہا کہ اگر قمرن ہمین ملجائے تو غلامی کا پٹہ لکھدون۔ ہنسکر جواب دیا لے لے قمرن لے نازولے۔ جو ہو سو ہو۔ مگر قمرن کی باتین کر۔ بہوٹ کا پانی پی۔ ہان!۔

نواب۔ سونے کی دیوارین چڑھوا دون مکان مین

مجذوبہ۔ اینٹ چونا گارا۔

اختر۔ مجذوب کی بڑ تو ہی ہی۔ ع

اثر رکھتی ہے آتش کی غزل مجذوب کی بڑکا

ممن۔ اس مہتے کا کیا کہنا۔ میان اختر۔

مجذوبہ۔ اختر۔ اور انجم۔ اور شمس اور قمر۔

ممن۔ اور قمرن!۔

مجذوبہ۔ ہان!۔ ہ

یہ بڑھاوا در آج مین کل مین	کل تھا گردن مین آج کل کل مین

جیسے نواب ہم پر عاشق ہو گئے۔

نواب۔ (ہنسکر) مین غلام ہون آپکا۔

مجذوبہ۔ دل آ گیا۔ ہان!۔

نواب۔ مین تو حضور کے کمال کا عاشق ہون

مجذوبہ۔ نہین نہین خدا کے بندے سب ہین۔ تم عاشق ہوے ہو ہان!۔ ہ

نہین آنے کی ہین دم مین تمھارے	عبث کرتے ہو تدبیرین ہزارون

نیکی نیک را بدی بد را۔ نیک کار کرد۔ غفلت کے پردے مین پڑے ہین۔ ارے غافلو جاگو۔ ع

درکار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست

جو نیک کام ہو وہ نیک بندون کا ہو۔

نواب صاحب سے باتین ہو ہی رہی تھین کہ ایک بوڑھی عورت روتی ہوئی آئی اور مجذوبہ کے قدمون پر گر پڑی کہا ایک پڑوسی نے دس ہزار روپیہ ہمارے پاس رکھوایا تھا کل رات کو چوری ہو گئے۔ اب عزت پر آبنی ہے۔ کچھ کرتے دھرتے نہین بن پڑتی۔ سب مین یہی مشہور ہوگا کہ کھا گئی بے ایمانی کی۔ اب سوا اسکے اور کیا چارہ ہے کہ زہر کھا کے سو رہون۔

مجذوبہ نے نواب صاحب کی جانب اشارہ کیا تو داروغہ صاحب مے تھوڑی دور اڑ مین جاکر نواب صاحب کو اشارے سے بلایا۔ اب ممن اور اختر اور داروغہ مین یون باتین ہونے لگین۔

داروغہ۔ پیر و مرشد قطب ہین یہ۔

ممن۔ مطلب یہ ہے کہ اسکو روپیہ دے دو۔

نواب۔ دس ہزار تو بڑی رقم ہے بھئی۔

ممن۔ حضور دس کے ساٹھ لیجیے گا۔

اختر۔ اسمین تو شک نہین۔

ممن - گڑھیا والے نواب نے ایک دن سو روپیہ دیا تھا جس روز سو روپیہ دیا اُسکے دوسرے روز دو ہزار کا منی آرڈر آیا -

راوی - بجا ارشاد ہوا - منی آرڈر اور دو ہزار کا درست ہی !!! -

ممن - حضور واللہ مین کیا عرض کرون -

اختر - کچھ تو اس بوڑھیا کو دینا چاہیے -

داروغہ - سفارش کیسی زبردست ہی بھائی جان

اختر - کیسی کچھ - واللہ جس رئیس سے کہین دس دس ہزار روپیہ دے نکلے - ذرا اشارہ کرنے کی دیر ہی - جس سے کہین فوراً دے دے -

نواب - بھئی یہ سچ ہی - مگر رقم بھلی خنکی ہی -

اختر - اجی تو حضور جتنا ہی گڑ ڈالیے گا اُتنا ہی میٹھا ہوگا -

ممن - اور مع سود واپس لیجیئے -

داروغہ - یہ آج آزمائش ہی آپ کی -

نواب - تو ہم دینگے تو مگر دس ہزار کچھ ٹھکانا ہی - بس دو سو دلوا دو -

ممن نے کہا خداوند بڑی بدنامی ہو گی اور اگر یہ خفا ہو جائینگی تو غضب ہی ہو جائیگا - پھر کرتے دھرتے ایک نہ بن پڑیگی - یہ یاد رکھیے گا - غلام جتا کے دیتا ہی حضور اتنے بڑے فیاض ہو کر اور ایسی باتین فرماتے ہین -

داروغہ نے بھی تائید کی - سرکار ذرا سے کے لیے اتنی بڑی بدنامی اُٹھانا کون دانائی ہی اور پھر ایسے شخص کے ساتھ جو آج شہر کا قطب ہی -

نواب صاحب نے غور کر کے کہا اچھا بھئی ایک ہزار روپیہ دے دو - اختر نے اُنکی تعریف کرنی شروع کی - کیون نہو حضور کیا بات ہی -

داروغہ - بھئی کوئی نئے رئیس تو ہین نہین - پتوڑون کے رئیس ہین جانتے ہو کہان سے سلسلہ ملا ہی -

نواب صاحب اور ممن اور اختر جا کے مجذوبہ کے قریب بیٹھے - اور داروغہ صاحب اُس ضعیفہ کو گاڑی مین بٹھا کر کوٹھی مین لے گئے اور وہان جا کے ایک ہزار روپیہ خزانچی سے مانگا - مگر سوچے کہ مبادا کوئی بات پیدا ہو پھر اُس عورت کو گاڑی پر بٹھایا اور کلان کوٹھی مین لا کے نواب صاحب کے سامنے روپے گن دیے -

مجذوبہ - دعا دے انکو - انکو دعا دے -

ضعیفہ - اللہ انکی عمر دراز کرے - دودھون نہائین پوتون پھلین - اللہ کرے انکی مرادین پوری ہون - دلی آرزو بر آئے -

ممن - آمین - ثم آمین -

مجذوبہ - صاب نے قمرن کو - نازو لے لے قمرن کو اب سے ۹ -

کہینگے نہ میرے مونس میر سلام کب تک -
تجھسے نہ دہ کرینگے دیکھیون کلام کب تک

ممن - دم غنیمت ہی -

اختر - کیا بھولی باتین ہین -

نواب - اور مضمون خیز - غت ربود نہین -

خاص پیر نے آ نکے دریافت کیا حضور کیا شی لکائی جائے نواب صاحب نے مجذوبہ سے دریافت کیا اُنھون نے کہا - سیم - بھنڈی - مولی چقندر - آلو بخارا - انناس اور گوشت تو بکری کا -

نواب صاحب اور کل حاضرین ہنسنے لگے کہ۔ (گوشت تو بکری کا) یہ اچھا فقرہ چست کہا۔ جب نواب صاحب نے اصرار کیا تو کہا نواب۔ نواب۔ ای نواب یہاں۔ ہاں۔ جی جی کرتے جاتے ہین۔ مگر انھون نے جو نواب کی رٹ لگائی تو تار باندہ دیا۔ آخرکار رفع تکرار ہوئی۔ بھونی کھچڑی ارد کی مگر اسمین تخمینی دم کی جانے اور مرغ پلاؤ ہو۔ مگر بہت بھاری نہو۔ اور قورمہ لعاب دار اور دو پیازہ۔ اور عمدہ سرکے کا اچار مگر ردی سا دی ہی ہو۔ صرف چپاتیان۔ بس اور کچھ نہین۔ بہت بھاری کوئی شئ نہو۔

نواب صاحب نے ڈرتے ڈرتے پوچھا کہ بھلا اگر کھانے کے ساتھ کوئی شئ پینے کی بھی ہو تو کیسا۔

مجذوبہ۔ سُن سُن۔ ؎

ما میہمان کوے دلداریم رُخ بدنیاے دون نمی آریم

نواب۔ (ہنسکر) کیا خوب یہ کیا خوب۔

ممن۔ سوال از آسمان جواب از ریسمان۔

داروغہ۔ سرکار دریافت کرتے ہین کہ کوئی شئ پینے کی ہو تو حرج تو نہین ہی۔

مجذوبہ۔ بڑے آصف الدولہ کا امام بارہ۔

داروغہ۔ حضور یہ تو مجذوب ہین انکو اس سے کیا بحث ہی حکم ہو تو منگواؤن۔

نواب۔ ضرور بے اسکے لطف صحبت کہان۔

داروغہ صاحب نے رقعہ لکھا۔ کرمفرمائے مخلصان مسٹر فرنجی مانک جی۔ دو بوتل شری از قسم اول اور ایک بوتل کیورلیسو کی بہدست حامل بہت جلد بھیجد بھیجئے تاکید جانیے سرکار کو بڑی ضرورت ہی مگر شراب قسم اول کی ہو اور خوش مزا ور دوسری صبح کو نہو اور ایک درجن لیمو نیڈ بھی ضرور بھیجیے گا۔

مجذوبہ نے دل لگی دیکھنے کے لیے حکم دیا کہ نواب صاحب اور ممن اور اختر اور داروغہ سب دریا مین پیرین۔ دیکھین کون اچھا پیرتا ہی۔ ناچار۔ لنگیان باندھ باندھ کے دریا مین کودے اور پیرنے لگے۔

داروغہ پیرنا کم جانتا تھا۔ مگر نواب صاحب مشاق تھے نواب کے پیرنے کی بڑی تعریف کی۔ ممن اور اختر اور داروغہ جھوٹ بات تک مین ہان مین ہان ملاتے تھے نہ کہ امر واقعی مین۔

مجذوبہ۔ کھڑی لگاؤ۔ کھڑی لگاؤ۔ ہان!۔

نواب۔ جو ناچ نچاؤگی ناچینگے۔

ممن۔ مگر قرن کا پتا لگاؤ۔

مجذوبہ۔ قرن اور نازو۔ نازو اور قرن۔

جب رونا بوتلین لیکر آیا تو نواب صاحب کو یہ سوجھی کہ بھئی آؤ دریا ہی مین پیین۔ بوتل کھولی گئی اور دریا ہی اُڑنے لگی۔ ممن اور اختر اور داروغہ اور نواب سب نے چسکی لگائی اور ممن نے دریا سے نکل کر ایک جام مجذوبہ کو بھی دیا۔ اُسنے بھی پی لیا اور بڑی مسرور ہوئی۔ جب دریا مین پیر چکے اور کوئی پاؤ بوتل کے قریب خالی ہو گئی تو سب کے سب باہر آئے۔

نواب۔ بھئی لطف میکشی یہی ہی۔

ممن۔ حضور اب سیکھ گئے۔

اختر۔ واللہ کیا لطف حاصل ہوا ہی۔

ممن۔ خداوند یہ تو پی کر بڑی ہی خوش ہوئین اور دو دیکھیے

اور دیکھیے - انکا نام کیا ہی - کیا نام ہی بی تمھارا - خدا کے لیے بتا دو -

مجذوبہ - تانون گانون ٹھانون -

ممن - ایئی اہم نام پوچھتے ہین - یہ ٹھانون گانون بتاتی ہین - واہ ری گھبراہٹ - اچھی دل لگی ہی -

من چہ می سرایم و طنبورۂ من چہ می سراید -

مجذوبہ - طنبورہ اور ستار اور ریشرا اور تال -

نواب - اسی کا نام تو بڑا ہی -

داروغہ - دو بجی ممن کو پھر ذرا سی -

ممن نے مجذوبہ کو دی اور آپ بھی دو گلاس بھر کے پیے اور داروغہ کو بھی دی -

اب سنیے کہ ممن تو تھوڑی دیر مین ٹین ہو گئے اور داروغہ لڑکھڑانے لگے - حسین علی نے ممن کو فرش پر لٹا دیا - لیٹتے ہی انکی تو خبر آ گئی - یہ تو غین ہو گئے - کہین پتا ہی نہ تھا - داروغہ لڑکھڑاتے ہوے فرش تک آئے - مجذوبہ مزے مین تھی -

نواب صاحب خوش - ایک بوتل تو اڑ گئی تھی حکم ہوا کہ دوسری کھولو - حسین علی نے کہا حضور پیین مگر داروغہ صاحب کو نہ دیجیے گا - یہ اب تھوڑی ہی دیر مین لوٹا چاہتے ہین - میان اختر البتہ مزے مین ہین -

دوسری بوتل مین سے اختر اور نواب صاحب اور مجذوبہ نے پی -

اختر - حضور انکو تو دیکھیے ذرا نہین معلوم ہوتا ہی کہ پی ہی بس یہ معلوم ہوتا ہی کہ جیسے برسون کی حضرت سلامت پینے والی ہین -

نواب - کیون کیسی شئے ہی -

مجذوبہ - حسین آباد کا پھاٹک -

نواب - (ہنس کر) والکشا کا پھاٹک -

اختر - نہین حضور رومی دروازہ -

نواب - نہین کلان کوٹھی -

مجذوبہ - یہ ٹھیک ہی -

نواب - تو صاحب ایک بات تو ٹھیک ہوئی کہین خدا خدا کر کے - کلان کوٹھی -

خاص برداران نے آنکر عرض کیا کہ حضور خاصہ چنا جائے کہا پہلے انکے واسطے لاؤ - مجذوبہ نے صرف کھچڑی قورمے کے ساتھ کھائی - پلاؤ اٹھوا دیا - انکے بعد نواب صاحب اور اختر اور داروغہ نے کھانا کھایا جب کھانے سے فراغت پائی تو مجذوبہ نے حکم دیا کہ کسی قوال کو بلاؤ - حکم کی دیر تھی - قوال موجود - کہا معرفت کی کوئی شئے گاؤ - پھر حکم دیا گاڑی تیار کراؤ گاڑی پر خود بھی سوار ہوئین - اور نواب صاحب اور اختر کو بھی سوار کرایا اور قوال کو بھی ساتھ بٹھایا اور شاہ مینا صاحب کی درگاہ آئین - یہان گانا ہوا اور مجذوبہ نے بڑا وجد کیا - اور کئی بار روئی اور اکثر حقانی غزلون کی خود فرمائش کی - نواب صاحب بھی اس وقت بڑے مزے مین تھے - جب واپس ہوئے تو میان اختر کہنے لگے - پیر و مرشد ذرا دیکھیے کیا انقلاب ہی ایک وہ دن تھا کہ قمرن کے ساتھ حضور مزے اڑاتے تھے - اب ایک دن یہ ہی کہ بی مجذوبہ بغل مین بیٹھی ہین -

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت

جناب منشی مہراج بلی صاحب الشہیر بہ (کاہے واسطے) اور آغا محمد طاہر صاحب اور نواب چھٹن صاحب بہادر مچھلی والی بارہ دری مین جا رہے ہین - یہ بارہ دری نواب علی نقی خان بہادر

دستور معظم وزیرا ودھ نے بنوائی تھی اور کسی زمانے مین
واقعی قابل وید تھی۔ اب شہر کے کل تھانون کا صدر
مقام یہی ہو پہلے مجرم چالان ہو کر یہین بھیجے جاتے ہین
اب سنیے کہ انسپکٹر پولیس نے جو سُنا کہ دو چار بھلے مانس
چالان ہو کر آئے ہین تو اُنکو اپنے سامنے بلوایا۔ دیکھا
تو تین بزرگوار اور تینون شریف اور بھلے مانس۔
چونکہ خود بھی شریف زادہ اور پڑھا لکھا آدمی تھا
اُنکی حالت پر سخت افسوس ہوا۔ اُنکو یہان آئے
ہوئے چند ہی روز ہوے تھے تینون صاحبون کو
کرسی دی اور نام دریافت۔ آغا محمد اطہر اور چھٹن صاحب
نے گردن نیچی کر لی۔ مگر منشی مہراج بلی صاحب روبکاری
کے لیے کھڑے ہو گئے کہا ہمارا نام منشی مہراج بلی
صاحب بانقابہ ہی اگر آپ ہمکو برق اندازون سے
دھمکائیے گا تو ہم اپنی فوج کو بلائیگا کدھر گیا مہتر لوگ
ہمارا سب کو بلاؤ۔ ول سب کا سب جھاڑو پنجہ لیکے
آؤ۔ کاہے واسطے تم ہمکو اپنا کرچ اور تلوار اور
وردی دکھانے مانگتے۔ بلاؤ ہمارا مہتر لوگ کو ایک
دم سے بلاؤ۔ اچھا اب کیا بات ہی۔ آپ نے منشی
مہراج بلی صاحب کا نام نہین سُنا۔

اُنھون نے جو بکنا شروع کیا تو آغا صاحب اور
چھٹن صاحب کو سخت ناگوار گذرا۔ کہ ایک تو اس
مصیبت مین پڑے دوسرے انسپکٹر اجنبی آدمی کبھی کی
جان پہچان نہین۔ تیسرے اسپر طرہ یہ کہ منشی مہراج بلی
صاحب خواہ مخواہ کے لیے بلبلا رہے ہین انسپکٹر صاحب
بھی دنگ تھے کہ یہ کون بے تکا آدمی آیا ہی کہ بنو جہ سبب
مجھے ڈپٹ رہا ہی۔ ایک کانسٹبل سے پوچھا کہ یہ کون ہین
اُسنے کہا حضور خدا جانے کون ہین مگر یہ تینون متوالے
تھے اور کہتے تھے کہ ٹمرک کا چالان کردو ایک نے تو یہ
کہا۔ دوسرے صاحب بولے برق انداز کا چالان
کردو۔ تیسرے بولے ایک دم سے چالان بول دو
دوسرے برق انداز گیان سنگھ سے دریافت کیا تو اُسنے
کہا حجور تمام ٹمرک پر مار کے ہلا مچا رہے تھے ٹمرک کا
چالان بول دے۔ اور سپاہی کا چالان کر دے۔
نون صاحب آوا اور وہ کہس کہ ان سبکا چالان کردو۔
منشی مہراج بلی صاحب پھر بگڑے۔ ول تم کاہے
واسطے جھوٹ بولنے مانگتا ہی ستم لوگ ہمکو نہین
پہچاننے مانگتا ہی ہم بڑا ہین۔ سنو۔ سنو۔ ؎

منم آن پیل دمان و منم آن شیر نرہ
نام بہرام مراد پدرم بو جبرہ

چاچی کمان در دست و زرہ ببر و خلیمۂ آہنی در
پا و خود فولادی بر فرق دان مرا از چہ کیدا ران پولیس
لکھنو بہ چہ باک دارم کہ گفتہ اند۔ ؎

مشکلے نیست کہ آسان نشود
مرد باید کہ ہراسان نشود

انسپکٹر واقعی متحیر تھا کہ یہ کون ذات شریف ہین
مگر آغا صاحب اور چھٹن صاحب کو سکوت مین دیکھکر
یقین ہو گیا کہ اسی کمبخت کے سبب سے یہ اس بلا مین
مبتلا ہوے ہین مُحقّہ پی رہے تھے۔ آغا صاحب کی
طرف بڑھایا اُنھون نے بندگی کا اشارہ کرکے حقہ لیا
اور پینے لگے۔

انسپکٹر نے افسوس کے ساتھ کہا کہ آپ لوگ رئیس زادے
اور شریف زادے اور بھلے مانس اور آپکا چالان۔ بڑے
افسوس کا مقام ہی۔ مگر یہ بزرگوار آپکے ساتھ کون ہین
یہ یا تو دیوانے پاگل آدمی ہین یا اسوقت نشے مین ہین۔

بہرکیف انہیے آپلے ہین تو نہین ہین عجیب قطع کے آدمی معلوم ہوتے ہین عجیب الخلقت ۔ نمائشگاہ مین بھیجنے قابل ہین ۔ آغا صاحب نے کہا نمائشگاہ نہین تو عجائب خانے مین رکھنے کے قابل تو ضرور ہین ۔

اسپر انسپکٹر اور کانسٹبل ہنس بڑے اور منشی مہراج بلی صاحب بگڑے کہ ہے واسطے تم لوگ کھی کھی کھی کرنے مانگتا ہی ہم صفائی کی علت مین ایک دم سے چالان کر دیگا ۔ بس چپ رہو ۔

اتنے مین نواب رونق جنگ آئے اور ایک تھانہ دار صاحب انکے ہمراہ تھے ۔ آغا صاحب بہت ہی شرمائے ۔ نواب صاحب نے انسپکٹر صاحب کی طرف مخاطب ہو کر نہایت گرمجوشی سے ان سے کہا حضرت گو نیاز نہین حاصل مگر مصافحہ تو کیجیے ۔ انسپکٹر صاحب نے بڑے تپاک سے مصافحہ کیا کہا اسم مبارک جناب کا انھون نے کہا رونق جنگ تھانہ دار نے انکی تعریف کی کہ آپ ہمارے ملک کے شہزادے ہین ۔ نواب رونق جنگ بہادر اور یہ صاحب جو تشریف رکھتے ہین منشی مہراج بلی صاحب ہین بہت مشہور رئیس ہین یہانکے کوٹھی و یرنگ تواضع و تکریم اور چنین چنان کا تکلف رہا آخرکار تھانہ دار نے کہا مجھے کچھ عرض کرنا ہی ۔ انسپکٹر صاحب ایک کمرے مین تھانہ دار کو لیکر گئے اور نواب صاحب کو بھی بلوایا جب رونق جنگ وہان پہونچے تو تھانہ دار نے کہا یہ تینون صاحب بڑے عزت دار اور روسائے شہر ہین مگر اتفاق وقت انکا چالان کر دیا گیا اب انکی عزت آپکے ہاتھ ہی ۔ انسپکٹر نے کہ تشریف آدمی اور عالیخاندان تھا کہا بس اسی کے لیے آپنے تکلیف

گوارا کی لاحول ولا قوۃ ۔ ایک رقعہ کافی تھا بلکہ رقعہ کی بھی کچھ ضرورت نہ تھی ۔ اور میری سمجھ مین نہین آتا کہ ان صاحبون نے قصور کیا کیا ہی کسی کو مار ڈالا کسی کو قتل ڈالا کہین بلوا کر دیا آخر ستم کیا ڈھایا خواہ مخواہ کے لیے کسی کو لے مرنا اور شے ہی ۔ آپ ذرا تردد نہ کیجیے ان صاحبون سے کہیے کہ تشریف لیجائین ہم سمجھ لینگے ۔

نواب ۔ حضرت واللہ آپ نہایت ہی معقول حاکم ہین ای سبحان اللہ ۔

انسپکٹر ۔ مین تو خادم ہون ۔ حاکم کیا معنی جناب ۔

تھانہ دار ۔ عجیب منش کے آدمی ہین واللہ ۔

نواب ۔ پیدا کہان ہوتے ہین ایسے آدمی ۔

مہراج ۔ (جھلا کر) کیون نہین پیدا ہوتے ۔ پیدا نہین ہوتے تو ہم کہان سے آئے ۔

انسپکٹر ۔ (ہنسکر) یہ عجیب قطع کے بزرگ ہین واللہ

رونق جنگ ۔ بڑا سیدھا آدمی ہی اور گول آدمی ہی

انسپکٹر ۔ مگر اسوقت چڑھی ہوئی ہی غالباً ۔

رونق جنگ ۔ یہی تو خرابی ہی اور خرابی کیا ہی ۔

تھانہ دار ۔ نواب چھٹن صاحب اور آغا محمد اطہر صاحب بھی بھلے لوگ ہین مگر اتفاق وقت ۔

انسپکٹر ۔ جناب نواب صاحب اور جناب آغا صاحب ای حضرت آپ یون تشریف لائیے ۔ بسم اللہ ۔ اب اس امر کا تو ذرا خیال نہ کیجیے مین امر حق اور انصاف کے مقابلہ مین نوکری کی کوئی حقیقت نہین سمجھتا ۔ ہان ع

خدا ترس را بر رعیت گمار

یہ میرا مقولہ ضرور ہی اور اسی پر عمل ۔

آغا ۔ آپ بہت اچھے لوگ ہین واللہ ۔ زبان نہین جو

تعریف کیجائے ۔

چھٹن ۔ اہ سبحان اللہ ۔ مگر آپ سے ایسے وقت مین ملاقات ہوئی جب ہم مجرم بنے ہوے ہین ۔

انسپکٹر ۔ لاحول ولا قوۃ ۔ مجرم کیسے ۔ یہ آپ فرماتے کیا ہین آپ اسکا تو ذرا بھی خیال نکرین ۔ بندہ خادم ہی آپ سب صاحبون کا ۔ مین سمجھ لونگا ۔ ذرا بھی خیال نفرمائیے یہ کیا بات ہی ۔ آخر آپنے کیا کیا ۔ کسی کا باپ مارا ۔ کسی کا مال مارا ۔ خواہ مخواہ کا جھگڑا ۔

چھٹن ۔ گردش زمانہ اور اتفاق وقت ۔

انسپکٹر ۔ کچھ نہین ہمسے آپ سے ملاقات ہی ہوگئی آپ کچھ رنج نہ کیجیے ۔

رونق جنگ ۔ انسپکٹر صاحب ہم آپ کی ملاقات سے محظوظ ہوے اکثر ملا کرینگے ۔ واللہ آپ بہت اچھے لوگ ہین ۔ تعریف نہین ہو سکتی ۔

مہراج ۔ وہ تو اچھے لوگ ہین ہی ۔ اور ہم ۔ ہم کیسے لوگ ہین حق اللہ پاک ذات اللہ ۔

حاضرین ہنستے ہنستے لوٹنے لگے ۔ تو منشی مہراج بلی صاحب اور بھی بگڑے ۔ کاہے واسطے یو کالا لوگ کھِل کھِل کھِل ٹھٹھا کرنے مانگتا ہی ۔

کانسٹبل ۔ ہجور اور وہ بھوج کہان گئی ہجور کی ۔

مہراج ۔ شہر بھر کے مہتر کو بلاؤ اسی دم ۔

ک ۔ ہمارے بلائے نہین آتے ہین ہجور چلے چلین ۔

م ۔ دل تم اتنا بڑا قد کاہے واسطے بڑھایا ۔ املی کے درخت سے بڑا قد ہی ۔

راوی ۔ حالانکہ یہ کانسٹبل پستہ قد آدمی تھا ۔ مگر یہ کچھ دیکھتے بھالتے تو تھے نہین جو منھ مین آیا بک دیا ۔

ک ۔ ہجور کی گھڑی مین کے بجے ہین اس وکھت ۔

راوی ۔ گھڑی ندارد ۔ مگر جیب مین ہاتھ ڈالکر فرماتے ہین پندرہ منٹ آیا ہی ۔

تھانہ دار ۔ کے بج کے پندرہ منٹ آیا ہی ۔

مہراج ۔ بس دوسری بار ہم نہین بولنے مانگتا ۔ پندرہ منٹ آیا ہی اور بس ۔ دوسرا بات نہین

ک ۔ اہ تو ہجور کاہے پر پندرہ منٹ آیا ہی ۔ اگر یہ نہ بتایا تو پھر بیکار ہی ہجور ۔

م ۔ دل کوئی ہی ۔ مہتر لوگ سے بولو ہمارا چالان کر دے اور بس ۔

راوی ۔ کہنے کو تھے اسکا چالان کر دے مگر فرمایا ہمارا چالان کر دے ۔ اسپر بھی بڑا قہقہہ پڑا ۔ تو جھلا کر اپنا منھ پیٹ لیا کاہے واسطے تم کالا لوگ بکنے مانگتا ہے ہمارے سے ہم تم لوگ کو منھ لگانے نہین مانگتا ۔

رونق جنگ ۔ ارے بھئی تم اس وقت ہو کہان ۔

مہراج ۔ (آنکھون کو ملکر) یہ کون محلسرا ہی بھئی ۔

رونق جنگ ۔ بھلا پہچانو تو جانین ۔ بولو ۔ ایک دو تین ۔ یہ چار ۔

مہراج ۔ یہ کسی رئیس کا آبدارخانہ ہی ۔

رونق جنگ ۔ اچھا اور آپ یہان کیونکر آئے ۔

مہراج ۔ (آنکھون کو پھر ملکر) دل ہو تو ہم بھی نہین سمجھا ۔ ہم یہان کاہے واسطے آیا ۔

رونق جنگ ۔ (کان مین) چالان ہوا ہی ۔ اب انکا نشہ بھی ہرن ہوا ۔

کاٹو تو لہو نہیں بدن میں

چہرے کا رنگ فق ہوگیا۔ وہ ڈانٹ ڈپٹ
اور غل غپاڑا اور تیزی اور دھمکی اور کاہے واسطے کی
صدا سب حضرت بھول گئے۔ اب یہ بھی نہیں پوچھ سکتے
کہ بھئی کس علت مین چالان ہوا۔ قصور تو معلوم ہو
کہ قصور ہمسے کیا سرزد ہوا ہے۔ سکوت کا عالم۔
انسپکٹر نے جو انکی یہ کیفیت دیکھی تو سمجھ گئے کہ
اب نشہ ہرن ہوا۔ اور انتہا کی پشیمانی ہے۔ کہا آپ
تردد مین کیون ہین۔ ایسا بھی اتفاق ہوگیا۔ کچھ
حرج کی بات نہین ہے اب آپ گھر جائیے۔
آغا محمد اطہر اور رونق جنگ اور منشی مہراج بلی
انسپکٹر سے رخصت ہوے اور راستے مین یون
باتین ہونے لگین۔

نواب رونق جنگ نے ہم سب کی عزت
رکھ لی ورنہ ایک ہی کٹہرے مین آغا صاحب اور
چھٹن صاحب اور منشی مہراج بلی مجسٹریٹ کے
سامنے کھڑے ہوتے دل لگی تو بڑی ہوتی مگر
رونق جنگ نے بچا دیا اور انسپکٹر صاحب نے بھی
بڑی بھلمنسی کی۔ پولیس مین ایسے بھلے مانس کم پائیے گا۔
اب سنیئے کہ دوسرے روز جو نواب محمد عسکری کو
خبر ہوئی تو بڑا ہی رنج ہوا۔ مجذوبہ کے ہان سے جو
آئے تو نواب رونق جنگ کے خدمتگار نے اسکے کہا
کہ سرکار بڑا غضب ہوا تھا مگر اللہ نے بہت بچایا اور
عزت رکھ لی کہا کیا ہوا اسنے ساری سرگذشت کہہ سنائی
نواب۔ لاحول ولا قوۃ بڑا ستم ہوگیا تھا۔
خدمتگار۔ حضور آغا صاحب اور منشی مہراج بلی اور نواب
چھٹن صاحب تینون صاحبون کا چالان کر دیا گیا تھا۔

نواب۔ لاحول ولا قوۃ۔ بڑی شرم کی بات ہے۔
خدمتگار۔ حضور ہمارے سرکار نہ دوڑ جاتے تو کیا
جانے کیا ہوجاتا۔ اللہ کو کچھ اچھا ہی کرنا منظور تھا
اور حضور کوتوال صاحب نے بڑی مہربانی کی۔
نواب۔ بھلے مانس آدمی ہین نا۔ شریف زادے۔
اتنے مین چھٹن صاحب کا آدمی آیا کہا حضور سرکار
نے یاد کیا ہے۔ اگر فرصت ہو تو فوری چلیے چلیے۔
نواب صاحب نے گاڑی تیار کرائی اور چھٹن صاحب
کے یہان گئے۔ وہان میان ممن بھی بیٹھے ہوے تھے اور
باتین کر رہے تھے۔
ممن۔ آداب عرض کرتا ہون خداوند۔
نواب۔ ارے یار ہمنے ایک بڑی بُری
خبر سنی ہے۔
ممن۔ اسکا ذکر نہ کیجیے خداوند۔ ع

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت

مگر اسکا تدارک ہونا چاہیے بڑی بدنامی ہوئی
واللہ اور صحبت کے سب لوگ بدنام ہوے کہ جتنے
ہین سب ایسے ہی ہین۔

چو از قومے یکے بیدانشی کرد
نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را

چھٹن صاحب نے بہت شرماتے ہوے کہا۔
یار عسکری اس دن تو بھائی صاحب اللہ نے عزت رکھ لی
مگر مچھلی والی بارہ دری تک جانا ہی کیا کم تھا۔ اور وہان
جو دو ایک برق انداز ملے وہ ہمارے جان پہچان نکلے
انھون نے بہت متحیر ہو کر سلام کیا اور باہم کچھ باتین
کرنے لگے۔ اس قدر شرمایا ہون کہ کیا عرض
کرون۔ اور مہراج کمبخت کی یہ کیفیت کہ خواہ مخواہ

کمبخت کی یہ کیفیت کہ خواہ مخواہ غل مچا رہا ہے کاہے واسطے تم لوگ بولنے لگتے۔ کاہے واسطے چالان کر دیا نگنا اور کالا مین چپ رہو۔

عسکری۔ واللہ۔ یعنی وہان بھی کاہے واسطے حضرت گویا زرہا۔ بڑا بیوقوف ہے۔

چھٹن۔ سُنیئے تو فرمایا ہمارے سب مہتر لوگ کو بلاؤ۔

عسکری۔ اُئی لا حول ولا قوۃ۔ توبہ توبہ۔

ممن۔ حضور پولیس والے بڑی نقل کرتے ہین انکی

عسکری۔ افسوس ہے واللہ۔ اس صحبت کا یہی نتیجہ ہے واسعد نگر۔ ۵

ہر کسے ناصح برائے دیگران
ناصح خود یافتم کم درجہان

ہم کیا ہین۔ ہم تمسے بدتر ہین۔

ممن۔ اے حضور سب ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہین جہان جسکی لگائی بس پھر چلا دو۔

چھٹن۔ بلاؤ ہمارے مہتر لوگون کو۔

ممن۔ یہ مہتر کیون بلائے جاتے تھے۔

چھٹن۔ لڑائی کے لیے کے پولیس والون کو آ کے مارین۔

ممن۔ مگر اب بالکل چھوڑ دینا چاہیے۔

قاعدہ ہے کہ جب ایک روز شراب خواری انسان زیادہ کرتا ہے تو دوسرے روز طبیعت از بس کسلمند ہوجاتی ہے۔ اور قسم کھا لیتا ہے کہ بس اب سے آئے گھر سے آئے۔ اب عمر بھر نہ پینگے۔ بس کان پکڑے۔ لیکن جہان شام ہوئی پھر وہی جام اور صراحی۔ مگر اب یہ سب سوچتے ہین کہ بھئی اب کم پینی چاہیے اور رفتہ رفتہ چھوڑ دینی چاہیئے۔

اور نواب چھٹن صاحب نے تو صاف صاف علانیہ کہدیا کہ یارا گر اب ہم پین تو پاجی سمجھنا۔

ممن سے سرگوشی

ناظرین کو کسیقدر اُلجھن ہوتی ہوگی کہ یا الٰہی کجا قمرن اور نازو کجا مجذوبہ اور کلان کوٹھی۔ یہ بی ہمسائی کے مکان سے قمرن کہان جمپٹ ہوئین اور نازو نواب صاحب کے دربار مین کیونکر داخل ہو گئین اور مجذوبہ کو اس قصے سے کیا سروکار ہے اور یہ گتھیان کیسی پڑتی جاتی ہین۔

اصل حال یہ ہے کہ یہ سب نواب بشیر الدولہ کی کارستانی ہے یہ سب کانٹے انھین ذات شریف کے بوئے ہوے ہین یہ بزرگوار اُس فشن کے لوگون مین ہین جو خواہ مخواہ کا جھگڑا مول لیتے ہین خدائی فوجدار جنکی طبیعت مین داخل ہے کہ دو دوستون یا میان بیوی یا باپ بیٹے مین جوتا چلوا دین اور سیر دیکھین۔ تمام عمر یہی کیا کیے۔ اگر بیٹے کی طرف ہوے تو اس باپ پر دعوے کرا دیا اور بیوی کی طرف ہوے تو میان کی شامت آئی۔ انکا تو کہین نہین گیا ہے چونکہ عمر کا ایک معتد بہ حصہ انھین باتون مین صرف کیا تھا لہذا کاٹ پھانس مین برق ہو گئے تھے اور بعض اوقات تو ایسی سوجھتی تھی کہ اچھے اچھون کو نہ سوجھتی نواب محمد عسکری کو تو یہ بالکل ہی لونڈا سمجھتے تھے اور انکے رفقا مین سے دار وغہ انکا جواب دینے والا تھا مگر دار وغہ کو اس امر کی اطلاع ہی نہ تھی کہ بشیر الدولہ اندر ہی اندر کیا کارروائی کر رہے ہین ورنہ دار وغہ ضرور کچھ روک تھام کرتے وہ تو کہیے اتفاق سے ٹانگ زخمی تھی نہین تو اب تک خدا جانے کیا انقلاب پیدا کر دیا ہوتا۔

اس جھگڑے مین نواب صاحب کا یہ منشا نہ تھا کہ نواب نادر جہان بیگم کے ساتھ ہمدردی کرین لِلحول ولا قوۃ اس سے انھین کیا بحث تھی صرف یہ خواہش تھی کہ اس جھگڑے مین کوئی ایسی بات پیدا کرین جو کسی نے نہ کی ہو اور اس خوبصورتی کے ساتھ کارروائی کرین کہ کانون کان کسی کو خبر نہو اور محمد عسکری کو بھی چیتے یار بنائے رہین —

یہ دن رات بیٹھے بیٹھے اسی منصوبے مین رہتے تھے کہ کسی تدبیر سے قمرن کو مٹیا برج بھیجدین نوابصاحب کو بمبئی دوڑادین ۔ بیگم کے دس بارہ ہزار ریلبا دین رونق جنگ اور محمد عسکری کو لڑوادین ۔ منشی معراج علی اور آغا محمد اطہر مین جوتا چلوادین ۔ قمرن کے میان کو بہکا کر من پر نالش کروادین ۔ جلو اور اختر مین فوجداری ہوجائے بس انھین فکرون مین دن رات غلطان پیچان رہتے تھے ۔ اور کوئی فکر نہ تھی —

جب کلکتہ سے روانہ ہوے تھے تو انکو یقین کامل ہوگیا تھا کہ بیگم صاحب ہماری ہو جائینگے اور نواب محمد عسکری کی ہماری کارستانیون کے مقابلے مین ایک نہ چلیگی ہم ہی ہم ہونگے ۔ مگر بیگم صاحب کو عفیفہ و پارسا پایا تو منھ کی کھائی ۔ اب یہ دوسرے ڈھرے پر چلے ۔ مجذوبہ کے ہان نوابصاحب جسقدر جلد پہونچے ہین اسکے دو اسباب ہین — بشیر الدولہ کو تو یہ مایوسی ہوگئی کہ بیگم صاحب کے عشق سے خاک فائدہ نہوگا انکی پاکدامنی کا نقش تو انکے موئے دل پر ایسا منقوش ہوگیا کہ مٹائے سے نہین مٹ سکتا ۔ اب انکو فکر ہوئی کہ نواب صاحب سے انکو لڑوادو ۔ دونون مین جوتا چلے ۔ نوبت بعدالت آئے تو خوش ہون خود خفیہ طور پر بیگم صاحب کو مدد دو اور ظاہر مین نواب صاحب کے ہمدرد بنے رہو ۔ پھر دونون بیٹھے سوچے کہ اس سے بڑھکر حکمت نہین چلسکتا کہ قمرن کچھ دن غائب ہوجائین اور کسی اور عورت پر نواب صاحب کا عشق چڑہائے اور اسیر لٹو ہو جائین نئے عشق کا سودا بے ڈھب ہوتا ہے لہذا گھر بیٹھے بیٹھے یہ فکر کی کہ ایک کمسن اور حسین عورت کو مجذوبہ بنایا اور اسکے کمال کی کمال تعریف کی ۔ خود تو اسکا ذکر نہین کیا مگر من کو پھانسا اور کچھ چیٹ یا بھی اور کئی اور آدمیون کو پھانسا ۔ ایک تو اس پیراک کو پھانسا اور پانچ چھ اور آدمیون کو ۔ اس روز نوابصاحب کے سامنے جتنے آدمی زن و مرد مجذوبہ کے پاس آئے تھے سب کھائے ہوے ۔ سب پھندیت ناظرین کو یاد ہوگا کہ کسی نے کہا میرے لڑکے کو بخار آتا ہے اور مجذوبہ نے بڑبڑانا شروع کی کہ دانے نکلینگے اور بخار آئیگا وغیرہ وغیرہ یہ سب بناوٹ کی باتین تھین اور وہ فقرہ بھی کیا چست کیا ہے کہ پیر نہین جانتے اور مجذوبہ کے حکم سے پیرنے لگے مگر نوابصاحب کی اس سادگی کے صدقے کہ کیا جلد یقین آگیا فوراً باور کر لیا ۔ اور بہت ہی متحیر ہوے کہ یا الٰہی یہ کیا ماجرا ہے اسی سے انکا عقیدہ اور بھی جم گیا ۔ اور ادھر من اور بھی چمکا رہا تھا گو بشیر الدولہ نے صرف من کو پھندیت بنایا تھا مگر من خوب سمجھتا تھا کہ اگر کھیل بنا رہیگا تو دال نہ گلیگی ۔ لہذا اسنے خر اور داروغہ کو بھی گانٹھ لیا اب نوابصاحب کا بنالینا کون بات تھی مگر آپس مین یہ قسم ہوگئی تھی کہ جو تھے پر نہ ظاہر ہونے پائے کیونکہ چھٹن صاحب گو خود آوارہ ہوگئے مگر وہ اس فتنے کے آدمی

نہ تھے کہ اپنے دوست کو بانٹنے دیتے منشی مہراج بلی گول
آدمی سہی لیکن محمد عسکری کو حکمہ دینا انکی شان کے خلاف تھا
آغا محمد اطہر یار باش آدمی ممن کی نسبت اگر انکو
معلوم ہوجاتا کہ نواب صاحب کے خلاف ہے تو کھڑے
کھڑے نکلوا دیتے ۔ دارو غہ اور اختر تو ممن سے
گنٹھے گئے مگر اب نواب صاحب کی اس صحبت مین
وہ لوگ شریک نہین ہوسکتے اور ان موالید ثلاثہ
یعنی میان ممن اور اختر اور دارو غہ نے یہ پٹی پڑھائی
تھی کہ خبردار سرکار ان لوگون پر یہ راز نہ آشکارا ہونے پائے
اب سنیے کہ نواب بشیر الدولہ ممن کو کیا پٹی پڑھاتے
ہین اور وہ کیا کہتا ہے —

بشیر - آخاہ - آؤ میان ممن - یون بیٹھو یار —
ممن - خداوند بہت اچھا بیٹھا ہون - حضور —
بشیر - پہلے یہ بتاؤ کہ بنگئے یا نہین بنے —
ممن - سولہ آنے بنگئے - لسما نہین باقی رہا —
بشیر - کیون کیا سوجھتی ہے - مگر سوائے چند تیون کے اور کوئی نہ جاننے پائے —
ممن - کیا مجال خداوند ممکن نہین —
بشیر - اور ایک کام اور کرو کبھی کبھی مجذوبہ سکرا یا بھی کرے اور قمرن کا ذکر ہر دم کرتی رہے — کہے کہ وہ قمرن کمر کو لچکاتی - اکڑتی بررتی آتی ہے وہ چھپ گئی وہ ہنس دی - اس وقت قمرن کے گال کیسے لال ہین اور نواب کو دیکھ دیکھ کر مسکرا رہی ہے سمجھے میان ممن - ایسی ایسی باتین کرے تو پھول لگی لکھو
ممن - اور حضور اسکو روپیہ مل گیا —
بشیر - واللہ بھئی تو پھر چلا گیا - حکمہ تسنے آنکے کہا تھا کہ دس ہزار روپیہ ضمانت کا رکھا تھا —

ممن - ای حضور ہزار روپیہ کا توڑا گنوا دیا گیا یار دن گیا چلیے کہین پٹ پڑتے ہین - کیا مجال - دل لگی بازی ہے کچھ
بشیر - ممن عمر بھر کی روٹیان ہین بھائی جان —
ممن - غلام خوب واقف ہے اسمین کیا شک ہے عمر بھر کی روٹیان تو ہین ہی - مگر جو چال سے چلے
بشیر - بس بس - بس بس - مرے دل کی کہی —
ممن - حضور ہی کے ایسے لوگون تکسون ایشرن مین غلام نے بھی بسر کی ہے خداوند —

بشیر الدولہ نے بڑی دیر تک ممن کو خوب پٹی پڑھائی
کہ یون حکمہ دو اور یون لوٹو - دو گھنٹے کامل تخلیے مین
یہی چرچا رہا ممن بھوکا بہت تھا شب کو شراب
کثرت سے پی تھی صبح کو کھانا نہین کھایا گیا تھا - اب
بھوک لگی - کہا حضور اسوقت مارے بھوک کے برا
حال ہے کچھ کھلوائیے حکم دیا کہ کھانے کو اگر کچھ تیار
ہو تو منگواؤ - کہو میان ممن صاحب کو بھوک لگی ہے
باورچی نے آن کر عرض کی حضور کھانا پک رہا
ہے مگر پلاؤ اور بورانی اور تلی اروبیان حاضر ہین

ممن - کیا خوب - پھر اور کیا ہونا چاہیے —
بشیر - پلاؤ اور بورانی اور تلی اروبیان بس بس کافی ہے - اور دیکھو برف کا پانی لاؤ — خوب سرد - اور ذرا اچار لاؤ —
راوی - اب تو بڑی خاطرین ہونے لگین —
ممن - حضور بڑے خوش خور ہین واللہ - کیا پلاؤ پکا ہے خدا گواہ ہے اور تلی اروبیون نے تو وہ مزہ دیا ہے کہ زبان ہی جانتی ہے —
بشیر - بھئی اب کھانا بھی انسان اچھا نہ کھائے تو پھر لطف زندگی ہی کیا خاک مجھے تین شوق ہین کھانا اچھا

کپڑا اچھا ہو۔ اور مکان خوب سجا ہو۔ بس۔
راوی ۔ اب باقی کیا رکھا۔ مکان لباس غذا
ممن ۔ حضور ایک روز غلام بھرے کریلے حضور کو کھلائے گا اپنے ہاتھ سے پکاؤنگا۔ بالکل نئی ترکیب سے۔
بشیر ۔ کل ہی سہی ۔ کل کسی وقت پکاؤ۔
ممن ۔ مگر ایک شرط ہی حضور ۔ ہان یہ ضرور ہی۔
بشیر ۔ وہ کیا بھئی ۔ نکاح کی سی شرطین ہین۔
ممن ۔ ترکیب غلام کسی کو نہ بتائے گا خداوند۔
بشیر ۔ بھئی ۔ اچھا پکاؤ تو تم۔
ممن ۔ تو کوئی تین سیر کریلے منگوا رکھیے۔
بشیر ۔ دیکھو جی ۔ رونے سے کہدو کہ کل تین سیر عمدہ عمدہ ہرے ہرے کریلے منڈی سے صبح کو لیتا آئے۔
ممن ۔ اور حضور کا ہی کے پرسندے منگوائیے گا ایک چیز ملا کر قیمہ کرلونگا اور دو سیر وہی منگوائیے گا ۔ چکنا۔
بشیر ۔ مین نے سنا کلان کوٹھی مین بھی بڑے اہتمام سے کھانا پکا تھا۔
ممن ۔ حضور کو خوب خبر ہوپنچ جاتی ہی۔
بشیر ۔ اور گھر سے باہر نکلتا نہین ۔ خوبی یہ ہی۔
ممن ۔ حضور رات کو اُس روز بھر گاڑی پر سوار ہو کر اور مجذوبہ کو بٹھا کر شاہ مینا کی درگاہ گئے ۔ وہان قوالی ہوا کی بڑی دل لگیان رہین جو مجذوبہ نے حکم دیا وہ نواب صاحب بجا لاتے تھے دس اب تک وہی حال ہی ۔ حکم دیا سبکے سب دریا مین پیر سب لنگیان باندھ باندھ کے کود پڑے اور بڑی دیر تک پیرا کیے جب سامان آیا تو پھر باہر آنا پڑا۔
بشیر ۔ سامان کا ہیکا ۔ کھانے پینے کا۔
ممن ۔ حضور پر کوئی بات چھپی ہی سرکار۔
بشیر ۔ مین واقعی ابھی تک نہین سمجھا واللہ۔
ممن ۔ حضور کے فرمانے کی بات ہی بھلا۔
بشیر ۔ مین صحیح عرض کرتا ہون میان ممن صاحب۔
ممن ۔ اچھا پھر اب اسکو ڈھکا ہی رہنے دیجیے اب یہ بات ڈھکی ہی رہے تو بہتر ہی ۔ کیا ضرور ہی پردہ کسیکا فاش کرنا۔
بشیر ۔ کیا کچھ شغل ہوتا ہی ۔ ہان یہ بھی ہی۔
ممن ۔ حضور کو کیا نہین معلوم تھا ۔ تعجب ہی۔
بشیر ۔ کیا آپ بھی شریک صحبت ہین سچ کہنا۔
ممن ۔ نہین حضور ۔ استغفر اللہ ! کیا مجال !!!
جب میان ممن کھانا کھا چکے تو نواب بشیر الدولہ نے کہا بھئی یہ پلیٹین علیحدہ رکھو ۔ ہمارے دسترخوان پر اب یہ نہ آنے پائین بلکہ صاحب لوگون کے برتنون مین رکھوا دو آپ بُرا نہ مانیے گا میان ممن صاحب مجھے اسکے نام سے نفرت ہی اور یہ بھی مجھے یقین ہو گیا ہی کہ آپ خود شریک صحبت ہین اسمین تو کوئی شک ہو ہی نہین سکتا ۔ افسوس کا مقام ہی واللہ اس کمبخت نے دین بھی ہاتھ سے دیدیا ۔ کب سے پینے لگا ۔ ہم جانتے ہین کہ لوچنک اور چھٹن صاحب اور آغا صاحب بھی شریک ہوتے ہونگے
ممن ۔ حضور ایکدن ٹھکر رکو خبر ہو گئی ورا زیادہ تو سبکو زبردستی پلادی ۔ مہراج بلی تک کو اپنی صراحی کا پانی ملا کر زبردستی پلادی
نواب صاحب اپنے دل مین سوچنے لگے کہ بیگم نے ہمارے لیے تھ بدی کی ہی ۔ تو سہی کہ گھر بھر نہ بلٹوا دون ۔ ہمنے یہ نیکی کی کہ انکے ساتھ کلکتہ سے یہان آگے راستے مین زحمت اُٹھائی

اور انکا ساتھ دیا۔ اور اس احسان کا اُنھون نے یہ معاوضہ کیا۔ کیا زمانہ ہی۔ سگر مین بھی وہ گیتی ماردونگا کہ عمر بھر یاد رہے مجھے آدمی کے مُنھ چڑھنا اور مُنھ لگنا کیا دل لگی ہی کچھ۔ جتنا نیچے اُتنا اوپر۔ کسی شے مین بند نہین۔

ممن۔ حضور وہ خود بھی بیرتی ہین اور اچھا بیرتی ہین اور بنتی تو ایسا ہین کہ کوئی کیا بنے گا۔

بشیر الدولہ کے رازدان اور مشیر اس امر خاص مین دو اور بزرگوار تھے۔ ایک منشی وفا صاحب۔ دوسرے اُنکے ڈاہین کے دوست نقیر بخش حجام۔ ان دونون کو آپ نے ممن کے سامنے طلب کیا۔

بشیر۔ میان ممن ان بزرگ صاحبون سے بھی ملو۔

ممن۔ (نائی کی طرف اشارہ کرکے) ان صاحب کو تو مین پہچانتا ہون مگر (وفا کی طرف اشارہ کرکے) ان صاحب سے ناواقف ہون۔

بشیر۔ آپ میرے دوست منشی وفا صاحب ہین۔

وفا۔ اب تو ہم اور آپ ایک ہی فرض ادا کرنے کے لیے مقرر ہین۔

ممن۔ خدا راس لائے۔

وفا۔ آمین۔ انشاء اللہ۔ مار لیا ہی۔

ممن۔ چال تو خوب سوجھی ہی۔

وفا۔ اجی پٹھے ہی نہین پڑ سکتی ہی۔

ممن۔ مگر نواب صاحب کو بھی کیا سوجھتی ہے۔ ع۔

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

نائی۔ ہم تجور رئیس ہین۔ رئیسون کے یہان پیدا ہوے ہین۔ کہ باتین ہر کوئی ممکا لبہ نہین کر سکتا ہے کوئی ہاتھیون سے گنے کھا سکتا ہی۔ کوئی کیا کھائیگا۔ شیرون کے شیر ہی ہوتے ہین ہجور۔

ممن۔ اجی کیون نہین۔ ہمارے حضور کو جب سوجھتی ہر چھ مہینے آگے کی۔

بشیر الدولہ نے ممن کو یہ پٹی پڑھائی کہ مجذوبہ کو سمجھاؤ کہ اب دو ایک روز فورا نواب صاحب سے کھنچی رہین پھر اُنکی بیقراری دیکھیے۔ قدمون پر ٹوپی نہ رکھدین تو ہمارا ذمہ ہی۔ وہ تو قمرن کی دھن لگی ہی اور مجذوبہ خود بھی بڑی خوبصورت عورت ہی سرخ و سفید گوری چٹی کم سن اور چالاکی و چستی اور کید و فریب مین برق اسکو کوئی جھانسا کیا دیسکتا ہی۔

ممن۔ جہان پر چوک جاتے تھے وہان یہ سبق دیتی تھی ہان داروغہ کی ملاے اور رفقرون اور کہیدکی باتون کو البتہ مجذوبہ بھی مانتی تھی۔

بشیر۔ ایسا کرو کہ مجذوبہ اُنکے گھر پڑجائے۔

ممن۔ خداوند ایسا ہی ہوگا۔ دیکھتے جایئے۔

بشیر۔ [illegible] کی انٹیون کی دیوار چڑھوا لو مگر ہاتھ پاؤن بچائے ہوے۔ آٹھون گانٹھ کمیت۔

اتنے مین محمد عسکری کے ہان سے آدمی آیا ممن نے کہا نواب صاحب کا رونا آتا ہی مین چپ ہتا ہون یہ کہکر ممن کرسے مین چلا گیا۔ اور رمضانی نے سلام کرکے خط دیا۔

ماں [illegible] بشیر یار عجیب آدمی ہو بھائی جان آنکھین دیکھنے کو ترس گئین۔ از برائے خدا آؤ اور ہم پر احسان کرو ہمسی عجیب طرح کے آدمی ہو واللہ ارے ظالم کبھی تو یار دوستون کی صحبت مین بیٹھا کرو آغا صاحب تمکو یاد کر رہے ہین

تمھارا بھائی عسکری۔

انشاء اللہ آغا محمد اطہر کو رنش۔

چلمہ کارگر ہوا

آج نواب گردون قباب محمد عسکری صاحب
پھر مع میان ممن و منشی اختر و دار وغہ صاحب مجذوبہ
کی خدمت کثیر الرافت مین حاضر ہوے تو اُس روز
کی نسبت اُنکو زیادہ تر جلال مین پایا اور اُس جلال
نے اُنکے جمال کو بھی دوچند کردیا تھا۔ چہرہ اُس روز
کی نسبت زیادہ چمکتا دمکتا تھا اور اگر نواب صاحب پر
رعب غالب نہ آیا ہوتا تو وہ معاً سمجھ جاتے کہ پوڈر
لگا کر مُنھ دھویا ہے۔ بال آج کمر کے کہین نیچے
لٹکے ہوے تھے اور مبصر کے سوا دوسرے شخص کو
ہرگز محسوس نہین ہوسکتا تھا۔ کہ مصنوعی بال ہین
سُرمے کے دنبالے نے بھی جوبن کی آگ کو بھڑکا
دیا تھا اور مصنوعی تِل جو رخسار تابان پر سُرمے
سے بنایا تھا وہ واقعی اِس مصرعے کا مصداق تھا۔ع

	خال فرنگ مین حبشی کوتوال ہے	

کلان کوٹھی کے اندر یہ لوگ نہین جانے پائے
تھے کہ مجذوبہ کے زور زور چلانے کی آواز آئی۔
پائین فرش یا لب فرش یا بالین پر۔ ہان! ممن نے
کہا حضور آج مزاج کی شوریدگی زیادہ معلوم ہوتی ہے
کہ اتنے مین آواز آئی۔ چوکی پہرا ہوتا۔ کالا پانی ہوتا
آغا پر پچاس جرمانہ ہوتے۔ ہندو پر تیس چھٹن دس
دن کی چھٹی پانا فضیحت ہوتے فضیحت۔ بڑا ہی فضیحتا
ہوتا۔ مگر۔ ع۔

	رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت	

نواب صاحب نے ممن کو حکم دیا کہ پہلے تم جاکے
اطلاع دو کہ نواب صاحب حاضر ہوئے ہین اور سلام کی اجازت
چاہتے ہین۔ ممن کو دیکھتے ہی مجذوبہ نے للکارا کیا ہے

ارے کیا ہے۔ یہان کیا کام ہے۔ یہان کچھ کام نہین ہے
یہ راستہ عام نہین۔ دریا دریا جاؤ۔ بھوٹ کھاؤ۔ قرن
کو برسون بلا مینگے مگر دور سے دکھا مینگے اور منیھ برسے
جھما جھم۔ ممن نے عرض کیا حضور نواب صاحب حاضر ہوے
ہین اگر حکم ہو سرکار کا تو سلام کو حاضر ہون۔ بڑے
زور سے قہقہہ لگایا اور کہا وہی نواب جو ہمکو حاجی
عبدالرحمن کے مزار پر لیگیا تھا۔ وہ نواب جس نے
ہمین پلاؤ کھلایا تھا۔ اچھا نواب ہے مگر ہمارے
جھونپڑے مین نواب بنکے نہ آئے۔ ہمارے پاس
جب آئے تو دوست بنکر آئے۔ فقیرون کا دوست
بنکر آئے تو ہمارے سر آنکھون پر آئے آئے۔
ممن نے دور سے نواب صاحب کو اشارہ کیا۔
نواب صاحب آگے آگے داروغہ اور اختر پیچھے پیچھے پہنچے
نواب صاحب نے جھک کر آداب عرض کیا۔ کہا زندہ باش
حاجی عبدالرحمن کے مزار پر آج بھی چلیگا۔ نواب نے
کہا ضرور۔ مگر اُس دن تو شاہ مینا صاحب کے مزار پر
گئے تھے کہا نہین نہین حاجی عبدالرحمن کے مزار پر
جو ٹکیٹ رائے کے تالاب کے پاس ہے۔ ہان! ہان!
ہان! اُنکا تکیہ کلام تھا۔ مگر ہان کا لفظ اس طرح بڑھا کر
اور گردن ہلا کر ادا کرتی تھین کہ اور بھی بھولے پن کی تصویر
کھینچ جاتی تھی۔ نواب صاحب کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور
بکنے لگین۔ دیکھو نا۔ پتون کو دیکھو کہ انکی جو بدلی ہوئی تو کیا ہوا۔
ہرے بدل گئے زرد آئے۔ زرد بدل گئے سبز آئے سبز بدلے کاہی
آئے یہ کہکر مجذوبہ کوٹھری کے اندر چلی گئی نواب صاحب
نے ممن سے پوچھا کہ یہ ہرے اور زرد اور کاہی سے
کیا مراد ہے اور اُس دن تو ہمکو یاد آتا ہے کہ شاہ مینا صاحب
کی درگاہ گئے تھے۔ یہ کہتی ہین کہ حاجی عبدالرحمن کے

مزار پر گئے تھے۔ ممن نے جواب دیا۔ خداوند۔ مجذوب کی بڑ کے یہی معنی ہین۔ خدا جانے اسوقت کس رنگ مین ہین۔ اور وہ کیا کہتی ہین ہم لوگ کیا سمجھتے ہین۔ اختر بولا پیر و مرشد اس ہرے اور زرد اور سبز اور کاہی پتون کی بدلی سے خزان اور بہار مراد ہے فصل بہار مین پتے ہرے ہو جاتے ہین۔ خزان مین زرد سوکھے درخت کے پتے کاہی ہوتے ہین کسی کے سبز کسی کے زرد۔

نواب صاحب دل مین سمجھے کہ واقعی یہ مجذوبہ باکمال عورت ہے اسکے کمال مین شک نہین اسکی باتین انکو بہت پسند آئین۔ اور اس بھولے پن سے مجذوبہ باتین کرتی تھین کہ واقعی ہر صاحب مذاق وجد کرتا اور لطف یہ کہ بھولے پن کے ساتھ شوخی بھی غضب کی تھی۔ صباحت کے ساتھ ملاحت اور شوخی کے ساتھ نمکینی کیون نہ ستم ڈھائے۔ اتنے مین مجذوبہ کوٹھری کے باہر آئین تو ایک فہرست ہاتھ مین نواب صاحب نے پوچھا یہ کاغذ کیسا ہے۔ کہا یہ فہرست ہے۔ نواب صاحب نے ہاتھ بڑھا کر فہرست لی اور پڑھی

فہرست چندے کی جو واسطے کسی مخفی کام کے
اُن لوگون کو دیا جائیگا کہ مختلف شہرون کے قطب ہین
قطب شہر آگرہ عـــہ قطب لکھیم پور۔ حاہ
مجذوبہ لکھنؤ للعــہ ہند و فقیر تبت۔ ہـہ
مجذوب یاض پور الـــہ مجذوبہ گرواس پور۔ حاہ

نواب صاحب اسکا مطلب نہین سمجھے۔ اور حق یون ہے کہ ہماری سمجھ مین بھی اسکا مطلب اچھی طرح سے نہین آیا۔

نواب۔ ممن ذرا ادھر آؤ۔ یہ کیا شے ہے۔

ممن۔ حضور غلام نہین سمجھا اختر کو دکھایئے۔

نواب۔ منشی اختر صاحب ذرا یہ فہرست تو پڑھیے۔

اختر نے یہ کاغذ پڑھکر اور پنسل سے ایک کاغذ پر اسکا جواب لکھکر نواب کو دے دیا۔

حضور عالم یہ فہرست چندے کی ہے جب کبھی کوئی مجذوب کسی سے خوش ہوتا ہے تو اسکو یہ فہرست دکھاتا ہے کہ آپ ضرور اسمین چندہ دیجیے۔ لاکھون روپیہ خرچ کرنے سے جو بات حاصل نہوتی وہ آپکو گھر بیٹھے حاصل ہوتی جاتی ہے تھوڑے سے روپیے کا خرچ ہے اور مطلب حاصل حضور قسمت کے دھنی ہین۔ اللہم زد فزد۔

مجذوبہ پھر کوٹھری مین چلی گئی اور دروازے زور سے بند کر لیے۔ نواب صاحب نے جو موقع پایا تو تخلیے مین ممن اور داروغہ اور اختر سے مشورہ کیا اختر نے جو پٹی پڑھائی تھی وہی داروغہ نے بھی پڑھائی تھی بدی تو تھی ہی ملی بھگت ممن جان بوجھ کے لاعلمی ظاہر کرتا تھا تاکہ اس ملی بھگت کی چھانہ بھی نواب صاحب نہ پائین ہمنے آج تک نہین سُنا کہ مجذوب اور تبت کے ہندو فقیرون کے لیے مخفی کامون کے واسطے چندہ دیا جائے۔ ان لوگون نے ابھی آنچ کی لی نواب صاحب نے دریافت کیا کہ آخر اب کیا کیا جائے اور کیونکر چندہ دیا جائے تو اختر نے جواب دیا۔

ایک کام کیجیے مجذوبہ لکھنؤ یعنی یہی مساۃ انکے نام پر تو دو ہزار لکھیے۔ اور پانچ اور تین آئین لکھیم پور کے قطب یا گرواس پور کی مجذوبہ کے نام دو سو لکھ دیجیے جھٹی ہے نواب صاحب کو تو یہ پٹی پڑھائی ہی گئی تھی کہ جس سے مجذوب لوگ خوش ہوتے ہین اور جسکا بھلا کرنا چاہتے ہین اسکو یہ فہرست دکھاتے ہین بے سوچے سمجھے فوراً پنسل لی اور مجذوبہ کے نام پر دو ہزار لکھ دیے۔ مگر اے ستم تو یاد تھی نہین دو ہزار لفظون مین لکھے اور قطب لکھیم پور کے نام ۲ سو لکھے

ممن ۔ کیا سیر چشم رئیس ہین تعریف محال ہی۔
اختر ۔ بھائی جان ۔ خدمت ہی سے عظمت بھی ہی۔
ممن ۔ کیا شک ہی خدمت کرو اور عظمت پاؤ۔
داروغہ ۔ اب قمر اسی ہفتے مین زیب آغوش ہو
توسی ۔ ہمارا دل گواہی دیتا ہی۔
نواب ۔ مگر مجذوبہ کا دل لیئے ہوئے بگڑ نے
نہ پائین۔ کہ پھر کیا کرایا کھیل سب ملیامیٹ ہوجائے
ممن ۔ کیا مجال خداوند۔ دیکھتے تو جایئے۔
اختر ۔ حضور جانین لڑی ہوئی ہین پیر و مرشد۔
داروغہ ۔ اچھا دیکھیئے تو اس تھوڑے مین کیا
ہوتا ہی بس دیکھتے ہی جایئے انشاءاللہ تعالے۔
نواب ۔ اچھا ایک ہفتے تک ہم نہ بولینگے۔
اختر ۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہی حضور۔
نواب ۔ بس کہدیا نا۔ ایک تھوڑے تک کی
آزمایش ہی آٹھ دن کچھ بہت نہین ہوتے۔ اور پھر ایسے
کام کے لیے معاذ اللہ۔ آٹھ دن کی تو کیا حقیقت
ہی لوگ تو عمر اسی مین صرف کردیتے ہین۔
اختر ۔ اور پھر بھی شاہد مراد سے ہم آغوشی
نہین نصیب ہوتی۔ لیلی او رمجنون کو دیکھیے۔
فرہاد اور شیرین کا حال عیان ہی۔ عذرا اور وامق
کی سرگذشت مشہور دیار و امصار ہی۔ شمع
وپروانے ہی کو دیکھیے۔ ع۔

کان سوختہ را جان شد و آواز نیامد

داروغہ ۔ کیا خوب مثالین دی ہین
منشی اختر صاحب۔
اختر ۔ یہ سب بزرگون کی صحبت کا اثر ہی۔
ممن ۔ بڑے خوش بیان آدمی ہین منشی اختر صاحب

داروغہ ۔ ایسے ہین کہ کسی اور دربار مین کم ہونگے
نواب ۔ کم ہونگے ۔ یون کہیے کہ اب کسی رئیس کے ہان
انکا جواب دینے والا نہین ہی۔
مجذوبہ نے کوٹھری کا دروازہ کھولا تو ممن نے
لپک کر فہرست واپس دی اور باادب عرض کیا کہ
دو ہزار حضور کے نام اور دو سو لکھیم لوپ کی مجذوبہ
کے نام نواب صاحب نے لکھے ہین۔ کہا بلاؤ۔
نواب صاحب دوڑتے ہوے خوش خوش گئے تو
اپنے قریب بٹھایا۔ اور میٹھی ٹھوکی اور کہا شاباش
اسکے بعد ایک روٹی کو پانی سے تر کیا اور پیش کر کے
کہا کھالے۔
نواب ۔ واہ چیتری اور دو دو (کھالی)
مجذوبہ ۔ کیسی ہی کیسی ہی۔
نواب ۔ نعمت عظمی۔
ممن ۔ یہ کھانا ہر ایک کو نصیب نہین ہوتا۔
اختر ۔ حق ہی جسپر مہر ہوجائے۔
ممن ۔ جسپر مہر ہوجائے اُسکا ستارہ چمک جائے
اختر نے دور ہی سے کہا حضور یہ تنہا خوری اچھی نہین
ہم لوگ بھی امیدوار ہین ایک ایک ٹکڑا ہمکو بھی ملجائے
نواب صاحب نے کہا ابھی مین تو کھا گیا پہلے سے کیون
نہ کہا۔ اُنھون نے کہا حضور کو خود ہمارا خیال چاہیے تھا
نہ کہ ہم عرض کرین اور پھر ملے بھلا اسمین کیا خوبی ہی خیر
حضور کا بھلا تو ہم سبکا بھلا ہم لوگ تو حضور کی ترقی
دولت اور ازدیاد عمر کے دعاگو ہین۔ خدا حضور کو
مدارج اعلی پر پہونچائے ہمارے لیے یہی دولت ہازار سے
زیادہ اور کیا ہوگا۔
نواب صاحب اسقدر خوش تھے کہ گویا لاکھو کھا روپیہ

آنکو مل گیا۔ جامے مین پھولے نہین سماتے تھے کہ اب شاہد آرزو سے ہم آغوش ہونگے بی قمرن کی جدائی کے دن اب ختم ہو گئے ایکی سات پردون مین رکھون توسہی دم بھر پاس سے نہ ہٹنے دون۔ ایکی اغلانی مغلانی چھو چھو ماما ایک کونہ کھٹکنے دون۔ بلکہ اگر مراد بر آئی تو سیدھا نینی تال لے اُڑونگا۔ اور وہان جاکے دندناؤنگا کہان کا جھگڑا۔ اس جھنجھٹ سے تو چھٹکارا ملے گا۔ یہ کیا تھوڑا ہی۔ ہم اسی کو ہزار غنیمت سمجھتے ہین۔ بشیر الدولہ کی کارستانی تو وہان نہین چلنے پائیگی۔ کدرا کا تو خوف نہین۔ بیگا بیگم تو باتین نہین سنائینگی۔ سالی تو طعنے نہین دینگی رونق جنگ تو ادھر کی اُدھر نہ لگائینگے۔ ان سب باتون سے تو بچونگا۔ اور پھر پہاڑ کا قیام۔ آب ہوا فرحناک تندرستی اور صحت کے لیے اکسیر اعظم۔ نیم جان جاکے از سر نو زندگی پاتے ہین دو چار چیدہ چیدہ احباب ہونگے اور ہم ہونگے۔ لطف زندگی ہی اور یہ ہی یہان دھوپ اور لون کے تھپیڑے اور گرمی اور احتباس سے جان پر بنی ہوئی ہی لاکہ خس کی ٹٹی اور برف کا پانی ہو وہ بات کہان۔ وہ قدرتی بہار اور خنکی کجا

نواب۔ ممن یار چلو نینی تال۔

ممن۔ حضور غلام کو کیا عذر ہی۔

اختر۔ حضور ابکی عزم بالجزم فرمائیے۔

نواب صاحب نے مجذوبہ سے کہا اگر ہماری مربی اور مہربان ہو تو ہمسے یہ وعدہ کرو کہ کونسے روز قمرن کی اور ہماری ملاقات ہوگی ٹھیک ٹھیک بتاؤ۔ اگر صحیح بتاؤ تو ہم تمھاری دعوت کرین۔ گو ہم غریب آدمی ہین مگر خیر دال دلیا ہی سہی اور کچھ نہین تو ہماری خاطر ہی سہی۔ بادشاہ

کیا فقیرون کے ہان نہین جاتے۔

مجذوبہ۔ تو فقیر کون ہی جی۔ ہم کہ تم۔ بتاؤ صاحب

نواب۔ فقیر ہم ہم تو بادشاہون کی بادشاہ ہو

مجذوبہ۔ چل جھوٹے۔ سب جھوٹا جھوٹ کہتا ہی۔

نواب۔ ہم تمھارے غرضمند ہین کہ تم کو ہماری غرض ہی۔

مجذوبہ۔ ہمکو تمھاری غرض ہے۔ (زور سے قہقہہ لگاکر)۔

نواب۔ تمکو غرض ہوتی تو تم دوڑی آتین کہ ہم۔

مجذوبہ۔ تم ہمین گھورنے آتے ہو۔ (زور سے ہنسکر)۔

نواب (ہنسکر) ہنسوڑ بھی ہین۔ پرلے سرے کی

داروغہ۔ حضور کو خدا نے ایسا ہی رئیس کیا ہی کہ ان ایسی پاکدامن عورت سے حضور ہنسین بولین۔

مجذوبہ۔ چل الگ ہٹ۔ اور سنیے گا۔ اے واہ ہی۔

نواب۔ بڑی دیر سے (ہان) نہین کیا یہ کیا۔

مجذوبہ۔ نازو اور قمرن۔ کون کون۔ قمرن!

نواب۔ دلواؤ تو جانین۔ ہان دلواؤ تو بھلا۔

مجذوبہ۔ اچھا کل آ۔ کل دیکھیے۔ مگر دور دور سے

نواب۔ کوس بھر سے سہی مگر دیکھ سکونگا۔

مجذوبہ۔ ہان ہان۔ ہان ہان۔ کل حاضر ہونا۔

نواب۔ تو کل پھر حاضر ہون۔ ضرور۔ بولیے

مجذوبہ۔ ضرور حاضر ہو۔ ضرور حاضر ہو۔

نواب۔ ہزار کام چھوڑ کے آؤن اور بیچ کھیت آؤن مگر میرا کام تو نکلے کسی طرح۔ مین تو درم ناخریدہ غلام ہو جاؤنگا عمر بھر کو مول لے لوگی چیلا تمھارا ہو جاؤن مگر شرط یہی ہی کہ تم قمرن کو مجھے دکھا دو۔ اور چاہے جو ہو وہ ہو قمرن کی ایک جھلکی دیکھ لون اور بس اور جو اتنا بھی نہو تو ہماری بدقسمتی

مجذوبہ - بہت ہی محظوظ ہوے - بڑے خوش جامے مین نہین سماتے - اب کیا ہی قمرن کو دیکھنا زد کو دیکھ - ہمکو دیکھ مجھکو دیکھ - مجذوبہ کو دیکھ - اپنی آنکھون سے سب کچھ دیکھ - اور اچھل کود پھاند -

پھولے پھولے پھرتے ہین کہ آج ہمارے بیاہ
تُلسی گاے بجاے کے دیت کا ٹہین ٹانڈ

اسکو مجذوبہ نے کئی بار باواز بلند اس دھن مین گایا کہ نواب صاحب کی آنکھون سے آنسو نکل پڑے بے اختیار رو دیے - اُسنے جو دیکھا کہ یہ وجد کر رہے ہین تو اور بھی زور زور ٹھہر ٹھہر کر گانا شروع کیا اُنکے دیکھا دیکھی میان ممن بھی جھوٹ موٹ آنسو پونچھنے لگے - اور دو ایک بار رومال بھی آنکھون کے پاس لے گئے -

نواب - ہاے مار ڈالا - کیا پیاری آواز ہی -

ممن - حضور آواز نہین جادو ہی - واللہ -

داروغہ - جادو کی کیا حقیقت ہی اسکے سامنے -

اختر - حضور مین تو وجد کی حالت مین ہون - ع -

وجد ہی روح کو نغمہ ہی کہ جادو ہی یہ

خدا جانے یہ کیا ہی سمجھ مین نہین آتا ہی کہ نغمہ ہی یا سحر یا جادو -

نواب صاحب نے تین روز تک مجذوبہ ہی کے ہان پڑاو ڈال دیا اور اسطرح کے معتقد ہوگئے کہ معاذ اللہ انکو یہانتک یقین ہوگیا کہ مجذوبہ چاہے تو مینہ برسا دے اور مجذوبہ چاہے تو دھوپ کی چاندنی کر دکھائے اور چاندنی سے دھوپ مبدل ہو جائے مردے تک کو مجذوبہ زندہ کر دے وجہ یہ کہ ایک شخص نے مجذوبہ سے آ نکر کہا کہ بیلا باپ جان بلب ہی ڈاکٹرون اور طبیبون تک نے جواب دیدیا اور صاف صاف کہدیا کہ اب یہ نہ بچینگے - گو آدمی مسن ہین مگر باپ ہین - بزرگون کا دم ہزار غنیمت ہی - ذرا آپ چلی چلیے تو بڑا احسان ہو - مجذوبہ نے بڑبڑ مین کہا اچھا برا کیا - کیسا اچھا کیسا برا سب یکسان ہی - اچھا ہو جائیگا تو سانپ کاٹیگا جب آنا - ابھی تو وہ اب اچھا ہی - جا سانپ کاٹے تو آ جب سانپ کاٹے تو آ - ہان ہان بس اب جا -

وہ چلا گیا اور دوسرے دن پھر دوڑا آیا اور ایک چارپائی پر اپنے بوڑھے باپ کو بھی لاد کر لایا - اور روتے ہوے کہا کہ حضور اب ہماری عزت آپ کے ہاتھ ہی - جو آپ نے کہا وہی ہوا - کل مین یہان سے جو گیا تو کہان تو بلا نہین جاتا - کہان دیکھتا ہون کہ ٹہل رہے ہین - ع -

شان ہی اُسکی کبریائی کی -

مگر آج کھانے بیٹھے تھے کہ ایکدفعہ ہی چلا کے کہا ارے ابے مجھے کسی نے کاٹا - بس اتنا کہنا تھا کہ گر پڑے اور میرے گھر کے لوگون نے معاً دیکھا کہ ایک کالا سانپ لہراتا ہوا بل کی طرف جاتا ہی - اب حضور ہی کا سہارا ہی - مین (قدمون پر گر کر) غلام ہون آپکا - مجذوبہ نے پہلے تو شنوائی نہ کی - بعد اسکے چارپائی کے قریب گئی اور کہا ارے اسکو بچھو کے بڑے بھائی نے کاٹا ہی - رسی - رسی - رسی - ارے سانپ نگھ گیا اچھا ایک غزل سُن - ایک غزل سُناؤن - عمدہ غزل ہی - ہان ہان ارے دل لگا کے سُن -

مجذوبہ نے لہرا لہرا کر اشعار گانے شروع کیے بارگزیدہ جو چارپائی پر پڑا ہوا تھا ذرا ہلا لوگون نے جو یہ تماشا دیکھنے کے لیے جوق جوق جمع ہوگئے تھے غل مچانا شروع کیا

وہ زندہ ہوگیا وہ زندہ ہوگیا۔

ایک دن مجذوب نے نواب صاحب کے زانو پر سر رکھدیا اور کہا نواب ہمارے سر کی جوئین دیکھو۔ نواب صاحب اسدرجہ مسرور و محظوظ ہوے کہ گویا قارون کا خزانہ انکو ملگیا۔ ممن نے مسکراکر کہا (اور آپ کے سر مین بھی ہین) نوابصاحب نے جوئین ڈھونڈھنی شروع کین وہان جوئین کہان۔ بالون مین حنا کا سولہ روپے سیر والا تیل پڑا ہوا عطر مین بسی ہوئی۔ اختر نے حسب حال یہ شعر پڑھا۔ ے

رات اسکی ہے دماغ اسکا ہے زلفین اسکی ہین
زلف تیری جسکے شانے پر پریشان ہوگئی

نواب۔ صحیح واللہ برجستہ کہا ہے۔ بڑے ذکی آدمی ہو اور حسب حال کہا ہے جی خوش ہوگیا۔

راوی۔ شعر تو یہ غالب دہلوی کا ہے۔ ان حضرت نے ایک لفظ بدل کے پڑھ دیا تو نواب صاحب سمجھے کہ اسی کا شعر ہے اور یہ بھی چپکے ہو رہے۔

نواب۔ واللہ اسوقت جی خوش ہوگیا۔ داروغہ۔

داروغہ۔ پیرومرشد جو ارشاد ہو غلام بجا لائے۔

نواب۔ دیکھو میان اختر کو ہمنے خلعت دیا ایک رومال شالی سوزن کار اور ایک تھان گلبدن کا اور پچاس اشرفیان یہ ابھی ابھی انکو دو۔

اختر۔ (آداب بجالاکر) حق تعالے سلامت رکھے۔

ممن۔ یہ رئیس ہین اور سب برے نام رئیس ہین۔ ریاست کا مقتضا یہی ہے۔ اے سبحان اللہ خداوند جواب نہین ہے اب اس زمانے مین کون بجز حضور کے۔

داروغہ۔ بھائی جان بقول شخصے پوتڑون کے رئیس ہین اور بلند حوصلہ۔

نواب۔ میان اب ہمارا زمانہ نکام نہین ہے۔ ے

عشق نے غالب نکما کردیا
ورنہ ہم بھی آدمی تھے کام کے

ہم انکے لڑکے ہین جنکی ڈیوڑھی پر اچھے اچھون کا گذر محال تھا۔ یہ لوگ جواب دکڑیان اور چوکڑیان پھڑکاتے پھرتے ہین یہ سب ہمارے آبا و اجداد کے ساختہ پرداختہ ہین مگر اب ہمارا زمانہ نکام نہین ہے بھائی صاحب ایک کونے مین دبکے پڑے ہوے ہین۔ عقدا عزت رکھلے یہی بڑا غنیمت ہے ورنہ اب ہم مین اور ایک ادنی آدمی مین کیا فرق ہے

ممن۔ پیرومرشد اب بھی حضور کے لیے وہی باتین ہین صاحب لوگون مین ایسا کون ہے جو حضور کو نہین جانتا کبر و صاحب پولیس کا انسپکٹر حضور کا یار ہے۔ جارج صاحب ریل کے دفتر مین جو نوکر ہے وہ حضور کا دوست ہے۔ وہ گھوڑ دوڑ کا ایک ولال بلوٹ صاحب حضور کا یار چہ ہے حضور کو کون نہین جانتا اسروز جو سرکار نیلام مین گئے تھے مین کیا عرض کرون حضور کے نمک کی قسم دو میمین بھی جو اسطرح بیٹھی ہوئی تھین ایک نے دوسری سے پوچھا یہ گورا گورا نواب کون ہے۔ اس نے کہا۔ ول یہ بڑا مشہور آدمی ہے۔ نواب عسکری صولت جنگ بہادر۔

نواب۔ مین نے خیال نہین کیا تھا وہ تھین کون۔

ممن۔ اے حضور نواب یہ مجھے کیا معلوم ہے بھلا۔

نواب۔ اجی روپیہ دو پیہ تو ہے نہین پاس خالی خولی صورت ہی صورت ہے حضرت سلامت من۔

اختر۔ سرکار سب ہی کچھ ہے حضور کے پاس۔

نواب۔ بھائی جان نہ عجب شے ہے انکے زندہ باش

اگر زر نہین ہو تو سناٹا ہو - قبلۂ حاجات - اللہ کے زردار
باش جناب بے زر کے معاملہ نہین چل سکتا - انگریزی
مین ایک مثل ہو کہ بے روپیے کے گھوڑی بھی چل نہین سکتی
اب سنیے کہ نواب صاحب اور مجذوبہ ایک ٹانگی
مین سوار ہو کر دریا کی سیر کرنے لگے - اور ادھر ممن
اور اختر اور دار وغہ تخلیے مین اپنی اپنی کارستانیون
اور کارگزاریون اور نواب صاحب کی سادگی اور
بشیر الدولہ کی چال اور جعل اور جوڑ توڑ کی نسبت
یون گفتگو کرتے تھے -

ممن - بھئی مارون چارون شانے چت -

دار وغہ - یار تم بھی گیگلے ہو - واللہ -

ممن - اب تمھارے سے پیچ ہم کیا جانین -

اختر - کشمیری پیچ مشہور ہین -

ممن - مگر ہان انکی مار کھائین تو البتہ کچھ ہنر ہین
دار وغہ صاحب تو ہمارے استاد ہین -

اختر - ہم سب کے استاد ہین -

دار وغہ - بھائی ہاتھ پانون بچا کے کام کر دم
ایسا ہو کہ اور کے لیے کنوان کھودو اور خود اسین
گر پڑو -

اختر - مگر بلا کا آدمی ہو - بشیر الدولہ -

دار وغہ - عرض کرون بشیر الدولہ کی خاصیت اور
خلقت مین داخل ہو کہ لوگون کو بہکاوے - باپ کو
بیٹے سے لڑوا دیا - مان کو بیٹی سے بہن کو بہن سے -
میان کو بیوی سے - اور اس سے انکو یہ بھی مطلب
نہین ہو کہ کچھ روپیہ ملے یا بیگم صاحب کو پھانسا دے
کے کچھ اینٹھین اسکا ذکر ہی نہین مطلب تو یہ ہو کہ ان
دونون مین لڑائی ہو یا اگر لڑائی ہو تو صرف اتنا ہی ہو
کہ انکی کارگزاری سے قرن رفو چکر ہو جائے اور لوگون
مین مشہور ہو کہ نواب بشیر الدولہ بہادر نے یہ کارگزاری کی
بس اور کوئی بات نہین -

اختر - حضور یہ تو دن رات اسی فکر مین رہتے ہین
کوئی گل کھلے یا کوئی فساد ہو - ہو کچھ نہ کچھ ضرور ع -

خالی مت بیٹھ کچھ کیا کر -

ممن - اگر انکی صحبت مین کچھ دن رہے تو ہم لوگ
بھی برق ہو جائینگے - آٹھون گانٹھ کمیت کہین پر
چوکنے والے نہین ہر مقام پر چوکس سب باتون مین لیس

اختر - بھئی ہمین تو شک نہین کہ انکی صحبت مین
درست ہو جائینگے -

ممن - مگر بشیر الدولہ بھی بڑا چالاک ہو -

اختر - اسکے چالاک ہونے مین کیا شک ہو -

دار وغہ - ان چالون کو دیکھو - ادھر قرن کو اسکے
میکے بھیجا - ادھر نازو کو سطوت بہو کے ہان روانہ کیا مغلانی
کو چالاک پا کر جھپ سے نوکر رکھ لیا شہر لون کا پتا نہین
سب کو تہ و بالا کر دیا - اور آناً فاناً مین چٹکی بجاتے - ادھر
مجذوبہ کو ٹھہرا دیا - وہ گردن ہلا کر اور غل مچا مچا کر -
ہان! ہان! کہتی ہین کسی کی لڑکی کو چیچک کا حکم دے دیا -
کسی کا بخار اچھا کر دیا کبھی سانپ کے کاٹے کو اچھا کر دیا
ہر دم ایک نیا شعبدہ سب سے بڑھ کر دل لگی یہ ہوئی کہ
ایک شخص جو پیرنا نہین جانتا تھا وہ مجذوبہ کے حکم سے
پیرنے لگا - اور سرکار کو یقین بھی کیا جلد آگیا کہ مجذوبہ کے
کمال کا یہ اثر ہو - لاحول ولا قوۃ -

ممن - ارے یار و ذرا اور مال چیرا جاے تو لطف ہو
یہ کیا دو دو ہزار اور پانچ پانچ سو لیتے ہو -

دار وغہ - بھئی بے حلق کھائین تو سہی مگر ٹھنڈی کر کے

بہت جلدی نہ چاہیے۔

اختر۔ بس یہی بات ہی۔

ممن۔ ہان صحیح ہی اگر زیادہ طمع کی اور دھر لپکے گئے تو عمر بھر کی روٹیان گئین۔ نہ ادھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے۔

اختر۔ بھئی حصہ رسدی سب کو برابر ملے۔

داروغہ۔ تین حصے ہونگے دو ہمارے اور ایک مین ممن اور تم ہم اپنے دو حصون مین سے اوپر والون اور پھندیتون کو دینگے۔ مثلاً اکیس سَو ملے۔ تو چودہ سو ہمارے اور سات سَو اختر۔ اور ممن۔ ساڑھے تین تین سَو۔ اور اُس چودہ سو مین سے ہم پھندیتون کو اُنکی حیثیت کے مطابق دینگے جو جسکے حصے مین آئے۔

اختر۔ بھئی یہ تم زیادہ کیون لو۔

ممن۔ پھندیتون کو بھی تو اُسی مین سے دینگے آخر۔ اور پھر کنجی تو سب کی اُنھین کے ہاتھ ہی۔ داروغہ ہین کہ نہین۔ اگر نہ چاہین تو ایک حبہ تو ملے نہین آپ ہین کن خیالون مین جناب!۔

میان بیوی کی میٹھی میٹھی باتین۔

نواب صاحب محلسرا کی چھت پر اوس مین پلنگ بیٹھے ہوے حقہ پی رہے ہین۔ اور بیگم صاحب پلنگڑی پر بیٹھی اپنے ہاتھ سے گلوریان بنا رہی ہین پیشگون سے چھت پر چھڑکاؤ ہوا تھا اور ہوا بھی ٹھنڈی ٹھنڈی چل رہی تھی جو جھونکا آتا تھا روح کو تازگی بخشتا تھا۔ بڑی فرحت حاصل ہوتی تھی بیگم صاحب تو از بس محظوظ تھین کہ قمر غائب غلہ ہوگئی اب ہم ہی ہم ہین مگر نواب صاحب کو آج قمر کی جدائی اسقدر شاق گذری کہ دو بار ٹھنڈی سانسین بھرین اور دل مین بصد ہزار حسرت سوچنے لگے کہ یا الٰہی یہ کیا اسرار ہی قمر کو ان ظالمون نے کہان بھگا دیا۔ ہاے مجھے کسی مصرف کا نہ رکھا نہ ادھر کا رہا نہ اُدھر کا۔ ادھر مین اُدھر مین یہ بلا گھر مین۔ بیگم صاحب اُنسے باتین کرتی ہین تو یہ اُکھڑی اُکھڑی باتین کرتے ہین۔ دل تو اور طرف مخاطب تھا۔ یہ طبیعت دار عورت تاڑ گئین کہ ؏

پاتی ہون کچھ انتظار کے طور	رُخ میری طرف نظر کہین اور

مگر چھیڑنا مناسب نہ سمجھین کہ مبادا دل کو ٹھیس لگے یا یہ اسقدر جو لحاظ ہی وہ بھی جاتا رہے تو پھر بڑی ٹھہرے گلوری بناکر نواب صاحب کو دی اور کہا یہ آج تمھاری طبیعت کیسی ہی کچھ سُست سے معلوم ہوتی ہو۔ یہ کُشتہ عشق کیا کہین کہ کیون سُست ہین کہا تمکو محبت سے معلوم ہوتا ہی ہم تو سُست نہین ہین۔ بفضل الٰہی ہی یہ تمنے کاہے سے جانا کہ ہم سُست ہین۔

بیگم صاحب تو خوب سمجھی ہوئی تھین کہ قمر کا عشق چرایا ہی اُسکی مفارقت حد سے زیادہ ناگوار ہی۔ مگر بات کو ٹال دیا۔ کہا اس وقت کچھ کھانے کو جی چاہتا ہو کوئی شی منگواؤ۔ نواب صاحب کو غم کھانے سے فرصت کہان تھی کہ کھانا کھاتے۔ کہا نہین اب اس وقت بس حقہ ہی پینے کو جی چاہتا ہی۔ تمنے جو گلوری اس وقت دی تھی کتنی عمدہ گلوری تھی ابھی پسینے آگئے۔ دیکھو نا۔ مارے پسینے آگئے۔

بیگم صاحب نے رومال سے پسینا پونچھا۔ اور ایک گلوری اور بناکر دی۔

نواب - بشیر الدولہ کو ہمنے بلوایا تھا - مگر وہ نہ آیا کمبخت کیا معلوم ہمسے کیون خفا ہی -

بیگم - وہ تو ماندے ہین - اُس دن زخمی ہوئے تھے نا - اب کیا حال ہی علاج کس کا ہوتا ہی -

نواب - ایک جراح کا علاج ہوتا ہی - نامی آدمی ہی اور دور تک مشہور ہی - اچھا علاج کرتا ہی - بہت جلد افاقہ ہوگا - اب کچھ خوف کی بات نہین ہی -

بشیر الدولہ کا نام سُنکر بیگم صاحب کو وہ کل باتین یاد آگئین تو چہرے کا رنگ کسی قدر متغیر ہوگیا اور اسکا سبب ظاہر ہی - پہلے تو نواب صاحب سے میٹھی میٹھی باتین ہو رہی تھین مگر اب اِس تذکرے نے انکو بد دماغ کر دیا - لیکن سنبھل گئین اور بڑا ضبط کیا -

بیگم - ای اللہ جانتا ہی مٹیا برج چلو تو بڑا لطف حاصل ہو مین کیا تمسے بیان کرون کہ کلکتہ کیسا شہر ہی روے زمین پر ایسا شہر نہوگا - چار پانچ روز مین برابر بند گاڑی مین چھپ چھپکے گئی - بازار مین بھیڑ ہوتی ہی - اور آدمیون کا تو جنگل ہی - مگر ایسی ایسی عمارتین بنی ہین کہ مین کیا کہون - ایک سے ایک اعلی اور ایک سے ایک نفیس - جو عمارت ہی آسمان سے باتین کرتی ہی اور روپیے کا تو وہان مینہ برستا ہی مفلس تو کوئی ہی ہی نہین سب روپیے والے - اور جوڑیون اور گاڑیون کی تو اسقدر افراط ہی کہ مین کیا کہون بازار مین جو ہماری گاڑی نکلی تو کیا دیکھتی ہون کہ گاڑیون اور ٹرمموی (ٹریموے) اور پالکیون کا تانتا لگا ہی - پوچھا آج کیا ہی یہ - یہ اتنی گاڑیان کہان جا رہی ہین کچھ اچھی لدی ہوئی - تو بوا چاندنی نے کہا بیوی یہ تو روزمرہ حال رہتا ہی یہان یہ کچھ نئی بات تھوڑا

آپ نئی نئی آئی ہین اِس سے تعجب ہوتا ہی اور مٹیا برج کی آب وہوا تو ساری دنیا سے عمدہ ہی ایسی ہوا تمام دنیا مین نہوگی - مٹیا برج کاہے کو بہشت کہنا چاہیے - نمونہ تو بہشت ہی کا ہی -

نواب - (ہنسکر) تم اس طرح کہتی ہو جیسے سچ سچ دیکھ ہی آئی ہو بہشت کو مگر انصاف سے درگذر نہ کرنا چاہیے اسمین شک نہین کہ ہو بہشت کی پری ہی - بلکہ پری سے بڑھ کہ - پری کی کیا اصل و حقیقت ہی - پری سے بڑھ کر ہو -

بیگم - اب بہت بناؤ نہین -

نواب - بنانے والے کو خدا غارت کرے -

ب - تو ہم حور ہین اور تم کیا ہو -

نواب - حور کے میان ہین اور کیا ہین -

ب - آج بڑی عنایت ہی ہمارے حال پر -

نواب - تمکو لوگ لڑواتے ہین خواہی نخواہی -

ب - بس یہ تو تمھاری باتین ہین ہم کہیا تے بگلے بھلا یہ تو سب گپ ہی گپ ہی بس اُس موئی قمرن کو ابتک یاد کیے جاتے ہو - اور باتین بناتے ہو اوپر سے -

نواب - مین تو کبھی اُسکا نام بھی نہین لیتا بیچاری کا -

ب - (تیکھی ہوکر) بیچاری یا موئی بدکارہ عورت پاجی ٹکے کی عورت - بیچاری ا ہا ا -

نواب - تمنے آ

ب

نواب۔ ذرا زبان سنبھال کے بولا کرو (ہنستے ہوے) خبردار کہدیا ہو۔ بس اب ہوشیار رہو۔ ہان!۔

ب۔ (شوخی کے ساتھ) بہت خوب سرکار۔ کان پکڑے اب ایسی خطا نہ ہونے کی۔ مجھے کیا غرض پڑی ہو کہ موئی قمرن کو موئی قمرن کہون۔

نواب۔ (قہقہہ لگاکر) کیا باتین ہین تمھاری بھی۔

ب۔ اول تو وہ اشراف مین بچاری غریبنی۔

نواب۔ (ہنسکر) دیکھو تو سہی۔ انصاف شرط ہو۔

ب۔ وہ محلون مین رہنے والی۔ مین بچاری جھونپڑو مین اتنی بڑی ہوئی۔ تمھارے یہان آکے البتہ محلسرائین اور عظیم الشان عمارتین دیکھنے مین آئین

نواب۔ اُنمین اور تجھ مین زمین آسمان کا فرق ہو۔

گو ہنسی ہورہی تھی اور نواب صاحب اور بیگم صاحب دونون کو معلوم تھا کہ مذاق ہی مذاق ہو مگر نواب صاحب نے جو قمرن کے لیے (اُن) اور بیگم صاحب کے لیے (تجھ) کا لفظ استعمال کیا تو یہ بگڑ گئین۔ حالانکہ نواب صاحب نے صرف چھیڑنے کے لیے کہا تھا۔ کہا اللہ جانتا ہو ہم اُٹھ کے چلے جائینگے یہ کہکر کھڑی ہو گئین تو نواب صاحب نے ہاتھ پکڑ لیا اور اپنے پلنگ پر بٹھایا مگر کو ترستی تھین بات استقدر بیگم

کہ نواب نامدار نے انسے استقدر اظہار محبت کیا تو بہت ہی خوش یقین کہ اب پالا مار لیا ہو۔ قمرن کا نواب صاحب نام بھی زبان پر نہین لاتے۔ جب نواب صاحب کسی ضرورت سے باہر کوٹھی مین گئے تو بیگم صاحب اور مغلانی مین یون گفتگو ہونے لگی۔

مغلانی۔ حضور اللہ کو اچھا کرنا ہوتا ہے تو یون کرتا ہو۔

بیگم۔ ای ہتے پر نہ ٹو کو مغلانی۔

مغلانی۔ حضور میرا تو جی خوش ہوگیا۔

ب۔ کیون نہین جی خوش ہونے کی بات ہی ہو۔

م۔ اب موئی قمرن کا ذکر بھی نہین کرتے۔

ب۔ دیکھو جو اللہ کو اچھا کرنا ہوگا تو اچھا ہی ہوگا نہین تو کوئی اُس سے لڑ سکتا ہو۔ کیا مجال اُسکی کریمی کے صدقے۔

م۔ سرکار اُسکو کسی حالت مین نہ بھولنا چاہیے جو اُسکو بھولیگا وہ کہین کا نہ رہیگا۔

ب۔ جب انسان استقدر سمجھے بھی تو۔ سمجھتا ہی تو نہین ہو جو یہ سمجھے تو دلی نہ ہو جائے۔ پھر انسان مین اور فرشتے مین کیا فرق رہے کچھ بھی نہین۔ دونون ایک ہو جائین۔ یہ بہت مشکل بات ہو۔

عورتین ضعیف الاعتقاد تو عموماً ہوتی ہی ہین نواب نادر جہان بیگم نے اور کوششون کے علاوہ گنڈے تعویذ جادو ٹونے سے بھی نواب صاحب کو سحر کرنا چاہا بڑی بڑی فکرین کین سیکڑون منصوبے کیے۔ مگر گنڈا تعویذ اور جادو ٹونا تو بخیر نواب بشیر الدولہ بہادر کی ساعی جمیلہ البتہ وہ کام کیا کہ سحر سامری بھی اُسکے مقابل مین مات ہو۔ بیگم صاحب اُنکی خادمہ عورتون نے دونون ہاتھون سے لوٹا

اور چونکہ دل سے لگی تھی کہ جس طرح ممکن ہو نواب صاحب کی تالیف قلوب کریں۔ لہذا جسنے جو مانگا اسکو دیا۔

ان دونون میاں بیوی کی طبائع مختلف کا فرق پُر ظاہر ہی میان تو آج نازو پر جان دینے لگے۔ کل قمرن پر لٹو ہو گئے پرسون مجذوبہ پر ڈورے ڈالنے لگے۔ اور بیوی کی یہ پاکدامنی کہ اُف تک نہین کرتی جب رات ذرا بھیگی تو یون مکالمہ ہونے لگا

بیگم۔ کیون نواب کبھی ہمارا بھی خیال آتا تھا سچ کہنا تمکو ہمارے سر کی قسم۔

نواب۔ اچھا تم پہلے اپنی رائے دو پھر ہم بتائینگے

ب۔ یہ نہ ہونے کا۔ پہلے تم بتاؤ۔ پھر ہم۔

نواب۔ ہمین بڑا قلق تھا کہ تم جا کے کلکتے بیٹھ رہین

ب۔ ہان اور دن بھر مین کئی بار یاد کرتے تھے۔

نواب۔ کوئی خدا جھوٹ نہ بلوائے تو سو بار سے کم تو نہ یاد کرتا ہونگا۔

ب۔ اخاہ جبھی یہ ہمکو بار بار ہچکیان آتی تھین۔

نواب۔ ہان ہان۔ تمکو یقین آتا ہو یا نہ آتا ہو۔

ب۔ کیون نہین امی جان ہمسے کہتی تھین کہ بیٹا جب کوئی چاہ سے کسی کو یاد کرتا ہی تو اسکو ہچکیان ضرور آتی ہین

نواب۔ تم تو بناتی ہو اور ہم دل سے کہتے ہین۔

ب۔ کیون جی تم ہمکو پاگل ہی سمجھتے ہو کیا۔

نواب۔ وہ تو ہم سمجھے ہی ہوے تھے کہ تمکو ہماری اس بات کا یقین نہ آئیگا بس وہی ہوا نا ہمسے چاہے جسکی قسم لو۔ ہم دن بھر مین سو سو بار تمکو یاد کرتے تھے مگر ہمین بڑا غصہ تھا کہ تم جا کے مٹیا برج مین بیٹھ رہین ہمنے بھی قسم کھالی تھی کہ ہم نہ بلوائینگے۔

بیگم صاحب نے ہنسکر کہا۔ ان دونون باتون مین ایک بات تو بیشک صحیح ہی کہ تمنے عہد کر لیا تھا کہ بلانے کا نام بھی نہ لونگا۔ اسمین تو شک نہین ہی اور تمکو ضرورت ہی کیا تھی قمرن کے عشق کے آگے مجھ بیچاری کی کیا پڑی تھی یہ تو تمنے میرے دل کی بات کہی کہ قسم کھالی تھی کہ ہرگز ہرگز نہ بلواؤنگا۔ مین بیچاری خود چلی آئی۔ اور یہ جو تمنے کہا کہ سو سو بار یاد کرتا تھا یہ سب غلط ہے تم خدا سے دعا مانگتے ہوگے کہ بلا وہان ہی رہے تو اچھا۔ اب دیکھو نہ میرے آنے سے کتنا نقصان ہوا نہ قمرن ہی نہ نازو ہی کسی کا پتا نہین تمھارے عیش مین خلل واقع ہوا مزہ کرکرا ہو گیا۔ اور تم جو یہ ہمسے پوچھتے ہو کہ کسکی قسم کھاؤن جسکی قسم کہو کھاؤن۔ اچھا رے بھلا قمرن کی قسم تو کھاؤ۔ قمرن کی قسم کھاؤ تو جانین۔

نواب صاحب کو بے اختیار ہنسی آگئی۔ بیگم تم بڑی بدگمان ہو تمھاری بدگمانی نے مار ڈالا۔ کسی بات کو تو سچ مانو جانی تم تو ایک سرے سے ہر بات کو غلط ہی سمجھتی ہو۔ اچھا خیر پھر اب تو جو ہوا سو ہوا گذشتہ را صلواۃ۔ اور آئندہ را احتیاط۔ اب توبہ کی بس اگر کوئی بات اس قسم کی سنو تو جبھی کہنا۔ بیگم صاحب نے مسکرا کر جواب دیا۔ یہ ایک ایسی بات ہی کہ آج تک نہ ہماری سمجھ مین آئی اور نہ آئیگی کہ اگر ایسا ہو تو جبھی کہنا جب وہ ہو جائیگی تو پھر کہینگے کیا اور کہنے سے ہوتا کیا ہی تمھاری یہ حرکتین جائینگی تھوڑی۔

نواب نے بڑے اختلاط اور تپاک کے ساتھ بیگم صاحب سے میٹھی میٹھی باتین کین اور کہا آج شب کو ہم تمکو سونے نہ دینگے چاہے ادھر کی دنیا ادھر ہو جائے اتنے دنون کی کسر آج نکالینگے میمون ہو گئے کہ ہمسے بات چیت تک کی نوبت

شرآئی اِتنے روز کی کسر آج نکالو اور باتین کرتے کرتے ترماکا کردو۔

بیگم صاحب کو یقین کامل تھا کہ آج نواب دلی محبت سے ہمسے پیش آئے اب قمرن کو بھولتے جاتے ہین۔ یہ خود بھی لگاوٹ بازی کی باتین کرنے لگین کہ کیا معلوم تمکو امرن قمرن کی کیون اسقدر محبت ہے اسمین کیا ہے۔ اللہ جانتا ہے میا برج مین پچاسون عورتین اس قسم کی ہین کہ وہ ہمپر عاشق ہین جان دیتی ہین مردون کی کون اصل حقیقت ہے ہم یہ نہین کہتے کہ تمسے بڑھکر کوئی سارے زمانے مین نہین ہے مگر سو پچاس نہین ہزار دو ہزار مین ایک ہون۔

نواب صاحب نے کہا کیون نہین ہم کیا تُمسے کم ہین ہم بھی تو لاکھ دو لاکھ مین ایک ہین۔ ہمارا سا خوبصورت اور حسین آدمی بھی کوئی تمنے دیکھا ہے۔ ہم میان بیوی دونون ایک سے ہین۔ بیوی عورتون مین بے مثل اور میان مردون مین بے نظیر

بیگم۔ ہان تمھارے حسین ہونے مین کیا شک ہے۔

نواب۔ ہم تم دونون ایک سے ہین۔

ب۔ مگر تم تو ہمکو بد قطع بد قوارہ سمجھتے ہو۔

نواب۔ نہین بیگم ایسی بات نہین ہے جان من۔

ب۔ اچھا اب سو رہو۔

نواب۔ واللہ سونے نہ دونگا یہ شرط آپ سے نہتھی باتین کیے جاؤ آج بہت دن کے بعد باتین ہوئی ہین خدا جانے کس ظالم نے تفرقہ پردازی کی خدا اُسکو غارت کرے (بوسۂ رخسار لیکر) بعد مدت آج یہ بوسہ نصیب ہوا۔ شکر خدا ہزار شکر خدا اب خدا سے یہ دعا مانگو کہ ہم تم پھر اُسی محبت اور لطف کے ساتھ بسر کرین جسطرح پیشتر بسر کرتے تھے جو ہوا وہ ہوا۔ اب اسکا ذکر کیا۔ ہماری آنکھون پر جیسے کسی نے پٹی باندھدی تھی لاحول ولا قوۃ۔ مگر شکر ہے کہ اب بھی خواب غفلت سے چونکے نہین تو ترطکا ہی جاتا اور یہ ساتھ کے بیٹھنے والے اور غارت کرتے تھے۔

راوی۔ نواب صاحب کی اس تقریر سے معلوم ہوتا ہے کہ اب عمر بھر کبھی بری کی طرف مائل ہی نہ ہونگے۔ مگر

توبہ بر لب سبحہ بر کف دل پر از شوق گناہ
معصیت را خندہ می آید بر استغفار ما

یہ گفتگو کرتے کرتے دو دفعہ خدا سے دعا مانگ چکے کہ یا خدا وہ دن دکھا کہ قمرن سے ملاقات ہو۔

ب۔ تم خود سمجھ سکتے ہو کہ تمھارے اس کلام سے میرا جی کسقدر خوش ہوا میرا ہی دل جانتا ہے مگر تمھارا اعتبار کیونکر ہو خرابی تو یہ ہے آج کچھ کہتے ہو کل کچھ کہوگے۔ پرسون کچھ اور ہی رائے ہوگی۔ اس گرگٹ کی طرح رنگ بدلنے کو کوئی کیا کرے۔ اور کسی کو کیونکر تمھارا اعتبار ہو۔

نواب صاحب نے پھر رخسار تابان کا بوسہ لیکر کہا جان من سچ ہے کہ آزمودہ را آزمودن جہل ست۔ مگر یاد رکھنا کہ اگر جو بات کہدی تو پتھر کی لکیر ہو گیا ورنہ ع

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے

ایک ہفتے تک آزمائش کرکے دیکھ لینا کیا مجال ہے جو اسکی نکل جاؤن۔ دیکھ لینا بس ایک ہفتے مین تمکو خود ہی معلوم ہو جائیگا۔

بیگم صاحب نے پھولون کے ہار جو شام سے منگوائے تھے اٹھائے اور مہری کو حکم دیا کہ پانی سے تر کرو مہری پانی

تر کرکے لے آئی - نواب صاحب کو یہ خوشبو بہت
بھائی کہا بیگم تمھاری تو سانس سے خوشبو آتی ہی -
زلف سے خوشبو آتی ہی بدن سے خوشبو آتی ہی - تمکو بھلا
اسکی کیا ضرورت ہی کہ پھولون کے ہار پھولون کی چھڑیان
پھولون کے طوق منگواؤ - کہا پھولون کے ہار اسواسطے
منگوائے ہین کہ تم ہماری قدر زیادہ کرو - پوچھا یہ کیا
کہا سمجھ جاؤ - انھون نے غور کرکے کہا ہماری سمجھ مین
نہین آتا - کہا یہ پھول اس لیے منگوائے کہ دیکھو یہ
تو دو ہی گھڑی مین کمھلا جاتے ہین - اور ہمارے
گال وہ گل ہین جو سدا بہار ہین سینچنے اور پانی سے
تر کرنے کی اصلا ضرورت نہین ہی - دوسرے ہماری زلف
عنبر بار کی قدرتی خوشبو ایسی ہی کہ پھولون کی کیا اصل ہی
پھول بھی اسکے مقابل مین گرد ہین -

نواب صاحب نے بوسہ لیکر کہا خدا جانتا ہی کیا بات
پیدا کی ہی - جی خوش ہوگیا اس وقت واقعی کیا خوب
بات پیدا کی ہی - اور آپ کی زلف کی خوشبو کی تو ہم پہلے
ہی تعریف کرچکے ہین -

یہ باتین ہوتے ہوتے بیگم صاحب کی آنکھ
لگ گئی تو نواب صاحب کی محبت اسکی مقتضی ہوئی
کہ انکو بھی نیند جگائین دوبار چاہا کہ دوسرا تکیہ بھی
سر کے نیچے رکھدین - مگر اس خوف سے کہ مبادا
آنکھ کھل جائے مبادرت نہ کی - ؎

یار آرام مین ہی وصل کی شب خبر ہی
متحیر ہون کہ بیدار کرون یا نہ کرون

گردن اٹھا کر جو بیگم صاحب کے چہرۂ زیبا پر نظر ڈالتے
ہین تو ہزار جان سے عاشق ہوگئے اور بیگم صاحب
کے حسن صبیح نے انکے دل پر رنگ اثر جمایا - زلف مشکفام
مشکبار کا چہرے پر سے ہوکر تکیے پر پریشان ہونا عجیب
لطف اور مزہ دکھاتا تھا -

اپنے دل مین نواب صاحب سوچنے لگے کہ عسکری اللہ
ایسی حسین طرحدار گلبدن باغ و بہار غیرت مہر کے ساتھ اس
بے اعتنائی سے پیش آؤن بڑے افسوس اور بڑے
شرم کی بات ہی - میری آنکھون پر غفلت کا پردہ پڑا ہوا تھا -
ایسی پری کے ساتھ اور یہ بے اعتنائی - اس وقت
جی چاہتا ہی کہ بیگم کو جگا کے انکے پاؤن پڑین - ہائے
ستم - ارے اس پری کی مین نے قدر نہ کی بڑا کیا - سوچتے
سوچتے بیگم صاحب کا شانہ پکڑ کر ہلایا - انھون نے
پہلے تو ہاتھ غفلت مین جھٹک دیا مگر نواب صاحب نے
پھر جگایا اور کہا بیگم ذری ایک بات تو سنو - ایک بات
سن تو لو - سو رہنا -

اسپر بیگم صاحب نے رسان سے کہا - اے ہی تو کل سویرے
کہہ لینا - مارے نیند کے برا حال ہی -

نواب - ایک بات سن لو بس سو رہو بیگم سمجھین
بیگم - اچھا کہو مگر طول نہ دینا کہ ختم ہی نہو لیکن -
نواب - تو یون نہین اٹھ بیٹھو اور منھ دھو ڈالو -
ب - اوئی یہ بڑی قواعد ہی - اٹھو اور منھ دھو -
نواب - اے اب اٹھ بیٹھو - جھٹ پٹ اور
منھ دھو ڈالو -
ب - اچھا کہیے - کہو کیا بات ہی کہ پچھلے پہر جگا دیا
کون مصلحت ہی -
نواب - پہلے منھ دھو ڈالو - جو شرط ہی وہ بجا لاؤ -
راوی - بیگم صاحب نے منھ دھویا اور گلوری کھا کر
پلنگ پر بیٹھین اور کہا لے اب بتلاؤ -

نواب صاحب نے کہا اللہ جانتا ہی اسوقت جی چاہتا ہی

کہ — ٹوکنا نہ تم — تم ضرور ٹوک دوگی۔ ٹوکو نہ تو بھی ہمارا اس وقت جی چاہتا ہو کہ ہم — اب کبھی ڈالوں خدا جانتا ہر کہ ہمارا اسوقت جی چاہتا ہر کہ ہم تمھارے ہاتھ جوڑین بتتے وہ بھول ہنسی ہمارے ساتھ کی ہے کر واہ —

بیگم صاحب بہت ہنسین کہا مین سمجھ گئی۔ مین بھی کہتی تھی کہ یا اللہ یہ کیا ماجرا ہو سنتے پچھلے پہرے کا ہے کی مصلحت ہو۔ اب مین سمجھ گئی کہ تمنے خواب دیکھا ہوگا۔ خواب مین اکثر ایسا ہوجاتا ہو۔ نواب صاحب نے قسمین کھاکر کہا کہ پلک سے پلک نہین لگی اگر ذرا جھپکی بھی آئی ہو تو جو چور کی سزا وہ میری سزا مین تو تمام رات تمھاری صورت اور تمھارے چہرے کو گھورا کیا۔ بیگم اب ہمارا قصور معاف کردو ہمنے تمھارے ساتھ بڑی بے اعتنائی کی اور بے اعتنائی کیا معنی پاجی پن کیا — ہمکو اسکا بڑا افسوس ہو۔ مگر اب تو جو ہوا وہ ہوا۔ اب آج سے قسم کھالی۔ سچ کہتے ہین۔ گھر کی مرغی دال برابر ہمنے تم ایسی پری کی قدر نہ کی برا کیا مگر خیر اب بھی کچھ نہین گیا ہو —

بیگم صاحب کو انکے طرز تقریر اور خوشامد کی باتون سے یقین ہوگیا کہ اب انکی رائے بدل گئی اور سیدھے ڈھرے پر آگئے خدا کا ہزار ہزار شکر ادا کیا کہ کہان وہ دن تھا کہ ہم بدحواس سخت پریشانی کے ساتھ ٹیلا برج سے چلے تھے اور کہان آج کا دن خدا نے دکھایا کہ نواب ہمسے معافی مانگتے ہین۔ کہ ہماری خطا معاف کرو اسکی شان کے صدقے کیا رحم کیا ہو —

بیگم اور نواب مین جو میٹھی میٹھی گفتگو مزے مزے سے ہونے لگی تو تڑکا ہوگیا اور دونون کے دونو کی آہستہ آہستہ چھت پر ہوا کھانے لگے اور ٹہلنے لگے۔ دونون کے دل خوش تھے —

اتنے مین پڑوس کے ایک مکان کی مہتابی پر ایک مور آکے بیٹھا اور جھوم جھوم کے چلنے لگا اور چونکہ اسدن بدلی تھی اور ابر خوب گھرا ہوا تھا۔ مور ناچنے لگا۔ نواب صاحب نے کہا یہ آج نئی بات دیکھنے مین آئی۔ باغون مین بنون مین جنگلون مین مور کو ناچتے دیکھا تھا مگر مکان کی چھت پر ناچتے آج ہی دیکھا —

بیگم صاحب نے کہا دیکھو نواب آج جو ابر ہو اور یہ ابر کا عاشق زار ہو تو کیا مست ہو اور کیسا جھوم رہا ہو جیسی مکان کی چھت پر آج ناچا —

اتنے مین کہین سے آواز آئی —

کن مارو مور یلا بتا پاپی۔ کن مارو مور یلا —

تڑکے کا سہانا وقت اور ابر گوہر بیز و جواہر خیز کچھ تو ہی سماں سج ہو رہا تھا۔ اور طاؤس زرین پر و بال سلف مقنی مصروف رقص ہر اور ایک خوش گلو آدمی لہرا لہرا کر گا رہا ہی

کن مارو مور یلا بتا پاپی۔ کن مارو مور یلا —

اتنے مین مہری حقہ بھر کر لائی جھک کر آداب عرض کیا مور کو دیکھکر کہا سرکار یہ مورنی ہر اس سامنے والے باغ مین رہتی ہر۔ پالو ہر —

ب۔ کیا مورنی بھی ناچتی ہر۔ یا مور ہر —

نواب۔ یہ ہمین نہین معلوم۔ اسکی تحقیقات ہمین نہین ہر کسی واقف کار سے پوچھینگے۔ مورون کو ناچتے تو ہمنے اکثر دیکھا ہر۔ مگر یہ نہین معلوم کہ مورنی بھی ناچتی ہر —

مہری حضور جس جانور کا نر ناچتا ہر اسکی مادہ بھی ناچتی ہر یہ تو کھلی بات ہر —

نواب۔ مور یلا ابر کا عاشق ہر اور بھونرا کنول کا۔ اور بلبل گل کی عاشق ہر۔ اور قمری سرو کی عاشق ہر اور فاختہ

شمشاد پر عاشق ہے اور چکور چاند کا عاشق ہے پروانہ
شمع کا عاشق ہے اور (اپنی طرف اشارہ کرکے)
نواب بیگم صاحب کا عاشق ہے۔

اس پر بیگم صاحب اور مہری دونون مسکرائین۔

مہری۔ حضور کیا اچھا سمان ہے اس وقت۔

بیگم۔ اس وقت جی چاہتا ہے کہ باغ مین جھولا
پڑا ہو اور پینگ چل رہے ہون اور تان مین ٹپی ہو۔

کیسے جھولون مین راج ہنڈولہ

نواب۔ اہاہاہا۔ کیا تان لگائی ہے بیگم صدقے اس
آواز کے۔ واللہ کیا پیاری آواز ہے۔ ہان بیگم
ذرا پھر گاؤ۔

شیطان کی تھونی بہادر

ایک نوجوان اور خوبصورت پارسی بڑی لمبی چوڑی
ٹوپی سر پر رکھے اور کوٹ پتلون پہنے بنارسی باغ کی ہوا
کھا رہے ہین کہ اتنے مین ایک بزرگوار جو ایک
روش مین بیٹھے ہوا کھاتے تھے انکو دیکھکر اٹھے اور قریب
جاکر پوچھا آپکا اسم شریف۔ پارسی نے کہا صاحب
ہمارا نام نوشیروان جی ہے پوچھا یہان آپ کیا کرتے
ہین۔ کہا ہم ایک تھیٹر کے مالک ہین ہم اندر سبھا مین
پکھراج پری بنتے ہین۔ اور بلبل بیمار بنتے ہین لیلی بنتے
ہین۔ گلزار نسیم کی بکاؤلی ہمین بنتے ہین ہمارا اسی پھول
چوری گیا تھا۔ یہ بگڑا اگرم تقریر سنکر یہ بزرگوار ذرا ٹھٹک گئے
مگر انکی سمجھ مین پارسی کی تقریر اچھی طرح نہین آئی۔ پوچھا آپ
کسی اندر سبھا کے میر مجلس ہین اسنے کہا پارسیون کی ایک کمپنی بمبئی سے
آئی ہے اس تھیٹر کے مالک ہمین ہین اور پکھراج پری ہم خود
بنتے ہین تو پوچھا اس وقت صرف ہوا کھانے آئے ہونگے۔ کہا نہین

کرنیل ٹملو صاحب نے ہمسے کہا تھا کہ آج بنارسی باغ مین پانچ بجے آئیگا
تو ہم وہان آپسے ملینگے۔ انہین کی تلاش مین ہم آئے ہین
آپ ہمارے تھیٹر مین کیون نہین آتے۔ انھون نے کہا
ہمنے آجتک تھیٹر کا نام ہی نہین سنا تھا آج ہم آئینگے۔ آپ
اپنا پتا دیجیے تو ہم آپسے ملین تھیٹر مین تماشا ہوتا ہے گانا
بجانا ناچنا ہوتا ہے یا کچھ اور بھی۔ پارسی نے کہا جی ہان
ناچتے ہین گاتے ہین بجاتے ہین نقلین ہوتی ہین ہنسی دل لگی
کی باتین ہوتی ہین بڑا لطف رہتا ہے۔ آپ ضرور آئیے
ان بزرگوار نے حتمی وعدہ کرلیا کہ ضرور بالضرور آئینگے
پارسی نے اپنا کارڈ دیا اور کہا ہمارا تماشا لال باغ مین ہوتا
ہے مگر ہم حضرت گنج مین نوروزجی کی کوٹھی کے سامنے ایک
مکان مین ٹکے ہین۔ یا آپ جہان فرمائین وہان ہم آئین
کہا ہم اسکا جواب آپکو پیچھے دینگے۔

پارسی رخصت ہوا تو آپ سوچنے لگے کہ بھئی یہ عقدہ
آج کھلا کہ پکھراج پری بننا بڑی عزت کی بات ہے صاحب لوگ
آرزو ملاقات کی رکھتے ہین۔ کرنیل جرنیل ملتے ہین اور شکل
صورت لباس سے بھی بھلے مانس معلوم ہوتے ہین۔ گھڑی
بھی قیمتی لگائے ہوئے ہے ہمین یہ معلوم ہی
نہ تھا۔

یہی باتین دل مین سوچتے ہوے آپ گھر پر آئے خط
بنوایا۔ گھٹوا کے نہائے۔ اور نہاکے کپڑے بدلے عطر لگا
اور چلے اسی پارسی کے ہان۔

پارسی۔ آئیے۔ ہم آپ کی انتظاری کرتا تھا ابھی۔

وہ ہم وعدے کے پکے ہین صاحب آپ کا نام مین بھول
گیا ذرا پھر ارشاد فرمائیے۔

پارسی۔ ہمارا نام نسیرجی ہے لیکن آپلوگ کہتے ہین نوشیروان جی
ہم اس کمپنی کا مہتمم ہے اور پکھراج پری بنتا ہے آپ ضرور

تشریف لایئے خوب تماشا ہوتا ہی۔

"بہت اچھا وہاں کون کپڑے پہن کے آنا ہوگا"

پارسی۔ جو آپ کا جی چاہے کپڑے سے مطلب ہی۔

"نہین ہمنے کہا منڈاسا باندھ کے آئین یا مندیل ہو"

پارسی۔ یہ آپ کی خوشی کی بات ہی جو مرضی ہو۔

"اچھا تو منڈاسا باندھ لینگے اور جبہ پہن لینگے۔ مگر کیا صاحب لوگون کو سلام بھی کرنا ہوگا۔ اور ڈالی والی بھی کیسے لیتے ہی آئین۔ دو چار روپیہ مین میرا کچھ بنتا بگڑتا نہین ہی اور صاحب لوگ خوش ہو جاینگے شاید راے بہادر کا خطاب دے دین یا کوئی علاقہ دے نکلین تو قبلہ عمر بھر کی روٹیان ہو جاین اور مزے سے زندگی بسر ہو"

یہ اول جلول تقریر سنکر پارسی کو کامل یقین ہو گیا کہ یہ کوئی سادہ لوح گول آدمی ہین۔ کجا تھیٹر اور کجا ڈالی۔ یہ مسخرہ بکتا کیا ہی۔

پارسی۔ ڈالی اچھی لائیے گا۔ مربے کی اچاریان ہون اور عمدہ عمدہ اچار ہون۔ لوزیات ہون۔ میوے ہون۔ اولے ہون۔ اور تھوڑی چٹنی ہو۔

"آپ دیکھتے تو جایئے مجھے سکھاتے ہین آپ۔"

پارسی۔ اور نذر دکھانے کو بھی کچھ لیتے آیئے گا صاحب

"نذر دکھانے کو کیا لائین دو چار روپے کی بات ہو تو کیا مضائقہ زیادہ تو نہین دے سکتے"

پارسی۔ کم از کم پانچ روپیے تو ہون۔ بس بہت ہین۔

"چار روپیے لائینگے اور ضرور نذر دکھائینگے"

پارسی۔ اور جوتا یہ حضور دھانہ پہن کے آیئے گا۔

"اچھا بوٹ خرید لینگے۔ وارنش کا عمدہ بوٹ۔"

پارسی۔ جتنا گڑ ڈالوگے اتنا میٹھا ہوگا۔ بات تو یہ ہی جو اچھا کپڑا پہن کے آؤگے تو صاحب لوگ بھی قدر کرینگے اور میلا کپڑا ہوگا تو سمجھ جاینگے کہ ایسا ویسا آدمی ہی جو سو کی نوکری دیتے ہونگے تو دس کی دینگے۔

"اجی ہم خوب زرق برق کپڑے پہن کے آئینگے"

پارسی۔ تو آپ ذرا سویرے سے آیئے گا۔ نو بجے ہمارا تھیٹر کھلتا ہی آپ آٹھ بجے آئیگا۔

یہ بزرگوار پارسی سے رخصت ہو کر گھر پر آئے اور یہان سے روپیے لیکر بازار گئے۔ اور یہ سودا خریدا کشمش۔ پستہ۔ بادام۔ خرما۔ سادولے۔ مربہ آم مربہ پیٹھا۔ چٹنی۔ کیوڑا۔ گلاب۔ عطر

یہ سودا لا کر گھر پر رکھا اب بیوی سے سیدھی بات نہین کرتے۔ گویا قمقمہ کی گورنری ملگئی۔ یا قارون کا خزانہ پا گئے یا روس کی سلطنت کا سالانہ خراج انکے ہاتھ لگا ہو گیا۔

انکی بیوی نے پوچھا یہ سب کسکے لیے ہی۔ فرمایا ہٹتے پر تو کو جی۔ کسکے لیے ہی۔ کسکے لیے ہی۔ چلین وہان سے ہم کسکے لیے صاحب لوگون کے واسطے ہی۔ راے بہادر کا خطاب لیا مین نے۔ انہین چھوڑنے کا مطلب چھوڑنے والے کو کچھ کہتا ہو۔ اپنے حساب دس پانچ روپیے خرچ کر کے اگر راے بہادر بنجاؤن تو کیا حرج ہی انکی بیوی جانتی تو تھین ہی کہ یہ بوکھل ہین۔ انکی دم فاختہ سمجھ گئی کہ منجملہ اور حماقتون کے یہ بھی ایک حماقت ہوگی بہت دن سے حشمت کی سنری لگی تھی اور یہ حشمت کی نہ تھی تو کھانا کہان سے ہضم ہو

آپ ہیں کہ اینٹھے جاتے ہیں برسے جاتے ہیں اکڑے
جاتے ہیں زمین پر قدم ہی نہیں رکھتے ہر بات میں کہتے تھے
کہ بس اب رلے بہادری بلی۔ دو گھڑی دن رہے
کپڑے پہنکر نواب محمد عسکری کے ہاں گئے اور خدمتگار
کو حکم دیا کہ سینیوں میں یہ سب سامان چلکے ٹھیک آٹھ بجے
کے وقت لال باغ میں لاؤ جہاں تماشا ہوتا ہے وہیں ہم
ملینگے۔ نواب صاحب کے دربار میں آئے تو پہلے تو
لوگوں نے پہچانا نہیں۔ ارے! منشی مہراج بلی صاحب
ہیں بھئی یہ آج چخ چخ کیوں ہے۔ یہ جبہ اور پگڑی اور جبہ و دستار
یہ کیا ماجرا ہے۔ کسی نے کہا حضور کیا خوب بنے ہیں
بہروپ بھرے تو ایسا۔ واللہ اس جالش والے بہروپیے کو
بھی مات کر دیا ہے۔ دوسرے نے کہا بھئی بدھو گھوسی کی کتنی
پھبتی ہوتی ہے اس پر بڑا قہقہہ پڑا۔ بدھو گھوسی ایک بڑا [illegible]
تھا اور جوے کی بدولت اسقدر امیر ہو گیا تھا کہ گاڑی
گھوڑے۔ جوڑی۔ خدمتگار نوکر چاکر مکان عمارت
سب ہی کچھ پاس تھا۔ مگر یہ گھوسی جب باہر نکلتا تھا
جبہ پہنے اور منڈاسا باندھے۔ گھر پر بھی اسی
قطع سے رہتا تھا۔ یہ پھبتی ان پر چھا گئی۔ اتنے میں مسخر الدولہ
تشریف لائے آداب عرض ہے حضور۔ سب صاحبوں
کی خدمت میں بندگی۔

نواب صاحب نے پوچھا انکو پہچانتے ہو۔ اِین! واللہ
غلام نے نہیں پہچانا تھا۔ مگر حضور خوب بنا ہے۔ پوچھا یہ
کون ہیں۔ کہا حضور اب کیا میں اتنا بھی نہیں سمجھتا ہوں
یہ بھانڈ ہے جو دھندھوا کی نقل بنتا ہے۔ آج امادھوم دھام
بنکے آیا ہے اس لطیفے سے نواب صاحب مارے
ہنسی کے لوٹنے لگے۔ اور کل حاضرین جلسہ پھڑک
گئے کہا بھئی یہ بھی اچھی ہوئی۔ پہلے بدھو گھوسی کی
پھبتی ہوئی تھی مسخرے نے کہا بدھو گھوسی کی خوب
ہوئی ہم بھی پھڑک گئے۔ یہ آج کیا ہے منشی
مہراج بلی صاحب۔ یہ شملہ بمقدار علم کیسا۔ یہ
جبہ کہاں سے نکالا ہے آج تو سر رشتہ دار بنکے
آئے ہو۔

منشی مہراج بلی نے ناک بھوں چڑھا کر فرمایا کہ آپ سب
صاحب تو ہمکو پاگل سمجھتے ہیں اور ہم آپ کو پاگل
سمجھتے ہیں اور تم لوگوں کے پاگل ہونے میں کلام ہی
کیا ہے۔

مسخرے نے کہا صحیح یہی ہے۔ جو حضور کی رائے ہو
وہی صحیح ہو آپ کو جو پاگل سمجھے وہ خود پاگل بلکہ پاگل کا [illegible]
کون کہتا ہو آپ تو پاگلوں کے قبلہ گاہ ہیں آپ کو
پاگل کہنا گویا مولوی کو منشی یا قصیدہ گو کو ریختی گو کہنا ہے
ممن۔ واللہ یہ ذرا فرق ہے مسین ما آپ آدمی ہیں
یا پاجامہ۔

مہراج۔ آپ لوگ ہمکو ہنستے ہیں خیر ہنستے ہی گھر بستے
ہیں مگر بندہ اب خطاب نہیں چھوڑتا۔ چاہے ادھر کی
دنیا ادھر ہو جائے۔ لوں اور پھر لوں۔

نواب۔ کیا بھئی کیا یہ کوئی نیا لطیفہ ہے۔ ذرا ہم بھی
سنیں یہ خطاب کیسا۔

ممن۔ کچھ آنچ کی لی ہے اس میں شک نہیں۔ مگر یار واللہ
بڑے بیوقوف ہو۔ بالکل حماقت میں گرفتار۔

اختر۔ کیا سرکار سے خطاب ملنے والا ہے۔ کیوں جناب
منشی مہراج بلی صاحب بھئی ہمکو نہ بھول جانا۔

مہراج۔ سرکار سے نہ ملیگا تو کیا آپ دینگے اچھی کہی واللہ
مانتا ہوں۔

اختر۔ تو بگڑتے کیوں ہو۔

مہراج - آپ بات ہی ایسی کہتے ہین -

اختر - یار بڑے بیوقوف ہو ہمنے تو دوستی کے خیال سے پوچھا - اور آپ بگڑ گئے -

نواب - تو کیا سرکار سے آپ کو خطاب ملیگا - ؟

مہراج - ہان ہان بھئی - سرکار سے ملیگا -

نواب - یہ بات کیون نہین کہتے - اور خطاب کیا تجویز ہوا ہے - نواب مہراج علی خان بہادر -

اختر - جی نہین - خان بہادر خان خانان بہادر

مسخرہ - خداوند انکے لیے کوئی خطاب ضرور تجویز ہونا چاہیے - منشین - دو منشی - المنشی - منشی العین یا آپ کوئی تجویز کیجیے جیسا مناسب ہو -

اختر - ہم جانتے ہین کہ علی کے لام کو مشدد کر دیجیے

ممن - کیا بات کہی ہے - واللہ علی سے بڑی اور کون سی ہے خطاب سے مطلب عظمت سے ہے نا اور علی اونچی شے ہوتی ہے بس اس سے بڑھ کے اور خطاب کیا ہوگا -

مسخرے نے کہا پھر اگر اونچے ہونے سے عظمت ہے تو میرے نزدیک تبکیش کا لگا کیون نہ خطاب دیا جائے -

اسپر بھی بڑی ہنسی ہوئی سب نے کہا بھئی تبکیش کا لگا اس سے بڑھکر خطاب اور نہین ہو سکتا -

مسخرے نے کہا یا یون کہیے منشی مہراج علی شیطان کے چھپر کی تھونی بہادر -

منشی مہراج علی اسپر بہت بگڑے - کاہے واسطے تم لوگ کالا سور بولنے مانگتا اس ماپھک کاہے واسطے تم لوگ سمجھتا ہے کہ سرکار دولت مدار - راے بہادر ہمکو خطاب نہین دینے سکتا - یو بلڈی فول ہم آج کسا یک لکھوائے مین راے بہادر ہو جاے مانگتا ہے - یہ کوئی بڑا بھاری کام نہین ہے -

نواب صاحب نے تو تھوک کے انکو ذرا ٹھنڈا کیا بھائی تم تو پہلے ہی کہہ چکے ہو کہ ہنستے ہی گھر بستے ہین پھر اب یہ حرانہ سے کیون ہوے - خود ہی کہتے ہوا ور خود ہی بگڑتے ہو یہ کیا بات ہے - یا تو ان سب کو ڈانٹ دو کہ تمسے ہرگز ہرگز نہ ہنسین اور اگر نہین تو برا نہ مانو - اور میرے نزدیک تو ہنسی مین بگڑنا بڑے عیب کی بات ہے -

منشی مہراج علی صاحب کو نواب صاحب نے ٹھنڈا کیا تو آپ آہستہ آہستہ سمجھانے لگے کہ یار تم جو چاہو سو کہو مگر یہ بدمعاش لوگ جو کہتے ہین تو مین بگڑ جاتا ہون -

نواب صاحب نے کہا بھئی یہان اتنے آدمی بیٹھے ہین مگر جو جوبن منشی مہراج علی صاحب پر ہے وہ ایک پر نہین ہے بہت ہی خوش ہوے - کہا بھئی اب کیا مجھ کمبخت پر جوبن ہے - جوبن تو ہم پر تب تھا جب ہم پکھراج پری بنتے تھے - اور اب وہ بن کہان -

اس فقرے پر سب کے سب تنگ ہو گئے جو لیٹے تھے وہ اٹھ بیٹھے اور جو باتین کرتے تھے وہ ہمہ تن گوش ہوے کیا بھئی کیا بنتے تھے -

مہراج - جب ہم پکھراج پری بنتے تھے پکھراج پری

نواب - آپ پکھراج پری بنتے تھے - کیا اندر سبھا کے لونڈے بھی رہ چکے ہین آپ -

ممن - حضور کیا سبزی کا ایک لوٹا زیادہ چڑھا لیا - بس چڑھ گئی کچے گھڑے کی -

اختر - ہان رنگ ہی مین معلوم ہوتا ہے تب کیا بنتے تھے منشی مہراج علی صاحب پکھراج پری -

داروغہ - پھر کیا آمین تعجب کیا ہی - ارے بھئی فرشتے تو آسمان سے اُترتے نہین - آدمی ہی سبز پری بھی بنتے ہین اور آدمی ہی کالے دیو بھی بنتے ہین - انکو آپ لوگ کیون اسقدر احمق سمجھتے ہین -

مہراج - (شیر ہو گئے) آٹھون مین ایک سمجھدار آدمی ہی - بس کشمیری ہی نا - یہ سمجھے بس -

داروغہ - کیون کیا ہی کو سونچا ہون -

مہراج - پوچھیے تعجب کیا ہی آمین - فرشتے تو آتے نہین بشر ہی راجہ اندر بھی بنتا ہی - اور بشر ہی لال پری بھی بنتا ہی تم خوب سمجھے -

داروغہ - اب تو نہ کہو گے (بد ذات کشمیری ہ)

مہراج - نہین اب نہ کہینگے - یہ ہندی تم اہل خطہ کا کیا مقابلہ کرینگے کہ گفتہ اند ؎

سبھا مین دوستو اندر کی آمد آمد ہی
پری جمالون کے افسر کی آمد آمد ہی

اسپر بڑا قہقہہ پڑا اور بڑی دیر تک لوگ ہنسا کیے -

ممن - اللہ کتنا برجستہ شعر پڑھا ہے -

اختر - واہ کیون نہو مہراج بلی -

نواب - ماشاء اللہ - بھئی بڑی سمجھ کے آدمی ہو -

مسخرہ - ابے جا ھکو جکوے منڈی مین تیری تلاش ہو رہی - بنی بخش پوچھتا پھرتا ہی کہ جودھری جی کدھر گئے -

اسپر بڑا فرمایشی قہقہہ پڑا! درباریون سے ہنسی کے پیٹ مین بل پڑ گئے

نواب - بھئی واللہ یہ بھپتی خوب ہوئی -

اختر - واللہ جودھری کی گت بنی ہوئی ہی -

مہراج - (کھسیانے ہو کر) اب ہم تمہارے یہان کبھی نہ آئینگے بڑی نالائق صحبت ہی -

اختر - دیکھیے یہ باتین اچھی نہین ہین مہراج صاحب -

مہراج - اب کان پکڑے کہ تم ایسے پاجیون کی صحبت مین عمر بھر نہ بیٹھینگے -

ممن - پاجی تم خود ہو گئے -

مہراج - (بگڑ کر) تو کاہے واسطے یو بلڈی فول کالا سور ہمارے کو بُرا کہنا مانگتا -

نواب - (قہقہہ لگا کر) ارے یار خفا کیون ہوتے ہو ہمکو جو جی چاہے کہلو بس -

مہراج - یہ آپ ہی کا سارا فساد ہی -

نواب - لو اور سنو - ارے مان میری کون خطا ہی مین نے تو کچھ کہا بھی نہین - بولا تک نہین

مہراج - جی مین خوب سمجھتا ہون آپ میٹھی چھری ہین آنکھ سے اشارہ کر دیا - اور زن سے الگ -

منشی مہراج بلی صاحب نے اندر سبھا کی دھن مین گانا شروع کیا ؎

محفل راجہ مین بکھراج پری آتی ہی
سارے معشوقون کی سرتاج پری آتی ہی

نواب - واہ بھئی ٹھونی بہادر - واہ -

اختر - کوئی بارہ ماسا بھی یاد ہی -

مہراج - جس زمانے مین ہم بکھراج پری بنتے تھے بارہ دونی چوبیس بارہ ماسے یاد تھے -

اتنے مین داروغہ صاحب نے آن کر کہا حضور منشی مہراج بلی صاحب کے ساتھ ایک باری کا لونڈا انکا خدمتگار بھی آیا ہے دیکھنے کے

قابل ہے۔ حکم ہوا بلاؤ۔ ایک لٹھ گنوار اجڈ اکھڑ وحشی
پندرہ برس کا ہے۔

داروغہ صاحب نے دل لگی دیکھنے کے لیے جیب سے
ایک روپیہ نکال کر پھینکا اور کہا اسکو بھنا لاؤ۔ تھوڑی دیر تک
تو آپ کھڑے رہے۔ پھر داروغہ نے کہا ارے کھڑا کیا ہے
جاتا کیون نہین۔ پوچھا اس روپیا کا کاؤ کری۔ کہا بھنا
لاؤ جواب دیا کہ سمجھون ناہین۔ کہا ارے اوہ کا توڑا لا۔
پوچھا توڑا رے کے پیسے لائی۔ کہا ہان۔ ساس قیل و قال
کے بعد تشریف لے گئے۔ اور پھر دو منٹ مین بیرنگ
واپس روپیہ ہاتھ مین۔ کہا ارے پیسے لایا۔ جواب دیا
ارے ہم تو بھول گئن۔ اسپر بڑا قہقہہ پڑا اور
مہراج بلی بہت ہی جھینپے۔

نواب۔ ارے اولونڈے ادھر آ۔ سنو یہ روپیہ لو
اور بازار مین جاکے اسکو بھناؤ۔ توڑاؤ۔ اور کہو اسکے
پیسے نئے گن کے دے دے۔

لونڈے نے روپیہ لیا اور پھاٹک تک جاکے
لوٹ آیا اور زور سے روپیہ نواب صاحب کی طرف
پٹک کر کہا ہمکا ناہین سمجھائی دیت ہے
صاحب۔

اسپر بڑا ہی قہقہہ پڑا۔

مہراج۔ اب تک تو ہمین کو چھیڑتے تھے۔ اب
خدمتگار کو بھی چھیڑنے لگے۔

ممن۔ (ہنستے ہوے) کس حسرت کے
ساتھ کہا ہے اللہ۔

اختر۔ (بہت زور سے قہقہہ لگا کر) مزہ آگیا اسوقت

مہراج۔ ایک شد دو شد۔

نواب۔ یہ اندر سبھا کا خبط کب سے آپکو ہوا ہے

مہراج۔ خبط اور درد انگیز۔ بجا ارشاد ہوا۔

ممن۔ اب آپ لال دیو بنا سمجھئے۔ چہرہ لگایا اور اچھلتے
پھرے اور تھرکنے لگے۔ اور آپ موزون بھی اس
کام کے لیے ہین۔ واللہ۔

آخر کار منشی مہراج بلی صاحب کھلے۔ فرمایا ہمارے
شہر کے رئیس ہندو مسلمان دونون کاہل اور سست
اور قابل نفرین ہین سوداگری کو رذیل پیشہ سمجھتے ہین
جسکی بدولت ٹکے ٹکے کے آدمی کروڑ پتی ہو ہو گئے۔
اور آگے زمینداری کو بھی لوگ عیب سمجھتے تھے۔ آج
ہمنے ایک پادری کو دیکھا سرخ و سفید آدمی عمدہ کپڑے
پہنے ہوے پوچھا آپ کون ہین۔ کہا ہم ایک تماشے
والی کمپنی کے مہتمم ہین اور دیکھو راج پری بنتے ہین۔

نواب۔ اخاہ۔ یہ آپ ہی نے آپکی راہ کھلوائی ہے

اختر۔ عقدہ اب کھلا۔

مسخرہ۔ تو وہ آپ ہی کا بھائی بند نکلا

اتنے مین بی نازو برآمد ہوئین اور ہنستے ہوے
کہا آج مجذوبہ نے ہمسے اقرار کر لیا ہے کہ چار دن کے
عرصے مین قمرن کو نواب صاحب سے
ملا دینگی۔

نواب صاحب اچھل پڑے تمھارے منھ مین
گھی شکر بڑی دیر تک خوشی رہی۔

اسکے بعد مسخرے نے کہا آج اپنے میان
کی قطع شریف تو دیکھیے۔ ماشاء اللہ۔

نازو نے ذرا غور کر کے کہا ارے منشی مہراج بلی
ہین اللہ جانتا ہے مین آتے ہوے جھجکی تھی کہ یہ کون
ہستو آج بیٹھا ہے۔

نواب صاحب نے اشارہ کیا تو نازو نے قریب جاکر ایک

چپت جمائی منڈا سا کھسک گیا تو نواب صاحب نے کہا ؎

لگا نہ رہنے دے جھگڑے کو یار تو باقی ۔

نازو نے دوسری جمائی تو منڈا سا وہ جا گرا اور ادھر قہقہہ پڑا ۔ قریب تھا کہ منشی مہراج بلی صاحب بگڑ کر کہے واسطے کی تمہید سے شروع کرین مگر نازو کے ہاتھ کی چپت کھائی تھی خفگی کیسی چپ ہو رہے ۔

نازو ۔ یہ آج ماما دھوم دھام بنکے کہان جاتے ہو ۔

نواب ۔ اور آج گھٹوائی بھی خوب ہے ۔

ممن ۔ بن ٹھن کے آئے ہین ۔

نازو ۔ لاؤ تو جوتا حسین علی ۔ نواب صاحب کا وہ لکڑ توڑ بوٹ تو لاؤ ۔ اچھا بتا جاتا کہان ہے ۔ یہ بن ٹھن کے کہین ضرور جاتا ہے خضاب بھی کیا ہے اور گھٹوائی بھی خوب ہے ۔ (کھونٹیان ٹٹو لکر) ایک لپڑ آہستہ سے دیا تو آپ مسکرائے ۔

مسخرہ ۔ اگر ہم ابھی کنٹاپ رسید کرتے تو آپ کیسا بگڑتے مگر معشوق کے ہاتھ کی کیا بات ہے ۔

مہراج ۔ (نازو کی طرف اشارہ کرکے)

دل و جان سے تجھے بھاتی ہین ادائین جسکی
پاس لا چاند سا منہ لے لون بلائین تیری

نازو ۔ لو مرے مین آ گئے ۔ لے الگ ہٹ پرے ۔

مہراج ۔ ہائے ۔

دیکھ پچھتائیگی میرا جو برا دل ہوگا
وصل ہم ایسونکا پھر تجھکو نہ حاصل ہوگا

نواب ۔ آج تو اندر سبھا کی دھن مین ڈوبے ہوے ہین واہ مہراج بلی واہ ۔

اختر ۔ حضور یون کہیے واہ پکھراج پری واہ ۔

نواب ۔ بھئی واللہ خوب سوچے ۔

نازو ۔ یہ آج اس گور کے مردے کو یہ ہو کیا گیا ہے کپڑے پہنے ہے یا کفن لپیٹے ہے ۔

نواب ۔ بھئی واللہ یہ کفن لپیٹنے کی بھی خوب ہوئی ۔

مسخرہ ۔ حضور یہ آدمی ہے یا الّو کرنے کا مٹکا ۔

مہراج ۔ سنو ۔ سنو ۔

کسی کی بدی تو نہ کر عیب سے
کہ اسکا خدا عالم الغیب ہے

نواب ۔ سارے سبحان اللہ کیا برجستہ شعر پڑھا ہے

مہراج ۔ ہائے ۔

دل عاشق اس بات سے ہل گیا
تجھے ہائے کمبخت کیا مل گیا

ہمارے اور نازو کے باتین ہوتی تھین تم لوگ بیچ مین کیون کود پڑے ۔

نواب ۔ (قہقہہ لگا کر) تو یہ مطلب ہے حضور کا ۔ اچھا لے اب ہم نہ بولینگے ۔ آپ باتین کیجیے ۔

نازو ۔ لے سچ بتاؤ آج کہان جاتے ہو ۔

منشی مہراج بلی صاحب اب کھل پڑے اور کہا ہم آج تماشا دیکھنے جاتے ہین ۔ اگر آپ لوگون کو چلنا ہو تو آپ بھی چلین ہمارے ساتھ ۔

نواب صاحب نے کہا بھئی آج نہین کل چلو ۔ آج ہم نہ جانے دینگے ۔ انھون نے کہا واہ ۔ کل کی ایک ہی کہی ہم آج ضرور جائین گے ۔

نواب صاحب نے کہا ایک ہی کہی چاہے دو ہی کہی اس سے کچھ بحث نہین بندہ آج آپ کو جانے نہ دیگا ۔

چاہیے لُٹیا ڈُوبی ہو جائے۔ آپ بندے سے کرارے
نہین ہین۔
منشی مہراج بلی صاحب لگے رونے کی
لینے کہ ہم بنوٹیے ہین اور کُشتی جانتے ہین۔
مسخرے نے کہا کُشتی نہین ایک وہ جانتے ہین
گھر کی جورو اسے تو بس چلتا نہو گا۔ ہاتھ پکڑ لیتی ہوگی
تو چھڑانا مشکل ہو جاتا ہوگا۔ حضور عورت کیا ہے
دیونی ہے۔
اتنا کہنا تھا کہ اِدھر قہقہہ پڑا اور اُدھر منشی مہراج بلی
صاحب بگڑ کھڑے ہوئے۔ یہ بلا ڈی ڈول کا ہے
واسطے ہمکو گالی دینے مانگتا۔ کھڑے ہو کر اور تیور
بدل کر سیکڑون مغلظہ گالیان انھون نے دین اور مارے
غصے کے تھر تھر کانپنے لگے۔
نواب صاحب نے کھڑے ہو کر انکا ہاتھ پکڑا اور
کہا بھئی ہم اسکو اب نکال دینگے۔
مہراج۔ اب آپ سب لوگون کو یقین آجائیگا یا نہین
کہ ہماری بیوی فربہ اور بھدبھد اور تھل تھل ہوگی حالانکہ
وہ واللہ ایسی نازنین ہے جیسے وہ گوری گوری ڈومنی
جو پرسون آئی تھی۔
نواب۔ ہم سُن چکے ہین جی بہت نازک ہین۔
مہراج۔ (ہنسکر) تمنے یہ خبر کہان سے پائی۔
مسخرہ۔ پیغام آیا تھا۔
اتنا سُننا تھا کہ مہراج بلی مسخرے کے پیچھے دوڑے
اور مسخرہ بھاگا تو زینے پر پہونچا اور سازرے دروازہ بند
کر کے چھت پر آن کر سلام کیا تو مہراج بلی نے جھلا کے
ڈھیلے مارنے شروع کیے۔
نواب صاحب نے مہراج بلی کو دھیرا کرکے لا کے

تھا یا اور آپ کسی ضرورت سے اندر تشریف لیگئے۔ تو بیگم
نے انکو چھیڑنا شروع کیا۔
بیگم۔ مین سنتی ہون آج قمرن کے لیے پھر ٹھنڈی ٹھنڈی
سانسین بھر رہے تھے۔
نواب۔ ذرا سچ کہیے گا۔
ب۔ تیے کی کہی تو لگے چندرانے
نواب۔ تیے کی کہی۔ گویا آپ سچ کہہ رہی ہین۔
ب۔ سچ نہین کیا جھوٹ ہے۔
نواب۔ لے اب نہ بنیے گی بیگم۔ ہمنے تو قسم کھالی ہے
کہ اب قمرن کا نام تک نہ لینگے۔ اور تم وہی باتین کرتی ہو
ب۔ اے مین ہنستی تھی تم سچ مچ سمجھے۔
نواب۔ اس بارے مین تمسے پھر نہ ہنسی کرنا۔
ب۔ اب مجھے یقین ہو گیا کہ تم سچے دل سے
کہتے ہو۔
نواب۔ کہدیا تمسے قول مردان جان دارد
ب۔ سچ کہون یقین نہین آتا۔
نواب۔ ہاے افسوس۔
ب۔ نہین نہین بُرا نہ مانو بات کہتی ہون۔
نواب۔ ایسی بات کیون کہو جس سے رنج ہو۔
ب۔ خدا کرے اس بات پر تم قائم رہو۔
نواب۔ دیکھ ہی لینا۔ ایک ٹھوارے تک تو آزماؤ۔
ب۔ مین تو عمر بھر کے لیے تمھاری ہون۔
نواب۔ ہاے کیا بات کہی ہے جی خوش
ہو گیا۔
ب۔ ہمارا جی تو جبھی خوش ہوگا جب تم جو کہتے ہو
وہی کرو اللہ ہے جو ایسا کرو۔ ہمکو یقین نہین آتا۔
نواب۔ اب ہم اسکو کیا کرین۔

بیگم - برا کیون مانتے ہو -
نواب - اب برا ماننے کی تو بات ہی کرتی ہو -
ب - اچھا اچھا - اب نہ کہینگے - ہماری ایک بات سن لو سنو تو کہین نہین تو نہ کہین -
نواب - جان کے کانون سے سنین یہ کیا بات ہی
ب - تمکو جو کرنا ہو وہ کرو - یہ تو ہمکو حشر تک یقین نہ ہوگا - کہ تمسے بے ان باتون کے رہا جائے اگر اتنا کہنا مانو کہ رات کو گیارہ بجے سے گھر مین رہو - بس اور کچھ مانو یا نہ مانو اور جو چاہو سو کرو -
نواب - تمہین واقعی ہماری طرف سے بڑی گمانی ہی اللہ بیگم ہمارے کہنے کا تمکو یقین نہین آتا - واللہ بڑے افسوس کی بات ہی -
ب - کیونکر یقین آئے تمھاری حرکتین ہی ایسی ہین -
نواب - (ہنسکر) کیا باتین ہین تمھاری - ہزارون قسمین کھائین کہ اب ایسا نکرینگے - اور تمکو یقین نہین آتا -
ب - باتین واتین مین نہین جانتی -
نواب - اچھا تو جانی ایک ہفتے مین کیا ہوا جاتا ہی
ب - اجی اسکا تو ہمین یقین نہ آئے گا -
نواب - (ہنسکر) یا میرے اللہ -
ب - اچھا مین تو ہر طرح تمھارے بس مین ہون
نواب - اسکی کیا بحث تھی -
ب - بحث سب ہی کی ہی اور کسی کی نہین -
نواب - ہمنے رات کو اپنے دل سے قسم کھالی ہی -
ب - تمھاری قسم کا یقین کیسے ہی
نواب - بیگم خدا کا واسطہ اب یہ باتین دل سے نکال ڈالو ورنہ ہمکو زندگی حرام ہوجائیگی -
ب - خدا نکرے تمھارے دشمنون کی زندگی حرام مین ہر طرح سے راضی ہون -
نواب - بھئی آب خاصہ منگواؤ منھ خشک ہوا جاتا ہی اور ایک گلوری اپنے دست نازک سے بناکے دو -
مہری آب خاصہ لائی - تو نواب صاحب نے پیا اور گلوری نوش کرکے کہا واللہ بیگم کیا مزے کی گلوری بنائی ہی اللہ کی قسم بیگم جب تم مٹیا برج مین تھین تو کوئی ایسا دن نہوتا تھا جو تم یاد نہ آتی ہو - اور بخصوص جب مین پان کھاتا تھا تو تم ضرور یاد آتی تھین - واللہ تمھارے بعد پان کھانے کا مزہ جاتا رہا تھا
ب - سبحان اللہ تمنے مجھکو کیا گلوری والی مقرر کیا ہی واہ کیا قدر دانی فرمائی ہی حضور نے -
نواب - (گالون پر ہاتھ پھیر کر) خفا ہو جانی تم تو بات بات پر بگڑتی ہو -
ب - بڑے وہ ہو اللہ قسم جی بس مین چنگی ڈال جا لو الگ کھڑی - دل مین چٹکی لے لی اور پھر الگ -
نواب - صدقے ان باتون کے کیا بھولی بھولی باتین ہین - اللہ جانتا ہی بیگم ہم تمکو دل سے چاہتے ہین مگر تم ہمسے ناحق رنجیدہ ہو -
ب - اسمین کیا شک ہی کہ تم ہمکو دل سے چاہتے ہو مین سنتی ہون کہ میرے بعد تمھارے دشمن دیوانے ہوگئے تھے اور تنکے چنتے تھے -
نواب - اصل تو یون ہی ہی - واللہ میرا حال دیوانون سے بدتر ہوگیا تھا - خدا خوب جانتا ہی -

ب - ہوش کی دوا کرو مردوے تمنے اُڑائی ہین تو ہمنے بھون بھون کھائی ہین - اور یہ قمرن پر کون مرتا تھا اور تانوں سے ٹلنگیان کون کرتا تھا -

نواب - (ہاتھ جوڑکر) بیگم خدا کا واسطہ قمرن کا نام نہ لو مفت کا صدمہ ہوتا ہی -

ب - ارے مین خوب سمجھتی ہون نواب اُسکی یاد تمھارے دل پر سے جائیگی تھوڑی ہی - آخر کو نہ رہا گیا مُنھ سے نکل ہی گیا کہ مفت کا صدمہ ہوتا ہی -

نواب - نہین بیگم میرا یہ مطلب ہی کہ چھوڑے گانون کا ناتا کیا - اُسکا نام لینے سے کیا فائدہ -

ب - اُخاہ - یہ بائی جی نے شراب کب سے چھوڑی اب قمرن سے بالکل بیزار ہو گئے -

نواب - بیگم قسم کھالی ہی کہ اب بجز تمھارے کسی کو آنکھ اُٹھاکے بھی نہ دیکھینگے -

ب - خدا ایسا ہی کرے کہ تمھارا دل ان بیہودہ اور لچر باتون کی طرف سے پھر جائے -

نواب - بس اب دل پھر گیا - اسکو اب پتھر کی لکیر سمجھو - ہم جو بات کہدینگے اُسکو کر دکھائینگے - ہمارا کچا راگ تھوڑا ہی ہی جو بات کہدی وہ کہدی -

بیگم - نواب ان باتون سے آدمی بدنام ہو جاتا ہی اور لوگ اُسکو بُرا کہتے ہین - اور ہم تو ہر طرح سے تمھارے ہین چاہے اچھی باتین کرو چاہے بُری باتین کرو -

نواب - خیر اب تو جو کچھ ہوا وہ ہوا مگر اب ایسی حرکتین عمر بھر نہ ہونگی -

بیگم - خدا تمھارے اس قول کو پورا کرے آمین اللہ -

ایسے تو کبھی نہین بنے تھے

منشی مہراج بلی صاحب رسیان تو ڑا کے بھاگے تو سیدھے لال باغ پہونچے آدمی کی تلاش سب کے پہلے کی ادھر دیکھا اُدھر دیکھا کہین پتا نہین - ارے کلوا - او کلوا - ارے کلوا ارے مر گیا کمبخت - ارے کلوا - اب لوگ انکی قطع شریف دیکھتے ہین - نیچا گھیر دار جبہ - شملہ بمقدار علم توندا تو کہنے کا ٹھکا - اور گنوارون کی طرح ایسے مجمع مین غل مچا رہے ہین ارے کلوا - بڑی دیر کے بعد میان کلو ملے تو آپ بہت بگڑے - کاہے واسطے یو بلڈی فول ہنین جو لئے مانگتا - روشنی کے قریب بتیان لیگئے دیکھتے ہین لپتے ندارد اَیَن ! ارے یہ لپتے کیا ہوے - ابے لپتے کہان ہین آسنے کہا - اب ہے صاحب ہمکا کا معلوم سجون یو رہے تون ہے آیون - منشی مہراج بلی نے جھلاکے ایک لپڑ دیا نامعقول ارے لپتے کیا ہوے - ہجور شیہت شیہت مان مار دہو ہم کا دُہائی لپتہ سہ کہکا کہت ہین - ہم کا نیل گیُن - پھر جو غور کرتے ہین تو ابا ہا ہا - ایک نشددو شلہ عربے کی اچاری کا بھی پتا نہین - اور عربے کی اچاری کیا ہوئی بے کہا ہم کا جانے ہجون دیو تون دھرا ہی منشی مہراج بلی صاحب آگ بھبوکا ہو گئے اور جھلا کے تین چار تپڑ لگے ہادیگرے رسید کیے -

الغرض تھوڑی دیر کے بعد اُس پارسی سے ملے اُسنے بڑے تپاک سے ملاقات کی اور کہا جسوقت تھیٹر شروع ہوگا ہم آپکو ایک بہت بڑے صاحب سے ملا دینگے - جب تھیٹر شروع ہوا تو ایک پارسی نے انگریز کی نقل کی اور اسٹیج پر منشی مہراج بلی صاحب کو بلایا - یہ گول آدمی تھے ہی سیدھے اسٹیج پر موجود - جاتے ہی پہلے نذر دکھائی پانچ پیسے وہ تو پارسی نے پاکٹ مین رکھے بعد ازان کشتیان پیش کین وہ بھی

اُسنے لیبن اور ہاتھ باندھکر آپ کھڑے ہوے اور منتظر تھے کہ اب راے بہادر کا خطاب ملا ہی چاہتا ہے
اُس دن تماشے مین ٹھٹ کے ٹھٹ لوگ بھرے ہوے تھے
نواب محمد عسکری اور داروغہ اور ممن اور نازو
یہ بھی سب کے سب آئے تھے ۔
جو لوگ انکو نہین جانتے تھے وہ سمجھے کہ یہ بھی تماشے کا کوئی جزو ہوگا کہ ایک پارسی ہندوستانی کپڑے پہن کے آیا اور صاحب کو نذر دکھائی ۔ اور جو لوگ منشی مہراج بلی کو جانتے تھے اُنمین سے بعض نے بُعد کے سبب سے نہ پہچانا ۔ اور جن لوگون نے پہچانا اُنکے پیٹ مین مارے ہنسی کے بل پڑ پڑ جاتے ۔
اب لوگ دنگ ہین کہ ائین ! یہ منشی مہراج بلی صاحب ہین پارسیون نے انکو سکھا دیا کہ صاحب جو تم سے کہین وہی کرنا اور وہی کہنا ۔ بات کو ڈُلکنا نہین ۔
پارسی ۔ (جو انگریز بنا تھا) تمھارا کیا نام ۔
مہراج ۔ خداوند غلام کا نام منشی مہراج بلی ۔
پارسی ۔ نہین نہین تمھارا نام تیل کی پلی ۔
مہراج ۔ جو حکم ہو ہم تو حکم کے بھوکے ہین ۔
پارسی ۔ اچھا ایک ٹانگ سے کھڑے ہونے سکتا
مہراج ۔ (ایک ٹانگ سے کھڑے ہو کر) جو حکم ہو
صاحب ۔ جو پارسی انگریز بنا تھا) جلدی پیٹ موڑو
مہراج ۔ (پیٹ موڑ کر) مین تابعدار ہون ۔
صاحب ۔ منھ موڑو ۔
مہراج ۔ (منھ موڑ کر) حضور تو قواعد کرواتے ہین ۔
صاحب ۔ حکم مت ٹالو ۔

مہراج ۔ کیا مجال ۔ جو ارشاد ہو ۔
صاحب ۔ تم نالائق آدمی پیٹ دکھاؤ ۔
مہراج ۔ حضور اب تو تھک گیا ۔
صاحب ۔ اچھا (سِٹ ڈُون) تمھارا مزاج کیسا ہی
مہراج ۔ بہت اچھا ہون ۔
صاحب ۔ وِل تم بہت اچھا ہا منشی مہراج بلی
مہراج ۔ خداوند حضور کے بال بچون کو دعا دیتا ہون ۔ جو پیدا ہوے ہین وہ اور جو اب پیدا ہونگے ۔ اللھم زد فزد کہ گفتہ اند ۔

رعایت در تلخ از رعیت مدار
مراد دل شہر یاران برآر

صاحب ۔ طہران مین ایک ایرانی ہی ۔ وہ ہمسے آپ کی فارسی کی تعریف کرتا تھا کہ بالکل ایرانیون کی طرح آپ گفتگو کرتے ہین بلکہ وہ آپ سے سیکھنا چاہتے ہین ۔
مہراج ۔ (اکرام کر) بندہ فارسی دانست ودانستن کرد ۔
صاحب ۔ وِل ہم فارسی نہین سمجھ سکتا ۔ مگر ہمارا دوست آپ کا بہت تعریف کرتا تھا ۔
مہراج ۔ حضور غلام کی زبان تو فارسی الاصل ہی ۔
صاحب ۔ ہان ۔ ہان ۔ وِل ۔ ایران کا لوگ تعریف
مہراج ۔ حضور ہمنے بہت سے صاحب لوگون سے ملاقات کی آپ لوگ بڑے عالم ہوتے ہین ۔
صاحب ۔ وِل ہمارے ہان تعلیم اچھا دیا جاتا ہی
مہراج ۔ بھلا آپ کسی تماشے کی کمپنی مین کبھی تھے ولایت مین ۔
صاحب ۔ (ہنسی کو ضبط کر کے) او بیشک ۔
مہراج ۔ ہمارے ملک کے بعض گدھے اسکو معیوب اور برا سمجھتے ہین

صاحب - بڑا غلطی ہے - جتنا اچھا لوگ ہے سب
بکھراج پری بنتا ہے -
مہراج - وہ مارا بس اب کوئی کیا ہمنے انکھ لائیگا
لاحول ولا قوۃ -
صاحب - آپ کیوں نہیں کسی تھیٹر مین شریک ہو جاتا
مہراج - حضور مین تو پکھراج پری بنتا تھا -
صاحب - اینڈ! O ... اور - اوبس
مہراج - حضور سب یو بلڈی فول لوگ ہے اسواسطے
ہمکو برے کہنے مانگتا - سو ہم جانے نہین سکتا -
صاحب - برے لوگون کا قاعدہ ہے کہ اچھون
کو برا کہتے ہین -
مہراج - حضور مین گاتا خوب تھا -

سبھا مین آمد نیلم پری ہے
سراپا وہ نزاکت سے بھری ہے

سبھا مین آمد نیلم پری ہے - سبھا مین آمد نیلم پری آ
صاحب - گو آن! ... چلو - چلو -
مہراج - حضور یہ سب یو بلڈی فول لوگ - ہمکو
ہنسیگا - اور برا کہیگا -

سجن ٹکسٹوا دکھلا جا رے

صاحب - ہم ٹھمری ٹپا بھجن استائی کچھ نہین مانگتا ہے بس
وہی اندر سبھا کا دھن بولے جاؤ صاحب -
مہراج - حضور ہماری خواہش اب یہ ہے کہ سرکار ہمکو اب
کچھ دے اور ہم خیر خواہ سرکار کے ہین سمجھے حضور تو غرض نہ تھی اسلیے
منشی مہراج بلی صاحب کو اسوقت دنیا و مافیہا کی خبر نہ
تھی - نہ یہ معلوم تھا کہ صاحب کون ہین - نہ یہ معلوم تھا کہ
بیٹھے کہان ہین - صاحب نے کہا ول منشی مہراج بلی صاحب
آپ ناچنے سکتا ہے - کہا حضور ہان ناچون کیسا

آپ اٹھ کھڑے ہوے اور قریب تھا کہ ناچ شروع کرین
کہ ممن نے اسٹیج پر چڑھکر انکا ہاتھ پکڑ لیا -
"کا ہے واسطے یو بلڈی فول بولنے مانگتا کسی کے
بیچ مین اور کسی کے درمیان مین -"
ممن - مین ایک گدا اور لگا آپ کو - فول ودل
سب رکھا رہیگا - تمکو یہ کیا گیا ہے - لاحول ولا قوۃ -
کچھ ہوش ہے یا نہین سرکار بلاتے ہین -
اب ذرا منشی مہراج بلی کو ہوش آیا - یہ نشے مین نہین
تھے شراب تو تھوڑی ہی سی پی تھی - مگر ہان حماقت کا نشہ
البتہ بہت ہو گیا تھا - یہ سمجھتے تھے کہ صاحب جو جا ہینسینگے
کر گذرینگے ہمکو کہین کا جج مقرر کر دینگے کسی ریاست کا
منیجر مقرر کر دینگے ہمکو بھی کاہے کی صاحب مہربان ہون
تو وہ عہدہ ملجائے کہ آج تک کسی ہندوستانی کو
نہین ملا ہو -
اب سنیے کہ ممن سے اور انسے ہاتھا پائی ہونے لگی تو
نواب صاحب نے داروغہ کو اشارہ کیا - داروغہ بھی اسٹیج پر
چڑھ گیا اور منشی مہراج بلی کو گود مین اٹھا کر دوڑ کے بھاگا
تو ادھر تھیٹر مین بڑا قہقہہ پڑا اور لوگون نے تالیان
بجا دین منشی مہراج بلی گود مین تڑپتے ہوے اور کا ہے
واسطے اور کاہے واسطے برابر بکتے ہوے گاڑی کے قریب
پہونچے - داروغہ اور ممن نے انکو گاڑی مین لادا اور کہا
ہم لوگون کو حکم ہے کہ تمکو پکڑے رہین بس ہلنا نہین
خبردار کہدیا ہے بیٹھے رہو چپ چاپ -
مہراج - دیکھو اب مین بنوٹ کا ہیچ کرتا ہون -
داروغہ - بسم اللہ آپ بنوٹ کا پیچ کیجیے -
مہراج - مین دو سال مین پیا باندھ چکا ہون -
ممن - اخاہ! بڑے بنوٹیے ہین آپ

مہراج - دیکھو اب شہرگ پر پڑا چاہتا ہی -
داروغہ - آپ شوق سے داؤن پیچ کیجیے -
مہراج - دل ہم مار ڈالیگا -
داروغہ - پھر اگر قسمت مین آپ ہی کے ہاتھ سے موت لکھی ہی تو کیا -
مہراج - اچھا اب شکایت نکرنا -

اتنے مین چھم چھم کی آواز آئی - ممن اور داروغہ انکو نواب محمد عسکری کی فٹن پر پکڑے ہوے بیٹھے تھے اور فٹن درختون کے ایک جھنڈ مین تھی سب سے الگ تھلگ - چھم چھم کی آواز آئی تو داروغہ نے ممن سے کہا یار ذرا دیکھو تو کون ہی کہ اتنے مین ایک عورت فٹن پر آئی -

عورت - کیون رے یہ آج تو نے کیا حرکت کی
ممن - کون ! نازو خوب آئین اللہ جانتا ہی -
داروغہ - اب تمھارے سپرد ہین یہ
نازو - ہان ہان تم لوگ جاکے تماشا دیکھو -
داروغہ - ستے چھوٹے - لطف تماشا جاتا تھا -
نازو - مجھے نواب نے اشارہ کیا تو خواہ مخواہ مجبور ہوکر آنا پڑا -

منشی مہراج بلی صاحب کی سٹی بٹی بھول گئی مگر انتہا سے زیادہ افسوس تھا کہ صاحب لوگون سے نہ مل سکے - مطلب ہی خبط ہو گیا -

نازو - یہ آج تیری گت کیا ہی - تجھے یاد ہی - ؟
مہراج - جان سن رہی ہی (ٹھنڈی سانس بھر کر) کیا کہون جان جان ہی ہی بڑا نقصان ہوا -
نازو - کیا کچھ گر پڑا - پھینک دیا ہو گا نشے مین
مہراج - بس اب ہمکو ادھر رنج ہوا - نشہ کیا -

نازو - اب مین جوتے سے خبر لونگی - ہان
مہراج - کاہے - دل - دیکھو -
راوی - کاہے واسطے کھلے غل مچانے کو تھے - مگر یاد آ گیا کہ نازو جان ہین بھیگی بلی بن گئے -
مہراج - اب ایک بات سنو - ہم جو کہین -
نازو - ایک دن تم جوتے ضرور کھاؤ گے ارے یہ آج تو نے کیا کیا - پھر مہراج پری بننے کا شوق ہی - ذدف ہی تیرے اوپر کمبخت -
مہراج - ہم تو صاحب لوگ سے ملنے کو مانگتا تھا -
نازو - الگ ہٹ تجھے سے منہ - تجھے دور رہو -
مہراج - بہت سخت کلامی کرتی ہو تم -
نازو - اری مین تجھ بیچارے سے سخت کلامی کرونگی اپنے ابا نواب سے تو مل دیکھو تو کیسا ٹھیک بناتا ہی تجھکو -
مہراج - ہم تو صاحب لوگ سے ملنے گیا تھا -
نازو - (ٹیپ لگا کر) مونڈی کاٹا - صاحب لوگ کی ملاقات کو گیا تھا کہ ناچنے گیا تھا - نیلم پری بنا تھا - ؎

سبھا مین آئی نیلم پری ہی	
سراپا حسن و شوخی مین بھری ہی	

مہراج - مزہ آگیا ہائے -

سبھا مین آئی نیلم پری ہی	
سراپا حسن و شوخی مین بھری ہی	

سبھا مین آئی نیلم پری ہی - آ -
نازو - (چپت زناٹے سے لگا کر) آ -

نازو نے کہا تمھارے سبب سے آج کا تماشا میرے ہاتھ سے گیا تم خود تماشا بنگئے تھے - توبہ توبہ سب مین بدنامی ہوئی جتنے آدمی بیٹھے تھے سب ہنستے تھے - نواب

بڑا بڑا معلوم ہوا۔ تمھارے دوست ہین نا۔
اور لوگ تو سب ہنستے تھے مگر نواب جھلا جھلا کے رہجاتے تھے۔ آخر کار مَن کو بھیجا۔ داروغہ صاحب کو بھیجا اور کہا گود مین اٹھا کر فوراً باہر لیجاؤ اور ادھر اُدھر دیکھکر مجھکو ڈھونڈھ نکالا۔ اور مجھسے اشارہ کیا کہ جا کے سنبھالو۔ بڑے ذلیل ہوے آج۔ تماشے والے بھی ہنستے تھے۔ تھین کیا ہو گیا ہو۔ ایسے ذلیل تو کبھی نہین ہوے ہونگے۔ پہلے تو مین تجھی نہین کہ کون ہو۔ پھر کھتی ہون تو آپ بھلے مانسون کے یہ شیوے نہین ہین کہ تھیٹون مین جا کے شامل ہون۔ صاحب لوگ میمین نواب زادے دفتر والے۔ نغمے والے سب ہنستے تھے۔ اور تھین کچھ نہین سوجھتا تھا۔ کیا ہو گیا ہو بالکل اپنے آپے ہی سے گذر گئے۔ بڑے بیہودہ ہو۔
مہراج بلی کو نازو کی تقریر بڑی بری معلوم ہوئی۔ مگر چپ چاپ بیٹھے سنتے رہے۔ کچھ جواب نہین دیا۔ اگر کوئی اور اس طرح کی تقریر کرتا تو کاہے واسطے کی تمید سے اسکی جان عذاب مین کر دیتے۔ انکو اب تک یہی سوجھی تھی کہ راے بہادر کا خطاب اب لیا اور اب لیا کیونکہ مہراج پری بننے گئے تھے اس سے بڑھکر اور استحقاق کیا ہو سکتا ہو۔ مگر ساری محنت برباد ہو گئی۔
نازو ۔ تم بڑے پاجی ہو مہراج بلی۔
مہراج ۔ اچھا کوئی اور ذکر چھیڑ د نازو جان۔
نازو ۔ ذکر اب کیا تیرا سر چھیڑون مونڈی کاٹے
مہراج ۔ دیکھو جانی بلفظہ کو کیون زبان خراب کرتی ہو۔ ہمکو چاہے برا بھلا کہلو۔ کچھ پروا کا بات نہین ۔ مگر جان من ۔

دامن خویش بدشنام میالا صاحب
کاین زر قلب بھر کس کہ دہی باز دہد

نازو ۔ (چپت لگاکر) جوتی خورہ۔
مہراج ۔ ایک اور لگاؤ چاہے مگر۔
نازو ۔ اگر مگر کریگا تو اور پٹیگا۔
مہراج ۔ اسکا ڈر کسکو ہو۔ مگر افسوس ہو کہ تمنے ہماری قدر نہ کی کہ آج ہمنے کیا کام کیا ہو۔
نازو ۔ ارے خدا تجھکو غارت کرے۔ مونڈی کاٹے اسی اٹھوارے مین مرتو۔ تیرا جنازہ نکلے۔
مہراج ۔ اور کوس لو۔
نازو ۔ دور ہو یہان سے مونڈی کاٹے۔
مہراج بہت خوب۔ ع

آپ کہتے ہین کہ جا جاتا ہون
پھر اکیلے بھی تو گھبرایئے گا

دیکھو جانی ہمسا عاشق نہ پاؤ گی۔
نازو تیرے منھ کو جھلسا ایسا ذلیل عاشق ہوا تو کیا۔ اور نہوا تو کیا۔
مہراج ۔ کہدیا ہو پچھتاؤ گی۔ واللہ نازو سر پر ہاتھ دھر کر روؤ گی ۔ اتنا سمجھ لو۔
نازو ۔ میرے دشمن سر پر ہاتھ دھر کر روئین لو اور سنو مجھے کوستا ہو کمبخت ۔
مہراج ۔ اگر مین نے کوسا ہو تو میرا دم نکل جائے۔
الغرض گاڑی پر سوار ہوے ۔ اور راستے مین منشی مہراج بلی کو ہوا جو لگی تو اور بھی دماغ پر چڑھ گئی ۔ اب پھر اندر سبھا کے شعر گانے شروع کیے ۔ ع

گاتی ہون مین اور ناچ سدا کام ہے مرا
پھندے سے میرے کوئی نکلنے نہیں پاتا
مین لاکھ کی دو لاکھ کی پروا نہیں کرتی
آفاق مین کپھراج پری نام ہے مرا
اس گلشن عالم مین بچھا دام ہے مرا
قارون کا خزانہ ابھی انعام ہے مرا

نواب - ارے ظالم سڑک پر گاتا جاتا ہے -
نازو - جیسے بازار کے آدمی ہوتے ہین -
ممن - مجھے رہ رہ کے ہنسی آتی ہے - ایک ٹانگ سے کھڑے ہین آپ بھی واہ لاحول ولا قوۃ -
مہراج - ای جی ہان -

رخصت لینا شاہزادے کا واسطے نمسکار کے اپنے باپ سے -

دوہرہ شاہزادے کا کہنا باپ سے -

رکھتا ہون مین کچھ عرض گر اب مرضی پاؤن
حال مین اپنے درد کا سارا کہہ سناؤن

جواب دینا باپ کا شاہزادے سے -

بیٹا مین ابھی تجھ سے کہتے ہو جاؤن
پیارے جو کچھ خوشی ہو تیرے لیے منگاؤن

نواب - ای سبحان اللہ سخن کہیر وکی کسر ہے -
مہراج - ذرا بلند آواز سے - ع

آئی ہون سبھا مین مین چھاند کے گھر
کا ہو کی نہین موہے آج کھبر

نواب - ارے ظالم اب تو بازار آگیا -
ممن - حضور اب فہمایش اور نصیحت بیکار ہے -
نازو - ڈھکیل دو مونڈی کاٹے کو -
مہراج - نواب صاحب کی بغل مین بیٹھی ہونا بھی غرار ہی ہو اچھا خیر فہمیدہ خواہد شد -
نازو - ہوش آئے تو پھر تجھکو ذلیل کرون - ابھی تو تو اپنے آپے مین نہین ہے -

مہراج - (ہاتھ ٹمکا کر)

مین جیری سرکار کی تم راجون کے راج
گانا مجھ معشوق کا سنو غور سے آج

نواب صاحب گاڑی پر سے اتر پڑے اور کہا اب ہم چلے جائینگے - تم پہلے نازو کو پہونچا دو پھر مہراج بی کو - خدمتگار اور ممن انکے ہمراہ چلے - اور گاڑی ہوا ہو گئی - اب راستے مین نازو اور مہراج بی تنہا چلتے چلتے نازو نے کہا روک لے گاڑی رکی تو نازو اتری - اور خود بدولت بھی اتر پڑے اور نازو کے ساتھ چلے - نازو نے ڈانٹ بتائی - اور کہا وہان موقع نہین ہے - میرا میان آیا ہوا ہے - میان کا نام سنا تو ہوش اڑ گئے اور سیدھے گھر آئے - بیوی نے پوچھا آج اتنی دیر کہان لگائی تو آپ جواب مین فرماتے ہین - ع

مرے ساتھ چل جلد اے بے شعور
بلایا ہے راجہ نے اپنے حضور

بیوی - آج پھر متوالے ہو -
مہراج - (کانپ کر) - ع

ارے دیو تو ہے یہ کیا بک رہا
مرے باغ مین کام انسان کا کیا
ہوا کس طرح یان بشر کا گذر
پرندون کے دہشت سے جلتے ہین پر

بیوی - یہ آج کیا کہہ رہے ہو - یہ تمھین ہوا کیا ہے -
مہراج - اون ساون -

خاک بدن پہ سب ملو چھوڑو یہ سجوگ
روئین اب اس حال پہ پنچھی پرائے لوگ

جواب دینا وزیرزادے کا

بیوی - یہ کیا اول جلول بک رہے ہو - سو رہو - پڑ کے

مہراج - ہاے -

	راجہ جی تو سورہے دیا نہ کچھ انعام	

مہری نے ہنسکر کہا آج گائے بجائے پر اُتارو ہوئے ہین تو اسکے جواب مین مہری کے قریب جاکر آپ فرماتے ہین -

	معمور ہون شوخی سے شرارت سے بھری ہون دھانی مری پوشاک ہی مین سبز پری ہون	

اُس روز تو خیر خدا خدا کرکے سوگئے مگر صبح کو جو اُٹھے تو بالکل شش و پنج معلوم ہوتا تھا کہ کوئی چھ مہینے کے بیمار ہین اُٹھکے بیٹھے اور پھر گر پڑے پھر ذرا اُٹھے اور گر پڑے لیٹے لیٹے کروٹین بدل رہے تھے انکی بیوی نے کہا یہ کل تمکو کیا ہوگیا تھا اس سوال کا جواب مہراج بلی نے نہ دیا - مگر انکو یہ معلوم ہوا کہ گویا سیکڑون گھڑے عرق انفعال کے اُنپر پڑ گئے جب آنکھین بند کرلین اور دل مین سوچنے لگے کہ یا خدا یہ کیا غضب ہوگیا اور باین ہمہ رات کی سب باتین یاد نہین تھین اُٹھکر پانی پیا - مگر پیاس نہین بجھی - خدمتگار کو بازار بھیجا اور کہا دوڑکے برف لاؤ - وہ تھوڑی دیر مین برف لایا تو ایک لوٹا بھرکے ٹھنڈا پانی اُنھون نے پیا - اب ذرا جان مین جان آئی اُٹھکر بیٹھے -

	لالہ پکوڑی مل	

ایک روز جھٹپٹے وقت نواب نامدار کا دربار گرم تھا کہ جناب منشی مہراج بلی صاحب المتخلص بہ لالہ روغن زرد تشریف لائے اور فرمایا کہ پرسون آپ سب صاحب غلام کے کفش خانہ پر جو کچھ ماحضر ہو تناول فرمائین -

نواب صاحب اور آغا صاحب نے بڑی خوشی سے دعوت قبول کی مگر میان اختر نے دو اعتراض جمائے ایک یہ کہ جب کفش خانہ کہا تو غلام کے لفظ کی کیا ضرورت تھی دوسرے ماحضر کے ساتھ جو کچھ کی لفظ غلط ہی - ماحضر کے معنی تو خود ہین (جو کچھ حاضر ہی)

منشی مہراج بلی بہت جھلا ے کہا تمھاری دعوت کون حرد دد کرتا ہی - تم بس اسی کتر بیونت مین رہو کہ کفش خانے کے بعد غلام نہین آتا اور غلام کے بعد کفش خانہ - پاگل نامعقول تم کیون ہمارے بیچ مین بولتا ہی - چرا شما در گفتگوے دخل در معقولات کردن توانی - کاہے واسطے ٹوکنے مانگتا ہی - اگر خواے فارسی دانی میدارید کدامی روز امتحان ما باشمار دبرو ے علمایان در فرنگی محل شود کہ گفتہ اند لقول شخصے یبسول علی الکلب -

اسپر حاضرین جلسہ بے اختیار ہنس پڑے کہ مارون گھٹنا پھوٹے آنکھ وہی مثل صادق آئی ہی - یہ گتے بلی کا بیان کیا ذکر تھا - واہ مہراج بلی کیون نہو -

میان اختر نے انکے بنانے کے لیے کہا راست میگوئی -

مہراج - خیلے راست میگوئی کہ در زبان فرس عدیل و نظیر نداری کہ گفتہ اند الشاۃ لطیفۃ و الفیل جیفۃ - سب نے مکرر قہقہہ لگایا تو منشی مہراج بلی اور بھی شرمائے اور جھلائے -

آغا صاحب نے سب کو روکا اور کہا بھئی ایک شخص تو دعوت کو کہتا ہی - مدعو کرتا ہی اور تم اسکو ہنستے ہو -

نواب صاحب نے مہراج بلی کے ٹھنڈا کرنے کو کہا تو بھئی کوئی غیر آدمی تو نہین ہین دوستہ مین یا نہین - ہان صاحب یہ تو فرمایئے کہ کھلایئے گا کیا -

منشی مہراج بلی نے انکسار کے ساتھ جواب دیا کھلائینگے کیا جو توفیق ہوگی - دال دلیا - گھانس پھونس -

اسپر نواب صاحب ہنس دیے حضرت دال دلیا تک
تو خیریت تھی مگر گھانس پھونس تو حضور خود ہی نوش فرمائین
منشی ۔ مہراج بلی نے بڑی متانت سے جواب دیا کہ اور
سب چیزین تو خیر اچھی ہوئین گی ۔ مگر ایک شی ایسی کھلاؤنگا
کہ عمر بھر نہ بھولوگے لوگون نے پوچھا وہ کیا شی ہی ۔ فرمایا
لچئی آٹے کی لچئی ۔ سوین ڈال کے اور اُسکے اندر مین
اور بیٹھی بھرتے ہین ۔

آغا ۔ پلاؤ کی کیا حقیقت ہی اُسکے سامنے بھلا ۔

نواب ۔ پلاؤ بھی کوئی کھانے مین کھانا ہی بھلا ۔

ممن ۔ لچئی کے مقابل مین مُرغ پلاؤ بھی گرد ہی ۔

مہراج ۔ ہی تو ایسا ہی ۔ وہ سوندھاہٹ کہان سے
آئیگی ۔ وہ سوندھی سوندھی خوشبو کہان پائیے ۔

ممن ۔ سرکار اپنے خاص بزرگو سکھا دیجئے ۔

نواب ۔ ہمارا خاص بزرگ وہ ہتو ٹی کہان سے لائیگا ۔

ممن ۔ ہان حضور یہ صحیح ہی ۔ وہ گنوار آدمی پلاؤ
شیر مال باقرخانی قورمہ دو پیازہ پکانا جانے ۔ لچئی پکانا
کیا جانے اگر مرکے بھی جیسے گا تو بھی نہ پکا سکیگا ۔

مہراج ۔ ہم سکھا دینگے جی ۔ آپ لوگ کیا جانین

راوی ۔ یہ سب تو منشی مہراج بلی کو بناتے تھے اور
وہ گول آدمی تو تھے ہی اکڑ رہے تھے کہ نواب صاحب نے
ہمارے کھانے کی تعریف کی اور لچئی کو پسند کیا ۔

نواب صاحب نے دریافت کیا کہ لچئی ثقیل تو نہین
ہوتی فرمایا کہ اب اسکا حال نہ پوچھئیے ۔ ہم سون کچھ دور
نہین ہی کل ہی کا دن تو بیچ مین ہی ۔ بنیے دانت
آجائین تو سہی ۔ ہم لوگون مین یون تو ہر قسم کا
کھانا عمدہ پکتا ہی مگر لچئی سے بہتر نہ تو آپکا
پلاؤ ہے ۔ نہ کباب ۔ تو سے کیسے ہمکو کہان سے معلوم ہوا

ایک مسلمان دوست کی ہینے دعوت کی اُنگلیان چاٹتے
تھے واللہ اُنگلیان چاٹتے تھے اور لچئی کی تو اس قدر تعریف
کی کہ ہمکو مجبور ہو کر مہینے مین دو چار بار اُنکی دعوت کرنی
پڑی تھی ساب تک خطون مین لچئی کی تعریف لکھکر آتی ہی

آغا صاحب نے ممن کے کان مین کہا کسی نے اچھا
اُلّو بنایا انکو مہینے مین دو چار بار دعوت لے مرتا تھا
اور یہ اچھی پٹی پڑھائی کہ پلاؤ بھی اسکے سامنے گرد ہی ۔
لاحول ولا قوۃ پوچھا کیون حضرت کوئی اور شی بھی عمدہ
پکتی ہی ۔ کہا ہان بیڑیان ۔ لچئی اور بیڑئی مین فرق ہی
لچئی میدے کی ہوتی ہی ۔ اور بیڑئی آٹے یا میدے کی
لچئی بڑی ہوتی ہی ۔ لچئی کا ذائقہ اچھا ہوتا ہی اور سعدور
ملائم ہوتی ہی کہ بے دانت والا بھی آسانی سے چبائے
کھائیگا تو معلوم ہوگی کیفیت اور ترکاریون مین
ہم آپ کو پرول کھلائینگے ۔ اور جھولدار رسا ۔

یہ جھولدار رسا کسی کی سمجھ مین نہ آیا متحیر ہو کر دریافت
کیا کہ جھولدار رسا کسکو کہتے ہین ۔ تو آپ بہت ہی ہنسے
کہا یار تم لوگ گنوار ہی رہے ۔ جھولدار اُس ترکاری کو
کہتے ہین جسمین پانی رہتا ہی ۔ آلو ہو یا رت آلو ۔ توری
پوچھا توری کیا شی ہی ۔ فرمایا توری ہی توری ۔ اجی
یہی توری توری ۔ اور مین کے زمین قند ۔ مین کے قتلے
بناتے ہین اور اُنکو گھی مین تلتے ہین اور پھر چھونک
لگاتے ہین آلے کا چھونک لگاتے ہین ۔

اختر نے بات کاٹی ۔ حضور دیکھیے یہ نیا محاورہ
سننے مین آیا (چھونک لگانا) اور توری آپ لوگ
نہ سمجھے ہونگے تُرئی سے مراد ہی ۔

پوچھا اور کیا کیا ہوتا ہی کہا کڑھی ہوتی ہی بیسن اور
دہی کو ملا کر چھونکتے اور روٹی کے ساتھ کھاتے ہین اور چاول کے

ساتھ بھی کھائی جاتی ہی۔ مگر سب کھانون سے زیادہ چٹ پٹا پن پکوڑی مین ہوتا ہی۔

اب تو آغا صاحب سے نہ رہا گیا کہا واہ بھئی لالہ پکوڑی مل واہ لالہ کچوری مل کیا کیا کھانے بتائے ہین کہ ہم گنوار لوگون کے فرشتے خان نے بھی نہین سُنے تھے جھولدار اور توری اور بیسن کے زمین قند۔ مگر بھائی صاحب خدا کے لیے جھولدار ترکاری نہ کھلائیےگا جسمین پانی ہوتا ہو اتنی مہربانی کیجیےگا۔ مگر پکوڑی ضرور کھائینگے۔

منشی مہراج بلی صاحب نے اینڈتے ہوے کہا اور کھیر کھلائینگے۔ دودھ مین چانول ڈال کے کھیر بنتا ہی۔

اختر۔ خوب ہوا کہ بنتی ہی نہین کہا کھیر بنتا ہی سچ ہی یہ بڑی ٹیڑھی کھیر نہین محاورہ ہی۔ بلکہ بڑا ٹیڑھا کھیر ہے۔

مہراج۔ (کچھ نہین سمجھے) اور ایک قسم کے میٹھے چانول کھلائینگے جسمین سب قسم کی میوہ ڈالی جاتی ہی۔

نواب۔ (لوٹنے لگے) ارے یار مار ڈالا ظالم۔

اختر۔ حضور بہت بڑھی ہوئی ہی تحقیقات کھیر بنتا ہی اور میوہ ڈالی جاتی ہی۔ اور توری اور جھولدار رسا۔ ماشاء اللہ کیون نہ ہو۔ اللھم زد فزد۔

نواب۔ بھئی اب بہت نہ ہنساؤ۔ اُف اللہ۔

مہراج۔ اور ساگودانے کا کھیر کھلائینگے۔ گری اور چرونجی ڈال کے اور شوقین لوگ زیرہ بھی گبڑ دیتے ہین اور منگوچی پکتی ہی۔

اختر۔ این ارے ظالم کھیر مین زیرہ ہت تجھے خدا غارت کرے۔ اور ہری مرچین کیون نہ چھوڑین۔

محمن۔ اور کچھ اور بھی سُنا۔ زیرہ لیجیے لیے آدمی ہین ڈالتے

شوقین لوگ ڈالتے ہین بلکہ گبڑ دیتے ہین۔ اے لعنت خدا۔

داروغہ۔ اور یہ کھانا مریضون کے لیے ہوتا ہی یا صحیح و تندرست آدمیون کے لیے ہوتا ہی۔ اول تو رسا جھولدار آ بالکل پانی۔ دوسرے منگوچی مریضون کا کھانا تیسرے ساگودانے کی کھیر چوتھے توری۔ یا انھین کی زبان مین کہین توری یہ سب تو مریضون کے کھانے ہین۔

مہراج۔ کیا پاگل پنے کی باتین کرتے ہو۔ ہونھو۔ ا

داروغہ۔ اجی تو جناب عمدہ عمدہ کھانے پکوائیے تو خیر ہم بھی آئین۔ یہ جھولدار رسا اور زیرہ کی کھیر تو حضور ہی کو مبارک رہے بریانی پکواؤ۔ مُرغ کا قورمہ پکواؤ۔ زعفر پکواؤ۔ کباب پکواؤ تو بات ہی۔ کہنے لگے جھولدار رسا اور زیرے کی کھیر اور توری۔

مہراج۔ آپ لوگ کیا جانین کھانا کھانا۔ چلے وہ نکلے۔

راوی۔ آپ کی باتون پر بھی واقعہ انسان تو کیا گدھون تک کو ہنسی آئے۔ جھولدار رسا اور پکوڑی پر یہ زعم۔ ماشاء اللہ

آغا۔ تو اب کل ہم کم کھائینگے۔ کیون صاحب ہہنہ۔

مہراج۔ یہ آپ کو اختیار ہی قبلہ۔ مین تو دریغ نہ کرونگا کچی پکی دونون قسم کی رسوئی ہوگی اور شیرینی اور فواکہات اور اچار اور چٹنی اور کھیر اور میوہ ہوگی۔

اختر۔ اور تو سب کچھ ہوگی یہ فرمائیے کہ ٹھنڈا پانی بھی ہوگی بھیلے۔

منشی مہراج بلی نے کچھ سوچ کر کہا۔ یار اچار تم لوگون کو کس قسم کا پسند ہی۔ ہمکو تو بھائی صاحب تیل کا اچار پسند ہی خوب مصالح پڑا ہو۔ یہ عرق برق اور سرکہ ورکہ سب ہیچ ہی مگر اپنی اپنی پسند ہی کسی کا اجارہ نہین ہی۔ کسی کو کچھ پسند ہی کسی کو کچھ پسند ہی۔ بعض آدمی کریلے کے نام سے چڑھ جاتے ہین۔ مہراج۔

بعض آدمی کریلے پر جان دیتے ہین۔ اور بھرے
کریلے کو نعمت سمجھتے ہین۔
نواب صاحب نے کہا از برائے خدا تیل کی
چیزون سے تو ہمکو معاف ہی رکھیے گا۔ ایک تو یونہی
آگ برس رہی ہو دوسرے ہم گنوار لوگ تیل کے
عادی نہین۔ اچار ہم اپنے ساتھ لیتے آئینگے۔
مہراج۔ نہین اچار نہین۔ جو ہم کہین وہ ساتھ
لیتے آئیو اچار وچار نہ لانا۔
نواب۔ تو یہ ہماری رائے پر رکھو۔ ہم مچھلی یا
کباب یا قورمہ اسی قسم کی کوئی شے لیتے آئینگے۔
مہراج۔ کیا مجال ہو۔ یہ ہمارے یہان نہین۔
ہان شراب لیتے آؤ تو کیا مضائقہ ہو۔
نواب۔ ایسی تیسی آپ کی شراب کی آدھی درجن
بوتلین منگوا رکھنا۔ اور شیمپین صاحب اور رم تو خیر
بھی ضرور ضرور ہون۔
مہراج۔ بھلا ایک بات تو سنو۔ پانی مین اگر
کیوڑا ہو تو حرج تو نہین ہو۔
آغا۔ ارے کہین ایسا غضب بھی نہ کرنا
کیوڑا ہرگز نہ ہو۔
اختر۔ حرام مطلق ہو کیوڑے کے نام سے
نفرت ہو اور بڑے نقصان کی شے ہو۔
مہراج۔ جبھی تو مین سوچا کہ دریافت تو کر لے
مہراج بلی آخر کو وہی ہوا۔
ممن۔ سب کیا کرایا مٹی ہو جاتا۔ کیوڑا بھلا
ہم لوگ چھوتے ہین ہاتھ سے ارے توبہ۔
راوی۔ منشی مہراج بلی کو پورا پورا یقین ہو گیا کہ
کیوڑا ان لوگون مین حرام ہے۔ واہ ری
عقل۔
منشی مہراج بلی بڑے جزرس آدمی تھے چمڑی
جائے اور دمڑی نہ جائے۔ سوچے کہ آدھی درجن شراب
منگوانا ذرا ٹیڑھی کھیر ہو۔ اگر وہسکی منگواتے ہین
تو پندرہ روپیہ سے کم کو نہ آئیگی اور اگر اولڈ ٹام
ہو تو بھی ساڑھے دس روپیہ کے ماتھے جائیگی
اور اگر اکشا نمبر ون ہو تو بھی کم سے کم اکیس روپیے
خرچ ہونگے اور رم بلا نہین سکتے۔ شامپین مین
تو ادھر جا بینگے۔ اسکا تو کوئی ذکر ہی نہین ہو کھانا
الگ اور شراب کی قیمت الگ۔ یہ بہت بڑھ جائیگا
اور بڑا روپیہ صرف ہوگا۔
اتنے مین نواب صاحب نے ایسا سخت سوال
کیا کہ مہراج بلی کے ہوش اڑ گئے پوچھا۔ (اور
طائفہ کون کون ہوگا)۔
مہراج۔ (مہراج سر کھجلا کر) طائفہ! دیکھیے۔
آغا۔ مشتری۔ اُنسے بڑھ کر خوش گلو اور کون ہو۔
اگر گانا سننے کا شوق ہو تو اُنھین کو بلایئے۔ ورنہ فضول ہو۔
منشی مہراج بلی سوچے کہ اگر اُنکو بلایا تو بیس پچیس کی
ٹھک جائیگی کچھ دیر غور کر کے کہا متے خان کو بلوائینگے۔
نواب صاحب نے قہقہہ لگایا اور کہا پھر سیدی سلیمان کو
بلوایئے۔ وہ بھی بڑا خوش گلو اور نازک آواز آدمی ہو
میان عرب کے گانے مین تو ہمکو مزہ نہین آتا اس سے
شاہ مینا کی درگاہ کیون نہ چلے جائین۔
اب یہ چکلے انھون نے جانا تھا کہ چار پانچ روپیہ مین ٹال دینگے
مگر وہ لوگ کب ٹالتے ہین کہا صاحب سنیے ہم تمہاری عزت
کرنیوالے کی رائے پر موقوف ہو آپ لوگون کو اس سے کیا بحث ہو۔
منشی مہراج بلی صاحب نے کہا ہان خوب یاد آیا ایک بات تو

بھول ہی گیا تھا۔ مُربا کس کس قسم کا پسند ہی بھائی ابھی
سے بتا رکھو۔ ورنہ پھر شکایت نہ کرنا۔ دریافت کیا گیا
کہ آپکے گھر مین کس قسم کا مُربا تیار ہی۔ فرمایا۔ حرفا ریوڑی
کا اور آم کا حرفا ریوڑی کا مُربا مہراج بلی کو بہت پسند تھا۔
ممن نے کہا حضور کروندے کا مُربا تو کھایا ہی۔ مگر
حرفا ریوڑی کا مُربا نہین سُنا تھا۔

اتنے مین حسین علی خدمتگار نے آن کر عرض کیا۔
حضور ایک صاحب آئے ہین۔ ابھی گاڑی سے
اُترے نہین ہین۔ ممن کو حکم ہوا جا کے دیکھو میان
ممن گاڑی کے پاس گئے جھک کر سلام کیا۔ آخاہ
مسٹر محمد جان صاحب ہین حضور تو سُنا کہین باہر گئے
تھے۔ آیئے تشریف لایئے۔ مسٹر محمد جان اُترے
اور رپ رپ کرتے چلے کوٹ پتلون کالر۔ انگریزی
ٹوپی۔ آتے ہی نواب صاحب سے بڑے تپاک
سے مصافحہ ہوا۔

نواب۔ ول مسٹر کہان گئے تھے۔ اور کب
واپس آئے۔

مسٹر۔ ارے یار کچھ نہ پوچھو۔ ایک ریاست ہی نورپور۔
نورپور تو کیا اصل مین اندھیر پور ہی۔ رئیس خواب خرگوش
مین کارپرداز عموماً ابنرطہ۔ رافضی۔ وہان ایک شخص جا کے
گھسا۔ قوم کا خدا جانے جاٹ ہی کہ ہندوستانی ہی کہ بنگالی۔
مگر اُردو صاف نہین ہی۔ بڑا چالاک آدمی سب کو دبا دیا
اور رئیس پر جادو ہو گیا۔ ذرا رئیس کا رخ بگڑا پایا اور کہہ دیا
کہ آپکی کل بے ضابطگیان جا کے جڑ دونگا حکام سے
تو قدر و عافیت معلوم ہوگی۔ وہ بیچارہ سیدھا رئیس اُسکے
بس مین آ گیا اسنے انکو بھولا بالا جو پایا تو ادبھی شیر ہو گیا۔
آخر کار کئی لاکھ کا غبن نکلا دھرے گئے ریاست کی طرف سے ہم تعجب
کیے گئے۔ اب مین ایک ہفتے کی رخصت لیکر آیا ہون اللہ
ایک ہی ذات شریف ہی اور پرلے سرے کا نمکحرام۔

نواب صاحب نے کہا آپ اسوقت خوب آ گئے۔
ہمارے ایک ہندو دوست ہین منشی مہراج بلی صاحب
اُنکے ہان ہم مدعو ہین بہت خوب آدمی ہین اور آپکی
بھی دعوت کرنا چاہتے ہین۔

ہان یار کیا کھلواؤ گے۔

منشی مہراج بلی صاحب کب چوکنے والے تھے
کہا ایک تو کھچی کھلائینگے۔ اور جھولدار ترکاری
کھلائینگے۔

مسٹر محمد جان بیرسٹر ایٹ لا کھچی اور رسا کا نام
سُنکر مسکرائے مگر اُنسے کبھی پہلے کی سی بے تکلفی
نہ تھی۔ ہنسی کو ضبط کیا۔

نواب۔ ہان بھئی اور کیا کھلاؤ گے۔ بتاتے جاؤ
یار تم تو چھپے ہو رہے۔

مہراج۔ اور کیا کھلائینگے! ۔ اور۔ اور۔

نواب۔ یہ اور۔ اور کیا۔

بیرسٹر۔ بہت خوش خور معلوم ہوتے ہین آپ
اور شوقین آدمی ہین۔

نواب۔ جی اُستاد ہین خاص مُرغی کی کیا حقیقت ہی۔

کھچی کی دعوت

تیسرے روز حسب اقرار منشی مہراج بلی صاحب کے ہان
نواب محمد عسکری صاحب اور داروغہ اور آغا محمد اطہر صاحب
اور نواب چھجن صاحب اور ممن اور نواب رونق جنگ دو
گاڑیون پر سوار ہو کر وال ہوئے گاڑیان دروازے پر ٹھہرین
باری بچھا پلنگ پر بیٹھا حقہ پی رہا تھا کوئی پچاس پچپن برس
برس کا سن حسین علی خدمتگار نے پوچھا ارے منشی مہراج بلی صاحب

ہین۔ کہا کاؤجانی حسین علی نے اسپر بڑا غصہ کیا۔
کاؤجانی ابے دریافت کرکے بتا دو تون ابے تبے
کاہے کرت ہو۔ تمھار لیسے ہین کچھ" نواب صاحب کو بھی
غصہ آگیا۔ حکم دیا کہ دے کپٹر حسین علی جھپٹا تو آغا صاحب
نے غل مچا کر کہا جانے دو جی جانے دو۔ کیون دنگا
کرتے ہو۔ گنوار کے منھ لگنا کیا معنی کوئی تمیزدار
آدمی ہو تو اُس سے گنجایش شکایت ہو۔ گنوار آدمی
سے کیا شکایت۔ مہاراج مردود دیکھتا ہر کہ دو چار
رئیس زادے کھڑے ہین اور خود ڈٹا بیٹھا ہوا ہر
ایسے نوکر کی ایسی تیسی مردود کی۔

یہ آواز سنکر منشی مہاراج بلی صاحب نے برآمدے
سے سر نکالا اور کہا آداب عرض ہر یہ آج آپنے کون
سے کہان کا دھاوا کردیا نواب صاحب نے کہا اجی!
کہان کا دھاوا کر دیا۔ کچھ واہی تو نہین ہوا ہر بس
کہان کے دھاوے کی ایک ہی کہی لے بیجے آؤ
یا دروازہ کھلواؤ۔ کہا بھائی صاحب بندے کو تو
آج فرصت نہین ہر۔ اب کسی اور دن کمترین کو
سرفراز فرمایئے گا۔

آغا۔ کچھ آپ واہی تو نہین ہو گئے ہین۔

مہاراج۔ واہی اس محلے مین رہتے نہین۔

نواب۔ اب آپ کے پٹنے کے لچھن ہین۔

مہاراج۔ زیادہ بو و گے تو یہان سے ڈھیلے برسا دونگا
اسی لیے گلی والے مکان مین نہین بیٹھا آج۔ تم بولے
اور مین نے کلوخ اندازی شروع کر دی۔

آغا۔ کلوخ اندازی! ڈھیلے مار دوگا نہ کہینگے لالہ
روغن زرد ہین نا کلوخ اندازی کرو گے تو دندان شکستگی
ہم بھی کر بیٹھینگے دل لگی نہین ہر کلوخ اندازی ہر قدان تیری ہی

الغرض منشی مہاراج بلی صاحب کے ہان سب داخل ہوے
اور جاتے ہی ایک کمرے مین اُڑنے لگی۔

مہاراج بلی نے دو بوتلین دیسی شراب کی منگوا رکھی تھین
اور دو بوتلین اولڈ ٹام کی۔

نواب۔ ابے یہ دیسی شراب کیون منگوائی اکشا نمبر دن
یا ہوسکی منگوائی ہوتی۔

مہراج۔ بھئی اب تو یہی حاضر ہر۔

ممن۔ ابے کیا کسی کو فقیر مقرر کیا ہر۔ حاضر ہر۔

الغرض سبھون نے خوب اُڑائی اور چاردن بوتلین
خالی کر دین۔ اور سب کو اچھا سرور ہو گیا۔

ممن۔ بھئی ہمین تو کچھ بھلا بھی نہ ہوا۔ خاک جو نشہ
ہوا ہو اور منگواؤ۔

داروغہ۔ بس یہی تو خرابی کی نشانی ہر۔

ممن۔ آپ ہمارے بارے مین دخل نہ دین۔

داروغہ۔ اچھا بھئی تمکو اپنے فعل کا اختیار ہر۔ ہم اب
کبھی نہ سمجھائینگے۔

ممن (بہکتے ہوئے) ابے جا۔ نہ سمجھائے گا تو یہان
کیا بگڑ جائے گا۔

رونق جنگ۔ اچھا بھئی تو اب جانے دو۔ زیادہ
گفتگو مین بات بڑھے گی۔

نواب۔ آخر یہ کیونکر معلوم ہو کہ ہم بھی
پیے ہین۔

رونق جنگ۔ بڑے افسوس کی بات ہر۔

الغرض نواب صاحب نے جب یہ بدمزگی دیکھی تو رونق جنگ
اور آپ ایک دوسرے کمرے مین جا کے بیٹھے۔

الغرض جب نشہ خوب جما تو آغا صاحب اور داروغہ نے
منشی مہاراج بلی صاحب سے تقاضائے شدید کرنا شروع کیا

کہ حضرت کھانا منگوائیے۔ فرمایا۔ اور ذراسی پی لو۔ یارو جلدی کیا ہی۔ انھون نے کہا پئین کیا برے کا سر۔ کہنے لگے ذراسی اور پی لو بھئی واللہ بڑے ممسک ہو۔ ارے یار عزیز دعوت کرنا فرض ہی کیا تھا کون تمھارے گلے پر چھری پھیرتا تھا کہ ضرور دعوت کرو۔

تھوڑی دیر مین مہراج بلی نے ایک بوتل اور پیش کی کہا بھائی صاحب یہ بھی اک نایاب شی ہی۔ چھٹن صاحب نے بوتل انسے لیکر گلاس مین شراب انڈیلی تو ناک بھون چڑھا کر بولے۔ ارے یہ تو دیسی ہی۔

کل حاضرین جلسہ نے تھڑی تھڑی کی۔ خدا تجھے سمجھے ارے کمبخت تجھسے ڈھائی روپیہ کی ولایتی شراب نہین منگوائی جاتی۔

مہراج بلی نے کہا یارو دیسی شراب سے ولایتی شراب تیز ہوتی ہی اور ولایتی ہم لوگون کو مار ڈالتی ہی زہر کی خاصیت رکھتی ہی۔ اسکو ہاتھ سے نہ چھونا چاہیے۔

نواب صاحب نے انکو للکارا۔ آپکی ایسی تیسی۔ کوئی گنوار مقرر کیا ہی۔ مہوے کی شراب بھلا کہین سیب ور انگور کی شراب ناب کا مقابلہ کر سکتی ہی۔ جان نکلی جاتی ہی مردود کی کوئی بھوکا تھا تیری دعوت کا۔ اگر احباب کی دعوت کی ہی تو جی کھول کے کھلاؤ پلاؤ۔ ورنہ بھائی صاحب ناحق ہم سب کو اللہ کی عنایت سے میسر ہی۔

مہراج بلی نے خدمتگار کو آواز دی اور کہا ہمارے روزمرہ کے پینے کی چیز جا کے بازار سے لے آؤ۔ ایک بوتل جلدی سے لاؤ۔ خدمتگار روانہ ہوا۔ اب منشی مہراج بلی نے نواب صاحب کی طرف مخاطب ہو کر کہا لے حضرت اب آئیے ہمسے آپسے شرط ہو جائے۔ اگر انگریزی شراب دیسی سے زیادہ مضر نکلے تو ہم جیتے۔ نہین آپ جیتے۔ پوچھا کیا کیا بد ہو۔ کہا جو جو بدو۔ کہا ایک ایک اشرفی۔ کہا منظور تم مین بھر لونگا کہا مین بھی بھر دونگا۔ لے مارو ہاتھ پر ہاتھ۔

نواب صاحب نے کہا کسی حکیم سے دریافت کر لو۔ کہا حکیم کیا جانے۔ کسی ڈاکٹر سے پوچھو۔

الغرض مسٹر محمد جان بیرسٹر سے انگریزی مین ڈاکٹر پیرلوناتھ بوس کے نام خط لکھوایا گیا۔ تھوڑی دیر مین جواب آیا۔ مسٹر محمد جان نے پڑھکر کہا نواب صاحب آپ ایک اشرفی ہار گئے۔ انکو بڑا تعجب ہوا۔ ائین! کیا لکھا ہی پڑھیے تو سہی کہا لکھتے ہین کہ کثرت دونون کی بری۔ دیسی ہو یا ولایتی مگر ولایتی شراب دیسی کی نسبت زیادہ مضر ہی دیسی شراب اسقدر ضرر رسان نہین۔ جسقدر ولایتی شراب ضرر رسان ہی اور اگر عمدہ عمدہ نسخون کے مطابق کشید کرائی جائے اور بھبکے اچھے ہون اور خوب اتر نہ گئی ہو تو ولایتی شراب کی کوئی اصل اور حقیقت نہین ہی۔ مگر مجھے تعجب ہی کہ نواب صاحب اور یہ سوال۔ کچھ دال مین کالا کالا معلوم ہوتا ہی خدا خیر کرے شراب کا نام برا دیسی ہو یا ولایتی۔ اب تو مہراج بلی شیر ہو گئے کیون بچہ کیا کہتے تھے ہم سے اور بحث شہید مردون سے دل لگی۔ لے اب ایک جے پور کی اشرفی منگوائیے کھری۔

آغا صاحب نے کہا یار انجانب بہت ہی سستے چھوٹے واللہ مین خود بدنے کو تھا۔ مگر خدا نے بڑا رحم کیا ایک اشرفی کی کوئی بات نہ تھی۔ مگر جھینپ کتنی ہوتی ہی۔ مہراج بلی جرے مین رہے دو روپیے سے زیادہ ایسے جزرس آدمی نہین

خرچتے دو کے عوض بائیس پائے کتنا بڑا منافع ہوا ہی
نواب صاحب نے کہا جی منافع کے بھروسے بھی
نہ بھولیےگا۔ یہ اشرفی کیا انکو دے ڈالی جائیگی فیروز
منھ وصور کھیں اس اشرفی میں ایک دن خوش روزہ
ہوگا اور آپ کیا سمجھے تھے کہ انکے حوالے کر دی جائیگی۔
بجا ہی انکی ایسی تیسی۔ ٹکے کی لچی اور ـــ لاحول ولاقوۃ
وہ ولندیزی نام کس بھکوے کو یاد ہین۔ کیا کہا تھا۔
ارے میان وہ کس قسم کی ترکاری کہی تھی ذرا نام لینا۔
ممن نے کہا حضور جھولدار۔ اسپر قہقہہ پڑا بھئی یہ
نیا نام سنا۔ مگر وہ لچی اور جھولدار رہا ہی کہان۔
یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ منشی مہراج بلی کی بارن آئی
کہا گھر مان پوچھتی ہین کہ میدہ اور گھیو اور ترکاری
کب تک منگھوہیو۔ آئین! اب تو سب چکرائے۔ ارے
ظالم ہم تو سمجھے تھے کہ کھانا پک گیا ہوگا۔ ابھی گھی اور
میدہ اور ترکاری ہی کی پکار ہی۔ واللہ مار ڈالا۔
مہراج بلی سخت جھینپے۔ بارن کو ایک ڈانٹ
بتائی اور زنان خانے مین گئے۔ تو ان لوگون کے
کان مین دور کی آواز آئی کہ کلھے واسطے تم بارن
کو بھیجا ہی۔ تم بیوکوف عورت۔ یو بلڈی فول۔
اسکے جواب مین ایک عورت نے کہا۔ جو ہم سے
اول پھول بکیونا تو بھائی کریا ہیسے بنیے نا۔ کو تمھار
لونڈی ہی کہ تمھار دیا کھات ہی۔ آئے وہان سے
بڑے دوئی بنکے نہ گھی منگوئیو نہ میدہ لچی کاؤ تمھا
مونز ٹپکے۔ اسکے جواب مین کوئی آواز نہ آئی۔ اور
یہان لوگون کی یہ کیفیت کہ مارے ہنسی کے
برا حال تھا۔
آغا ـ بیوی نے تو خوب ڈانٹ بتائی
واللہ۔
نواب ـ جو ہمسے اول پھول بکیو نہ تو بنیے نا۔
ممن ـ (قہقہہ لگاکر) پہلے تو بہت شیر بنے
ہوے تھے۔
آغا ـ (ہنسکر) اور بلڈی فول جورو کو بھی کہتے ہین
آپ مگر واللہ اُسنے بھی کیا ڈانٹ بتائی ہی۔ ہمسے
اول پھول بکیو تو بنیے نا بھائی کریا۔
چھٹن ـ (قہقہہ لگاکر) آئے وہان سے بڑے دوئی بنکے
آغا ـ یہ لطیفہ سب سے بڑھ گیا کہ نہ گھیو نہ میدہ لچی
کاؤ تمھار مونز ٹپکے۔ مگر کھابدا۔ زن مرید ہی یار۔
نواب ـ شاید بیوی نہ ہون انکی کوئی اور ہون۔
مسخرہ ـ کیا بات پیدا کی ہی حضور نے۔ بیوی نہین
والدہ شریف ہونگی۔ مہراج بلی کی بھئی کیا سوجھ بوجھ
ہی واللہ حضور خوب سمجھتے ہین۔
اسپر سب کے سب نے پھر قہقہہ لگایا۔
داروغہ نے کہا حضور ضرور انکی بیوی ہی۔ بیوی کے
سوا اور اس قسم کی گفتگو کون کر سکتا ہی اسپر پھر
قہقہہ پڑا۔ اور ممن نے کہا واہ بھئی کاشو بھائی
واہ سچ کہتے ہو۔ بیوی کے سوا اور کون کہسکتا ہی
بھلا کہ کیا تمھار دیا کھات ہی۔
ممن ـ یہ بھی خوب ہوئی کھانا کیا تمھارا سر پکے بیشک
بیوی کی ایسی ہی تقریر ہوا کرتی ہی۔
داروغہ ـ کسی قدر جھینپے کہا حضرت آپ لوگ لاکھ
کہیے طرز گفتگو سے تو یہی ظاہر ہوتا ہی کہ انکی بیوی ہین
اور آگے خدا جانے۔
نواب ـ اسمین تو کوئی شک نہین ہی۔ بیوی تو ضرور ہی
مگر بیوی کا ہے کو ہی میان ہی۔

ممن - کیا کیا او کیسا ان آئی ہو ماشاءاللہ کیون نہو۔
آغا - اچھی بیوی بلی ہو بھئی سر کو ب۔
تھوڑی دیر مین منشی مہراج بلی صاحب تشریف
لائے سب نے ہنسی ضبط کی کہ اس وقت چھیڑا اور جھلایا
ہوا ہو زیادہ نہ چھیڑنا چاہیے ورنہ بگڑ جائیگا۔
اتنے مین آدمی بوتل لیکر آیا - یہ بھی اولڈ ٹام کی
بوتل تھی - ممن نے بوتل لیکر کھولی اور ایک گلاس مین
تین پگ کے قریب انڈیل کر برف ملائی - اور
منشی مہراج بلی کی خدمت مین پیش کی ۔
مہراج - آپ سب صاحب نوش فرمائین آغا صاحب
کو دیجیے مین ابھی نہ پیونگا ۔
آغا - نہین پہلے تم ہی پیو - ہمارے سر کی قسم
جو نہ پیے ۔
مہراج - بہت اچھا - الامر فوق الادب ست۔
راوی - ماشاءاللہ ترکی بولنا کیا فرض ہو اردو
تو اچھی طرح بول نہین سکتے عربی کی ٹانگ ضرور
توڑینگے - صحبت مین اٹھتے بیٹھتے ذرا دو فصاحت کے
ساتھ بولنے لگے تھے - مگر ہٹ کہان جاتے
الامر فوق الادب کی عوض الامر فوق الادبست اس استا نے
کیا لطف دیا ہو ۔
جب نواب صاحب نے اصرار کیا تو مہراج بلی نے کہا
یار ممن نے کیون چھو لیا ہم دوسرے گلاس مین پئینگے ۔
نواب صاحب نے کہا واہی ہو - اُڑا جا ۔
مہراج بلی نے دو دفعہ کر کے پی اور گلاس فرش پر
رکھدیا اور بہت خوش ہوے ۔
ممن نے کہا حضور میرے ایک دوست ہین مخمور
تخلص کرتے ہین اُنکے ایک دوست منشی قربان حسین صاحب

قربان نے اُنکی دعوت کی اور اصرار بلیغ کیا کہ پرسون سوا نو بجے
ضرور قدم رنجہ فرمائیے گا ورنہ ہمین ملال ہوگا - یہ چلے
اپنے آقا سے رخصت لیکر ٹھیک وقت پر اپنے میزبان
کے گھر چلے تو مکان سے تھوڑے فاصلے پر اُنکے میزبان
منشی قربان حسین صاحب ملے - دو صاحب ہمراہ تھے
دونون شاعر ایک مولوی بھبوکا - دوسرے میان مکمل
اُنکو دیکھتے ہی منشی قربان حسین صاحب نے بڑی حیرت کے
ساتھ پوچھا حضرت آپ اس وقت کہان - ادھر کہان
بھول پڑے آپ - اب تو یہ چکرائے - کہا آپ کہان
تشریف لیے جاتے ہین - فرمایا مین تو ایک مجلس مین
جاتا ہون پوچھا آئیے گا کب تک - کہا یہ نہین عرض
کر سکتا - اور بھی کئی کام ہین - شام تک شاید
آنا ہو - تب تو یہ بگڑے کہا کچھ آپ پاگل ہو گئے
ہین - ابھی کھانے کا بندوبست کرو - بھوکے
شریف سے زیادہ خطرناک کوئی نہین ہوتا - چارون
صاحب چلے تو یون اسکوٹ ہونے لگی ۔
قربان - بھئی اب اُنکو کہان کھانا
کھلوائین ۔
مکمل - بس حلوائی کی دکان اور دادا جی کی فاتحہ
بھبوکا - اس وقت پکنا تو محال ہو اور نہاری کا
اب وقت نہین رہا - پھر اُنکے واسطے کچھ اور بندوبست
کرنا چاہیے بھائی صاحب ۔
قربان - اب سردست کیا بندوبست ہو سکتا ہو ۔
مکمل - اچھا گھر تک تو چلیے - سامنے تو ہو ۔
منشی قربان صاحب اپنے مکان پر داخل ہوے
ماما کو بلا کر دریافت کیا - کہو کچھ بچا بچایا ہو ۔
ماما نے کہا میان ہمارے ہان باسی بچتا ہی نہین اب

منشی مخمور صاحب گھبرائے اور بہت ہی جھلائے کہ ایک تو مارے بھوک کے آنیتین قل ہو اللہ پڑھ رہی ہین پیٹ مین چوہے چھوٹے ہوئے ہین۔ اور اسپر طرہ یہ کہ پھبتیان ہوتی ہین نہ باسی بچے نہ کتا کھائے۔

منشی قربان صاحب نے پوچھا ارے کوئی شے بچی بچائی ہی۔

ماما جوان عورت اور نمکین تھی اور منشی قربان صاحب کی منظور نظر اور مطبوع طبع۔ کہتی کیا ہی کہ شیرا کے کھانے کے چھیچھڑے بچے ہین کہئے بھجوا دون۔ یک نشد دو شد۔ اور ابکی تھکی کھلی مخمور دل مین اور جلے منشی قربان صاحب نے فرمایا کہ جاکے گھر مین دریافت کرو۔

ماما پھر واپس آئی کہا حضور تلی اردیان تھوڑی سی ہین کہا لے آؤ۔ مسخرے نے کہا اوئی یہ کون موا پیٹو کھائیگا خالی خولی اردیان۔ ایک اور ہوئی۔ تھوڑی دیر مین ماما اردیان لائی چار قتلے مگر عمدہ دیکھے ہوے۔ حکم ہوا کہ ذرا سامنے سے چھبن گنڈیری والے کو تو بلا لاؤ چھبن آیا۔ پوچھا گنڈیریان ہین کہا اس جست کہان۔ نہ پونڈا نہ گنڈیری۔ کہا بھئی گرہین ہین ہی لاؤ۔ وہ جاکے کوئی بیس بائیس گرہین لے آیا۔

پھر ماما کو حکم ہوا۔ دیکھو پڑوس مین کوئی شی بکی ہو تو لاؤ۔ تھوڑی دیر مین وہ دہی کا مٹھا ہمسائی سے لائی مگر آٹھ دس چمچے سے زیادہ نہین۔ پھر حکم ہوا محمد و موچی کے ہان دیکھو کچھ ہو تو لاؤ۔ اب یہ اپنے دل مین جل رہے ہین کہ کیا اچھی دعوت ہی اور کس اعزاز کے ساتھ میزبان پیش آئے خیر محمدو موچی کے ہان سے دو چپاتیان آئین۔ مگر باسی بلکہ تباسی اور سخت ایسی جیسے پرانے جوتے کا چمڑا اور کانڈل کے ساگ کی بھجیا تیل مین پکی ہوئی وہ بھی سڑی ہوئی۔

الغرض تلی اردیون کے چار قتلے اور بیس بائیس گرہین اور دہی کا مٹھا اور چپاتیان اور کانڈل کے ساگ کی بھجیا یہ سب چیزین میان مخمور کے سامنے رکھی گئین انھون نے تلی اردیان تو چکھین اور چپاتیان میزبان کے منہ پر مارین اور گرہین میان نکمل کے سر پر لگائین اور کانڈل کا ساگ مولوی بھبوکا کے سر پر پٹکا۔ اور مٹھے سے اس ماما مردار کو سر سے پانون تک نہلا دیا۔

نواب۔ کیون بھئی مہراج بلی یہ کس پر ہوئی۔

مسخرہ۔ اب آپ اُنسے کیا پوچھتے ہین حضور مگر ماما والی پھبتی تو اُس بارن پر ضرور ہوئی واللہ۔ اور خوب ہوئی کیون خداوند کیسی کہی۔

ہاتھ لا نواب کیون کیسی کہی
پھبتی اکر نایاب کیون کیسی کہی
منشی مہراج بلی کے حضور
جمع ہین احباب کیون کیسی کہی

بلی نہین لا حول و لا قوۃ بلی بلی بفتح لام بے نقطہ و کسر یائے نقطیتین یعنی دو نقطہ و تشدید لام۔

نواب۔ اچھے لوگون کی دعوت کی تمنے۔ کھائین اور غرائین یہ ناشکری کیا زمانہ ہی بھئی۔

نواب صاحب نے منشی مہراج بلی سے کہا بھائی صاحب اگر آپ کے ہان کھانے مین حرج ہو تو بندہ گھر سے منگوائے باہر تو آج معمولی کھانا مولوی صاحب اور موذن اور پڑوس کی بوڑھی سیدانی اور علاقے کے منیجر وغیرہ کے لیے پکا ہوگا۔ دو ایک طرح کا سالن سادہ پلاؤ۔ اور میٹھے چاول کی چپاتی دال وغیرہ۔

بہرکیف کھانا تو وقت پر ملیگا۔ اور یہان سردست

گھر حس سی ہو رہی ہر کچھ تو کھلواؤ ظالم۔ کہا اچھا ٹھہر جاتے ہین زنانے مین گئے اور بیوی سے پوچھا۔ کہو کوئی شی کھانے کی ہے۔

بیوی۔ اچھے ت اترا سر پہ سے۔؟

مہاراج۔ بھوت تمپر سوار تھا کہ ہمپر۔

راوی۔ بجا ارشاد ہوا۔

بیوی۔ ذرا ذرا سی بات پر جامے سے باہر ہوے جاتے تھے۔

مہاراج۔ تم تو بیوقوف ہو۔ ہمکو اپنے ماتحتون کے ڈانٹنے ڈپٹنے کی عادت ہی نا۔ بس اسی سبب سے تمکو بھی کبھی کبھی ڈپٹ دیتے ہین۔ اسمین کون بُری بات ہی

بیوی۔ مین ایسے ڈپٹنے مین نہین آتی۔

راوی۔ اصل زبان تو ان دونون کی گنواری ہے۔ مگر اہل اسلام کی صحبت مین مہاراج بلی کی زبان شستہ ہو گئی اور انکی صحبت مین انکی بیوی کی زبان درست ہو گئی

مے ہی گلزار ہی ساقی ہر گھٹا چھائی ہر
کہدو توبہ شکنون سے کہ بہار آئی ہر

منشی مہاراج بلی صاحب التیہ سپلالہ رُخ زرد کے دولتخانۂ حماقت کاشانہ مین ایک رقاصۂ جادو جمال رشک لعبتان چین مشتری خصال نوعمر خوش گلو نازک آواز عنبر مو جانفشان تانین لے رہی ہر اور حاضرین جلسہ جنمین کم گذر نہ تھا ہر تان پر وجد کرتے سر ہلاتے اور تعریفین کرتے تھے اب سنئے کہ منشی مہراج بلی صاحب نے دعوت تو کر دی مگر روپیہ صرف کرتے ہوے جان نکلتی تھی لیکن شراب جو پی تو یہ سوجھی کہ حاتم کی قبر پر لات مارین فوراً حکم دیا کہ جسقدر خوش گلو عورتین ملین سب کو لاؤ۔ حکم کی دیر تھی شہر بھر کو معلوم تھا کہ منشی مہراج بلی امیر آدمی ہین جسکے پاس

آدمی گیا فوراً حاضر۔ اب جلسے مین جو ہی مسرور سر خوش تر دماغ۔ ع۔

شرابی جمع ہین میخانہ مین ٹوپی اچھلتی ہر

مہاراج بھئی شراب کے شعر ہون۔ اس وقت سے

کف سیمین مین آس پر توس کے
پھول ہر ساغر شراب نہین

نواب۔ یار ذرا سننے تو دو۔ تم تو بک بک کرتے ہو

آغا۔ یہ بڑی بُری بات ہر واللہ۔

نواب۔ لطف صحبت ہی سے نہین واقف ہو تم۔

ممن۔ حضور لطف صحبت تو یہ ہر کہ احباب بذلہ سنج جمع ہون اور دل لگی ہو رہی ہو۔

مہاراج۔ بات نہین کرنے دیتا ظالم۔

نواب۔ بھئی یا تو گانا سنو یا باتین کرو۔

مہاراج۔ ہم خرما ہم ثواب۔

کہدو توبہ شکنون سے کہ بہار آئی ہر۔

نواب۔ بھئی کیا شعر ہوا ہر واللہ۔ مگر توبہ شکن لوگ کوئی ہوتے ہونگے یہان توبہ سے کیا سروکار ہر یہان تو ہر وقت بوتل ہاتھ مین ہو بقول شاعر سے

بغل مین ہون توبہ دبائے ہوے
کلیجے سے بوتل لگائے ہوے

نواب صاحب نے ایک مرتبہ اُس بہت خوش گلو کے گانے کی تعریف کر کے کہا واللہ گاتی تو کیا ہو موتی پروتی ہو۔ وہ حاضر جواب فوراً بولی۔ جی موتی پرونے کی کیا حقیقت ہی مین انسان کے دلون کو چھیدتی ہون ایک ایک تان لہراتی ہوئی جاتی ہر۔ یہ بھی پئے ہوے تھی۔ خوب دعت سرشار طبلیا کہین جاتا ہر سارنگیا اور ہی ڈھرے پر

چلتا ہی — یہ اور ہی دُھن مین ہین - ایک ایک شعر کو دس دس بیس بیس مرتبہ گاتی ہین اور محفل مین قہقہے پر قہقہہ پڑ رہا ہی — یہ ہوش کسکو کہ لوگ کیا سمجھتے ہین اور یہ قہقہے کس پر پڑ رہے ہین —

اب سُنیے کہ یا تو آغا صاحب وغیرہ کا مارے بھوک کے دم نکلا جاتا تھا۔ یا اب جو بگون پر گپ اُڑانے تو بھوک پیاس ترپ ہی نہین پھٹکتی ہی کسکی بھوک اور کہان کی پیاس خیر منشی مہراج بلی صاحب زنانے مین گئے کہ دیکھین کھانا پک گیا یا نہین پکا۔ بڑی دیر ہو گئی —

مہراج — (اپنی بیوی سے پوچھا) اب کیا کسر ہی

بیوی — یہو مُنہ کا لکھا ہی —

مہراج — ارے آخر کتنی کسر ہی —

بیوی — تم جاؤ یہان سے جب پک چکی تو بلائے لیت

مہراج — دیکھو ہنسی نہ ہونے پائے ہنسی ہمار نہ ہوے پائی ہان جو ہمار ہنسی ہوئیے تو تمھار دہنسی ہوئیے اور جو تمھار ہنسی ہوئیے تو ہمار ہنسی ہوئیے۔ ہر کہ ناہین ہنسی ہوئیے سمجھیو —

بیوی — اب تم کا تو تنک سی پی کے چڑھ جات ہی تم جاؤ یہان سے ہم نہ پکاب —

مہراج — (ہاتھ جوڑ کر) نتی کرت ہون (گا کر) نتی کرت ہون مین چیری تہاری آن —

بیوی — (مسکرا کر) کاہے کا پی جات ہو —

مہراج — نہین نہین اس وقت بدلی ہی اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی ہی مسکھری کا جی چاہتا ہی —

بیوی — (ہنسکر) ارے اب جاؤ یہان سے —

منشی مہراج بلی کو کچھ گھڑے کی پڑھی تھی رسوئین مین بیٹھکر آپ نے گانا شروع کر دیا (نتی کرت ہون بار بار مین چیری تہار —

بارن — اب دونون کا ہے لاگے ہین —

بیوی — بُرا کرت ہین —

بارن — تم تو سمجھا تو ناہین ہو —

بیوی — کوئی بچہ ہو تو سمجھائی —

مہراج — (نشے مین) اچھا ہم تمھارے بچے

بیوی — (بگڑ کر) ای ہٹو واہ۔ ایسا پینا کو نو کام کا پیے آدمی تو اپنے ہوش مین رہے

مہراج — چیری تہار مین چیری تہار آن —

بیوی — (ہنسکر) مین کہت ہون تمکا ہوے کا گوا ہے۔ بڑے وہ ہو —

مہراج — مین چیری تہار

کہ گفتہ اند — ؎

سخیان را بدست اندر درم نیست
خداوندان نعمت را کرم نیست

سمجھین — یعنی مرد ملنے کہ سخاوت پیشہ ہستند آن مردم را در کف خویشتن روپیہ اٹھنی و چونی نہ باشد کہ درم عبارت از زر و نیم زر (یعنی اٹھنی) و دو نیم زر (یعنی چونی) باشد —

جوگن آئی ہی پری بنکے پرستان کے بیچ
پھیر دین مجھکو شادے تو پرستان کے بیچ

گھر مین جتنی عورتین تھین سب قہقہے لگاتی تھین — مگر انکو اس سے کیا بحث تھی — انکو گانے اور تھرکنے اور مٹکنے سے سروکار تھا۔ وگر ہیچ —

بارن — اب تم کھانا نہ پکے دیہو —

بیوی — سب گھر اب ہو جائیگا —

مہراج — اچھا بتاؤ اوپر کون کون

بیٹھا ہی - اس وقت کی بدلی نے تو ستم ڈھا دیا
کیا مزے کی بدلی ہے گھنگھور گھٹا چھائی ہے
اور بادل کا گرجنا کیا مزہ دیتا ہی - ع

کہدو توبہ شکنون سے کہ بہار آئی ہی

منشی مہراج بلی صاحب نے اپنی بیوی سے
اصرار بلیغ کیا کہ تم اچھے اچھے کپڑے پہنکے خوب
نکھر کے بیٹھو ہم اپنے دو ایک دوستون کو دکھاینگے
کہ ہماری بیوی کیسی ہین -
انکی بیوی آگ بھبوکا ہوگئی کہا کچھ سٹری ہوگئے ہے
تمکو تو ہوش نہین ہی کہ بک کیا رہے ہو - جورو کو
اورون کو دکھاؤگے -
مہراج - (ہاتھ جوڑکر) بنتی کرت ہون مین چیری
تہار -
بیوی - انکو ہو کیا گیا ہی - آج کیا بکنے لگا ہے
مہراج - بنتی کرت ہون مین چیری تہار -
بیوی - دیا - یہ مکت کاڑہین
بارن - سائی کو دُلھر کی مہرارو کا دکھات پھرت ہی
مہراج - مین چیری بنجاؤن تمہار -
بارن - اب ہم سے پیچھے پڑ گئے -
مہراج - ایک نظر ہم لوگون کو دکھا دین بس -

سخیان ز اموال بر مے خورند
بخیلان غم سیم و زر مے خورند

اس وقت اس بدلی نے ہمین اپنے اوپر
عاشق کر لیا کہ گفتہ اند -

برق ست وژالہ چکد از ابر بہمنی
ساقی بیا بیاد بدہ جام بہمنی

میدانی جام بہمنی کرا گفتند -

بارن - اب ہمارسی بولے لاگے - اب آپ -
مہراج - ہاتھ جورتا ہون ذرا نکھر کے بیٹھو -
بیوی - اب مین ڈولی منگوا کے بھاگ جاؤنگی
تمنے بہت دق کر رکھا ہے -
مہراج - بزرجمہر در بیان فراری نوشتہ روزنامچہ
باشد دور پولیس -
اتنے مین انکے خدمتگار نے آواز دی کہ نواب صاحب
بلا رہے ہین جلدی آئیے -
بیوی - اچھا ہوا - کہین یہان سے جاؤ -
مہراج - وہان ہو جاؤ - بنتی کرت ہون -
بیوی - (ہنسکر) ہنسی نکل جاتی ہی -
بارن - اور نکست کیسے ہین -
مہراج - ذرا خوب نکھر کے بیٹھو - بنتی کرت بار بار
مین چیری تہار -
بیوی - اب زیادہ بک بک کروگے تو مین
سب کھانا اٹھا کے پھینک دونگی -
الغرض مہراج بلی باہر تشریف لائے تو
نواب صاحب نے انسے کہا اتنی دیر کس بات
مین لگائی ہم لوگون کا بھی خیال نہ رہا ایسے
مزے مین آئے - کہا یار ہم تو ایک خرابی مین پھنسے
ہوے تھے - پوچھا کیا خرابی تھی - کہا بیوی ہماری
کہنے مین نہین ہین لاکھ لاکھ کہا کہ ذرا بن سنور
کے بیٹھو - بھاری کپڑے پہنو ماتھے پر افشان چنو -
دو لکھا رکرو کہ دُلھن بھی دیکھے تو شرما جائے -
ہم ذرا اپنے دو ایک دوستون کو دکھاینگے کہ تم
کیسی ہو وہ ایک نہین سنتی - اب مین اس فکر مین ہون
کہ اگر تم لوگون کو نہ دکھاؤن تو تم اپنے دل مین ناراض ہوگے

اور اگر دکھاتا ہون تو وہ کہتی ہین کہ مین ڈولی منگا کے
اپنے میکے بھاگ جاؤنگی۔ واللہ مین نے کوئی درجہ منت
سماجت کا اُٹھا نہین رکھا۔ کم سے کم کوئی ہزار دفعہ
کہا ہوگا (منتی کرت بار بار مین چیری تہار) راضی
ہو جاؤ۔ مگر نہین مانتین۔ بھئی ہماری تو جان عذاب
مین ہی کہ گفتۂ اند۔ ع۔

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

اسپر فرمائشی قہقہہ پڑا۔ اور حاضرین جلسہ انکی بیوقوفی کے
مارے ہنسی کے لوٹ لوٹ گئے۔

نواب۔ اُف ارے یار مار ڈالا۔ یہ دل لگی بھی
یاد رہیگی مگر تم سا بیوقوف زمانے بھر مین نہ ہوگا۔

آغا۔ (قہقہہ لگا کر) منتی کرت بار بار مین چیری تہار
اور اس کہنے پر بھی راضی نہ ہوئین۔

مہراج۔ واللہ یہ نازنخرے تو ماں باپ کے بھی
نہین اُٹھائے جاتے بڑے حیرت کی بات ہی۔

مسخرہ۔ تو آپ کی بیوی آپ کی والدہ شریف
سے بھی بڑھ کے ہین تو آپ کی نانی ہوئین۔

اسپر پھر بڑے زور سے قہقہہ پڑا۔

نواب۔ یہ اُسپر طرہ ہوا ہی۔

اختر۔ بھئی یہ اس سے بھی بڑھ کے ہوئی۔

مہراج۔ (بگڑ کر) آپ نے کیا ہمکو مسخرہ یا
بیوقوف مقرر کیا ہی۔ کیا خوب۔ کاہے واسطے تم لوگ
ہمپر قہقہہ زنی و خندہ زنی کرنے مانگتا۔ یو بلڈی فول

آغا۔ ارے یار تو تم بات ہی وہ کرتے ہو کہ لاکھ
ضبط کرو مگر پھر بھی ہنسی آجاتی ہی۔

ممن۔ بیوقوفی تو خود کرتے ہو۔ اور دوسرون
کو برا بھلا کہتے ہو بڑے گدھے ہو۔

مہراج۔ تم خود گدھے ہوگے۔ پاگل۔

ممن۔ لے بس اب آگے نہ بڑھنا۔ ذرا زبان سنبھالے
رہیے نہین تو بات بڑھ جائیگی۔

اختر۔ یار تم لوگ بڑے وہ ہو۔ اچھا خاصہ سمان
بندھا ہوا تھا اُسکو بگاڑ دیا۔

نواب۔ بس اب جی چاہتا ہی کہ ایک دم سے ان
دونون کو بیٹا چلون مزے مین فرق آگیا۔ کیا مزے
سے گانا سن رہے تھے واللہ۔

آغا۔ یہ لوگ بڑے بدمزہ ہین۔ خصوص بیوقوفون
کے قبلہ گاہ منشی مہراج بلی صاحب۔ ایسا بیوقوف اور
بوکھل آدمی کم دیکھنے مین آیا ہوگا اُلو کی دم فاختہ۔

نواب صاحب نے کہا بھئی اب چپ رہو ذرا گانا
سننے دو (رقاصہ کی طرف اشارہ کرکے) ہان بیوی
خدا کا واسطہ ذرا وہ ساون پھر گاؤ۔ کیا عمدہ ساون ہی

اُس جادو جمال نے حسب فرمائش
نواب صاحب پھر وہ ساون گانا شروع کیا۔

جھولا کن ڈالو امریان۔ جھولا کن ڈالو۔
بدرا کارے گھرا جھنکارے۔ بوندیان پڑین ٹپاٹپ
جھولا کن ڈالو امریان۔
دو سکھی جھولین دو ہی جھلادین۔ دو سکھی بھاری
ڈالے گلے بہیان جھولا کن ڈالو۔

نواب۔ واللہ کتنی پیاری آواز ہی۔ خوب
گاتی ہو ہم تو عاشق ہو گئے۔

رقاصہ۔ آداب عرض ہی۔ حضور قدر دانی
فرماتے ہین۔ لونڈی کس لائق ہی۔

مہراج۔ واللہ اس وقت بادل کا گرجنا
اور بجلی کا چمکنا اور جھما جھم مینھ برسنا

کیا مزہ دے رہا ہے۔
نواب۔ پھر وحشت کی لی آپ نے۔
مہراج۔ وحشت کی لی آپ نے۔ آپ جانتے ہین کہ ہمارا رنگ سب جمے۔ دوسرے کا رنگ نہ جمے۔ آپ تو ڈورے ڈالتے ہین اور دوسرے کو منع کرتے ہین بڑے استاد ہو یار۔
اب سنیے کہ ادھر تو نواب صاحب اور مہراج بلی اور آغا محمد اطہر وغیرہ ناچ دیکھنے مین مصروف ہوے اور اختر اور ممن اور داروغہ علحدہ جا کے بیٹھے اور یون گفتگو کرنے لگے۔
اختر۔ دیکھیے ہمارے نواب صاحب بھی عجیب چیز ہین جسکو ذرا اچھا دیکھا عاشق ہو گئے۔
ممن۔ یہ تو بھئی سچ کہتے ہو۔
داروغہ۔ یہ طوا لُف بھی کوئی چیز ہے۔ ذرا ناک نقشہ درست ہی اور باقی سناٹا۔ لیکن ہمارے حضور اسپر بھی ریجھ گئے۔
اختر۔ اجی اور تو اور مجذوب پر ریجھ گئے۔ بس حد ہو گئی واللہ مانتا ہون۔
ممن۔ اور قمرن کی الگ لو لگی ہوئی ہی۔
اختر۔ وہ اسپر تو دل سے فدا ہین۔
داروغہ۔ کیا یہ عورتون کا طویلہ باندھینگے۔
اختر۔ بھئی تماش بینون کا یہی دستور ہوتا ہی تم کا شو بھائی کیا جانو۔
داروغہ۔ ارے ہان یہ سب دولت کے چو نچلے ہین بے زر عشق مین ٹین۔
اختر۔ تم کیا کہتے ہو یہ سچ ہی۔

ممن۔ اور مجھکو رہ رہ کے مہراج بلی پر ہنسی آتی ہی کہ اسکو کیا ہو گیا ہی۔
اختر۔ ہو کیا گیا ہی پاگل ہی۔ ایک تو کڑوا کریلا دوسرے چڑھا نیم۔ ایک تو حضرت بیوقوف دوسرے ان لوگون کی صحبت۔ بس اور بھی خراب ہو گئے۔
داروغہ۔ جیسے اپنی جوروکی مذمت کی اور چار غیرون مین ذلیل کیا۔ میرے نزدیک تو اس سے بڑھ کے دنیا کے پردے پر بیوقوف نہ ہوگا۔
اختر۔ واللہ سچ کہتے ہو۔
ممن۔ اور پھر اسپر طرہ یہ کہ اپنے تئین بڑا عقلمند اور بڑا ہوشیار سمجھتے ہین۔
داروغہ۔ بھئی یہ سب جھگڑے تو پڑے ہین اپنی ایسی تیسی مین اب یہ بتاؤ کہ کھانا کب ملیگا۔ یہان مارے بھوک کے دم نکلا جاتا ہی۔
اختر۔ اب کسے تو کون کہے نواب صاحب تو گانا سننے مین مصروف ہین۔
ممن۔ اجی ہم خود چل کے کہتے ہین۔ ہمارا تو مارے بھوک کے برا حال ہی۔
یہان تو ان لوگون کی آنتین مارے بھوک کے قل ہو اللہ پڑھ رہی تھین اور منشی مہراج بلی کے ہان میدا گوندھا جاتا ہے جھولدار رسا بکلانے کے لیے ترکاری چھیلی جاتی ہے زمین قند مصنوعی بنانے کے لیے بیسن بھگویا گیا ہے مگر منشی مہراج بلی انکو دلاسا دیتے جاتے ہین کہ بھائی صاحب تیجی نکل رہی ہے اور جھولدار رسا تیاری پر ہی۔ اور لچار نکلا رکھا ہی ۔۔۔

پس رہی۔ آخر کار جب بڑی دیر ہو گئی تو نواب صاحب نے داروغہ کو حکم دیا کہ گھر سے کوئی چیز لاؤ۔ جو کچھ پکا ہو سب اُٹھا لاؤ انتظار نکرنا اُٹھا ہی لاؤ۔ داروغہ حسب الحکم ڈیوڑھی پر آکے بکاول سے پوچھا کوئی شے تیار ہی۔ اُسنے کہا ابھی تو کوئی چیز تیار نہین ہی مولوی صاحب کے لیے گوشت پکا ہی میتھی کا ساگ گوشت مین پکا ہی کوئی ڈیڑھ پاؤ کے قریب کہا اُٹھا لاؤ۔ اور تین چار نان پاؤ۔ دو بکاول نے ایک پیالے مین گوشت رکھا اور چار نان پاؤ تولیے مین باندھکر نفاست کے ساتھ گاڑی مین رکھ دیے۔

راستے مین نواب چھٹن صاحب کا مکان ملا انکے ہان پرورکا دو لما پکا تھا اور پلاؤ تیار تھا کوئی ادھ سیر پلاؤ اور ڈیڑھ پاؤ دو لما انکے ہان سے لیا اور سیدھے منشی مہراج ہی صاحب کے یہان پہونچے۔

حسین علی ۔ داروغہ صاحب آن پہونچے۔

ممن ۔ جان مین جان آئی واللہ۔

اختر ۔ ارے بھئی کچھ لائے بھی ہو۔

داروغہ ۔ (زینے پر سے) بھائی کچھ نہین ملا۔

ممن ۔ ارے مار ڈالا ظالم۔

نواب ۔ لاحول ولا قوۃ۔

مسٹر محمد جان ۔ بازار سے کباب منگوا لیے۔

اتنے مین داروغہ صاحب اوپر آئے تو سائیس کے ہاتھ مین یہ سب سامان لوگون نے دیکھا۔ سب کے سب خوش ہو گئے۔ مہراج بلی نے کہا ابھی یہ کھانا الگ رکھو ابھی ایک پگ اُٹھے۔ کھانا علحدہ رکھوا دیا گیا تو مہراج بلی زنانے مین تشریف لائے اور بیوی سے یون ہمکلام ہوے۔

مہراج ۔ جنابہ آج ہمارا کہنا کرو۔

بیوی ۔ اے کچھ تمکو سودا ہو گیا ہی۔

مہراج ۔ مین بنتی کرت ہون تہار۔

بارن ۔ دیا یہ انکا ہوائی کا گوا ہی۔

مہراج ۔ ارے ہوے گوا ہے جنون کے اب نکھرت ہو کہ ناہین دو ئی چار احبابن کا دکھائب۔

بارن ۔ اچھا تم باہر جاؤ تو ہم انکا سمجھاے کے سنگار کرائے کے بٹھائی۔ خدا کو مٹھے سے دیکھین۔

مہراج ۔ اور سنیے گا۔ اور نہین تو کیا اندر کوئی گھس آئیگا کہ گفتہ اند۔ ع

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے مین

بارن ۔ اچھا جائیے۔ ہم انکا ٹھیک کرا رکھب۔

مہراج ۔ اچھا جاتا ہون۔ مگر ٹھیک کر رکھنا۔

یہ کہکر منشی مہراج بلی صاحب باہر تشریف لائے اور کمرے مین گئے وہان ہوحق مچ رہی تھی اور اخر گفتگو کر رہے تھے کہ خداوند شیخ علی حزین اور مرزا رفیع سودا ہمعصر تھے۔ ایک روز مرزا رفیع السودا شیخ علی حزین کی ملاقات کو گئے علی حزین کے دربان نے کہا اجازت نہین ہی تو انھون نے یہ مصرع لکھکر بھیجا۔ ع

در درویش را دربان نباید

جواب آیا کہ۔ ع

بباید تا سگ دنیا نیاید۔

آخر کو بلا لیا۔ انھون نے عرض کیا حضور کے کلام سننے کا کمال مشتاق ہون۔ اگر حضور کچھ ارشاد فرمائین

تو بڑی مہربانی ہو۔
شیخ علی حزین نے پڑھا۔ ؎

ظالم بیا ببین تو درین انتظار ما
نرگس شگفتہ است بلوح مزار ما

مرزا رفیع السودا نے کہا یہ تو خاکسار دس برس ہوے عرض کر چکا ہی کہا برخوان۔ سودا نے پڑھا۔

ظالم تو آکے دیکھ مرے انتظار کو
نرگس نے چھا لیا ہی ہمارے مزار کو

علی حزین چکرائے۔ دوسرا شعر پڑھا۔

آلودہ قطرات عرق دیدہ جبین را
اختر ز فلک مے نگرد روے زمین را

رفیع السودا نے کہا حضور خاکسار یہ مضمون بھی بہت بہت عرصہ ہوا عرض کر چکا ہی۔

آلودہ قطرات عرق دیکھ جبین کو
اختر پڑے جھانکے ہین فلک سے زمین کو

اب علی حزین اور بھی چکرائے تیسرا شعر پڑھا

تیر تو چوزہ کرد کمانے بہ کمینے
یک صید نیا سود زمانے بہ زمینے

انھون نے کہا یہ بھی بندہ عرض کر چکا ہی جھلا کر فرمایا برخوان کہا۔ ؎

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے مین
تڑپے ہی مرغ قبلہ نما آشیانے مین

بہت خوش ہوے فرمایا کہ ور پوچ گویان ہند جواب نداری۔
نواب۔ کیا خوب تعریف بھی کی تو ہجو کے ساتھ۔
ممن۔ حضور اس شعر شاعری مین بڑی کالطف جاتا ہی

آغا۔ ہم تو حضرت چلمچی لگائے جاتے ہین اور گانا بھی سنتے جاتے ہین۔
ممن۔ یہان بھی یہی حال ہی۔
داروغہ۔ ارے یار عزیز اب کچھ کھانا لائیگا یا نہین۔
ممن۔ بھئی اینٹن قل ہو اللہ پڑھتی ہین۔
مہراج۔ ارے یار گئے تھے تو اسی لیے مگر استاد باتون مین پھنس گئے۔
ممن۔ تو یہ کھانا تو کھانے دو۔
نواب صاحب نے ممن کو حکم دیا کہ یہ تو ہو گئے ہین پاگل تم کھانا لاؤ۔ سب کے سب ٹوٹ پڑے پرول کا دولما خوب پکا تھا۔ دو ہی تین منٹ مین کھانے کا صفایا کر دیا۔
نواب۔ بھئی کیا اچھا دولما پکا ہی۔ مہراج بلی یار کچھ تو کھاؤ۔
ممن۔ حضور انکے کھلانے کی بس وہی ترکیب ہی۔
اختر۔ انکو لٹاؤ اور زبردستی کھلاؤ۔
ممن۔ یہ تو بے ادبی ہم سے نہ ہو سکے گی ہان سرکار حکم دین تو کیا مضائقہ ہی۔
نواب۔ نہین جی جانے بھی دو لیکن اگر گھر سے نہ منگواتے تو بھوکون مرتے۔ معلوم ہوتا ہی انھون نے کچھ پکوایا نہ تھا کہ مبادا لوگ نہ آمین اور دام خراب جامین۔ آدمی کنجوس تو ہی ہی۔ اب جب ہم لوگ آ گئے تو میدا اور گھی اور ترکاری منگوائی۔ بڑا استاد ہی واللہ
مہراج۔ بھائی صاحب اصلیت تو یہی ہی بندہ جھوٹ کیون بولے یاران چوری نہ پیران دغابازی بندہ سوچا کہ مین تو یہان تیاری کرون چالیس پچاس کے کھاتے جائے اور آپ لوگ نہ آئین تو چکمہ کا چکمہ ہو اور سوختی کی سوختی

ممن - چالیس پچاس اکھانا تو اپنے گھر سے منگوایا
یہ چالیس پچاس کا ہے یہ مین خرچ ہوئے -
مہراج - کچھ تمیز بھی ہے تمھین چھ روپیہ کا تو فقط گھی
آیا ہے اور ایک روپیہ کا دودھ اور دو روپیہ کا
قند سفید جی -
اختر - کیون جھوٹ بولتے ہو -
مہراج - اب آپ کو یقین نہین آتا - اے لیجیے
یہ فہرست موجود ہے -

قند سفید	کشیر	برنج	گھی
عکا؍	عہ؍	عہ؍	ے؍
روغن سیاہ	مصالح گرما گرم	مرچ سرخ	ہلدی
۸؍	۸؍	عہ؍	عہ؍
دہی	اردی	آلو	رتالو
۸؍	۳؍	۳؍	۳؍
بھنڈی	توری	شلجم	پرول
۳؍	۳؍	۳؍	۳؍
کندرو	کدو	لوکی	میدہ
۳؍	۳؍	۳؍	کی؍
روا	آرد گندم	نمک	اجوره گلی
عکا؍	عکا؍	عہ؍	۴؍
پیالہ گلی	برف	برگ تنبول	کیوڑا
۸؍	۸؍	۸؍	۱۲؍
الائچی خورد	چاکنی دلی	/	میزان کل
۸؍	۸؍		

عہ
۱۴؍

بائیس روپیہ چودہ آنہ کا یہ ٹھیک حساب ہے -
نواب - اور گھی تو تین ہی روپیہ کا لکھا ہے تم تو
چھ روپیہ کا بتاتے تھے -
مہراج - اب بائیس روپیے مین اگر تین روپیہ جھوٹ
بولے تو کیا گناہ کیا -
نواب - ہاہاہا - مصالح گرما گرم -
ممن - واللہ - لاحول ولا قوۃ - حضور یہ زمانے بھر کا
دروغ گو اور جھوٹا ہے -
اختر - خداوند یہ جھوٹی فہرست ہے -
چھٹن - اور پھر سے جو ایک شے بھی منگوائی ہو -
راوی - دیکھیے تھوڑی دیر مین معلوم ہی ہو جائیگا ع

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے

اختر - اور کیون جناب منشی مہراج بلی صاحب
پکا کون رہا ہے زوجہ شریفہ -
مہراج - نہین بابو پورنچند کے اہتمام مین کھانا ایک
رہا ہے - رسوئیا پکاتا ہے اور وہ بتاتے جاتے ہین
بڑے خوش خور آدمی ہین اور کھانے کا بڑا شوق ہے
صبح کو دو دو طرح کی دال پکتی ہے - ارہر
کی بھی اور چنے کی بھی - اور شام کو چار چار صراحیان
پانی کی بھری رہتی ہین - بس شوق کی انتہا ہے -
نواب - اوہو - چار صراحیان پانی کی - بھئی بڑے ہی
خوش خور آدمی ہین -
مہراج - ایک ڈھولی پان کی منگواتے ہین
اور ایک مہینے بھر مین - اور گھر مین فقط ایک
میان اور ایک بیوی -
چھٹن - میان بیوی مہینے ہی بھر مین ایک
ڈھولی چکھ جاتے ہین تو صرف خوش خور ہی نہین
بلکہ پان خور بھی ہین -
مہراج - اگر بدلی ہوئی اور کھچڑی کھانے کو جی چاہا تو

دو طرح کی کھچڑیاں پکواتے ہین ۔
بابو پورن چند صاحب جھولدار رسا اپنے ہاتھ سے
خوب پکاتے ہین ۔
آغا محمد اطہر صاحب نے پوچھا یہ جھولدار رسا کیا
بلا ہو بھئی ۔ میری سمجھ مین نہین آتا ۔
مہراج بلی نے کہا بھئی گھبراتے کیون ہو جو کچھ
پکا ہو سامنے آئیگا ۔ ایک بہت ہی بڑے شوقین
آدمی کو جو رئیس اعظم ہین اور خوش خور آپکے لیے
مقرر کیا ہو پھر اب بھی کھانا نہ پسند آئے تو ہم کیا
کرین اور بھائی صاحب لچئی اور جھولدار رسا اور
توری تو واللہ ایسی پکی ہیگی کہ واہ ۔
نواب ۔ پکی ہیگی ۔ واہ بھئی لالہ روغن زرد ۔
ممن ۔ ای تو حضور کوئی شئے تو لائیے ۔ یا صرف
دلاسا دینے کے لیے یہ باتین ہین ۔
مہراج بلی زنانے سے جاکے آلو اور تیل کا
اچار آم کا لائے ۔
نواب ۔ خدا سمجھے تجھسے ارے یہ کیا لایا ہو ۔
مہراج ۔ پاگل ہو گئے ہو کھاؤ تو ۔
چھٹن ۔ کھائین کیا تمھارا سر ۔
آغا ۔ آپ کی ایسی تیسی کھائین ۔
مہراج ۔ اچھا ذرا چکھو تو ۔
نواب ۔ ابے نا معقول کیا کھائین تیل کی
چیز ۔ بڑے بیوقوف ہو ۔
منشی مہراج بلی نے جو تیل کے اچار کی تعریف کرنی
شروع کی تو نواب صاحب نے جھلاکر اچار کا پیالہ
پھینکا تو نیچے جاکے گرا ۔ کہا تم لوگون کو عمر بھر کھانے کا
سلیقہ نہ آئیگا ۔ تیل کا اچار بھی بھلے مانسون کا کھانا ہو کوئی

اور یہ آلو کی ترکاری ۔ ارے گوشت نہین کھاتے ہو تو
نہ کھاؤ جو کھاتے ہو وہ تو عمدہ کھاؤ ۔ کھانا اور مسلمان
یہ لطافت تم لوگ کہان سے لاؤ گے ۔
منشی مہراج بلی نے کہا بھائی صاحب آپ
لاکھ کہیے جھولدار رسا اور لچئی سے بڑھ کر کھانا آپکے یہان
بھی نہ پکتا ہوگا ۔
آغا صاحب اور ممن نے کہا حضور واللہ اس وقت
بڑا ہی جی چاہتا ہو کہ جھولدار رسا اور لچئی کھائین دیکھین
تو کیسا پکتا ہو ہمنے تو نام بھی نہین سُنا تھا ۔ یار عزیز
دو ایک لچئی تو لاؤ اِس وقت ۔
مہراج بلی نے بارن کو آواز دی اور کہا لچئی لے آ
تھوڑی سی لانا ۔ ارے سُنا ۔
بارن دس لچیان لیکر آئی ۔
آغا ۔ ارے بارن لچئی تو لائی ذرا سا جھولدار رسا
بھی تو لاؤ جاکے ۔
بارن ۔ نبیت ہو ۔ جھولدار رسا ابھی ناہین بنا ہی
اور سب بنی ہیگی ۔
آغا ۔ اور سنو تو تمھار مالکن کا فرمادت ہین ۔
مہراج ۔ ارے یار کیون مذاق کرت ہو ۔
لچئی جوان لوگون نے کھائی تو پسند کی اور کہا بھئی
انصاف شرط ہی اچھی پکی ہین اور واقعی خوش ذائقہ
ہین اور سوندھی ۔ بھئی یہ کیونکر پکتی ہین ۔
مہراج بلی نے کہا پہلے میدا گوندھا
اسکے بعد نمک اور زیرہ ملایا اور خوب گڑائے
لیا ۔ اور گیہون کے گھی اور خمیر ملایا نادر
موین ملایا اور تل لین مگر تلنے والا ذرا ہوشیار ہونا
چاہیے آپکے خاص پز اور آپ لیسکنواردن کا کام نہین ہو

منشی مہراج بلی ان لوگون کی ذرا ہی تعریف سے
اسدرجہ خوش ہوئے کہ اکڑنے لگے - نواب صاحب کے
خاص تیز کو کہ استاد آدمی تھا گنوار قرار دیا -
آغا - یار ہمارے باورچی کو اپنی بارن کے سپرد
کردو کہ اسکو بھی پکانا آجائے -
مہراج - اسکے کیا معنی (بگڑ کر) مین سمجھا نہین
مسخرہ - مطلب یہ کہ اپنی بارن کو انکے باورچی
کے سپرد کردو -
مہراج - (سُرخ ہوکر) تشریح کیجیے اسکی -
مسخرہ - حضور شاگردی کرینگے - انکے باورچی کو
حضور کی بارن پکانا بتا دیگی -
مہراج - بجا ارشاد ہوا - مگر وہ ہنتوٹی کہان سے
لائیگا وہ -
مسخرہ - آپ کی بیوی تو خوب سیکھی ہونگی -
مہراج - یہ اُسپر طرّہ ہوا -
مسخرہ - تو جناب آمین مین نے کیا بھس ملا دیا
آپ بھی بڑے عقلمند ہین -
مہراج - مین سب سمجھتا ہون -
مسخرہ - آپ تو ناحق ناحق خفا ہوتے ہین -
آخر کار خدا خدا کرکے لالہ روغن زرد وام
حماقتہ سے بارن نے آنکے کہا کہ سب چیزون کو تو بلا وقت
ہینگلی کمرہ مین جا کے جلائے لاؤ - کھو کر ٹھنڈا
ہوا جات ہی لوگون نے خدا کا شکریہ ادا کیا کہ کہین
آواز تو کان مین آئی -
منشی مہراج بلی صاحب افتان وخیزان
اندر تشریف لے گئے اور کل چیزون کو گرماگرم
اور تیار پاکر بہت ہی خوش ہوے بیوی

سے کہا جنابہ اسوقت جی چاہتا ہو کہ تمکو کچھ انعام دون
روپیہ پیسا تو تم کیا کرو گی ساسکی تمکو نہ خواہش ہو نہ ضرورت
اب رہا زیور وہ تمھارے پاس کثرت سے ہو کسی کی
تبیلا اس طرح کا گہنا پہننے نکلتی ہو بھلا - تو تو میری
گوندنی ہو جہان مین - گوندنی کی طرح زیور سے لدی
ہوئی - مگر سچ کہتا ہون اسوقت اس کھانے
مین وہ خوشبو آرہی ہو کہ معلوم ہوتا ہو گرڈھل کا
پھول ہو واللہ کیا خوشبو ہو -
راوی - اس تعریف کے صدقے - کھانے کی خوشبو
کو گرڈھل کے پھول سے کیا مناسبت ہو کشت زعفران
کہتے تو کیا مضائقہ تھا -
خیر - فرمایا کہ رنگت ایسی ہی ہو کہ اگر زرد ہو تو بالکل
جیسے پت جھاڑ کی پتیان اور سفید ہو تو جیسے مبروص
اور بھورا ہو تو بالکل جیسے پورانی دیوار کا کُلہ - اور
لال ہو تو بالکل جیسے تمھارے گالون کا رنگ اور
سیاہ ہو تو بعینہ جیسے ہمارے سر کے بال -
منشی مہراج بلی صاحب کے آخری لطیفے پر انکی بیوی
مسکرائین کہا تمھارے سر کے بال تو بہت ہی کالے ہین
آمین کیا جھوٹ ہو جو ایک دن کھجاب نہ لگاؤ تو ڈھونڈھے
کریا کریا بال انکو نہ ملے - کھجاب کے بھروسے کوڑھ جوان
بن سکتے ہو - بھلا اچھا دو دن نہ تو لگاؤ تب جانی
منشی مہراج بلی بہت بیوی سے ازبس
ناراض ہوے کہا ہے واہ سے بڈھا سمجھا ہو
یو بلڈی فول لوگ تم دو کوڑی کا سب کھانا کر دیا -
انکی بیوی تنک مزاج عورت بگڑ گئین
بہت ہی خفا کہا تم تو ہو گئے سٹری تمپر تو بھوت
سوار ہوا ہے - ہم سے بہت باتین کرو تو ہم

منگائے کے ڈولی اپنے میکے چلی جاب کیے لاگے
دو کوڑی کا کھانا کر دیا۔ دو کوڑی کا کھانا کر دیا رسوئیا
نوکر رالکو نا پھرے۔ جان کا ہے کا کھنکی جات ہے
بیشرپن کی۔

اتنے مین منشی مہراج بلی نے دیکھا کہ بڑا غضب
ہوا بیوی بگڑی جاتی ہین تو۔

بگڑی ہوئی بات یون بنائی

جناب ہم نا حق ہمارے خلاف ہو گئے وہ کھانا
پکایا ہی کہ خوشبو سے گرحل کا پھول کھل گیا۔ اور جتنے
دوست اس وقت ہمارے پاس آئے ہین وہ یہ خوشبو
سونگھکے کہتے ہین کہ یار مہراج بلی جس شخص کے ہاتھ
کے کھانے مین اتنی خوشبو آتی ہو اسکی زلفون مین
کہان تک خوشبو نہ آتی ہوگی۔ انکی بیوی کو یہ کلمہ سنکر
کسیقدر غرور ہوا اور یہ قاعدے کی بات ہی۔ اس
عیب سے بہت ہی کم آدمی بری ہین۔ انکو یقین ہو گیا
کہ ہمنے جو کھانا پکایا ہی اسکی خوشبو ضرور دور تک گئی
اور جس جس نے سونگھی وہ پھڑک گیا بہت خوش
ہو کر لولین کہ ایسا کبھی کھایا نہ ہوگا۔

مہراج بلی نے کہا جھولدار رسا مین ذرا پانی اور
ڈال دو اور جو میٹھی چیزین پکی ہین انمین مٹھاس
زیادہ کر دو۔ انکی بیوی نے کہا اب تم سٹری ہوکا اکل
نہ تبا ذیبت اکل نہ سو رچلے ہین وہان سے جھولدار
رسا مین پانی ڈالو اور گڑ ناسکر گھلو تم جا کے کھلاؤ
تو سب خوش ہو جائین اور سنئے دانت آ جائین تو سہی
اللہ رے تیرے غرور۔ الغرض منشی مہراج بلی اور بارن
اور مہری ٹوکریون مین کھانا رکھ کے لیگئے۔ ٹوکریون کو
دیکھکر پھبتیان ہونے لگین۔

ممن۔ ایئن! ٹوکریون مین لائے۔ بھئی مانتا ہون
اختر۔ ایسے یار ہتے ہین نہ ٹو کو از برائے خدا کے لیئے۔
مسخرہ۔ از برائے خدا کے لیے۔ از برائے خدا کے
لیے کے واسطے واہ وا واہ۔
اختر۔ لائیے حضور اس طرف لائیے
ہم تقسیم کر لینگے۔
نواب۔ اور یہ کھانچیان کسقدر صاف شفاف
ہین واللہ یہ عمدہ بات ہی۔
چھٹن۔ پھر ٹوکا۔ اب کی آپ بولے تو۔ مگر یار
مہری تو نکیلی عورت ہی واللہ۔ بارن تو ادھیڑ ہی۔
بارن۔ ادھیڑ اور جوان کا دھکا تمھرے ساتھ بیاہ
کرے کا ہی۔ جوان ہین تو ہمرے میان کے کرم اور ادھیڑ
ہین تو انکے کرم۔
ممن۔ جی دلگی نہین ہی منشی مہراج بلی صاحب کی
بارن ہی تیز کیون نہو صحبت کسکی ہی۔
مہراج۔ (اکڑ کر) اجی یہ تو یہ وہ جو کٹھری ہین بھیگی بلی
بنی ہوئی۔ ایسی طرار عورت تو ہمنے اتنا بن آیا آج تک
دیکھی ہی نہین۔ اللہ آفت کی پرکالہ ہی۔
وہ طرار ہماری قبیلہ بھی ہین مگر اسکی طراری بہت
بڑھی ہوئی ہی۔ یہ شوخ ہی وہ ذری متعلق ہین۔ اسکی
چال جیسے کڑی کمان کا تیر اور انکی چال جیسے اونٹنی
چلتی ہو نزاکت کے ساتھ آہستہ آہستہ۔
اس پر بڑا قہقہہ پڑا۔
چھٹن۔ اجی یہ بھی گئی اپنی ایسی تیسی مین اور
وہ بھی۔ اب مین کچھ کہونگا۔ ہان اب کھانا کھانے
وگے یا بارن کے سراپا کا حال کہوگے۔ یہ ایسی
ہی۔ اور وہ ویسی ہین۔

مہراج ۔ آپ پاگل ہین دیکھو تو بھوک پیاس بند ہو جائے ۔

نواب ۔ تو بھئی دکھا دو پھر ۔ دکھا دو ستا دکھین واللہ

مہراج ۔ (بارن سے) بارن جاے کے کہدے کہ بن ٹھن کے صحن مین ٹھٹھین ۔ کوٹھے کا دروازہ کھول کے دور سے دکھا دینگے ۔

چھٹن ۔ یہ کیا خبط ہے ۔ کچھ سٹری ہو گیا ہے بے ۔

اتنے مین ممن اور داروغہ نے کہ بہت بھوکے تھے ٹوکر دن مین سے لچیان نکالنا شروع کین اور سب کے سب دیکھنے لگے کہ کیا کیا پکوایا ہے ۔

نواب ۔ بھئی جھولدار رسا کہان ہے استاد ۔

مہراج ۔ یہ ۔ یہ جھولدار رسا ہے ۔

نواب ۔ (چکھ کر) یار پکا تو خوب ہے بھئی مہراج بلی

مہراج ۔ ارے یار انگلیان چاٹو گے تم سب نے سب پلاؤ اور شیر کہے اور یہ شے دیگر ہے ۔ پلاؤ تو بھی پکا لیتے ہین مگر جھولدار رسا ۔

بسیار سفر باید تا پختہ شود خامی

بچی تو سب کو پسند آئی ۔ اور سب نے تعریف کی مگر جھولدار رسا چکھ کر سب دم بخود ہو جاتے تھے کہ یہ ہے کیا بلا لیکن منشی مہراج بلی کے بنانے کی غرض سے سب تعریف کرتے تھے اگر انکو خدا نے ذرا بھی عقل دی ہوتی تو سمجھ جاتے کہ یہ ہجو ملیح ہے مگر عقل سے وہان کیا سروکار کوسون دور ۔

نواب ۔ یار یہ جھولدار رسا کی ترکیب تو ہمکو بتا دو

اختر ۔ حضور کیا آب و نمک ہے کہ واہ وا واہ ۔

ممن ۔ اور پانی کسقدر موزون اور مناسب ہے ۔

مہراج ۔ توری کا مزہ کیسا ہیگا ۔

اختر ۔ توری سب سے بڑھ گیا ہیگا ۔

داروغہ ۔ جی ہان توری بہت اچھا ہیگا ۔

چھٹن ۔ توری پلاؤ کا گرد کرنے والا ہیگا ۔

مہراج ۔ بڑی بات کہ پسند تو کیا سب صاحبون نے

نواب ۔ بھئی اک جھلک دکھا تو دو ۔ ارے یار جیسے بدنیت تم ہو ویسا ہی سب کو سمجھتے ہو ۔

مہراج ۔ پاگل ہو خاصے ہم تو اسکو عیب ہی نہین سمجھتے مگر یہ چھٹنوا ہمکا مانع آوت ہے ۔ ارے یار آخر اسمین کیا حرج کیا ہے ۔ انکی بھی خوشی ہو جانے دو ۔

چھٹن ۔ آپ تو مطلب کی بات چبا جاتے ہین ہم جھولدار رسا کی ترکیب دریافت کرتے ہین آپ کچھ اور ہی فرماتے ہین ترکیب بتاؤ گے یا بخل کرو گے ۔ سکھا دو بھائی تمھارا احسان ہوگا ۔ بھئی بڑے مزے کی ہے

مہراج ۔ تم تو بھئی چھٹن صاحب بخل سمجھتے ہو اور ہم بخل کو دو حرف سناتے ہین ۔ سکھانے کو تو ہماری بارن کیا رسوئیا بلکہ خود ہماری گھر مین مستعد ہین ایسی بات ہے مگر وہ ہتوتی ہر گز نہ آنے کی یار عزیز ۔

چھٹن ۔ اجی آپ کی بلا سے ۔

مہراج ۔ بھائی صاحب اصلیت یہ ہے کہ ادھر توری کو چھیلا اور ابال لیا اور پانی ملا دیا ۔ پاؤ بھر توری اور دو سیر پانی جھونک دیا اور نمک اور مرچ کی بگھار دی ۔ اور جناب والا ہلدی اوپر سے چھڑک دی ۔

مسخرہ ۔ نمک اور مرچ کی بگھار دی ۔ واہ بھئی لالہ روغن زرد ۔ واہ ۔

نواب ۔ یار ترکیب تو خوب ہے ۔

چھٹن ۔ اسمین کیا شک ہے ۔ ہم تو بھائی جب ضرور پکوایا کرینگے ۔ اور یہ کیا شے ہے ۔

مہراج - اجی بس کھاتے بھی جاؤ - یہ کیا شی ہی اور وہ
کیا شی ہی - ایک شی عمدہ ہو تو بتاؤن دو چیزین عمدہ ہون
تو بتاؤن - جو شی ہی اعلیٰ درجے کی ہی - جو چیز ہے
نایاب ہی لوگ کہتے ہین صاحب ع

خداوندان نعمت را درم نیست

جھک مارتے ہین - ع

خدا پنج انگشت یکسان نکرد

کیا سب ایک سے ہوتے ہین - ہم ان خداوندان
نعمت مین نہین ہین - جی جناب -
نواب - تم تو فیاض آدمی ہو - مگر فضول خرچ -
مہراج - (اکڑ کر) اور تباہ مین کاہے ہین ہون یار عزیز
چھٹن - یہ کیا شی ہی بھائی بتاؤ - یہ ہی کیا -
مہراج - یہ بیسن کے زمین قند مین گھی مین
چھونک لگایا ہی اور اکثر ترکاریان تیل مین پکتی ہین
وہ بھی خوب پکتی ہین -
نواب - ہمکو تو یہ معلوم ہی نہ تھا کہ آپ بڑے
خوش خور ہین - یہ آج معلوم ہوا -
مہراج - ابھی کھلائینگے تو اور بھی
خوش ہو جاؤ گے -
اختر - حضور ابھی کسی روز نواب صاحب
کے باورچی کو بلوائیں اور بارن سے کہین کہ
اسکو سکھا دے -
مہراج - جب خوشی ہو - عرض کیا نا کہ گھر مین خود
سکھا دینگی انسے کوئی پردہ ہی -
نواب - تو وہ بیچاری باورچی کو کیون سکھائین
وہ سکھائین تو ہمکو سکھائین - ہم حاضر ہین -
مہراج - (منہ بنا کر) اسکے کیا معنی -

نواب - نہین آڑ مین سے وہ بتا دیا کرین -
مہراج - اچھا خیر اسکا مضائقہ نہین - مین کچھ اور
سمجھا تھا بھئی معاف کرنا -
چھٹن - آپ ہمیشہ الٹی ہی سمجھتے ہین - کیا سمجھے تھے آپ
مہراج - ہم سمجھے تھے کہ آپ زانو سے زانو بھڑا کر
بیٹھنا چاہتے ہین - بس بندہ بد دماغ ہو گیا تھا -
اسپر سب کھلکھلا کر ہنس پڑے اور نواب صاحب
اور میان اختر لوٹنے لگے - پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے -
جو سوجھتی ہی نرالی - ساری خدائی سے انوکھی - کہنے
لگے مین سمجھا تھا کہ آپ زانو سے زانو بھڑا کے بیٹھنے کا
ماشاء اللہ - مگر بگڑتے بھی بہت جلد ہین اور قائل
بھی بہت جلد ہو جاتے ہین - واہ لالہ روغن زرد واہ
منشی مہراج بلی صاحب پھر زنانے مین طلب کیے گئے
انکی بیوی نے کہا یہ مہری اور بارن کو کیون لوگ چھیڑتے
ہین واہ اچھے اچھے بھلے مانس اکٹھا ہوے ہین -
مہری کا چھڑب کا باتہ ہی سا اور ہم کہہ بارا ہے کہ
مہری کا نہ بھیجو - انھون نے کہا ارے آپس کے لوگ
ہین - جوان جوان اور شہسوڑا اور مہری ہماری ہی ذرا
نکیلی اور جوان سالوگون نے ذرا چھیڑنا شروع
کیا - بارن نے بھی تو خوب خوب سُنایا - اب
تم اسکا خیال نکرو آپس مین یارون مین ہنسی ہوا ہی کرتی
ہی یہ کون بری بات ہی - جوان آدمی پر سبھی کی آنکھ پڑتی ہے
اب ہم ہی ہین چوک مین نکلے اور سب کی آنکھین
ہم پر پڑنے لگین کہ کیا خوبصورت جوان آدمی جاتا ہی
بیوی نے ہنس کے کہا - بوڑھے منہ
مہاسے لوگ دیکھین تماشے جوان آدمی
بنے ہین - گھر کی پھٹکی اور باسی ساگ

شرم نہین آوت ہی تمکا —

منشی مہراج بلی صاحب بات بات پر بیوی کے سامنے جوان بنتے تھے - مگر وہ صاف صاف جواب دندان شکن دے دیا کرتی تھین اور انکو ناگوار گذرتا تھا - کہا اچھا گلوری بنا رکھو - یہ کہکر پھر جلسہ احباب مین پہونچے —

نواب — کیسے حضرت کیون یاد کیا تھا آپ کی مخدومہ مکرمہ نے —

مہراج — پوچھتی تھین کھانا پسند آیا یا ناپسند ہمنے کہا پسند آیا اور لوگ چاہتے ہین کہ تم انکو بھی پکانا سکھا دو کہا واہ ہم تو نہ سکھانے کے بس یہی دل لگی ہو رہی تھی بڑی ہنسوڑ عورت ہی بیوی ہماری —

جب کھانے سے فراغت پائی تو پانی مانگا آبچی باری اور خدمتگار کو حکم دیا کہ پانی لاؤ - وہ لوٹے لیکر آئے انھون کہا بھئی ہین دانی صابن (صابون) کچھ ہی یا یون ہی ہاتھ دھوئین - تسلا وسلا کچھ ہی یا نہین ارے یہ تو بالکل گنوار ہی معلوم ہوتا ہی واللہ — لاحول ولا قوۃ بڑا بیوقوف ہی —

مہراج بلی بولے بھائی صاحب اب یہ نخرے تو چھپّر پر رکھیے اور ہاتھ دھوئیے - ہاتھ دھونے کے بعد گلوریان آئین —

نواب ماشاء اللہ جیسی روح ویسے فرشتے ارے یہ بنگلے پان

مہراج — اچھا اب کھاؤ تو —

اختر — بنگلے! لاحول ولا - وساوری منگواؤ صاحب بڑے کنجوس ہو —

مہراج — اجی حاضر مین حجت نہین غائب کی تلاش نہین یہ چھٹن حسین علی ہمارا خاصدان منگواؤ —

نواب محمد عسکری اور چھٹن صاحب کے خاصدان کے پان نہایت عمدہ بنے ہوے - بسا ہوا کتھا - خوشبو وساوری قیمتی پان - موٹی موٹی گلوریان - لیاقت اور نفاست کے ساتھ بنی ہوئین - ایک ایک دو دو سب مین تقسیم ہوئین —

نواب — ذرا یہ گلوریان جا کے اپنی بیوی کو دکھاؤ تو کہ دیکھو یہ گلوریان ہین —

مہراج — بھائی صاحب یہ گلوریان کیا مال ہین وہ اگر اپنے ہاتھ سے بناتین تو دیکھتے آپ وہ نادر بناتی ہی کہ مین کیا کہون —

منشی مہراج بلی صاحب کے پان اور تو سب ہین مگر نواب رونق جنگ بہادر کیون نہین ہین - وجہ یہ کہ نواب صاحب موصوف بھی آئے تھے لیکن ایک ضروری کام کے سبب سے انکو گھر واپس جانا پڑا —

منشی مہراج بلی صاحب نے کل احباب سے وعدہ کر لیا کہ نواب رونق جنگ بہادر کی علحدہ دعوت کرینگے کھانا وانا کھا کر بیٹھے تو پھر گانا شروع ہوا اب سنیے کہ منشی مہراج بلی صاحب نے ایک رقاصہ سے فرمایش کی کہ زنانے مین چلکر گاؤ - اسنے فوراً منظور کر لیا اور کہا بسم اللہ - کوئی آدھ گھنٹہ زنانے مین گانا ہوا جب وہ باہر آئی تو نواب صاحب اور آغا صاحب نے کہا کہو منشی مہراج بلی کی بیوی کو دیکھا کیسی ہین اسنے کہا جی ہم لوگون کا یہ شیوہ نہین ہی کہ کسی کی بیوی کا حال بیان کرین —

الغرض تھوڑی دیر تک گانا سنکر نواب محمد عسکری صاحب نے منشی مہراج بلی کی باری کو بلایا اور کہا دیکھو بارہ گھر مین جا کے بھابی صاحب کو ہماری طرف سے بندگی کہو اور کہو ہم

آپکے بڑے شکرگزار ہوے کہ آپنے ہمارے لیے
ایسا عمدہ کھانا پکوایا۔ آپکی قوم مین گوشت کوئی کھاتا
نہین اس سے آپ بھی مجبور ہین۔ مگر جو کچھ آپ کی
قوم مین کھاتے ہین وہ آپ نے ہمکو بکشادہ پیشانی
کھلایا۔ خدا کرے آپکے لڑکا ہوا اور منشی مہراج بلی
عقل سیکھ جائین۔

باراں بھی ہنسی اور حاضرین جلسہ بھی ہنسے۔
باراں نے جاکے بیوی سے کہا کہ کہن ہین کہ بھوجی
سے جائے کے کہو ہمار بندگی اور ہمکا جون کھلائین تو ن
ہم سکر گجار ہین۔ کلیا تو آپ کی کوم مان کو کھادت
ناہین ہی اور کہن ہین کہ — دیکھو — نوابا — ہمکا تو
بھائی یاد ناہین ہی۔

منشی مہراج بلی کی بیوی نے کہا اری ہم سنت
راہین تین جاکے کہ کہ — اتنے مین مہری بولی
بی ہم کیا جاکے کہین۔ اچھا جاکے کہ کہ تم اور منشی
بھائی بھائی ہو وہ ہمکا کھلائین تم انکا۔ اسمین کون
بات ہی۔ اور اچھی دعا مانگی کہ انکا گھر اسے (خدا)
اکل دے۔

مہری نے جو باہر یہ آنکر پیغام کہا تو سب کے سب
کھلکھلاکر ہنس پڑے مگر منشی مہراج بلی صاحب
جھیپنے کے عوض اور مسرور ہوے کہا وہ تو آپ کی اس
دعا سے خوش ہو گئی ہونگی پوچھیے کیون اس جبہ سے کہ
وہ خود ہمین پاگل سمجھتی ہین بس وہ تو انکی راے کے
مطابق ہوئی نا بس بھڑک گئین بوٹی بوٹی پھڑک گئی انکی
مسخرے نے کہا حضور یہ فقرہ سنا بوٹی بوٹی پھڑک گئی
نواب صاحب نے کہا مہری ہمکو تو تم پسند ہو وہ ایک
حاضر جوابی اور آپ ہمکو پسند ہین۔

سب ہنس دیے منشی مہراج بلی صاحب اسقدر خوش
ہوے کہ مہری کو حکم دیا کہ بیٹھ جاؤ۔ ذری بیٹھ جاؤ۔ دو دو
چونچین تو ذری ان لوگون سے لڑا لو۔ اسنے کہا کا ہٹیر
ہون کہ دو دو چونچین لڑاؤن۔ اب جات ہون ناہین
دیر ہوے جاے تو کھپا ہو جائینگی کہ تو کہان تھی۔

نواب — تمھین قسم ہی انھین مہراج بلی کی۔

چھٹن — ہاتھ پکڑ لو جی۔ کیا زور کر سکتی ہی۔

مہری — زور تو کردن دیو سے۔ لگ کاہے کے واسطے
ہاتھ تو تب پکڑو جب حکم نہ مانون بیٹھی تو ہون۔ اب
اور کس کس بیٹھون۔

نواب — تمھاری بیوی گوری ہین کہ کالی۔

مہری (ہنسکر) ہمکا ناہین معلوم گوری ہین کہ کاری
تمکا کاہی گوری ہین کہ کاری۔

نواب — تیری اس ہنسی کے صدقے ہو جاؤن۔
مہری جان واللہ کیا پیاری ہنسی ہی۔

مہری — (کھلکھلاکر) ای ہی بڑے مزے مین ہین
اس وقت ای واہ نواب۔

مسخرہ — مہری اپنے ہاتھ سے ایک گلوری
تو بنا کے لاؤ۔

مہری — اپنے ہاتھ سے بنا لاؤن کہ کوئی
اور بنائے۔

مسخرہ — نہین۔ یہ شرط نہین ہی۔ اپنے ہی ان
گورے گورے پیارے پیارے ہاتھون بنا لاؤ
اک ذرا ہاتھ تو چوم لون۔

مہری — (ہاتھ بڑھاکر) لو چوم لو۔ چومو نا۔

مسخرہ — ہم ایسے خوش قسمت کہان پاؤنگی۔

مہری — اور ساٹھ برس کی تو تمھاری عمر ہوئی ہوگی حضور

اور ہاتھ کو چومتے ہو۔

مسخرہ ۔ سُنا نہین ساٹھا اور پاٹھا۔ بوڑھا اور بالا نواب محمد عسکری صاحب نے کہا یار واب کیا قبالہ انکے مکان کا لکھواؤگے۔ کھانا کھایا۔ گاوریان چکھین۔ شراب پی۔ گانا سنا۔ ہنسے بولے اتنی دیر بیٹھے۔ پھر اب کیا قبالہ لکھوانا منظور ہی۔ بس یہی ایک بات باقی رہگئی ہی۔ منشی مہراج بلی صاحب نے اصرار کیا کہ بیٹھیے ابھی جلدی کیا ہی۔ اور لوگ تو راضی ہوگئے۔ مگر نواب صاحب اُٹھ کھڑے ہوے۔ کہا آپ لوگ پاگل ہوگئے ہین۔ بندہ پاگل نہین ہی۔ اتنی رات آئی اب ذرا چلکے لیٹین پوڑین۔

نواب صاحب اور ممن اور مسخر الدولہ فٹن پر سوار ہوے صدر مین نواب صاحب بیٹھے اور سامنے ممن اور مسخرہ۔ فٹن ہوا ہوئی ممن نے اس دعوت کا ذکر چھیڑا حضور دو چیزین تو واقعی بیمثل تھین۔ ایک لچی اور دوسرے نیبو کا اچار۔ اچار کا اچار اور چورن کا چورن نہایت ہی عمدہ بدرقہ ہی۔ اور لچی بھی خستہ اور خوش ذائقہ تھی مگر ہندو لاکھ تدبیرین کرے مسلمانون کا سا کھانا کیا کھائیگا بھلا۔ جانتے ہی نہین۔ منشی مہراج بلی تو خیر گوشت نہین کھاتے۔ مگر وہ جو گوشت کھاتے ہین وہ کیا خاک کھاتے ہین بدتمیز کہارون یا گنوار برہمنون کے ہاتھ کا پکا ہوا ہلدی اور لہسن اور پیاز اور پانی قلیہ بالکل پانی اور نمک بے مزہ۔ بدذائقہ۔ آب و نمک ٹھیک نہین ہم آپ کھائین تو واللہ نہ کھایا جائے پھینک دینے کو جی چاہے۔ اور سنیے وہ جو بڑے مشہور ہندو ہین وہ کیا خاک کھانا پکاتے ہین۔ پیتل کے برتنون مین بھلا گوشت کیا سے پکے گا۔ کھانا خدا نے مسلمانون کے لیے مخصوص کر دیا ہی بعض بعض ہندوؤن کی قومون نے ہمارا چربا اُتارا ہی مگر وہ بات کہان اور نفاست اور سلیقہ یہ بھی ہندوؤن کو کھانے کا نہ آئیگا ہندو چہ سار لاکھ بڑھ جائین۔ مگر وہی چوکا۔ سامنے چولھے کی آنچ۔ رسوئی مین دھوان بھرا ہوا۔ کہین پانی کہین یہ کہین وہ پیڑی پر اکڑون بیٹھے کھا رہے ہین ہم لوگون کی سی نفاست اور سلیقہ کُجا۔

مسخرہ ۔ حضور مین نے ان لوگون کے ہان کبھی کبھی کھانا کھایا ہی۔ دو کوڑی کا پکتا ہی مگر زعم اور دعوی بڑا کہ ہم ایسے اور ہم ایسے۔ مہراج بلی کو دیکھ لیا نا۔ یہ تو ان لوگون کا کھانا ہی اور پھر وہ بھی روزمرّہ نہین نصیب ہوتا۔ چھٹے چھماہے اور گلگلون پر جان دیتے ہین۔ میٹھی کی پوری کا بڑا شوق ہی اور کچالو کو تو اسقدر عزیز رکھتے ہین جیسے جان جسطرح ہم شامی کباب پر جان دیتے ہین یہ لوگ کچالو اور دہی بڑے کھاتے ہین اور تیل کا پکوان بھی انکے ہان ہوتا ہے۔

نواب صاحب نے کہا پُرانے فیشن کے ہندوون سے تو خیر اب یہ امید نہین ہو سکتی کہ وہ کھانے پینے مین ترقی کرین مگر ہان نوجوان تربیت یافتہ ہندوؤن کو ضرور چاہیے کہ اپنی اصلاح کرین۔ چوکے مین پیڑے پر بیٹھکر کھانے کا رواج لاہور کی طرف نہین ہی۔ لاہور پر کیا فرض ہی کل پنجاب مین نہین ہی۔ دلّی مین اکثر ہندو سقّون کے ہاتھ کا پانی پیتے ہین مشک کے پانی کا برابر رواج ہی۔ اسطرح تعصب کرتے ہین اور چھوٹے کے اکثر مقامون مین بڑے بڑے ہندو برابر مسلمانون کے ہاتھ کا چھوا پانی پیتے ہین۔ نوجوانون کو اور نہین تو اسقدر تو ضرور اصلاح کرنی چاہیے کہ کھانا نفاست اور سلیقے کے ساتھ کھائین

ممن - حضور ان لوگون کے ہان جب کوئی تقریب ہو تو پھر دل لگی دیکھیے - وہ ہر بونگ مچتا ہر کہ الامان -

مسخرہ - جی ہان سلیقہ اور نفاست کہان سے لائین -

نواب - مگر اب کچھ دن سے بعض بعض تربیت یافتہ ہندو بھی ہمارا تتبع کرنے لگے ہین لیکن انکی کھاریان اور بارنین بھی کس درجہ بدتمیز ہوتی ہین -

ممن - ای ہی حضور نے دیکھا نہین کہ دو باری بات کا سیدھا جواب نہین دیتا جیسے خود باتمیز ہوتے ہین لیسے خیر سے آدمی بھی ہوتے ہین مگر کچھ دن مین دیکھیے گا یہ لوگ بھی ترقی کرینگے -

مسخرے نے منشی مہراج بلی کے ہان کی دعوت کا ذکر پھر چھیڑا - حضور جسوقت عقل بٹتی تھی یہ خدا جانے کہان چھپت ہوگئے تھے اسقدر بھی نہین سمجھتا ہر کہ ہم تو ساگ اور بھجیا کی ہجو ملیح کرتے ہین اور آپ اکڑے جاتے ہین بڑے خوش کہ یہ سب کے سب اس بھجیا پر لٹو ہین اور پلاؤ کی تو بار بار ہجو کرتے تھے کہ اسکے مقابل مین بالکل گرد ہر - کیا اصل حقیقت ہو پلاؤ کی اور ہم لوگون نے جو بنانا شروع کر [illegible] بھی خوش ہوگئے کہ یہ لوگ خود بھی پلاؤ کو بھجیا کے سامنے برا سمجھتے ہین -

نواب - بھئی وہ کیا جانے - اپنے ہان کے کھانے کے سوا اور کوئی کھانا کبھی کھایا نہین - وہ سمجھتے ہین کہ لچئی اور کچوری سے بڑھکر کوئی نعمت نہین ہر دنیا مین

ممن - مگر حضور نیبو کا اچار بیشک اچھا تھا -

مسخرہ - ہان اور سب چیزون سے تو اچھا ہی تھا

ممن - بھئی یہ ہٹ دھرمی ہر واللہ کیون حضور -

نواب - نیبو کے اچار کی تو ہم خود تعریف کرتے ہین -

مسخرہ - ہان اچھا ہر - خوش ذائقہ اور ہاضم مگر اچار مین کم ہر - ہان چورن البتہ ہر - مگر برا نہین اچھا ہر

نواب - لچئی سے بڑھکر اور کوئی شئ نہ تھی -

ممن - بات یہ حضور نے ہزار بات کی کہدی بس -

مسخرہ - حضور اس پرول کے دولے کے مقابل مین یہ سب لقولاتشا گرد ہر - چاہے جو کچھ ہو - وہ اشرفی لقمہ ہو -

نواب - بھئی پھر اب ایک شئ انکے ہان جائز نہین ہر اسکو وہ کیا کرے - اب خوک ہمارے ہان حرام ہر ہم اپنے مہمان کو ہرگز نہین کھلاسکتے چاہے اسکے مذہب مین جائز ہو -

خیر اب سنیے کہ اسکے تین دن بعد منشی مہراج بلی صاحب کے چچا کے ہان سے حصہ آیا - پوری کچوری لچئی بیڑی آلو اور کدو اور ترئی اور لوکی اور بھنڈی کی بھجیا - اور نیبو اور زمین قند اور آم کا اچار - اور لڈو اور برفی اور پیڑے اور پٹی اور نمک پارے اور شکرپارے اور گلگلے وغیرہ وغیرہ انکی بیوی نے انکو جگایا اور کہا تمھارے چچا کے ہان سے بینا آیا ہر - کل باسو ڑا تھا - انھون نے جو حصہ دیکھا تو بہت خوش ہوے کہا ہمین سے کچھ خرچ نکلنا ہر [illegible] دوستون کو کھلا دینگے - انھون نے کہا اچھا - مگر یہ رات کا رکا ہوا ہر جسکو بلانا ہو اسیوقت بلاؤ - ورنہ خراب ہوجائیگا تین چار گھنٹے تک آپ پڑے سویا کیے جب کپڑے پہنکر باہر جانے لگے تو انکی بیوی نے کہا اگر کسی کی دعوت کرنا منظور ہر تو تازہ تازہ کھانا پکواؤ باسی کھانا کہین بھیجنے سے کیا مطلب اگر کوئی ہندو ہر تو خیر کیونکہ بسوڑا سب کے ہان ہوتا ہر - اور اگر مسلمانون کی دعوت ہر تو ہرگز ہرگز یہ کھانا انکو نہ کھلاؤ - وہ بسوڑا کیا جانین وہ شکایت

اکر نینگے کہ ہمکو باسی کھانا کھلایا۔ اور باسی کھانا کاہیکو
کھلاؤ۔ تازہ کیون نہ پکوا کے کھلاؤ۔

انکی بیوی نے معقول بات کہی تھی مگر یہ سنتے کسکی
ہین انکو تو چربی ہوئی تھی۔ اور آدمی جز رس تھے
سوچے کہ یہ موقع ہاتھ سے نہ جانے پائے۔ کپڑے
پہنکر نواب رونق جنگ بہادر کے ہان گئے۔ اور انسے
کہا آج آپ کی دعوت ہی ضرور چلیے۔

رونق جنگ۔ یہ تو فرمائیے کہ آپکا مزاج کیسا ہی

مہراج۔ حضرت اب باتین پیچھے کیجیئے گا۔ پہلے میرے
ہمراہ چلیے۔

رونق۔ خیر تو ہی۔ کہان چلون۔ کیا کوئی معاملہ
ہی چلیے۔ ہی کیون کیا۔

منشی مہراج بلی نے کہا بھائی صاحب غریبخانے
مین دعوت ہی آپکی۔ ذرا تکلیف فرمائیے۔ اور
سب کو گاڑیون پر بٹھا کرلے گئے۔

اتنے مین منشی مہراج بلی صاحب مکان پر پہونچے
انکی بیوی نے کہ فہمیدہ عورت تھین آلو اور بھنڈی کی
ترکاری گرما گرم پکا رکھی تھی اور بالائی اور قند منگوا
رکھا تھا۔ اور بازار سے عمدہ عمدہ میوے منگوا رکھے
تھے مہراج بلی نے بیوی کی بڑی تعریف کی اور اس
کارگزاری سے ازبس محظوظ ہوے۔

دال ارہر کی بے نمک پھیکی
جسمین خوشبو نہ تھی ذرا گھی کی

الغرض منشی مہراج بلی صاحب وہ کل سامان باہر لائے
اور رونق جنگ کے آگے رکھا اور کہا لے بھائی صاحب
بسم اللہ کیجیے اور کوئی تو ہی نہین۔

رونق جنگ۔ واللہ یہ آپکی خاطر ہی ورنہ مین اکیلا ہرگز
آپ کی دعوت قبول نہ کرتا۔ بندہ تنہا خور نہین ہی اگر مسخر الدولہ
راستے مین نہ ملجاتے تو بڑی خرابی ہوتی۔ وجہ یہ کہ مجھکو
اکیلے کھانا کھانے کی عادت نہین ہی۔

مہراج۔ اچھا لیے اب خفا نہو جیے کھانا نوش فرمائیے
اب کبھی ایسی خطا نہوگی۔

رونق جنگ۔ تو تسلا و سلا ہاتھ دھونے کے واسطے
منگواؤ گے یا باتین بناؤ گے۔

مہراج۔ اب آپ نخرے تو کیجیے نہین کھانا کھائیے
آپ دلیلین نکالتے ہین اور میرا ذہن اس وقت کند
ہو رہا ہی جواب دینے کو جی نہین چاہتا۔

رونق جنگ۔ یہ اسپر طرہ ہی۔ بہت بہتر جو آپ
فرمائینگے وہ ہم کرینگے۔ مگر آئندہ کے واسطے توبہ
کی۔ اب کبھی ایسی خطا نہوگی۔ اب تو آ پھنسے۔

اب سنیے کہ رونق جنگ اور مسخر الدولہ نے ہاتھ
دھوکے کھانا شروع کیا۔ ایک تو باسی کھانا۔ دوسرے
مہراج بلی نے دیر کی بڑے سو بایکے۔ اور کچھ رونق جنگ
نے آنے مین عرصہ لگایا۔ خلاصہ یہ کہ علاوہ دو تین چیزون
کے سب کھانا سڑ گیا اور بو کرنے لگا۔

منشی مہراج بلی صاحب کسی ضرورت سے اندر تشریف
لے گئے تو انکی بیوی سے اور انسے یون گفتگو
ہوئی۔

بیوی۔ اے کیا تم سب چیزین باہر
لے گئے۔

مہراج۔ اور نہین تو تمھارے چکھنے کے واسطے
چھوڑ جاتا۔ ہم سب لیگئے یا آدھا لیگئے۔ تمسے کیا۔

بیوی۔ تمھاری عقل پر پتھر پڑین۔ ارے باسی کھانا ہی

ذرا دیکھ تو لیا ہوتا کہ کون شے اچھی ہے اور کون خراب ہو گئی
جو جو چیزین خراب ہوتین انکو چھوڑ جاتے اور باقی لیجاتے
اب دیکھو کیسے بنائے جاتے ہو۔

مہراج ۔ جناب یہ سب کھانا نفیس اور عمدہ پکا ہوا ہے
اگر بو بھی کرنے لگا ہے تو بھی عمدہ ہے۔ ہاتھ چاٹ چاٹ کے
نہ کھائین تو سہی اب دیکھی ہی ہوگی۔

یہ کہکے حضور باہر تشریف لائے تو کیا دیکھتے ہین کہ
نواب چھٹن صاحب تشریف رکھتے ہین اور مسخر الدولہ اور
نواب رونق جنگ ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے ہین۔

مہراج ۔ اوئی ۔ آپ اس وقت کہان
بھول پڑے۔

چھٹن ۔ مین بھائی محمد عسکری کے ہان جاتا تھا دل مین
آیا کہ تمکو بھی لیتا چلون۔ یہان آکے کیا دیکھتا ہون کہ
رونق جنگ بیٹھے ہین اور میان مسخر الدولہ۔

مہراج ۔ (رونق جنگ سے) آپ کھانا کیون نہین
کھاتے یہ کیا ماجرا کیا ہے۔

رونق ۔ جب تک چھٹن صاحب نہ کھائینگے
ہم بھی نہ کھائینگے۔

مہراج بلی نے کہا بھائی چھٹن صاحب از براے خدا
تم بھی کھاؤ۔ انھون نے کہا مین کھا کے آیا ہون میرا
پیٹ بھرا ہے ہان چسکی بلواؤ تو پئین اور رونق جنگ
کی خاطر سے کچھ کھا بھی لینگے۔ کہا مین ابھی منگواتا ہون جب تک
آکے رونق جنگ صاحب بھی ذرا توقف فرمائین۔

مہراج بلی نے آدمی کو بلایا اور کہا فوروزجی کی دکان
سے ایک بوتل ہوسکی کی لاؤ مگر جلدی آنا اور ادھر ہی سے
چار سیر برف بھی لیتے آنا۔

ادھر رونق جنگ اور نواب چھٹن صاحب مین یون
باتین ہونے لگین۔

رونق جنگ ۔ بھئی رمضان شریف مین بھی تم نہین
چھوڑتے بڑے افسوس کی بات ہے۔

چھٹن ۔ آپ بڑے ملا کی دم بنکے بیٹھے ہین۔

اتنے مین خدمتگار ہوسکی کی بوتل لایا اور چھٹن صاحب
مہراج بلی کے اصرار بلیغ سے شریک ہوے چارون
نے ملکے خوب پی جب پی چکے تو کھانے کی سوجھی لیکن کھانا
ہین تو سخت باسی تو تھی ہی۔ لاحول ولا قوۃ ۔ ایک نے
کہا ارے یار یہ تو پتھر ہی پتھر۔ دوسرا بولا بھائی صاحب
لوہے کے چنے چبانا اسی کو کہتے ہین تیسرے نے
کہا اس روز تو فرماتے تھے کہ جو گھانس پھونس ہے ہان
موجود ہے وہ حاضر ہے۔ اس سے تو آپ نے گھانس ہی
کھلائی ہوتی یہ تو پتھر سے بھی زیادہ سخت ہے یہ آپ نے
دعوت کیا کی ہے۔

رونق ۔ اور مکان پر دوڑے آئے تھے۔

مسخرہ ۔ لے واللہ پتھر مین اور اسمین
کیا فرق ہے۔

رونق ۔ بس کچھ یون ہی سا فرق ہے۔

چھٹن ۔ اوئی ! ذرا اس آلو کی ترکاری کو دیکھئیگا
واللہ بالکل سڑی ہوئی۔ ارے یہ تجھے سوجھی کیا۔

رونق ۔ یار عزیز اب تمسے کیا کہین۔

چھٹن ۔ ایسے کھانا کھلانے سے فائدہ جسکو کھلاؤ
وہ بھی پریشان۔ اور جو کھلائے اسکی بھی ہجو ہو۔ اگر دعوت
نہ کرتے تو اس سے اچھا تھا۔

مسخرہ ۔ مٹھائی تک سڑی ہوئی ہے۔

چھٹن ۔ بھئی یہ ترکاری اچھی پکی ہوئی ہے۔ گرما گرم
ہے اور آب و نمک بھی درست ہے۔

رونق ۔ ہان شکر ہی ۔ وہ خراب ہی پکی سہی مگر
گرم تو ہی ۔ مگر یار اب تمھارے ہان کھانا کھا رہے ہین
ورنہ ہزار دن سُناتا مردود تیرا گلا کون ریتا تھا
کہ خواہ مخواہ دعوت کر ۔ کون فرض ہی کون تھا ۔
چھٹن ۔ ارے یار دال پکی ہی ۔ یا دال بھی نہین ہی
دال اور چپاتیان ہی جاکے لاؤ ۔
منشی مہراج بلی صاحب زنانے مین گئے ۔ بیوی
سے کہا دو باتین ہین ایک یہ کہ یہ گرما گرم بھجیا کھانے
مین کہان سے آگئی ۔ دوسرے دال گھر مین ہی یا نہین
بیوی ۔ بھجیا تو ہمنے جلدی جلدی پکالی تھی ۔ اور
دوسری بات کیا پوچھی ۔
مہراج ۔ دال ہو تو ذرا سی دو ۔
بیوی ۔ ہان دال ہی (دال ایک کٹورے مین دے دی)
مہراج ۔ روٹی ہی ۔ سو تو ایک آدھ ٹکڑا دے دو ۔
بیوی ۔ ہان ہی (دو موٹی موٹی روٹیان دے دین)
یہ سامان لیکر آپ باہر تشریف لائے ۔ موٹی موٹی
روٹیان اور اُبالی دال سامنے رکھ دی ۔
چھٹن صاحب نے دو نوالے کھائے اور کہا بس
حضرت در گذرے ۔ گھی کا بگھار تک نہین ہی ۔ بالکل
اُبالی اور روٹیان تو دیکھیے ۔ ہاتھی کے کھانے کا
روٹ کہنا چاہیے ۔ واہ لالہ روغن زرد ۔ واہ
مہراج ۔ بھائی صاحب جلدی بھی کرتے ہو اور
پھر اوپر سے خفا بھی ہوتے ہو ۔
رونق ۔ بس اب بندہ باز آجائیگا ۔
مہراج ۔ یار ایک تو کھاؤ دوسرے
غرّاؤ ۔
رونق ۔ ایسے کھانے سے در گذرے

دال دلیا تو گھر مین بھی موجود ہی ۔
مسخرہ ۔ مگر کیا گرما گرم کھانا کھلایا ہی کہ واہ حضور
چھالے پڑ گئے منھ مین ۔
چھٹن ۔ جی میرا تالو جل رہا ہی ۔
مسخرہ ۔ اور خداوند برف کے پانی کے عوض آش جو
لائے مین ۔ بھئی واہ ۔
اس آش جو کے لفظ پر سب ہنس پڑے ۔
مسخرہ ۔ دال کو تو دیکھیے وہ گھی کو بھی جانے دیجیے
پتھر ہی پتھر ۔ ہم لوگون سے تو بہت اِتراتے ہو جو دال
سے دال نہین گلتی حضور کی ۔
اتنے مین مہری جھپکتی ہوئی آئی ۔ کہار کا رگھر بان
کہتی ہین کہ یہ کھانا کل رات کا پکا ہوا ہی ۔ انسے
کہا تھا کہ جو کسی کو بلاؤ اور نیوتو ۔ تو اچھا کھانا کھلواؤ
انکے چچا کے گھر مین کل لسوڑا تھا وہان سے بینا آیا ہے
تو ان اُسی کو دیکھکے تمھارے یہان دوڑے گئے
چھٹن ۔ ارے چوری پکڑ لی گئی ۔
مسخرہ ۔ یہ کیسے حلوائی کی دُکان ۔
رونق ۔ مگر یار ہماری سمجھ مین نہین آتا کہ
کہ یہ اُبالی دال کیونکر کھاتا ہی ۔ ہمسے تو ایک نوالہ
نہ کھایا جائے ۔
مہراج ۔ اُبالی دال ۔ ہو نہ ۔ آپ کو
کچھ معلوم بھی ہے کہین اُبالی دال کے بھروسے
بھی نہ رہیے گا ۔ بندے کے ہان بارہ آنے
چودہ آنے مہینے کا گھی صرف ہوتا ہے ۔ قبلہ آپ
اُبالی دال لیے پھرتے ہین ۔
مسخرہ ۔ حضور کہنے سے تو برا مانیے گا ۔
کسی مردود ہی کو یقین آتا ہی واللہ

مہراج — بھائی چھٹن صاحب کے سر کی قسم —

چھٹن — بندے کا سر کیا کدو مقرر کیا ہے آپ نے —

مہراج بلی کی ذرا سمجھ مین نہ آیا کہ یہ لوگ ہنسے کس بات پر تھے۔ کہا بھائی صاحب ایک بندہ زادی اور ایک بندہ اور ایک مہری اور ایک بارن اور ایک بوڑھا برہمن بس اللہ اللہ خیر صلاح —

مسخرہ — اتنے ہی سے آدمیون مین بارہ آنے مہینے کا گھی۔ دس بیس بھی نہین —

مہراج — اب آپ غور فرمائیے —

مسخرہ — آپ تو خود گھی ہین لالہ روغن زرد

رونق — بھئی کیا لطیفہ کہا ہے واللہ مانتا ہون استاد کیون نہو تم بڑے دل لگی کے آدمی ہو —

چھٹن — واہ بھئی لالہ روغن زرد واہ —

مہراج — یہ اس گھی ہی کے کھانے سے تو ہمارا نام لالہ روغن زرد ہوگیا اور والد جناب بھی گھی کھاتے تھے اور بڑے خوش خور تھے —

مسخرہ — آپکے والد جناب گھی کھاتے تھے ہمنے تو سنا اُنکو ہضم نہین ہوتا تھا۔

راوی — اس لطیفے کو مہراج بلی ذرا نہ سمجھے —

مسخرے نے کہا حضور بُرا مانین چاہے بھلا بندہ تو کسی اخبار مین ضرور ہجو کریگا کہ دعوت کی اور اصرار کیا کہ ضرور آئیے گا اور گھر پر بیجا کر سڑی ہوئی ترکاری اور پتھر کی سی سخت پوریان اور باسی گلگلے اور اُلّم غلّم رکھدیا — اور گھر سے موٹی روٹیان اور ماش کی دال لاکے سامنے رکھدی —

مہراج — اب آج سے کان پکڑے کہ تم ایسون کو کون مردود کھانا کھلوائے یا دعوت کرے بلکان اُمیٹھے واللہ کان اُمیٹھے — اسکے کیا معنی صاحب کھاؤ کھاؤ اور پر سے غراؤ — خیر اب تو جو کچھ ہوا سو ہوا مگر اب ایسی حرکت نہ ہوگی — اتنے مین منشی مہراج بلی کی بیوی نے مہری کے ہاتھ تلے ہوئے پستے بھیجے — تو رونق جنگ اور چھٹن صاحب پھڑک گئے کہا بھئی واللہ کس قدر شایستہ عورت ہے اس وقت پستون نے مزہ دے دیا —

مہراج — ارے یار وہ بڑی سلیقہ شعار ہین۔

چھٹن — کیا شک ہے —

مہراج — مگر قبلہ اگر یہی فیاضی رہی پستے تل کے بھیج دیے اور انار بھیج دیے تو گھر بلیا گھر کا خدا حافظ ہے —

مسخرہ — کیا سوجھی ہے واللہ —

بچھڑون کی ملاقات

نواب رونق جنگ بہادر مہراج بلی اور حاضر جلد ہمراہ لیکر نواب محمد عسکری کے ہان گئے کہا یار عزیز ہم آج مہراج بلی صاحب کے ہان مدعو تھے — بھائی صاحب وہ وہ کھانا کھلایا کہ عمر بھر نہ بھولینگے — واہی واہ ملا پھر واہی واہ — ترکاریان سب سڑی ہوئی — پوریان سخت جیسے پتھر — ارے توبہ اور مٹھائی باسی — مگر انکی بیوی واقعی بڑی صاحب تمیز ہین — اُنھون نے پستے تل کے بھیجے نمک اور سیاہ مرچ چھڑک کر — مین کیا کہون واللہ بڑی باتمیز عورت ہین — یہ لوگ گھٹے ہی ہین مگر انکے سلیقے مین شک نہین — اور اُنھون نے مہری کی زبانی

کہلا بھیجا کہ ہمارا کچھ قصور نہین ہی ہم لوگون مین رسم ہی
کہ چھٹے چھ ماہے ایک روز باسوڑہ کرتے ہین اسمین
یہ ہوتا ہی کہ رات کو پوریان پکین پکوان پکا ترکاریان
پکائین گلگلے پکے رات کو نہین کھاتے صبح کو یہ سب
پکوان لیکر کسی مندر مین بھیجتے ہین اور جب وہان سے
واپس آتا ہی تو کھاتے اور تقسیم کرتے ہین - ایک
حصہ کہین سے آیا تھا مثل مشہور ہی موئی بچھیا باہمن
کے نام - اسی حصہ کو دیکھکر حضور نے ہماری دعوت کردی
نواب صاحب نے کہا مین ہوتا تو باسی کھانا پھینک کر
انکو مجبور کرتا کہ ابھی پکواؤ یا نقدی لاؤ تو ہم خود
پکوا لین یہ دعوت کرکے باسی کھلانا کیا معنی - اچھی
دل لگی ہی - اور یہ آخر تمھاری حرکتین کیا ہین بھئی -
مہراج - لاحول ولا قوۃ یہ سب
جھوٹ ہی -
نواب - ارے کمبخت یا تو کھلا نہین اور اگر
دعوت کر کسی بھلے مانس کی تو کھانا تو اچھی طرح کھلا
باسی پوریون کی دعوت کے کیا معنی - اور تکلفات
نہون تو تازہ کھانا تو ہو بڑے نالائق ہو یار -
منشی مہراج بلی صاحب کب شرمانے والے تھے -
شرمانے کے عوض آپ بگڑ کھڑے ہوے آپ لوگون کو
کھانا کھلانا اپنے تئین ہنسوانا ہی - ایک تو دو دوسر
فی اسم چکھ جائیے اور اوپر سے غرائیے - اب آج
سے توبہ کی واللہ وہ نامعقول لوگ ہو - نواب
رونق جنگ نے بگڑ کر کہا ابے تو نامعقول اُبالی دال
کھلاتا ہی کوئی دعوت مین -
نواب محمد عسکری نے کہا یہ تو آپ کا شاعرانہ مبالغہ
ہی اُبالی دال تو غریب سے غریب بھی نہ کھلائیگا -

رونق جنگ نے کہا بھائی کے سر کی قسم واللہ اُبالی
دال خدا کی قسم اُبالی دال -
نواب - کیون بھئی مہراج بلی اُبالی دال تھی -
مہراج - اجی یہ تو پاگل ہین انکو بکنے دو -
مسخرہ - سرکار کے نمک کی قسم
اُبالی دال تھی -
چھٹن - تمھارے سر کی قسم نواب اُبالی دال تھی -
نواب - لاحول ولا قوۃ - عجیب خفیف الحرکات
آدمی ہے -
مسخرہ - حضور گل عزیز سڑی ہوئی باسی تباسی
پوری اور ترکاری - اور گرمی کے دن سڑے
کیون نہ -
نواب - اس شخص کو بھی خدا نے عقل سے
بالکل کورا کر دیا ہی - خالی از عقل - تہی زخرد -
مہراج - آپ ایسے سشو کو راستہ بتاؤن - کہنے لگے تہی زخرد
تہی زخرد تم خود ہو - تم سب گدھے ہو - ہمکو خدا نے عقل کل
مجسم عقل بنایا ہی - جی آپ کیا جانین ان باتون کو انکا سمجھنا
ذرا دل لگی نہین ہی -
نواب - بجا ارشاد ہوا -
چھٹن - اب تمکو عقل کبھی نہ آئیگی بس معلوم ہوا اُلو
کی دُم فاختہ ہی رہوگے -
مہراج - بس چپ رہو اب کوئی لفظ مت زبان سے نکالنا
نواب - کیون پاگل پنے کی باتین کرتے ہو -
الغرض نواب محمد عسکری ان سب سے رخصت ہو کر حسن اور
اختر کو ساتھ لیکر مجذوب کے یہان گئے جس وقت اسکے ہان
پہونچے وہ عقل مچا مچا کر کہہ رہی تھی قمرن قمرن نازو ادر
قمرن - نواب لٹو ہان!!! - آتی ہی - آتی ہی - ہان اتنے

مین نواب صاحب نے جُھک کے سلام کیا۔
مجذوبہ۔ ارے قمرن کہان ہی تیری بول نواب۔
نواب۔ حضور کے حکم کی دیر ہی۔ اب حکم ہو جائے
مجذوبہ۔ سُنّی شیعہ ہندو مسلمان سب ایک اللہ کے بندے ہین کوئی فرق نہ کرنا۔ ہان! سمجھا بس۔ ہان!!!
نواب۔ تو ایسی کوشش کیجئے کہ قمرن ملجائے ہمین۔
مجذوبہ۔ اچھا قمرن کے واسطے کچھ مٹھائی لا چاٹ دکھا
نواب۔ (ممن سے) کبھی وہ دے دو فوراً دے دا
راوی۔ دار وغہ صاحب چونکہ بہت پی گئے تھے اس سبب سے نواب صاحب کے ہمراہ رکاب نہ آئے تھے ممن کے پاس انھون نے پانچ اشرفیان رکھوا دی تھین ممن کرا زبس چالاک آدمی تھا چار اشرفیان مجذوبہ کو دین اور ایک اشرفی نا بود اُڑا دی۔
مجذوبہ۔ قمرن ملجائیگی۔ اب قمرن ملجائیگی۔
نواب۔ مین صدقے ذری جھلک دیکھ لون۔
مجذوبہ۔ دو پیسے مین بادشاہی! یہ کیا دیا ہو۔
نواب۔ حضور جو فرمائیے گا حاضر کرونگا۔ مگر
ممن۔ اچھا اگر قمرن اس وقت آجائین تو دس ہزار لیجئے ابھی ابھی۔ بس۔
نواب۔ منظور دس نہین بلکہ اور بارہ۔
مجذوبہ۔ قول مردان جان دارد۔ ہان!!!۔
نواب۔ اگر اس وقت قمرن ملجائے تو واہ۔
مجذوبہ۔ درختون کے ہرے ہرے پتون کا سایہ رہے۔ بھری چاندی۔ اور مینھ اور جھڑی ساون بھادون کی جھڑی۔ ہان!!!۔
مجذوبہ نے نواب صاحب کو حکم دیا کہ ذرا آنکھ بند کرو۔ یہ تو پابند حکم تھے ہی فوراً آنکھین بند کرلین۔ کہا کھولدے اُنھون نے کھول دین۔ کہا قمرن کہ نازو۔ کیا دیکھا۔
نواب صاحب نے فرمایا دونون کو دیکھا اور یہ کہکر مجذوبہ کی بڑی خوشامد کی۔
ممن۔ حضور جو حکم دیجیے وہ بجا لایا جائے۔
مجذوبہ۔ توڑے لا قمرن کو لے۔
نواب۔ ابھی حاضر کرتا ہون۔
مجذوبہ۔ (بہت خفا ہوکر) توڑے لا قمرن لے توڑے لا قمرن لے لا توڑے لے قمرن۔
نواب۔ (ممن کے کان مین) لالہ ہردیو داس کو بلاؤ
ممن۔ بہت خوب خداوند ابھی لیکے حاضر ہوتا ہون
ممن تو نواب صاحب کی گاڑی پر سوار ہو کر لالہ ہردیو داس مہاجن کو بلانے گئے۔ اور مجذوبہ نے نواب صاحب کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا ادھر آ۔ مجذوبہ انکو کلان کوٹھی کے کوٹھے پر لیگئی اور ہاتھ چوم لیا۔ انکو کسی قدر ہیبت کہ مجذوبہ ہی۔ خدا جانے اسکی زبان سے کیا نکل جائے اور کسیقدر خوشی کہ ایسی رسیدہ عورت اس لطف سے پیش آئے جرأت کر کے اُنھون نے بھی ہاتھ کو ذرا دبایا۔ تو۔ مجذوبہ کھلکھلا کے ہنس پڑی جوان عورت اور حسین۔ اور سُرخ و سفید اور کم سن اس شوخی کے ساتھ اسکا ہنسنا تھا کہ نواب صاحب لوٹ ہو گئے
مجذوبہ نے کہا قمرن کو دیکھیے گا۔ کہا ہان۔ ایک چھوٹے سے کمرے کا دروازہ کھولا تو نور کا بُکا نظر آیا۔ بی قمرن بنی ٹھنی بیٹھی ہین۔ مجذوبہ دوڑ کے بھاگ گئی۔
نواب۔ بی قمرن جان صاحب سلام غرض ہی۔
قمرن۔ ہم تمسے نہین بولتے۔

نواب۔ قمرن جانی ذری ادھر دیکھو۔
قمرن۔ (آنسو بہاکر) بس نواب دیکھ چکے۔
نواب۔ جان من ہمارا کیا قصور ہی۔
قمرن۔ تمکو ہمارا ذری خیال نہین رہا۔ بڑے بیمروت اور بیوفا ہو نواب۔
نواب۔ جانی۔ جان تڑپتی تھی۔ ہاے ہمپر تمہارے صدمۂ ہجر مین خدا جانے کیا کیا گذری۔ ہمارا ہی دل جانتا ہی
راوی۔ یہ کہکر نواب صاحب زار زار رونے لگے۔
قمرن۔ ارے یہ سب ظاہر داریان ہین۔
نواب۔ ہاے افسوس قمرن جان؟
قمرن۔ نواب مجھپر جو ستم اس بشیر الدولہ نے ڈھایا اُسکا حال مین کیا کہون۔ خدا اس کمبخت سے سمجھے اللہ اسکو غارت کرے۔ اسکا جنازہ نکلے۔ موے نے میرے ساتھ کیا جانے کب کا غبار نکالا۔
نواب۔ مین ٹکڑے ٹکڑے نکال دونگا وہ ہی کیا
قمرن۔ اب ایسا ہی کہ جورو تک پر تمھاری دخل سکو ہی ا
نواب۔ (بددماغ ہوکر) اُسکی ایسی تیسی۔
قمرن۔ ہمارے ساتھ اُس کمبخت نے وہ بدی کی کہ ہمارا دل ہی جانتا ہی۔ ہم کس سے کہین۔ اللہ اُس موے سے سمجھے۔ خدا اُسکو غارت کرے۔
نواب۔ اوہ کن وقتون سے ملی ہو جانی۔
قمرن۔ ایک دن ہمنے خواب مین دیکھا کہ ایک عورت ہمارے پاس آئی ہی۔ اور ہم سے کہتی ہے کہ عسکری کے پاس چلیگی۔ یہ کہکر کوئی چار پانچ دفعہ اُسنے (ہان! ہان!) ہان اُسنے کہا اور میرے سر پر ہاتھ رکھا۔ بس آنکھ کھل گئی اب جو دیکھتی ہون تو یہی مجذوب (مجذوب) عورت تھی۔
نواب۔ یہ بہت خدا رسیدہ ہین انکا کیا کہنا۔
قمرن۔ ابکی تو کچھ ایسا بندوبست کرو نواب کہ اب ساتھ نہ چھوٹے۔ ہاے ان لوگون کو خدا غارت کرے میرے ساتھ کیسا سلوک کیا ہی۔
نواب۔ (قریب جاکر) ایک بوسہ بعد مدت دے دو۔
قمرن۔ تو گھبراتے کیون ہو۔ اب باغ چلو۔ مگر کسی پر کچھ ظاہر نہ ہونے پائے۔
نواب۔ ہماری راے تو یہ ہی کہ ہم تم نینی تال چلے چلین۔
قمرن۔ مین خوش میرا خدا خوش چلو بس۔
نواب۔ (زار زار روکر) میری جان قمرن۔
قمرن۔ (روکر) کیا کہون نواب۔ اس بشیر الدولہ سے خدا سمجھے۔ اللہ اس مونڈی کاٹے کو غارت کرے۔
نواب۔ ابھی ٹکڑے ٹکڑے نکلوا دونگا ابھی ابھی
قمرن۔ اللہ کرے اسکا جنازہ نکلے۔ خدا اس سے سمجھے جیسا میرا دل دُکھایا۔
نواب۔ اچھا تو اب اک ذری ٹھہر جاؤ اور پیر دیوو اُنکو بلایا ہی اُنسے دعا لیکر مجذوبہ کو دے دین تو پھر ہم تم کہین بھاگ چلین
قمرن۔ ابکی مین تمھارا ساتھ ایک دم بھر کے لیے بھی نہین چھوڑونگی جہان تم وہان ہم۔
نواب۔ عقد ہوجائے تو بہتر ہی۔ کیا راے ہی۔
قمرن۔ بیشک ضرور ہونا چاہیئے۔
نواب۔ تمھاری ماں کیسی کیسی تڑپتی تھین کہ کیا کہون۔
قمرن۔ سارا اپنا بنایا کھیل اس موے بشیر الدولہ نے

بگاڑ دیا۔ اللہ کرے اسپر بجلی گرے۔ خدا اس سے سمجھے اور کیا کہون۔

نواب۔ قمرن کے سر کی قسم آج ہی نکلوا دونگا۔

قمرن۔ میری تسلی تو جب ہوگی جب اس موے کی کھٹیا مچاتی ہوئی نکلیگی بس۔ اللہ کرے کوئی اسکو مار ڈالے تو کیا اچھا ہو۔

نواب۔ تم صاف صاف حال تو بتاؤ۔

قمرن۔ بڑی کہانی ہے کوئی کہان تک کہے۔

نواب۔ اچھا سن لینگے جلدی کیا ہے۔ مگر یہ بشیر الدولہ بڑا پاجی نکلا۔ نامعقول۔

نواب محمد عسکری صاحب نے جو بعد مدت معشوقہ نسترن بنا گوش بی قمرن کو دیکھا تو پھڑک گئے اور پرانا عشق پھر از سر نو جرایا اور قمرن کی بغل مین بیٹھکر یہ اشعار بلحن داؤدی پڑھنے لگے۔ ؎

آمدز خدا اینت بجان دل
کہ نالہ کند گہے نغان دل
چون باہمہ صدق عشقبازی
گاہے نشد از تو کامران دل

اللہ اللہ۔ ہم اور قمرن ایک جگہ بیٹھے ہین شان خدا تیری کریمی کے صدقے۔ قمرن اب ہم اور تم اس طرح رہین جانی جیسے ایک روح اور دو قالب۔

قمرن۔ باجی جان کہان ہین۔

نواب۔ ہین۔ رویا کرتی ہے بیچاری۔

قمرن۔ (رو کر) اس بشیر الدولہ سے خدا سمجھے۔

نواب۔ آمین۔ دیکھو تو جانی مین اسکو کیسا نیچا دکھاتا ہون جاتا کہان ہے۔

قمرن۔ مجھپر تو جو آفت اسنے ڈھائی اسکا بدلا خدا ہی لیگا اور کون لے سکتا ہے۔

اتنے مین ممن نے زینے پر سے آواز دی حضور لالہ حاضر ہین۔ کہا چلے آؤ۔ وہ کوٹھے پر آیا تو دیکھتا ہے کہ بی قمرن صاحب نواب صاحب کی بغل مین بیٹھی ہین کہا حضور خدا مبارک کرے۔ آج تو واللہ جلسہ ہونا چاہیئے بی قمرن صاحب بندگی قمرن نے کہا بس جاییے بھی آپ لوگ کسی مصرف کے نہین ہین ایک بشیر الدولہ اور اتنے تم اور کچھ نہ کرسکے اور اسنے جو چاہا وہ کر گذرا ہے۔ وہ تو موا اندھڑ تھا کہ بلا کا سامنا تھا۔ ڈولی سے اترتی ہون تو اس مونڈی کاٹے کدرا کی شکل دیکھی جان نکل گئی دھک سے رہگئی بس کہ یا اللہ یہ ہو کیا۔

ممن۔ اب ہم لوگون کو یہ حال کیا معلوم تھا۔

نواب۔ مہراج بلی نے تو ہمسے کہا تھا کہ پڑوس مین آنکے رہی ہین کدرا کے ہان سے بھاگ آئی ہین۔

قمرن۔ اللہ جانتا ہے نواب مہراج بلی نے دوستی کا حق ادا کر دیا۔ رات کو چار آدمی بھیجے اور وہ ہمکو نکال لیگئے مگر انھون نے کہا ہمنے تمکو تمھارے میان کے پنجے سے تو نکالا ہے اب تم جانو تمھارا کام جانے ایسا نہو کہ ہم دھر لیے جائین۔ تو اور لینے کے دینے پڑین۔

ممن۔ پھر تم غائب کہان ہوگئین۔

قمرن۔ میرے تو ہوش ابھی تک ٹھکانے نہین ہین رفتہ رفتہ کل قصہ بیان کرونگی کہ مجھپر کیا کیا گذری جو مجھپر گذری اللہ کرے دشمن پر بھی نہ گذرے۔ دشمن سے دشمن کو بھی نصیب نہ ہو۔

الغرض لالہ دیوا اس سے نواب صاحب نے دس ہزار روپیے مانگے اور کہا کہ اسٹامپ لے آؤ۔ ہم

تمسک لکھ دینگے۔ پرسون بنک کھلے گا تمھارا روپیہ تمسکو ملجائیگا۔ اُسنے کہا ہجور کیسا تمسک ہجور کا کام نہ اٹکے بس بڑا تمسک تو یہ ہی کہ کھاتا لیتا آیا ہون سب ٹھیک ہی بس اسپر ٹانگ دیجئے۔ نواب صاحب نے لالہ ہر دیو داس کی بڑی تعریف کی اور جس طرح پر لالہ موصوف نے بتایا فوراً لکھدیا اور روپیے لیکر مجذوبہ کی نذر کیے قمرن اپنے دل مین بہت خوش ہوئی کہ انکو ہمارا اسقدر خیال ہی کہ دس ہزار روپیہ بات کرتے دے دیا۔ جب مجذوبہ کے پاس سے نواب کوٹھے پر گئے تو قمرن نے انکے رخسار تابان کا بوسہ لیا۔ نواب صاحب کی مارے خوشی کے باچھین کھل گیئن۔

نواب۔ ہاے اسی کو تو ترستا تھا اور رونا کیا تھا۔

نواب صاحب اپنے دل مین سوچنے لگے کہ یا الٰہی قمرن کو ابکی دفعہ کہان چھپاؤن کہ اس مردود بشیر کو نہ معلوم ہو۔ سوچتے سوچتے اُنکے ذہن مین یہ بات آئی کہ کسی ہوٹل مین اُتار دین اور پردہ نشین عورت مشہور کرین۔ ممن سے مشورہ کیا۔ ممن نے کہا حضور ہوٹل ووٹل ٹھیک نہین ہی غلام جو عرض کرے اُسپر غور فرمائیے جینٹ یہان سے کوئی تین کوس ہی وہان غلام کا ایک باغ ہی اور اُسمین مکان بھی ہین۔ بس سیدھے وہین چلے چلیے بخدا راست کسی کو کانون کان تو خبر ہوگی نہین نواب صاحب کو یہ صلاح بہت پسند آئی۔ فوراً قمرن کو گاڑی پر بٹھایا اور ممن کو ساتھ لیا۔ اور جینٹ کی طرف چلے راستہ مین باتین ہوتی جاتی تھین۔

قمرن۔ کل کیا بتائین کس مصیبت مین تھے آج اللہ نے یہ دن دکھایا کہ ہم تم پاس بیٹھے ہوے گاڑی پر مزے سے ہوا کھا رہے ہین۔

نواب۔ ہم کل اتنے وقت مہراج بلی کے ہان بیٹھے ہوے تھے۔

ممن۔ سرکار صبح شام دوپہر اُٹھتے بیٹھتے آپ ہی کو یاد کرتے تھے بارے خدا نے آرزو پوری کردی اور سچ تو یہ ہی کہ ان مجذوبہ کی بدولت یہ دن دیکھا۔

قمرن۔ مین نے خواب دیکھا تھا کہ جیسے یہ آن کر مجھسے کہتی ہین کہ اب چلو اب چلی چلو چل تجھکو تیرے نواب سے ملا دون۔ ہان!!!۔

نواب۔ اللہ اللہ یہ قدرت حاصل ہے اُنکو۔ واہ۔

ممن۔ حضور غرض تو کردیا کہ اس شہر کی قطب ہین۔

اختر۔ عقل دنگ ہو جاتی ہی بعض اوقات وہ وہ باتین سننے مین آتی ہین اور عقل کیونکر نہ دنگ ہو سمجھ سکتا ہی کوئی رموز کو۔ اے لاحول۔ کیا مجال ہی۔

نواب۔ لے اب آپ ملاحظہ تو فرمائیے خواب مین جا کے اطلاع کی اب اس سے بڑھکر اور کیا کمال ہوگا۔

ممن۔ حضور مجھسے کہدیا تھا مگر مین اس اشارے کو سمجھا نہین تھا۔ مجھسے کہدیا تھا کہ ہم خواب مین گئے اُن ہان گوری گوری صورت دیکھی۔ قمرن تھی اسکی بہن نہ تھی۔

نواب۔ اور آپ نے ہمسے نہ کہا بھئی واہ معقول۔

ممن۔ اے تو حضور جب غلام سمجھے بھی کچھ میری تو سمجھ ہی مین نہین آیا تھا وہ تو نواب عقدہ کھلا۔

اختر۔ بس دیکھیے اُسی طرح بڑھ مین کیا جانے کیا کیا بک جاتی ہین اُسکا سمجھنا آسان نہین ہی۔

نواب ۔ بعض بعض باتین تو بالکل سمجھ مین آتی ہی نہین ۔

قمرن ۔ ایک کام کرو۔ باجی جان کو بھی ساتھ لیتے چلو اور امّی جان کو اطلاع کر دو۔ انھون نے رو رو کے کیا جانے کیا حال کیا ہوگا۔

نواب ۔ تو ایک کام کرو۔ ذرا اختر سے کہو حسین علی کو بلا لین اور گاڑی ذرا روک دو ۔

نواب صاحب نے گاڑی روک لی اور اختر کو حکم دیا کہ حسین علی کو بلا لاؤ۔ حسین علی دوڑتا ہوا آیا۔ کان مین کہا کہ نازو کو ایک گاڑی پر سوار کرا کے جہنٹ مین لاؤ اور تیامیان ممن سے دریافت کرکے اختر گاڑی پر بیٹھے اور گاڑی جہنٹ کی جانب روانہ ہوئی۔

قمرن ۔ میرے اچھے نواب ۔ اب نینی تال چلے چلو۔

نواب ۔ کل ہی روانہ ہو جاؤنگا۔

قمرن ۔ ہمین تو یقین نہین آتا ہے۔

نواب ۔ کل ریل پر بیٹھی ہوگی۔

ممن ۔ حضور ہان اب تو چلیے۔

اختر ۔ اب یہان فضیحتا ہی خداوند۔

ممن ۔ فضیحتا بلکہ فضیحتی کا باپ ۔

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

قمرن ۔ اور کون مشکل بات ہی۔ قدم بھر پر تو نینی تال ہی۔ نینی تال کیا کچھ دور ہی۔

نواب ۔ وہ کالے کوسون سہی ۔ ہم ضرور چلینگے۔

ممن ۔ تو خداوند پھر ایک کام کیجیے شب باش تو یہان ہو جیے اور سویرے کوئی آٹھ بجے گھر چلیے وہان سامان کیجیے اور بندہ قمرن جان کو لیکر اسٹیشن پر آجائے ۔

نواب ۔ بہتر اب باغ تو چلو پہلے ۔

قمرن ۔ یہ جائین وائینگے نہین ۔

نواب ۔ نہ جائین کیا معنی ۔

اختر ۔ حضور برا نہ مانین تو غلام عرض کرے حضور کے مزاج مین اور بڑے لوگون کی طرح تلون ضرور ہی ۔

نواب ۔ لاحول ولا قوۃ کیا کہتے ہو ممن ۔

اختر ۔ حضور کے خوف کے مارے چاہے نہ کہین ۔

ممن ۔ حضور کہتے تو سچ ہین یہ ۔

نواب ۔ لو صاحب یک نشد دو شد۔ میان ہم تلون مزاج ہین ۔

ممن ۔ چاہے توپ دم کر ڈالیے ۔

قمرن ۔ کیا بات کہی ہی ہم نہین سمجھتے ۔

ممن ۔ ہم لوگون کی راے یہ ہے کہ نواب صاحب کے قصد اور تہیے کا کوئی یقین نہین ابھی کچھ راے ہے اور ابھی کچھ جلد بدل جاتے ہین ۔

جس وقت گاڑی باغ مین داخل ہوئی قمرن نے کہا۔ نواب وہ دن ہمکو کبھی نہ بھولیگا جب ہم تم پہلے پہل اس باغ مین آئے تھے۔ اللہ کرے باجی گھر پر ہون انکے دیکھنے کو بہت جی چاہتا ہی نواب صاحب نے باغ کی کوٹھی کھلوائی اور کہا عرصے سے بند تھی ذرا کمرے کے سب دروازے کھلوا دو۔ کوئی آدھ گھنٹے تک باغ مین سیر گشت کیا کیے ۔

اسکے بعد گاڑی کی کھڑکھڑاہٹ کی آواز آئی

نواب ۔ نازو بھی آگئین ۔

قمرن ۔ اور جو حسین علی ہی اکیلا آیا ہو ۔

ممن۔ حسین علی اول تو پیدل آتا۔ اور اگر پیدل
نہ آتا تو اِکے پر آتا۔
اختر۔ ناز و وہ کیا بیٹھی ہین۔
قمرن۔ یا وحشت! بند گاڑی اور ناز و کو دیکھ لیا۔
اختر۔ بند ہونے ہی کے سبب سے تو سمجھ گئے
کہ ناز و ہین۔
نواب۔ وہ گاڑی آن پہونچی۔
ممن۔ حضور ناز و ضرور آتی ہین۔
اتنے مین گاڑی باغ مین آئی اور رُک گئی
حسین علی کوچ بکس سے اُترا۔ گاڑی بان اور سائیس
سے کہا تم لوگ ہٹ جاؤ۔ بی ناز و چھم چھم کرتی ہوئی
اُترین۔ قمرن اور ناز و بغلگیر ہوئین۔
نواب۔ اور ہمسے (ہنسکر)۔
ناز و۔ اللہ نے بڑا رحم کیا۔
قمرن۔ یہ دوسرا مرتبہ ہے اس باغ مین آنے کا۔
ناز و۔ یہ وہ باغ نہین ہے۔
قمرن۔ اے ہان سچ کہا مجھے یہ اس وقت ہو کیا گیا
یہ تو چنہٹ ہے۔
نواب۔ تمنے پہلے بھی کہا تھا کہ جب ہم
پہلے پہل اس باغ مین آئے تھے۔ بین خاموش
ہو رہا۔
ناز و۔ بہن اب ہمسے سارا حال تو کہو چلو تم تھین
کہان روتے روتے آنسو خشک ہو گئے (روکر)
امّی جان کا دور از حال بُرا حال تھا۔
قمرن۔ (روکر) بہن یہ نہ پوچھو بس۔
ناز و۔ اللہ کو جو منظور ہوتا ہے وہی ہوتا ہے۔
قمرن۔ ہمارے ساتھ تو اُس مونڈی کاٹے بشیر الدولہ
نے بدی کی۔ اللہ اُس سے سمجھے کہ ہمپر قہر ڈھایا اُس
مونڈی کاٹے نے۔
ناز و۔ جیسا کیا ویسا پائیگا۔
نواب صاحب نے ناز و سے مشورہ کیا کہ اگر تمھاری
رائے ہو تو ہم قمرن کو لیکے چپکے سے نینی تال چلدین اور
تم بھی چلی چلو۔ ناز و نے کہا تم کہتے بہت ہو اور کرتے
کم ہو یہ کرینگے وہ کرینگے۔ مگر سب زبانی داخلہ۔ اب
اس سے بڑھکے فضیحتا اور کیا ہوگا۔
نواب۔ ممن بھئی یہ تیاری کردو۔
ممن۔ بہت خوب حکم کی دیر تھی۔
نواب۔ اب ہمسے کچھ نہ پوچھو۔
ممن۔ بہت خوب کل ہی لیجیے۔
نواب۔ تو ہمسے کچھ نہ پوچھیے۔
ممن۔ بس سمجھ گیا۔ کل سامان لیس لیجیے۔
قمرن۔ تو ہم امّی جان کو کل دیکھ آئین۔
ناز و۔ اے ہے کہین ایسا غضب بھی نہ کرنا۔
نواب۔ کیا عقل ہے تمھاری بھی واہ۔
اختر۔ اور جو تم گئین اور کدرا آگیا۔
نواب۔ ہان بس یہی تو خرابی ہے۔
ناز و۔ امّی جان کو کل نفس پر بہین بلوا لینگے۔
راوی۔ شان خدا۔ مہارن اور نفس۔
نواب۔ بس بس ہزار باتون کی ایک بات یہ تمنے
کہی۔ جی خوش ہو گیا۔
اختر۔ کل کوئی دس بجے بلوا لیجیے گا۔
قمرن۔ دس نہین بارہ بجے۔ اور
سنو تڑکے کے گجردم کیون نہ بلوا لین۔ اتنی دیر
کیون ہو۔

اختر۔ تڑکا تو یہاں ہوگا نو بجے۔ ذرا سمجھیے تو۔
قمرن۔ ہاں اچھا تو اُڑیگی۔ نواب لاؤ کچھ پلاؤ تو بعد مدت۔
نواب۔ یہاں کچھ ساتھ ہی ممن۔
ممن۔ حضور جان کے ساتھ ہی۔ بقول نثار ؎

بغل مین ہون توبہ دبائے ہوے
کلیجے سے بوتل لگائے ہوے

نواب۔ تم لوگ اس شعر پر بڑے لٹو ہو۔
اختر۔ حضور خوب کہا ہی۔
نواب۔ اسمین کیا فرق ہی بہت خوب کہا ہی۔
اختر۔ کلیجے سے بوتل لگائے ہوے۔ جان ڈالدی اسنے۔ سبحان اللہ۔ کیا استادانہ مضمون ہی۔
نواب صاحب نے ممن کو حکم دیا کہ لاؤ۔ ممن نے پانچ گلاس سامنے رکھدیے۔ اور حسین علی برف اور سوڈا کی بوتلین لایا۔
نواب۔ اَیں! ارے میاں برف اور سوڈا چہ!!
ممن۔ حضور پھر آخر تین روپیے کے پیادے مین اُ ہم مین کچھ فرق ہویا نہو۔ یا ہم اور وہ برابر ہی ہین۔
اختر۔ بھئی کمال کیا واللہ۔
ممن۔ حضور کا اقبال ہی یہ سب۔
نواب۔ ممن تمکو انعام دینگے ہم۔
ممن۔ (آداب عرض کرکے) خداوند اس سے زیادہ انعام اور کیا ہوگا۔
نازو۔ خوب آدمی ہین ممن۔
قمرن۔ اور وہ کہان ہے جسکو آپ لوگ سب بناتے ہین۔
نواب۔ وہ کون مسخرہ۔
ممن۔ مہراج بلی کو کہتی ہین۔
قمرن۔ نہین نہین۔ کیا مہراج بلی کو مین جانتی نہین۔
اختر۔ مین سمجھ گیا۔ میاں جبلو کو کہتی ہین۔
قمرن۔ ہاں ہاں۔ وہ جو گاتے خوب ہین۔
نواب۔ کئی روز سے آیا نہین۔ کیا جانے کیا سبب ہی۔
قمرن۔ پہلے تم لوگ پیو پھر ہم پئینگے۔
نواب۔ یہ نہ ہونے کا۔
قمرن۔ ہمارے سر کی قسم۔
نواب۔ تمکو ہمارے لہو کی قسم۔
راوی۔ قمرن نے پی۔ کہا یہ بڑی سخت ہی۔
نواب۔ ارے یار انکو شری پلاؤ۔
ممن۔ حضور شری ہی ہی حضور چکھیں تو۔
نواب۔ (چکھ کر) ہاں ہی تو شری ہی۔
قمرن۔ ارے تو ظالم برف تو ملا۔
نواب۔ کیا برف نہین ملائی۔
ممن۔ نہ برف تھی۔ نہ پانی۔ یہ اُٹھا کے پی گیئن۔
نواب صاحب نے کہا اب تھوڑی پی کر سو رہو۔
قمرن۔ اب آج تو ہمکو نیند نہین آتی۔
نازو۔ ای نواب بھی سوئین کہان ہو تم۔
قمرن۔ ای نواب ہمکو اتنا بھی نہین آتا۔
اختر۔ خداوند آج تو دونی چوگنی بیچیے۔
نواب۔ کتنی بوتلین ہین ممن۔
ممن۔ خداوند تین بوتلین تو شری کی ہین۔ اور چھ بوتلین ہوسکی کی ہین اور ایک بوتل اکشا نمبر فرنچ برانڈی کی اور دو ادّھے شامپین کے۔

نواب۔ اَئین! نور دز ہی کی کوٹھی بھر اُٹھا لائیے۔
ممن۔ حضور اتفاق ہی کوئی دوست آجائے صاحب لوگون مین سے کوئی آجائے۔
قمرن۔ لے ہمارے گلاس مین اور اُنڈیل دو۔
نواب۔ لو جان تک حاضر ہی تمھارے لیے۔
قمرن۔ جان تمھاری تمکو مبارک رہے۔
نازو۔ اور ہمکو کوئی پوچھتا ہی نہین۔
قمرن۔ لو اپنے بہنوئی سے کہو۔ جھولا کن ڈالو اڑن ہائے کیا بہار ہی۔ بجلی جب چمکتی ہی تو مزہ آجاتا ہی اچھا بتاؤ برسیگا یا نہین برسے گا۔
نواب۔ برسیگا۔ ضرور برسے بارہ بجے تک۔
نازو۔ نہین برسیگا۔ ہرگز نہین برسیگا۔
نواب۔ آؤ بدتی ہو کچھ۔
قمرن۔ بد کے پاس ہم نہین کھڑے ہوتے۔
نواب۔ نازو جان آؤ بدتی ہو۔
نازو۔ مارو ہاتھ پر ہاتھ۔
نواب۔ آؤ بارہ بارہ بوسے بدتے ہین۔
نازو۔ بڑے اُستاد ہو۔ ہر سٹے اپنے ہی مطلب کی سوجھتی ہی کیون نہو۔
نواب۔ ہان ایسے گئے گذرے ہوے ہم۔ کیا ہمارے گال مفت کے ہین۔ ہم تو بارہ بارہ بوسے ہی بدینگے۔ تم چاہے جو کچھ کہو۔
نازو۔ ایک بہن تو تمھارے سپرد کر دی اُسی کے بوسے لو ایک سو چاہے ہزار۔

تھوڑی تھوڑی پی کر یہ سب علیحدہ سو رہے تو قمرن اور نواب صاحب مین میٹھی میٹھی باتین ہونے لگین۔

قمرن۔ نواب ایک بوسہ دو۔ اللہ جانتا ہی ترس گئی۔
نواب۔ ایک بوسہ؟ ہزار بوسے گن کے لو۔
قمرن۔ تو بھی سیری نہوگی۔
نواب۔ بوسہ ہی تو وہ شے ہی جس سے سیری نہین ہوتی۔
قمرن۔ اللہ اللہ تم کہان اور ہم کہان۔ سنکر تمھین قسم ہی بس کل یا پرسون نینی تال چلے چلو۔
نواب۔ اب کیا ٹل بھی سکتا ہی کل پرسون مین داخل نینی تال ہونگے۔
قمرن۔ سنتے ہین کہ وہان بارھون مہینے سردی رہتی ہے۔
نواب۔ اور سردی کے دنون مین تو آدمی وہان ٹھٹر جاتا ہی۔
قمرن۔ اچھا میرے سر پر ہاتھ رکھو کہ ضرور چلو گے۔
نواب۔ (سر پر ہاتھ رکھکر) اس سر کی قسم ضرور چلین گے اور تمکو اور نازو کو بھی لیتے چلینگے مزے اُڑینگے وہان۔ ع۔

اَز غمِ دزدِ غم کالا
بہشت آنجا کہ آزارے نباشد | کسے را با کسے کارے نباشد

نینی تال کو لوگ دنیا کی بہشت بتاتے ہین اور جو لوگ ہو آئے ہین وہ اسکی تصدیق کرتے ہین۔

نینی تال کا سفر

شتابی لا مئے گلنار ساقی | دمِ رخصت نہ کر تکرار ساقی
ترے صدقے ترے قربان ساقی | خدارا پھر وہی احسان ساقی
وہی پھر صحبت دیوانگی ہو | وہی پھر رخصت فرزانگی ہو
بہارِ وصل ہو پیدا رقم سے | گل شادی کھلین شاخ قلم سے
رہا ہون دام سے مانند بلبل | پھر قرن بے تعیش نکہت گل

نواب محمد عسکری صاحب نے اس عجلت مین سفر کیا کہ الاماں مجذوبہ سے وعدہ کر لیا کہ ہفتے مین دو خط ضرور بھیجا کرونگا اور اُنھون نے بھی وعدہ کر لیا کہ جواب فوراً بھیجینگے - ایک خدمتگار اس لیے تعینات کر دیا گیا کہ مجذوبہ کو کسی قسم کی تکلیف نہونے پائے - اور بازخان اورسیر کے نام حکم بھیجا گیا کہ کلان کوٹھی کے متصل جو زمین واقع ہی اُسمین ایک اوسط درجے کا ہندوستانی مکان کوٹھی نما بنایا جائیگا - اُسکا تخمینہ پیش کرو -

اب بشیر الدولہ کا حال سنیے - محمد عسکری انسے کھٹکے ہوے تو تھے ہی - ایک رقعہ بشیر الدولہ کے نام لکھوایا اور اُسپر اپنے دستخط کر دیے -

نواب بشیر الدولہ بہادر مین نے سُنا ہی کہ آپ میرے درپے آزار ہین - اور یہ سب کانٹے آپ ہی کے بوئے ہوئے ہین - مین آپ کو اطلاع دیتا ہون کہ آپ آج سے میرے گھر پر نہ جائیے گا ورنہ بیمروتی اور کج خلقی کرنی پڑیگی مین نے اپنے آدمیون اور پھاٹک کے پہرے والون اور دربانون کے نام حکم بھیج دیا ہے وہ آپ کو اندر نہ جانے دینگے - اور آپ مفت مین ذلیل اور خوار ہونگے -

جبکے آپ دوست نہین اسکو دشمن ڈھونڈھنے کی کیا ضرورت ہی - دوست بنکے آپ دشمنی کا اظہار کرتے ہین - بڑے افسوس کی بات ہی -

راقم محمد عسکری

یہ رقعہ بشیر الدولہ نے پڑھا تو دل مین بہت ہی ناراض ہوے آدمی سے کہا جاؤ اسکے جواب کی کچھ ضرورت نہین ہی اتفاق سے دو ہی چار منٹ کے بعد انکے نام ایک تار اس مضمون کا آیا

"در تار کے دیکھتے ہی روانہ ہو جیے - منیر الدولہ سخت علیل ہو گئے بہت جلد روانہ ہو جیے - اُنکی طبیعت بہت بگڑی ہوئی ہی -"

ایک انگریزی خوان نے اُسکا ترجمہ سُنایا تو بشیر الدولہ کا رنگ فق ہو گیا - آدمیون کو بلایا کہا ابھی اسباب باندھو بھائی کی طبیعت بہت علیل ہو گئی ہی -

خدمتگار - حضور منیر الدولہ بہادر کی طبیعت علیل ہو گئی

بشیر - ہان وہ بیمار تو عرصے سے ہین - بید دعبہ ہوئی

خدمتگار - تو حضور کس وقت کی گاڑی پر چلیے گا خداوند -

بشیر - (گھڑی دیکھکر) بس اب کوئی چار گھنٹے اور ہین -

خدمتگار - تو حضور اب جلدی کرنی چاہیے ہی اب رہا کیا ہی -

نواب بشیر الدولہ چھٹن صاحب کے ہان چلے گئے اور آدمیون کو ضروری ضروری اُمور کی نسبت حکم مناسب دیگئے اور کہہ گئے کہ کھانا بھی چھٹن صاحب ہی کے یہان بھیج دینا - چھٹن صاحب کو تار کا مضمون سنایا تو اُنکو بھی تشویش ہوئی - غیر وقت سے پون گھنٹہ قبل نواب بشیر الدولہ بہادر ریل کے اسٹیشن پہونچے - اور نواب نادر جہان بیگم کو ایک عورت کی زبانی کہلا بھیجا کہ نواب خدا حافظ ہی -

> تھمین چند اپنے ذمے دھر چلے
> کس لیے آئے تھے کیا ہم کر چلے

ہمنے تمھارے ساتھ کوئی بدی نہین کی مگر تمنے ہماری جان تنگ لینے مین کوئی دقیقہ نہین باقی رکھا تھا - خیر اب آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہو جائیگا جب تمرن گھر بار

لوٹ کر بیگم بنکے رہیگی۔اور تم لونڈی اُسکی بنوگی ہم تو اب رخصت ہوتے ہین۔

نواب محمد عسکری صاحب کے ہمراہ رکاب کئی دوست اور مصاحب تھے نواب چھیٹن صاحب آغا محمد اطہر صاحب منشی مہراج بلی صاحب ممن۔اختر۔مسخرہ۔جملو۔دو خدمتگار دو زرڈ نے۔ایک چپراسی۔دو پہرے والے دو خاص برز ایک آبدار خانے والا۔اور دار وغہ صاحب کل عملے کی خیر اور بی قمرن تو جان کے ساتھ تھین اُنکا ساتھ بھلا کیونکر چھوٹ سکتا۔

بی قمرن اور نازو کے ہمراہ رکاب ایک مغلانی دو مہریان۔دو بار برداربنیان۔ایک محلدار۔

۴۲۔آدمیون کا غول انکے ساتھ تھا۔ممن کو ایک مہینے کی تنخواہ پیشگی دی گئی اور سفر خرچ کے لیے دس روپیے اختر کو ایک مہینا پیشگی اور بانات کی ایک نئی اچکن اور ایک نیا لٹھنا۔اور ایک نیا گرم جبہ۔مسخرے کو ایک پرانا سُرخ رنگ کا بھدے کام کا دو شالہ عطا ہوا۔کوئی چھپن چھبیس روپیے سے زیادہ قیمت کا نہ ہوگا پانچ روپیے انکو بھی پیشگی ملے۔جملو کو ایک مہینے کی تنخواہ پیشگی۔خدمتگار ون وغیرہ کو بھی پیشگی تنخواہ دی گئی

نواب صاحب کے ساتھ بہت بڑا سامان گیا تھا چونتیس سیر تنباکو دو سیرا اور تیسرا اور چوسیرا۔پانچ روپیے کے سیتے کو لیے ڈھاک کے۔سنو عظیم اللہ خانی حقے۔مختلف اقسام کے خس کے نیچے۔پیچوان ۲۷۔پٹارے اور بکس اور صندوق۔چار بند ڈبین چار سر و ہیان۔دو منیچے۔ایک کٹارہ۔فرش فروش۔دری۔جاجم۔قالیچے۔ہوائی تکیے۔

کل اسباب عشرت اور سامان ریاست ساتھ تھا ران سواری کے چار گھوڑے اور سب بیش بہا۔

نواب صاحب کئی دن کے بعد محلسرا مین تشریف لے گئے تو نواب نادر جہان بیگم نے کہا آج یہ کہان بھول پڑے تم جاؤ ہم نہین بولتے اُس روز کیا وعدہ ہوا تھا۔

نواب صاحب نے کہا تو ہم اُس وعدے کے خلاف کب ہوے۔آج فریزر صاحب کا خط نینی تال سے آیا ہے کہ یہان آج کل موسم اچھا ہے ضرور آؤ۔اگر آ وگے تو صاحب لوگون سے بھی ملاقات ہو جائیگی۔مین تو رسیان تو ڑا کے جاتا ہون مگر تمکو کیونکر لیچلون یہ بڑی دقت ہے۔ہان ایک بات البتہ ہو سکتی ہے کہ مین وہان جا کے بندوبست کرون اور جب کوئی عمدہ کوٹھی ملے تو تمکو بلا لون۔

بیگم صاحب نے پوچھا کہ اچھا اس سے فائدہ کیا جو لوگ وہان نہین جاتے وہ تندرست نہین رہتے جھوٹ موٹ کے چوچلے ہین بس اور کچھ نہین کیا وہان کوئی اور خدا ہے۔

نواب۔اچھا اکی چلکے دیکھ ہی لوگی۔

بیگم۔تم ہمکو کاہے کو لے چلوگے بھلا۔

نواب۔خدا کی قسم اگر عمدہ مکان ملگیا تو ضرور بلوا ہین گے فوراً بلوا لینگے۔ہمارا دل نہین بہلے گا تمھارے بغیر۔

بیگم۔ایسے ہی تو ہو۔اس جھوٹ مین کیا سچ ہے۔

نواب۔سنتے ہین عجیب مقام ہے نینی تال۔

بیگم۔تعریف تو ہمنے بھی سنی ہے۔ساتھ کیون نہین لے چلتے ساتھ کا ساتھ چلنا اور اچھا ہے۔پہاڑ کا پہلے ہمنے کبھی نام تک نہین سنا تھا کہ نینی تال ہے کہان۔ایک نیا نام

سننے مین آیا وہان تو برف گرتی ہی - اور جو کہین راہ چلتے چلتے کوئی برف مین دھنس جائے تو کیا ہو - ایسی ہی سنتے ہو بیکار ہی - جانا - ہماری صلاح تو نہین ہی - مفت مین بیٹھے بٹھائے آفت مین پڑنا کیا معنی - کون ایسا ضروری کام ہی کہ اسکے بغیر کچھ ہو ہی نہین سکتا مزے مین یہان رہتے اور ابکی تو نون بھی نہین چلی - ابکی کیا ضرور ہی - جہان ذری بھی خطرہ ہو اسکے پاس نہ پھٹکنا چاہیے -

نواب صاحب نے بیگم صاحب سے وعدہ کر لیا کہ جو خطرے کے مقام ہین وہان ہم نہ جائینگے تم اطمینان رکھو اور ایک اٹھوارے کے اندر ہی اندر ہم تمکو بلوا لینگے یہ کہکر انھون نے کہا کہ ہم تھوڑی دیر مین آتے ہین ذرا جا کے اسباب کو اپنی آنکھون سے دیکھ لین کہ سب معاملہ ٹھیک ہی یا نہین - باہر آئے تو ایک نئے مکان مین قمرن کی مان کو بلوایا اور سارا چٹھا کہہ سنایا -

نواب - اب ہم قمرن اور نازو کو پہاڑ پر لیے جاتے ہین

ضعیفہ - خطوط بھیجا کرنا مگر پتا تو بتا جاؤ -

نواب - ہمارا منشی تمھارے پاس چوتھے پانچوین آیا کریگا اور جو پیغام ہوگا وہ تمکو سنا دیا کریگا خاطر جمع رکھو -

ض - اچھا تو مین ایک دفعہ صورت تو دیکھ لون اسکی -

نواب - کوئی سات بجے مین انکو یہان بلوا لونگا -

ض - تو کیا نازو کو بھی لے جاؤ گے اسکا جانا ٹھیک نہین ہی اگر اسکا میان آ گیا تو کیسی ٹھہرے گی -

استے مین ممن نے آواز دی حضور غلام حاضر ہو سکتا ہے ممن نے ایک سرخ لفافہ پیش کیا - کہا یہ تار آیا ہی نواب صاحب نے دستخط کر دیے اور کہا بابو کو ذرا بلا لاؤ بابو کو فرصت نہ تھی ممن نے اس سے ترجمہ لکھ لیا

مرسلہ فریزر صاحب از نینی تال بنام نواب محمد عسکری لکھنؤ - آپ کا تار آیا - کوٹھی سجی سجائی آراستہ بے فی ماہ پچاس روپیہ کرایہ پر لے لی - آدمی اسٹیشن تک روانہ کیا جائیگا - ٹھیک تاریخ روانگی سے اطلاع دیجیے

نواب صاحب نے حکم دیا کہ ابھی جواب بھیجو کہ ہم لوگ آج شب کو ۹ بجے گاڑی پر روانہ ہوتے ہین اسٹیشن پر یہ سامان بھیجیے اور دو معتبر آدمی -

ممن - بس حضور کافی ہی اسقدر -

نواب - ہم تو گھوڑے پر سوار ہونگے -

ممن - حضور غلام بھی انشاء اللہ -

نواب - تم تو ڈولیون کے ساتھ آؤ گے -

ممن - حضور یہ خدمت دارو غہ یا جملو یا مسخرے کے سپرد کیجیے -

نواب - میان تم ایک ہوادار مین سوار ہونا

ممن - ہان یہ ہو سکتا ہی خداوند - بیشک ہو سکتا ہی حضور یہ تو ممکن ہی - مگر ان عورتون کے ساتھ جانا اور اپنے اپنے گھرون پر انکو پہونچانا محض فضول ہی - ویسا ہی انکے ساتھ چلنا معیوب ہی -

اب سنیے کہ ضعیفہ آخر کار اس تجویز پر راضی ہو گئی کہ نازو اور قمرن دونون نواب صاحب کے ساتھ جائین اور ضعیفہ اسی مکان مین رہے اور اگر کوئی نازو کا حال دریافت کرے تو کہدے کہ اسکا میان آ کے لیگیا بس اور اگر میان آئے تو اس سے خوب لڑے کہ تو ہی تو لیگیا تھا اور اب بڑھ بڑھ کے باتین بناتا ہی -

خیر دوستون سے یہ صلاح قرار پائی کہ نو بجے گاڑی جاتی ہی - یا تو آپ اپنے گھرون سے سیدھے بخطار است

سب کے سب اسٹیشن پر جائین یا کسی دوست کے ہان سب کے سب ٹھیک پونے آٹھ بجے جمع ہو جائین

اس آخری راے سے سب نے اتفاق کر لیا کہ نواب چھٹن صاحب کے مکان پر سب کے سب ٹھیک پونے آٹھ بجے جمع ہو جائین ۔

نواب محمد عسکری بیگم صاحب سے رخصت ہونے لگے اُنھون نے امام ضامن کی اشرفی باندھی اور بہزار وقت رخصت کیا یہ سیدھے آغا صاحب کے مکان پر پہونچے اُنکو ساتھ لیا اور چھٹن صاحب کے ہان آئے ۔ ممن اُنکے ہمراہ رکاب تھا اختر اور جملو بھی یکے لیکر گئے جمع ہوے ۔ داروغہ کو چلتے ہی سے رخصت کر دیا تھا صرف منشی مہراج بلی کے آنے کی کسر تھی یہ سب لوگ چھٹن صاحب کے ہان آٹھ بجے پہونچے جب سوا آٹھ بجے تک مہراج بلی نہ آئے تو نواب صاحب نے ممن کو گاڑی پر بھیجا وہ وہان سے آکے کہنے لگا کہ خداوند وہان تو کوئی بولتا ہی نہین ۔ دربان پہرے پر بیٹھا ہے اور چوکیدار ہے اور باری مگر گھر کے دروازے بند ہین لاکھی لاکھ پکارا کوئی نہ بولا دربان نے غل مچایا مین نے خود پکارا پہرے والا چلایا ۔ باری پکارتے پکارتے تھک گیا کہا ہم لوگ خود چلتے ہین مگر تم چھٹن صاحب کی گاڑی پر اسٹیشن چلو وہان زنانی سواریون کا بندوبست بھی کرنا ہے ۔

جب یہ سب صاحب لدھیند کے منشی مہراج بلی کے یہان گئے تو دربان اور چوکیدار اور باری نے کہا حضور ابھی وہ میان بھی آئے تھے آپ کے ہان کے ممن ۔ پکارتے پکارتے مر گئے کوئی بولتا ہی نہین ۔

نواب ۔ (دروازے کے پاس جاکر) منشی مہراج بلی صاحب اجی منشی مہراج بلی صاحب ہوت ۔

آغا ۔ (کنڈی کھٹکھٹا کر) منشی صاحب منشی مہراج بلی صاحب ارے مکان مین کوئی ہے ؟ ۔

چھٹن ۔ بے کھولو نہین دروازہ توڑ ڈالا جائیگا ۔

نواب ۔ ارے میان ریل کا وقت جاتا ہے ۔

چھٹن ۔ منشی مہراج بلی صاحب (دروازے کو زور سے لات لگا کر) ارے کھولو ۔ کوئی ہے ۔ یا سب مر گئے ۔

نواب ۔ سانپ سونگھ گیا ہے سب کو ۔ کوئی جواب نہین دیتا ۔ سب مر گئے ۔

منشی مہراج بلی کی بیوی کو یہ بددعا بُری معلوم ہوئی ۔ دل مین کہا سانپ سونگھے تیرے کنبے کو تیرے ہوتون سوتون کو ۔ مگر منشی مہراج بلی مسٹ مارے پڑے رہے چپ چاپ ۔

اتنے مین ان لوگون نے زینہ لگا کر قصد مکان پھاندنے کا کیا ۔ جب اُنھون نے دیکھا کہ ان لوگون نے زینہ لگا دیا ۔ اور برآمدے کی چھت پر پہونچ ہی گئے تو کہا کون ہے کون ہم آتے ہین ۔

منشی مہراج بلی کو مجبور ہو کر بولنا پڑا ۔ ارے بھئی کاہے واسطے دروازہ توڑے ڈالتا اور مکان پھاند مانگتا تم لوگ ۔

نواب صاحب نے غل مچا کر کہا بولا کاہے واسطے بولا لے اب باہر آئیے ۔ باہر آن کر منشی مہراج بلی نے کہا بھائی جان ہم تو اب کل چلینگے ہماری جورو ہمکو جانے نہین دیتی مجبوری ہے آج پنچک ہے کل ضرور ضرور چلینگے بھائی صاحب ۔

نواب ۔ ہمارے ہان مونچھون کا کونڈا تھا اور یہان پنچک ہے کیا کیا پخین لگی ہوئی ہین واہ رے ہندوستانی ۔

چھٹن ۔ اچھا اب کیا صلاح ہے پھر وقت تنگ ہے جو کچھ

کرنا ہی جلدی کرنا چاہیے ۔
آغا ۔ بھئی ملتوی کردو ۔ چلو تو سب کے سب ساتھ ہی چلو ورنہ کوئی نہ چلو ۔
چھٹن نے کہا بہتر ہی ۔ مگر گھر نہ چلیں سے اسٹیشن کے پاس ۔ ہمارا باغ ہی رات بھر وہین رہین اور طبلہ کھنکے

سب نے اس رائے سے اتفاق کیا ۔ شب کو جلسہ دیکھا دن کو سو گئے ۔ دوسرے روز شب کے وقت ریل پر سوار ہوے ۔ نینی تال کی محبت نے آخرکار کھینچا ہی ۔

تمام شد جلد اول سیر کہسار
